الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

(مترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی بعد اخذ حق ترجمہ کتاب ہذا

حسب فرمایش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر (۱۶)

باہتمام خاکپاے اولیاے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

کاپی رائٹ محفوظ ہے

Marfat.com

ضروری التماس

بفضلہ تعالی عاجز کے کتبخانہ مین ہر علم و فن کی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعہ کانپور دہلی لکھنؤ میرٹھ بمبئی مصر
وغیرہ کا واسطے فروخت کے موجود ہے جسکی فہرست شائقین کی طلب پر بھیجی جاسکتی ہے زیادہ تر اہتمام شائقین علم
کتب مطابع صحیحہ کے بھیجنے کا کیا گیا ہے البتہ وہ کتاب جو اسوقت تک کسی مطبع مین صحیح اور عمدہ طبع ہی نہین ہوئی
وہ بدرجہ مجبوری غلط اور خراب مطبوعہ روانہ ہوتی ہے اس فہرست مین وہ کتب جو عاجز نے اپنے مطبع قیومی
مین طبع کی ہین یا اپنی فرمایش سے دیگر مطابع مین نہایت صحت اور اہتمام سے طبع کرائی ہین درج کیجاتی ہین

المشتہر

محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ و بلیلی اسکوائر دکان نمبر ۱۶

نام کتاب

- قرآن مجید مصری ۷ ۱ مہری بجنسہ اصل نظامی خوشخط تقطیع متوسط ہر پارہ اور ہر منزل علیحدہ ہر صفحہ آیت پر ختم حاشیہ پر رسم خط مولانا شمس العلوم صاحب تحریر ہے ایک رسالہ اول مین شامل ہے جسمین رموز اوقاف و آداب تلاوت وغیرہ مرقوم ہین مطبع قیومی مین نہایت اہتمام اور صحت کے ساتھ طبع ہوا ہے ہدیہ فی جلد — ع
- الم سے واذا سمعوا تک علیحدہ علیحدہ فی پارہ قیومی — ع
- پارہ عم معہ قاعدہ سہ جزء — ″
- پارہ عم مع قاعدہ سہ جزء قلمی تقطیع کلاں — ″
- پارہ عم تقطیع خرد — ″

نام کتاب

- پارہ عم مترجم — ع ۲/
- پنجسورہ مترجم قیومی — ″ ۱/
- قاعدہ دو جزء — ″ ۱/
- قاعدہ سہ جزء — ″ ۱/
- آداب القرآن — ۵ ۱/
- مفتاح القرآن — ۵ ۱/

کتب وظائف

- ہفت ہیکل مع پنجسورہ قیومی — ع ۲/
- مجموعہ گنج العرش — ″ ۱/
- مجموعہ درود اکبر — ″ ۱/
- مجموعہ علاج اعظم — ″ ۱/
- دلائل الخیرات مترجم قیومی کاغذ سفید — ع ۱۰/
- مجموعہ اوراد قیومی — ″ ۱۰/
- مجموعہ وظائف — ″ ۲/
- جواہر القرآن — ۲
- شفاء العلیل ترجمہ — ″ ۱/

نام کتاب

- قول الجمیل قیومی — ۵ ۲/
- اوراد احسانی — ″ ۱/
- فضائل الشہور — ″ ۱/
- والصیام قیومی — ″ ۱/
- عہد نامہ خرد — ع
- درود تاج — ″

کتب تفاسیر

- تفسیر حسینی
- تفسیر سورہ فاتحہ — ۵ ۲/
- تفسیر مرادیہ قیومی — ″ ۱۲/
- تفسیر تبارک الذی — ″
- تفسیر سورہ یوسف — ″
- تفسیر نور مبین قیومی — ″

کتب حدیث

- مظاہر حق انتظامی — ″ ۲/
- ثبات صحیح — ۵ ۲/
- مشارق الانوار — ۵

نام کتاب

- لباب الاخبار مترجم — ۵ ۲/
- دقائق الاخبار مترجم — ۵ ۱/
- زواجر ہندی — ″ ۲/

کتب فقہ و مسائل

- منیۃ المصلی محشی جدید قیومی — ع ۹/
- سراجی — ۶/
- علم الفرائض — ۵ ۲/
- مالابد منہ قیومی — ف ۵/
- ترجمہ لابد منہ — ۵ ۳/
- زاد الآخرۃ — ف ۱۲/
- رسالہ عقیقہ — ۵
- راہ نجات مع خطبہ قیومی — ″ ۱/
- تحریم النساء قیومی — ″ ۱/
- مفتاح الجنۃ — ″ ۳/
- خلاصۃ الفقہ — ″ ۱/

نام کتاب

- ہزار مسئلہ — ۵
- شرع محمدی قیومی — ″
- خیرۃ الفقہ قیومی — ″
- مسائل موتے — ″
- مصباح الحیاۃ — ″
- مسائل نکاح و طلاق — ۵
- خلاصۃ النکاح — ″
- خلاصۃ المسائل — ″
- ہدایۃ الاسلام — ″
- تمییز الکلام — ″
- رفاہ المسلمین ترجمہ — ″
- مسائل اربعین — ″
- مصباح الصلوۃ — ″
- حقیقۃ الصلوۃ — ″

کتب وعظ و نصیحت و دینیات و خطب

- مجموعہ خطب علمی صوفی — ۵

جملہ خط و کتابت بنام حاجی محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر ۱۶ ہونا چاہیے

Marfat.com

فہرست مضامین جلد اول انوار الاتقیا ترجمہ تذکرۃ الاولیا

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
دیباچہ مترجم کتاب ہذا	۱۲۶	باب ۱۲ حضرت بشر حافی رض الخ	۲۸۵	باب ۲۸ حضرت سہل بن عبد اللہ رض الخ
"	۱۳۶	باب ۱۳ حضرت ذوالنون مصری رض الخ	۲۹۸	باب ۲۹ حضرت معروف کرخی رض الخ
دیباچہ مترجم و مصنف رح	۱۵۸	باب ۱۴ حضرت بایزید بسطامی رض الخ	۳۰۳	باب ۳۰ حضرت سری سقطی رض الخ
ترجمہ دیباچہ مصنف رح	۲۰۲	بیان معراج حضرت بایزید بسطامی رض الخ	۳۱۳	باب ۳۱ حضرت فتح موصلی رض الخ
ایضاً	۲۰۶	مناجات " "	۳۱۵	باب ۳۲ حضرت احمد حواری رض الخ
ایضاً	۲۰۹	باب ۱۵ حضرت عبد اللہ بن مبارک رض الخ	۳۱۷	باب ۳۳ حضرت احمد خضرویہ رض الخ
ایضاً	۲۲۰	باب ۱۶ حضرت سفیان ثوری رض الخ	۳۲۳	باب ۳۴ حضرت ابو تراب نخشبی الخ
باب ۱ حضرت ابو محمد امام جعفر رض الخ	۲۲۹	باب ۱۷ حضرت شقیق بلخی رض الخ	۳۲۷	باب ۳۵ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رض الخ
باب ۲ حضرت اویس قرنی رض الخ	۲۳۵	باب ۱۸ حضرت امام ابو حنیفہ صاحب رض الخ	۳۳۳	باب ۳۶ حضرت شاہ شجاع کرمانی رض الخ
باب ۳ حضرت حسن بصری رض الخ	۲۴۳	باب ۱۹ حضرت امام شافعی رض الخ	۳۴۱	باب ۳۷ حضرت یوسف بن حسین رض الخ
باب ۴ حضرت مالک بن دینار رض الخ	۲۴۹	باب ۲۰ حضرت امام احمد حنبل رض الخ	۳۴۷	باب ۳۸ حضرت ابو حفص حداد رض الخ
باب ۵ حضرت محمد واسع رض الخ	۲۵۵	باب ۲۱ حضرت داؤد طائی رض الخ	۳۵۵	باب ۳۹ حضرت حمدون قصار رض الخ
باب ۶ حضرت حبیب عجمی رض الخ	۲۶۰	باب ۲۲ حضرت حارث محاسبی رض الخ	۳۵۸	باب ۴۰ حضرت منصور عمار رض الخ
باب ۷ حضرت ابو حازم مکی رض الخ	۲۶۴	باب ۲۳ حضرت ابو سلیمان رض الخ	۳۶۱	باب ۴۱ حضرت احمد بن عاصم انطاکی رض الخ
باب ۸ حضرت خواجہ عتبہ بن الغلام رض الخ	۲۷۱	باب ۲۴ حضرت محمد سماک رض الخ	۳۶۳	باب ۴۲ حضرت عبد اللہ بن خبیق رض الخ
باب ۹ حضرت رابعہ بصریہ رض الخ	[illegible]	باب ۲۵ حضرت محمد بن اسلم رض الخ	۳۶۴	باب ۴۳ حضرت جنید بغدادی رض الخ
باب ۱۰ حضرت فضیل بن عیاض رض الخ	[illegible]	باب ۲۶ حضرت احمد حرب رض الخ	۳۹۲	خاتمہ جلد اول
باب ۱۱ حضرت ابراہیم بن ادہم رض الخ	[illegible]	باب ۲۷ حضرت حاتم اصم رض الخ		

Marfat.com

فہرست مضامین جلد دوم انوار الاتقیا ترجمہ تذکرۃ الاولیا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	باب حضرت عمرو بن عثمان مکی الخ	۶۰	باب حضرت شیخ خیر نساج الخ	۲۳۵	باب حضرت شیخ ابو العباس قصاب الخ
۴	باب حضرت ابو سعید خراز رضہ الخ	۶۲	باب حضرت ابو حمزہ خراسانی الخ	۲۴۱	باب حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد الخ
۹	باب حضرت ابو الحسن نوری الخ	۶۳	باب حضرت احمد مسروق الخ	۲۵۴	باب حضرت ممشاد دینوری الخ
۱۷	باب حضرت عثمان حیری الخ	۶۴	باب حضرت عبد اللہ احمد مغربی الخ	۲۵۵	باب حضرت ابو اسحٰق ابراہیم شیبانی الخ
۲۳	باب حضرت ابو عبد اللہ جلاء الخ	۶۶	باب حضرت ابو علی جرجانی الخ	۲۶۲	باب حضرت ابو بکر صیدلانی الخ
۲۴	باب حضرت ابو محمد رویم الخ	۶۷	باب حضرت شیخ ابو بکر کتانی الخ	۲۶۴	باب حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی الخ
۲۶	باب حضرت ابن عطار الخ	۷۳	باب حضرت عبد اللہ خفیف الخ	۲۶۶	باب حضرت شیخ ابو علی دقاق الخ
۳۳	باب حضرت ابراہیم بن داؤد رقی الخ	۷۹	باب حضرت ابو محمد جریری الخ	۲۸۱	باب حضرت شیخ ابو علی محمد الخ
۳۴	باب حضرت یوسف اسباط الخ	۸۲	باب حضرت حسین منصور الخ	۲۸۳	باب حضرت ابو علی احمد الخ
۳۶	باب حضرت ابو یعقوب بن اسحٰق الخ	۹۶	باب حضرت ابو واسطی الخ	۲۸۶	باب حضرت شیخ ابو الحسن علی الخ
۳۹	باب حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ	۱۱۲	باب حضرت [illegible] خیل الخ	۲۸۸	باب حضرت شیخ ابو عثمان الخ
۴	باب حضرت ابو محمد مرتعش الخ	۱۱۴	باب حضرت [illegible] الخ	۲۹۲	باب حضرت شیخ ابو العباس الخ
۴۳	باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل الخ	۱۱۷	باب حضرت شیخ ابو قطیع الخ	۲۹۴	باب حضرت شیخ ابو عمر و ابراہیم زجاجی الخ
۴۵	باب حضرت شیخ ابو الحسن بوشنجی الخ	۱۱۹	باب حضرت ابو عبد اللہ بن حسین الخ	۲۹۵	باب حضرت شیخ ابو الحسن صائغ الخ
۴۶	باب حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذی الخ	،،	باب حضرت قطب الاولیا اسحٰق الخ	۳۰۰	باب حضرت ابو القاسم نصرآبادی الخ
۵۳	باب حضرت ابو بکر وراق الخ	۱۳۶	باب حضرت ابو الحسن خرقانی الخ	۳۰۳	باب حضرت ابو الفضل حسن خسی الخ
۵۶	باب حضرت عبد اللہ منازل الخ	۲۰۷	باب حضرت ابو بکر شبلی الخ	۳۰۶	باب حضرت ابو العباس سیاری الخ
۵۸	باب حضرت علی سہل اصفہانی الخ	۲۲۳	باب حضرت ابو نصر سراج الخ	۳۰۸	خاتمہ کتاب ہے۔

Marfat.com

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ ولیسلی اسکوائر نمبر ۶

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

باہتمام کمترین محمد قمر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی کانپور

مطبع مجیدی کانپور میں طبع ہوا

عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بہ نرخ تاجرانہ جلد و بکفایت ویلیو پے ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ ولیسلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ علی سید المرسلین وآلہ الطیبین واصحابہ
الطاہرین وازواجہ وذریاتہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد راجی نعمۃ اللہ محمد
برکت اللہ رضا لکھنوی فرنگی محلی ابن جناب مولانا حافظ محمد احمد اللہ صاحب مدظلہ
ابن امام الریاضیین مقدام المحققین مولانا محمد نعمت اللہ بن مولانا نور اللہ بن ملا محمد ولی
ابن قاضی غلام مصطفے ابن ملا محمد اسعد بن ملا قطب الدین الشہید سہالوی ادخلہم اللہ
فی اعلی علیین وافاض علینا من برکاتہم وبرکات مشائخہم الکاملین ناظرین باتمکین کی
خدمت مین عرض پیرا ہی کہ مجکو ابتداے عمر سے تصنیف تالیف ترجمہ تحشی وغیرہ کا شوق تھا
فصوص الحکم انشاے خلیفہ جواہر خمسہ درۃ الناصحین کا مین نے اُردو مین ترجمہ کیا تذکرۃ
الاولیا کا ترجمہ خود ناظرین کے پیش نظر ہی خلعت رحمانی حالات حضرت شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی مین ایک مختصر رسالہ لکھا یہ کتابین طبع ہوچکی ہین فصول اکبری کی
ایک مبسوط شرح مین نے فارسی مین لکھی ہی لیکن ابھی تک اوسکے طبع کی نوبت نہین آئی
بوستان یوسف زلیخا سہ نثر ظہوری دیوان ہلالی انشاے خلیفہ کریم اللغات صغری
کبری میزان المنطق مختصر المیزان ایساغوجی تہذیب تعریف الاشیا رقال اقول قطبی
شرح جامی شرح اسباب کبیری زاد آخرت منتخب النفائس تاریخ الخلفا وغیرہ پر مین نے
حواشی لکھے ہین یہ سب طبع ہوگئے ہین انوار سہیلی قصیدہ بردہ سہ نثر ظہوری مولود غریز
زرادی احقاق السماع نسیم جنت دیوان مخفی نصاب الصبیان بہارستان جامی وغیرہ
پر میری فارسی تقریظین شائع ہوچکی ہین قرآن شریف مطبوعہ مجتبائی لکھنؤ۔
شرح وقایہ جلد اول ودوم وچہارم حسامی کافیہ میر زاہد رسالہ میر زاہد ملا جلال شرح

Marfat.com

عقائد نسفی خیالی سراجی شریفیہ شرح اسباب نفحۃ الیمن نور الانوار وغیرہ پر میری عربی
تقریظین شائع ہین اب مین حسامی کی عربی مین شرح لکھ رہا ہون اور غنیۃ الطالبین
کا اُردو مین ترجمہ کر رہا ہون اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ دونون کتابین بھی جلد تمام
کرا دے فارسی اور اُردو تاریخین میری کہی ہوئی صدہا کتابون کے ساتھ شائع ہین جس وقت
سے اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت شعور مرحمت فرمایا اور مضامین حقہ کے فہم و ادراک
کے قابل بنایا اوسوقت سے آجتک مین نے اپنی عمر کا پورا حصہ علوم عربیہ کی تحصیل اور کتب
سیر اولیاے کرام کے مطالعہ مین صرف کیا اور حتی الوسع تحقیق حقائق اور توضیح دقائق کا پورا
التزام رکھا اگرچہ مجھمین ہرگز اسکی صلاحیت نہ تھی کہ ایسی خدمات عالیہ میری متعلق کیجاتین
اور مین ایسی نعمت عظمیٰ کا مورد بنون لیکن فیاض حقیقی کا عام فیض کچھ ایسا شائع اور
غیر مختص ہی کہ وہان فرد دون فرد کے کسی قسم کی تخصیص نہین ہی رفتہ رفتہ ذہن ناقص
اُن مضامین حسنہ کے فیضان سے ترقی یاب ہوا اور اونکے ظاہر کرنے کو اندر ہی اندر ایک
قسم کا پیچ و تاب کھانے لگا مین ایک مدت تک ان خیالات کو پس پشت ڈالتا رہا اور متفرق
مضامین کو دیکھتا بھالتا رہا اسلیے کہ ع صلاح کار کجا و من خراب کجا ٭ ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا ٭ آخر میرے چند دوستون نے اس امر کا تقاضا کیا اور خاصکر میرے
کرمفرما جناب مولوی حاجی عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ اس امر پر زیادہ مصر ہوے
کہ تذکرۃ الاولیا مصنفہ مقبول کردگار حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ الغفار
فارسی زبان مین ہی لیکن اب فارسی سمجھنے والے بہت کم ہین اُردو مین اوسکا ترجمہ
کردو تاکہ خلق اللہ اوسکے مطالعہ سے فائدہ اوٹھاے تقاضاے دل تو پہلے ہی سے موجود
تھا اس تحریک سے اور بھی گویا سونے مین سہاگہ ملگیا امداد الٰہی سے مین نے کتاب مذکور کا
با محاورہ سلیس اُردو زبان مین ترجمہ کیا اور اپنے ترجمہ کا نام انوار الاتقیا رکھا چونکہ
مین نے اس ترجمہ کا حق حاجی صاحب موصوف کو ہبہ کر دیا ہی لہذا اطلاعاً گذارش ہی

Marfat.com

کہ کوئی صاحب اسکے طبع کا قصد نہ کرین نفع کے خیال مین مجرم قانونی نہ بنین اللھم اغفرلی ولوالدی ولاقاربی ولاستاذی ولشیوخی ولاحبابی ولمن لحق علی ولمن اذانی ولمن کتب ہذہ الرسالۃ ولمن طبع ہذہ الرسالۃ وشہرہا ولمن نظر فی ہذہ الرسالۃ واستفاد من ہذہ العجالۃ وامتنی وامت والدی بجوار النبی الامین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین اللھم انی قد الفت ہذہ الرسالۃ لا للدنیا بل للدین فاجعلہا لوجہک یا مبین واجعلہا نافعۃ لمن نظرہا اللھم انا عبادک المجرمون ان تطردنا فمن یرحمنا الٰہی فارحم علینا یوم لا یرحم الا انت ونجنا من عذاب القبر وجنبنا من ظلمات بیت الغربۃ ومن احوال المحشر یوم الفزع الاکبر واجعلنا من رفقاء الانبیاء والاولیاء فانی احبہم کما تحب وترضی ولا تفرقنا فی محبتہم اللھم یا من ہو ارحم من کل راحم ادخلنا الجنۃ بغیر حساب وسہل علینا الجواز علی الصراط یوم العذاب ووفقنا للصالحات وجنبنا عن السیئات اللھم انک قلت واذا سالک عبادی عنی فانی قریب فیا من ہو اقرب من حبل الورید یا مجید تب علینا واجعلنا من الناجین الابرار یوم القیمۃ ومن الضاحکین الاخیار یوم الندامۃ اللھم تقبل منی دعائنا بحرمۃ من ہو مولنا بہ تغفر ذنوبنا وتستر عیوبنا بہ تحط اوزارنا اللھم اجعلنا حبیبک وجمیع انبیائک واولیائک وسیلتنا فلا تطردنا امین یا رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بعد حمد و نعت کے تحریر فرمایا۔ واضح ہو کہ تمام کلامون مین سب کے پہلے فضیلت قرآن شریف کو اوسکے بعد احادیث نبوی کو ہی لیکن ان دونون کے بعد اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کے کلام کو بزرگی عطا فرمائی ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ ان حضرات کا کلام ذوق و شوق الٰہی کا لب لباب ہوتا ہی اور ظاہری بناوٹ سے اُسکو علاقہ نہین ہوتا ہی اور علم لدنی اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو عطا کرکے انبیا کا وارث بناتا ہی میرے بعض احباب کو رغبت اولیاء اللہ کے حالات دریافت کرنیکی بہت تھی اور خود مجکو بھی اس سے ایک تعلق طبعی تھا چونکہ اللہ تعالیٰ نے مرتبۂ ولایت دنیا مین بے تعداد لوگونکو عطا فرمایا ہے اور اُنکے حالات و کرامات کو ایسا وسیع کیا ہی کہ تفصیلی حال ہر ولی کا اگر انسان لکھنا چاہی تو ایک ہی حال مین بڑی کتاب طیار ہو جائے اسی وجہ سے مینے طول دنیا

ترجمہ اصل کتاب

مناسب نہین جانا اور مختصراً کچھ بزرگان دین کا حال درج کتاب کیا جسکو تفصیل سے دیکھنا ہو وہ متقدمین کے کتب کا مطالعہ کرے جیسے شرح القلوب اور کشف الاسرار اور معرفۃ النفس والرب اور اسیطرح اور کتابین ہین چونکہ راہ مختصر اختیار کرنیکا طریقہ سنت ہے کما فخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال اوتیت بجوامع الکلم واختصر لی الکلام جیسا فخر کیا رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا نے پس فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے کلام جامع عطا کیا اور کلام کو میرے واسطے مختصر کیا اور بعض باتین ایک کتاب مین ایک بزرگ کے حالات اور دوسری کتاب دوسرے بزرگ کی حالات مین تھین اور نسبت کرنے مین حالات اور حکایات کے بھی اختلاف تھا جہانتک تحقیق سے مجھے معلوم ہوا مین نے اُسکو لکھا اور شرح نہ کرنے کے تین سبب تھے پہلا یہ کہ مین نے اس امر کو نامناسب خیال کیا کہ اپنے کلام کو بزرگونکے کلام مین دخل دون لیکن ضرورۃً عوام کے دفع توہم کیواسطے بعض مقام پر اشارۃً کچھ لکھدیا ہی دوسرا سبب یہ تھا کہ جس شخص کو کسی خاص بزرگ کا تفصیلی حال دیکھنا ہوگا کتب متقدمین سے معلوم کرسکتا ہی تیسرا سبب یہ تھا کہ اولیاء کی قسمین بہت ہین بعض اہل معرفت بعض اہل معاملت بعض اہل محبت بعض اہل توحید اور بعض ہمہ صفات متصف ہین اور بعض ادنی صفت کے اور بعض بے صفت بھی ہوے ہین۔ اگر سبکی تشریح کرتا یا انبیا اور صحابہ و اہل بیت کا حال بھی اس کتاب مین داخل کرتا تو کتاب بڑھجاتی اور اختصار باقی نہ رہتا جنکی تعریف مین قرآن اور احادیث کثیرہ وارد ہوئین اونکے اوصاف قلمبند کرنا انسان کا کام نہین ہی واضح ہو کہ انبیا اور صحابہ و اہل بیت کی تین قسمین ہین انشاء اللہ تعالی انکے حال ہین مین ایک دوسری کتاب تصنیف کرکے دنیا مین اپنی یادگار چھوڑونگا اور اس تذکرہ کو مین نے کئی وجہ سے تصنیف کیا ایک یہ کہ میری یادگار رہیگی اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کرکے مجھے دعاے خیر سے یاد کرینگے کہ اوسکی کشائش کی وجہ سے شاید میری قبر مین بھی کشایش ہوجاے جیسا کہ یحیی عمار کو جو امام ہروی رح اور حضرت شیخ عبداللہ انصاری رح کے اوستاد تھے وفات کے بعد لوگون نے خواب مین دیکھا پوچھا آپ پر کیا گذری فرمایا اللہ تعالی نے خطاب کیا اے یحیی

Marfat.com

مین تجھ سے سخت بازپرس کرتا لیکن چونکہ تو ایک مجلس مین میرا ذکر کر رہا تھا اور میرا ایک دوست
سنکر خوش ہوا اسلیے مین نے تجھے بخشدیا دوسری وجہ یہ ہی کہ لوگون نے حضرت شیخ بوعلی دقاق سے
پوچھا کہ اگر کوئی شخص اولیاء اللہ کا حال سُنے اور اوسپر عمل نہ کرسکے تو حال سننے والے کو کچھ
فائدہ ہوتا ہی یا نہین آپنے فرمایا دو فائدے ہوتے ہین ایک یہ کہ اگر مرد طالب ہوگا تو اوسکی
طلب زائد ہوگی اور ہمت قوی ہوگی دوسرے یہ کہ اگر متکبر ہوگا اوسکا تکبر کم ہو جائیگا اور اگر
کور باطن ہوگا تو خود معائنہ کریگا جیساکہ حضرت شیخ محفوظ رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ خلق کو اپنے اوپر
قیاس مت کر بلکہ اپنے کو مردان خدا کے مانند کر تاکہ تجھے اونکی بزرگی معلوم ہو تیسری وجہ یہ ہی کہ
لوگون نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ مرید کو پیرونکے ذکر سے کیا فائدہ ہی آپنے فرمایا
کہ مردان خدا کا ذکر اللہ کے لشکرون مین سے ایک لشکر ہی کہ مرید اوس لشکر سے مدد پاتا ہی اور ٹوٹا
ہوا دل مضبوط ہو جاتا ہی اور دلیل اسپر اللہ تعالیٰ کا قول وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت
به فوادك ہی یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اگلے پیغمبرونکا قصہ تجھسے اسلیے بیان کرتے ہین تاکہ
تو اوس سے آرام پائے اور تیرا دل قوی ہو جائے چوتھی وجہ یہ ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہی عند ذکر الذاکرین تنزل الرحمۃ یعنے ذاکرین کے ذکر کرتے وقت اللہ کی رحمت
نازل ہوتی ہی. پانچوین وجہ یہ ہی کہ ان بزرگونکی ارواح سے اس پریشان زمانے کو فیض ملے
اور اوس فیض کی وجہ سے قبل از مرگ دولت سعادت حاصل ہو چھٹی وجہ یہ ہی کہ مین نے
اولیاء اللہ کے کلام کو قرآن اور حدیث کی بعد تمام کلامون سے بہتر اور مطابق قرآن وحدیث کے
پایا اسلیے مین نے یہ کام شروع کیا کہ گو مین اونکے مرتبہ کا نہین ہون شاید اللہ اونکے ذکر کی بدولت
مجھے بھی صاحب مرتبہ کردے جیساکہ حدیث مین آیا ہی من تشبه بقوم فهو منهم یعنے جسنے کسی قوم
کی مشابہت کی بس وہ اُن ہی مین سے ہی اور حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ مدعیونکو
اچھا سمجھو کیونکہ وہ محقق ہوتے ہین اور اونکے پاؤن چومو کیونکہ اگر وہ بلند ہمت نہوتے تو دوسرے
سے چیز کا دعویٰ نہ کرتے ساتوین وجہ یہ ہی کہ قرآن اور احادیث سمجھنے کیواسطے استعداد عربی کی

Marfat.com

ضرورت ہوتی ہی جو عربی نہ جانتا ہو فائدہ حاصل نہین کر سکتا مین نے اولیاء اللہ کے حالات فارسی
مین لکھے تاکہ عوام سمجھ سکین آٹھوین وجہ یہ ہی کہ قاعدہ کلیہ ہی کہ جو کوئی خلاف مرضی بات کہے
انسان اوسکے قتل پر آمادہ ہو جاتا ہی جب خلاف بات اتنا اثر کر سکتی ہی تو غیر ممکن ہی کہ سچ بات
اسقدر بھی اثر نہ کرے حضرت شیخ عبدالرحمن اسکاف سے لوگون نے پوچھا کہ قرآن اور احادیث
پڑھنے والا اگر اوسکے مطالب نہ سمجھ سکے تو اوسپر کچھ اثر ہوتا ہی یا نہین آپ نے فرمایا ضرور ہوتا ہی
جیسے دوا پینے والے کو فائدہ کرتی ہی مگر اوسکو اجزا معلوم نہین ہوتے نوین وجہ یہ ہی کہ مین چاہتا
تھا کہ جہانتک ممکن ہو سوا اولیاء اللہ کے کسی کا ذکر نہ کرون اور نہ سنون اسلیے مین نے یہ کتاب
تصنیف کی شیخ بو علی سینا کا قول ہی کہ مجھے دو تمنائین ہین ایک یہ کہ سوا خدا کے کسی کا ذکر
نہ سنون دوسری یہ کہ سوا خدا کے دوستون کے کسی سے ملاقات نہ کرون چونکہ مین پڑھا لکھا نہین ہون
اسلیے چاہتا ہون کہ لوگ میرے سامنے خدا کا ذکر کرین اور مین سنون یا مین ذکر کرون اور لوگ سنین
اگر بہشت مین اللہ کا ذکر نہو تو بو علی کو بہشت کی بھی خواہش نہین دسوین وجہ یہ ہی کہ لوگون نے
حضرت امام یوسف ہمدانی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ جب اولیاء اللہ دنیا مین باقی نہ رہین تو ہم
کیا کرین جسکی وجہ سے مکروہات دنیا سے الگ رہین آپنے جواب دیا ایک جزو روزانہ اونکے حالات
کے پڑھا کرو پس مین نے یہ کتاب تصنیف کی تاکہ غافلون کے واسطے کافی وظیفہ ہو جائے گیارہوین
وجہ یہ تھی کہ صغر سنی ہی سے مجھے اولیاء اللہ سے محبت تھی اور اونکے ذکر سے میری طبیعت کو فرحت
ہوتی تھی مین نے مطابق قول المرء مع من احبہ اپنے حوصلہ کے موافق اونکا حال لکھکر ظاہر کیا کیونکہ یہ زمانہ
وہ ہی کہ بزرگون کے کلام محو ہو گئے ہین اور مکار لوگ ولی بن بیٹھے ہین حضرت جنید نے حضرت شبلی سے
فرمایا کہ اگر دنیا مین تجھے ایسا شخص بھی آجکل ملجائے جو ایک کلمہ مین جو تو کہتا ہی تیرا موافق ہو تو تو
اوسکا دامن پکڑ اسلیے کہ اوسی سے تیری مقصد برآری ہوگی بارھوین وجہ یہ ہی کہ مین نے دیکھا
زمانہ کا یہ رنگ ہی کہ بدکاری پھیلی ہوئی ہی اور نکوکارون کو سب نے بھلا دیا ہی مین نے یہ تذکرہ لکھا
اور اسکا نام تذکرۃ الاولیاء رکھا تاکہ اہل زمانہ بزرگان دین کو یاد کرین اور تلاش کرکے اونکے مطیع ہون

Marfat.com

شاید سعادت ابدی حاصل ہو تیرھوین وجہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ کا کلام تمام کلامون سے بعد قرآن وحدیث کے بہتر ہے کئی وجہ سے اول یہ کہ یہ کلام لوگون سے دنیا کی الفت ترک کراتا ہے دوسرے یہ کہ اس کلام کو دیکھکر آخرت یاد آتی ہے تیسرے اس سے خدا کی دوستی پیدا ہوتی ہے چوتھے اس کلام کو سنکر توشۂ آخرت جمع کرنیکا خیال پیدا ہوتا ہے۔ پس ایسی کتاب کا تصنیف کرنا ضروری تھا اور کہہ سکتے ہین کہ یہ کتاب تمام کتابونسے اچھی ہے یہ وہ کتاب ہے جو مخنثونکو مرد اور مردونکو شیر اور شیرونکو فرد اور فردونکو صاحب درد بنا دیتی ہے اور درد کیا چیز ہے یہ اوسوقت معلوم ہوگا جب لوگ اس کتاب کو اول سے آخر تک خوب غور کرکے پڑھینگے اور سمجھینگے مین ایکدن حضرت امام مجدالدین خوارزمی رحمۃ کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپ رو رہے ہین مین نے سبب پوچھا فرمایا جو لوگ امت محمدیہ مین مثل انبیا کی گذرے بہت اچھے تھے جیسا کہ خود حضرت نے فرمایا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور مین اسلیے روتا ہون کہ کل مین نے دعا مانگی تھی کہ ای اللہ تو سب کچھ کرسکتا ہے تو مجھے اون لوگونمین شامل کردے یا اونکی دیکھنے والونمین کردے معلوم نہین میری دعا قبول ہوئی یا نہین چودھوین وجہ یہ ہے کہ شاید اس کتاب کی تصنیف کی صلہ مین یہ بزرگ لوگ قیامت مین میری شفاعت کرین اور جسطرح اصحاب کہف نے اپنے کُتے کی رعایت کی یہ بزرگ لوگ میری رعایت کرین گو مین کُتے سے بھی رتبہ مین کم ہون۔ نقل کیا ہے کہ جمال موصلی نے تمام عمر اس تمنا مین خون دل پیا اور اپنا مال صرف کیا کہ قریب روضۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کی جگہ ملجائے جب وہان جگہ ملگئی تو نزع کے وقت وصیت کی کہ میری قبر پر لکھنا وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید یعنے آپکا کتا آپ ہی کے آستانے پر پڑا ہے اے اللہ اصحاب کہف کا کتا تھوڑی دور اونکے ساتھ چلا تھا اوسکے عوض مین تو نے اوسکو بھی مثل اصحاب کہف کی کردیا مین بھی تیرے دوستون سے دوستی رکھتا ہون تو مجھے بھی انبیا اور اولیا اور علماء کے صدقے مین قیامت کے دن اون لوگونکے سامنے شرمندہ نہ کرنا اور جو خاص توجہ تجکو اونکے ساتھ ہے اوس سے مجھے محروم نہ چھوڑنا اور میری اس تصنیف کو اپنی قرب کا ذریعہ کرنا دوری کا ذریعہ نکرنا انک ولی الاجابۃ بیشک تو ہی دعاؤنکا قبول کرنیوالا ہے

Marfat.com

باب ۱ حضرت ابو محمد امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات مین

آپ کی کنیت ابو محمد اور اسم مبارک جعفر صادق ہے آپ کی شان مین جو الفاظ لکھے جاوین بجا ہین اور جو کچھ اوصاف آپکے احاطۂ تحریر مین آئین اولیٰ ہین آپ ملت مصطفوی کے سلطان ہین آپ حجت نبوی کے برہان ہین اسی طرح عامل صدیق عالم تحقیق میوۂ باغ اولیا جگر گوشۂ سید انبیا ناقد علی وارث نبی وغیرہ تمام الفاظ آپکی عظمت شان کے سامنے غیر موزون نہین۔ ہم اوپر اس امر کو بیان کر چکے ہین کہ اگر انبیا اور صحابہ اور اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حال بیان کیا جائے تو دوسری کتاب تصنیف کرنا ہوگی اسی لیے ہم اس کتاب مین اون اولیا کا مفصل حال لکھتے ہین جو ان حضرات کے بعد ہین لیکن صرف برکت کے خیال سے ہم اپنی کتاب کی ابتدا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حالات سے کرتے ہین کیونکہ آپ بھی انبیا اور صحابہ کے بعد ہین اور چونکہ آپ کا شمار اہلبیت مین ہے اسلیے آپ نے طریقت کی باتین بہت کچھ ارشاد فرمائی ہین اور روایتین بھی آپ سے بہت ہین اونمین سے چند باتین بیان کی جاتی ہین کیونکہ ایک کا ذکر کرنا گویا کل کا ذکر کرنا ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ آپ کا مذہب رکھتے ہین گویا بارہ امام کا مذہب رکھتے ہین یعنی آپ کی ایک ذات بارہ کے مقابلہ مین ہے۔ مین اگر فقط آپ ہی کے اوصاف بیان کرنا چاہون تو ہرگز حق اوصاف کا ادا نہین ہوسکتا اسلیے کہ آپ جامع کمالات اور پیشوائے جملہ مشائخ ہین آپ فرق الٰہیہ اور محمدیہ اور اہل ذوق اور صاحبان عشق اور عباد اور زہاد سب کے مقتدا ہین آپکے تصانیف بیشمار ہین اسرار الٰہیہ کو آپ خوب بیان فرماتے تھے آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے بہت روایتین نقل فرمائی ہین۔ مجھکو اوس کم فہم فرقے سے تعجب ہے جنکے عقائد مین یہ امر داخل ہے کہ اہل سنت معاذاللہ اہلبیت رضی اللہ عنہم اجمعین سے بغض رکھتے ہین

Marfat.com

حالانکہ یہی اہل تسنن محبان اہلبیت رضی اللہ عنہم ہین کیونکہ انکی عقیدے مین یہ امر داخل ہے کہ پیغمبر خدا علیہ التحیتہ والثنا پر ایمان لاکر اونکی اولاد سے دلی محبت رکھنا ضروری ہے افسوس ہے کہ صرف اہلبیت کی الفت کی وجہ سے کم فہمون نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو رافضی کا لقب دیا اور قید کیا چنانچہ اس بارہ مین خود حضرت امام شافعیؒ نے اشعار فرمائے ہین جنمین سے ایک شعر کا ترجمہ درج ذیل ہے اگر دوستی اہلبیت کی رفض ہے تو تمام عالم کو میرے رفض پر گواہی دینا چاہیے۔ فرض کیا جائے کہ اگر اہلبیت اور صحابہؓ سے دوستی رکھنا رکن ایمان نہ بھی ہو تو بھی اونکی دوستی رکھنے مین اور اُنکے حالات سے واقفیت حاصل کرنے مین کوئی قبح لازم نہین آتا اسلیے کہ ہر انسان کو بہت ایسی باتین بھی معلوم ہوتی ہین جو فضول ہین۔ ہر مومن کو لازم ہے کہ جسطرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب سے واقفیت حاصل کرتا ہے اُسی طرح اونکے خلفاء صحابہ اہلبیت کو علی قدر مراتب افضل جانے یہ کا سنی وہی ہے اور نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کے علاقہ دارون سے انکار نہ رکھے مروی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ سے لوگون نے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاقہ دارون مین سے کسکو فضیلت زائد ہے آپ نے جواب دیا کہ بوڑھون مین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور جوانون مین حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی مرتضیٰؓ اور عورتون مین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور لڑکون مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین افضل ہین۔

نقل کیا ہے کہ ایک رات کو خلیفہ منصور نے اپنے وزیر کو حکم کیا کہ جا کر صادق کو بلا لا میرا ارادہ ہے کہ اونکو قتل کرون وزیر نے کہا کہ جسنے یاد الٰہی کے سبب سے ترکِ دنیا اور گوشہ نشینی اختیار کی ہو اُسکو قتل کرنا خلاف مصلحت ہے خلیفہ کو غصہ آیا اور جھنجھلا کر اُس سے کہا کہ مین جو حکم دیتا ہون اوسکو بجا لا وزیر مجبوراً حضرت امام جعفر صادقؒ کے

بلانے کو گیا ادھر بادشاہ نے اپنے غلامون کو یہ امر سمجھا دیا کہ جسوقت صادق آوین اور مین اپنے سر سے تاج اوتارون تم لوگ فوراً اونکو قتل کر ڈالنا تھوڑی دیر مین وزیر اپنے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو لیے ہوئے حاضر دربار ہوا آپکی جلالت شان نے ایسا اثر کیا کہ خلیفہ بیساختہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آپ کا استقبال کر کے صدر مقام پر آپکو بٹھایا اور خود مؤدب آپکی خدمت مین بیٹھا اور استفسار حاجت کرنے لگا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری یہ حاجت ہی کہ تو دوبارہ مجھے اپنے دربار مین طلب نہ کرنا کیونکہ یہان آنے سے عبادت الٰہی مین حرج واقع ہوتا ہی منصور نے اقرار واثق کر کے بہت اعزاز سے آپ کو رخصت کیا آپکے دبدبہ ذاتی سے منصور کا تمام بدن تھرانے لگا اور بیہوشی اوسپر طاری ہوئی تین شبانہ روز یہی حالت رہی اور بعض لوگ لکھتے ہین کہ اتنی دیر وہ بیہوش رہا کہ تین نمازین قضا ہوئین خلیفہ کی اس حالت پر غلامون کو تعجب ہوا جب خلیفہ کو ہوش آیا وزیر نے سبب استفسار کیا اُسنے کہا کہ جسوقت صادقؓ میرے سامنے آئے ایک بڑا اژدہا آپکے ہمراہ تھا جسنے اپنے دونون لبون کی درمیان مین چبوترے کو لے لیا تھا اور مجھسے کہتا تھا کہ اگر تونے انکی ساتھ کچھ بھی گستاخی کی تو مین تجھے مع اس چبوترے کے نگل جاؤنگا اوسی کا یہ اثر تھا جو مینے معذرت کی

نقل کیا ہی - کہ ایک بار حضرت داؤد طائیؒ حضرت کی ملاقات کو حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ اولاد رسول ہین مجھے کچھ نصیحت فرمائیے میرا دل سیاہ ہو گیا ہی آپ نے ارشاد کیا کہ تم خود بزرگ و متقی ہو تمھین نصیحت کی ضرورت نہین حضرت داؤد طائیؒ نے پھر عرض کیا کہ اللہ نے اولاد رسول کو فضیلت دی ہی آپنے کہا کہ مین اس امر سے ڈرتا ہون کہ قیامت مین میرے جد میرا ہاتھ پکڑ کر اس امر کا سوال نہ کرین کہ کیون تونے میری اتباع نہ کی وہان نسب کام نہ آئیگا کسب پوچھا جائیگا حضرت داؤد طائیؒ کو یہ سنکر عبرت ہوئی اور جناب باری مین عرض کی کہ یارب جب ایسے

کرامت

کشف المحجوب

طلب نصیحت اور آپکا ارشاد

خوف آخرت

نسب اور عمل

Marfat.com

بزرگون کو اسدرجہ دہشت ہی تو مین کس شمار مین ہون

نقل کیا ہی۔ کہ ایکدن آپ نے اپنی تمام خدام کو طلب کرکے فرمایا کہ ہم تم باہم اس امر کا عہد کرین کہ جو قیامت مین نجات پاوے دوسرون کی شفاعت کرے خدام نے عرض کی کہ یا حضرت آپکو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہی اسلیے کہ آپکے دادا شفیع المذنبین ہین آپنے فرمایا کہ مجھے اپنی گناہون کیوجہ سے شرم آتی ہی کہ قیامت مین اپنی جد کو صورت دکھاؤن

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپنے گوشہ نشینی اختیار کی تو حضرت سفیان ثوری آپکی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ آپکے گوشہ نشینی اختیار کرنیکی وجہ سے ہم لوگ آپکی برکات صحبت سے محروم ہو گئے آپ نے فرمایا مجھے یہی مناسب معلوم ہوا اور یہ اشعار فرمایے

ذہب الوفاء ذہاب امس الذاہب	والناس بین مخائل وما رب
یفشون بینہم المودۃ والوفا	وقلوبہم محشوۃ بعقارب

ترجمہ یعنی وفا اُس طرح جاتی ہی جیسے جانے والا + اور لوگ ڈوبے ہوے ہین اپنے حالات اور خیالات مین + ظاہر مین ایک دوسرے کی ساتھ محبت ظاہر کرتا ہی + مگر انکے دلون مین بچھو بھرے ہوے ہین۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپکو قیمتی لباس پہنے ہوے دیکھکر کہا کہ یہ لباس اہلبیت کو زیبا نہین آپ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑکر اپنی آستین مین کھینچا تو آپکا لباس ٹاٹ سے زائد سخت معلوم ہوا اور اُسکا ہاتھ چھل گیا آپ نے فرمایا۔ ھذا للخلق ھذا للحق یہ خلق کے لیے ہی اور یہ حق کے لیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت نے امام ابو حنیفہ رح سے دریافت کیا کہ عقلمند کی کیا علامت ہے امام ابو حنیفہ نے کہا جو نیکی اور بدی مین فرق کرسکے آپ نے فرمایا کہ یہ گزندے بھی کرسکتے ہین جو اونکی خدمت کرتے ہین اُنھین نہین کاٹتے جو اذیت دیتے ہین اُنکو کاٹتے ہین امام ابو حنیفہ رح نے پوچھا یا حضرت آپکے نزدیک عقلمند کون ہی فرمایا جو دو خیر اور

Marfat.com

دو شر مین تمیز کر سکے یعنی دو خیر مین سے بہتر خیر کو اختیار کریں اور دو شر مین سے بہتر شر کو معلوم کریں

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ فضل و کمال ظاہری و باطنی آپ مین موجود ہین مگر آپ کو تکبر ہی حضرت نے جواب دیا مین متکبر نہین ہون لیکن میرا خالق ایسا کبریا ہی کہ جب مین نے غرور اور کبر کو چھوڑا تو اُسکی کبریائی میرے کبر کی جگہ داخل ہوئی اپنے کبر پر تکبر کرنا اچھا نہین ہی مگر اُسکی کبریائی پر کبر کرنا درست ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص کے دینارون کی تھیلی گم ہو گئی اُسنے آپ کو پکڑ کر گستاخانہ کہا کہ تو نے لی ہی حضرت نے پوچھا اُسمین کتنے دینار تھے اُسنے کہا ایک ہزار۔ آپنے اوسکو ایک ہزار دینار دیدیے پھر اُسکو اپنے گمشدہ دینار دوسرے مقام پر ملے وہ آپکے دینار لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور معذرت کی آپنے کہا کہ ہم دی ہوئی چیز واپس نہین لیتے لوگون سے اُسنے آپکا نام پوچھا جب آپکا اسم مبارک معلوم ہوا بہت شرمندہ ہوا۔

نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ راستے مین تنہا اللہ اللہ فرماتے ہوئے تشریف لیے جاتے تھے ایک شخص اور اللہ اللہ کہتا ہوا آپ کے ہمراہ ہوا آپنے فرمایا ای اللہ میرے پاس لباس نہین ہی اُسیوقت ایک بہت قیمتی جوڑا نمودار ہوا آپ نے پہن لیا وہ دوسرا شخص جو آپکے ساتھ ہوا تھا کہنے لگا کہ یا حضرت مین بھی آپ کے ساتھ اللہ اللہ کہنے مین شریک تھا آپ اپنا پرانا لباس مجھے مرحمت فرمائین آپ نے دیدیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکے پاس آکر کہنے لگا کہ مجھے دیدار الٰہی دکھائیے آپ نے فرمایا کہ تو نہین جانتا کہ موسی علیہ السلام کو حکم ہوا تھا لن ترانی یعنے تو مجھے نہین دیکھ سکتا اُسنے کہا جانتا ہون لیکن یہ ملت محمدی ہی ایک کہتا ہی رای قلبی ربی یعنے میرے دل نے میرے پروردگار کو دیکھا دوسرا پکارتا ہی لم اعبد ربا لم اره یعنے مین ایسے رب کی عبادت نہ کرونگا جسکو نہ دیکھون آپ نے لوگون سے کہا کہ اسکے ہاتھ پاؤن باندھکر دجلہ مین ڈالدو جب یہ ڈالا گیا تو پانی نے اُسکو اوپر اوچھالدیا وہ آپکی

Marfat.com

فریاد پکارنے لگا آپ نے پانی سے خطاب کیا اسکو چھپالے پانی مین وہ شخص ڈوبا اور پھر
اُبھرا کئی بار ایسا ہی ہوا جب زیست سے مایوس ہوا کہنے لگا یا اللہ فریاد ہی یا اللہ
فریاد ہی حضرت نے اوسکو نکلوایا جب اُسکے ہوش درست ہوئے دریافت کیا کہ
تو نے اللہ کو دیکھا کہنے لگا کہ جبتک مین دوسرے سے فریادی رہا پردہ تھا جب مینے
اللہ سے فریاد کی تو ایک روزن میرے دل مین ہوا مینے نظر کی اور دیکھا جبتک اضطرار
نہ تھا وہ نہ تھا امن یجیب المضطر اذا دعاہ اللہ تعالی فرماتا ہی کون ہی کہ جواب دے
حاجتمند کو جب وہ پکارے آپ نے فرمایا جبتک تو نے صادق کو پکارا کاذب تھا
اب اُس روزن کی حفاظت کر اور آپنے فرمایا جو کوئی کہتا ہی خدا چیز پر ہی یا چیز سے ہی
وہ کافر ہی اور فرمایا جس گناہ کرنے سے پہلے انسان کو خوف ہوا ور بعد کو توبہ کرے
وہ قرب الٰہی حاصل کراتا ہی اور جس عبادت کے شروع مین امن اور آخر مین خودبینی
ہو خدا سے دور کرتی ہی جو عبادت پر ناز کرے گنہگار ہی اور گناہ پر شرمندہ ہونیوالا
مطیع ہی لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ درویش صابر اور توانگر شاکر مین کسکو
زائد فضیلت ہی آپ نے جواب دیا کہ درویش صابر کو اسوجہ سے کہ توانگر شاکر کو ہر
وقت مال کا خیال رہتا ہی اور درویش کو خیال الٰہی جیسا فرمایا اللہ تعالی نے
التائبون العابدون توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے ہین اور اللہ نے توبہ کو مقدم
کیا عبادت الٰہی پر یاد الٰہی اُسکو کہتے ہین جسکی وجہ سے تمام چیزین فراموش ہوجائین
کیونکہ اللہ اوسکے لیے عوض ہوتا ہی تمام چیزون سے اور آیت یختص برحمتہ من یشاء
کی تفسیر مین آپکا ارشاد ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی مین خاص کرتا ہون اپنی رحمت سے جسکو
چاہتا ہون پس غور کرو کہ وسیلے اور اسباب درمیان سے اُٹھادیے گئے ہین تاکہ یہ امر
معلوم ہوجائے کہ عطا بلا واسطہ ہی نہ بواسطہ اور فرمایا مومن اُسکو کہتے ہین جو نفس امارہ
کا مقابلہ کرے عارف وہ ہی کہ اپنی مالک کی اطاعت مین سرگرم رہی اور فرمایا صاحب

Marfat.com

کرامت وہ ہی جو اپنی ذات کیلئے نفس امارہ سے جنگ کرے اور جو خدا کے لیے نفس امارہ سے جنگ کرتا ہی خدا کو پاتا ہی اور فرمایا کہ مقبولون کی اوصاف مین سے الہام ہی اور الہام کا بے اصل ہونا دلائل سے ثابت کرنا علامت بیدینون کی ہی اور فرمایا کہ اللہ زائد پوشیدہ ہی اپنے بندے مین اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے اور فرمایا عشق آلہی نہ اچھا ہی نہ برا اور فرمایا کہ مجھکو راز حقیقی اُسوقت معلوم ہوا جب خود دیوانہ ہو گیا اور فرمایا انسان کی نیکبختی کی یہ نشانی ہی کہ اُسکا دشمن عقلمند ہو اور فرمایا کہ پانچ شخصون کی صحبت سے بچنا چاہیے ایک دروغ گو اسلیے کہ اُسکی صحبت دھوکی مین ڈالتی ہی دوسرے احمق اسلیے کہ گو وہ تیرا فائدہ چاہے مگر نقصان ہی ہوگا تیسرے بخیل اسلیے کہ اوسکی صحبت مین اچھا وقت ضائع ہوتا ہی چوتھے ڈرپوک اسلیے کہ یہ ضرورت کے وقت جدا ہو جاتا ہی پانچوین فاسق اسلیے کہ ایک نوالے کے فائدے پر تجھسے جدا ہو جائیگا بلکہ اس سے کم پر تجھے آفت مین ڈالیگا اور فرمایا کہ اللہ نے تمھارے لیے دنیا ہی مین جنت و دوزخ کو مہیا کر دیا ہی آرام جنت اور تکلیف دوزخ ہی بہشت اُسکے لیے ہی جو اپنے کام اللہ کے سپرد کرے دوزخ اُسکے لیے ہی جو اپنے کام نفس امارہ کو سونپے اور فرمایا من لم یکن بہ ستر فھو مضی اگر دشمنون کی صحبت اولیا کے واسطے نقصان رسان ہوتی تو ضرور فرعون سے آسیہ کو ضرر پہونچتا اور اگر اولیا کی صحبت اعدا کو نفع پہونچا سکتی تو سب سے پہلے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بی بیون کو نفع ہوتا لیکن قبض اور بسط کے سوا کچھ نہین ہوتا اور آپ کے ارشادات اور نصائح بے انتہا ہین مختصراً درج کتاب کی آپ کا احوال ختم کر دیا رضی اللہ تعالی عنہ۔

باب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کے حالات مین

سہیل یمنی حضرتِ اویس قرنی رحمہ اللہ قبلہ تابعین پیشواے اربعین تھے حضرت

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہین اویس القرنی خیر التابعین باحسان جسکی تعریف
خود حضرت نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائین دوسرا اوسکی ثنا کیا کرسکتا ہی جب رسول
مقبول صلعم روے مبارک یمن کی جانب کرتے تو فرماتے مجھکو ادھر سے محبت کی بو آتی ہی
اور حضرت محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہی کہ قیامت مین اللہ تعالی اوسکی
صورت کی ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا تاکہ انکے ہجوم مین اویس جنت مین داخل ہون اور لوگ
انھین نہ پہچانین مگر جسے اللہ چاہے اسلیے کہ وہ مسافرخانہ دنیا مین عبادت الٰہی
پوشیدہ کرتا تھا اور خود گوشہ نشین تھا قیامت مین بھی اللہ اوسکو نظر اغیار سے
بچائیگا جیسا وارد ہی اولیائی تحت قبائی لایعرفھم غیری میرے دوست میری
قبا کے نیچے ہین اونکو کوئی پہچان نہین سکتا اور احادیث مین آیا ہی کہ قیامت کی دن
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم بہشت مین اپنے محل سے باہر آکر فرماینگے کہ اویس کہان
ہین مین دیکھون ندا ہوگی آپ تکلیف گوارا نہ فرمائین جسطرح آپنے دنیا مین انھین
نہین دیکھا یہان بھی نہ دیکھین گے آپ نے فرمایا کہ میری امت مین ایک ایسا شخص ہی
کہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بھیڑون کی بالون کے برابر اوسکی شفاعت ہوگی اور ربیعہ اور مضر
یہ عرب کے دو قبیلہ ہین جنمین بھیڑین بہت تھین صحابہ نے دریافت کیا کہ ایسا کون ہی
آپنے فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہی جب باصرار صحابہ نے نام دریافت کیا تو آپنے فرمایا اویس
قرنی جو قرن مین ہی صحابہ نے دریافت کیا وہ کبھی آپکی خدمت مین آئے تھے آپنے فرمایا
نہین چشم ظاہر سے اوسنے مجھے نہین دیکھا ہی لیکن چشم باطن سے مجھے دیکھ چکا ہی اور نہ آنے
کے دو سبب ہین ایک توغلبہ حال دوسری اتباع شریعت محمدی اسلیے کہ اوسکی مان مومنہ
ضعیفہ نابینا ہی اور وہ خود شتربانی کرتا ہی اور اپنی مان کے واسطے قوت مہیا کرتا ہی
صحابہ نے کہا ہم اونکی ملاقات چاہتے ہین اس مجمع مین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا ابوبکر کے تم دونون

Marfat.com

اونھین دیکھوگے اُنکی پہچان یہ ہی کہ اونکے تمام جسم پر بال ہین اور ہاتھ کی ہتھیلی اور بائین پہلو پر درم کے برابر ایک داغ سفید بھی ہی اور وہ برص کا داغ نہین ہی جب وہ تمسے ملین تو اونکو میرا سلام کہنے کے بعد پیام دینا کہ میری امت کیواسطے دعا کرین صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ ہمین کہان ملین گے آپنے فرمایا یمن مین شتربانی کرتے ہوے - اور اُنکی اتباع کرو -

نقل کیا ہی کہ جب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی وفات کا زمانہ قریب ہوا صحابہؓ نے دریافت کیا کہ آپ کا مرقع کسکو دیا جاوے فرمایا اویس قرنی کو بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کوفے مین پہونچے تو خطبہ مین حضرت فاروقؓ نے حکم دیا کہ اے اہل نجد کھڑے ہوجاؤ سب کھڑے ہوگئے دریافت کیا تم مین کوئی شخص قرن کا رہنے والا ہی لوگون نے کہا ہان آپ نے اُس سے اویسؓ قرنی کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اونھین نہین جانتا البتہ وہان ایک دیوانہ ہی جو وادی عرنہ مین اونٹ چرایا کرتا ہی اور شب کو سوکھی روٹی کھاتا ہے آبادی سے اُسے نفرت ہی حالت اوسکی یہ ہی کہ لوگون کو ہنستے دیکھکر روتا ہی اور روتے دیکھکر ہنستا ہی حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ وہان گئے اویسؓ قرنی کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہین اور حکم الٰہی سے فرشتے اونکے اونٹ چرارہے تھے بعد نماز سلام علیک ہوئی پھر اویسؓ سے حضرت عمرؓ نے نام پوچھا کہا بندۂ خدا ہون اویس میرا نام ہی حضرت عمرؓ نے کہا اپنا داہنا ہاتھ دکھاؤ آپ نے دکھایا جو علامت حضرت عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی پائی اور اونکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونسے کہکر مرقع عطیۂ حضرت پیشکش کیا اور امت کی دعا کا پیغام پہونچایا حضرت اویسؓ نے کہا کہ آپ دعا فرمائین اسلیے کہ آپکو فضیلت ہی حضرت عمرؓ نے کہا میرا یہی کام ہی تم بھی دعا کرو حضرت اویس نے کہا آپ بغور ملاحظہ فرمائین شاید وہ شخص دوسرا ہو جسکی خبر آپ کو ملی ہی حضرت

Marfat.com

عمر رض نے کہا جو نشانیاں مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھیں آپ میں موجود ہیں پھر اویس رض مرقع لیکر کچھ فاصلے پر گئے اور سجدہ کرکے درگاہ الٰہی میں عرض کرنے لگے یا اللہ جبتک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو میری سفارش سے نہ بخشے گا میں اس مرقع کو نہ پہونگا حکم ہوا کچھ لوگ ہمنے بخشدیے آپ نے عرض کیا سبکو بخشدے ندا ہوئی کئی ہزار کو بخشدیا پھر عرض کیا سب کو بخشدے آپ اسی حالت میں تھے کہ حضرت عمر رض اور حضرت علی رض سامنے گئے اویس قرنی رض کہنے لگے آپ کیوں آگئے میں جبتک اللہ سے کل کی بخشش نہ منظور کرالیتا ہرگز مرقع نہ پہنتا حضرت فاروق رض نے دیکھا کہ اویس قرنی رض کمل کا لباس پہنے ہیں اور اُس کمل کے نیچے اٹھارہ ہزار عالم کی تونگری تھی آپ کا دل خلافت سے کبیدہ ہوا فرمانے لگے کوئی ایسا ہے کہ خلافت کو ایک چپت روٹی کے عوض میں خریدے حضرت اویس رض نے کہا جسکو عقل نہو مول لے بیچتے کیوں ہو پھینکدو جو چاہیگا اُٹھالیگا پھر مرقع پہنا اور کہا کہ اللہ نے امت محمدیہ میں سے میری سفارش کی وجہ سے بنی ربیعہ اور مضر کی بھیڑیوں کے بالوں کے برابر لوگ بخشدیے حضرت فاروق رض نے اویس قرنی رض سے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت نہ کرنے کا سبب دریافت کیا اُنھوں نے کہا کہ آپنے حضرت کو دیکھا ہے بتائیے کہ آپکی پیشانی پر بھنویں جٹی تھیں یا پھیلی ہوئی اسرار الٰہی تھا کہ وہ اسکو بتا نہ سکے پھر پوچھا کہ آپ دوست ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا سبب ہے کہ جب دندان مبارک شہید ہوئے آپنے اپنے دانت نہ توڑ ڈالے اور اپنے دانت دکھائے جو سب ٹوٹے ہوئے تھے اور کہا جب دندان مبارک شہید ہوئے میں نے اپنا ایک دانت توڑا پھر خیال آیا شاید آپ کا دوسرا دانت شہید ہوا ہو اپنا دوسرا دانت توڑا اسی طرح سب دانت میں نے توڑ ڈالے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو رقت طاری ہوئی معلوم ہوا کہ منصب ادب اور ہی شئی ہے گو اویس قرنی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی لیکن حق اتباع

Marfat.com

پورے طور سے ادا کیا درصل ادب ایسے شخص سے سیکھنا چاہیے پھر حضرت عمر رضہ نے فرمایا اے اویس رضہ میرے لیے دعا کرو آپنے فرمایا ایمان مین خواہش اور آرزو لازم نہین ہی مین دعا مانگ چکا ہون اور ہر نماز کی تشہد مین کہتا ہون اللھم اغفر للمؤمنین والمومنات یعنے اے اللہ تمام مسلمان مردون اور عورتون کو بخشدے جب تم دنیا سے با ایمان جاؤ گے میری دعا تمھین ملیگی ورنہ مین اپنی دعا کو ضائع نہ کرونگا پھر حضرت فاروق رضہ وصیت کے خواستگار ہوے حضرت اویس رضہ نے فرمایا کہ اے عمر رضہ تم خدا کو پہچانتے ہو حضرت عمر رضہ نے کہا ہان اویس رضہ نے کہا کہ اس وصیت سے اچھی اور کوئی وصیت نہین کہ تم سوا خدا کے اور کسی کو نہ پہچانو پھر حضرت عمر رضہ نے کہا کچھ اور فرمائیے اویس رضہ نے پوچھا اے عمر رضہ خدا تمکو جانتا ہی آپ نے کہا ہان اویس رضہ نے کہا اگر سوا خدا کے اور کوئی تمھین نہ جانے تو تمھاری واسطے بہتر ہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ تھوڑی دیر یہان قیام کرین تو مین آپکے واسطے کوئی چیز لاؤن حضرت اویس رضہ قرنی نے یہ سنکر اپنی جیب مین ہاتھ ڈالا اور دو درہم نکالے اور کہنے لگے یہ میری ساربانی کی کمائی ہی اگر آپ اس امر کی ضمانت کرلین کہ میری زندگی اسقدر باقی ہی کہ یہ درہم میرے صرف مین آجائین تو البتہ مجھے اور کی ضرورت ہو ورنہ یہی کافی ہین پھر کہا کہ یہان تشریف آوری مین آپ دونون حضرات کو بڑی تکلیف ہوئی اب واپس ہو جیے اسلیے کہ زمانہ قیامت کا بہت نزدیک ہی وہان پھر ملاقات ہوگی اور اگر اللہ نے چاہا تو پھر ہم اور آپ کبھی جدا نہون گے اسوقت مجھکو توشۂ قیامت کی فکر کیوجہ سے فرصت نہین ہی یعنے اللہ کی عبادت کرنا ہی جب یہ حضرات وہان سے واپس ہوے اویس رضہ کی عظمت لوگون کی ذہن نشین ہوئی اور تعظیم کرنے لگے آپ مخلوق کے اژدہام سے پریشان ہو کر کوفے جا کر سکونت گزین ہوے جب سے آپ کوفے مین آ گئے کسی نے آپ کو سوا ہرم بن حیان کے نہین دیکھا۔ جبسے ہرم نے شفاعت اویس رضہ کا قصہ سنا تھا مشتاق قدمبوسی تھے تلاش کرتے

Marfat.com

ہوئے کوفے مین آئے اور فرات کے کنارے آپکو کپڑے دھوتے ہوئے اور وضو کرتے ہوئے پایا ہرم کہتے ہین کہ جو اوصاف مین نے آپکے سنے تھے معائنہ کرکے پہچانا اور السلام علیکم کہا حضرت اویس رضؓ نے جواب مین وعلیکم السلام کہا اور میری طرف مخاطب ہوئے مینے مصافحہ کا ارادہ کیا مگر آپ نے ہاتھ نہ دیا مین نے کہا رحمک اللہ یا اویس وغفر لک ای اویس رضؓ اللہ تمپر رحم کرے اور بخشے مجھکو اویس رضؓ کی ناتوانی پر رحم آیا اور رونے لگا حضرت بھی میرے ساتھ رویا کیے پھر پوچھا اے ہرم بن حیان تم یہان کیونکر آئے مین نے پوچھا پہلے یہ فرمائیے کہ آپ کو میرا اور میرے باپ کا نام کس سے معلوم ہوا حالانکہ سوا آج کے آپ نے کبھی مجھے نہین دیکھا تھا حضرت نے کہا کہ مجھے اللہ نے خبر دی اور میری روح نے تیری روح کو پہچانا اسلیے کہ ارواح مومنین باہم آشنا ہوتی ہین ہرم کہتے ہین کہ مین نے درخواست کی کہ کوئی حدیث بیان فرمائیے آپ نے جواب دیا کہ مین نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت نہین کی ہے دوسرون سے اوصاف سنے ہین اور مین محدث بننا نہین چاہتا ہون اسلیے کہ مجھے اپنے شغلون سے فرصت نہین ہوتی پھر مین نے کہا کوئی آیت پڑھیے مجھے آپ کی زبان سے سننے کا شوق ہے آپ نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا اور دیر تک مضطربانہ رویا کیے پھر کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے نہین پیدا کیا مین نے جن اور انس کو مگر عبادت کرنے کے لیے وما خلقنا السماء والارض وما بینہما لعبین اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو چیزین اونمین ہین بیہودہ ما خلقناھما الا بالحق ولکن اکثرھم لا یعلمون ۔ انہ ھو العزیز الرحیم نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو مگر ساتھ حق کے لیکن اکثر انکے نہین جانتے ہین تحقیق وہی ہے عزیز اور رحیم ۔ اسکو پڑھکر آپ نے ایسی چیخ ماری کہ مین سمجھا آپ مجنون ہو گئے پھر مجھسے فرمانے لگے کہ تجھے یہان کون چیز لائی مین نے کہا کہ آپ کی دوستی فرمایا مین باور نہین کرتا کہ جو خدا کو دوست

کرامت

رکھتا ہی کسی دوسرے سے دوستی کرے - مین وصیت کا طالب ہوا فرمایا موت کو سرہانے رکھکر سویا کر یعنے موت کو بالکل قریب جان اور جب بیدار ہو تو زائد امید نہ رکھ اور چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ جان کیونکہ گناہ کو چھوٹا سمجھنے سے خدا کا چھوٹا سمجھنا لازم آتا ہی اور یہ کفر ہی مین نے کہا کہ میرے قیام کے واسطے کہان حکم ہوتا ہی کہا ملک شام مین مین نے عرض کیا کہ بسر اوقات کیونکر ہوگی فرمایا افسوس اون لوگون پر جو شک مین رہنے کی وجہ سے نصیحت نہین مانتے مین نے کہا کچھ اور نصیحت کیجیے آپ نے فرمایا جسطرح تیرا باپ مرگیا اور حضرت آدم حوا نوح ابراہیم موسی داؤد علیہم السلام نے اس دنیا سے انتقال فرمایا اور خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق نے اس دنیا سے سفر کیا اور میری بھائی عمر رض نے کوچ کیا (یہ فرماکر بیساختہ آہ عمر رض کا نعرہ فرمایا) ہم اور تم بھی مثل مردون کے ہین مین نے کہا کہ حضرت عمر رض ابھی زندہ ہین آپ نے جواب دیا اللہ نے مجھے اونکی رحلت کی خبر دی ہی اسکے بعد آپنے کچھ درود پڑھا اور دعا فرمائی اور کہا سن میری یہ وصیت ہی کہ قرآن مجید کو راہ ہدایت مین خضر تصور کرنا اور کبھی موت کو نہ بھولنا اور جب اپنی قوم مین پہونچنا اونکو نصیحت کرنا اور اجماع امت محمدی کی مخالفت نہ کرنا کیونکہ اس مخالفت سے خوف ہی تیرے بیدین ہونیکا پھر چند دعائین بتا کے مجھے رخصت کیا چلتے وقت فرمایا ای ابن حبان اب نہ تم مجھکو دیکھوگے اور نہ مین تمکو اور مجھے ہر وقت دعا مین یاد رکھنا مین بھی تمھین یاد رکھونگا پھر ایک سمت اشارہ کرکے فرمایا کہ اسطرف سے جاؤ اور دوسری جانب اشارہ کرکے فرمایا مین ادھر سے جاتا ہون گو مین نے چاہا کہ کچھ دور آپکے ہمراہ چلون مگر آپ مانع ہوئے اور روئے اور مجھے بھی رولایا مین آپکو دیکھتا رہا یکایک آپ میری نظر سے غائب ہوگئے پھر آپکا حال معلوم نہوا اور سب سے پہلے مجھسے حضرت اویس قرنی رض نے چارون صحابہ کا ذکر فرمایا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ربیع کہتے ہین کہ مین آپ کی شوق زیارت مین حاضر خدمت ہوا تو آپ فجر کی نماز

Marfat.com

پڑھ رہے تھے جب آپکو نماز سے فراغت ہوئی وظیفہ شروع کیا یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا آپ نے نماز ظہر ادا کی پھر وظیفہ شروع کیا اسی طرح تمام دن رات آپ نے یاد الٰہی مین بسر کی تین شبانہ روز مین آپکو اسی طرح دیکھتا رہا اور آپ نے نہ کھایا نہ پیا چوتھی شب کو کچھ دیر آپنے استراحت فرمائی اور اپنی جگہ سے اُچھلے اور مناجات شروع کی اور فرمایا یا اللہ مین تجھسے پناہ مانگتا ہون چشم پرخواب اور پُرشکمی سے مین یہ سمجھکر کہ میرے حق مین یہی کافی ہے وہان سے واپس چلا آیا اور اہل تواریخ آپ کے حالات مین لکھتے ہین کہ آپ شب کو استراحت نہین فرماتے تھے اور کہا کرتے تھے یہ رات بنائی گئی ہے سجدہ کرنے کے واسطے رکوع کرنے کے واسطے قیام کرنے کیواسطے - اور ہر شب کو آپ نئی عبادت فرماتے لوگون نے آپ سے پوچھا کہ نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے آپ نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ نماز مین ایسے خشوع سے سجدہ کرون کہ صبح ہو جائے اسلیے کہ مجھے مثل ملائکہ کے عبادت کرنے کا شوق ہے پوچھا گیا کہ خشوع کسکو کہتے ہین فرمایا ایسی بیخبری کو کہ اگر اوسپر نیزہ مارا جائے اثر محسوس نہو آپ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ کس حالت مین رہتے ہین فرمایا ایسے شخص کی کیا حالت پوچھتے ہو جو صبح کو اٹھتا ہو اور اُسے شب تک زندہ رہنے کی امید نہو لوگون نے پوچھا آپ کا کام کسطرح ہے فرمایا بے توشگی اور راہ کی درازی مین کام کیا اچھا ہو سکتا ہے -

نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے اگر انسان عبادت الٰہی ملائکہ کے برابر کرے اللہ اُسے قبول نہ کریگا جبتک انسان کو اللہ پر بھروسا نہو لوگون نے پوچھا خدا پر بھروسہ کرنیکا کیا طریقہ ہے فرمایا جو چیز اللہ نے تیرے لیے مقرر کی ہے یعنے خواہش اوس سے فارغ اور بیخوف ہو تا کہ عبادت مین کوئی مخل نہو آپ نے فرمایا کہ جو شخص اچھے کھانے اچھے پہننے دولتمند کی صحبت مین بیٹھنے کو دوست رکھتا ہے دوزخ اوس سے اسقدر قریب ہوتی ہے کہ رگ گردن بھی قریب نہین ہوتی ایک دن لوگون نے آپ سے بیان کیا کہ

Marfat.com

یہان سے قریب ایک مقام پر ایک شخص تیس سال سے قبر مین کفن پہنے بیٹھا رو یا کرتا ہے آپ نے کہا وہان مجھے لیچلو لوگ آپکو وہان لے گئے آپ نے دیکھا کہ وہ روتے روتے بالکل نحیف ہو گیا ہی آپ نے فرمایا کہ اے شخص اس گور و کفن نے تجھے اللہ سے دور کردیا ہی یہ چیزین راہ حق مین پردہ ہو گئی ہین جب اُس مرد نے غور کیا تو آپ کے تصرف سے یہ امر اوسپر بھی ظاہر ہوا ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہوا غور کرنا چاہیے کہ جب گور و کفن پردہ ہو جائے تو اور چیزونکی الفت کس قدر راہ حق مین مضر ہوگی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ نے تین شبانہ روز کچھ نوش نہین فرمایا تھا باہر نکلے راہ مین ایک درم پڑا دیکھا اس خیال سے اُسے نہ اُٹھایا کہ کسی کا گر پڑا ہوگا۔ اور آگے بڑھے کہ گھانس کھا کر پیٹ بھرین دیکھا کہ ایک بھیڑ گرم روٹی منھ مین دبائے ہوئے لائی اور آپکے سامنے رکھدی آپنے خیال کیا کہ کسی کی ملک ہی اُس بھیڑ نے کہا اے اویس رضؓ مجھے بھی اوسی خدا نے پیدا کیا ہی جسنے تجھے پیدا کیا آپ نے وہ روٹی اٹھالی فوراً وہ بھیڑ گم ہو گئی آپ کے فضائل بیشمار کا قلمبند کرنا محال ہی ابتدا مین حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی اویسی تھے حضرت اویس رضؓ کا مقولہ ہی کہ جسنے خدا کو پہچانا کوئی شئے اوس سے پوشیدہ نہین رہتی خدا کے فضل سے خدا کو انسان پہچانتا ہی جسنے اُسے پہچانا سب کو پہچانا۔ اور فرمایا کہ تنہائی بہت اچھی چیز ہی وحدت کہتے ہین غیر کا خیال ترک کر دینے کو خلوت مین دوسرا خیال خلوت مٹا دیتی ہی جس مقام پر دو شخص ہوتے ہین شیطان وہان نہین جاتا اسلیے کہ وہ جانتا ہی کہ بہکانے کی ضرورت نہین یہ خود خدا کو بھولے ہوئے ہین واضح ہو کہ اس مقام پر دوسرے سے مراد نفس ہی نفس کے شر سے بچنا لازم ہی وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء اور فرمایا ہی تم اپنے دل کو حاضر رکھو تاکہ غیر کو اوسمین رکہ نہ ملے اور فرمایا جب مینے بلندی اور رفعت طلب کی تو فروتنی اور تواضع مین پائی اور جب مینے سرداری اور ریاست طلب کی

Marfat.com

توخلق کی نصیحت مین پائی اور جب مین نے مروت اور مردمی طلب کی توصدق اور راستی مین پائی اور جب مین نے فخر اور بزرگی طلب کی توفقر اور محتاجی مین پائی اور جب مین نے نسبت طلب کی تو پرہیزگاری اور تقوی مین پائی اور جب مین نے شرف طلب کیا تو اوسکو قناعت مین پایا اور جب مین نے راحت طلب کی توزہد مین پائی اور جب مین نے استغنا طلب کیا تو اُسے توکل مین پایا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت اویس رض قرنی رضی اللہ عنہ کی ہمسائے کے لوگ آپ کو دیوانہ سمجھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ آپکے پاس مکان نہ تھا ہم لوگون نے ملکر مکان آپکی سکونت کیواسطے بنوادیا اب آپ اوسمین باسایش رہتے ہین آپ کا افلاس اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ افطار صوم کے واسطے بھی آپ کے پاس کچھ نہ تھا اور معاش آپکی یہ تھی کہ کھجور کی گٹھلیان چنکر بیچتے اور اُسکی قیمت کو اپنے صرف مین لاتے اور اُسی قیمت سے افطار کا سامان کرتے تھے اور اگر کھجورین آپکو ملجاتین تو اُسے فروخت کرکے خیرات اور صدقہ دیتے تھے اور آپکا لباس بہت بوسیدہ تھا اور گھورے کے ٹکڑے جمع کرکے صاف کیے تھے اور اُسی کا لباس آپنے بنایا تھا نماز فجر کے بعد آپ باہر آتے اور عشا کی نماز کے بعد داخل ہوتے تھے اور جہان آپ جاتے لڑکے آپکو پتھر مارتے آپ لڑکون سے کہا کرتے کہ چھوٹے پتھر مارو تاکہ خون نہ بہے اور میرا وضو نہ ٹوٹے۔ لیکن آپ ہمسائے کے اس کلام اور لڑکون کے پتھر مارنے سے کبھی ناراض نہ ہوتے۔

نقل کیا ہی کہ آپ آخر عمر مین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور اونکے ساتھ جنگ صفین مین شریک ہوکر شہادت پائی واضح ہو کہ اویسیہ اوس صوفیہ گروہ کو کہتے ہین جنکو پیر کی ضرورت نہین ہوتی بلکہ بلاواسطہ حضرت اویس رض قرنی سے اونکو فیض پہونچتا ہی۔ گو حضرت اویس رض نے ظاہری ملاقات حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے حاصل نہین کی لیکن تربیت باطنی آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل

Marfat.com

باب ۳ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ صاحب علم وعمل وزہد وتقوی تھے آپ سنت نبوی کی اعلیٰ درجہ کی پابند تھے آپ ہمیشہ سے دریای عشق الٰہی مین ڈوبے ہوے تھے آپکی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز تھین مشہور ہے کہ صغر سنی مین جب آپکی والدہ کچھ کام کرنے لگتین اور آپ روتے تو حضرت ام سلمہؓ آپکو گود مین لیکر اپنی پستان مبارک آپکے منھ مین دیدیتین جسکو حضرت ام سلمہ دودھ پلائین اوسکے مراتب اعلیٰ کو کون شمار کرسکتا ہے

نقل کیا ہے کہ صغر سنی مین حضرت حسن بصریؒ نے ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے آبخورہ کا پانی پیا اور حضرت ام سلمہؓ کے پاس چلے آئے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے دریافت کیا کہ آبخورے کا پانی کسنے پیا ہے حضرت ام سلمہؓ نے کہا حسن نے آنحضرت نے ارشاد کیا کہ اسنے جتنا پانی میرے آبخورے کا پیا ہے اوتنا ہی میرا علم اسمین سرایت کریگا۔

نقل کیا ہے کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہؓ کے گھر مین تشریف لائے حضرت ام سلمہؓ نے حسن بصریؒ کو آپکی گود مین ڈالدیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے لیے دعاے خیر فرمائی جسکے لیے رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا دعاے خیر فرمائین اوسکے مراتب کو کوئی کیا سمجھ سکتا ہے اُسی کی برکت سے آپ کو مراتب حاصل ہوے۔

نقل کیا ہے کہ جب آپ پیدا ہوے تو حضرت عمرؓ کی خدمت مین لائے گئے آپ نے فرمایا سموہ حسنا فانہ حسن الوجہ اسکا نام حسن رکھو اسلیے کہ اسکی صورت اچھی ہے حضرت ام سلمہؓ نے آپکی پرورش کی چونکہ حضرت ام سلمہؓ کو حسن بصریؒ کے ساتھ دلی محبت تھی اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اونکے دودھ اوتار دیا ام سلمہؓ آپکے واسطے دعا فرمایا کرتی تھین کہ اے اللہ اسکو پیشواے خلق کر اور ویسا ہی ظہور مین آیا آپکو ایکسو بیس صحابہ سے شرف ملاقات حاصل ہے اونمین سے ستر شہداے بدر تھے اور آپ کو حضرت حسن

Marfat.com

ابن علی رضی اللہ عنہما سے بیعت تھی اور اونھین سے علم حاصل کیا ہی اور صاحب تحفہ لکھتے ہین کہ آپ کو حضرت علی رض سے بیعت ہے اور اونھین کے آپ خلیفہ ہین حضرت حسن بصری رح کے توبہ کرنے کا قصہ یہ ہے کہ زمانہ سابق مین آپ جوہر فروشی کرتے تھے اور آپ حسن لولوی کے نام سے مشہور تھے ایک مرتبہ بغرض تجارت ملک روم گئے اور وہان کے وزیر سے ملاقات کی وزیر کو کہین جانا تھا اوسنے آپ سے پوچھا حسن لولوی ہمارے ساتھ چلوگے آپ نے کہا چلونگا دونون گھوڑون پر سوار ہو کر صحرا کی طرف نکل گئے وہان دیکھا کہ دیبائے رومی کا ایک بہت نفیس خیمہ کھڑا ہے اور خیمہ کے چار سمت فوج مسلح پہرا دے رہی تھی اور اُسنے کچھ کہا اور نظر سے گم ہوگئی اسکے بعد کچھ پر شوکت ضعیف خیمہ کے قریب آئے اور کچھ کہکر چلے گئے پھر حکما دبیر منشی جنکی جماعت مین چارسو آدمی تھے آئے اور اوسی طرح کچھ کہکر چلتے ہوئے پھر نہایت حسین لونڈیان دو سو کے قریب آئین اور کچھ کہکر چلی گئین پھر قیصر اور وزیر آئے اور خیمے مین گئے تھوڑی دیر مین وہان سے نکلکر چلے گئے حضرت حسن بصری کو حال دیکھکر تعجب ہوا وزیر سے دریافت کیا اوسنے کہا کہ قیصر کا ایک حسین اور بہادر لڑکا مر گیا ہی اوسکی لاش اس خیمے مین دفن ہی سالانہ لوگ اوسکی زیارت کو اسی طرح آتے ہین فوج آکر گرد خیمہ کے کہتی ہے کہ اے شہزادے اگر تیری موت لڑائی سے ٹل سکتی تو ہم لڑتے اور تجھے بچاتے مگر خدا سے لڑنا محال ہے اور موت اوسی کا حکم ہوتا ہے اسکے بعد حکما وغیرہ آکر کہتے ہین کہ اے شہزادے اگر حکمت اور دانش سے یہ امر دفع ہو سکتا تو ہم دفع کر دیتے اوسکے بعد بزرگ لوگ آکر کہتے ہین اگر دعا سے تیری موت ٹل سکتی تو ہم دفع کر دیتے اوسکے بعد حسین لونڈیان آکر کہتی ہین کہ اگر حسن و جمال سے تیری موت ٹل سکتی تو ہم ٹالدیتے پھر خود بادشاہ مع وزیر کے خیمے مین جاکر کہتا ہے کہ اے بیٹے مینے اپنی کوشش فوج اور حکما اور اطبا وغیرہ سے کی مگر کارخانۂ الٰہی کو کون میٹ سکتا ہے سال آئندہ تک میرا تجھپر

سلام ہو پھر لوٹ جاتا ہے اس واقعہ کو سنکر حضرت حسنؒ دنیا سے بیزار ہوئے اور فکر عقبےٰ کرنے لگے بصری مین آکر قسم کھائی کہ دنیا مین تا زیست نہ ہنسونگا گوشۂ تنہائی مین عبادت الٰہی شروع کی آپؒ ستر برس تک ہر وقت باوضو رہے ایک شخص نے کسی بزرگ سے پوچھا کہ حضرت حسن بصریؒ کو ہمپر کیون فضیلت ہے اون بزرگ نے کہا کہ اوسکے علم کی سب کو ضرورت ہے اور اوسکو سوا خدا کے کسی کی حاجت نہین ہے اسلیئے وہ ہم سب کا سردار ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہر ہفتہ مین ایک بار وعظ فرماتے تھے لیکن جب حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا نہوتین تو وعظ نہ فرماتے ایک بار لوگون نے کہا کہ بہت بزرگ جمع ہوتے ہین ایک ضعیفہ کے نہ آنے سے آپ وعظ کیون نہین بیان فرماتے آپنے فرمایا جو شربت ہاتھیون کے برتنونکا ہوتا ہے چیونٹیون کے برتن مین نہین بھرا جاسکتا جب وعظ کہتے کہتے جوش مین آتے تو حضرت رابعہ بصریہ سے کہتے یہ تمھارے جوش کا اثر ہے لوگون نے پوچھا کہ آپ کی وعظ مین مجمع بہت ہوتا ہے کیا آپ اس سے خوش ہوتے ہین آپ نے فرمایا مین اوسوقت خوش ہوتا ہون جب کوئی شخص سوختۂ عشق الٰہی آجاتا ہے۔ آپسے پوچھا کہ مسلمانی کیا ہے اور مسلمان کون ہے فرمایا مسلمانی کتاب مین اور مسلمان قبر مین ہے بناء دین کی آپسے دریافت کی گئی فرمایا تقویٰ اور پرہیزگاری دین کی بنا ہے پوچھا کون چیز تقویٰ اور پرہیزگاری کو کھودیتی ہے فرمایا طمع اور لالچ پوچھا کہ عدن کے باغات کیسے ہین اور کون اوسمین داخل ہوگا فرمایا سونے کے باغ ہین اور سوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم او صدیق اور شہدا اور سلطان عادل کے کوئی اوسکو نہ پائیگا پوچھا کہ بیمار طبیب دوسرے کا علاج کر سکتا ہی فرمایا نہین پہلے اپنا علاج کرلے پھر دوسرے کا علاج کرے مصرع اوخویشتن گم است کرا رہبری کند آپنے لوگون سے فرمایا میرا کلام سنو تمکو فائدہ ہوگا لوگون نے کہا ہمارے دل سوئے ہوے ہین اونکو آپ کا کلام اثر نہین کرتا فرمایا سوے ہوئی نہین ہین بلکہ مردہ ہین کیونکہ

Marfat.com

سویا ہوا پکارنے سے جاگ پڑتا ہے لیکن مردہ نہین جاگتا لوگون نے کہا کہ ایک قوم کی باتین ہمارے دل کو ڈرا کر ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہین فرمایا اچھا ہی کہ تم دنیا مین ڈرانے والون کی صحبت اختیار کرو تاکہ قیامت مین رحمت الٰہی تمھاری قریب ہو لوگون نے کہا کہ ایک قوم آپ کے کلام کو اس لیے یاد رکھتی ہے کہ اوسکا عیب نکالے آپنے فرمایا مجھ مین خود عیب ہے کہ مجھے جنت کی طمع ہے اور اللہ کی قربت کا طالب ہون حالانکہ ایک دوسرے کا مخالف ہی اور مین لوگون سے اس امر کی امید نہین رکھتا کہ لوگ مجھے برا نہ کہین اسلیے کہ برا کہنے والون نے اللہ کو بھی برا کہا ہے ظاہر ہے کہ سیکڑون فرقے ایسے ہوے اور اب بھی ہین کہ باوجود خدا کے واحد ہونے کے دوسرے کو اوسکا شریک خیال کرتے ہین اب غور کرنا چاہیے کہ یہ امر کیسے ممکن ہی کہ خلق کی وہ برائی نہ کرین لوگون نے کہا بعضون کا قول ہے کہ انسان دوسرے کو اوسوقت نصیحت کرے جب خود برائیون سے پاک ہو جائے آپنے فرمایا شیطان چاہتا ہے کہ امر و نواہی کا دروازہ بند ہو جائے لوگون نے پوچھا کیا مسلمان کو حسد جائز ہے فرمایا کیا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کا حال تمھین نہین معلوم ہے کہ حسد سے اونکو کیا نقصان ہوا البتہ اگر سینے سے رنج نکال ڈالے تو کوئی نقصان نہین۔

نقل کیا ہے کہ آپ کے ایک مرید کی یہ حالت تھی کہ جب آیت قرآنی سنتا تو بیہوش ہو جاتا آپ نے اوس سے فرمایا کہ یہ کام جو تو کرتا ہی اسمین اسکا لحاظ رکھا کر کہ آواز ظاہر نہوا کرے کیونکہ آواز ظاہر ہونے سے ریاکاری معلوم ہوتی ہی اور ریا سے انسان بلا کی مین پڑ جاتا ہی اور جب انسان پر حالت طاری نہو اور بارادہ حالت بنا دے اور پند و نصیحت سے کچھ فائدہ حاصل نہ کرے اور اوسکو غور سے نہ سنے تو گنہگار رہوگا پھر فرمایا جو شخص قصداً روتا ہے دراصل وہ نہین روتا مگر شیطان روتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایکدن آپ وعظ کہہ رہے تھے اتفاقاً حجاج بن یوسف مع اپنی فوج کے

ڈرانے والوں کی صحبت

اپنا عیب

امر و نواہی

حسد

ریا کی مذمت

وعظ کا ایک ادب

شمشیر برہنہ آ گیا ایک بزرگ اوس مجلس مین تھے انھون ذ اپنے دل مین خیال کیا کہ
آج حسن بصری کا امتحان کرنا چاہیے یہ امر دیکھنا ہے کہ حضرت حسنؓ حجاج کے سامنے
بھی وعظ مین مشغول رہتے ہین یا اوسکی تعظیم کرتے ہین حضرت حسن بصریؒ حجاج کی طرف
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اوسی طرح وعظ فرماتے رہے اون بزرگ نے اپنے دل
مین کہا کہ واقعی حسن حسنؒ ہے یعنے جیسے آپکا نام حسن ہے ویسے ہی آپ کے خصائل
بھی اچھے ہین اسلیئے کہ احکام آلہی بیان کرنے مین آپ کسی کی پاسداری نہین کرتے
جب وعظ ختم ہوا تو حجاج حضرت حسن بصریؓ کے پاس گیا اور مصافحہ کرکے لوگون سے
کہنے لگا کہ اگر تم مرد کو دیکھنا چاہتے ہو تو حسن کو دیکھو لوگون نے مرنے کے بعد حجاج کو
خواب مین دیکھا کہ میدان قیامت مین کسی کو تلاش کر رہا ہے اوس سے دریافت کیا
کہ کیا ڈھونڈھتا ہے اوسنے کہا جمال آلہی کو ڈھونڈھتا ہون جیسے موحد ڈھونڈھتے

حجاج کا آخری کلمہ

ہین اور کہتے ہین کہ نزع کی وقت حجاج کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے کہ ای اللہ
تو غفار ہے اور تجھسے زائد کوئی بزرگ نہین ہے اپنی غفاری کا اظہار اس کم حوصلہ
مٹھی بھر خاک پر کر اور مجھے اپنے فضل سے بخشدے اسلیے کہ سب لوگ یکزبان ہوکر کہہ رہے
ہین کہ یہ نہ بخشا جائیگا اور عذاب مین گرفتار ہوگا تو مجھے بخشدے تاکہ سب کو معلوم
ہوجائے کہ فعال لما یرید تیری ہی شان ہے حضرت حسنؒ سے لوگون نے یہ قصہ

زبان درازی

بیان کیا آپ نے فرمایا یہ بدکار آخرت کو بھی اپنی زبان درازی سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

وعظ کی ممانعت

نقل کیا ہے کہ جب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ مین تشریف لائے
آپنے تمام واعظون کو وعظ کہنے سے ممانعت فرمائی جب حسن بصریؒ کی محفل مین
تشریف لے گئے دریافت کیا کہ تو عالم ہے یا طالب علم آپنے فرمایا مین کوئی نہین ہون
البتہ جو کچھ کلام نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا مینے سنا ہے بیان کیا کرتا ہون حضرت علیؓ نے آپکو
ممانعت نہین کی بلکہ فرمایا یہ جوان وعظ کہنے کے لائق ہے اور وہان سے روانہ ہوے

Marfat.com

اوسکے بعد حضرت حسن بصریؒ کو معلوم ہوا کہ وہ حضرت علیؓ تھے آپ اونکی تلاش مین چلے ایک مقام پر ملاقات ہوئی حسن بصریؒ نے اونسے کہا کہ آپ مجھے وضو کرنا سکھا دیجیے بلطشت لایا گیا اور حضرت علیؓ نے وضو کا طریقہ آپ کو تعلیم کیا جیسے وہ مقام باب الطشت مشہور ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایک بار بصرہ مین قحط پڑا دو لاکھ کی جماعت شہر سے باہر نکلکر نماز استسقا مین مشغول ہوئی اور ایک منبر رکھکر لوگون نے حضرت حسن بصریؒ کو اوسپر بٹھایا اور دعا کے طالب ہوے آپنے فرمایا تم لوگ چاہتے ہو کہ پانی برسے اور مین سکونت بصرہ کی ترک کردون۔ آپکے چہرے سے اوسوقت آثار خوف الٰہی نمایان تھے۔ آپکو کسی نے کبھی ہنستے نہین دیکھا ہمیشہ خوف الٰہی سے آپ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو آپنے روتے دیکھکر سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مین نے محمد کعب قرظیؒ کے وعظ مین سنا ہے کہ قیامت مین ایک مومن وہ ہوگا جو اپنے گناہون کے سبب سے کئی برس دوزخ مین رہیگا آپنے کہا کیا اچھا ہوتا کہ مین اوسکے عوض دوزخ مین ڈالا جاتا اور وہ بچ جاتا اسلیے کہ مجھے یہ امید نہین کہ ہزار برس کے بعد بھی مین دوزخ سے رہائی پاؤن۔

نقل کیا ہے کہ ایکدن یہ حدیث بیان ہورہی تھی کہ جو شخص سب کے بعد دوزخ سے نکالا جائیگا اسی برس کے بعد اوسکا نام ہناد ہوگا آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ وہ مرد حسن ہوتا۔

نقل کیا ہے کہ ایک بار تمام رات آپ رویا کیے لوگون نے کہا یا حضرت آپ عابد متقی ہین آپ کیون زاری فرماتے ہین آپ نے کہا اس خوف مین روتا ہون کہ مجھسے کوئی ایسا قصور سرزد نہوا ہو جسکے عوض مین اللہ تعالیٰ فرمائے کہ ای حسن ہماری درگاہ مین تیرا کچھ رتبہ نہین رہا اور اب ہم تیری کسی عبادت کو قبول نکرینگے۔

نقل کیا ہے کہ ایکدن آپ اپنے عبادت خانہ کی چھت پر رو رہے تھے یہانتک روئے

Marfat.com

کہ آنسوؤنکا پرنالہ بہنے لگا راہ مین ایک شخص جاتا تھا اوسپر چند قطرے ٹپک پڑے اوسنے دریافت کیا کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک آپ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ بھائی دھوڈالو کیونکہ ایک گنہگار بندے کے آنسو ہین۔

نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ایک جنازے کے ساتھ قبرستان گئے جب لوگون نے میت کو دفن کرکے قبر درست کردی تو آپ اوسکے سرہانے بیٹھکر اسقدر روئے کہ قبر کی تمام خاک تر ہوگئی پھر فرمایا اے لوگو واقف ہوجاؤ کہ انتہا دنیا کی اور ابتدا عقبیٰ کی یہی قبر ہے حدیث مین آیا ہے قبر ایک منزل ہے آخرت کی منزلو نمین سے کیون ایسے عالم کی الفت کرتے ہو جسکا انجام قبر ہے اور اوس عالم یعنی قیامت سے کیون نہین ڈرتے جسکی ابتدا قبر ہے تمھارے لیے یہی اول و آخر ہے کچھ اسطرح آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ سب لوگ روتے روتے بیخود ہوگئے۔

نقل کیا ہے کہ ایک دن آپ لوگون کے ہمراہ ایک قبرستان مین تشریف لیگئے فرمایا کہ اس قبرستان مین ایسے لوگ دفن ہین کہ اونکا سر ہمت آٹھون بہشتونکی ناز و نعمت پر نہین جھکا ہے اور اوھون نے توجہ نہین کی ہے مگر اسقدر حسرت اونکی خاک مین شامل ہے کہ اگر اوسکا ایک ذرہ آسمانونکے سامنے رکھا جائے تو سب مارے خوف کے گر پڑین۔

نقل کیا ہے کہ صغر سنی مین آپسے کوئی گناہ ہوگیا تھا اوسوقت سے آپکا یہ معمول تھا کہ جب آپ اپنا نیا کرتا بناتے اوسکے گریبان پر اوس گناہ کو لکھتے اور دیکھکر اسقدر روتے کہ بیہوشی طاری ہوجاتی

نقل کیا ہے ایک بار حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے آپکو ایک خط لکھا اور اوسمین لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائین کہ مجھے ہر کام مین مدد دے آپنے اوسکے جواب مین لکھدیا کہ اگر خدا تیرا مددگار رہے تو توسب سے بیخوف رہ اور

Marfat.com

اگر خدا تیرا مددگار نہین ہے تو تو کسی سے امید نہ رکھ اور دوبارہ آپنے اونکو یہ نصیحت
لکھی کہ اوس دن کو قریب جان جسکے بعد کوئی نہ جیے گا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے
اوسکے جواب مین لکھا بلکہ اوس دن کو قریب جان جسکے بعد دنیا ہی نہوگی ورآخرت ہی ہوگی
نقل کیا ہے کہ ثابت بنانیؒ نے سنا کہ حضرت حسن بصریؒ حج کو جانے والے ہین اونھون نے
خط لکھا کہ میرا ارادہ ہے کہ آپکے ہمراہ مین بھی حج کو چلون آپ نے فرمایا مجھے معاف رکھو
اسلیے کہ مین چاہتا ہون کہ خداے تعالیٰ کی ستاری کے پردے مین زندگی بسر کرون
اور جب ہم تم ساتھ ہونگے تو ایک دوسرے کی عیب سے خبردار ہوگا اور ہر ایک دوسرے کو برا جانیگا
نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ نے سعید بن جبیر کو تین نصیحتین فرمائین ایک یہ کہ
بادشاہون کی صحبت اختیار نہ کرنا دوسرے کسی سے اپنا راز ظاہر نہ کرنا تیسرے کبھی
راگ گانا نہ سننا اگرچہ تجکو درجۂ مردانگی بھی حاصل ہو اسلیے کہ یہ انجام مین برا اثر پیدا کرتا
ہے حضرت مالکؒ ابن دینار کہتے ہین کہ مین نے آپسے دریافت کیا کہ لوگونکی خرابی کس چیز
مین ہے، آپ نے فرمایا دل کے مرنے مین میں نے پوچھا دل کا مرنا کیا ہے آپنے فرمایا دلکو دنیا کی محبت پیدا ہونا
نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عبداللہؓ شب جمعہ کو فجر کی نماز پڑھنے حضرت حسنؒ کی
مسجد مین آئے دروازہ بند تھا اور حضرت حسنؒ دعا مانگ رہے تھے اور لوگون کی آمین
کہنے کی آواز آتی تھی حضرت عبداللہ کھڑے رہی یہانتک کہ صبح ہوگئی پھر دروازہ پر
ہاتھ رکھا دروازہ کھل گیا اندر گئے آپکو تنہا پایا نماز ادا کی پھر سبب اسکا دریافت کیا آپ
نے پہلے عہد لیا کہ کسی سے نہ کہنا پھر فرمایا کہ ہر شب جمعہ کو یہان جن اور پریان آتی ہین
مین اونکے سامنے وعظ کہتا ہون پھر دعا مانگتا ہون اور وہ سب آمین کہتے ہین۔
نقل کیا ہے کہ جب حضرت حسن بصریؒ دعا مانگتے تو حضرت حبیب عجمیؒ دامن پھیلاتے
اور کہتے کہ مین قبولیت کو دیکھ رہا ہون۔
نقل کیا ہے کہ چند بزرگ آپکے ہمراہ حج کو گئے اور راہ مین لوگون کو پیاس کا غلبہ ہوا

ایک کنوان ملا مگر ڈول رسی پانی بھرنے کو نہ تھا حضرت حسنؒ سے کہا آپ نے فرمایا جب
مین نماز پڑھونگا تم لوگونکو پانی پینے کو ملیگا جب حضرت حسنؒ نماز کو کھڑے ہوے لوگون
نے دیکھا کہ پانی کنوین سے اُبلنے لگا سب لوگون نے سیر ہوکر پیا ایک شخص نے
ایک آبخورے مین پانی بھر کر رکھ لیا فوراً کنوین کا جوش مارنا موقوف ہوگیا بعد نماز آپنے
فرمایا کہ تمنے خدا پر بھروسا نکیا یہ اوسی کا ثمرہ ہے پھر وہان سے آگے بڑھے حضرت
حسنؒ کو راہ مین کھجورین ملین اُٹھا کر ہم لوگون کو دین اونکی گٹھلیان سونے کی تھین
انھین کو فروخت کرکے ہمنے مدینۂ منورہ مین اپنے کھانے کا سامان کیا اور خیرات کی
کہتے ہین کہ ابو عمرو قرآن پڑھایا کرتے تھے ایک خوبصورت نوعمر لڑکا آپکے پاس قرآن پڑھنے
گیا ابو عمرو نے اُسے بدنیتی سے دیکھا تمام قرآن بھول گئے پھر حضرت حسن بصریؒ کی خدمت
مین حاضر ہوکر ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا زمانہ حج قریب ہے جا کر حج کر بعد حج کے تجھے ایک
شخص ضعیف مسجد خیف کی محراب مین بیٹھے عبادت کرتے ملین گے جب وہ عبادت سے
فارغ ہون اُنسے دعا کرائیو ابو عمرو بعد حج کے مسجد خیف مین آئے بہت لوگ وہان جمع
تھے اسکے بعد ایک اور بزرگ آئے سب نے اونکی تعظیم کی تھوڑی دیر کے بعد سب لوگ
چلے گئے صرف وہ بزرگ جنکا پتہ ملا تھا رہ گئے انھون نے اپنا حال بیان کیا اون بزرگ
کے تصرف سے پھر قرآن یاد ہوگیا ابو عمرو خوش ہوکر اونکے قدمبوس ہوئے اونھون نے
پوچھا میرا پتہ تمھین کس نے بتایا انھون نے کہا حسن بصری نے اونھون نے کہا
حسنؒ نے مجھے رسوا کیا مین اُنھین رسوا کرونگا اونھون نے میرا پردہ فاش کیا مین
اونکا پردہ فاش کرونگا پھر کہنے لگے جو بزرگ یہان نماز ظہر کے وقت سب سے پہلے
آئے تھے اور سب سے پہلے گئے وہی حسن بصریؒ تھے وہ روزانہ بعد نماز ظہر یہان آتے
ہین اور ہمسے باتین کرکے عصر تک بصرہ پہونچ جاتے ہین پھر فرمایا جسکا امام حسنؒ
بصری ہوں اوسکو دوسرے کی کیا ضرورت ہے۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص کے گھوڑے مین کوئی عیب ہوگیا تھا وسنے آکر یہ کیفیت
آپ سے بیان کی آپ نے وہ گھوڑا مالک سے خرید لیا رات کو مالک نے خواب دیکھا کہ
بہشت مین ایک گھوڑا مع چارسو بچھیرون کے جو سب مشکی ہین چرتا ہی اوس نے پوچھا
یہ کس شخص کے ہین فرشتون نے کہا پہلے تیرے تھے اب حسن کے ہین بیدار ہوکر وہ
شخص حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا گھوڑا واپس کرکے اپنی قیمت لے لیجیے آپ
نے فرمایا جا جو خواب تو نے دیکھا ہی اوسکو مین پہلے ہی دیکھ چکا تھا دوسری شب
کو حضرت نے خواب مین محل اور بالاخانے دیکھے پوچھا یہ کس کے لیے ہین فرشتون
نے کہا اوس شخص کے لیے جو بخوشی بیع فسخ کرے آپ نے بیدار ہوکر اس شخص کو بلایا
اور گھوڑا دیکر اپنی قیمت واپس لے لی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے پڑوس مین شمعون آتش پرست رہا کرتا تھا جب وہ قریب
المرگ ہوا لوگون نے آپ سے کہا کہ اوسکی خبر لیجیے آپ اسکے پاس گئے دیکھا کہ وہ آگ
کے دھوئین سے کالا پڑگیا ہی فرمایا مسلمان ہوجا اور آتش پرستی چھوڑ شاید اللہ تجھپر رحم
کرے اسنے کہا تین چیزین مجھے اسلام سے پھیرے ہین ایک یہ کہ تمھارے نزدیک دنیا
بری ہی مگر اسکی تلاش مین رہتے ہو دوسرے تم موت کو برحق جانتے ہو مگر اسکا سامان
نہین کرتے تیسرے تم کہتے ہو کہ دیدار الٰہی قابل دید ہی مگر دنیا مین اسکے خلاف مرضی
کام کرتے ہو حسن بصری نے فرمایا یہ نشانی حق شناس لوگون کی ہی مانا کہ مومن ایسا ہی
کرتے ہین مگر یہ بتا کہ تو نے بت پرستی مین اوقات ضائع کرکے کیا پایا مومن اگر کچھ نہین
تو مقر وحدانیت تو ضرور ہین تو نے ستر برس آگ کی پرستش کی ہی اگر ہم اور تو دونو
آگ مین گرین تو آگ دونون کو برابر جلائیگی تیری پرستش کا کچھ لحاظ نہ کرے گی
میرے خدا مین یہ قدرت ہی کہ اگر وہ چاہے تو آگ مجھے بالکل نہین جلا سکتی یہ کہکر
آپ نے اللہ کا نام لیکر ہاتھ آگ مین ڈالدیا آگ نے کچھ اثر نہ کیا اور آپ کا

Marfat.com

ہاتھ ذرا بھی نہ جلا شمعون یہ حال دیکھکر بیقرار ہو گیا اور نور اسلام نے اوسکے دل کو منور کر دیا کہنے لگا ستر برس مین نے آتش پرستی کی اب چند دم کیواسطے کیا کرون آپ نے فرمایا مسلمان ہو جا اوسنے کہا کہ آپ اقرار نامہ لکھدین کہ اگر مسلمان ہو جاؤن تو اللہ میرے سب گناہ معاف کر کے بخشدیگا آپ نے لکھدیا اوسنے کہا اسپر بصرہ کے عادل لوگون کی گواہی کرائیے آپ نے گواہیان بھی کرادین شمعون دل سے مسلمان ہوا اور کہا کہ اے حسن بصری جب مین مرجاؤن تو تم مجھے غسل دینا قبر مین اُتارنا اور یہ کاغذ میرے ہاتھ مین دیدینا تاکہ قیامت کے دن میرے اسلام کا ثبوت میرے پاس موجود ہو پھر کلمہ پڑھا اور مر گیا آپ نے اُسکی وصیت کے مطابق اُسے غسل دیا نماز پڑھی دفن کیا اُسی شبکو آپ نے شمعون کو خواب مین دیکھا کہ نہایت قیمتی لباس اور تاج مکلف پہنے ہوئے بہشت مین سیر کر رہا ہی پوچھا کیا گذری اوسنے کہا کہ اللہ نے اپنے فضل سے مجھے بخشدیا اور جو جو بخششین اوسنے مجھپر کین مین بیان نہین کر سکتا اب آپکے ذمہ کچھ بوجھ نہ رہا لیجیے اپنا اقرار نامہ اسلیے کہ اب مجھے اسکی ضرورت نہین جب آپ بیدار ہوئے تو وہ اقرار نامہ اپنے ہاتھ مین پایا شکر خدا بجالائے اور کہا اے اللہ ظاہر ہے کہ تیرے کام بے سبب ہین اور تمام کام تیرے فضل پر موقوف ہین جب آتش پرست کو جسنے ستر برس آگ پوجی تو نے ایک کلمہ پڑھنے کے عوض مین بخشدیا تو جسنے تیری عبادت ستر برس کی ہو کیونکر بے نصیب رہیگا۔

کرامت

نقل کیا ہی کہ آپکے مزاج مین عاجزی ایسی تھی کہ ہر شخص کو اپنے سے اچھا جانتے تھے ایک روز دجلے کے کنارے آپ نے ایک حبشی کو ایک عورت کیساتھ شراب پیتے دیکھا اور بوتل اُسکے پاس رکھی تھی آپ کو خیال ہوا کیا یہ مجھسے بہتر ہی پھر دل مین کہا یہ مجھسے بہتر نہوگا اسلیے کہ شراب پی رہا ہی اتنے مین ایک کشتی آئی اور ڈوب گئی سات آدمی ڈوبے حبشی دوڑا اور غوطہ لگا کر چھ آدمی کو نکال لایا اور آپ سے کہنے لگا کہ اگر

عاجزی

Marfat.com

آپ مجھے افضل ہین تو بسم اللہ جو ایک باقی ہی آسے نکال لایئے مین نے چھ بندگان
خدا کو ہلاک سے بچایا ہی یا حضرت جو عورت میرے پاس بیٹھی تھی میری مان تھی اور
بوتل مین پانی تھا جو مین آپکا امتحان کرنیکے لیے پی رہا تھا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اوسکے
قدمون پر گر پڑے اور معذرت چاہی او سمجھے کہ موکل الٰہی ہی حبشی سے کہا جسطرح
تونے اون چھ آدمیون کو دریا سے بچایا اب مجھے بھی دریاے خود بینی اور غرور سے چھڑا دے
اوسنے کہا اللہ آپکی آنکھین روشن کرے یعنی اللہ خود بینی اور غرور کو دور کردے اور ویسا
ہی ظہور مین آیا کہ پھر آپ نے اپنے کو کسی سے اچھا نہ جانا یہ حالت ہوئی کہ آپ نے
ایک کتے کو دیکھکر فرمایا اے اللہ رب مجھے اس کتے کے صدقہ مین قبول کرلے۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے دریافت کیا کہ آپ بہتر ہین یا کتا آپ نے فرمایا اگر مین
عذاب سے رہائی پا جاؤنگا تو مین بہتر ہون ورنہ کتا مجھ ایسے گنہگار سو شخصونسے بہتر ہی

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ فلان شخص نے آپکی غیبت کی آپ نے تازے
خرمے اوسکو تحفے مین بھیجکر کہلا بھیجا کہ مین نے سنا ہی کہ تونے اپنی نیکی میرے نامہ اعمال
مین لکھوا دی مینے اوسکا عوض کرنا چاہا مگر معاف کرکہ بدلا اوسکا مجھسے ادا نہین ہو سکتا۔

نقل کیا ہی کہ حسن بصری نے فرمایا کہ مجھے چار آدمیون کے کلام پر جب یاد کرتا ہون
تعجب ہوتا ہی ایک مخنث دوسرے مست تیسرے لڑکا چوتھے عورت لوگون نے واقعہ
پوچھا آپ نے فرمایا کہ مینے ایک مخنث کے کپڑے چھین لیے اوسنے کہا کہ میرا حال اب تک کسیکو
معلوم نہین آپ میرے کپڑے نہ لین قیامت کا حال خدا جانے کیا ہو اور ایک مست
کیچڑ مین لڑکھڑاتا جاتا تھا مینے کہا پاؤن جما کر چل کہین گر نہ پڑے اوسنے کہا آپ پاؤن جمائے
رہیے اگر مین گرا بھی تو خود گرونگا اگر آپ گرے تو ساری قوم راہ حق سے پھر جائیگی اس
بات کا اثر اب تک میرے دلمین باقی ہی اور ایک لڑکا چراغ لیے جا رہا تھا مین نے پوچھا
روشنی کہان سے لایا ہی اوسنے چراغ بجھا کر مجھسے کہا آپ بتائیے روشنی کہان گئی

Marfat.com

تو مین بھی بتاؤ کہ کہان سے لایا تھا اور ایک عورت ننگے سر آستین چڑھائے خوبصورت غصہ مین بھری ہوئی مجھے ملی اور اپنے شوہر کی شکایت کرنے لگی مین نے کہا کہ منھ اور ہاتھ ڈھانک لے اُسنے کہا کہ شوہر کی محبت مین میری عقل ایسی گم ہوگئی ہی کہ اگر تم نہ کہتے کہ تیرا منھ اور ہاتھ کھلا ہوا ہی تو مجھے اسکی خبر نہوتی اور اسی طرح بازار جاتی تمکو خدا کی دوستی کا دعوی ہی تعجب ہی کہ اوسکی دوستی مین تم سب کو دیکھتے ہو اور ہوش مین ہو۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ وعظ فرما کر منبر سے اُترتے تو چند شخصون کو روک کر فرماتے کہ آؤ مین تمپر توجہ ڈالون ایک دن ایک شخص کہ اُس جماعت کا نہ تھا آپکے ہمراہ ہوا آپ نے اُسے منع کر دیا اور اُس سے فرمایا کہ تو لوٹ جا۔

نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ نے اپنے یارون سے کہا کہ تم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صحابہ کے مثل ہو سب لوگ بہت خوش ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ میرے کہنے کا یہ مطلب نہ تھا کہ تم افعال وکردار مین اونکے ایسے ہو بلکہ مطلب یہ تھا کہ تمھاری شکل اور صورت اونکے مشابہ ہی سنو صحابہ رضہ کی یہ حالت تھی کہ اگر تم لوگ اونکی زیارت سے مشرف ہوتے تو اونکو دیوانہ جانتے اور اگر حضرات صحابہ رضہ کو تمھاری حالت معلوم ہوتی تو وہ تم مین سے کسی کو مسلمان نہ جانتے کیونکہ وہ لوگ اسدرجہ اعلی مراتب رکھتے تھے کہ گھوڑون پر سوار مثل پرندون کے اُڑتے ہوئے اور مثل ہوا کے تیز چلتے ہوئے دنیا سے گئے اور ہم اون لوگون مین ہین جو ایسے گدھون پر سوار ہین جنکی پیٹھین زخمی ہین اور اوسکی تکلیف سے چلاتے ہین اور چلنے سے مجبور ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک بدوی نے آپ سے پوچھا صبر کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا دو طرح پر ہوتا ہی ایک بلا اور مصیبت پر دوسرے اُن چیزون سے بچنا جنسے اللہ نے بچنے کا حکم فرمایا ہی بدوی کہنے لگا مین نے آپ سے زائد عابد اور صابر نہین دیکھا ہی آپ نے فرمایا میرا زہد رغبت آخرت کے سبب سے اور صبر بے صبری کیوجہ سے ہی

بدوی نے کہا یہ بات میری سمجھ مین نہین آئی آپ صاف بیان فرمائیے آپ نے کہا میرا صبر بلا اور مصیبت یا طاعت الٰہی پر جو ہی وہ خود بتا رہا ہی کہ مین آتش دوزخ سے ڈرتا ہون اور اسی کا نام جزع ہی اور میری پرہیزگاری اس سبب سے ہی کہ مجھے آخرت کی رغبت ہی اور یہ عین حصہ طلبی ہی پھر فرمایا سب سے بڑا صابر وہ ہی جو اپنے حصے پر راضی ہو اور آخرت کی نعمتون کا طالب نہو اور صبر خدا کے لیے ہو یہی نشان اخلاص ہی اور فرمایا مرد کو علم نافع اور عمل کامل اور اوسکے ساتھ اخلاص اور قناعت اور صبر جمیل حاصل کرنا چاہیے جب یہ باتین حاصل ہو جائین تو مین نہین کہہ سکتا کہ قیامت مین اُسکے کیا مراتب ہونگے اور فرمایا کہ بھیڑ انسان سے زائد آگاہ ہوتی ہی کیونکہ چرواہے کی آواز سنکر وہ چرنے سے باز رہتی ہی اور انسان حکم الٰہی اپنی خواہش کے مقابلہ مین ترک کرتا ہی اور فرمایا کہ بری صحبت بُرا بنا دیتی ہی اور فرمایا اگر کوئی مجھے شراب پینے کو بلائے تو مین طلب دنیا سے وہان جانا بہتر جانتا ہون اور فرمایا کہ معرفت نام ہی ترک نفسانیت اور خصومت کا اور فرمایا کہ بہشت صرف عمل سے حاصل نہین ہوتی بلکہ نیک نیتی سے ملتی ہی اور فرمایا کہ جب اہل بہشت بہشت کو دیکھین گے تو انپر بیہوشی سات لاکھ برس تک طاری رہیگی اور اللہ اونپر تجلی کریگا اگر اوسکے جلال کو دیکھینگے تو مست ہیبت ہونگے اور اگر جمال کو دیکھین گے تو غرق وحدت ہونگے اور فرمایا فکر ایک آئینہ ہی جسمین اچھائی اور برائی نظر آتی ہی اور فرمایا جو کلام مصلحت سے خالی ہوتا ہی اُسمین شر ہوتا ہی اور جسکی خاموشی فکر کے خیال سے نہین ہوتی وہ غفلت اور خواہش نفس ہی اور جو نظر نصیحت اور عبرت حاصل کرنیکے خیال سے نہین ہوتی وہ لہو و لعب اور ذلت ہی اور فرمایا توراۃ مین ہی قناعت کرنیوالا خلق سے بے پروا ہو جاتا ہی اور جسنے تنہائی اختیار کی سلامتی پائی اور جسنے خواہش نفس کو چھوڑا آزاد ہوا اور جسنے حسد کو ترک کیا دوستی پائی اور جسنے زندگی صبر مین بسر کی برخورداری پائی اور فرمایا خاموشی عقلمند

علم اور عمل اخلاص اور صبر
بھیڑ اور انسان
بری صحبت
شراب اور دنیا
معرفت
بہشت اور نیت
جنتیوں کی حالت
فکر
کلام
خاموشی
نظر
توراۃ
قناعت
خاموشی
خواہش نفس
حسد
صبر

Marfat.com

اختیار کرتے ہین جسکے سبب سے اونکے دل گویا اور ناطق ہوجاتے ہین اور اوسکا اثر زبان پر آتا
ہی اور فرمایا ورع و پرہیزگاری کے تین درجے ہین ایک یہ کہ غضب اور غصہ مین سچ
بات کہے دوسرے یہ کہ اون چیزون سے بچے جنسے خدا نے بچنے کو فرمایا ہی تیسرے یہ کہ اوامر
الٰہی کی پابندی کرے اور فرمایا تھوڑی پرہیزگاری ہزار سال کے روزے اور نماز سے بہتر
ہی اور اعمال مین سب سے زائد بزرگ فکر اور ورع اور پرہیزگاری ہی اور فرمایا اگر مجھ مین
نفاق نہوتا تو مین تمام اشیاے دنیا سے دور رہتا اور نفاق ظاہر و باطن کی مخالفت کا نام
ہی اور فرمایا جتنے مومن گذرے ہر شخص کو یہ خوف تھا کہ مجھ مین نفاق ہی اور جو شخص خود
اپنے کو مومن جانے وہ مومن نہین ہی مومن وہ ہی جو مُردبار ہو اور تنہائی مین عبادت کرے
اور فرمایا تین شخصون کی غیبت جائز ہی ایک حریص دوسرے فاسق تیسرے
بادشاہ ظالم اور غیبت کا کفارہ استغفار ہی اور فرمایا انسان ایسے گھر مین بھیجا گیا ہی
جسکے حلال و حرام کا حساب دینا ہوگا اور ہر شخص دنیا سے تین حسرتین لے جاتا ہی
ایک یہ کہ جمع کرنے سے آسودہ نہوا دوسرے یہ کہ جو حاصل کرنا چاہتا تھا حاصل نہوا
تیسرے یہ کہ سفر آخرت کا سامان مہیا نہ کیا آپ سے کہا گیا کہ فلان شخص نزع مین ہے
آپ نے فرمایا جب سے وہ دنیا مین آیا ابتک نزع مین تھا اب اُس سے چھوٹے گا
اور فرمایا جو دنیا سے محبت نہین رکھتے نجات پاتے ہین اور دنیا مین پھنسنے والے ہلاک
ہوتے ہین جو لوگ دنیا کی نعمت پر نازان نہ تھے بخشے جائینگے اور عاقل وہ ہی جو دنیا کو
اُجاڑکر آخرت کی تعمیر کرے اور خدا کو پہچاننے والے دنیا کو دشمن اور دنیا کو پہچاننے والے
خدا کو دشمن بناتے ہین اور فرمایا دنیا مین نفس سے زائد کوئی جانور سرکش نہین ہی
اور فرمایا اگر تو چاہتا ہی کہ یہ امر دیکھے کہ دنیا تیرے بعد کیونکر ہوگی تو دیکھ کہ اورون
کے بعد کیونکر ہی اور لوگ دنیا کی محبت کی وجہ سے بتون کی پرستش کرتے ہین اور
فرمایا تمسے پہلے جو لوگ تھے اُنھون نے کتاب آسمانی کی قدر کی یعنے وہ رات کو اوسکے

خاموشی اور دل
ورع کے تین درجے
نفاق اور مومن
غیبت اور کفارہ
دنیا اور تین حسرتیں
نزع
دنیا اور آخرت
قرآن کی قدر

Marfat.com

مطالب پر غور کرتے تھے اور دن کو اوسپر عمل کرتے تھے اور تمنے اوسپر اعراب دیے مگر
عمل چھوڑ دیا دنیا کی درستی مین پھنس گئے اور فرمایا جو کوئی چاندی سونے کو عزیز رکھتا
ہی اللہ اوسکو ذلیل کرتا ہی اور فرمایا جو شخص اپنے کو پیشواے قوم سمجھتا ہی گمراہ
ہی اور فرمایا جسکی تو دوسرے کو نصیحت کرے پہلے خود اوسپر کاربند ہو اور فرمایا جو شخص
دوسرون کی برائی مجھسے بیان کرتا ہی ضرور تیری برائی دوسرے سے کریگا
اور فرمایا برادر دینی ہم کو اہل وعیال سے زائد عزیز ہین اسلیے کہ وہ دین مین ہمارے
مددگار اور یہ دشمن ہین اور فرمایا دوستون کی مہمانداری مین جو صرف ہوتا ہی
اللہ اوسکا حساب نہ لیگا اور فرمایا جو نماز حضور قلب سے نہو اوسکے عوض مین
عذاب ہوگا لوگون نے پوچھا خشوع کسکو کہتے ہین فرمایا جو خوف انسان کے دل مین
ہوتا ہی لوگون نے بیان کیا کہ فلان شخص بیس برس سے تارک جماعت ہی اور لوگون
سے نہین ملتا ہی آپ اوسکے پاس گئے اُسنے کہا مجھے معاف فرمائیے اسلیے کہ مین مشغول
ہون پوچھا کس کام مین اوسنے کہا مین کوئی سانس نہین لیتا جبتک مجھے ایک نعمت
حاصل نہین ہوتی اور نافرمانی مجھسے ایسی نہین ہوتی کہ مین اوسکا عذر نہ کرتا ہون
حضرت نے فرمایا مشغول رہ تو مجھسے بہتر ہی - آپسے لوگون نے پوچھا کہ آپکو کبھی
خوشی بھی حاصل ہوئی آپ نے فرمایا ہان ایک بار مین اپنے کوٹھے پر تھا اور پڑوس
مین ایک عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی کہ پچاس برس میرے نکاح کو ہوئے اس
زمانہ مین مین نے ہر حال مین تیرے ساتھ صبر کیا اگر کچھ ملا تو بھی اگر نہ ملا تو بھی اور مین نے
تجھسے کبھی ایسی چیز نہین مانگی جسکی تجھے وسعت نہ تھی اور کبھی مین تیرے ساتھ غربت
مین بسر کرنے کو برا نہ سمجھا اور کبھی تیری شکایت کسی سے نہین کی ہمیشہ سب کے
سامنے تیری تعریف کیا کی اور تیری نمود کا خیال رکھا کی یہ سب تکلیفین مین نے تیرے
ساتھ اس لیے اُٹھائی ہین کہ تو دوسری شادی نہ کرے اور اگر تو دوسری شادی کریگا

چاندی سونا
پیشوائے قوم
اور نصیحت
دینی برادر
حضور قلب
معذرت میں مشغول
ایک عورت اور شک

Marfat.com

تو مین امام اسلام کے سامنے تیری شکایت کرونگی یہ حال سنکر مین بہت خوش ہوا اسلیئے کہ یہ قول مطابق آیت قرآنی کے تھا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء یعنے مین تیرے سب قصور معاف کرونگا لیکن اگر تو دوسرے کی طرف توجہ کریگا تو ہرگز معاف نہ کرونگا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ کس حال مین رہتے ہین آپ نے فرمایا اون لوگون کی کیا حالت بیان ہو سکے جو دریا مین ہون اور کشتی ٹوٹ جائے اور تختے بہ رہے ہون ایک نے کہا یہ حالت اونکے لیے بہت سخت ہی فرمایا میرا بھی یہی حال ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت حسنؒ بصری عید کے دن ایک سمت سے نکلے اور وہان بہت لوگ ہنس رہے تھے اور کھیل کود رہے تھے آپ نے فرمایا مجھے ایسے لوگون پہ تعجب ہی جو اپنے حال کی خبر نہین رکھتے اور ہنستے ہین۔

نقل کیا ہی ایک شخص قبرستان مین روٹی کھا رہا تھا آپنے فرمایا یہ منافق ہی لوگون نے پوچھا کیا سبب ہی فرمایا جسکی خواہش نفس مُردون کے سامنے جنبش کرے وہ موت اور آخرت پر ایمان نہین رکھتا ہی اور جو موت اور آخرت پر ایمان نہ رکھے وہ منافق ہی

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے اے اللہ تو نے مجھے نعمت دی مجھسے شکر نہو سکا تو نے مجھپر بلا بھیجی مجھ سے صبر نہوا چونکہ مین نے شکر اور صبر نہین کیا تو نے نعمت اوٹھالی اور بلا باقی رکھی تو بڑا افضل کرنے والا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ وفات کے وقت ہنسے اور فرمایا کون گناہ کون گناہ اسکے بعد وفات فرمائی ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا نزع مین آپ کیون ہنسے اور کون گناہ کون گناہ کیون کہا آپ نے فرمایا کہ نزع کیوقت مین نے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ملک الموت سختی کر اسلیئے کہ اسکا ایک گناہ باقی ہی

Marfat.com

اس خوشی کی وجہ سے مین ہنسا اور پوچھا کون گناہ کون گناہ جب آپ نے وفات فرمائی اُسی شب کو ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ درہائے آسمان کھلے ہین اور ندا ہوتی ہی کہ حضرت حسن بصری خدا کے پاس پہونچے رضی اللہ تعالے عنہ

باب ۴ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات مین

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیشوائے دین رہبر سالکین تھے آپ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمعصر تھے آپکی ولادت اُس زمانے مین ہوئی کہ آپ کے والد حالت غلامی مین تھے آپ کے والد کا نام دینار تھا اور حضرت مالک بن دینار کی کرامت و ریاضت اعلیٰ درجے کی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کشتی پر سوار ہوئے جب کشتی بیچ دھارے مین پہونچی ملاح نے کرایہ طلب کیا آپنے کہا میرے پاس کچھ نہین ہی ملاح نے آپکو بیحد مارا اور بُرا بھلا کہا آپ بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا پھر ملاح نے کرایہ مانگا اور کہا کہ اگر کرایہ نہ دوگے تو ہم تمھین دریا مین ڈالدینگے قدرت الٰہی سے کئی مچھلیان منھ مین دینار دبائے پانی پر نمودار ہوئین آپنے ایک مچھلی سے دینار لیکر ملاح کو دیا وہ یہ حال دیکھکر آپ کی قدمون پر گر پڑا آپ کشتی سے سطح دریا پر اتر آئے اور پانی ہی پر چلتے چلتے نظر سے غائب ہوگئے اور آپکی توبہ کا قصہ یون لکھا ہی کہ آپ بہت خوبصورت اور مالدار تھے اور دمشق مین رہا کرتے تھے آپ جامع مسجد دمشق مین (جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تیار کرائی ہوئی ہی اور بہت کچھ اُسکے نام وقف ہی) اعتکاف کیا کرتے تھے ایکبار آپ کو یہ خیال ہوا کہ ایسا کچھ کرنا چاہیے کہ لوگ مجھے اسکا متولی کردین آپ نے اعتکاف پر اعتکاف کرنا شروع کیا اور ایکسال تک اسقدر نماز پڑھی کہ جب کوئی آتا آپکو نماز پڑھتے دیکھتا بعد ایک سال کے آپ مسجد سے باہر نکلے ندا سنی کہ اے مالک تو توبہ کیون نہین کرتا آپ کو اپنی ایکسال کی فریبی عبادت پر

افسوس ہوا اور دل کو ریا سے صاف کرکے اوس رات کو عبادت الٰہی ادا کی صبح کو لوگ مسجد
کے دروازے پر جمع ہوئے اور شورہ کیا کہ انتظام مسجد کا درست نہین ہی مناسب ہی کہ
اس شخص کو اسکا متولی کرکے سب کام اسکے سپرد کرین سب نے آپس مین متفق الرای
ہوکر کہا کہ ہمارے نزدیک بھی کوئی شخص مالک بن دینار سے زائد لائق نہین ہی مناسب
معلوم ہوتا ہی کہ انھین کو تولیت مسجد کی سپرد کی جائے اسکے بعد سب لوگ آپ کے
پاس آئے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے لوگ کھڑے رہے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سب لوگون نے
اپنا مشورہ باہمی بیان کرکے کہا کہ آپ اس مسجد کی تولیت قبول کرین حضرت مالک
کہتے ہین کہ اُسوقت مین نے درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے اللہ مین نے تیری
عبادت صرف اسی امید پر کہ لوگ مجھے متولی کردین ایک سال ریاکاری سے کی
مگر کوئی متوجہ بھی نہوا اب چونکہ مین نے صدق دل سے تیری عبادت کی تو تیرے
حکم سے اسقدر لوگ مجھے متولی بنانے کو آگئے اور چاہتے ہین کہ میرے سر پر یہ بار ڈالین
قسم ہی مجھے تیری عزت کی کہ اب مین یہ تولیت قبول کرونگا اور یہی فرماتے ہوئے
آپ مسجد سے باہر چلے آئے اور عبادت الٰہی مین بدل و جان مشغول ہوئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ شہر بصرہ مین ایک دولتمند مرگیا اوسکی ایک ہی لڑکی تھی سب مال
اوسکو ملا اور وہ لڑکی نہایت حسین تھی وہ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مین چاہتی ہون کہ میرا نکاح حضرت مالک بن دینار
رحمہ اللہ کے ساتھ ہوجائے تاکہ مجھے عبادت الٰہی اور امور دینی مین اونسے مدد
ملے ثابت بنانی رحمہ اللہ نے حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کہا آپ نے فرمایا
کہ مین دنیا کو ترک کرچکا ہون اور عورت بھی اُسی مین ہی کیونکر قبول کرون مین اپنے
قول سے پھرنا نہین چاہتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک درخت کے سائے مین آرام فرمارہے تھے

دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ایک سانپ نرگس کی شاخ لیے ہوئے پنکھا جھل رہا تھا۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے اکثر ارادہ کیا کہ جہاد مین شریک ہون جب موقع ہوا مجھے تپ آگئی اور نہ جا سکا ایک بار اسی غم مین یہ کہتا ہوا سو گیا کہ اے مالک اگر اللہ کے نزدیک تیری کچھ قدر ہوتی تو ہرگز تجھے ایسے وقت پر تپ نہ آتی مین نے خواب مین دیکھا کہ منادی غیب کہتا ہے اے مالک اگر آج تو جہاد مین جاتا تو گرفتار ہوتا اور کفار تجھے سور کا گوشت کھلا کر بے دین بناتے یہ تپ تیرے لیے عمدہ تحفہ ہے مین نے خواب سے بیدار ہو کر شکر الٰہی ادا کیا۔
نقل کیا ہے۔ کہ ایک دہریہ سے اور آپ سے مباحثہ ہوا گفتگو مین ہر ایک اپنے کو حق پر کہتا تھا آخر لوگون نے کہا کہ اس امر پر فیصلہ موقوف رکھا جائے کہ دونون کے ہاتھ آگ مین ڈالے جائین جسکا ہاتھ نہ جلے وہ حق پر ہے جب آگ مین دونون نے ہاتھ ڈالے کسی کا ہاتھ نہ جلا اور آگ سرد ہو گئی لوگ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ دونون حق پر ہین حضرت مالک رحمۃ اللہ کبیدہ خاطر مکان پر تشریف لائے اور درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے پروردگار مین نے ستر برس تیری عبادت کی اور تو نے مجھے ایک دہریے کے برابر کر دیا ندائے غیبی ہوئی کہ اے مالک تمھارے ہی ہاتھ کی برکت سے دہریہ کا ہاتھ بھی آگ مین جلنے سے محفوظ رہا۔
نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ سخت بیمار تھے جب کچھ صحت ہوئی کسی ضرورت کی وجہ سے بازار مین بمشکل تمام تشریف لائے اتفاقاً بادشاہ کی سواری آرہی تھی ہٹو بچو کی صدا بلند تھی چونکہ آپ علالت کی وجہ سے نہایت نحیف ہو گئے تھے ہٹنے مین دیر ہوئی چپڑاسی نے آپ کے کوڑا مارا اضطراب کی حالت مین آپ کی زبان سے نکل گیا اللہ کرے تیرے ہاتھ کاٹے جائین دوسرے روز کسی جرم کی وجہ سے اوسکے ہاتھ کاٹے گئے اور چوراہے پر ڈالا گیا خود آپ نے اوسے ملاحظہ فرمایا اور افسوس کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک جوان بدمعاش آپ کے پڑوس مین رہا کرتا تھا اور آپ اوس سے نالان تھے ایک بار ایک جماعت نے اکراوسکے ظلم کی آپ سے شکایت کی آپ اوسکے پاس تشریف لے گئے اور اُسے نصیحت فرمائی اوسنے بہت گستاخی سے کہا کہ مین ملازم شاہی ہون میرے امور مین کوئی دخل نہین دے سکتا آپ نے فرمایا مین بادشاہ سے تیری شکایت کرونگا اوسنے کہا وہ میری شکایت نہ سنے گا آپ نے فرمایا مین خدا سے تیری شکایت کرونگا اوسنے کہا وہ رحیم اور کریم ہی میری گرفت نہ کریگا آپ خاموش ہوکر واپس چلے آئے کچھ دن گذرے تھے کہ اوسکا ظلم اور فساد حد سے بڑھ گیا پھر لوگون نے آپ سے شکایت کی آپ پھر اوسکو نصیحت کرنے چلے راہ مین ندائے غیبی سنی کہ میرے دوست کے درپئے آزار نہو آپ کو یہ سنکر تعجب ہوا اور اُس جوان کے پاس گئے اوسنے دیکھکر کہا کہ آپ پھر آئے آپ نے فرمایا کہ مین ندائے غیبی سنانے آیا ہون اور راہ کا ماجرا بیان کیا اوس جوان نے کہا اگر ایسا ہی ہی تو مین اپنا سب مال راہ خدا مین خیرات کرونگا اور تمام مال خیرات کرکے کسی طرف چلا گیا پھر کسی نے اُسے نہین دیکھا سوائے حضرت مالک رحمہ اللہ کے کہ آپنے ایک بار اوسے مکہ مین نہایت نحیف اور جان بلب دیکھا اور وہ جوان کہ رہا تھا کہ اللہ نے مجھے اپنا دوست کہا ہی مین اوسپر اور اوسکے احکام پر جان و دل سے فدا ہون اور مین جانتا ہون کہ اوسکی خوشنودی عبادت مین ہی آج سے مین اوسکے خلاف مرضی کام کرنے سے توبہ کرتا ہون یہ کہا اور جان بحق تسلیم ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک یہودی کے پڑوس مین ایک مکان کرایہ پر لیا اور آپ کا حجرہ یہودی کے دروازے سے متصل تھا یہودی نے عناد قلبی کی وجہ سے ایک پرنالہ بنایا اور اُس پرنالے سے ہمیشہ نجاست آپکے مکان مین پھینکا کرتا اور آپ کی جائے نماز کو ناپاک کرتا ایک زمانہ تک اوسنے ایسا ہی کیا

ظالم سے حسن سلوک اور نصیحت

توبہ

یہودی مسلمان ہو گیا

Marfat.com

مگر آپ نے کسی سے اوسکی شکایت نہ کی پھر ایک روز یہودی آپ کے پاس آیا
اور کہا کہ آپ کو میرے پرنالے سے تکلیف تو نہین ہوتی آپ نے فرمایا کہ نجاست
جو پرنالے سے گرتی ہی مین اوسکو جھاڑ کر دھو ڈالتا ہون یہودی نے پوچھا آپ
اسقدر تکلیف کیون گوارا فرماتے ہین اور غم و غصہ کیون کھاتے ہین آپ نے جواب
دیا کہ اللہ کا حکم ہی جو غصہ کو ضبط کرتے ہین اور لوگون کا قصور معاف کرتے ہین
اونکو ثواب ہوتا ہی یہودی کہنے لگا کہ واقعی آپ کا دین بہت اچھا ہی اسلیے کہ
اسمین دشمنون کی تکلیفون پر صبر کرنا اچھا ہی اور صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ برسون گزر جاتے اور آپ ترشی یا شیرینی نوش نہ فرماتے ہر شب کو
بازار سے روکھی روٹی خریدکر افطار فرماتے اور روٹی کی گرمی کو سالن خیال کرتے
اور اوسی سے سیر ہوتے ایک مرتبہ آپ علیل ہوے اور گوشت کھانے کو طبیعت
چاہی بازار جاکر تین ٹکڑے گوشت کے خریدے اور لیکر چلے گوشت والے نے
ایک شخص سے کہا کہ انکے پیچھے جاؤ اور دیکھو کہ یہ گوشت کیا کرتے ہین وہ ساتھ
ہوا تھوڑی دور جاکر آپ نے اُس گوشت کو سونگھا اور کہا اے نفس اس سے
زائد تیرا حصہ نہین ہی اور گوشت ایک محتاج کو دیدیا اور کہنے لگے ای نفس مین جو
تکلیف تجھکو دیتا ہون دشمنی کے سبب سے نہین دیتا بلکہ اسلیئے دیتا ہون کہ تجکو
مرتبہ صبر کا حاصل ہو جائے اور اوسکے عوض مین تجھے نعمت بے زوال حاصل ہو
پھر فرمایا یہ امر میری سمجھ مین نہین آتا کہ مثل مشہور ہی جو شخص چالیس دن گوشت
نہین کھاتا ہی اوسکی عقل مین نقصان آجاتا ہی حالانکہ مین نے بیس برس سے گوشت
نہین کھایا اور میری عقل مین کوئی نقصان نہین آیا بلکہ زائد ہوتی جاتی ہی جس
شخص کو گوشت والے نے آپ کے ساتھ کیا تھا اوسنے تمام حال آکر بیان کیا
نقل کیا ہی۔ کہ آپ چالیس برس بصرہ مین رہے مگر کبھی ایک کھجور بھی نہ کھایا اور

روکھی روٹی

بیس برس سے گوشت نہیں کھایا

چالیس برس سے کھجور نہیں کھایا

Marfat.com

لوگون سے فرماتے تھے کہ دیکھو مین نے کھجور نہین کھایا اور تم لوگ روز کھاتے ہو کھجور نکھانے سے نہ میرا پیٹ کم ہوا اور نہ تمھارا زائد چالیس برس کے بعد آپ کا دل کھجور کھانے کو چاہا آپ نے فرمایا ای نفس مین کبھی تیری آرزو پوری نہ کرونگا یہانتک کہ خواب مین آپ کو ارشاد ہوا کہ کھجور کھا اور نفس سے قید کو دور کر خواب سے بیدار ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے نفس مین اس شرط سے تیری خواہش پوری کرونگا کہ تو ایک ہفتہ شبانہ روز روزہ رکھے اور کچھ نہ کھائے نفس نے آپ کی اتباع کی جب ایک ہفتہ اسطرح ختم ہوگیا آپ نے کھجورین خریدین اور ایک مسجد مین تشریف لیگئے تاکہ تناول فرمائین ایک لڑکے نے اپنے باپ کو آواز دیکر کہا کہ ایک یہودی مسجد مین کھجورین لیکر کھانے کو آیا ہی وہ یہودی کا نام سنکر لکڑی لیکر دوڑا جب مسجد مین آیا آپکو پہچانا اور معذرت کرنے لگا اور کہا کہ ہمارے محلہ کا دستور ہی کہ دن کو سوا یہودیون کے کوئی شخص کچھ نہین کھاتا سب روزہ رکھتے ہین اسی وجہ سے لڑکے کو آپ یہودی کا شبہ ہوا اوسکا بھی قصور آپ معاف کرین جب آپ نے یہ واقعہ سنا ایک جوش آپ کو پیدا ہوا اور فرمایا لڑکون کی زبان غیبی زبان ہوتی ہی پھر درگاہ الٰہی مین عرض کرنے لگے کہ آپ نے بغیر کھجور کھائے ہوئے تو میرا نام یہودی مشہور کیا صرف اس جرم پر کہ مین نے کھجور خریدی اگر مین کھالونگا تو ضرور آپ کوئی ایسا نام رکھینگے جو کفر سے بھی بڑھکر ہو اب مین قسم کھاتا ہون کہ کبھی کھجور نہ کھاؤنگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار بصرہ مین کسی مقام پر آگ لگی حضرت مالک رحمۃ اللہ اپنی جریب اور جوتا لیکر کوٹھے پر چڑھے دیکھا تو لوگ رنج و مصیبت مین مبتلا ہین کچھ لوگ تو آگ مین جل رہے ہین اور کچھ کود پھاند رہے ہین اور کچھ اپنا اسباب نکالنے مین مصروف ہین آپ نے فرمایا نجی المخففون و ہلک المثقلون یعنی ہلکے

چھلکون نے نجات پائی اور بوجہل ہلاک ہوئے اور ایسا ہی قیامت مین ہوگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک بیمار کی عیادت کو گئے آپ فرماتے ہین کہ اوسکی موت کا وقت قریب تھا مین نے بہت کوشش کی کہ وہ کلمۂ شہادت پڑھے مگر اوسنے نہ پڑھا اور دس گیارہ کہتا رہا جب مین نے اوس سے زائد اصرار کیا تو اوس نے کہا کہ میرے سامنے ایک آگ کا پہاڑ ہی جب مین کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا ہون تو وہ آگ مجھے پکڑنے کو دوڑتی ہی آپ نے لوگون سے دریافت کیا کہ دنیا مین اسکے اعمال کیسے تھے معلوم ہوا کہ سود کھاتا تھا اور تول مین کم تولتا تھا۔

سود اور کم تولنے سے خاتمہ خراب

نقل کیا ہی۔ کہ جعفر بن سلیمان حضرت مالک رحمہ اللہ کے ہمراہ مکہ معظمہ مین تھے جب آپنے لبیک اللھم لبیک شروع کی تو بیہوش ہو گئے ہوش مین آنے کے بعد جعفر ابن سلیمان نے آپ سے بیہوشی کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا مجھے اس خوف نے بیہوش کر دیا کہ نہین لالبیک کی صدا نہ آئے۔

خوف خدا

نقل کیا ہی۔ کہ جب حضرت مالک رحمہ اللہ ایاك نعبد وایاك نستعین پڑھتے تو بیقرار ہو کر روتے اور فرماتے کہ اگر یہ آیت قرآن شریف کی نہ ہوتی تو مین نہ پڑھتا اسلیے کہ اسکے معنے ہین کہ ای اللہ مین تیری ہی عبادت کرتا ہون اور تجھی سے مدد چاہتا ہون حالانکہ ہم پرستش نفس کی کرتے ہین اور اللہ کے سوا دوسرے سے مدد کے خواستگار ہین۔

عبادت اور استمداد

نقل کیا ہی۔ کہ آپ شب کو استراحت نہین فرماتے تھے ایکدن آپ کی صاحبزادی نے کہا کہ آپ کچھ دیر آرام بھی فرمالیا کرین تو اچھا ہی آپ نے فرمایا اے دختر مین غضب الٰہی کے تاراج سے ڈرتا ہون اور یہ بھی فرمایا مین اس امر سے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو دولت سعادت آئے اور مجھے سوتا پائے لوگون نے پوچھا یہ بات کسطرح پر ہی آپ نے فرمایا کہ مین خدا کی نعمت کھاتا ہون اور شیطان کی اطاعت کرتا ہون اور یہ فرمایا اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر پکارے کہ سب مین بدتر

رات کو آرام نہ فرماتے

بری انسان

بکون ہی تو مجھ سے زائد کوئی بدتر نہوگا جب حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے یہ بات سنی تو کہا کہ حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کی فضیلت اسی امر سے ظاہر ہی اور اسکی صداقت ذیل کی نقل سے ظاہر و باہر ہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت مالک رحمہ اللہ کو ریاکار کہکے پکارا آپنے فرمایا بیس برس ہوئے کہ مجھے کسی نے میرا نام لیکر نہین پکارا لیکن آفرین ہی تجھپر کہ تو نے خوب جانا کہ مین کون ہون اور فرمایا کہ جب سے مین مخلوق کی عادت سے واقف ہوا ہون مجھے اس امر کی پروا باقی نہین رہی کہ کوئی مجھے اچھا کہے یا برا اسلیے کہ مین نے ہر تعریف اور ہر ہجو کرنے والے کو حد سے گذرنیوالا پایا یعنے دونون تعریف اور ہجو مین بے حد مبالغہ کرتے ہین لوگون کو اختیار ہی چاہے مجھے اچھا کہین یا برا مین قیامت مین اونسے بدلا نہ لونگا اور فرمایا کہ جس سے قیامت مین کوئی فائدہ نہو اوسکی صحبت اختیار کرنا فضول ہی اور فرمایا کہ اہل دنیا کی دوستی بازاری فالودے کے مانند ہی کہ ظاہر مین خوش رنگ اور کھانے مین بدمزہ ہوتا ہی۔ اور فرمایا کہ دنیا سے بچو اسلیے کہ اس نے عالمون کو اپنا مطیع کیا ہی اور فرمایا جو شخص لوگون سے فضول باتین زائد اور یاد الٰہی کم کرتا ہی اوسکا علم تھوڑا اور دل اندھا اور عمر برباد ہی اور فرمایا کہ میرے نزدیک سب سے اچھا عمل اخلاص ہی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھیجی کہ لوہے کی نعلین اور عصا تیار کرو اور زمین پر چلو اور نئی ظاہر ہونیوالی چیزون اور عبرت بھری اشیا کو تلاش کرو اور ہماری نعمت اور حکمت کو دیکھو یہانتک کہ نعلین گھس جائے اور عصا ٹوٹ جائے مطلب اسکا یہ ہی کہ سب سے بہتر صبر کرنا ہی جیسلیے اس عبارت سی جو عربی کا ترجمہ ہی ظاہر ہی کہ دین روشن دلیل ہی اوسمین نرمی اور آہستگی سے مشغول ہو اور توراۃ مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی

ریاکار پر صبر

صحبت

دوستی دنیا کی

زائد باتیں

اخلاص

صبر و شکر

Marfat.com

جسکا ترجمہ یہ ہے میں نے تمھیں اپنا مشتاق بنایا مگر تم نہ بنے اور فرمایا کہ میں نے کتب سماویہ میں دیکھا ہے کہ اللہ نے امت محمدی کو دو چیزیں ایسی عطا فرمائی ہیں کہ جبریل ع و میکائیل ع کو نہیں دیں ایک یہ کہ فرمایا فاذکرونی اذکرکم پس تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کرونگا دوسرے یہ کہ فرمایا ادعونی استجب لکم میں جواب دونگا جب تم مجھے پکارو گے اور تمھاری دعا قبول کرونگا اور فرمایا میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ای صدیقو تم میرے ذکر سے دنیا میں آرام کے ساتھ بسر کرو کیونکہ میرا ذکر دنیا میں ایک بڑی نعمت ہے اور آخرت میں اوس ذکر کا عوض بڑا ثواب ہے اور فرمایا کہ بعض کتب سماویہ میں ہے جو عالم دنیا کو دوست رکھتا ہے اوسکے ساتھ جو برتاو میں کرتا ہوں اُن سب میں ادنی بات یہ ہے کہ اوسکے دل سے اپنے ذکر اور مناجات کی لذت لے لیتا ہوں اور آپ نے فرمایا ہے جو شخص دنیا کی خواہشوں میں پڑ جاتا ہے شیطان اوسکے بہکانے کی فکر نہیں کرتا اسلیے کہ شیطان جانتا ہے کہ وہ خود گمراہ ہو رہا ہے

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص نے نزع کیوقت آپ سے وصیت چاہی آپنے فرمایا کہ ہر وقت تقدیر الٰہی پر راضی رہ اسلیے کہ وہ تیرے لیے ایسے سامان مہیا کرتا ہے جو تجکو عذاب آخرت سے بچانے والے ہوتے ہیں انتقال کے بعد آپ کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا گذری آپ نے فرمایا کہ گو میں گناہگار تھا مگر اللہ نے مجھے اوس نیک گمانی کی وجہ سے بخشدیا جو میں اللہ کے ساتھ رکھتا تھا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا اسطرح پر کہ قیامت قائم ہے اور فرشتے حضرت مالک بن دینار اور حضرت محمد واسع رحمہما اللہ دونوں کو جنت کیطرف لیے جاتے ہیں اون بزرگ نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ دیکھیں پہلے مالک جنت میں جاتے ہیں یا محمد واسع دیکھا کہ فرشتوں نے پہلے حضرت مالک رضی اللہ عنہ کو جنت میں داخل کیا ان کے بعد حضرت محمد واسع رضی اللہ عنہ کو اون بزرگ نے کہا کہ حضرت محمد واسع

Marfat.com

حضرت مالک بن دینارؒ سے زائد عالم اور کامل تھے فرشتون نے جواب دیا کہ تم
سچ کہتے ہو لیکن حضرت محمد واسع رحمہ اللہ کے پاس دنیا مین پہننے کے واسطے دو
لباس تھے اور حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس صرف ایک ہی لباس تھا
اس سے زیادتی صبر کی نسبت حضرت مالک رحمہ اللہ کی جانب ہوئی اور وہی پہلے
جنت مین داخل کیے گئے رحمۃ اللہ علیہم۔

باب حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ عالم عامل عارف کامل تھے اور اپنے زمانے مین اپنا
مثل نہین رکھتے تھے آپ نے اکثر تابعین سے شرف ملاقات حاصل کیا ہی اور
پیران طریقت مین بھی آپ بہت لوگون سے ملے ہین آپ واقف طریقت اور
پابند شریعت تھے آپ اسقدر قانع تھے کہ سوکھی روٹی پانی مین بھگوکر تناول فرمایا
کرتے تھے اور کہا کرتے تھے سوکھی روٹی پر قناعت کرنے والا محتاج خلق نہین
ہوتا اور مناجات مین فرمایا کرتے اے اللہ تو مجھکو اپنے دوستون کی طرح سے ننگا
اور بھوکا رکھتا ہی لیکن مین نہین جانتا کہ یہ مرتبہ تونے مجھے کیون عطا فرمایا ہی
اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا تھا کہ جب آپ بہت بھوکے ہوتے تو حضرت حسن
بصری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لیجاتے اور جو کچھ ملتا تناول فرماتے اور حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ آپ کے اس امر سے بہت خوش ہوتے اور آپ کا مقولہ
ہی کہ بہت اچھا وہ شخص ہی جو صبح کو بھوکا اُٹھے اور شب کو بھوکا سو رہے اور اس
بھوک کی حالت مین یاد الٰہی فراموش نہ کرے۔
نقل کیا ہی۔ کہ کسی شخص نے آپ سے وصیت کی درخواست کی آپ نے فرمایا تو
دنیا مین زہد کو اختیار کر اور حرص و طمع کو ترک کر اور تمام مخلوق کو محتاج جان یعنی کسی

قناعت
مناجات
بھوک کے وقت دوست کے گھر
اچھا شخص اور بھوکا
وصیت

Marfat.com

کیا آپ نے کہا جا تیرے دینے کو اسوقت کچھ نہین ہی اسلیے کہ جسقدر ہم تجھے دین
تو اُس سے مالدار نہو گا اور ہم مفلس ہو جائین گے سائل مایوس ہو کر لوٹ گیا آپکی
بی بی نے جب سالن نکالنا چاہا تو ہانڈی مین سالن کے عوض خون بھرا ہوا نظر آیا
شوہر کو آواز دی اور کہا کہ آکر دیکھو تمھاری شومی اور بدبختی کا کیا نتیجہ ہوا آپکو یہ حال
دیکھکر عبرت ہوئی اور بی بی سے کہا کہ تم گواہ رہنا آج سے مینے سب بُرے کامون سے
توبہ کی دوسری روز گھر سے نکلے تاکہ قرضخواہون سے اصل واپس لین اور سود لینا
ترک کرین وہ روز جمعے کا تھا لڑکے راہ مین کھیل کود رہے تھے انکو دیکھکر آپسمین
کہنے لگے کہ دیکھو حبیب سود خوار آتا ہی ہٹ جاؤ ایسا نہو کہ اسکے پاؤن کے نیچے
کی خاک ہم لوگون پر پڑجائے اور ہم سب بھی ایسے ہی بدبخت ہوجائین یہ آواز سنکر
آپ کبیدہ خاطر ہوئے پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئے
حسن بصری رضی اللہ عنہ نے آپکو کچھ ایسی نصیحت فرمائی کہ آپ بیقرار ہوگئے اور اپنی
حرکات سے دوبارہ توبہ کی جب آپ وہان سے واپس ہوئے راہ مین آپکا ایک
قرضدار ملا اور آپ کو دیکھکر بھاگنے لگا آپ نے کہا کہ اب تو مجھسے نہ بھاگ بلکہ مجھے
تجھسے بھاگنا چاہیے پھر گھر کیطرف چلے راہ مین اُنھین لڑکون کو دیکھا کہ آپسمین کہتے ہین
سب ہٹ جاؤ اب حبیب توبہ کرکے آرہا ہی ایسا نہو کہ ہماری خاک اوسپر پڑجائے
اور اوسکی وجہ سے اللہ تعالی ہم لوگون کا نام گنہگار دن مین لکھے حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ
نے جب یہ سنا درگاہ الٰہی مین عرض کرنیلگے اے اللہ کیا تیری قدرت ہی کہ آج
ہی مین نے توبہ کی اور آج ہی تو نے میرے نام کو لوگون کی زبان پر نیکنامی سے
جاری کردیا پھر منادی کرادی کہ جسپر میرا قرض ہو وہ آکر اپنی دستاویز مجھسے واپس لے
علاوہ اسکے اور بھی جو کچھ آپ کے پاس مال تھا سب اپنے خدا کی راہ مین خیرات
کردیا جب کچھ نہ رہا ایک شخص نے آپ سے پیراہن مانگا آپ نے اُتار کر وہ بھی دیدیا

پھر دوسرا شخص آیا اور کہنے لگا اپنی بی بی کی چادر دیدو وہ بھی آپ نے دیدی آپ اور آپکی بی بی دونون برہنہ رہ گئے فرات کے کنارے آپ نے ایک عبادتخانہ بنایا اور وہان عبادت الٰہی کرنے لگے آپ کا یہ معمول تھا کہ دنکو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت مین تحصیل علم اور شب کو عبادت الٰہی فرماتے چونکہ آپ قرآن شریف درست تلفظ سے نہین پڑھ سکتے تھے اسلیے عجمی کہلاتے ہین ایکدن آپکی بی بی نے کہا کہ کھانے پینے کی کچھ فکر کرو آپ نے کہا اچھا مین مزدوری کرنے جاتا ہون اور جاکر دن بھر عبادت الٰہی کرتے رہے شبکو مکان پر آئے بی بی نے کہا تم کچھ لائے نہین آپ نے کہا کہ مین نے جسکی مزدوری کی وہ کریم ہی اوسکے کرم کی وجہ سے مجھے مانگنے کی جرأت نہوئی اُسنے کہا ہی کہ دس روز کے بعد جب تمھین ضرورت ہوگی دیدونگا جب دس دن بھی گذر گئے آپ کو خیال ہوا کہ آج گھر کیا لیجاؤن ادھر آپ اس فکر مین مستغرق تھے اُدھر اللہ تعالیٰ نے ایک بورا آٹا اور ایک ذبح کیا ہوا بکرا اور گھی اور شہد اور تین سو درم آپ کے مکانپر ایک شخص غیبی کے ہاتھ بھجوادیے اور کہلا بھیجا کہ جب حبیب آئین اونسے کہدینا کہ کام کو ترقی دین مین اس سے زائد اون کو مزدوری دونگا جب آپ مکان کے دروازے پر آئے کھانے کی خوشبو پائی جب گھرمین داخل ہوئے بی بی نے تمام ماجرا اور پیغام بیان کیا آپکو خیال ہوا کہ دس روز کی عبادت مین تو اللہ نے ایسا بدلا مجھے دیا اگر زائد عبادت کرونگا تو نہین معلوم کیا کچھ دیگا اوسی روز سے آپ دنیا ترک کرکے یاد الٰہی مین مشغول ہوئے اور مستجاب الدعوات ہوگئے آپ کی دعا سے خلق کو بہت فائدہ پہونچتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک عورت روتی ہوئی آپکی خدمتمین حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرا لڑکا کھو گیا ہی مین اوسکی جدائی مین بہت بیقرار ہون آپنے اُس سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہی اوسنے کہا دو درم ہین آپنے اُس سے لیکر وہ درم خیرات کردیے اور دعا فرماکر

کہا جاتا ہے بیٹا آگیا وہ عورت گھر نہ پہونچی تھی کہ لڑکا ملگیا اُس سے گلے لگ کر خوب روئی اور پوچھا کہ تو کہان تھا اور کیونکر آیا اُسنے کہا مین کرمان مین تھا اور استاد نے مجھے گوشت خریدنے بھیجا تھا ناگاہ ایک ہوا آئی اور مجھے اوڑا لائی مین نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی ای ہوا اسے اسکے گھر پہونچا دے یہ حضرت حبیب رحمہ اللہ کی دعا اور خیرات کی برکت تھی اسکے بعد حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی پوچھے کہ اسقدر جلد ہوا کیونکر اوڑا لائی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ جسطرح طرفۃ العین مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایک مہینے کی مسافت طے کرتا تھا اُسیطرح یہ بھی ہوا یا جسطرح پلک مارتے بلقیس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آگیا تھا اُسی طرح سے یہ امر بھی وقوع مین آیا۔

کرامت

نقل کیا ہی۔ کہ آپکو لوگون نے ترویہ کے دن بصرہ مین اور عرفہ کے دن عرفات مین دیکھا

کرامت

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار بصرہ مین قحط پڑا آپ نے قرض کھانا لیکر فقرا کو تقسیم کیا اور اُسکے بعد سب کا قرض ادا فرمایا۔

سخاوت

نقل کیا ہی۔ کہ آپکا مکان بصرہ کے چوراہے پر تھا ایک بار آپ نے اپنے کپڑے اوتار کر چوراہے پر رکھدیے اور غسل کرنے چلے گئے اتفاقاً حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ وہان آئے لباس پہچانا خیال کیا کہ حبیب عجمی رحمہ اللہ چھوڑ کر کہین گئے ہین ایسا نہو کہ کوئی اُٹھا لیجائے وہان کھڑے ہوگئے جب حبیب عجمی رحمہ اللہ آئے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگے آپ یہان کیون کھڑے ہین حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے کپڑے یہان چھوڑ کر چلے گئے مین ادھر سے جا رہا تھا اونکو پہچانکر کھڑا ہوگیا تاکہ کوئی اُٹھا نہ لیجائے راستے کا کیا اعتبار ہی تم کس کے بھروسے پر کپڑے یہان چھوڑ گئے تھے اگر کوئی اٹھا لیجاتا حبیب رحمہ اللہ نے کہا مین اُسی کے بھروسے پر چھوڑ گیا تھا جسنے اوسکی نگہبانی کرنے کے واسطے آپکو یہان بھیجدیا۔

توکل (بھروسہ)

(خیر خواہی)

Marfat.com

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ آپکے یہان آئے اُسوقت ایک جَو کی ٹکیا اور کچھ کنکریان نمک کی آپ کے یہان موجود تھین بطور ضیافت آپنے اونکے سامنے پیش کین اونھون نے تناول فرمانا شروع کیا اتنے مین ایک سائل نے سوال کیا حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ نے وہ ٹکیا حضرت حسن بصری کے سامنے سے اُٹھا کر سائل کو دیدی حسن بصری رحمۃ اللہ نے فرمایا اے حبیب تم شائستہ لوگون مین تو ضرور ہو اگر کچھ علم بھی تمھین ہوتا تو بہت اچھا ہوتا تمکو نہین معلوم کہ مہمان کے سامنے سے سب روٹی قطع اُٹھا کر سائل کو نہ دینا چاہیے بلکہ ایک ٹکڑا توڑ کر دیدینا چاہیے حضرت حبیب رحمۃ اللہ خاموش ہو رہے تھوڑی دیر مین ایک غلام سر پر خوان رکھے ہوئے آیا اور اُسمین ہر قسم کا عمدہ عمدہ کھانا تھا اور پانچسو درہم بھی تھے آپ نے درہم فقرا کو خیرات کیے اور کھانا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کے سامنے رکھا اور خود بھی بیٹھے دونون نے ملکر کھایا بعد فراغ طعام حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ سے کہا کہ آپ نیکمرد ہین اگر آپ کو مرتبہ یقین بھی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ آپکے یہان نماز مغرب کے وقت آئے آپ نیت نماز کی باندھ چکے تھے حسن بصری رحمۃ اللہ نے دیکھا کہ آپ الحمد مین بجائے حائے حطی کے ہائے ہوز یعنے الہمد پڑھتے ہین خیال کیا کہ یہ قرآن صحیح ادا نہین کرتے ہین انکی اقتدا جائز نہین خود آپ نے علیحدہ نماز ادا کی اوسی شب کو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ خواب مین دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے آپ نے دریافت کیا کہ یا رب تیری خوشنودی کس چیز مین ہی حکم ہوا کہ تمنے ہماری خوشنودی پائی مگر اوسکا مرتبہ نہ جانا آپنے عرض کیا وہ کیا چیز تھی ارشاد ہوا کہ حبیب عجمی کی نماز مین اگر تو اقتدا کرتا تیرے حق مین زندگی بھر کی نمازون سے افضل تھا تو نے ظاہر عبارت کی درستی کا خیال کیا اور دلی نیت کو چھوڑ دیا الفاظ کی درستی کا مرتبہ نیت دلی کی درستی سی کم ہے

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمہ اللہ حجاج کے پیادون سی بھاگ کر حبیب عجمی رحمہ اللہ کے عبادتخانہ مین پوشیدہ ہوئے پیادون نی آکر حبیب عجمی سی دریافت کیا آپ نے فرمایا حسن عبادتخانہ مین ہین اُنھون نے تمام عبادتخانہ ڈھونڈھ ڈالا مگر حسن بصری رحمہ اللہ نہ ملے مجبوراً باہر نکل آئے حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہین تعجب ہے کہ سات بار پیادون نے مجھپر ہاتھ رکھا لیکن مجھے نہ دیکھا پیادون نے حبیب عجمی رحمہ اللہ سے کہا کہ حجاج تمھین جھوٹ بولنے کی سزا دیگا آپ نے فرمایا حسن میرے ساتھ عبادتخانہ مین داخل ہوئے تھے مین نے تمھین بتادیا اب تمھین وہ دکھائی نہ دین تو مین کیا کرون دوبارہ پھر اُنھون نے عبادتخانہ مین ڈھونڈھا مگر نہ پایا مجبوراً واپس گئے حضرت حسن رحمہ اللہ باہر آئے اور حبیب عجمی رحمہ اللہ سے کہنے لگے کہ تمنے حق اُستادی کا کچھ لحاظ نہ کیا اور میرا پتہ بتادیا حبیب عجمی رحمہ اللہ نے فرمایا چونکہ مین نے سچ کہا تھا اسلیے آپ بچگئے اگر مین جھوٹ بولتا تو گرفتار ہوجاتے حسن بصری رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تمنے کیا پڑھا تھا جسکی وجہ سے پیادون نے مجھے نہ دیکھا آپنے فرمایا دو بار آیۃ الکرسی اور دس بار قل ہو اللہ احد اور دس بار آمن الرسول اور مین نے درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ اے اللہ مین نے حسن کو تیرے سپرد کیا ہی تو اونکی نگہبانی کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہین جارہے تھے دجلے کے کنارے حبیب عجمی رحمہ اللہ آپ کو ملے اور پوچھا آپ کہان جاتے ہین فرمایا کشتی پر سوار ہو کر پار جاؤنگا کشتی کے انتظار مین کھڑا ہون آپ نے کہا کہ حسد اور محبت دنیا کو دل سے دور کیجیے اور بلاؤن کو غنیمت سمجھیے اور خدا پر بھروسا کرکے پانی پر چلے جائیے یہ کہکر خود پانی پر چلے گئے حسن بصری رحمہ اللہ یہ ماجرا دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا لوگون نے سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ حبیب عجمی رحمہ اللہ نے علم مجھی سے سیکھا ہے اور اسوقت مجھے نصیحت کرکے خود پانی پر چلے گئے مین اس خوف سی بیہوش ہوگیا کہ قیامت

حجاج اور حسن بصری
کرامت
سچ کی برکت
کلام اللہ کا اثر
کرامت
پانی پر چلنا
دیکھئے مکتوبات نمبر ۲۱۶ جلد اول
فکر آخرت

Marfat.com

مین جب پل صراط پر گذرنے کا حکم ہوگا اگر مین اُسوقت بھی یونھین عاجز ہوگیا تو کیا کرونگا دوبارہ ملاقات مین آپ نے حبیب عجمی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ تمنے یہ مرتبہ کہان سے حاصل کیا اونھون نے کہا کہ مین دل کو سپید کرتا ہون اور آپ کاغذ کو سیاہ کرتے ہین حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ افسوس ہی میرے علم سے دوسرون کو فائدہ ہوا اور مجھے فائدہ نہوا اسکے بعد حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین ممکن ہی کہ لوگون کو یہ شبہ ہو کہ حبیب عجمی رح کا مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ سے زائد ہی اور در اصل یہ غلط ہی کیونکہ اللہ تعالی نے تمام چیزونپر علم کو فضیلت بخشی ہی اور اسیوجہ سے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے خطاب فرمایا قل رب زدنی علما یعنے کہو تم اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے اللہ زیادہ کر میرے علم کو اور جیساکہ کلام مشائخ مین ہی کہ کرامات چودھوین درجہ پر طریقت کے اور اسرار اٹھارھوین درجہ پر ہین کیونکہ کرامات عبادت سے اور اسرار غور و فکر سے حاصل ہوتے ہین اور اسکی مثال شوکت و شان حضرت سلیمان علیہ السلام سے بخوبی ظاہر ہی آپ کو تمام جن و انس وحوش و طیور پر حکومت حاصل تھی عناصر اربعہ آپ کے مطیع تھے گویہ تمام فضائل آپ کو ملے تھے مگر مطیع حضرت موسی علیہ السلام کے تھے اور خود صاحب کتاب نہ تھے انھین کی کتاب پر عمل فرماتے تھے

نقل کیا ہی کہ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد حنبل رحمہما اللہ ایک مقام پر بیٹھے تھے اتفاقا حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ اودھر سے نکلے امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم انسے ایک سوال کرینگے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان واصلین حق سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ انکا مسلک جداگانہ ہی انھون نے نہ مانا اور آپ سے پوچھا کہ جسکی پانچ نمازون مین سے کوئی نماز قضا ہوگئی ہو تو اُسے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا سبکو پڑھے اسلیے کہ وہ کیون خدا سے غافل ہوگیا اور بے ادب بنا حضرت امام شافعی نے امام احمد حنبل رحمہما اللہ سے کہا کہ دیکھو اسی لیے ہم منع کرتے تھے کہ ان لوگون سے کچھ نہ پوچھو۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار شب کو آپکی سوئی گر پڑی لوگ چراغ لے آئے تاکہ آپ اُسکی روشنی مین سوئی ڈھونڈھ لین آپ نے اپنی آنکھون پر ہاتھ رکھکر فرمایا نہین نہین یعنے مجھے چراغ کی ضرورت نہین اس لیے کہ مین بغیر چراغ کے سوئی ڈھونڈھ سکتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک لونڈی آپ کے یہان تیس سال سے تھی اور کبھی آپ نے اوسکی صورت نہین دیکھی تھی ایک دن اُسی لونڈی سے فرمایا کہ میری لونڈی کو پکار دے اوسنے کہا کہ مین ہی آپ کی لونڈی ہون آپ نے فرمایا کہ اس تیس برس مین مین نے سوا خدا کے کسی کی طرف نہین دیکھا اسی وجہ سے مین نے تجھے نہین پہچانا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکدن آپ کہ رہے تھے یا اللہ جو تجھسے خوش نہو اوسکو خوشی نصیب نہو اور جسے تجھسے محبت نہو اوسکو کسی کی محبت نہو لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ تارک دنیا ہین بتائیے رضا کس چیز مین ہی فرمایا اوس دل مین جو غبار نفاق سے پاک ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا تھا آپ بیقرار ہوکر روتے تھے لوگون نے کہا کہ قرآن آپ کیسے سمجھتے ہین اسلیے کہ یہ عربی ہی اور آپ عجمی ہین آپ نے فرمایا کہ میری زبان عجمی اور دل عربی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک درویش نے آپکو اس مرتبہ پر دیکھکر دریافت کیا کہ آپ عجمی ہین یہ مرتبہ آپکو کیونکر حاصل ہوا غیب سے آواز آئی کہ گو عجمی ہی لیکن حبیب ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک قاتل کو سولی دی گئی شب کو لوگون نے اُسے خواب مین مراتب اعلی پر بہشت مین لباس فاخرہ پہنے ہوئے دیکھا سبب پوچھا اوسنے کہا کو مین نے خون کیا تھا قاتل تھا لیکن جسوقت مجھے سولی دیجاتی تھی اُسوقت حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ اودھر سے گذرے اور میری حالت دیکھکر دعا فرمائی اوسی کی یہ برکت ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب ۲۲ حضرت ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ با اخلاص متقی پرہیزگار تھے آپ مجاہدے اور مشاہدے مین بے مثل تھے اور بہت مشایخ کے پیشوا تھے آپکا کلام ہر دلعزیز تھا آپ طویل العمر تھے حضرت ابو عثمان مکی رحمۃ اللہ نے آپکی شان مین بہت مبالغہ کیا ہی آپ کا حال کتب تواریخ مین مفصلاً درج ہی تبرکاً بیان لکھا جاتا ہی بہت صحابہ رضہ سے آپ کو شرف ملاقات حاصل ہی جیسے حضرت انس رضہ بن مالک اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور شمار آپکا تابعین مین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے ہشام بن عبد الملک نے دریافت کیا کہ سلطنت مین کون شے ایسی ہی جسکی وجہ سے نجات اخروی حاصل ہو سکے آپ نے فرمایا حلال مقام سے درم حاصل کرنا اور حلال کام مین صرف کرنا ہشام نے کہا یہ کون کر سکتا ہی آپ نے فرمایا جو بہشت کا خواہان اور دوزخ سے ترسان اور رضاے الٰہی کا طالب ہوگا کر سکتا ہی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا سے پرہیز کرو اسلیے کہ مین نے سنا ہی جو عابد دنیا کو دوست رکھتا ہی قیامت کے روز وہ مجمع مین کھڑا کیا جائیگا اور فرشتے کہین گے کہ دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے اُس چیز کو پسند کیا ہی جسے اللہ نے ناپسند کیا اور سمجھ لو کہ دنیا مین ایسی کوئی چیز نہین ہی جس سے آخر مین انسان غمگین نہو اور فرمایا ہی ایسی عیش دنیا مین پیدا ہی نہین کی گئی جسکے آخر مین رنج نہو۔ اور فرمایا دنیا ایسی بُری شے ہی کہ اسکی چھوٹی چیزین انسان کو اسقدر اپنی طرف مائل کرتی ہین کہ جنت کی بڑی چیزین بھی اوسقدر مائل نہین کرتین اور فرمایا کہ مین نے تمام چیزون کو دو چیز و نمین پایا ایک وہ چیز جو میرے واسطے ہی دوسرے وہ چیز جو میرے واسطے نہین ہی جو چیز میرے واسطے ہی گو مین اوس سے بھاگون مگر

وہ میرے پاس ضرور آئیگی اور جو چیز میرے واسطے نہین ہی گو مین اوس کی بیحد کوشش کرون مگر مجھے حاصل نہین ہو سکتی ہی۔ اور فرمایا کہ اگر مین دعا سے محروم رہون تو مجھپر قبول نہونے کی دشواری سے زائد دشوار ہوگا اور فرمایا اے لوگو تم ایسے وقت دنیا مین آئے کہ جب اہل زمانہ کی یہ حالت ہی کہ صرف قول بر فعل سے راضی اور صرف علم پر عمل سے خوش ہین پس تم درمیان بدترین مردون اور بہترین زمانہ کے ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہی آپ نے فرمایا کہ خدا کی خوشنودی اور خلق سے بے نیازی اور یہ امر ضروری ہی کہ خدا سے راضی ہونیوالا خلق سے بے نیاز ہوگا آپ اسدرجہ لوگون سے بے نیاز تھے کہ ایکبار آپکا گذر ایک قصاب کی طرف ہوا اور اُسکے یہان بہت عمدہ گوشت رکھا تھا آپنے گوشت کیطرف دیکھا قصاب نے کہا گوشت عمدہ ہی لے لیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس دام نہین ہین اوسنے کہا کہ مین آپ کو مہلت دیتا ہون جب آپ کے پاس ہونگے دیدیجیے گا آپ نے فرمایا کہ پہلے مین اپنے نفس کو مہلت پر راضی کر لون اوسنے کہا کہ اسیوجہ سے آپ اسقدر نحیف ہو گئے ہین تمام جسم مین سوا ہڈی اور چمڑے کے کچھ نہین ہے آپ نے اُسکے جواب مین فرمایا کہ قبر کے کیڑے مکوڑون کے واسطے یہی کافی ہین

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ حج کو چلے جب بغداد مین پہونچے تو ابو حازم مکی رحمۃ اللہ کی ملاقات کو آئے اُنکو سوتا پایا تھوڑی دیر کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوئے بعد سلام علیک کے اُن بزرگ سے فرمانے لگے کہ اسوقت مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آپ نے ایک پیغام دیا ہی وہ یہ ہی کہ تم اپنی ماں کے حقوق کی نگہداشت کرو تمھارے لیے حج کرنے سے اونکے حقوق کی نگہداشت زیادہ اچھی ہی اور ارادہ حج فسخ کرو اور اونکی رضامندی کے طالب بنو وہ بزرگ فرماتے

دعا

خلق سے بے نیازی

گوشت اور نفس

قبر

والدہ کی خدمت اور حج

Marfat.com

ہین جب مین نے یہ پیغام سنا حج کو موقوف رکھا اور واپس آکر اپنی والدہ کی خدمت مین مصروف رہا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

باب ۲۵ حضرت خواجہ عتبۃ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت خواجہ عتبۃ بن الغلام اولیاء اللہ مین بڑے صاحب باطن و صاحب کمال تھے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کے شاگرد تھے اور کچھ اس روش سے آپ اپنی زندگی بسر کرتے تھے کہ خاص اور عام ہر ایک آپکا مداح اور ثنا گو تھا۔

نقل کیا ہی - کہ ایک مرتبہ آپ حسن بصری رحمۃ اللہ کے ہمراہ دریا کے کنارے گئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ ساحل پر رہ گئے مگر حضرت عتبہ رحمۃ اللہ اُسی طرح پانی پر بھی چلے جسطرح خشکی پر چل رہے تھے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ امر ملاحظہ کرکے تعجب ہوا اور اُنسے پوچھا کہ تمنے یہ مرتبہ کہان سے حاصل کیا اور یہ درجہ کس وجہ سے ملا اونھون نے کہا کہ آپ وہ کام کرتے ہین جو فرمودہ ہین اور مین وہ امور کرتا ہون جنھین اللہ پسند کرتا ہی اس سے مراد یہ کہ مین دریاے تسلیم و رضا مین ڈوبا ہوا ہون۔

نقل کیا ہی - کہ آپ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ آپ نے ایک عورت حسینہ کو دیکھا اور خیال بد پیدا ہونے کی وجہ سے دل مین تاریکی چھا گئی اوس عورت کو پوشیدہ طور سے اس واقعہ کی خبر کرائی اوسنے اپنی لونڈی کے ذریعہ سے دریافت کیا کہ آپنے میرا کون عضو دیکھا ہی آپ نے کہا مین نے تیری آنکھین دیکھی تھین اوسنے اپنی آنکھین نکالکر آپ کے پاس بھیجدین اور کہلا بھیجا کہ جو چیز آپ نے دیکھی تھی اوسے اپنے پاس رکھیے اوسیوقت آپ کو خوف الٰہی ہوا اور توبہ کی اور حضرت حسن بصریؒ کی خدمت مین فیض حاصل کیا آپ کی یہ حالت تھی کہ اپنی قوت کیواسطے خود کھیتی کرتے

پانی پر چلنا

تسلیم و رضا

توبہ کا سبب

Marfat.com

اور جو بوتے جب وہ پیدا ہوتا تو اُسے پیسکر آٹا کرتے اور پانی مین بھگو کر آفتاب مین سکھاتے اور ایک ہفتہ تک ایک ایک ٹکیا روز کھاتے اور یاد الٰہی کیا کرتے اور کہا کرتے کہ مین کراماً کاتبین سے شرماتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ سرما مین لوگون نے ایک میدان مین آپ کو دیکھا کہ ایک تہ کا پیراہن پہنے ہوے ہین اور آپ کے پیراہن سے پسینہ ٹپک رہا ہی لوگون نے سبب پوچھا آپ نے کہا ایک زمانہ ہوا کہ کچھ مہمان میرے یہان آئے تھے اُنھون نے اس پڑوسی کی دیوار سے مٹی لیکر اپنے ہاتھ دھوئے تھے اوسدن سے جب مین یہان آتا ہون تو اس ندامت کی وجہ سے میرے جسم سے پسینہ بہنے لگتا ہی گو صاحب خانہ نے اوس مٹی لینے کو معاف بھی کر دیا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے حضرت عبد الواحد زید رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آیا دنیا مین ایسے شخص کو جو اپنے حال کے سوا دوسرون سے مشغول نہو جانتے ہین آپ نے کہا ہان ٹھہرو وہ یہان آتے ہونگے اتنے مین حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے لوگون نے آپ سے پوچھا آپ نے راہ مین کس کس کو دیکھا آپ نے فرمایا مینے کسی کو نہین دیکھا۔ حالانکہ حضرت عتبہؒ بازار کے راستہ سے یہان تشریف لائے تھے

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کبھی عمدہ غذا تناول نہ فرماتے آپ کی والدہ نے ایک بار آپ سے کہا اے عتبہ اپنے ساتھ نرمی کرو آپ نے کہا مین چاہتا ہون کہ قیامت مین میرے ساتھ نرمی کیجائے کہ وہ ہمیشہ کو فائدہ مند ہوگی اور دنیا چند روز ہی یہان سختی اور تکلیف اوٹھانے کی وجہ سے قیامت مین نرمی اور راحت ہوگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ متواتر کئی شب بالکل نہین سوئے اور کہتے رہے اے اللہ اگر تو مجھپر عذاب کرے یا معاف کرے دونون حالت مین مین تجھے دوست رکھتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے خواب مین ایک حور کو دیکھا کہ وہ کہتی ہی اے عتبہ

ندامت و خوف

اپنے حال میں مشغول

فکر آخرت

شب بیداری اور رضا

خواب میں حور

Marfat.com

مین تمپر عاشق ہون اتنا چاہتی ہون کہ تم میری طرف نظر بھر کے دیکھ لو اور ایسا کام نہ کرو کہ ہمارے تمھارے درمیان صورت جدائی کی پیش آوے آپ نے فرمایا مین نے دنیا کو طلاق دی ہی اور مین کبھی اوسکی طرف التفات نہ کرون گا یہانتک کہ تجھ سے ملون گا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ تہ خانے مین تھے ایک شخص آیا اور کہنے لگا لوگ آپکا حال مجھسے دریافت کرتے ہین آپ کوئی کرامت دکھائیے کہ مین دیکھون آپ نے فرمایا کیا مانگتا ہی اوسنے کہا کہ تازے کھجور دیجیے حالانکہ وہ فصل کھجور کی نہ تھی آپ نے فرمایا لے اور ایک تھیلی جو تازے کھجور سے بھری ہوئی تھی اوسکو دی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد سماک اور حضرت ذوالنون مصری حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہم کے مکان پر تھے اتنے مین حضرت عتبہ رحمہ اللہ نیا لباس پہنے ہوے تشریف لائے اور مکڑ اکر چلنے لگے حضرت محمد سماک رحمہ اللہ نے کہا یہ کون چال ہی آپنے فرمایا کیون اسطرح نہ چلون اسلیے کہ میرا نام غلام جبار ہی یہ کہا اور زمین پر گر پڑے جب غور سے لوگون نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپکا انتقال ہوگیا آپکو خواب مین دیکھا آدھا منھ کالا ہوگیا ہی سبب پوچھا اُنھون نے بیان کیا کہ مین ایک مرتبہ اپنے اُستاد کی خدمت مین جارہا تھا راہ مین مینے ایک حسین لڑکے کو جسکے داڑھی مونچھ نہ تھی بغور دیکھا بعد مرنے کے جب فرشتے مجھے جنت کی طرف لیچلے حکم ہوا کہ اسکو دوزخ پر سے بہشت مین لیجاو جب دوزخ پر مین آیا تو ایک سانپ نے دوزخ سے نکلکر میرے ایک گلے پر کاٹا اور کہا تف ہی اسکی نظر پر اگر زیادہ نظر کرتا تو مین اسکو زائد اذیت دیتا

والسلام علی من اتبع الہدی واللہ اعلم بالصواب سلام ہو اُنپر جو راہ راست کی پیروی کرتے ہین اور اللہ خوب جاننے والا ہی نیکی کے ساتھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الی یوم الدین وادخلہ فی اعلےٰ علیین۔

Marfat.com

باب ۹ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے حالات مین

حضرت رابعہ بصریہ مخدومہ پردہ نشین سوختۂ عشق و اشتیاق شیفتۂ قرب
احتراق مریم ثانی تھین رحمۃ اللہ علیہا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین اگر کو
شخص اعتراض کرے کہ مردونکے ساتھ عورتونکا کیون ذکر کیا تو ہم اوسکا یہ جواب
کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی صورت پر نظر نہین کرتا بلکہ
دل پر نظر کرتا ہے صورت سے کام نہین سروکار نیت سے ہے اور حضرت رسول مقبو
نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حساب کتاب لوگون کی نیتون پر ہوگا جو عورت
راہ خدا مین مثل مردون کے عبادت اور ریاضت کرے اوسکو مرد جاننا چا
عباسیہ طوسی کا قول ہے کہ جب قیامت مین مردون کو آواز دیجائیگی تو سب سے
صف مردانگی مین حضرت مریم علیہا السلام آئین گی ہم حسن بصری رحمۃ اللہ کی قص
مین بیان کرچکے ہین کہ آپ کا دستور تھا کہ جب رابعہ بصریہ نہوتین آپ وعظ
فرماتے پھر کیونکر آپکا ذکر مردون مین نہ کیا جائے اور اصل یہ ہے کہ اس کتاب
اولیاء اللہ کا ذکر باعتبار توحید کیا جاتا ہے جو عورت اس مرتبہ کی ہو وہ بھی انھی
داخل ہے بیان من و تو یعنے نفسانیت سے کچھ سروکار نہین ہے پھر مرد ا
عورت مین فرق کرنا بیکار ہے بو علی فارمدی کا قول ہے کہ نبوت مین عزت و رفعت
ہے بڑائی اور چھٹائی کو اسمین دخل نہین ہے اسیطرح مرتبۂ ولایت بھی ہے جس مین
عورت اور مرد کا فرق نہین ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے زمانے مین معاملت اور معرفت مین
مثل نہین رکھتی تھین اور تمام بزرگون مین آپ معتبر اور صاحب عزت خیال کیجا
تھین آپ کا حال اہل زمانہ کے واسطے حجت قاطعہ ہے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ جس شب کو آپکی ولادت ہوئی آپ کے والد کے یہان اتنا تیل
بھی نہ تھا جو ناف پر ٹپکایا جاتا جیسا کہ عموماً ولادت کے وقت دستور ہی اس قدر
تنگ حال تھے کہ چراغ بھی گھر مین نہ تھا نہ کپڑا تھا کہ آپ کو اوڑھایا جاتا آپ کے
والد کے سوا آپکے اور بھی تین لڑکیان تھین اور آپ چوتھی صاحبزادی تھین اسی
وجہ سے آپ کو رابعہ کہتے ہین آپ کی والدہ نے آپ کے والد سے کہا کہ فلان پڑوسی
کے یہان سے تھوڑا تیل مانگ لاؤ آپ کے والد نے عہد کیا تھا کہ سوا خالق کی مخلوق
مین کبھی کچھ نہ مانگونگا باہر تشریف لائے اور اوس پڑوسی کے دروازے پر دستک
پھر واپس آئے اور بی بی سے کہا وہ دروازہ نہین کھولتا اور اسی رنج مین سو رہے
خواب مین زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوے حضرتؐ
نے فرمایا غمگین نہو یہ لڑکی جو تیرے یہان پیدا ہوئی ہی بڑی مقبول اور برگزیدہ
میری امت کے ستر ہزار آدمی اسکی شفاعت کی وجہ سے بخشے جائین گے
امیر بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر یہ لکھکر لیجا کہ ہر رات کو تو مجھپر سو بار درود بھیجتا
اور جمعہ کی شب کو چار سو بار یہ جمعے کی رات جو گذر گئی تو اوسمین درود پڑھنا بھول
اوسکے عوض مین بطور کفارہ چار سو دینار اس مرد کو دے جب حضرت رابعہؒ کے
والد بیدار ہوے روتے ہوئے اُٹھے اور اس مضمون کی عرضی لکھکر دربان کے
امیر بصرہ کے پاس بھیجدی اوسنے اوسکو پڑھتے ہی حکم دیا کہ دس ہزار درم
درویشون کو اس شکرانے مین دو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
فرمایا اور چار سو دینار اس مرد کو دو اور اُسے میرے پاس بلاؤ تاکہ مین اوسکی
زیارت کرون بلکہ یہ امر مجھے مناسب نہین معلوم ہوتا کہ جسنے زیارت رسول مقبول صؐ
کی ہو مین اُسے بلاؤن پھر خود اونکی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا جب کبھی آپ کو
ضرورت ہوا کرے بلا تکلف مجھے اوسکی اطلاع کر دیا کیجیے مین آپ کی حسب خواہش

Marfat.com

دیدونگا جب رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے والد کو دینار ملے ضروری چیزین خریدتے
ہوے مکان پر آئے جب حضرت رابعہ بصریہ بڑی ہوئین آپ کے والد نے انتقال
فرمایا اور شہر مین قحط عظیم پڑا آپ کی بہنین متفرق ہوگئین پھر آپ خود بھی کسی طرف
چلی گئین ایک ظالم نے آپ کو پکڑ کر جبرًا اپنی خادمہ بنالیا اور کچھ دنون کی بعد چند درہم
پر فروخت کیا جسنے آپکو خریدا تھا اپنے گھر لایا اور بہت محنت کے ساتھ آپ سے کام
لیتا تھا ایک بار آپ کہین جارہی تھین کوئی نامحرم سامنے آگیا آپ بے تحاشہ بھاگین
راہ مین گر پڑین ہاتھ ٹوٹ گیا آپ نے درگاہ آلہی مین عرض کی کہ اے پروردگار مین غریب
اور بے ماں باپ کی ہون اور قیدی ہون اب ہاتھ بھی ٹوٹ گیا مگر مجھے ان امور
کا کچھ غم نہین اگر تو مجھسے راضی رہے اپنے فضل سے یہ امر مجھپر ظاہر کردے کہ تو مجھ سے
راضی ہی یا ناراض ندائے غیبی ہوئی کہ غم نہ کھا قیامت مین تیرا وہ رتبہ ہوگا کہ مقرب
فرشتے تجھپر فخر کرینگے پھر آپ اپنے مالک کے گھر آئین معمول آپ کا تھا کہ دن کو
روزہ رکھتین اور مالک کا کام کرتین اور تمام شب عبادت آلہی مین گذارتین ایک
رات کو انکا مالک جاگا اوسنے آواز سنی غور کرکے دیکھا تو حضرت رابعہ بصریہ سجدے
مین فرما رہی تھین آلہی تو جانتا ہی کہ میرے دل کی خواہش تیرے احکام بجالانے
کی ہی اور آنکھون کی روشنی تیری درگاہ کی خدمت مین ہی اگر مین خود مختار رہوں
تو ہر وقت تیری عبادت کرتی لیکن تو نے چونکہ مجھے مخلوق کا ماتحت کیا ہی اسلئے
دیر کرکے خدمت مین حاضر ہوتی ہون اور دیکھا کہ ایک نوری قندیل آپ کے
معلق ہی اور تمام مکان مین اوسکی روشنی پھیلی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر سوچنے لگا
ایسے شخص سے اپنی خدمت لینا نامناسب ہی بلکہ مجھے خود انکی خدمت کرنا چاہیے
صبح کو مالک نے آپکو آزاد کردیا اور کہا اگر آپ یہان ہین تو ہم آپکی خدمتگذاری کو حاضر
آیندہ آپ کو اختیار ہی آپ اجازت لیکر باہر آئین اور عبادت آلہی کرنے لگین

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ آپ شبانہ روز مین ہزار رکعت نماز ادا فرماتین اور کبھی کبھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے وعظ مین جاکر حظ اٹھاتین بعض کہتے ہین کہ شروع مین آپ گانی بجاتی تھین پھر اوس سے توبہ کی اور ویرانے مین رہنے لگین پھر گوشہ نشینی اختیار کی اسکے بعد آپ کو حج کا شوق ہوا ایک گدھا بہت لاغر آپکے پاس تھا اوسپر اسباب لاد کر چلین راہ مین گدھا مر گیا دوسرے ہمراہیون نے کہا ہم آپکا اسباب لے چلین گے آپ نے کہا تم سب جاؤ مین تم لوگون کے بھروسے پر نہین آئی ہون قافلہ چلا گیا آپ تنہا رہ گئین آپ نے درگاہ الٰہی مین عرض کی ای بادشاہِ عالم عاجز اور غریب عورت کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہین کہ تو نے مجھے پہلے اپنے گھر کی طرف بلایا پھر راہ مین گدھے کو مار ڈالا اور تنہا بیابان مین سراسیمہ کر دیا آپکی مناجات ختم نہوئی تھی کہ گدھا زندہ ہو گیا آپ نے پھر اُسپر اسباب لادا اور مکہ معظمہ کو چلین - ایک راوی لکھتے ہین کہ مین نے ایک عرصہ کے بعد دیکھا کہ اُس ضعیف گدھے کو لوگ بیچ رہے ہین مطلب اس سے یہ ہی کہ حضرت رابعہ بصریہ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالی نے اُس گدھے کو عمر دراز بھی عطا فرمائی جب حضرت رابعہ قریب مکہ معظمہ کے پہونچین تو چند دن بیابان مین قیام پذیر ہوئین اور مناجات کی کہ میرا دل رنجیدہ ہی اور یہ خیال مجھے درپیش ہی کہ مین کہان جاتی ہون میری بنیاد ایک مشت خاک ہی اور خانۂ کعبہ پتھر کا بنا ہوا مستحکم مکان ہی میری غرض یہ ہی کہ تو ملجائے بے واسطہ اللہ تعالی نے خطاب فرمایا اے رابعہ کیا تو چاہتی ہی کہ تمام عالم تہ و بالا ہو اور سب کا خون تیرے نامۂ اعمال مین لکھا جائے کیا تو نے نہین سنا کہ موسیٰ ع نے دیدار کی آرزو کی تو ہمنے چند ذرے اپنی تجلی کے کوہ طور پر ڈالے جسکا اثر یہ ہوا کہ تمام پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا -

نقل کیا ہی - کہ دوبارہ آپ حج کو چلین تو آپ نے بیابان سے دیکھا کہ کعبہ آپکے

استقبال کے لیے آیا تھا آپ نے فرمایا کہ مجھے مالک کعبہ یعنے اللہ تعالی چاہیے ہین خانہ کعبہ کو کیا کرونگی من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی جو آتا ہی میری طرف ایک بالشت مین آتا ہون اوسکی طرف ایک گز مین کعبہ کو کیا دیکھون اور کعبہ کے جمال سے کیا خوش ہون میری خوشی دیدار الٰہی مین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ جب حج کرنے چلے تو اس امر کا التزام کیا کہ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتے اسی طرح آپ نے چودہ برس مین سفر حج کا راستہ طی فرمایا اور ہر قدم پر آپ فرماتے تھے کہ دوسرے اس راہ مین قدم سے چلے ہین مین آنکھون سے چلونگا جب آپ مکے مین داخل ہوئے تو خانہ کعبہ دکھائی نہ دیا آپ نے بہت افسوس کرکے کہا کہ شاید میری بصارت مین فرق آگیا جو مجھے خانہ کعبہ دکھائی نہین دیتا غیب سے آواز سنائی دی کہ ای ابراہیم بن ادہم تیری بصارت مین نقصان نہین آیا بلکہ ایک ضعیفہ یہان آرہی ہی کعبہ اوسکے استقبال کو گیا ہی آپکو غیرت معلوم ہوئی اور بہت گریہ وزاری فرماکر استفسار کیا اے پروردگار وہ کون ایسی باعظمت عورت ہی جسکے استقبال کو کعبہ گیا ہی اتنے مین آپ نے حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو دیکھا کہ آپ لکڑی ٹیکتی ہوئی آرہی ہین اب کعبہ اگر اپنے مقام پر قائم ہوا حضرت ابراہیم بن ادہم نے کہا ای رابعہ تمنے کیا شور و ہنگامہ جہان مین برپا کر رکھا ہی حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ شور مین نے نہین برپا کیا تمنے برپا کیا ہی کہ چودہ برس کے عرصے مین خانہ کعبہ تک آئے ہو ابراہیم بن ادہم نے کہا سچ ہی مین چودہ برس مین ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتا ہوا آیا ہون رابعہ رحمہا اللہ نے فرمایا کہ تمنے نماز پڑھکے راستہ طی کیا اور مین نے عجز و انکسار کرکے راستہ طی کیا اسکے بعد حج ادا فرمایا اور زار زار روکر درگاہ مجیب الدعوات مین عرض کرنے لگین کہ الٰہی تونے حج پر بھی نیک وعدہ فرمایا ہی اور مصیبت پر بھی اب اگر میرا حج قبول

Marfat.com

نہوا ہو تو اس مصیبت سے بڑھکر کون مصیبت ہوگی اور میری اس مصیبت کا ثواب
کہان ہی پھر واپس آکر بصرہ مین یاد الٰہی کرنے لگین جب پھر زمانہ حج کا آیا تو کہنے
لگین سال گذشتہ مین کعبہ نے میرا استقبال کیا تھا اس سال مین کعبہ کا استقبال
کرونگی حضرت شیخ فارمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین جب سفر کا وقت آیا تو آپ بیابان
کی طرف نکل گئین اور سات برس مین پہلو کے بھل لڑھکتی ہوئی عرفات مین داخل
ہوئین غیبی ندا آئی کہ اے طالب دیدار یہ تجھے کیا آرزو ہوئی ہی اگر تو مجھے چاہتی
ہی تو درخواست کر مین تجلی کرون اور دم بھر مین تو جلکر خاکستر ہو جائے آپ نے
فرمایا مجھے اسکی طاقت نہین ہی البتہ مرتبۂ فقر کی طالب ہون ندا آئی اے رابعہ
فقر ہمارے قہر کا خشکسال ہی جسے ہمنے اون مردون کے لیے رکھا ہی کہ جو ہمارے
وصال کی بارگاہ سے بالکل ملجاتے ہین اور سر کے بال سے زائد فرق نہین رہتا اُسوقت
ہم معاملہ پلٹ دیتے ہین یعنے پھر اونھین اپنی بارگاہ سے دور کرتے ہین اور باوجود
اسکے وہ ہم سے شکستہ خاطر نہین ہوتے بلکہ ہمارا قرب حاصل کرنے مین سرگرم
رہتے ہین اور تو ابھی زمانے کے ستر پردون مین ہی جب تک تو ان پردون سے باہر
نکلکر ہماری راہ مین صدق دل سے قدم نہ رکھے اُسوقت تک تجھے فقر کا نام لینا نازیبا
ہی پھر حکم ہوا دیکھ حضرت رابعہ نے دیکھا تو ایک خون کا دریا ہوا مین معلق نظر
آیا غیبی آواز آئی کہ یہ دریا ہمارے عشاق کی آنکھون کی خون کا ہی جو ہماری
طلب مین مستعد ہوئے اور پہلی ہی منزل مین ایسے منخسف ہوئے کہ دونون عالم
مین اونکا پتہ نہین ملتا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے فرمایا ای اللہ ایک صفت
اونکی دولت سے مجھے بھی دکھادے اوسی وقت حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو
عذر جو عموماً عورتون کو ہوا کرتا ہی درپیش ہوا آواز آئی کہ اونکا اول مقام یہی ہی جو
سات برس پہلو کے بھل چلتے ہین تاکہ راہ الٰہی مین کسی معمولی چیز کی زیارت کرین

اور جب اُس جگہ کے قریب پہونچتے ہین تو بیماری کی وجہ سے راہ اونپر مسدود ہوجاتی
ہی حضرت رابعہ رح نے عرض کیا یا اللہ اگر تو مجھے اپنے گھر مین رہنے کی اجازت نہین
دیتا تو بصرہ مین کہ میرا وطن ہی رہنے کی اجازت دے اور اصل یہ ہی کہ مجھ مین یہ
لیاقت نہین ہی کہ تیرے گھر مین رہ سکون اسلیے کہ مین نے تیرے گھر مین پہونچنے
کے قبل تیرے دیدار کی تمنا کی ایسی محرومی کی مین سزاوار ہون یہ کہکر آپ مکہ سے واپس
آئین اور بصرہ مین گوشۂ تنہائی اختیار کرکے عبادت الٰہی کرنے لگین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار دو بزرگ حضرت رابعہ رح کی ملاقات کو آئے اور دونون
اوسوقت بھوکے تھے آپسمین کہنے لگے کہ اگر رابعہ رح اسوقت کچھ کھانے کو دین تو ہم
کھالین کیونکہ اُنکے یہان کا کھانا حلال روزی سے ہوگا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ
کے پاس اُسوقت دو روٹیان موجود تھین وہ اُنھون نے اون دونون کے سامنے
رکھدین اتنے مین ایک سائل نے آواز دی آپ نے دونون روٹیان اوٹھاکر
سائل کو دیدین اون دونون بزرگون کو اس امر سے حیرت ہوئی تھوڑی دیر مین
ایک لونڈی گرم روٹیان لیے ہوئے آئی اور حضرت رابعہ رح کے سامنے یہ کہکر رکھدین
کہ بیگم صاحبہ نے بھیجی ہین آپ نے وہ روٹیان گنین اٹھارہ تھین آپنے لونڈی سے
کہا لیجا یہ مجھے نہ بھیجی ہونگی کسی اور کو بھیجی ہونگی لونڈی نے کہا آپ ہی کو بھیجی ہین
مجھے سہو نہین ہوا آپ نے مکرر اوس سے یہی کہا مجبورًا وہ لونڈی روٹیان واپس
لیگئی اور تمام ماجرا بیگم سے بیان کیا اونسنے دو روٹیان اور رکھکر کہا اب لیجا لونڈی
پھر لائی آپ نے پھر روٹیان گنین ابکی بیس تھین لیکر اون بزرگون کے سامنے رکھدین
وہ دونون کھاتے جاتے تھے اور واقعہ دیکھکر متحیر تھے بعد فراغ طعام دریافت کیا کہ
یہ کیا راز تھا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے فرمایا جب تم دونون آئے تھے دیکھتے
ہی مین سمجھ گئی کہ تم دونون بھوکے ہو مینے جو موجود تھا تمھارے سامنے رکھدیا پھر

کرامت

سائل آیا مین نے دونون روٹیان اوسکو دیدین اور اللہ سے دعا کی کہ تیرا قول ہی کہ مین ایک کے عوض مین دس دیتا ہون اور مجھے تیرے قول پر اعتماد ہی مین نے تیری راہ مین دو روٹیان دی ہین اب تو اوسکے عوض مین مجھے بیس روٹیان دے پھر لونڈی اٹھارہ روٹیان لیکر آئی مین سمجھ گئی کہ یا تو اسمین تغلب ہوا ہی یا غلطی واقع ہوئی ہی اسلیے واپس کردین پھر وہ پوری بیس روٹیان لائی مین نے رکھ لین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کثرت عبادت کیوجہ سے تھک کر سو گئین لیکن ذوق وشوق الٰہی اسقدر سوتے مین بھی باقی تھا کہ نرکل آپ کی آنکھ مین چبھ گیا مگر آپ کو خبر نہوئی ایک چور آیا اور آپکی چادر لیکر چلا راستہ بھول گیا مجبوراً چادر جہان سے اٹھائی تھی وہین رکھدی پھر واپس چلا راستہ مل گیا اوسکو طمع نے گھیرا پھر پلٹکر چادر لی اور چلا پھر راستہ بھولا اسی طرح کئی بار اُسنے چادر اُٹھائی اور راستہ بھولا جب چادر رکھدی راستہ ملگیا یہانتک کہ اوسنے غیبی آواز سُنی کہ اے شخص تو اپنے کو آفت مین کیون ڈالتا ہی اسلیے کہ جسکی یہ چادر ہی وہ کئی برس سے اپنے کو میرے سپرد کر چکی ہی جبسے شیطان بھی اوسکے پاس نہین آیا پھر چور کی کیا طاقت ہی کہ اُسکی چادر چرالیجائے تو واپس چلا جا گو ایک دوست سو رہا ہی مگر دوسرا دوست اوسکی حفاظت کیواسطے موجود ہی کیسے ممکن ہی کہ اوسکی کوئی چیز چور چرالے جاوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کئی دن سے آپ نے کچھ تناول نہین کیا تھا آپ کی خادمہ نے کوئی شئی پکائی اور اُسمین پیاز کی ضرورت تھی آپ سے پوچھا کہ فلان پڑوسی کے یہان سے مانگ لاؤن آپ نے فرمایا چالیس برس ہوئے مین نے عہد کیا ہی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ مانگون گی اگر پیاز نہین ہی تو جانے دے اتنے مین ایک پرندہ اپنے پنجون مین چھلی ہوئی پیاز لایا اور ہانڈی مین ڈالکر اوڑ گیا آپ نے فرمایا کہ مین شیطان کے مکر سے بیخوف نہین ہون اور اُسے آپ نے تناول نہ فرمایا روکھی روٹی کھالی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ ایک بار آپ پہاڑ پر گئین تمام شکاری جانور آپ کے گرد جمع ہوکر آپکی طرف دیکھنے لگے اتنے مین حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی وہان پہونچے سب جانور انکو دیکھکر بھاگ گئے حسن بصری رحمہ اللہ نے آپ سے دریافت کیا کہ جانور سب مجھے دیکھکر کیون بھاگ گئے اور تمھارے پاس کیون کھڑے سے آپنے پوچھا کہ تمنے آج کیا کھایا ہی انھون نے کہا مینے گوشت روٹی کھائی ہی آپ نے کہا جب تمنے اونکا گوشت کھایا تو وہ تمسے کیون نہ بھاگیں

نقل کیا ہی - کہ ایک بار آپ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے یہان گئین حسن بصری رحمہ اللہ اپنے عبادتخانے کے کوٹھے پر اسقدر رو رہے تھے کہ پرنالے سے آنسو ٹپک رہے تھے آپ کو معلوم ہوگیا کہ حضرت حسن رضی کے آنسو ہین اونسے آپ نے کہا کہ اگر یہ رونا مکار کی وجہ سے ہی تو نہ روتا کہ تیرے اندر ایسا دریا ہوجائے کہ اگر تو دل کو اُس مین ڈھونڈھے تو نہ ملے مگر اللہ کے پاس کہ وہ صاحب قدرت ہی حضرت حسن رحمہ اللہ کو ناگوار ہوا مگر کچھ جواب نہ دیا ایک بار دریا کے کنارے حسن بصری اور رابعہ رحمہما اللہ دونون تھے حضرت حسن رح نے دریا پر جانماز بچھا کر حضرت رابعہ رح سے کہا آؤ ہم تم دونون نماز پڑھین آپ نے جواب دیا اگر خلق کو دکھانا منظور ہی تو ایسا ہی چاہیئے تا کہ دوسرے اس سے عاجز رہین پھر حضرت رابعہ رح نے اپنی جانماز ہوا پر بچھا کر کہا آؤ ہم تم دونون یہان نماز پڑھین تا کہ خلق کی نظر سے غائب رہین پھر حضرت رابعہ نے حضرت حسن رح کا ملال دور کرنے کو فرمایا کہ جو آپ نے کیا ادنیٰ مچھلی کرتی ہی اور جو مین نے کیا چھوٹی چھوٹی مکھی کرتی ہی لیکن حقیقت دراصل ان دونون سے جُدا ہی -

نقل کیا ہی - کہ حضرت حسن بصری رح فرماتے ہین کہ ایک شبانہ روز مین رابعہ رح کے گھر مین رہا اور طریقت اور حقیقت کا بیان کرتا تھا نہ اُسکا اثر میرے دل پر ہوا کہ مرد ہون نہ رابعہ رح پر کہ عورت تھین جب مین وہانسے اوٹھا تو مین نے اپنے کو مفلس اور رابعہ کو مخلص پایا

نقل کیا ہی - کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ایک بار رات کو مع چند لوگو نکے آپ کی

Marfat.com

مہمان آئے اور آپ کے یہان چراغ نہ تھا لوگون کو چراغ کی ضرورت ہوئی رابعہ بصریہؒ
نے اپنی انگلیون پر پھونک ماری اونگلیان مثل چراغ کے جلنے لگین اور تمام گھر روشن
ہوگیا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ یہ بات
خلاف قیاس ہی تو اوسکا ہم جواب دینگے کہ جو کوئی اتباع نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
بدل و جان کرتا ہی اوسے معجزۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور حصہ ملتا ہی لیکن
معجزہ اور کرامت ان دونون مین الفاظی فرق ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ جو بات پیغمبر سے
خلاف عادت ظاہر ہوا اوسکو معجزہ اور جو خلاف عادت ولی سے ظاہر ہوا اوسکو کرامت
کہتے ہین اور کرامت اتباع پیغمبر کی وجہ سے ولی کو حاصل ہوتی ہی جیسا کہ وارد
ہی من رد دانقا من الحرام فقد نال درجۃ النبوۃ جو شخص ایک
دانگ مال حرام سے دشمن کو واپس کرتا ہی اور خود اوسے نہین لیتا پس وہ نبوت
کے مدارج مین سے ایک درجہ پاتا ہی اور فرمایا ہی کہ سچا خواب ایک درجہ ہی نبوت کے
چالیس درجون مین سے۔

نقل کیا ہی۔ ایک بار حضرت رابعہ بصریہؒ نے بطور ہدیہ حضرت حسنؒ کو موم
اور سوئی اور بال بھیجا اور پیام کہلا بھیجا کہ جسطرح موم اپنے آپ کو جلا کر لوگون کو
روشنی دیتا ہی اوسی طرح تم بھی اپنے آپ کو جلاؤ اور لوگون کو روشنی دو اور جس
طرح سوئی برہنہ رہتی ہی اور لوگون کے کام نکالتی ہی اوسیطرح تم بھی برہنہ رہ کر
لوگون کا کام نکالو جب تم مثل موم اور سوئی کے خلق کو فائدہ پہونچاؤ گے تو مثل
بال کے ہوجاؤ گے کہ کبھی تمھارا کام نہ بگڑے گا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت رابعہؒ سے حسن بصریؒ نے فرمایا کہ نکاح کرو آپنے جواب
دیا کہ نکاح اوسکو کرنا چاہیے جو ہستی اور جسم رکھتا ہو اور یہان ان دونون مین
کوئی چیز نہین ہی کیونکہ مین خود مختار نہین ہون بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہون

کرامت

Marfat.com

اوس سے نکاح کی گفتگو کرنا چاہیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے حضرت حسن رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تمنے یہ مرتبہ کیونکر پایا آپ نے فرمایا کہ مین نے کل موجودات کو اللہ کی یاد مین گم کر دیا حضرت حسن رحمہ اللہ نے پوچھا تمنے اللہ کو کیونکر جانا آپ نے فرمایا مین نے بےچون وچرا اللہ کو پہچانا۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ سے حضرت حسنؒ نے کہا کہ میرے سامنے اون علوم کو بیان کرو جو تمھین بغیر وسیلہ کے اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوے ہین آپ نے فرمایا مین نے کچھ سوت کاتا تھا اوسکو دو درم پر فروخت کر کے دونون ہاتھون مین ایک ایک درم لیا اس خوف سے کہ اگر ایک ہاتھ مین دونون درم لونگی تو جوڑا ہو جائیگا اور مجھے راہ سے بے راہ کر دیگا یہی سبب میری کشایش کا رکا ہوا۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ حضرت حسنؒ فرماتے ہین کہ اگر مین ایک دم بھی قیامت مین دیدار الٰہی سے محروم رہونگا تو ایسی آہ وزاری کرونگا کہ تمام بہشتیون کو مجھپر رحم آویگا آپ نے فرمایا سچ ہی لیکن یہ امر اوسکو شایان ہی جو دنیا مین دم بھر یاد الٰہی سے غافل نہ رہتا ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ شوہر کیون نہین کرتین فرمایا کہ مجھے تین غم ہین اگر تم اون غمون کو دور کر دو تو مین شوہر کر لون اول یہ بتاؤ کہ مین باسلام مرونگی یا نہین دوسرے یہ بتاؤ کہ قیامت مین میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہوگا یا بائین ہاتھ مین تیسرے یہ بتاؤ کہ قیامت مین ایک جماعت داہنی جانب سے اور دوسری بائین جانب سے بہشت مین جاویگی مین کس جماعت مین ہونگی لوگون نے کہا کہ ان تینون باتون مین سے کسی کو ہم نہین جانتے آپ نے فرمایا جسکو یہ غم ہون وہ شوہر کرنے کی کیا آرزو کرے۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ کہان سے آئی ہین اور کہان جائینگی

Marfat.com

آپ نے فرمایا اوس جہان سے آئی ہون اور اُسی جہان مین جاؤنگی لوگون نے
پوچھا آپ اس جہان مین کیا کرتی ہین فرمایا افسوس لوگون نے سبب پوچھا جواب
دیا اسلیئے افسوس کرتی ہون کہ مجھے رزق اوس جہان سے ملتا ہی اور مین کام اس
جہان کے کرتی ہون لوگون نے کہا آپ شیرین زبان ہین آپ کے سپرد مسافرخانے
کی نگھبانی ہونا چاہیے آپ نے جوابدیا مین اپنے مسافرخانے کی محافظ ہون جو کچھ اندر
ہی اوسے باہر نکالتی ہون اور جو باہر ہی اُسے اندر جانے نہین دیتی کسی کے آنے
اور نہ آنے سے مجھے کچھ سروکار نہین ہی کیونکہ مین دل کی محافظ ہون نہ گل کی نگھبان۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ شیطان سے دشمنی رکھتی ہین آپنے فرمایا
مجھے رحمٰن کی دوستی ہی سے فرصت نہین ملتی کہ شیطان کی دشمنی مین مشغول ہون
نقل کیا ہی۔ کہ خواب مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپسے دریافت
کیا کہ تو مجھے دوست رکھتی ہی آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون
شخص ایسا ہوگا جسے آپ کی محبت نہو مجھپر خدا کی دوستی کا اسقدر غلبہ ہی کہ اوسکے
سوا کسی کی دوستی اور دشمنی کی میرے دل مین جگہ نہین ہی
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے محبت کی کیفیت دریافت کی آپ نے فرمایا
محبت ازل سے آئی اور ابد ہوکر گذری محبت نے تمام عالم مین کسی کو ایسا نہ پایا
کہ اوسکا ایک گھونٹ پیتا آخرکار محبت واصل الی اللہ ہوئی اور وہان سے ارشاد ہوا
یحبہم ویحبونہ اللہ اونکو دوست رکھتا ہی اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ جس خدا کی عبادت کرتی
ہین اوسکو دیکھتی بھی ہین یا نہین آپ نے فرمایا اگر مین اُسے نہ دیکھتی تو اوسکی
پرستش کیون کرتی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ہمیشہ رویا کرتی تھین لوگون نے رونے کا سبب دریافت

Marfat.com

کیا آپ نے فرمایا کہ مین اوسکی جدائی سے ڈرتی ہون اسلیے کہ اوسکی خوگر ہوگئی ہون ایسا نہو کہ موت کے وقت ندا آئے تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپسے دریافت کیا خدا بندہ سے کسوقت راضی ہوتا ہی آپ نے جواب مین فرمایا کہ اُسوقت راضی ہوتا ہی جب بندہ محنت پر اسطرح شکر کرے جیسے نعمت پر شکر کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا جب گنہگار توبہ کرتا ہی تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین آپ نے فرمایا کہ جبتک اللہ توبہ کرنے کی توفیق نہین دیتا کوئی گنہگار توبہ نہین کرسکتا اور جب اللہ نے توبہ کرنے کی توفیق دی تو توبہ قبول بھی کرتا ہی پھر فرمایا کہ تمام اعضا سے خدا کی راہ نہین ملتی جبتک انسان کا دل بیدار نہو اور جب دل بیدار ہوگیا تو دوستیِ اعضا کی ضرورت باقی نہین رہتی ہی یعنے بیدار دل وہ ہی جو حق مین گم ہوجاے اور مددِ اعضا کی اوسکو ضرورت نہو اور یہی درجہ فنا فی اللہ کا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا صرف زبان سے استغفار کرنا جھوٹون کا کام ہی اور اگر خود بینی کے ساتھ ہم توبہ کرین تو دوسری توبہ کی محتاجی باقی رہتی ہی۔ اور فرمایا اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور فرمایا کہ ثمرۂ معرفت خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور فرمایا کہ پہچان عارف کی یہ ہی کہ خدا سے پاک صاف دل طلب کرے جب اللہ اوسکو دل دے تو اُسے فوراً اللہ کے سپرد کردے تاکہ اوسکے قبضہ مین حفاظت سے رہے اور اُسکے پردے مین تمام لوگون سے پوشیدہ رہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت صالح مری رحمۃ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی کسی کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہی کبھی نہ کبھی دروازہ اُسپر کشادہ ہو ہی جاتا ہی ایک بار رابعہ بصریہ بھی وہان موجود تھین یہ سُنکر فرمانے لگین یہ کبتک کہوگے کہ کھلیگا پہلے یہ

Marfat.com

بتاؤ کہ بند کب ہی جو آینده کھلے گا یہ سنکر حضرت صالح رحمہ اللہ نے آپکی دانائی کی تعریف کی اور اپنی نادانی پر افسوس کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو ہائے غم ہائے غم کہتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا ہائے غم ہائے غم نہ کہ بلکہ ہائے بیغمی ہائے بیغمی پکار کیونکہ غم کا خاصہ ہی کہ جسکے پاس یہ ہوتا ہی اوس سے سانس تک تولی نہین جاتی بات کرنا تو امر محال ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص کو آپ نے سر مین پٹی باندھے دیکھا اُس سے پوچھا کہ پٹی تو نے کیون باندھی ہی اوسنے کہا میرے سر مین درد ہی آپ نے پوچھا تیری عمر کیا ہوگی اوسنے کہا تیس برس کا ہون آپ نے پوچھا اتنے زمانے تک تو بیمار رہا یا تندرست اوسنے کہا تندرست رہا آپ نے فرمایا افسوس ہی کہ تیس برس تک تو تندرست رہا اور اُسکے شکریہ مین کبھی تونے پٹی نہ باندھی اور ایک دن کی بیماری مین شکایت کی پٹی باندھے ہوئے ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو چار درم دیکر فرمایا کہ کمل خرید لادے اُسنے دریافت کیا کہ کالا کمل لاؤن یا سفید آپ نے فرمایا کہ درم مجھے واپس دے اور اُس سے لیکر دریا مین ڈالدیے اور فرمایا کہ ابھی کمل نہین خریدا اوسپر تو یہ تفرقہ پیش آیا خریدنے کے بعد نہین معلوم کیا بلا پیش آئے۔

نقل کیا ہی۔ ایک بار آپ گوشہ نشین تھین اور بہار کی فصل تھی آپ کی خادمہ نے کہا کہ ذرا باہر تشریف لاکر صانع کی صنعت ملاحظہ فرمائیے کہ اُسنے کیا کیا صناعی کی ہی آپ نے فرمایا کہ تو بھی گوشہ نشینی اختیار کر تا کہ خود صانع تجھے دکھائی دے میرا کام صانع کا دیکھنا ہی مین صنعت دیکھکر کیا کرونگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک جماعت آپ کی زیارت کو آئی دیکھا کہ آپ دانتو نسے گوشت

کاٹ رہی ہین لوگون نے پوچھا کیا آپ کے پاس چھری نہین ہی جو دانتون سے آپ گوشت کاٹ رہی ہین آپ نے فرمایا کہ مین نے بریدگی کے خوف سے کبھی اپنے پاس چھری نہین رکھی اسلیے کہ چھری کا کام کاٹنا ہی مجھے اس امر کا خوف ہی کہ اگر اوسکو اپنے پاس رکھون توکہین ایسا نہو کہ وہ مجھ مین اور میرے محبوب مین جدائی پیدا کردے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے سات شبانہ روز روزہ رکھا اور شبکو مطلق استراحت نہ فرمائی آٹھوین دن بھوک نے غلبہ کیا اور نفس فریاد کرکے کہنے لگا کہ کبتک آپ مجھکو رنج اور تکلیف مین رکھین گی اُسیوقت ایک شخص آیا اور ایک پیالہ جسمین کوئی چیز کھانے کی تھی آپ کو دیا آپ نے لیکر رکھ لیا اور چراغ جلانے کو اُٹھین اتنے مین بلی آئی اور اوسنے اوس پیالہ کو الٹ دیا آپ نے خیال کیا کہ پانی سے روزہ کھول لون آبخورہ مین پانی بھر کر لائین تو چراغ گل ہوگیا آپ نے پانی پینے کا ارادہ کیا آبخورہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا آپ نے ایک آہ کرکے درگاہ رب العزت مین کہا کہ الٰہی یہ کیا ہی جو تو میرے ساتھ کرتا ہی غیبی آواز سنائی دی کہ اے رابعہ اگر تم نعمت دنیا کی طالب ہو تو ہم دینے کو موجود ہین لیکن اپنا غم تمھارے دل سے نکال لین گے اسلیے کہ ہمارا غم اور نعمت دنیا دونون کا گذر ایک دل مین محال ہی اے رابعہ تمھاری بھی ایک مراد اور ہماری بھی ایک مراد ہی لیکن ہماری اور تمھاری دونون مرادین جمع نہین ہوسکتین یہ ندا سنکر آپ نے اپنے دل کو دنیا سے جدا کیا اور امید کو کوتاہ کیا اسطرح پر جیسے کوئی مرنے والا نزع کے وقت امید کو ترک کرتا ہی اور دل کو دنیا کی باتون سے الگ کرتا ہی اور اسقدر دنیا سے الگ ہوگئین کہ ہر صبح کو دعا فرماتین کہ اے اللہ تو مجھے اپنی طرف مشغول کرلے تاکہ اہل دنیا مجھے اور کسی کام مین مشغول نہ کرسکین۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ہمیشہ رویا کرتی تھین لوگون نے کہا بظاہر آپ کو کوئی بیماری معلوم نہین ہوتی پھر کیا سبب ہی جو آپ اسطرح رویا کرتی ہین آپ نے فرمایا تم لوگونکو معلوم نہین میرے سینے کے اندر ایسی بیماری ہی جسکا علاج کوئی طبیب نہین کرسکتا اور اوس مرض کی دوا وصال الٰہی ہی اسی وجہ سے مین روتی ہون اور اپنی صورت دردمندون کے مثل بنائے رکھتی ہون شاید قیامت مین اسی ذریعے سے میری آرزو پوری ہو جائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ چند بزرگ آپ کے پاس آئے آپ نے اونسے کہا تم لوگ بیان کرو کہ خدا کی پرستش کیون کرتے ہو ایک نے کہا کہ ہم دوزخ کی طبقون سے ڈرتے ہین اور اوسی پر سے قیامت مین گذرنا ہوگا اوسکے خوف کی وجہ سے ہم اللہ کی پرستش کرتے ہین تاکہ دوزخ سے محفوظ رہین دوسرے نے کہا کہ ہم بہشت کی آرزو کی وجہ سے اللہ کی پرستش کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ وہ بندہ برا ہی جو اللہ کی پرستش خوف دوزخ یا امید جنت کی وجہ سے کرے اون بزرگون نے کہا آپ کو اللہ سے امید یا خوف نہین ہی آپ نے فرمایا الجار ثم الدار اول پڑوسی ہی پھر اوسکا گھر ہمارے لیے بہشت اور دوزخ کا ہونا نہونا یکسان ہی اوسکی عبادت فرض عین ہی پھر فرمایا اگر اللہ بہشت اور دوزخ نہ پیدا کرتا تو کیا اوسکے بندے اوسکی عبادت نہ کرتے اللہ کی پرستش بے واسطہ کرنا چاہیئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ آپ کے یہان آئے اور آپکو بہت میلے اور بوسیدہ کپڑے پہنے ہوے دیکھا اون بزرگ نے کہا کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ آپکے معمولی اشارہ کرتے ہی سب سامان عمدہ مہیا کردین آپ نے کہا کہ مجھے کسی سے دنیا مین مانگتے ہوے شرم آتی ہی اسلیے کہ مالک دنیا کا اللہ تعالیٰ ہی اہل دنیا کے پاس تمام چیزین بطور عاریت ہین جسکے پاس عاریتہ کوئی چیز ہو اوس سے مانگنا بڑی شرم کی بات

ہزار دن بزرگ نے آپ کی عالی ہمتی اور بے پروائی کی تعریف کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ کی آزمایش کی غرض سے کہا کہ اللہ نے فضائل مردونکو بہت دیے ہن اور مردون مین انبیا بھی بہت ہوے کبھی کسی عورت کو مرتبہ نبوت نہین ملا آپ کو رتبہ ولایت نہین ملسکتا پھر بناوٹ کرنے سے کیا فائدہ ہی آپ نے کہا تمھارا قول درست ہی لیکن یہ بتاؤ کہ دنیا مین آجتک کسی عورت نے بھی سوا مردونکے خدائی کا دعوی کیا ہی یا کوئی عورت بھی مخنث ہوئی ہی حالانکہ مرد ہزارون مخنث ہوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ علیل ہوئین لوگون نے علالت کا سبب پوچھا آپ نے کہا میرے دل کو بہشت کی طرف توجہ ہوئی تو اللہ تعالی مجھپر خفا ہوا اوسکا عتاب میری علالت کا باعث ہی حضرت حسن بصری رح کہتے ہین کہ مین آپکی عیادت کو گیا دیکھا کہ ایک امیر بصرہ آپ کے دروازے پر روپیون کی تھیلی رکھے ہوے رو رہا ہی اوسنے کہا مین حضرت رابعہ رح کی نذر کیواسطے یہ لایا ہون اور جانتا ہون کہ وہ قبول نہ فرمائینگی اسی لیے رو رہا ہون آپ سفارش کرین تو شاید وہ قبول فرمالین مین نے اندر جاکر اوسکا پیغام پہونچادیا آپ نے جواب دیا جب سے مین نے خدا کو پہچانا ہی مخلوق سے ملنا اور لینا ترک کردیا ہی دوسرے یہ آپ بتائین کہ مین دوسرے کا مال کیسے لون حالانکہ مجھے اسکا بھی علم نہین ہی کہ وہ مال حلال ہی یا حرام۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے شاہی چراغ کی روشنی مین اپنا پھٹا ہوا پیراہن سیا جبتک اوس پیراہن کو پھاڑ نہ ڈالا آپ کو یہ خیال باقی رہا کہ مین نے بندے کی چیز سے فائدہ حاصل کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ عبدالواحد عامری رح کہتے ہین کہ ایک دن مین اور حضرت سفیان رح حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی عیادت کو گئے مگر انکا رعب ہم لوگون پر ایسا طاری ہوگیا

کہ کچھ بول نہ سکے پھر حضرت رابعہ رح نے حضرت سفیان رح سے کہا کچھ باتین کرو اونھون نے
کہا آپ دعا کرین کہ یہ تکلیف جو آپ پر ہی دور ہوجائے آپ نے فرمایا کہ ای سفیان رح
یہ بیماری خداہی کی دی ہوئی ہی مین اوسکی دی ہوئی چیز کی کیونکر شکایت کرون کیا
اوسکو شکایت ناگوار نہ ہوگی اور دوست کو ہرگز یہ امر زیبا نہین ہی کہ دوست
کی مرضی کے خلاف کرے مین کیون اوسکی مرضی کی مخالفت کرون سفیان رح نے
پوچھا آپ کا دل کسی چیز کو چاہتا ہی آپ نے جواب دیا بڑا افسوس ہی کہ تم صاحب
علم ہوکر ایسی بات پوچھتے ہو بارہ برس سے میرا دل خرمے کھانے کو کہتا ہی اور
یہ بھی ظاہر ہی کہ بصرے مین خرمے بہت سستے ہین لیکن ابتک مین نے نہین کھائے
اسلیے کہ مین بندی ہون اور بندے کو اپنی مرضی سے کام کرنا نازیبا ہی جس چیز کو
مالک نہ چاہے اگر بندہ اوسے چاہے تو کفر ہی سفیان رح نے کہا آپ کے معاملہ مین کسی
کو دخل دینے کی مجال نہین۔ اور پھر نصیحت کے طالب ہوے رابعہ بصریہ رحمہا اللہ
نے فرمایا اگر تمھین دنیا کی محبت نہوتی تو تم نیک مرد ہوتے سفیان رح نے کہا کہ یہ آپ
کیا کہتی ہین آپ نے کہا مین سچ کہتی ہون تمھین دنیا کی محبت ہی اور اگر دنیا کی محبت
نہوتی تو نادانی کی باتین نہ کرتے تم جانتے ہو کہ دنیا فانی ہی اور جب دنیا فانی ہوئی
تو اوسکی سب چیزین فانی ہوئین اور تم مجھسے پوچھتے ہو کہ آپکا دل کس چیز کو
چاہتا ہی سفیان رح کہتے ہین مجھے عبرت ہوئی اور رونے لگا اور درگاہ الٰہی مین مین نے
عرض کیا اے اللہ تو مجھسے راضی ہو آپ نے فرمایا اے سفیان رح تمھین شرم نہین آتی
کہ رضائے الٰہی ڈھونڈھتے ہو حالانکہ تم خود اوس سے راضی نہین ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت مالک بن دینار رح فرماتے ہین مین ایکبار آپ کی ملاقات کو
گیا دیکھا کہ ایک ٹوٹی بدھنی رکھی ہی اور اوسی سے آپ وضو کرتی ہین اور پانی پیتی
ہین اور ایک پرانا بوریا تھا جسپر آپ بیٹھتی تھین اور ایک اینٹ رکھی تھی جسپر آپ سر

رکھتی تھین مین نے کہا کہ بہت دولتمند میرے دوست ہین اگر آپ فرمائین تو آپکے لیے اونسے کچھ مانگون آپ نے فرمایا اے مالک رح کیا مجھے اور تمھین اور دولتمندون کو روزی دینے والا ایک نہین ہے مین نے کہا ایک ہی ہے آپ نے کہا پھر کیا وہ درویشون کی روزی اونکی درویشی کی وجہ سے بھول گیا ہے اور دولتمندون کی روزی اوسکو یاد ہے مین نے کہا ایسا نہین ہے آپ نے فرمایا جب وہ کسی کو نہین بھولا تو ہمین کیا ضرورت ہے کہ ہم یاد دلائین اوسکو یہی منظور ہے اور ہم بھی اسکو پسند کرتے ہین اسوجہ سے کہ اوسنے اسے پسند کیا ہے۔

نقل ہے کیا ہے حضرت حسن بصریؒ اور حضرت مالک بن دینار اور حضرت شقیق بلخی رحمہم اللہ حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے یہان تھے اور صدق کی بابت آپسمین تذکرہ ہو رہا تھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا لیس بصادق فی دعواہ من لم یصبر علی ضرب مولاہ وہ شخص اپنے دعوے مین صادق نہین ہے جسے اوسکا مالک مارے اور وہ صبر نہ کرے حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے کہا اس قول سے خودی کی بو آتی ہے پھر حضرت شقیق نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم یشکر علی ضرب مولاہ وہ شخص اپنے دعوے مین صادق نہین ہے جسے اوسکا مالک مارے اور وہ شکر نہ کرے حضرت رابعہ رح نے فرمایا اس سے بہتر تعریف صادق کی ہونا چاہیے پھر حضرت مالک ابن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ بضرب مولاہ وہ شخص اپنے دعوے مین صادق نہین ہے جسے اوسکا مالک مارے اور وہ اوس سے لذت نہ حاصل کرے حضرت رابعہ نے بھی پھر یہی فرمایا کہ اس سے بھی بہتر تعریف صادق کی ہونا چاہیے ان تینون بزرگون نے کہا کہ ہم لوگ اپنے اپنے نزدیک تعریف کر چکے اب آپ بھی کچھ فرمائین حضرت رابعہ نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم ینس الم الضرب فی مشاہدۃ مولاہ وہ شخص اپنے دعوے مین صادق

نہین ہی جسکو اپنے مولی کا دیدار حاصل ہوا اور وہ اپنے زخم کی تکالیف بھول نہ جائے
حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اگر شخص مشاہدۂ الٰہی مین اپنے زخم کی تکلیف بھول
جائے تو ہرگز تعجب کی بات نہین ہی اسلیے کہ مصر کی عورتون نے جمال یوسف علیہ السلام
دیکھکر اپنی اونگلیان کاٹ ڈالی تھین اور اونکو اوسکی تکلیف ذرا بھی معلوم نہین ہوئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شیوخ بصرہ مین سے ایک بزرگ حضرت رابعہ رح کے پاس تشریف
لائے اور آپ کے سرہانے بیٹھکر مذمت دنیا کی کرنے لگے حضرت رابعہ رح نے کہا معلوم
ہوا کہ تمھین دنیا سے بہت محبت ہی کیونکہ اگر تمھین دنیا کی محبت نہوتی تو ہرگز
اوسکا ذکر نہ کرتے من احب شیئا اکثر ذکرہ قاعدہ ہی کہ جو شخص جس چیز کو دوست
رکھتا ہی اوسی کا ذکر زیادہ کیا کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حسن رح عصر کے وقت حضرت رابعہ رح کے یہان آئے اور حضرت
رابعہ رح نے دیگچی چولھے پر رکھی تھی اور سالن پکانا شروع کیا تھا حضرت حسن رح سے
باتین کرنے لگین اور فرمایا کہ یہ باتین سالن پکانے سے بہتر ہین اور دیگچی کو چھوڑ دیا بعد
نماز مغرب آپنے دیگچی کھولی وہ قدرت الٰہی سے پک گئی تھی آپ نے اوسمین سے
گوشت نکالا اور حضرت حسن رح کے سامنے رکھا دونون نے اوسے کھایا حضرت حسن بصری رح کہتے
ہین کہ جسقدر رمز دار وہ گوشت پکا ہوا تھا مین نے ویسا اور کبھی نہین کھایا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سفیان رح کہتے ہین ایک بار شب کو مین آپ کے یہان تھا
مین نے دیکھا کہ آپ شام سے عبادت الٰہی کو کھڑی ہوئین اور صبح کر دی اور مین نے
ایک گوشہ مین نماز ادا کی صبح کو حضرت رابعہ رح نے فرمایا ہم اللہ کا شکر کسطرح ادا کرین کہ
اوسنے ہمین عبادت کرنے کی توفیق دی پھر فرمایا مین اسکے شکر انے مین کل روزہ
رکھونگی۔ آپ مناجات مین کہتی تھین یا اللہ اگر تو قیامت کے دن مجھے دوزخ مین
بھیجے گا تو مین تیرا ایسا بھید ظاہر کردونگی جسکی وجہ سے دوزخ مجھسے ہزار برس کی راہ

Marfat.com

پر بھاگ جائیگی اور فرماتین تونے دنیا مین جو حصہ میرے لیے مقرر کیا ہی اپنے دشمنون کو
دیدے اور جو حصہ عقبی مین میرے لیے رکھا ہی وہ اپنے دوستون کو بانٹ دے کیونکہ
میرے لیے تو ہی کافی ہی - اور فرمایا اگر مین دوزخ کے خوف سے تیری عبادت
کرون تو تو مجھے دوزخ مین جلا اور اگر جنت کی آرزو کی وجہ سے عبادت کرون تو جنت کو
مجھپر حرام کر اور اگر بجھے تیرے ہی لیے پوجون تو اپنا جمال مجھے نصیب کر اور فرمایا یا الٰہی
اگر تو مجھے دوزخ مین بھیجیگا تو مین فریاد کرونگی کہ مین نے تجھے دوست رکھا دوستون
کے ساتھ یہ معاملہ نہین کرتے ہین - غیب سے آواز آئی اے رابعہ تو ہمسے بدگمان
نہو ہم تجھے اپنے دوستون کے قرب مین جگہ دینگے تاکہ تو ہمسے بات کرسکے اور فرمایا یا الٰہی
میرا کام اور میری آرزو دنیا مین تیری یاد ہی اور آخرت مین تیرا دیدار آئندہ تو مالک
ہی جو چاہے کر - ایک شب کو عبادت کرتے وقت آپ نے فرمایا اے اللہ یا میرے
دل کو حاضر کر یا میری بے دلی کی عبادت کو قبول کرلے -

نقل کیا ہی - کہ جب آپ کی وفات کا زمانہ قریب ہوا جو مشائخ آپ کے قریب تھے
اُنسے آپ نے فرمایا تم لوگ اٹھ جاؤ اور فرشتون کے واسطے جگہ خالی کر دو سب باہر
چلے آئے اور دروازہ بند کردیا ایک آواز سب لوگون نے سنی کہ آپ فرماتی ہین
یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی یعنے اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع
کر اسکے بعد دیر تک کوئی آواز نہ آئی لوگ اندر گئے دیکھا کہ آپ کو وصال حق ہو چکا
تھا مشایخ نے فرمایا کہ حضرت رابعہ دنیا مین آئین اور کبھی زندگی مین اللہ کی ساتھ
بے ادبی نہین کی نہ کبھی یہ کہا کہ اے اللہ مجھے اسطرح یاد اسطرح رکھ نہ کبھی خدا سے
کچھ مانگا خلق سے طالب ہونا تو بہت دور تھا آج آپ نے اس دنیاے بے بقا
سے کوچ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون -

نقل کیا ہی - کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا منکر نکیر سے کیا معاملہ

آپ نے جواب دیا جب نکیرین آئے اور مجھسے اونھون نے پوچھا تیرا رب کون ہی مینے کہا پلٹ جاؤ اور اللہ سے کہو کہ جب تو نے ایک ناتوان عورت کو با وجود اس کے کہ تجھے تمام مخلوق کا خیال تھا کبھی فراموش نہ کیا پھر وہ کیونکر تجھے بھول جاتی تھا لاکہ دنیا مین بھی اوسے سوا تیرے کسی سے علاقہ نہ تھا تو کیون فرشتون کے ذریعے سے اوس سے سوال کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی جنھون نے صحرا مین تیس ہزار مرد کو پانی پلایا آپ کے مزار پر آئے اور کہنے لگے اے رابعہ تو زندگی مین شیخی مارتی تھی کہ مین دونون عالم سے فارغ ہون اب بتا کہ تجھپر کیا گذری آپ نے مزار کے اندر سے جواب مین فرمایا کہ جو چیز مین نے دیکھی اور دیکھ رہی ہون اللہ مجھکو مبارک کرے رحمۃ اللہ علیہا۔

باب ۸ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ صاحب ورع و تقوی مشائخ کے پیشوا ہادی راہ طریقت پیشواے منازل حقیقت آفتاب ہدایت ماہتاب ولایت تھے آپکو ریاضت اور کرامت مین دستگاہ کامل تھی اور اوس زمانے کے لوگ آپکو پیشوا اور ہادی سمجھتے تھے آپ کی ابتدائی حالت یہ تھی کہ صحرا مین رہا کرتے تھے اور ٹاٹ کا لباس پہنتے اور اونی ٹوپی دیتے اور ایک تسبیح آپ کی گردن مین پڑی رہتی اور آپ ڈاکوونکے سردار تھے جب وہ مال چرا کر لاتے آپ اوسکو اون لوگون پر تقسیم کر دیتے اور جو چیز پسند ہوتی خود لے لیا کرتے تھے آپ نماز با جماعت ادا کرتے جو خدمتگار نماز با جماعت نہ پڑھتا اوسکو آپ نکالدیتے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار اوسطرف ایک بڑا قافلہ گذرا چونکہ ڈاکوون کا حال معلوم

Marfat.com

تھا لوگ پریشان تھے ایک شخص کے پاس روپیہ بہت تھا اوسنے دل مین خیال کیا کہ
جنگل مین کہین دفن کردون تاکہ اگر اسباب لٹ بھی جاوے تو یہ نقد باقی رہے جگہ تلاش
کرنے بیابان مین نکلا دیکھا کہ ایک بزرگ خیمے مین مصلے بچھائے تسبیح پڑھ رہے
ہین دل مین خیال کیا کہ انھین بزرگ کو روپیہ سپرد کردے خیمے مین آیا اور سب حال
عرض کیا آپ نے اشارے سے فرمایا کہ روپیہ رکھدے وہ رکھکر قافلے مین چلا گیا
دیکھا تو سب قافلہ لٹ گیا ہی بقیہ چیزون کو جو چورون سے بچ گئی تھین لیکر پھر
خیمے کی طرف آیا دیکھا تو یہان چور مال تقسیم کررہے ہین دل مین کہنے لگا افسوس
مین نے اپنے ہاتھ سے اپنا مال چور کو دیدیا حضرت فضیل رح نے جب اوس
شخص کو دیکھا آواز دی خوف زدہ وہ شخص آیا فضیل رح نے پوچھا کیون آیا ہی
اوسنے کہا اپنی امانت لینے آپ نے فرمایا جہان رکھی تھی وہان سے اوٹھا لے
اوسنے اپنا روپیہ لیا اور چلا گیا آپ سے اون ٹھگون نے کہا کہ اس قافلے مین
ہم لوگون کو نقد کچھ نہین ملا تھا آپ نے اوسکا روپیہ کیون واپس کیا آپ نے
فرمایا اس مرد نے مجھپر نیک گمان کیا اور مجھے اللہ کے ساتھ نیک گمان ہی مین نے
اوسکے گمان کو سچا کیا تاکہ اللہ میرے گمان کو اپنے فضل سے سچا کردے اس کے
بعد ڈاکوون نے دوسرے قافلہ کو لوٹا اور اُسمین بہت مال ملا اور ایک مقام پر
کھانا کھانے بیٹھے اہل قافلہ مین سے ایک شخص نے ڈاکوون سے پوچھا کیا تمھارا
کوئی سردار نہین ہی ڈاکوون نے کہا ہی اوسنے پتہ پوچھا ڈاکوون نے کہا دریا
کے کنارے نماز پڑھتا ہی اوسنے کہا یہ وقت نماز کا نہین ہی ڈاکوون نے کہا
نفل پڑھتا ہی اوسنے پوچھا تم تنہا کھانا کھاتے ہو کیا وہ کھانا نہین کھاتا ڈاکوون نے
کہا وہ روزہ رکھتا ہی اوسنے کہا رمضان نہین ہی ڈاکوون نے کہا نفل کے روزے
رکھتا ہی وہ یہ حال سنکر متعجب ہوا اور فضیل رح کے پاس آکر پوچھنے لگا

لگا کہ یہ تو بتایئے کہ روزہ اور نماز کے ساتھ چوری کو کیا نسبت ہی آپ نے پوچھا تو
قرآن جانتا ہی اوسنے کہا ہان آپ نے کہا کیا تو نے یہ آیت نہین پڑھی ہی واٰخرون
اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا اور دوسرون نے اقرار کیا اپنے گناہونکا
اُنھون نے ملا دیا نیک عمل کو وہ شخص آپ کی زبان سے یہ آیت سنکر متحیر ہوگیا
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے مزاج مین مروت اور ہمت بہت تھی آپ کا دستور
تھا کہ جس قافلے مین عورت ہوتی اوسکے قریب نہ جاتے اور جسکے پاس تھوڑا
ہی مال ہوتا اوسکا مال نہ چھینتے اور جسکا مال لیتے اوسکے پاس بھی کچھ چھوڑ دیتے
اور نیکی پر آپ کی توجہ زیادہ رہا کرتی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شروع زمانے مین آپ ایک عورت پر عاشق تھے اور اوسکی
محبت مین رویا کرتے تھے لوٹ مار مین جو کچھ آپ کو ملتا اوس عورت کو بھیجدیتے
اور کبھی کبھی خود بھی اوسکے یہان جایا کرتے ایک بار شب کو ایک قافلہ آیا اور
اوس قافلہ مین ایک شخص یہ آیت پڑھتا تھا الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبهم
لذکر الله کیا نہین آیا ایمان والون کے لیے ایسا وقت کہ اونکے دل اللہ کے
خوف سے ڈرین اس آیت نے حضرت فضیلؒ کے دل پر اسطرح اثر کیا جیسے تیر
اثر کرتا ہی اوسی وقت آپ نے کہا افسوس مین کبتک لوٹ مار مین اپنی عمر
ضائع کرونگا اب وہ وقت آگیا کہ ہم اللہ کی راہ طے کرین یہ کہکر بہت روئے اور فرمایا
وجاء فتاب وانا ب یعنے وقت آگیا پس توبہ کی اور اللہ کی عبادت کرنے لگے پھر
ایک دوسرے جنگل کی طرف نکل گئے وہان ایک قافلہ اوترا ہوا تھا قافلہ والون مین
سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اس راہ مین فضیلؒ موجود ہی اب ہمین
دوسرے راستہ سے چلنا چاہیے آپ نے فرمایا خوف نہ کرو کیونکہ مین نے اپنی راہزنی
کی پیشہ سے توبہ کی ہی اور آپنے توبہ کرنے کے بعد اون لوگون سے جنکو پہلے تکلیف

Marfat.com

دی تھی اپنا قصور معاف کرایا مگر ایک یہودی نے آپکا قصور معاف نہ کیا اور اپنے ہم قوموں سے کہا کہ اب ہم مسلمانوں کی حقارت کر سکتے ہین اور حضرت فضیل رح سے کہا اگر تم چاہتے ہو کہ مین تمھارا قصور معاف کر دون تو یہ سامنے جو ٹیلا ہی اسکو یہان سے ہٹا دو آپ نے اوسکی مٹی ڈھونا شروع کی اتفاقاً ایک روز ایسی آندھی آئی کہ خود بخود وہ ٹیلا وہان سے اوڑ گیا جب یہودی نے یہ حال دیکھا کدورت اوسکے دل سے دور ہوئی اور حضرت فضیل رح سے کہنے لگا مین نے قسم کھائی تھی کہ جب تک تم میرا مال نہ دوگے مین قصور معاف نہ کرونگا میرے سرہانے اشرفیون کی تھیلی رکھی ہی تم اوٹھا کر مجھے دیدو تا کہ میری قسم پوری ہو جائے آپ نے تھیلی اٹھا کر اوس یہودی کو دیدی اوسنے کہا پہلے مجھے مسلمان کر دو اوسکے بعد مین تمھارا قصور معاف کرونگا آپ نے اوسے کلمہ پڑھایا وہ مسلمان ہو گیا اوسکے بعد آپ سے کہنے لگا کہ آپ کو معلوم ہی مین کیون مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا مین نہین جانتا اوسنے کہا مین نے توریت مین پڑھا تھا کہ جسکی توبہ سچی ہوتی ہی اگر وہ مٹی مین ہاتھ لگاتا ہی تو وہ مٹی سونا ہو جاتی ہی اور ابتک مجھے اس امر کی تحقیق نہ تھی کہ درحقیقت کون دین سچا ہی معلوم ہوا کہ تمھارا دین برحق ہی اسلیے کہ میرے سرہانے تھیلی مین مٹی تھی جب تم نے وہ تھیلی اٹھا کر مجھے دی تو اوسمین مٹی کے عوض اشرفیان مجھے ملین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک بار ایک شخص سے کہا کہ مین نے امور خلاف شرع بہت کیے ہین تو مجھے بادشاہ اسلام کے پاس لے چل تا کہ وہ مجھپر حد قائم کرے وہ شخص آپ کو بادشاہ کے پاس لے گیا بادشاہ نے آپ کو دیکھکر پہچانا کہ آپ نیکوکار ہین آپ کی بیحد عظمت کی اور لوگون کو حکم دیا کہ باعزاز تمام انکو انکے مکان تک پہونچا آوین جب آپ اپنے مکان کے دروازے پر آئے آواز دی

Marfat.com

چونکہ آپکی آواز بہت مضمحل تھی اسلیے آپ کی بی بی سمجھین کہ شائد انھون نے آج کوئی زخم کھایا ہی پکار کر کہا معلوم ہوتا ہی آج تمنے کوئی زخم کھایا ہی آپ نے فرمایا ہان بی بی نے پوچھا کہ کس عضو پر تمنے زخم کھایا آپ نے فرمایا آج میرا دل زخمی ہوا ہی پھر گھر مین داخل ہوکر بی بی سے کہا کہ مین حج کرنے جاتا ہون اگر تم کہو تو تمھین آزاد کردون اسلیے کہ میرے ساتھ چلنے مین تمھین تکلیفین بہت اُٹھانا پڑین گی اُنھون نے کہا ابتک مین کبھی تمسے جدا نہین ہوئی ہون اب بھی جہان تم جاؤگے مین تمھارے ساتھ چلون گی اور خدمت کرون گی آپ نے بی بی کو ہمراہ لیا اور مکۂ معظمہ روانہ ہوے اللہ نے راستہ اونپر آسان کردیا مکۂ معظمہ پہونچکر آپ نے وہان کی مجاوری اختیار کی وہان بعض اولیاء اللہ سے آپ نے ملاقات کی اور ایک زمانے تک حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت مین بسر کی اور اونسے علم حاصل کیا اور ریاضت مین اعلیٰ درجے کا کمال پیدا کیا مکے کے لوگ آپ کے پاس آکر جمع ہوتے تھے اور آپ اونکے سامنے وعظ کہا کرتے تھے آپ کے رشتہ دار آپ کی ملاقات کو آئے آپ نے اپنے پاس کسی کو آنے نہ دیا جب اون لوگون نے بیحد اصرار کیا تو بالاخانہ پر چڑھ گئے آپ نے اون لوگون سے کہا کہ اللہ تمھین عقل دے اور کسی اچھے کام مین مشغول کرے ان الفاظ کو آپ نے کچھ ایسے طرز سے فرمایا کہ اُن لوگون کے دل پر بیحد اثر ہوا اور بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوشیار ہوے اپنے وطن واپس ہوے مگر آپ اُس بالاخانہ پر کھڑے رو یا کیے اور اونکے لیے دروازہ نہ کھولا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شب کو ہارون رشید نے فضیل برمکی سے کہا کہ مجھے کسی بزرگ کے پاس لیچلو وہ حضرت سفیان بن عیینہؒ کے پاس لے گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا سفیانؒ نے پوچھا کون ہی فضیل برمکی نے کہا امیر المومنین تشریف

لائے ہین سفیان رح نے کہا اب مجھے پہلے سے اونکی آمد کی کیون خبر نہ کردی کہ مین کچھ دور اونکے استقبال کو آتا ہارون رشید نے یہ بات سنکر فضیل برمکی سے کہا کہ جیسے بزرگ کو مین تلاش کرتا ہون یہ ویسے نہین ہین انکے پاس مجھے کیون لایا اونھون نے کہا جیسا بزرگ آپ تلاش کرتے ہین ویسا سوا فضیل بن عیاض کے کوئی دوسرا نہین ہی اور خلیفہ کو حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے دروازے پر لائے اوسوقت حضرت فضیل رح یہ آیت پڑھ رہے تھے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین امنوا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے برے کام کیے ہین اس بات کا کہ ہم اُن کو لوگون کے برابر کردین جنھون نے نیک کام کیے ہین ہارون رشید نے کہا کہ اس آیت سے بڑھکر اور نصیحت کیا ہوسکتی ہی پھر دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہی فضیل برمکی نے کہا امیر المومنین تشریف لائے ہین آپ نے جواب دیا اونھین مجھسے کیا کام ہوسکتا ہی اور مجھے اونسے کیا علاقہ ہے مجھے مشغول مت کرو فضیل برمکی نے کہا کہ اطاعت حکام واجب ہی آپ نے جواب دیا مجھے رنج مت دو فضیل برمکی نے کہا ہمین اندر آنے کی اجازت دو نہین تو ہم بے اجازت چلے آئینگے آپ نے کہا مین اجازت نہ دونگا اور بے اجازت آنے مین تمکو اختیار ہی یہ دونون اندر آئے آپ نے چراغ بجھادیا تاکہ ہارون رشید کی صورت نظر نہ آئے اتفاقاً اُس اندھیرے مین ہارون رشید کا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر پڑگیا آپ نے فرمایا یہ ہاتھ کیسا نرم ہی اگر دوزخ سے نجات پاجائے یہ فرماکر نماز کی نیت باندھ لی ہارون رشید رونے لگا جب آپ نے سلام پھیرا ہارون رشید نے کہا آپ کچھ فرمائیے آپ نے کہا تمھارے باپ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اونھون نے حضرت سے عرض کیا کہ مجھے کسی قوم کا سردار کیجیے آپ نے فرمایا مین نے تمھین نفس کا سردار کیا یعنے تمھارا نفس خدا کی طاعت مین خلق کی

ہزار سال کی اطاعت سے بہتر ہی اسلیے کہ حکومت کی وجہ سے قیامت مین ندامت حاصل ہوگی ہارون رشید نے کہا کچھ اور فرمایئے آپ نے کہا جب حضرت عمر بن عبد العزیز سلطنت پر بیٹھے تو اونھون نے حضرت سالم بن عبد اللہ اور حضرت رجاء بن حیوۃ اور حضرت محمد بن کعب رحمہم اللہ کو بلا کر کہا کہ مین اس کاروبار مین مبتلا ہون میری تدبیر کیا ہی ایک نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ قیامت مین نجات پاؤ تو تمھین لازم ہی کہ بوڑھے مسلمان کو اپنے مان باپ کی جگہ اور جوانون کو بھائیون کی جگہ اور بچون کو فرزند کی جگہ اور عورتون کو بہن اور مان کی جگہ خیال کرو اور وہی برتاؤ اونکے ساتھ کرو جو مان باپ بھائی بہن فرزند کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ ہارون رشید نے کہا کچھ اور فرمایئے آپ نے کہا کہ دیار اسلام کو مثل اپنے گھر کے سمجھ اور مسلمانون کو مثل اپنی اولاد کے خیال کر ہارون رشید نے کہا کچھ اور فرمایئے آپ نے کہا کہ بزرگون کے ساتھ مہربانی اور بھائیون کے ساتھ احسان اور اولاد کے ساتھ نیکی کر پھر فرمایا مین تیری خوبصورت صورت سے خوف کرتا ہون کہ دوزخ کی آگ مین نہ مبتلا ہو اور وہان تیری صورت بُری نہ ہو جائے کم من وجہ صبیح فی النار قبیح وکم من امیر ھناک اسیر یعنے بہت اچھی صورتین قیامت کے دن دوزخ مین بُری ہو جائینگی اور بہت امیر وہان قیدی ہو جائینگے ہارون رشید رونے لگا اور کہا کچھ اور فرمایئے آپ نے فرمایا خدا سے ڈر اور اوسکے جواب کیلیے ہوشیار رہ کیونکہ اللہ تعالی قیامت مین تجھ سے ایک ایک مسلمان کے بارہ مین سوال کرے گا اور ہر ایک کا انصاف کریگا اگر تیری سلطنت کے زمانے مین کوئی بڑھیا افلاس کی وجہ سے اپنے گھر مین بھوکی سو رہی ہوگی تو وہ قیامت مین تیرا دامن پکڑ کے انصاف کی طالب ہوگی۔ ہارون رشید یہ باتین سنکر روتے روتے بیہوش ہو گیا فضیل برمکی نے آپ سے کہا بس کیجیے آپ نے تو امیر المومنین کو

Marfat.com

مار ہی ڈالا آپ نے جواب دیا اے ہامان خاموش رہ مین نے اوسے نہین مار ڈالا بلکہ تو نے اور تیری قوم نے اوسکو مردہ کر دیا ہارون رشید اس قول پر اور بیقرار ہوکر رونے لگا اور فضیل برمکی سے کہا کہ تجھے اسوجہ سے ہامان کہا کہ تو مجکو فرعون جانتا ہی پھر آپ سے پوچھا آپ کو کسی کا کچھ قرض دینا ہی آپ نے فرمایا ہان اللہ کا قرض مجھے دینا ہی یعنے اوسکی اطاعت اوس حد تک کرنا ہی کہ اوسنے اوسکے لیے مجھے پیدا کیا ہی لیکن یہ قرض مجھسے ادا نہین ہوتا ہی اگر قیامت مین مجھسے اوسنے اسکا سوال کیا تو میرے پاس کوئی جواب نہین ہارون رشید نے کہا مین پوچھتا ہون کہ آپ کو کسی انسان کا قرض تو دینا نہین ہی آپ نے فرمایا اللہ نے اسقدر مجھے نعمتین دی ہین کہ مجھے قرض لینے کی ضرورت نہین ہارون رشید نے بطور نذر ایک ہزار دینار کی تھیلی آپ کے سامنے پیش کی اور کہا یہ مال حلال ہی مجھے اپنی مان کے ورثہ مین ملا تھا آپ اسکو قبول فرمائین آپ نے کہا افسوس میری نصیحتون سے تو نے فائدہ حاصل نہین کیا اور یہین سے ظلم کرنا شروع کیا تعجب ہی کہ مین نے تجھے نجات کی طرف بلایا اور تو مجھے ہلاکت مین ڈالنے کا قصد کرتا ہی مین نے کہا کہ حقداروں کو مال دے تو غیر حقدار کو دیتا ہی اسکے بعد ہارون رشید کو رخصت کرکے دروازہ بند کر لیا ہارون رشید کہنے لگا واقعی یہ مرد صاحب فضل ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن آپ اپنے لڑکے کو گود مین لیے ہوے پیار کر رہے تھے لڑکے نے پوچھا کیا آپ مجھے دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان لڑکے نے جواب دیا اور خدا کو بھی دوست رکھتے ہین دو شخصون کی دوستی ایک دل مین نہین رہ سکتی آپ سمجھ گئے کہ یہ تنبیہ جناب باری کی طرف سے ہی لڑکے کو گود سے اُتار دیا اور عبادت الٰہی مین مشغول ہو گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ عرفات مین کھڑے تھے اور خلق کی گریہ و زاری سُن رہے تھے

Marfat.com

یکایک آپنے فرمایا سبحان اللہ اگر اتنی مخلوق اسقدر گریہ وزاری کرکے کسی بخیل سے بھی روپیہ مانگتی تو وہ ضرور دیدیتا اور رہایوس نہ پھیرتا تیرے نزدیک ان سبکا بخشدینا بالکل آسان ہی اسلیے کہ تو کریم ہی اور تمام کرم کرنیوالون سے بہتر ہی تجھسے ضرور امید ہی کہ تو ان سب بخشش مانگنے والون کو بخشدیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ عرفات کی رات کو لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ اہل عرفات کے بارے مین کیا کہتے ہین آپ نے فرمایا اگر فضیل ان لوگون مین نہوتا تو سب بخشدیے جاتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا اسکا کیا سبب ہی کہ ڈرنیوالے ہمکو نظر نہین آتے آپ نے جواب دیا چونکہ تم خود ڈرنے والے نہین ہو اسلیے وہ تمسے پوشیدہ ہین اگر یہ صفت تم مین بھی ہوجائے تو کوئی ڈرنے والا تمسے پوشیدہ نہ رہے قاعدہ ہی کہ خائف کو خائف اور غیر خائف کو غیر خائف نظر آتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ انسان کو خدا کی دوستی مین کب کمال حاصل ہوتا ہی آپ نے جواب دیا جب منع کرنا اور عطا کرنا اسکے نزدیک برابر ہوجاتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا کہ ایسے مرد کے حق مین جو لبیک کہنے کا ارادہ کرتا ہو اور اُسمین لاہونے کی وجہ سے لبیک نہ کہتا ہو آپ کیا فرماتے ہین آپ نے جواب دیا مجھے امید ہی کہ کوئی لبیک کہنے والا ایسے شخص سے مرتبہ مین زائد نہین ہوسکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے اصل دین کی دریافت کی آپ نے فرمایا اصل دین کی عقل ہی پھر پوچھا اصل عقل کی کیا ہی آپ نے فرمایا حلم پھر دریافت کیا اصل حلم کی کیا ہی آپ نے فرمایا صبر۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ حضرت امام احمد حنبلؒ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت فضیلؒ کو کہتے ہوے سنا کہ طالب دنیا ذلیل ہوتا ہی مین نے آپ سے نصیحت کرنیکو کہا آپ نے فرمایا تابع بن اور متبوع نہ بن کیونکہ تابع بننا پسندیدہ ہے -

نقل کیا ہی - کہ حضرت بشر حافیؒ نے آپ سے پوچھا کہ زہد اور رضا دونون مین کسکو فضیلت ہی آپ نے فرمایا رضا کو فضیلت ہی اسلیے کہ جو راضی برضاے مولی ہوتا ہی وہ کوئی مرتبہ اپنے مرتبے سے زائد نہین طلب کرتا ہی -

نقل کیا ہی - کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک بار شب کو مین آپ کے پاس گیا اور آیات اور احادیث اور اقوال پسندیدہ مین نے بیان کیے پھر کہا تمام راتون مین آجکی رات اچھی ہی اور تمام جلسون مین آج کا جلسہ اچھا ہی اور ایسا جلسہ ضرور خلوت سے بہتر ہوگا آپ نے فرمایا تمام راتون مین آج کی رات بری اور تمام جلسون مین آج کا جلسہ برا ہی مین نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اسلیے کہ تم تمام شب اسی فکر مین رہے کہ ایسی بات کہو جو مجھے پسند ہو اور مجھے فکر رہی کہ ایسا جواب دون جو تم پسند کرو ہم دونون اسی فکر مین اللہ سے غافل رہے سب سے اچھی تنہائی ہی جسمین بندہ مالک سے مناجات کرے -

نقل کیا ہی - کہ ایک بار آپ نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کو اپنے سامنے آتے ہوئے دیکھا فرمایا جہان سے آئے ہو وہان پلٹ جاؤ اور اگر تم نہ پلٹوگے تو مین پلٹ جاؤنگا تم اسلیے آئے ہو کہ مجھسے باتین کرو اور مین بھی باتین کرون -

نقل کیا ہی - کہ ایک شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اوسکے آنیکا سبب دریافت کیا اوسنے کہا اسلیے آیا ہون کہ آپ سے آسائش پاؤن اور آپکی گفتگو سے اُنس اور محبت حاصل کرون آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ یہ وحشت سے نزدیک ہی اور تم اسلیے آئے ہو کہ مجھے جھوٹ سے فریب دو اور مین تمھین

جھوٹ سے فریب دون جہان سے آئے ہو وہان پلٹ جاؤ۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ بیمار ہو جاؤن تاکہ نماز جماعت کو نہ جاؤن اور کسی کو نہ دیکھون اور فرمایا کہ انسان کو ایسی جگہ خلوت مین بیٹھنا چاہیے کہ کوئی دوسرا دکھائی نہ دے اور فرمایا مین ایسے شخص کا بڑا شکر گذار ہون جو میرے پاس آکر مجھے سلام نہ کرے اگر مین بیمار پڑون تو عیادت کو نہ آئے اور فرمایا کہ شب کو مجھے خوشی ہوتی ہی اسلیے کہ شب کو خلوت پورے طور سے حاصل ہوتی ہی اور دن کو مجھے رنج ہوتا ہی اسلیے کہ لوگ آکر مجھے تشویش مین ڈالتے ہین اور فرمایا کہ وہ شخص اچھائی سے دور ہو جاتا ہی جو لوگون سے ملتا ہی اور تنہائی مین نہین رہتا۔ اور فرمایا جو شخص اپنے اعمال کی گفتگو کرتا ہی اوسکی بات کم ہوتی ہی مگر اوس چیز مین کہ کار آمد ہو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والے کی زبان گونگی ہو جاتی ہی اور فرمایا جس بندے کو اللہ دوست رکھتا ہی اوسے غم دیتا ہی اور جسکو دشمن رکھتا ہی اوسکو عیش دنیا دیتا ہی اور فرمایا جس امت مین کوئی شخص روتا ہی وہ تمام امت غمگین کر دی جاتی ہی اور فرمایا تمام چیزون کی زکوۃ مقرر ہی اور عقل کی زکوۃ اندوہ طویل ہی اور یہی وجہ ہی کہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا اندوہگین زیادہ رہتے اور فرمایا جسطرح بہشت مین رونا تعجب ہی اوسی طرح دنیا مین ہنسنا ہی اسلیے کہ بہشت رونے اور دنیا ہنسنے کی جگہ نہین ہی اور فرمایا جسکو اللہ کا خوف ہوتا ہی بیکار بات نہین کرتا اور دنیا کی محبت اوسکو نہین ہوتی ہی اور فرمایا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہی تمام چیزین اوس سے ڈرتی ہین اور جو اللہ سے نہین ڈرتا خود تمام چیزون سے ڈرتا ہی اور فرمایا بندے کو علم کے موافق خوف ہوتا ہی اور بندے کا زہد دنیا مین اوتنا ہی ہوتا ہی جتنی اوسے آخرت کی محبت ہوتی ہے اور فرمایا مین نے امت محمدی مین

ابن سیرین سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور امید کرنے والا کسی کو نہین دیکھا اور
فرمایا اگر تمام دنیا میرے لیے حلال کردی جائے تو مین دنیا سے اسقدر شرم کرون جسقدر
لوگ مردار سے شرم کرتے ہین - اور فرمایا اللہ نے تمام برائیان ایک جگہ جمع کی
ہین اور دنیا اوسکی کنجی ہی اور فرمایا دنیا مین آنا آسان ہی مگر یہان سے بری الذمہ
جانا مشکل ہی اور فرمایا دنیا بیمارخانہ ہی اور خلق مثل دیوانون کے ہی اور دیوانے
ہمیشہ جکڑے ہوے مکانون مین رہتے ہین اور فرمایا قسم اللہ کی اگر آخرت مٹی
کی اور دنیا سونے کی ہوتی تو بھی خلق کو رغبت آخرت کی جانب ہوتی اور جس صورت
مین کہ دنیا مٹی کی اور آخرت سونے کی ہی تو اب رغبت آخرت ہی کی جانب ہونا
اچھا ہی - اور فرمایا دنیا مین جب انسان کو کوئی چیز دیجاتی ہی تو آخرت مین اوسکے
سو حصے کم دیے جاتے ہین اسلیے کہ خدا کے یہان وہی ملیگا جو انسان نے کمایا
یا کماتا ہی اب انسان کو اختیار ہی چاہے آخرت مین کم کرے چاہے زائد اور فرمایا
دنیا مین اچھا کپڑا پہننے اور اچھا کھانا کھانے کی عادت نہ ڈالو اسلیے کہ قیامت مین
اوس لباس اور اوس کھانے سے محروم رہوگے اور فرمایا جن لوگون نے
آپس مین تکلف کی وجہ سے ملنا جلنا چھوڑا ہی جب تکلف اٹھ جائے گا مل
جل کر زندگی بسر کرین گے اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے پہاڑون کو خطاب کیا کہ
ہم تم مین سے کسی پہاڑ پر اپنے نبی سے کلام کرین گے سوا کوہ طور کے
تمام پہاڑون کو قبل از وقوع واقعہ تکبر پیدا ہوگیا اسی لیے اللہ تعالی نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا اللہ تعالی کو تواضع پسند ہی
واضح ہو کہ احکام الہی کی پیروی کرنے کو تواضع کہتے ہین اور فرمایا تکبر کرنیوالا
تواضع سے بے نصیب ہو جاتا ہی اور فرمایا تین شخص کو دنیا مین تلاش کیے
جائین نہ ملین گے ایک عالم باعمل دوسرے عامل با اخلاص تیسرے برادر

Marfat.com

بے عیب۔ اور فرمایا جو شخص اپنے بھائی کا بظاہر دوست اور باطن مین دشمن
ہوتا ہی اوسپر اللہ لعنت کرتا ہی اور اوسکے اندھے اور بہرے ہونے کا خوف
ہی۔ اور فرمایا ایک زمانہ وہ تھا جس مین عمل کرتا رہا تھا اب عمل نہ کرنا رہا ہی
اور فرمایا خلق کے دکھانے کے واسطے عمل کو دوست رکھنا اور خلق کے
دکھانے کو عمل کرنا شرک ہی اخلاص اوسکا نام ہی جو ان دونون برائیون سے
محفوظ ہو اور فرمایا مین قسم کھا کر یہ کہتا کہ مین ریاکار ہون اچھا سمجھتا ہون اس
امر سے کہ کہون مین ریاکار کا دیکھنے والا ہون اور فرمایا تقدیر الٰہی پر راضی رہنے
والا زاہد اور اہل معرفت ہی اور فرمایا پورے طور سے خدا کو پہچاننے والا
اوسکی عبادت پورے طور سے ادا کرتا ہی اور فرمایا جو برادران اسلام سے
مدد کا طالب نہو جوانمرد ہی اور فرمایا اصل توکل اسکا نام ہی کہ سوا خدا کے کسی
سے نہ امید رکھے نہ خوف اور متوکل اوسکو کہتے ہین جو خدا پر شاکر ہو اور فرمایا اگر
تجھسے لوگ پوچھین کہ تو خدا کا دوست ہی تو تو کچھ جواب نہ دے اسلیے کہ اگر تو
یہ کہے کہ اللہ کا دوست نہین ہون تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیگا اگر یہ کہے
کہ اللہ کا دوست ہون تو جھوٹ ہوگا اسلیے کہ اللہ کے دوست جو افعال کرتے ہین
وہ تو نہین کرتا ہی اور فرمایا کہ مین رفع حاجت کے لیے جسوقت جاتا ہون تو
یاد الٰہی ترک ہو جاتی ہی اسلیے مجھے اللہ سے شرم آتی ہی حالانکہ تین شبانہ روز
مین آپ ایک مرتبہ رفع حاجت کو جایا کرتے تھے اور فرمایا کہ بہت لوگ غسلخانہ
سے پاک ہو کر آتے ہین اور بہت لوگ اپنے خبث باطن کیوجہ سے کعبہ سے ناپاک
آتے ہین یعنے اونکے گناہ حج کرنے سے معاف نہین ہوتے ہین اور فرمایا عقلمندون
سے لڑنا بے عقلون کے ساتھ حلوا کھانے سے زائد آسان ہی۔ اور فرمایا فاسق کے
سامنے ہنسنے والا اپنے دین کو برباد کرتا ہی۔ اور فرمایا جو کوئی چارپایہ کو لعنت کرتا

Marfat.com

ہی تو چار پایہ کہتا ہی کہ مجھ مین اور تجھ مین جو گنہگار زائد ہو اوسپر لعنت ہو اور
ہم دونون کی طرف سے آمین ہو۔ اور فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میری ایک
دعا قبول ہوگی تو مین بادشاہ کے لیے دعاے خیر مانگون تاکہ تمام خلق کو فائدہ ہو
اپنے لیے دعا نہ مانگون کیونکہ اپنے لیے دعا مانگنے مین صرف اپنا ہی فائدہ مقصود
ہی اور فرمایا کہ انسان کو زیادہ کھانا اور زیادہ سونا خراب کرتا ہی اور فرمایا کہ انسان
مین دو خصلتین نادانی کی بنا ہین ایک بلاوجہ ہنسنا دوسرے اورونکو نصیحت
کرنا اور خود اوسپر عمل نہ کرنا اور شب بیداری سے بھاگنا اور فرمایا اللہ نے کہا ہی
جب بندہ مجھے یاد کرتا ہی مین اوسے یاد کرتا ہون جب بندہ مجھے بھولتا ہی مین اوسے
بھولتا ہون اور برے کام کرنے کے بعد مجھے یاد کرنا قصور ہی اور فرمایا اللہ نے
کسی پیغمبر پر وحی بھیجی کہ گنہگارون کو مبارکباد دو کہ جب تم توبہ کروگے مین
قبول کرلونگا اور صدیقون کو ڈرا دو کہ اگر مین قیامت مین عدل کرونگا تو تم سب
عذاب کے مستحق ہو جاؤگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا عاد بابِ
متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار متفرق پروردگار بہتر ہین یا اللہ ایک غالب

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے اپنے صاحبزادے کو دیکھا کہ ہاتھ مین دینار لیے
ہین اور اوسکا میل صاف کر رہے ہین آپ نے فرمایا کہ تمھارے لیے اسکا ترک
کرنا دس حج اور دس عمرے کے ثواب سے اچھا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کے صاحبزادے علیل ہوے آپ نے دعا کی اے
اللہ اسکو صحت دے فورًا اونکو صحت ہوگئی۔

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے اے اللہ تیرا قاعدہ ہی کہ تو اپنے دوستونکو
اور اونکے اہل و عیال کو بھوکا اور ننگا رکھتا ہی اونکو اسقدر افلاس دیتا ہی کہ

Marfat.com

شب کو اونکے گھر مین چراغ بھی نہین جلتا ہی مجھے تو نے یہ دولت کیون عطا کی اسلیے کہ مین اپنے کو تیرے دوستون کے مرتبہ کا نہین پاتا ہون اور کبھی مناجات مین فرماتے اے اللہ میرے حال پر رحم کر اور مجکو عذاب سے محفوظ رکھ اسلیے کہ تو دانا اور ستار ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ تیس سال تک کسی نے آپکو ہنستے نہین دیکھا لیکن جب آپکے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو آپ نے تبسم فرمایا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے کہا کہ اللہ اوسکی موت سے راضی ہوا مین اوسکی رضا کی موافقت مین ہنسا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک قاری نے آپ کے سامنے ایک آیت قرأت اور خوش آوازی سے پڑھی آپ نے اوس سے کہا کہ میرے بیٹے کے پاس جاکر پڑھ لیکن القارعۃ نہ پڑھنا اسلیے کہ اوسے خوف الٰہی بہت ہی قیامت کا ذکر سننے کی طاقت نہین رکھتا ہی قاری وہان گیا اور اتفاق سے یہی سورہ اوسنے پڑھی آپ کے صاحبزادے نے ایک چیخ ماری اور جان بحق تسلیم ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ آخری وقت مین فرمانے لگے کہ مجھے پیغمبرون پر رشک نہین ہی اسلیے کہ انھین بھی قبر اور قیامت اور دوزخ اور پلصراط درپیش ہی اور سب قیامت مین نفسی نفسی کہینگے اور مجھے فرشتون پر بھی رشک نہین اسلیے کہ اونھین انسان سے بھی زائد خوف ہی مجھے اُن لوگون پر رشک ہی جو اپنی مان کے پیٹ سے دنیا ہی مین نہین آئے اور نہ آئینگے۔ نزع کے وقت آپکی دو لڑکیان بقید حیات تھین آپ نے اونکے واسطے بی بی کو وصیت کی کہ میرے بعد انھین جبل ابوقبیس پر لیجانا اور اللہ سے کہنا فضیل نے مرتے وقت کہا ہی کہ اپنی زیست بھر مین نے انکی پرورش کی اب تو نے مجھے قبر مین بھیجا ہی یہ دونون تیرے حوالے ہین بعد انکے دفن کے آپ کی بی بی نے مطابق وصیت کے عمل کیا آپ پہاڑ پر رو کر دعا

Marfat.com

فرماہی رہی تھین کہ شاہ یمن مع اپنے دو بیٹون کے وہان آیا اور حال دریافت
کر کے کہا اگر آپ اجازت دین تو مین ان لڑکیون کو لیجاؤن اور اپنے بیٹون کے
ساتھ شادی کر دون آپ کی بی بی نے اجازت دی شاہ یمن لڑکیون کو لے گیا
اور دھوم سے شادیان کین اللہ نے اون لڑکیون کو اپنی حفاظت مین لیا تھا
عیش و آرام اونکے لیے مہیا کر دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حضرت
فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے انتقال پر زمین و آسمان روتا تھا اور ایک
سناٹا ہو گیا تھا رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ بڑے متقی پرہیزگار تھے آپ نے بہت بزرگان
دین سے شرف ملاقات حاصل کیا اور بہت دن حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
کی صحبت مین رہے حضرت شیخ العراق جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جو علوم اولیاء
اللہ کو حاصل ہوتے ہین حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ اون سب کی کنجی تھے
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مجلس مین آئے
لوگون نے آپ کو نظر حقارت سے دیکھا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے سید
ابراہیم فرما کر آپ کو اپنے پاس بلایا لوگون نے پوچھا کہ انکو سرداری کیونکر ملی حضرت
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ہر وقت یاد الٰہی مین زندگی بسر کرتے ہین
ہم لوگ کار دنیا بھی کرتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ بادشاہ ملک بلخ کے تھے جاہ و حشم آپ کا بہت تھا
ایک بار آپ سو رہے تھے آدھی رات کو چھت پر کچھ آہٹ معلوم ہوئی آپ

Marfat.com

چونک کر آواز دی کون ہی جواب ملا آپ کا جان پہچان ہون ایک اونٹ کھو گیا ہی اوسے ڈھونڈھنے آیا ہون آپ نے کہا کوٹھے پر اونٹ کیسے ملے گا اوسنے جواب دیا پھر تمھین اس لباس شاہی مین خدا کیونکر ملے گا یہ سنکر آپ کو خوف الٰہی طاری ہوا دوسرے روز جب دربار مین آپ بیٹھے ایک شخص باشوکت دربار مین چلا آیا اُسکی ہیبت اسدرجہ اہل دربار پر طاری ہوئی کہ کوئی پوچھ نہ سکا کون ہی کیون آیا ہی وہ درانہ آپ کے تخت کے پاس آکر ادھر اودھر دیکھنے لگا آپ نے پوچھا کیا دیکھتا ہی اوسنے کہا کچھ نہین مین یہان قیام کرنے آیا تھا لیکن یہ سراے ہی مین یہان نہ رہون گا آپ نے کہا کہ یہ سرا نہین ہے بلکہ میرا محل ہی اوسنے کہا کہ تمسے پہلے یہ کسکا محل تھا آپ نے کہا میرے باپ کا پھر اُسنے کہا اونسے پہلے آپ نے کہا میرے دادا کا - اوس مردنے کہا تمھین بتاؤ سرا نہین ہی تو کیا ہی کہ ایک آتا ہی اور ایک جاتا ہی یہ کہکر وہ نظر سے غائب ہوگیا آپ اوسے ڈھونڈھنے چلے بمشکل اوس سے ملاقات ہوئی نام پوچھا اوس مردنے کہا مین خضر ہون آپ کو ہیبت الٰہی طاری ہوئی واپس آکر حکم دیا سامان تیار ہو ہم سیر کو جائینگے چشم زدن مین سب سامان تیار ہو گیا اور آپ صحرا کیطرف چلے لشکر پیچھے رہگیا آپ تنہا صحرا مین سیر کر رہے تھے یکایک آواز سنائی دی بیدار ہو جاؤ اوس سے پہلے کہ موت تمھین بیدار کرے متواتر یہ آواز آئی آپ اون آوازون سے اور بیخود ہوگئے پھر ایک ہرن نمودار ہوا آپ نے اُسکا پیچھا کیا اوسنے کہا مین خدا آپکو شکار کرنے آیا ہون آپ مجھے شکار نہین کر سکتے کیا اللہ نے آپکو اسی کام کے واسطے پیدا کیا ہی جو آپ کر رہے ہین آپ نے اوسکا پیچھا چھوڑا یہی آواز زین پوش سے سنی اور خوف ہوا پھر گریبان سے یہی آواز سنی اور خوف ہوا اب مرتبہ کشف بالکلیہ حاصل ہوگیا آپ اسقدر روئے کہ تمام لباس

اور گھوڑا اشکون سے تر ہو گیا پھر توبہ نصوح کی اور ایک طرف کو روانہ ہوے راہ
مین ایک شاہی چرواہا کمل کا کرتا اور اون کی ٹوپی پہنے ہوے شاہی بھیڑین
چرا رہا تھا اوسکو آپ نے اپنا لباس شاہی اور گھوڑا دیدیا اور اُسکا کرتا اور ٹوپی
خود لیکر پہنی اور کہا کہ یہ بھیڑین بھی ہمنے تجھے دیدین اور پیادہ پا پہاڑون اور
جنگلون مین پھرنے لگے پھرتے پھرتے ایک پُل پر آپ کا گذر ہوا ایک اندھا اوس
پل پر جا رہا تھا آپ نے فرمایا اللھم احفظہ اے اللہ اس اندھے کو بچا وہ اندھا
ہوا پر اوڑ گیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا آپکو خیال ہوا کہ نہین معلوم یہ کون بزرگ
ہی پھر جنگلون مین پھرتے پھرتے نیشاپور پہونچے وہان ایک غار مین سکونت اختیار
کر کے مجاہدات اور ریاضات مین مشغول ہوے پنجشنبہ کو غار سے باہر آکر تمام دن
لکڑیان جنگل کی چنکر جمع کرتے اور جمعہ کو شہر مین جاکر فروخت کر کے روٹی
خریدتے نصف فقرا کو دیکر نصف خود تناول فرماتے اور شہر سے جمعہ کی نماز پڑھکر
پھر اپنے مقام پر آکر آئندہ جمعہ تک عبادت الٰہی کیا کرتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جاڑے کے زمانے مین وہان برف بکثرت گری مگر آپ نے اوسی
حالت مین برف کے پانی سے غسل کیا اور یاد الٰہی مین مشغول ہوے صبح کو آپکو
سردی بہت معلوم ہوئی خیال کیا اگر آگ ہوتی تو آرام ملتا یہ خیال ختم ہونے پایا
تھا کہ آپ کو معلوم ہوا کسی نے پوستین آپ پر ڈال دی آپ گرم ہو گئے اور سو رہے
جب بیدار ہوے دیکھا کہ ایک اژدہا آپ کے اوپر ہی اور اُسی نے آپ کو گرم
کر دیا تھا آپ نے دعا کی اے اللہ تو نے لطف کی صورت مین میرے آرام کیواسطے
بھیجا تھا مگر اب تو یہ مجھے قہر ہو گیا ہی وہ اژدہا فوراً آپکے اوپر سے ہٹ کر غائب ہو گیا

نقل کیا ہی۔ کہ جب لوگون کو آپ کا حال اور مقام سکونت کا معلوم ہوا زیارت
کو آنے لگے آپ تنہائی پسند تھے اسلئے ایک دن وہان سے مکہ معظمہ کیطرف روانہ

Marfat.com

ہو گئے۔ اور کسی کو خبر نہو ئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمہ اللہ اوس غار کی زیارت کو تشریف لے گئے تو فرمایا کہ اگر مشک سے بھی یہ غار بھرا ہوتا تو ایسی خوشبو نہ دیتا جو ایک بزرگ کے رہنے کی وجہ سے خوشبو دے رہا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ صحرا نوردی کی حالت مین ایک بزرگ آپ کو ملے اور اونھون نے اسم اعظم بتایا آپ نے اسم اعظم کو اپنا وظیفہ مقرر کیا فوراً حضرت خضر علیہ السلام آئے اور کہا جسنے تمھین اسم اعظم بتایا وہ حضرت الیاس علیہ السلام میرے بھائی تھے حضرت خضر علیہ السلام راہ ہدایت مین حکم آلہی سے آپ کے مرشد ہوے جسکی بدولت آپکو فضائل کثیر حاصل ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین کہ ایکبار مین صحرا نوردی کرتا ہوا ذات العرق مین پہونچا مین نے دیکھا کہ وہان ستر مرد گدڑی پوش مقتول پڑے ہین مین اونکے ادھر اودھر پھرا ایک مین کچھ جان دیکھی اوس سے پوچھا تم لوگون کا یہ کیا حال ہی اوسنے واقعہ اسطرح بیان کیا کہ ہم سب صوفی تھے اور اللہ پر توکل کر کے صحرا کو نکلے اور سب نے دلمین عہد کر لیا تھا کہ سوا خدا کے کسی سے بات یا کوئی حرکت و سکون غیر خدا کے لیے نہ کرینگے اور سوا خدا کے کسی کی طرف نہ دیکھینگے یہ قصد کر کے جب ہمنے راہ طے کی اور احرام کے میدان مین آئے تو حضرت خضر علیہ السلام ہمارے استقبال کو آئے اونسے ہم لوگون نے سلام علیک کی اور اپنے دل مین سب نے اس بات کا شکر کیا کہ اللہ نے ہماری کوشش قبول کی اوسیوقت خطاب آلہی ہوا کہ تم لوگ دروغگو ہو اپنے قول سے پھر گئے اور سوا ہمارے تمنے دوسرے سے کلام کیا ہم اسکا تم سب سے بدلا لین گے۔ رباعی

خونریز بود ہمیشہ در کشور ما ✤ جان عود بود ہمیشہ در مجمر ما

داری سرما وگرنہ دور از بر ما ❁ ما دوست کشیم و تو نداری سرما

ترجمہ یعنے ہمیشہ ہمارے ملک مین خونریزی ہوا کرتی ہی ہماری انگیٹھی مین ہمیشہ جان عود کے بدلے جلتی ہی۔ اگر تمھین ہمارا خیال ہی تو آؤ ورنہ ہمارے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہین۔ ہم دوست کش ہین اور تمھین ہمارا خیال نہین ہی۔ یہ سب اس بازپرس کی وجہ سے مقتول ہوے ہین ای ابراہیم اگر تمھین واقعی اللہ کی محبت ہی تو اس راہ مین قدم رکھو ورنہ پلٹ جاؤ ابھی کچھ نہین گیا ہی ورنہ آگے ذلت وخواری کا سامنا ہوگا آپ نے اوس سے پوچھا تم کیونکر بچ گئے اوسنے کہا کہ مین مرتبہ مین ان لوگون سے کم تھا اس لیے ابھی اوس مرتبہ کو حاصل کر رہا ہون پھر اوسنے آپ کو یہ نصیحت کی علیک بالماء والمحراب یعنے اے ابراہیم تمھین چاہیے کہ اپنے اوپر صرف پانی اور محراب لازم کرلو اس سے زائد قرب باری حاصل نہ کرو اسلیے کہ زائد قرب حاصل کرنے مین بہت بلائین پیش آتی ہین خدا نہ کرے کہ کوئی شخص اللہ کے سامنے بے ادب ہو جائے اور ایسے دوست سے ڈرو جو حاجیون کو مثل کفار روم کے بیدردی سے قتل کرتا ہے اسکے بعد وہ شخص بھی جان بحق تسلیم ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے راہ مکہ معظمہ کی چالیس برس مین طی فرمائی اسطرح پر کہ ہر قدم پر نماز ادا کرتے اور گریہ وزاری جناب باری مین کرتے مکہ کے بزرگون نے جب آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی استقبال کو مکہ سے باہر آئے جب آپکو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ قافلہ سے الگ ہوگئے تاکہ لوگ آپ کو نہ پہچانین چونکہ خدمتگار استقبال کرنیوالونکے شہر کے باہر پہلے ہی آگئے تھے جب اوفنون نے آپ کو دیکھا تو دریافت کیا کیا حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کا قافلہ قریب آگیا ہی لوگ اونکے استقبال کو آرہے ہین آپ نے کہا اوس بے دین کا استقبال

Marfat.com

کرنے کو لوگ بیکار آتے ہین خلاف شان الفاظ جب خدمتگارون نے آپ سے سنے
آپ کو پکڑا اور گھونسے مارنا شروع کیے اور کہا تو ایسے بزرگ کی شان مین گستاخی
کرتا ہی وہ کیون بے دین ہونے لگے تو ہی بے دین ہی جو ایسے بزرگ کی
شان مین گستاخی کا کلمہ زبان پر لاتا ہی آپ نے فرمایا در اصل مین اپنے ہی کو
بے دین کہہ رہا ہون اون لوگون نے آپ کو چھوڑ دیا آپ آگے بڑھ کے دل سے
کہنے لگے اودل اب تو تو نے تکبر کی سزا پائی بہت کہہ رہا تھا کہ مین وہ ہون جسکے
استقبال کو بڑے بڑے معزز لوگ آرہے ہین اوسطرف استقبالی لوگ آرہے
تھے آپ کی باتین سنکر پہچان گئے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ یہی ہین
لوگون نے معذرت کی اور آپ مکے مین رہنے لگے لیکن کبھی لکڑیان ڈھوتے
کبھی کھیتون کی نگہبانی کرتے اسی مین جو کچھ ملجاتا بسر اوقات کرتے مکہ معظمہ مین
کثرت سے لوگ آپ کے مرید ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ بلخ کی سلطنت ترک کر کے نکلے تھے تو ایک صغیر سن
لڑکا آپکا تھا جب وہ سن شعور کو پہونچا تو اُسنے اپنی ماں سے پوچھا ہمارے باپ
کہان ہین اونھون نے تمام قصہ بیان کیا اور کہا مین نے لوگون سے سنا ہے
کہ اب مکہ معظمہ مین ہین لڑکے نے شہر مین منادی کرادی کہ جسے حج کو چلنا ہو ہمارے
ساتھ چلے چار ہزار آدمی جمع ہو گئے لڑکے نے اپنی والدہ اور اُن چار ہزار آدمیون
کو اپنے ہمراہ لیا اور مکہ معظمہ مین داخل ہو کر اپنے والد کو ڈھونڈھنے لگے ایک
جماعت دلق پوشون کی مسجد حرم مین ملی اونسے پوچھا تم حضرت ابراہیم بن ادہم
رحمہ اللہ کو جانتے ہو اونھون نے کہا ہان جانتے ہین اور وہ ہم سبکے پیر ہین جنگل مین
لکڑیان چننے گئے ہین تاکہ اونکو بیچکر ہم لوگون کے لیے قوت مہیا کرین وہ جنگل مین
ڈھونڈھنے کو گئے دیکھا کہ آپ سر پر لکڑیون کا گٹھا رکھے ہوے آرہے ہین لیس

Marfat.com

حال کو دیکھکر یہ بیقرار ہوے گئے مگر ضبط کرکے اونکے ہمراہ ہوے جب آپ شہر مین لئے
تو آواز دی کوئی حلال مال کو حلال مال دیکر خریدیے گا ایک شخص نے وہ لکڑیان
لیکر اوسکے عوض مین آپ کو روٹیان دیدین آپ روٹیان لیکر حرم مین آئے اور ان
لوگون کے سامنے رکھدین وہ کھانے لگے اور آپ نماز مین مشغول ہوے گئے
آپ ہمیشہ اپنے مریدون کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکونکو
نظر بھر کر نہ دیکھا کرو خاص کر آج کے دن کہ عورت اور لڑکون کا مجمع زائد ہوتا ہی پھر
حاجیون کے ساتھ آپ بھی مع مریدون کے طواف مین مشغول ہوے اُسوقت
آپ کے صاحبزادے سامنے آگئے آپ نے نظر بھر کر اونکو دیکھا مریدون نے یہ حال
دیکھکر سبب پوچھا آپ نے کہا جب مین بلخ سے چلا تھا تو میرا ایک لڑکا شیر خوار تھا
یہ وہی میرا لڑکا ہی دوسرے دن آپ کے ایک مرید بلخ کا قافلہ ڈھونڈھنے کو
نکلے دیکھا کہ دیبا کا ایک خیمہ استادہ ہی اور اُسکے اندر کرسی زمردنگار پر وہی لڑکا
بیٹھا قرآن پڑھ رہا ہی اور رو رہا ہی اونھون نے اوس لڑکے سے پوچھا تم
کہان سے آئے ہو اوسنے کہا بلخ سے آیا ہون اونھون نے پوچھا تمھارے باپ
کا کیا نام ہی لڑکے نے کہا میرے باپ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ ہین سوا کل کے مین نے
اُنھین کبھی نہین دیکھا تھا چونکہ وہ ہم سب سے بھاگ کر یہان آئے ہین اسلیے
مین نے اونھین اپنا پتہ نہین بتایا کہ شاید وہ یہان سے بھی بھاگ جائین وہ مرید
اوس لڑکے کو مع اوسکی والدہ کے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ کی خدمت مین
لائے وہ ایسا سمان تھا کہ جسے دیکھکر دیر تک لوگ بیقرار رہے اُسکے بعد آپ کے
صاحبزادے نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب دیا اور بغلگیر ہوے پھر پوچھا تو کس
دین پر ہی اوسنے کہا دین محمدی پر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہے
لڑکے نے کہا ہان آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا تو نے علم سیکھا ہی لڑکے نے کہا

Marfat.com

ہان آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر آپکا ارادہ ہوا کہ کسی طرف چلے جائین آپکے صاحبزادے اور بی بی نے شور شروع کیا اور اُسی حالت مین لڑکے نے آپ کی گود مین انتقال کیا لوگون نے پوچھا یا حضرت یہ کیا ہوا آپ نے فرمایا جب مین اوس سے بغلگیر ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم تمنے ہمسے عہد کیا تھا کہ سوا تیرے کسی سے نہ ملونگا آج اُسکے خلاف کیا اور تمنے اپنے مریدون کو نصیحت کی کہ بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکے کی طرف نہ دیکھنا اور آج تمنے خود اپنے لڑکے اور بی بی کیطرف نظر بھر کر دیکھا مین نے دعا کی اے اللہ اگر لڑکے کی محبت مجھے تیری محبت بھلا دیگی تو یا مجھے موت دے یا اُسے لڑکے کے حق مین میری دعا قبول ہوئی اور وہ مر گیا۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی اس امر سے تعجب کرے تو ہم اوسکا یہ جواب دینگے کہ اس سے بہت زائد وہ واقعہ تھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام کو راہ خدا مین قتل کرتے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین کہ مدتون مین اس تمنا مین رہا کہ کبھی خانۂ کعبہ کو خالی پاؤن ایک بار شب کو بارش ہو رہی تھی اور سوا میرے خانہ کعبہ مین کوئی نہ تھا مین نے طواف کیا اور حلقۂ کعبہ مین ہاتھ ڈالکر دعا کی کہ اے اللہ میرے گناہ بخشدے جواب ملا کہ اے ابراہیم تم صرف مغفرت چاہتے ہو اور سب مخلوق بھی مغفرت چاہتی ہی اگر ہم سب کو عفو کر دین تو ہماری غفاری اور ستاری اور رحیمی کے دریا جو ہر وقت جوش مارا کرتے ہین کس کام آئینگے مین نے کہا تو صرف میرے گناہ بخشدے حکم ہوا تم تمام عالم کا ذکر ہمارے سامنے کرو اور اپنا ذکر نہ کرو تمھارے لیے وہی بہتر ہی کہ دوسرے ہمسے کہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مناجات مین فرماتے اے اللہ تو خود جانتا ہی جو اکرام تو نے اپنے فضل سے مجھے دیا ہی اوسکے مقابلے مین بہشتونکی تمام نعمتین بے قدر

Marfat.com

ہین اور جو محبت اور اُنس اپنے ذکر کے ساتھ بخشا ہی اور جو فراغت تو نے اپنی عظمت کے تفکر کے وقت مجھے مرحمت کی ہی اُسکے سامنے بھی بہشت کی نعمتین بے قدر ہین اور کبھی مناجات مین فرماتے الٰہی تو مجھے نافرمانی کی ذلت وخواری سے رہائی دیکر اپنی عبادت اور بندگی کی طرف توجہ عطا کر اور اوسکے عوض مین میری عزت افزائی کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ اکثر فرمایا کرتے من عرفک فلم یعرفوک فکیف حال من لم یعرفک جو تجکو جانتے ہین وہ تجکو نہین جانتے پس تجھے نہ جاننے والے کا کیا حال ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جب مین نے پندرہ برس تک سختی اور مشقت اُٹھائی تو یہ ندا سنائی دی کن عبدا فاستقم بندہ بن تاکہ تجھے راحت حاصل ہو فاستقم کما امرت یعنے حکم الٰہی کی فرمانبرداری کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ نے سلطنت کیون چھوڑ دی آپ نے جواب دیا کہ ایک دن مین نے آئینہ دیکھا اوسمین قبر نظر آئی اور مین نے دیکھا کہ باوجودیکہ کوئی ساتھی وہان نہین دور دراز سفر درپیش ہی اور مین بے توشہ ہون اور مین نے دیکھا کہ انصاف کرنے کو قاضی منصف ہی اور میرے پاس کوئی حجت نہین ہی اسی لیے مین نے سلطنت ترک کردی۔ پھر لوگون نے پوچھا خراسان سے آپ کیون چلے آئے آپ نے کہا وہان لوگ اکثر میری مزاج پرسی کرکے مجھے یاد الٰہی سے غافل کرتے تھے پھر پوچھا آپ شادی کیون نہین کرتے آپ نے کہا کون عورت ایسی ہی جو میرے ساتھ تکلیفین اوٹھانا گوارا کرے اور اگر مجھ سے ہوسکے تو اپنے آپ کو طلاق دیدون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے ایک درویش سے پوچھا تیرے بی بی ہی اوسنے کہا نہین آپ نے پوچھا کوئی لڑکا ہی اوسنے کہا نہین آپ نے کہا تو سب سے اچھا ہی اوسنے پوچھا کیون آپ نے فرمایا جسکے بی بی ہوتی ہی اوسکی وہ حالت ہوتی ہی جو کشتی

مین بیٹھنے والے کی ہوتی ہی اور جسکے لڑکا ہوتا ہی اوسکی وہ حالت ہوتی ہی جو
اُن لوگون کی ہوتی ہی جنکی کشتی ڈوب جاتی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے دیکھا ایک درویش کسی کے سامنے ایک درویش کی
شکایت کرتا ہی آپ نے اوس سے کہا شائد تو نے درویشی مفت خریدی ہی اوسنے
پوچھا کیا درویشی بھی خریدی جاتی ہی آپ نے کہا ہان دیکھ ایک مین ہی ہون
کہ بلخ کی بادشاہت دیکر مین نے درویشی مول لی ہی اور پھر بھی نفع مین ہون
کیونکہ یہ اوس سے قیمت مین زائد ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ کسی امیر نے آپ کے سامنے ایک ہزار درم بطور نذر پیش کیے
آپ نے فرمایا مین فقیر سے کچھ نہین لیتا ہون اوسنے کہا مین فقیر نہین ہون بلکہ امیر
ہون آپ نے فرمایا تیرے پاس جتنا مال ہی کیا اوس سے زیادہ کی تجھے خواہش
نہین ہی اوسنے کہا ہی آپ نے وہ نذر قبول نہ کی۔ اور فرمایا تو فقیر ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مجکو سب سے زیادہ یہ دشواری پیش آئی کہ جہان
گیا لوگون نے پہچانا او مجھے وہان سے بھاگنا پڑا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے درویشی ڈھونڈھی تو انگری پائی اور
دوسرون نے تو انگری ڈھونڈھی درویشی پائی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص ہزار درم نذر کیلیے لایا آپ نے فرمایا لیجا مین نہ لونگا
کیا تو چاہتا ہی کہ مین یہ درم لیکر اپنا نام فقیری کے دفتر سے کٹوا دون۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب کوئی ہی حالت غیب سے آپ پر طاری ہوتی تو فرماتے کہ دنیا
کے بادشاہ کہان ہین آکر یہ حالت دیکھین تاکہ اونکو اپنی بادشاہت بُری معلوم ہو
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ہی جو شخص نفس کی خواہشین طلب کرتا ہی وہ
صادق نہین ہی اور نیت کی سچائی کا نام اخلاص ہی اور فرمایا جس شخص کا

Marfat.com

دل تین مقام پر حاضر نہو اوسپر دروازے فضل اور رحمت کے بند رہتے ہین ایک
قرآن پڑھتے وقت دوسرے یاد الٰہی کرتے وقت تیسرے نماز پڑھتے وقت اور فرمایا
عارف اُسے کہتے ہین جسکا دل ہمیشہ فکر مین رہے اور ہر شے سے عبرت حاصل کرے
اور خدا کی یاد کرے اور طاعت الٰہی مین بدل وجان مشغول رہے اور صنعت الٰہی
کا معائنہ کیا کرے اور فرمایا کہ مین نے ایک پتھر راہ مین پڑا دیکھا اوسپر لکھا تھا کہ اسے
الٹ کر پڑھو مین نے اُلٹ کر پڑھا لکھا تھا جب تو ایک چیز کو جانتا ہی اور اوسپر
عمل نہین کرتا ہی تو وہ چیز کیون طلب کرتا ہی جسے نہین جانتا اور فرمایا مجھے
کتاب کی جدائی بہت شاق ہوئی جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اسے نہ دیکھو اور فرمایا
قیامت مین وہی اعمال وزنی ہون گے جو دنیا مین تجھے گران ہین اور فرمایا
جب تین پردے سالک کے دل پر سے اوٹھ جاتے ہین تو اُسپر دولت بیزوال
کا دروازہ کھل جاتا ہی ایک یہ کہ سلطنت روے زمین بھی اگر ملے تو خوش نہو
دوسرے یہ کہ اگر وہ حاکم روے زمین ہو اور سلطنت چھین لیجائے تو غمگین
نہو تیسرے یہ کہ بخشش یا تعریف پر فریفتہ نہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک شخص سے پوچھا تو اولیاء اللہ مین شامل ہونا
چاہتا ہی اوسنے کہا ہان آپ نے فرمایا سوا خدا کے دین و دنیا مین سبکی الفت
ترک کر اور حلال روزی کھایا کر گو دن رات عبادت تجھسے نہو سکے اور فرمایا کسی
نے کوئی درجہ نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کی وجہ سے نہین پایا بلکہ تمام درجے
اکل حلال سے حاصل ہوتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا ایک جوان بڑا عابد زاہد صاحب وجد وریاضت
ہی آپ اوسکے پاس گئے اوسنے تین دن آپکو مہمان رکھا اس عرصہ مین آپ
اوسکے حال کا معائنہ کرتے رہے جسقدر اوصاف لوگون سے اوسکے سنے تھے اوس

Marfat.com

سے زائد پاتے آپ کو اوسکے تفحص حال کی فکر ہوئی خیال ہوا معلوم کرنا چاہیے کہ
یہ روزی حلال کھاتا ہی یا نہین دریافت سے معلوم ہوا کہ حلال روزی نہین کھاتا
آپ نے فرمایا یہ شیطان ہی اور اوسکو بھی تین دن اپنے یہان لا کر مہمان رکھا آپ کے
یہان حلال روزی کھا کر اوسکا وجد و حال کم ہوگیا اوسنے پوچھا آپ نے
میرے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا مین نے کچھ نہین کیا البتہ تجھے حلال روزی کھلائی
تیری روزی حلال نہ تھی اسی وجہ سے شیطان تجھ مین سمایا ہوا تھا اللہ کے قرب
کے لیے اکل حلال سے بڑھکر کوئی وسیلہ نہین ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت سفیان رحمہ اللہ سے فرمایا کہ گو تمھین علم بہت ہی
مگر تمھین مرتبۂ یقین نہین ملا ہی ابھی اسکی محتاجی باقی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے حضرت شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا آپ خلق سے اسقدر
کیون بھاگتے ہین آپ نے فرمایا مین اپنے دین کو بغل مین دبائے ہون اور
لوگون سے اسلیے بھاگتا ہون کہ وہ مجھے بے وقعت مزدور یا دیوانہ سمجھین مین
چاہتا ہون کہ شیطان سے اپنے دین کو بچا کر مرتے وقت اپنے ساتھ لیجاؤن۔
نقل کیا ہی۔ کہ رمضان شریف مین آپکا دستور تھا کہ گھانس جنگل سے لاکر
فروخت کرکے اوسکی قیمت فقرا کو خیرات کر دیتے اور خود تمام شب یاد الٰہی مین
بسر کرتے لوگون نے پوچھا آپکو کبھی نیند بھی نہین آتی آپ نے فرمایا کہ دم بھر بھی
میری آنکھون سے آنسو نہین تھمتے نیند کیونکر آسکتی ہی اور جب آپ نماز سے
فارغ ہوتے تو دونون ہاتھون سے اپنا منھ بند کر لیتے اور فرماتے مجھے خوف
معلوم ہوتا ہی کہین اللہ تعالیٰ میری نماز کو میرے منھ پر نہ مارے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک روز آپ نے کچھ کھانے کو نہین پایا اوسکے شکر مین
چار سو رکعت نماز ادا کی دوسرے دن بھی یہی اتفاق ہوا پھر آپ نے چار سو

Marfat.com

رکعت شکرانہ کی پڑھی سات دن تک یہی ہوتا رہا اور اسی طرح آپ شکرانہ کی نماز
ادا کرتے رہے آپ کو ضعف بیحد ہو گیا کہا اے اللہ اب کچھ کھانے کو دے اتنے
مین ایک جوان آیا اور آپ سے پوچھا کہ آپ کھانا کھائینگے آپ نے کہا ہان
وہ اپنے گھر آپ کو لے گیا جب مکان پر پہونچا تو اُس جوان نے آپ کو پہچانا اور
کہا مین آپ کا غلام ہون اور میری کل جائداد آپ ہی کی ہی آپ نے فرمایا
مین نے تجھے آزاد کیا اور سب مال تجھے دیدیا اب مجھے اجازت دے کہ یہان سے
جاؤن اور اللہ سے کہنے لگے ای اللہ مین عہد کرتا ہون کہ اب سے سوا تیرے کوئی
چیز نہ مانگونگا مین نے روٹی کا ٹکڑا مانگا اور آپ نے دنیا میرے سامنے پیش کردی

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ مع اپنے تین مریدون کے
ایک پرانی مسجد مین رہا کرتے تھے ایک شب بہت سرد تکلیف دہ ہوا چلی آپ صبح
تک مسجد کے دروازے پر کھڑے رہے آپ کے مریدون نے سبب پوچھا آپ نے
فرمایا مین اسلیے دروازے پر کھڑا رہا تاکہ سرد ہوا تم لوگونکو نہ لگے جو باعث تکلیف ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عطا ہی سلمی رحمہ اللہ بسند حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ
بیان کرتے ہین کہ ایک بار حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے پاس سفر مین توشہ
ختم ہو گیا چالیس دن تک آپ نے مٹی کھا کر بسر کی اور کسی کو اپنے آرام کے
واسطے تکلیف نہ دی جو توشہ آپ کے ساتھ کر دیتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سہل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار مین حضرت ابراہیم
ابن ادہم رحمہ اللہ کے ساتھ سفر مین تھا اتفاق سے مین بیمار ہو گیا جو کچھ آپ کے
پاس تھا آپ نے میری تیمارداری مین صرف کر دیا جب کچھ نہ رہا اپنا گدھا
بیچکر قیمت مجھپر صرف کی جب مین اچھا ہوا مین نے پوچھا گدھا کیا ہوا آپ نے فرمایا
کہ فروخت کر ڈالا مین نے کہا اب مین کاہے پر سوار ہونگا آپ نے فرمایا میری گردن

سوار رہوا اور تین منزل تک مجھے اپنی گردن پر سوار کر کے لائے
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عطائی سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار آپ کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا پندرہ روز تک آپ نے ریت کھاکر بسر کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حالت نزع مین آپ نے فرمایا مین نے مکہ معظمہ کا میوہ نہین کھایا اسوجہ سے کہ مکہ کی زمین مختلف مقام پر لشکریون نے خریدی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے کئی حج پیادہ پا فرمائے لیکن چاہ زمزم کا پانی کبھی نہین پیا اسوجہ سے کہ اوسپر شاہی ڈول رہتا تھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپکا معمول تھا کہ دن کو مزدوری کرتے اوسمین جو کچھ ملتا اپنے ہمصحبت لوگون کو کھلاتے ایکدن اتفاقاً آپکو دیر ہو گئی جب رات بہت گذر گئی سب لوگون نے خیال کیا خدا جانے وہ کب آئین اپنے پاس سے کچھ خریدکر کھالیا اور سو رہے جب آپ تشریف لائے تو اون سبکو سوتا پایا نہایت افسوس سے کہنے لگے کہ آج یہ بیچارے بھوکے ہی سو رہے اور اُسوقت آپ آٹا لائے تھے آگ سلگانے لگے تاکہ اون لوگون کے لیے روٹی پکاکر رکھدین آگ نہین سلگتی تھی آپ نے اپنی ڈاڑھی سے آگ کو دھونکنا شروع کیا اتفاق سے اون لوگون کی آنکھ کھل گئی آپکو اس مشقت مین دیکھکر پوچھا آپ کیا کرتے ہین آپ نے فرمایا آج مجھے دیر ہو گئی جب آیا تو تم سب کو سوتا دیکھا مین آٹا لایا تھا خیال کیا کہ تم لوگون کے واسطے روٹی پکاکر رکھدون تاکہ جب اوٹھو اوسے کھالو وہ سب لوگ آپسمین کہنے لگے کہ ہم لوگون نے انکے دیر ہونیکی وجہ سے اپنے دلون مین برے خیالات پیدا کیے اور انھون نے ہماری نسبت اچھا خیال کر کے یہ مشقت اپنے سر لی۔
نقل کیا ہی۔ کہ جو کوئی آپ کے ساتھ رہنے کو کہتا تو آپ اوس سے تین شرطین کرتے تھے ایک یہ کہ سبکی خدمت مین خود کرونگا دوسرے اذان مین دونگا تیسرے

جو چیز مجھے ملے گی مین سب کو برابر تقسیم کرونگا۔ ایک بار ایک شخص نے کہا مجھے ان شرطون پر پابند ہونیکی طاقت نہین ہی آپ نے فرمایا مجھے تیرے صدق پر تعجب آتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص ایک مانہ تک آپ کی ہمراہی اور صحبت مین رہا جب وہ آپ سے جدا ہونے لگا تو کہا کہ آپ نے جو کچھ عیوب مجھ مین پائے ہون مجھے اس سے آگاہ کر دیجیے تاکہ اونکے دفع کرنے کی کوشش کرون آپ نے فرمایا مجھے تیرا کوئی عیب معلوم نہین ہوا اسلیے کہ مین نے ہمیشہ تجھے دوستی کی نظر سے دیکھا عیب اوسکو معلوم ہو سکتا ہی جو دشمنی کی نظر سے دیکھتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک عیال دار شخص مزدوری پیشہ دن بھر مزدوری کی تلاش مین پھرا کیا مگر کہین کچھ نہ ملا شام کیوقت جب گھر واپس آنے لگا دل مین خیال کیا آج تمام دن مین سرگردان رہا مگر کچھ نہ ملا گھر جاکر بال بچون کو کیا سمجھاؤنگا راہ مین آپ سے ملاقات ہوئی دیکھا کہ آپ خاموش بیٹھے ہین وہ کہنے لگا کہ مین پریشان حال ہون اور آپ خوش حال ہین اسلیے مجھے آپ پر رشک آتا ہی آپ نے فرمایا مین نے ابتک جسقدر عبادت اور خیرات کی ہی سب کا ثواب تجھے دیتا ہون تو اپنی آج کی پریشانی مجھے دیدے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار معتصم باللہ رحمہ اللہ نے آپ سے پوچھا کہ آپکا پیشہ کیا ہی آپ نے فرمایا مین نے دنیا اور آخرت کو اونکے طالبون کے واسطے چھوڑا ہی اور اپنے واسطے دنیا مین یاد الٰہی اور آخرت مین اوسکے دیدار کو پسند کیا ہی دوسرے شخص نے آپ سے یہی پوچھا آپ نے فرمایا خدا کے کارکنون کو پیشے کی حاجت نہین ہی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک نائی آپ کے لب کے بال درست کر رہا تھا آپکے ایک مرید نے کہا کہ اسکو کچھ دیدیجیے آپ نے ایک تھیلی اوسکو دیدی پھر سائل آیا اور حجام سے سوال کیا اوسنے کہا یہ تھیلی اوٹھا لے آپ نے حجام سے فرمایا کہ اسمین اشرفیان

ہین اوسنے کہا مجھے بھی معلوم ہے الغنی غنی القلب لا غنی المال آدمی دل سے توانگر ہوتا ہی مال سے نہین ہوتا پھر آپ نے فرمایا یہ سونا ہی اوسنے کہا تو سچ کہتا ہی مین جسکی راہ مین دیتا ہون اوسے تو نہین جانتا آپ فرماتے ہین کہ مجھے اوسکے اس کہنے سے ایسی شرم آئی کہ کبھی مین ایسا شرمندہ نہین ہوا تھا جیسا میرے نفس نے کیا ویسی سزا پائی نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا فقیری مین آپ کو کبھی خوشی بھی ہوئی آپ نے فرمایا کئی بار مجھے خوشی حاصل ہوئی پہلے اوسوقت مجھے خوشی ہوئی کہ مین کشتی مین پھٹے پرانے کپڑے پہنے سوار تھا اور میرے سر کے بال بہت بڑھے ہوے تھے لوگ میری حالت پر ہنستے تھے اوس کشتی مین ایک مسخرہ تھا گھڑی گھڑی آکر میرے بال نوچتا اور گھونسے مارتا تھا مجھے اوسوقت نفس کی ذلت دیکھکر خوشی حاصل ہوئی پھر طوفان آیا ملاح نے کہا کسی کو دریا مین ڈالدو لوگون نے میرا کان پکڑکر چاہا کہ دریا مین ڈالدین اوسوقت بھی نفس کی ذلت دیکھکر مین خوش ہوا پھر وہ طوفان جاتا رہا۔ اور ایک بار مین ایک مسجد مین تھک کر سو گیا لوگون نے وہان سونے نہ دیا اوسوقت تھکن کی وجہ سے مجھ مین کھڑے ہونیکی بھی طاقت نہین تھی لوگون نے میرا پانون پکڑکر مسجد کے زینے سے نیچے ڈھکیل دیا مین لڑھکتا ہوا زمین تک آیا تمام سر میرا پھٹ گیا اور بہت چوٹ آئی اوسوقت بھی مجھے خوشی ہوئی اور اللہ نے اپنے فضل سے ہر سیڑھی پر ایک اقلیم ولایت کا کشف مجھے عطا فرمایا مین نے دل مین کہا کیا اچھا ہوتا کہ سیڑھیان بے گنتی ہوتین تاکہ بے تعداد ولایت کی اقلیمون کا کشف مجھے حاصل ہو جاتا۔ اور ایک بار مین ایک ایسی مجلس مین گیا جہان کوئی مجھسے واقف نہ تھا ایک مسخرہ نے مجھپر پیشاب ڈالدیا اوسوقت مین خوش ہوا ایک بار میرے کپڑون مین جلوے بہت پڑ گئے تھے اور وہ کاٹا کرتے تھے میرے دل کو شاہی لباس یاد آیا اور دل سے کہنے لگا یہ فقیری تو نے کیون

اختیار کی اوسوقت بھی مین خوش ہوا کیونکہ میری حالت خواہش نفس کی خلاف تھی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپنے فرمایا ایک بار مین توکل کر کے جنگل کو نکل گیا اور یاد الٰہی کرتا رہا
کئی دن گذر گئے کچھ کھانے کو میسر نہ آیا میرے دل نے کہا کہ یہان سے قریب میرے
ایک دوست کا مکان ہی وہان چل اوس سے کچھ ملجائیگا فوراً مجھے خیال ہوا کہ میرے
توکل مین فرق آئیگا مین ایک مسجد مین گیا اور کہنے لگا توکلت علی الحی الذی لا یموت
یعنے مین نے اوس اللہ پر توکل کیا ہی جو زندہ ہی اور کبھی نہ مریگا غیبی آواز سنائی دی
دنیا کو اللہ نے متوکلون سے پاک کر دیا ہی مین نے پوچھا کیون ندا آئی کہ جو شخص کھانے
کے واسطے دوستون کے یہان جانے کا قصد کرے اوسے متوکل نہین کہتے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک متوکل سے پوچھا آپ کہان سے کھاتے
ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا خدا سے پوچھو ایسے لغویات سے مجھے کیا سروکار ہے
نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مینے ایک غلام خریدا اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہی
اُسنے کہا جس نام سے آپ پکارین مینے پوچھا کیا کھاتا ہی اُسنے کہا جو آپ دین مینے پوچھا
کیا پہنتا ہی اُسنے کہا جو آپ پہنائین مینے کہا کیا کرتا ہی اوسنے کہا جو آپ کہین مینے پوچھا
کیا چاہتا ہی اُسنے کہا جو آپ کی مرضی ہو بندے کو اپنی رائے سے کیا سروکار ہی مین نے
اپنے دل مین کہا اگر یونہین مین خدا کا تابع فرمان بندہ ہوتا تو کیا اچھا تھا
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کبھی چوزانو نہ بیٹھتے لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا ایکبار
مین چوزانو بیٹھا تھا آواز سنی اے ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کیا مالک کے سلمنے
مملوک اسی طرح بیٹھتے ہین اُسدن سے مین نے چوزانو بیٹھنے سے توبہ کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا آپ کس کے بندے ہین آپ کانپنے لگے
اور گر پڑے دیر تک حالت بیقراری مین زمین پر لوٹا کیے پھر اوٹھکر یہ آیت پڑھی
ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا جو چیزین آسمان اور زمین سے

بندے کو پہونچتی ہین سب اللہ کی عطا کی ہوئی ہین لوگون نے کہا پہلے ہی آپ نے یہ آیت کیون نہ پڑھدی آپ نے فرمایا مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر اپنے کو اللہ کا بندہ کہون تو وہ بندگی کا حق طلب کریگا اور یہ کہہ نہین سکتا کہ اوسکا بندہ نہین ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ اوقات کسطرح گذارتے ہین آپنے فرمایا میرے پاس چار سواریان ہین جب نعمت پاتا ہون شکر کی سواری پر سوار ہوکر اُسکے سامنے جاتا ہون جب بندگی ظاہر ہوتی ہی اخلاص کی سواری پر سوار ہوکر اُسکے سامنے جاتا ہون اور جب بلا آتی ہی صبر کی سواری پر سوار ہوکر اوسکے سامنے جاتا ہون اور جب کوئی گناہ سرزد ہوتا ہی توبہ و استغفار کی سواری پر سوار ہوکر اوسکے سامنے جاتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپنے فرمایا جبتک انسان اپنے اہل و عیال کو نہ چھوڑے اور گھورے پر شب کو کتون کی طرح نہ کوٹے مردون کی صف مین نہین بیٹھ سکتا اور آپکا یہ فرمانا بالکل درست ہی کیونکہ جب آپنے سلطنت چھوڑی ملک چھوڑا دنیا مین ذلت و خواری اوٹھائی تو دولت فقر کما حقہ آپ کو ملی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مقام بہت سے مشائخ بیٹھے تھے آپ نے وہان بیٹھنا چاہا اونھون نے آپکو اپنے پاس بیٹھنے نہ دیا اور کہا ابھی تم سے بادشاہت کی بو آتی ہی حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ باوجود اس کمال ذاتی کے بھی اون مشائخ نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کو تو یہ جواب دیا معلوم نہین دوسرون کو کیا جواب دیتے اور خود اونکا مرتبہ اللہ ہی جان سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا کہ دلون پر اللہ سے کیون پردہ ہی آپنے فرمایا اسلیے کہ جسے خدا دشمن جانتا ہی دل اوسکو دوست رکھتے ہین اور آخرت کی نعمتون کو بھولے ہوے ہین۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے وصیت چاہی آپ نے فرمایا خالق کو دوست بنا اور مخلوق کو چھوڑ دے دوسرے نے وصیت چاہی آپ نے کہا بندھے کو کھول اور کھلے کو بند کر او سنے کہا مین اسکا مطلب نہین سمجھا آپ نے فرمایا روپیہ کی الفت ترک کر اور تھیلی کا منھ کھول دے اور خیرات کر اور زبان کو بُری باتون سے بند کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے حالت طواف مین ایک شخص سے کہا کہ جبتک تو نعمت اور عزت اور خواب اور توانگری کا دروازہ اپنے اوپر بند کر کے محنت اور ذلت اور بیداری اور درویشی کا دروازہ نہ کھولے گا جبتک تو صالحین کا مرتبہ حاصل نہین کر سکتا ہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا چھ خصلتین اختیار کر ایک یہ کہ جب اللہ کا گناہ کرے تو اوسکی روزی نہ کھا دوسرے جب گناہ کرنا چاہے تو اوسکے ملک سے باہر نکلجا تیسرے گناہ ایسی جگہ کر جہان وہ نہ دیکھے چوتھے قبض روح کے وقت ملک الموت سے تاخیر چاہ تاکہ تو توبہ کرے پانچوین نکیرین کو قبر مین اپنے پاس نہ آنے دینا چھٹے جب تو دوزخ مین بھیجا جائے تو نہ جانا اوسنے یہ سب باتین سنکر کہا کہ انمین کوئی امر بھی انسان کر نہین سکتا مین کیونکر کرونگا آپ نے فرمایا اگر یہ باتین تجھسے نہین ہو سکتین تو گناہ نہ کر اوسنے آپ کے سامنے گناہون سے توبہ کی اور مر گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ جب ہم اللہ سے دعا مانگتے ہین قبول نہین ہوتی آپ نے فرمایا تم اللہ کو جانتے ہو مگر اوسکی بندگی نہین کرتے اوسکے رسول اور قرآن کو پہچانتے ہو مگر اطاعت نہین کرتے اور اوسکی نعمتین کھاتے ہو مگر شکر نہین کرتے اور بہشت ماننے کا اور دوزخ سے بچنے کا سامان نہین کرتے اور شیطان کو دشمن جانتے ہو مگر اوس سے عداوت نہین کرتے اور جانتے ہو کہ

Marfat.com

موت آتا ہی مگر اوسکا سامان نہین کرتے اور والدین کو قبر مین دفن کرتے ہو مگر اوس سے عبرت نہین حاصل کرتے اور جانتے ہو کہ مجھ مین بھی عیب ہین مگر دوسرونکی عیب جوئی کرتے ہو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا جو شخص بھوکا ہو کیا کرے آپ نے فرمایا صبر کرے یہانتک کہ مرجاوے اور خونبہا قاتل پر ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا آجکل گوشت مہنگا ہی آپ نے فرمایا ہمین خریدنا نہ چاہیے خود ہی سستا ہو جائیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کی دعوت کی ایک شخص کا انتظار تھا لوگون نے کہا وہ نہ آئیگا اور بڑا بدمزاج ہی آپ نے فرمایا قاعدہ ہی کہ پہلے روٹی کھاتے ہین پھر گوشت تم لوگون نے پہلے ہی گوشت کھالیا یعنے غیبت کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ پھٹے کپڑے پہنے ہوے حمام مین جانے لگے لوگون نے روکا آپ جذبے مین آکر فرمانے لگے جب مفلس کو شیطان کے گھر جانے نہین دیتے تو اللہ کے گھر مین انسان بغیر بندگی کیے ہوے کیسے جانے پائیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ سفر حج مین ایک دن آپ نے فاقہ کرکے بسر کی شیطان نے کہا بلخ کی سلطنت چھوڑ کر تمھین یہ ملا کہ بھوکے پیاسے حج کو جا رہے ہو آپ فرماتے ہین کہ مین نے کہا اے اللہ تو نے دشمن کو دوست پر مقرر کیا ہی حکم ہوا تمھاری جیب مین جو کچھ ہی اوسے پھینکدو تو غیب تمپر ظاہر ہو مین نے جیب مین ہاتھ ڈالا تو اوسمین کچھ چاندی تھی جو بھولے سے پڑی رہ گئی تھی مین نے پھینکدی شیطان بھاگ گیا اور غیبی قوت مجھے ملگئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین ایک بار مین خرمے چننے گیا جب دامن بھرتا لوگ مجھسے خرمے چھین لیتے تھے چالیس بار ایسا ہی ہوا اکتالیسوین مرتبہ

کسی نے خرمے نہ چھینے غیبی آواز مین نے سنی کہ چالیس باراون سونے کی ڈھالون
کے مقابلے مین ہی جو زمان سلطنت مین تمھارے آگے لوگ لیکر چلتے تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ کو باغ کی نگھبانی سپرد کی ایک بار وہ باغ
مین آیا اور آپ سے کہا میٹھا انار لے آو آپ کئی انار لائے مگر سب کھٹے نکلے
اوسنے کہا اتنا زمانہ تمھین انار کھاتے گذرا لیکن ابتک تمھین میٹھے اور کھٹے کی تمیز
نہوئی آپ نے کہا مجھے تو نے باغ کی نگھبانی سپرد کی ہی انار کھانے کے لیے مقرر نہین
کیا مالک نے کہا تیری اتقا سے ظاہر ہوتا ہی کہ تو ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ہی
آپ اُسی وقت باغ سے نکلکر کسی طرف چلے گئے۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے جبرئیل علیہ السلام کو خواب مین ایک کتاب
ہاتھ مین لیے دیکھا پوچھا یہ کتاب کیون لیے ہو وہ کہنے لگے اسمین اللہ کے دوستون
نام لکھتا ہون مین نے پوچھا کیا اسمین میرا نام بھی لکھوگے اونھون نے کہا
تو خدا کا دوست نہین ہی مین نے کہا خدا کے دوستون کا تو دوست ہون
تھوڑی دیر وہ خاموش رہے پھر کہا حکم الٰہی ہی کہ پہلے تیرا نام لکھون پھر دوسرون
کا کیونکہ اس راہ مین امید نا امیدی سے حاصل ہوتی ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ہی ایک شب مین بیت المقدس مین تھا چونکہ خدام رات
وہان کسیکو رہنے نہین دیتے تھے مین نے چٹائی اوڑھ لی تاکہ خدام مجھے نہ دیکھین کچھ رات
گذری تھی کہ دروازہ آپ ہی آپ کھل گیا اور ایک بزرگ مع چالیس آدمیون کے
ٹاٹ کا لباس پہنے ہوے آئے اور محراب مین دو رکعت نماز پڑھکر محراب کی طرف
پشت کرکے بیٹھے ایک نے اونمین سے کہا آج کوئی شخص ایسا بھی مسجد مین ہی جو
ہم مین سے نہین ہی اون بزرگ نے کہا کہ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ ہی چالیس
شبانہ روز ہوگئے ہین مگر ابتک اوسے عبادت کا مزہ نہین ملا ہی مین اونکے سا...

Marfat.com

آیا اور کہا آپ سچ کہتے ہین مگر مزہ نہ ملنے کا سبب بھی بتائیے اوںھون نے کہا کہ
تو نے فلان دن بصرے مین کھجورین مول لین تھین وہان ایک کھجور بیچنے والے کی
پڑی ہوئی تھی تو نے اپنی سمجھکر اوٹھالی آپ بصرے مین آئے اور اوس سے اپنا
قصور معاف کرایا وہ دوکاندار کہنے لگا جب یہ حال ہی تو مین اس کام کو چھوڑتا
ہون اور دوکان ترک کرکے گروہِ ابدال مین داخل ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ جنگل مین جارہے تھے ایک سپاہی نے آپ سے
پوچھا تو کون ہی آپ نے کہا بندہ ہون اوسنے پوچھا آبادی کدھر ہی آپ نے
قبرستان کی طرف اشارہ کیا اوسنے کہا تو مجھسے تمسخر کرتا ہی پھر آپ کے گلے مین رسی ڈالکر
مارتا ہوا آبادی مین لایا آپ کا سر ٹوٹ گیا آبادی مین اوس سے لوگون نے کہا
تو نے کیا غضب کیا یہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ ہین وہ معذرت کرنے لگا
آپ نے فرمایا تو نے یہ حال کرکے مجھے بہشت کا مستحق کیا مین تیرے لیے دعا کرتا ہون
کہ تو بھی بہشت پاوے۔ ایک بزرگ نے خواب مین جنتیون کو دیکھا کہ آستینون
مین موتی بھرے ہوے ہین اون بزرگ نے سبب پوچھا سب نے کہا کہ ایک
نادان نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ کا سر پھوڑا ہی ہمین حکم ہوا ہی کہ جب
وہ جنت مین آوین تو اونپر یہ موتی نچھاور کرین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مست کو آپ نے دیکھا کہ اوسکا منھ لتھڑا ہوا ہی آپ نے
دھو دیا اور فرمایا کہ جس منھ سے خدا کا ذکر ہوتا ہو اوسے اس حالت مین نہ رہنا
چاہیے جب وہ مست ہوشیار ہوا لوگون نے اوس سے واقعہ بیان کیا اوسنے توبہ کی
اور یاد الٰہی کرنے لگا آپ نے خواب دیکھا کہ مُوکلان قضا و قدر کہتے ہین تمنے اللہ
کے واسطے اوسکا منھ دھویا اللہ نے تمھارا دل دھو دیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد مبارک صوفی رحمۃ اللہ فرماتے ہین ایکبار مین حضرت ابراہیم

ابن ادہم رحمہ اللہ کے ساتھ سفر بیت المقدس مین تھا ایک بیابان مین دوپہر کے وقت ایک انار کے درخت کے نیچے اوترے اور دو رکعت نماز پڑھی اُس درخت سے آواز آئی اے ابا اسحق میرا انار کھاکے مجھے بزرگ کر آپ نے سر جھکا لیا جب تین بار اوس درخت سے یہی آواز آئی مین نے آپ سے کہا آپ سنتے ہین آپ نے کہا ہان پھر آپ نے دو انار اوسمین سے توڑے ایک خود کھایا ایک مجھے دیا وہ درخت چھوٹا تھا اور اُسکا انار کھٹا ہوتا تھا جب ہم بیت المقدس سے واپس آئے تو دیکھا کہ درخت بہت بڑا اور خوشنما ہو گیا ہی اور اُسکا انار میٹھا ہو گیا اس سے زائد یہ ہوا کہ سال مین دو بار پھلنے لگا اوسکی برکت کیوجہ سے لوگون نے اوس درخت کا نام رمان العابدین رکھدیا اور بزرگ لوگ اوسکے سایہ مین بیٹھا کرتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک بزرگ سے ایک پہاڑ پر باتین کر رہے تھے اون بزرگ نے پوچھا مرد حق کے کمال کی کیا پہچان ہی آپ نے کہا اگر پہاڑ سے کہے چل تو چلنے لگے فوراً پہاڑ چلنے لگا آپ نے پہاڑ سے کہا مین نے تجھسے چلنے کو نہین کہا تھا بلکہ ایک مثال دی تھی پہاڑ رک گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ آپ کے ساتھ کشتی مین تھے یکایک طوفان آیا لوگون کو ڈوبنے کا خوف ہوا غیب سے آواز آئی ڈوبنے کا خوف نہ کرو کیونکہ تمھارے ساتھ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کشتی پر ہین طوفان دور ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کشتی پر سوار تھے طوفان آیا آپ نے قرآن کھولکر ہاتھ مین لیا اور کہنے لگے اے اللہ ہمارے ساتھ تیری کتاب ہی اگر ہم ڈوبے تو یہ بھی ڈوبے گی طوفان غائب ہو گیا آواز آئی لا نفعل ہم ایسا نہ کرینگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کشتی پر سوار ہونے لگے ملاح نے دام مانگے آپکے پاس کچھ نہ تھا آپ نے نماز پڑھکر دعا کی اے اللہ ملاح دام مانگتا ہی تمام ریت سونا

ہو گئی آپ نے ایک مٹھی ریت ملاح کی دیدی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ دجلے کے کنارے بیٹھے ہوے اپنی گدڑی سی رہے تھے کہ ایک شخص نے اگر آپ سے کہا کہ بلخ کی سلطنت چھوڑ کر آپ کو کیا ملا آپ نے سوئی دریا مین ڈالدی اور اشارہ کیا ہزارون مچھلیان دجلے سے نکلین اور سب کے منھ مین سونے کی ایک ایک سوئی تھی آپ نے کہا مجھے یہ سوئیان نہین چاہئین اپنی سوئی چاہتا ہون ایک چھوٹی مچھلی سامنے آئی اوسکے منھ مین آپکی سوئی تھی آپ نے لے لی اور اوس پوچھنے والے سے کہا کہ بلخ کی سلطنت ترک کرکے جو ادنی بات مجھے حاصل ہوئی یہ ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک کنوین مین ڈول ڈالکر کھینچا تو ڈول مین سونا بھرا ہوا تھا اوسے پھینکدیا پھر ڈول ڈالا ایکی چاندی سے بھرا ہوا نکلا تیسری بار موتیون سے بھرا ہوا نکلا آپ نے کہا یا اللہ مین طہارت کیواسطے پانی چاہتا ہون وہی مجھے دے مین اس دنیاوی مال پر فریفتہ نہونگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار سفر حج مین کچھ لوگ آپ کے ساتھ تھے اونھون نے کہا ہمارے پاس کھانا نہین ہی آپ نے فرمایا خدا پر یقین رکھو پھر کہا اگر زر کی طمع ہی تو اس درخت کی طرف دیکھو وہ تمام درخت سونے کا ہو گیا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ درویشون کے ساتھ ایک قلعہ کے قریب پہونچے سب نے وہان قیام کیا اور آگ جلائی ایک درویش نے کہا کہ یہان آگ اور پانی دونون ہین اگر حلال گوشت ملتا تو بھونتے آپنے فرمایا خدا گوشت بھیجدینے پر قادر ہی یہ فرما کر آپ نے نماز کی نیت باندھی شیر کے غرانے کی آواز آئی درویشون نے دیکھا کہ شیر ایک گورخر کو انکی طرف لا رہا ہی اونھون نے گورخر کو پکڑ کر ذبح کیا اور کباب لگائے اور شیر نگہبانی کے لیے بیٹھا رہا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آخری زمانہ مین تحقیق نہین ہوئی کہ آپ نے کہان انتقال کیا اسلیے کہ آپ گم ہوگئے تھے بعض بغداد مین بعض شام مین بعض حضرت لوط علیہ السلام کے مزار کے پاس آپ کی قبر کہتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی وفات کے بعد ندائے غیبی اہل عالم نے سنی کہ آج دنیا کی امان نے وفات پائی لوگون کو یہ سنکر تعجب ہوا پھر آپ کی وفات کی خبر سنی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۱ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو کشف و مجاہدے مین دستگاہ کامل حاصل تھی آپکو اپنے ماموں حضرت علی حشرم رحمۃ اللہ سے بیعت تھی آپ علم اصول وفروع کے بڑے زبردست عالم تھے مرو مین آپکی ولادت ہوئی اور بغداد مین آپنے سکونت اختیار کی آپکی توبہ کا قصہ یون لکھا ہی کہ آپ کو کچھ جنون تھا ایک دن اوسی حالت مین کسیطرف جارہے تھے راہ مین ایک کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی دیکھی آپنے اوس کاغذ پر عطر لگا کر ایک بلند مقام پر رکھدیا اوسی شبکو خواب مین کسی بزرگ کو حکم ہوا کہ جاکر بشر حافی رحمۃ اللہ کو بشارت دیدو کہ جسطرح تونے ہماری نام کو خوشبو سے معطر کر کے بلند مقام پر رکھا اور اوسکی عظمت کی اوسیطرح ہم تجھے برائیون سے پاک کر کے مراتب اعلی عطا کرینگے جب وہ بزرگ بیدار ہوے خیال کیا کہ بشر حافی تو فاسق ہی شائد یہ خواب مین نے غلط دیکھا ہی وضو کیا اور نماز پڑھکر سو رہے پھر یہی خواب دیکھا پھر بیدار ہوے اور یہی خیال کر کے سو رہے تیسری مرتبہ بھی یہی خواب دیکھا صبح کو اون بزرگ نے حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کو بلایا معلوم ہوا شراب خانے مین ہین آپ خود شراب خانہ کے دروازے پر گئے معلوم ہوا کہ بشر حافی رحمہ اللہ مست پڑے ہین ان بزرگ نے کہا اونسے کہدو کہ ایک شخص اللہ کا پیغام لایا ہی آپ نے یہ سنکر فرمایا معلوم نہین عتاب آمیز ہے یا

عقاب آلود اور سب سے کہا مین اب تم لوگون سے رخصت ہوتا ہون یہ کہکر باہر آئے اور توبہ کی پھر آپ کو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا کہ آپکا نام باعث تسکین خلق ہو گیا چونکہ آپ ذوق و شوق الٰہی مین برہنہ پا رہتے تھے اسلیے آپکو حافی کہتے ہین آپ سے لوگون نے ننگے پاؤن رہنے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا جب مین نے توبہ کی تھی تو ننگے پاؤن تھا اب جوتا پہننے سے مجھے شرم آتی ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ہمنے انسان کے واسطے زمین کا فرش بچھایا ہی اور بادشاہون کے فرش پر جوتا پہنکر چلنا ادب کے خلاف ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ اولیاء اللہ مین ایک جماعت ایسی بھی ہوئی ہی جو ڈھیلے سے استنجا نہین کرتی تھی اور زمین پر نہین تھوکتی تھی اسلیے کہ اونھین ہر مقام پر اور ہر چیز مین خدا کا نور نظر آتا تھا حضرت بشر حافی رحمہ اللہ بھی اُسی جماعت مین سے تھے اور نور الٰہی سالک کے لیے بجائے آنکھ کے ہوتا ہی اور وہ اوس سے سوا خدا کے کسی شی کا معائنہ نہین کرتا ہی اور ظاہر ہی کہ جسکی آنکھ سراسر نور الٰہی ہو وہ دوسرے کو ہرگز دیکھ ہی نہین سکتا جیسا مروی ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ثعلبہ کے جنازے کے ساتھ انگوٹھون کے بھل چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے اس بات کا خوف ہی کہین میرا پاؤن ملائکہ کے پرون پر نہ پڑ جائے اور یہان مراد ملائکہ سے اللہ کا نور ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ اکثر حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کے ساتھ رہتے اور آپ کے بہت معتقد تھے ایک بار آپ کے شاگردون نے کہا تعجب ہی کہ آپ عالم اور محدث اور مجتہد ہو کر ہر وقت ایک دیوانہ کے ساتھ پھرا کرتے ہین آپ نے فرمایا جو علوم مجھے آتے ہین اونھین مین اوس دیوانہ سے بہتر جانتا ہون لیکن وہ دیوانہ اللہ کو مجھ سے زائد جانتا ہی۔ اور حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ آپ سے کہتے حدثنی عن ربی یعنے مجھسے میرے خدا کی باتین کہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن آپ گھر مین جارہے تھے ایک قدم دروازے کے اندر اور دوسرا باہر تھا کہ حیرت طاری ہوئی اور تمام رات آپ اوسی طرح کھڑے رہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکدن آپ پریشان اپنی بہن کے گھر گئے اور کوٹھے پر چڑھنے لگے کئی سیڑھیان چڑھے تھے کہ حیرت طاری ہوئی اور تمام رات آپ اوسی حیرت مین رہے جب صبح ہوئی تو مسجد جاکر آپ نے نماز فجر ادا کی پھر بہن کے یہان آئے بہن نے پوچھا رات کو تمھارا کیا حال تھا آپ نے فرمایا مین اس حیرت مین تھا کہ بغداد مین دو کافرون کا نام بشر ہی اور میرا بھی یہی نام ہی خدا نے مجھے اسلام عطا فرمایا معلوم نہین مجھپر کیون یہ عنایت فرمائی اور اونھین کیون اس نعمت سے محروم رکھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت بلال خواص رحمہ اللہ کو میدان بنی اسرائیل مین حضرت خضر علیہ السلام ملے اونھون نے اونسے پوچھا آپ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی شان مین کیا فرماتے ہین حضرت خضر علیہ السلام نے کہا وہ اوتاد ہین پھر پوچھا حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ کون ہین اونھون نے فرمایا صدیق ہین پھر پوچھا حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی نسبت کیا فرماتے ہین اونھون نے کہا کہ وہ ایسے یکتا ہین کہ اونکے بعد اونکا مثل کوئی نہ ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مین نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو دیکھا وہ صفت عبادت سے متصف تھے اور حضرت سہل رحمہ اللہ کو دیکھا وہ اشارت سے موصوف تھے اور حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کو پرہیزگاری مین بے مثل پایا۔ لوگون نے مجھسے پوچھا آپ کس پر زائد مائل ہین مین نے کہا کہ بشر حافی پر کہ وہ میرے اوستاد ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فن حدیث پڑھکر تمام کتابون کو زمین مین دفن کردیا اور کبھی کوئی حدیث بیان نہ کی اور فرماتے تھے مین اس لیے حدیث نہین بیان کرتا کہ مجھے

Marfat.com

نام آوری کی خواہش ہے اگر یہ عیب مجھ مین نہوتا تو حدیث بیان کرتا۔
نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا بغداد مین اکل حلال اور حرام مین تمیز بہت کم ہے آپ کہان سے کھاتے ہین آپ نے فرمایا جہان سے تم کھاتے ہو پوچھا یہ مرتبہ آپ کو کیونکر حاصل ہوا فرمایا نوالہ کم اور ہاتھ کو تاہ کرنے سے۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ کھاکر ہنسنے والا مرتبہ مین اوس شخص سے کم ہوتا ہے جو کھانے کے بعد روتا ہے اور فرمایا کہ حلال مین بھی فضول خرچ ہوتا ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ سالن کس چیز کا کھانا چاہیے آپ نے فرمایا کہ عافیت کا سالن کھاؤ۔
نقل کیا ہے۔ کہ چالیس برس سے آپ کا دل چاہتا تھا کہ بکری کی سری کھائین مگر کبھی آپ نے تناول نہ فرمائی۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ کا دل باقلے کا ساگ کھانے کو چاہتا تھا مگر کبھی آپ نے اوسے تناول نہ فرمایا۔
نقل کیا ہے۔ کہ جو نہر ملازمان شاہی کی جاری کی ہوئی ہوتی اوسکا پانی آپ نہ پیتے
نقل کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ کہتے ہین مین ایک بار موسم سرما مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپ برہنہ سردی سے کپکپا رہے ہین مین نے پوچھا اسقدر تکلیف آپ کیون گوارا کر رہے ہین آپ نے فرمایا مجھے خیال ہوا کہ جو درویش محتاج ہین نگے، اسوقت سردی کی وجہ سے اونکا کیا حال ہوگا اور میرے پاس مال نہ تھا کہ اونکی مدد کر سکتا اسلیے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ تن ہی سے اونکی ساتھ موافقت کرون۔
نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا یہ مرتبہ آپ کو کیونکر ملا آپ نے فرمایا مین نے سوا خدا کے کسی سے اپنا حال ظاہر نہین کیا لوگون نے کہا آپ وعظ و نصیحت کیون

نہین کرتے آپ نے فرمایا مین وعظ و نصیحت سے اس امر کو اچھا سمجھتا ہون کہ جو خدا کو نہ جانتا ہو اوسکے سامنے خدا کا ذکر کرون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد بن ابراہیم المطیب رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار آپ نے مجھسے کہا کہ حضرت معروف رحمہ اللہ سے میرا پیام کہدینا کہ مین نماز فجر پڑھ کر تمھارے پاس آؤنگا مین نے پیغام پہونچا دیا اور آپ کی تشریف آوری کا منتظر رہا عشا کی نماز بھی ہم پڑھ چکے مگر آپ نہ آئے مجھے تعجب ہوا کہ حضرت بشر کا ایسا بزرگ اور وعدہ خلاف کرے مین مسجد کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا اور جانتا تھا کہ آپ ضرور آئینگے کہ حضرت بشر رح نے اپنا مصلے اوٹھایا اور دجلے پر پہونچے سطح آب پر چلتے حضرت معروف سے باتین کین اور صبح تک بیٹھے رہے پھر اوسی طرح پانی پر سے آپ واپس ہوے مین نے آپ کا قدم پکڑ کر کہا کہ میرے لیے دعا فرمائیے آپ نے دعا دی اور فرمایا کسی سے ظاہر نہ کرنا آپ کی زیست تک مین نے یہ حال کسی سے نہین کہا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مجمع مین آپ رضاے الٰہی کے اوصاف بیان کر رہے تھے ایک شخص نے کہا کہ آپ صوفی ہونے کی وجہ سے خلق سے کچھ نہین لیتے گو ہم جانتے ہین کہ آپ واقعی صاحب کمال ہین لیکن اگر آپ پوشیدہ لوگون سے لیکر فقرا کو دیدیا کرین اور خود توکل مین بسر کرین تو کوئی نقصان نہین معلوم ہوتا ہی آپ کے دوستون کو یہ بات ناگوار ہوئی مگر آپ نے بخندہ پیشانی اوس سے فرمایا کہ اہل فقر تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہین کہ خلق سے روگردان رہتے ہین کسی سے سوال نہین کرتے اگر بے سوال کیے بھی کوئی دے تو نہین لیتے نکا شمار روحانیون مین ہی یہ لوگ اللہ سے جو مانگتے ہین پاتے ہین۔ دوسرے وہ ہین کہ سوال کرنا برا جانتے ہین مگر جو کچھ بے سوال کیے ہوے ملتا ہی اوسے لے لیتے ہین یہ متوسط درجہ کے ہوتے ہین اور متوکل کہلاتے ہین اور انھین بہشت اور اوسکی تمام نعمتین ملینگی

Marfat.com

تیسرے وہ ہین کہ صبر کرتے ہین اور خواہش نفس کو دور کرتے ہین اور اپنی اوقات کو یاد الٰہی مین صرف کرتے ہین اعتراض کرنیوالے نے کہا ہین تیرے قول سے راضی ہوا اللہ تجھسے راضی رہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ ایک بار حضرت علی جرجانی رحمہ اللہ ایک چشمہ کے قریب بیٹھے تھے مین اونکے سامنے گیا وہ مجھے دیکھتے ہی یہ کہتے ہوے بھاگے کہ آج مجھسے بڑا گناہ ہوا کہ مین نے آدمی کو دیکھ لیا مین دوڑکر اونکے قریب پہونچا اور کہا مجھے وصیت کیجیے اونھون نے فرمایا فقر کو چھپائے رکھ اور صبر اختیار کر خواہش نفسانی کو ترک کر اور دنیا مین اپنا گھر قبر سے زائد خالی کر رکھ تاکہ موت کے وقت تجھے دنیا چھوڑنیکا افسوس نہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ ملک شام سے قافلہ حج کو جاتا تھا اہل قافلہ نے آپ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے آپ نے کہا تین شرطون کو اگر تم منظور کرو تو مین تمہارے ساتھ چلون پہلی شرط یہ ہی کہ کوئی شخص زاد سفر ساتھ نہ لے دوسرے کسی سے طالب نہو تیسرے اگر کوئی کچھ دے تو قبول نہ کرے اون لوگون نے کہا پہلی دو شرطین تو ہم ادا کر سکتے ہین مگر تیسری شرط ہمسے ادا نہین ہوسکتی کہ ملتی ہوئی چیز کو چھوڑدین آپ نے فرمایا تمھارا توکل حاجیون کے زاد سفر پر ہی یعنے اگر تم لوگ دل مین یہ امر ٹھان لیتے کہ جو کوئی کچھ دے نہ لین گے تو اللہ پر توکل ہوجاتا اور بہت جلد مرتبہ ولایت حاصل ہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین ایک دن جب مین اپنے گھر مین آیا تو دیکھا کہ ایک شخص میرے یہان موجود ہی مین نے اوس سے پوچھا تو کون ہے جو بے اجازت میرے گھر مین چلا آیا اوس مرد نے کہا مین خضرؑ ہون مین نے اونسے کہا میرے لیے دعا فرمائیے اونھون نے کہا اللہ تجھے عبادت کرنے کو

Marfat.com

آسان کردے مین نے کہا کچھ اور دعا فرمائیے اونھون نے کہا اللہ تیری عبادت کو تجھسے بھی پوشیدہ رکھے۔

نقل کیا ہی - کہ ایک شخص نے آپ سے کہا میرے پاس ہزار درہم ہین مین چاہتا ہون کہ حج کر آؤن آپ نے فرمایا کہ حج سے تو یہ بہتر ہی کہ کسی مقروض کا قرض ادا کردے یا یتیم اور عیالدار کو دے کہ اونھین اس سے فائدہ ہو اور تجھے حج سے زائد ثواب ملے اوسنے کہا میرا دل حج کرنے کو بہت چاہتا ہی آپ نے فرمایا یہ روپیہ تو نے حرام کمائی سے حاصل کیا ہی یہی وجہ ہی کہ تو اس سے زائد ثواب نہین حاصل کر سکتا۔

نقل کیا ہی - کہ ایک دن آپ قبرستان مین گئے دیکھا کہ مردے آپسمین جھگڑتے ہین آپ نے دعا کی اے اللہ یہ اسرار مجھے بھی معلوم ہو جائے حکم ہوا اچھا گورے والون سے پوچھے مین نے اونسے پوچھا اونھون نے کہا ایک ہفتہ ہوا کہ ایک مسلمان نے تین بار سورۂ اخلاص پڑھکر اوسکا ثواب ہم سب کو بخشا تھا جسے ہم اوس ثواب کو بانٹ رہے ہین مگر ابھی وہ ختم نہین ہوا ہی۔

نقل کیا ہی - کہ آپ فرماتے ہین مین نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا ای بشر کچھ تجھے معلوم ہی کہ اللہ تعالی نے تیرا رتبہ تیرے ہمعصرون سے کیون زائد کیا ہی مین نے کہا مین نہین جانتا آپ نے فرمایا چونکہ تو نے اتباع میری سنت کی کی اور نکوکارون کی عظمت کی اور مسلمانون کو نصیحت کی اور میرے اصحاب اور اہلبیت سے محبت پیدا کی اسلیے اللہ نے تجھے یہ مرتبہ عطا کیا دوبارہ آپ نے حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کو خواب مین دیکھا عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا امیر لوگ ثواب حاصل کرنے کے واسطے جو شفقت فقیرون پر کرتے ہین اچھی ہی اور اس سے زائد یہ امر پسندیدہ ہی کہ فقرا امیرون سے کوئی حاجت بیان

Marfat.com

نہ کرین بلکہ اللہ پر اعتماد قوی رکھین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا دیکھو پانی کا قاعدہ ہی کہ جب تک بہتا ہی صاف رہتا ہی اور جہان رکا اوسکا رنگ کیچڑ کا ایسا ہو جاتا ہی اور فرمایا دنیا مین جو شخص عزیز ہونا چاہے وہ ان تین چیزون سے دور رہے خلق سے حاجت طلب کرنا دوسرون کو برا کہنا کسی کے مہمان کے ساتھ جانا اور فرمایا جو اپنی نمود دنیا مین چاہتا ہی اوسکو حلاوت آخرت کی نہین ملتی اور فرمایا اگر قناعت سے صرف عزت دنیا ہی حاصل ہوتی تو بھی قناعت اچھی تھی اور فرمایا یہ خیال کہ لوگ مجھے اچھا جانین دنیا کی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور فرمایا جبتک انسان اپنے اور نفس کے درمیان مین لوہے کی دیوار کا پردہ نہین قائم کرتا عبادت کی حلاوت نہین پاتا اور فرمایا یہ تین کام سب سے زائد دشوار ہین مفلسی مین سخاوت خلوت مین پرہیز گاری خوف مین سچائی اور فرمایا پرہیز گاری شبہون سے صاف ہونے کو اور نفس کی ہر وقت گرفت کرنے کو کہتے ہین اور فرمایا زہد ایسا فرشتہ ہی کہ سوا خالی دل کے اور کہین نہین رہتا اور غم جہان رہتا ہی دوسری چیز کو آنے نہین دیتا اور فرمایا بندے کو اللہ نے معرفت اور صبر سے زائد کوئی بزرگ چیز نہین دی ہی اور فرمایا جو عارف ہین وہی اللہ کے خاص بندے ہین اور فرمایا جو شخص خدا کے ساتھ دل صاف رکھے اوسی کو صوفی کہتے ہین اور فرمایا وہ لوگ عارف ہین جنکو اللہ کے سوا کوئی نہین پہچانتا اور کوئی انکی عزت نہین کرتا مگر اللہ کے لیے اور فرمایا جو شخص آزادی کا ذائقہ چکھنا چاہے اوسے لازم ہی کہ اپنے خیال کو پاک اور صاف رکھے اور فرمایا جو دنیا مین صدق دل سے اعمال صالحہ کرتا ہی اوسے لوگون کے پاس بیٹھنے سے وحشت ہوتی ہی اور فرمایا اہل دنیا کو تم ترک کرو اسلیے وہ دنیا کو ترک نہین کرتے ہین اور فرمایا بخیل کی صورت دیکھکر انسان کا دل

Marfat.com

سخت ہوجاتا ہی اور فرمایا اہل اسلام کو اہل اسلام کا ادب نہ کرنا بے ادبی کی علامت ہی اور فرمایا کبھی اہل دنیا کی صحبت مین بیٹھنا مجھے پسند نہوا نہ اونکو میری صحبت پسند آئی اور فرمایا مین موت کا نوالہ ہون اور موت کا نوالہ وہی شخص ہوتا ہی جو ... مین ہوتا ہی اور فرمایا انسان کو اوسوقت تک کمال نہین حاصل ہوتا ہی جبتک دشمن اوس سے بیخوف نہوجائین۔ اور فرمایا اگر تو عبادت الٰہی نہ کرسکتا ہو تو نافرمانی بھی نہ کر اور فرمایا انسان کو تکبر اور خودبینی دور کرنا چاہیے اور فرمایا اگر کوئی شخص تمام عمر شکر کے سجدہ مین پڑا رہے تو بھی حق شکر کا ادا نہین ہوسکتا اور فرمایا اللہ نے ازل مین تیرا ذکر دوستون مین کیا ہی اب تو دوستون مین ہونے کی کوشش کر

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کے سامنے توکلت علی اللہ کہا یعنے مین نے توکل اللہ پر کیا ہی۔ آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہی اگر تو اللہ پر توکل کرتا تو اوسکے کیے ہوے کامون پر راضی رہتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ کو کرب اور بیچینی زائد ہوگئی لوگون نے کہا کیا آپ دنیا کی زندگی کو دوست رکھتے ہین آپ نے فرمایا نہین چونکہ مجھے اللہ کے دربار مین جانا ہی اسلیے خوف کر رہا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ نزع کے وقت ایک شخص آپ کے پاس آیا اور افلاس کی ... کی آپ نے جو پیراہن پہنے ہوے تھے اوسے دیدیا اور مستعار پیراہن لیکر خود پہنا اور اُسی مین وفات فرمائی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جبتک آپ بغداد مین رہے کسی چارپائے نے راہ مین لید نہین کی اس خیال سے کہ آپ برہنہ پا پھرتے ہین کہین نجاست آپ کے پانو مین نہ بھرجائے ایک دن سرراہ ایک چارپایہ نے لید کی اوسکا مالک سمجھ گیا کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ بعد وفات ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھا حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھپر عتاب کرکے کہا تو دنیا مین مجھسے اسقدر کیون ڈرتا تھا کیا تجھے نہین معلوم تھا کہ مین کریم ہون۔ دوسرے نے خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور فرمایا کل یا من لا یاکل واشرب یا من لا یشرب یعنے کھا اسلیے کہ تو نے دنیا مین میری یاد کی وجہ سے کچھ نہین کھایا تھا اور پی اسلیے کہ تو نے دنیا مین میری یاد کی وجہ سے کچھ نہین پیا تھا۔ دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور آدھی جنت مجھپر حلال کردی اور فرمایا اے بشر اگر تو آگ مین بھی سجدے کرتا تو بھی اس امر کا شکر تجھسے نہ ادا ہوسکتا کہ ہمنے تجھے اپنے بندون کے دلونمین جگہ دی دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور فرمایا تجھپر مرحبا ہو اسلیے کہ جب ہمنے تجھے دنیا سے اوٹھایا تو کوئی دنیا مین تجھسے زائد ہمارا دوست نہین تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک عورت نے آکر حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا مین کوٹھے پر روئی کات رہی تھی اور شاہی روشنی راستے سے گذری مین نے اوس روشنی مین تھوڑا سوت کاتا اب فرمایئے کہ وہ جائز ہی یا نہین حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اوس عورت سے پوچھا تو کون ہی جو ایسی بات پوچھنے آئی اوسنے کہا کہ مین حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی بہن ہون فرمایا تیرے لیے ناجائز ہی چونکہ تیرا خاندان پرہیزگاری کا ہی تو اپنے بھائی کی پیروی کر وہ ایسے تھے کہ جب مشتبہ کھانے پر ہاتھ بڑھاتے تو ہاتھ اونکی پیروی نہ کرتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا دل میرا بادشاہ ہی اور اوسکی رعیت تقوی ہی مجھ مین یہ طاقت نہین کہ بغیر اجازت سفر کرون رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب ۱۲ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ طریقت الٰہی کے بادشاہ تھے آپ اسرار توحید سے بہت واقف تھے آپ کی عبادت اور ریاضت مشہور عالم ہی اہل مصر آپکو زندیق کہا کرتے تھے اور تا زیست سب لوگ آپ کے منکر رہے مترجم کہتا ہی کہ زندیق معرب ہی اصل اسکی زندہ ہی اور زندہ منسوب ہی زند کی طرف اور زند ایک کتاب کا نام ہی جسکو مزدک نے زمانہ کسریٰ قباد مین ظاہر کیا تھا اور مزدک ایک کافر کا نام ہی کہ مزدکیہ قوم کا سردار تھا اور وہ خود اور اوسکی کتاب زند تعدد آلہ کے قائل تھے اوسکے متبعین کو مزدکیہ کہتے ہین اور مزدک کو نوشیروان نے قتل کیا تھا اور دین زنادقہ کا تمام ادیان سماویہ سے جدا ہی اور اسلیے زندیق اوسکو کہتے ہین جو بے دین ہو زندیق کی پوری تفصیل مین ملا احمد بن سلیمان رومی مؤلف الایضاح والاصلاح نے ایک رسالہ لکھا ہی جسکو دیکھنا ہو دیکھ لے انتہی آپ نے اپنے اوصاف کسی پر ظاہر نہونے دیے آپ کی توبہ کا قصہ اسطرح پر منقول ہی کہ لوگون نے آپ کو کسی عابد کی خبر دی آپ اوسکے پاس گئے دیکھا کہ وہ ایک درخت مین اولٹا لٹکا ہوا کہہ رہا ہی کہ اے تن جبتک تو عبادت الٰہی مین میری موافقت نہ کریگا تجھے اسی تکلیف مین رکھونگا یہانتک کہ تو مرجائے حضرت ذوالنون مصریؒ یہ حال دیکھکر رونے لگے اوس عابد نے کہا یہ کون ہی جو بے شرم اور گنہگار پر ترس کھا کر رو رہا ہی آپ اوسکے سامنے گئے بعد سلام علیک کے کیفیت دریافت کی اون بزرگ نے کہا کہ میرا جسم اللہ کی عبادت مین مستعد نہین ہی اسلیے یہ سزا مین نے اوسکو دی ہی آپ نے کہا مین سمجھا تھا کہ آپ نے کسی کو مار ڈالا ہی یا اور کوئی بڑا گناہ کیا ہی اُنھون نے کہا مخلوق سے ملنے سے زائد کوئی گناہ نہین ہی سب گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہین

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ واقعی آپ بڑے زاہد ہین اون بزرگ نے کہا اگر تمھین بڑا زاہد دیکھنا
ہی تو اس پہاڑ پر جاکر دیکھ لو آپ وہان گئے ایک جوان کو دیکھا کہ عبادتخانے مین
بیٹھا ہی اور اوسکا پاؤن کٹا ہوا باہر پڑا ہی اور کیڑے اوسے کھا رہے ہین اوس
سے ماجرا پوچھا اوسنے کہا کہ مین ایکدن یہان بیٹھا تھا ایک حسین عورت آئی وسوسۂ
شیطانی نے مجھے گھیرا مین اوٹھکر اوسکے پاس چلا غیب سے آواز سنائی دی کہ تجھے
شرم نہین آتی کہ تیس برس خدا کی عبادت کی آج شیطان کی اطاعت کرنے کا
ارادہ ہی مین نے اُسی وقت اپنے اس پاؤن کو جو باہر پڑا ہی کاٹ ڈالا کیونکہ پہلے
اسی پاؤن سے مین چلا تھا تم مجھ گنہگار کے پاس کیون آئے ہو اگر بڑے زاہد سے
ملنا چاہتے ہو تو اس پہاڑ کی چوٹی پر جاؤ آپ وہان بلندی کی وجہ سے نہ جا سکے
پھر اوس جوان نے خود اون بزرگ کا قصہ بیان کیا کہ مدت سے ایک بزرگ
اس پہاڑ کی چوٹی پر عبادت الٰہی کیا کرتے ہین۔ ایک دن اونسے کسی نے
کہا کہ روزی کسب سے حاصل ہوتی ہی اونھون نے عہد کیا کہ وہ روزی جس مین
مخلوقات کو دخل ہوگا مین نہ کھاؤنگا بہت دن اسی طرح گذرے اور اونھون نے کچھ
نہ کھایا پھر اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیون کو بھیجا کہ وہ اونکے گرد پھرتی اور شہد دیتی
ہین جسے وہ کھاتے ہین حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو ان باتون سے
عبرت ہوئی اور یاد الٰہی کا جوش پیدا ہوا پہاڑ سے اوترے تو دیکھا کہ ایک اندھا
پرندہ درخت سے اوترا آپ کو خیال ہوا کہ یہ بیچارہ کہان سے روزی پاتا
ہوگا پھر دیکھا کہ اوس پرندے نے اپنی چونچ سے زمین کھودی اوسمین سے ایک
سونے کی پیالی نکلی جسمین تل بھرے ہوے تھے اور دوسری چاندی کی پیالی نکلی
جس مین گلاب بھرا ہوا تھا اوسنے وہ تل کھائے اور گلاب پیا پھر جاکر درخت
پر بیٹھ رہا اور وہ پیالیان گم ہوگئین آپ نے توکل علی اللہ کر لیا اور یقین کامل

Marfat.com

ہو گیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہی اوسکو کبھی تکلیف نہین ہوتی پھر وہان سے جنگل کی
طرف چلے گئے وہان آپ کے چند قدیمی دوست بھی ملگئے اور سب نے جنگل مین
بہت بڑا خزانہ پایا اوسپر ایک تختہ جسپر اللہ تعالی کا نام لکھا تھا بند تھا آپکے دوستون
نے آپس مین سب مال بانٹ لیا مگر آپ نے جس تختہ پر اللہ کا نام لکھا تھا لیکر چوما
اور بہت تعظیم کی۔ اوسکی برکت سے آپنے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا
ہی اے ذوالنون مصری رحمہ اللہ تمام لوگون نے مال لیا اور تو نے ہمارا نام
پسند کیا ہمنے اوسکے عوض مین علم اور حکمت کے دروازے تجھپر کھول دیے اسکے
بعد آپ شہر مین داخل ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین ایک بار ایک نہر پر پہونچا مین نے وہان وضو
کیا اوس نہر کے قریب ایک عالیشان محل تھا مین اوسے دیکھ رہا تھا کہ ایک حسین
عورت اوسکے کنگورے پر دکھائی دی مین نے اوس سے کہا کچھ بات کر اوسنے کہا
اے ذوالنون مصری جب مین نے تمھین دور سے دیکھا تو سمجھی کوئی دیوانہ ہی
جب نزدیک سے دیکھا تو سمجھی عالم ہی جب اور بھی نزدیک سے دیکھا سمجھی عارف
ہی مگر اب معلوم ہوا کہ تم نہ دیوانے ہو نہ عالم نہ عارف مین نے پوچھا تیرے قول کی کیا
دلیل ہی اوسنے کہا اگر آپ دیوانے ہوتے تو وضو نہ کرتے اگر عالم ہوتے تو نامحرم کو
نہ دیکھتے اگر عارف ہوتے تو ماسوی اللہ کی طرف توجہ نہ کرتے یہ کہکر غائب ہو گئی
آپ فرماتے ہین مین سمجھ گیا کہ یہ عورت نہین تھی بلکہ تنبیہ غیبی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کشتی مین سوار تھے کسی تاجر کا موتی کھو گیا سب نے
آپ کو چور سمجھ کر مارنا شروع کیا جب آپ کو بہت مارا آپ نے آسمان کیطرف
کر کے کہا اے اللہ تو جانتا ہی کہ مین چور نہین ہون فوراً دریا سے ہزارون مچھلیان
ایک ایک موتی منھ مین لیے ہوے نکلین آپنے ایک مچھلی سے موتی لیکر تاجر کو دید

Marfat.com

یہ کرامت دیکھکر اہل کشتی نے آپ سے معذرت کی اسیوجہ سے آپ کو ذوالنون کہتے ہین

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی صحبت کا یہ اثر تھا کہ آپ کی ہمشیرہ آپ کی خدمت مین رہا کرتی تھین ایک دن جب اونھون نے آیت وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی پڑھی فرمانے لگین اے اللہ تو نے بنی اسرائیل کو من و سلوی دیا اور اہل اسلام کو نہین دیا جبتک تو من وسلوی نہ دیگا مین نہ بیٹھونگی فوراً من وسلوی برسا اوسی وقت آپ جنگل کی طرف نکل گئین اور اوس دن سے پھر آپ کا کچھ پتہ نہ ملا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ مین ایک پہاڑ پر گیا دیکھا کہ ہزارون مریض بیٹھے ہین اونسے سبب پوچھا اونھون نے کہا اس عبادتخانہ مین ایک عابد ہے سال بھر کے بعد باہر آتا ہی اور مریضون پر پھونکتا ہی سب کو صحت ہوجاتی ہی مین بھی اونکا منتظر رہا کچھ دن کے بعد وہ عابد باہر آئے گو وہ نہایت ضعیف تھے اور آنکھون مین حلقے پڑے ہوے تھے لیکن اونکی ہیبت سے پہاڑ کانپنے لگا اونھون نے آسمان کی طرف دیکھا پھر بیمارون پر پھونک ڈالی سب اچھے ہو گئے وہ چاہتے تھے کہ عبادتخانے مین جائین مین نے اونکا دامن پکڑا اور کہا آپ نے ظاہری بیمارون کو اچھا کیا میری باطنی بیماری کو بھی دفع کیجیے۔ اونھون نے فرمایا اے ذوالنون مصری میرا دامن چھوڑ دے اسلیے کہ اللہ دیکھ رہا ہی کہ تو اوسکے سوا دوسرے کا دامن پکڑے ہی کہین ایسا نہو کہ تجھے میرے اور مجھے تیرے حوالہ کردے اور دامن چھڑا کر عبادتخانے مین چلے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن لوگون نے آپ کو روتا دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ شب کو سجدے مین میری آنکھ جھپک گئی تھی خواب مین دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جب مین نے مخلوق کو پیدا کیا تو اوسکے دس حصے ہوے جب مین نے اونکے

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص اولیاء اللہ کو بے وقوف سمجھا کرتا تھا آپ نے اوسے اپنی انگوٹھی دیکر فرمایا کہ نانبائی کے پاس لیجا اور اسے ایک دینار کو فروخت کرلا وہ گیا نانبائی نے کہا قیمت زائد ہی اوسنے اگر حال بیان کیا آپ نے فرمایا صراف کے پاس لیجا صراف نے ایک ہزار اوسکی قیمت لگائی اوسنے آپ سے آکر بیان کیا آپ نے فرمایا جسطرح اوس نانبائی نے اس انگوٹھی کو نہین پہچانا اسی طرح تو اولیاء اللہ کے مراتب سے ناواقف ہی اوسنے اپنے خیال سے توبہ کی اور اولیاء اللہ کو صاحب مرتبہ سمجھنے لگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ دس برس مزیدار کھانے کو آپکا دل چاہا کیا مگر کبھی آپ نے تناول نہ فرمایا ایک بار عید کی رات کو دل نے کہا کل عید ہی اگر مجھے لذیذ کھانا دیجیے تو بہت اچھا ہو آپ نے کہا اگر تو اس امر کو قبول کرے کہ مین دو رکعت نماز مین قرآن ختم کرون تو لذیذ کھانا تجھے دونگا دل نے قبول کیا آپ نے دو رکعت مین پورا قرآن پڑھا اور صبح کو لذیذ کھانا لائے نوالہ کھانے کیلیے اٹھایا پھر رکھدیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے بعد فراغ نماز لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا جب مین نے نوالہ کھانے کا ارادہ کیا دل نے کہا دس برس کے بعد آج میری مراد پوری ہوا چاہتی ہی مین نے نوالہ رکھکر دل سے کہا قسم ہی اللہ کی کہ کبھی تیری مراد پوری نہوگی اوسی وقت ایک مرد سرپر لذیذ کھانے کی دیگ رکھے ہوے آیا اور کہا مین غریب آدمی ہون کبھی میرے اہل وعیال نے لذیذ کھانا نہین کھایا تھا آج مین نے اونکے لیے لذیذ کھانا تیار کیا تھا اسلیے کہ کل عید ہی اونھین کھلاونگا مجھے نیند آئی سو رہا خواب مین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا کہ اگر تو قیامت مین مجھسے ملنا چاہتا ہی تو یہ لذیذ کھانا ذوالنون مصری کو دے آ اور میری طرف سے پیغام کہدینا کہ تھوڑی دیر نفس کے

Marfat.com

ساتھ صلح کرکے اس کھانے کے دو ایک نوالے کھالو آپ نے فرمایا تابعدار کو تابعداری سے انکار نہین ہوسکتا اور اوسمین سے تھوڑا کھانا تناول فرمالیا۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ کے مراتب زائد ہوگئے اور لوگون کو اوسکی واقفیت نہو سکی تو لوگ آپ کو زندیق کہنے لگے اور خلیفہ سے آپ کا حال بیان کیا اوسنے آپ کو بلایا لوگ آپ کے پاؤن مین بیڑیان ڈالکر دربار مین لارہے تھے ایک بڑھیا نے کہا اے ذوالنون مصری رحمہ اللہ خلیفہ کا خوف نہ کر کیونکہ وہ بھی مثل تیرے خدا کا بندہ ہی اوسکے بعد ایک بہشتی نے آپ کو ٹھنڈا پانی پلایا آپ نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ایک دینار اسے دیدو اوسنے نہ لیا اور کہا قیدی سے لینا جوانمردی کے خلاف ہی جب آپ دربار مین آئے خلیفہ نے آپ کو قیدخانے بھیجا آپ چالیس دن قیدخانے مین رہے آپ کی بہن روزانہ ایک ٹکیہ آپ کو دے آتی تھین جب آپ قیدخانے سے نکلے تو وہ سب ٹکیان اوسی طرح رکھی تھین آپ کی بہن نے کہا وہ ٹکیان حلال کمائی کی تھین آپنے کیون نہ کھائین آپ نے کہا مجھے داروغہ کی ہاتھ سے ملتی تھین اور وہ بدطینت تھا جب آپ آگے بڑھے تو گر پڑے اور سر پھٹ گیا مگر آپکے بدن یا کپڑے پر خون کی چھینٹ نہین پڑی اور جتنا خون زمین پر گرا تھا وہ بھی غائب ہوگیا پھر آپ خلیفہ کے پاس گئے اوسنے آپ سے کئی سوال کیے آپ نے معقول جوابات دیے سب لوگ آپ کی فصاحت و بلاغت سے دنگ ہوگئے پھر خلیفہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بہت اعزاز کے ساتھ آپ کو مصر روانہ کیا۔
نقل کیا ہی کہ حضرت احمد سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ایک بار آپ کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا کہ ایک سونے کا طشت آپ کے سامنے رکھا ہی اور آپ کے گرد سے مشک و عنبر کی خوشبو آرہی ہی آپ نے فرمایا تو بادشاہون سے بہت ملتا ہی اسکا اثر میرے دل پر ایسا ہوا کہ مینے توبہ کی اور چلتے وقت آپ نے مجھے

ایک درم دیا وہ ایسی برکت کا تھا کہ مین اوسی کو صرف کرتا ہوا بلخ تک پہونچ گیا
نقل کیا ہی مکہ آپ کا ایک مرید تھا جسنے چالیس چلے کھنچے تھے اور چالیس حج
کیے تھے اور چالیس سال نہ سویا تھا اور چالیس برس مراقبہ کیا تھا ایک بار اوسنے
آپ سے کہا کہ اتنی ریاضت مین نے کی مگر ابتک اللہ نے مجھ سے کلام نہین کیا
نہ اسرار غیبی مجھپر ظاہر ہوے مین اللہ کی شکایت نہین کرتا بلکہ اپنی بدقسمتی پر روتا
ہون آپ نے فرمایا آج پیٹ بھر کر کھانا کھا اور عشا کی نماز نہ پڑھ اور رات بھر خوب
سو اوسنے پیٹ بھر کر کھانا کھایا مگر نماز ترک کرنے کو اوسکا دل نہ چاہا عشا کی نماز
پڑھکر سو رہا خواب مین حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے
ہین اللہ تعالیٰ بعد سلام کے فرماتا ہی کہ ہماری درگاہ مین جلد آسودہ ہو جانیوالا
مخنث ہی اور کہتا ہی کہ چالیس برس کی عبادت کا تجھے عوض دونگا اور ذوالنون
مصری رحمہ اللہ سے کہدینا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مین تجھے شہر مین رسوا کرونگا
تاکہ آئندہ تو ہمارے عشاق کو مکر نہ سکھاوے اوسنے تمام حال آپ سے آکر عرض
کیا آپ خوشی کے مارے رونے لگے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی
اعتراض کرے کہ کیسے ممکن ہی کہ شیخ مرید کو نماز پڑھنے اور عبادت کرنے سے مانع ہو
اور سو رہنے کا حکم دے تو ہم جواب دینگے کہ شیخ مثل اطبا کے ہوا کرتے ہین اور کبھی
ضرورت کے وقت اطبا زہر سے علاج کیا کرتے ہین جب اونھین یہ امر معلوم ہو جاتا
ہی کہ اسی زہر سے صحت ہوگی چونکہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ نماز عشا ترک نہ کریگا
آپ نے اوسے یہ حکم دیا جیسے اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
ذبح نہونگے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اونکے ذبح کرنیکا حکم فرمایا اور طریقت
مین اکثر امور ایسے بھی پیش آتے ہین جو ظاہر مین شریعت کے خلاف اور دراصل صحیح
ہوتے ہین۔ جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو لڑکے کے مار ڈالنے کا حکم نہین کیا گیا

Marfat.com

مرضی یہی تھی جو وقوع مین آیا جب تک یہ حاصل نہین ہوتا اور راہ طریقت مین قدم رکھتا ہی وہ زندیق اور واجب القتل ہی مگر یہ امر درست ہی کہ ہر کام شرع کے موافق کرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک بدوی نہایت ضعیف اور دُبلے کو طواف کرتے دیکھا اوس سے پوچھا کیا تو خدا کا دوست ہی اوسنے کہا ہان آپ نے پوچھا تیرا دوست تیرے نزدیک ہی یا دور اوسنے کہا نزدیک ہی آپ نے پوچھا موافق ہی یا مخالف اوسنے کہا موافق آپ نے کہا جب تو خدا کا دوست ہی اور وہ تیرے قریب اور موافق بھی ہی تو تو اسقدر ضعیف کیون ہو رہا ہی اوسنے کہا اوسکا قرب عذاب دوری سے زائد سخت ہی ع نزدیکان را بیش بود حیرانی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حالت سفر مین آپ نے ایک عورت سے محبت کی انتہا پوچھی اوسنے کہا محبت کی انتہا نہین ہی اسلیئے کہ دوست کی انتہا نہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ اون لوگون مین سے ایک شخص کے پاس گئے جو عاشق خدا بنے ہوے تھے اور اپنے کو عشاق خدا مشہور کیا تھا وہ بیمار تھا آپ کو دیکھکر کہنے لگا وہ شخص ہرگز خدا کا دوست نہین ہوتا جو اوسکے دیے ہوے درد سے تکلیف پائے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے کو خدا کا دوست مشہور کرتا ہی وہ ہرگز خدا کا دوست نہین ہوتا اوسنے اب اس فعل سے توبہ کی اور کہا آج سے مین اپنے کو خدا کا دوست مشہور نہ کرونگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ بیمار تھے ایک شخص عیادت کو آیا اور کہا دوست کا درد پسندیدہ ہوتا ہی آپ خفا ہو کر فرمانے لگے کہ اگر اوسے جانتا اس بے ادبی سے نام نہ لیتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے اپنے دوست کو خط مین لکھا کہ اللہ مجکو اور تجکو نادانی کی چادر اوڑھائے یعنے امور دنیا سے ہم دونون کو بیخبر کر دے اور پھر اپنی مرضی

Marfat.com

کے مطابق کام کرائے اور راضی ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین میرا گذر ایک جنگل مین ہوا اور وہ جنگل برف سے
بھرا ہوا تھا مین نے دیکھا کہ ایک یہودی ہر طرف دانہ چھڑک رہا ہی مین نے اوس
سے پوچھا کیا کرتا ہی اوسنے کہا آج برف کی وجہ سے چڑیون نے دانہ نہین پایا مین اوسکے
لیے دانہ چھڑک رہا ہون شائد اللہ مجھے اسکا ثواب دے مین نے کہا غیر کا دانہ وہان
پسند نہین ہوتا اوسنے کہا نہ سہی مگر میرا کام تو اللہ دیکھتا ہی یہی میرے لیے کافی ہی
پھر مین نے اوس یہودی کو زمانہ حج مین گرد خانہ کعبہ کے بڑے ذوق و شوق سے طواف
کرتے ہوے دیکھا وہ مجھسے کہنے لگا دیکھیے جو دانے مین نے چھڑکے تھے کیسا اچھا مجھے
اونکا پھل ملا مجھے جوش آیا مین نے درگاہ الٰہی مین عرض کیا اے اللہ تو نے تھوڑے
سے دانون کے عوض مین اوس یہودی کو جسنے چالیس برس تک آگ پوجی یہ
نعمت دی اسقدر کیون کوئی ارزان فروشی کریگا ندائے غیبی ہوئی مین جو چاہتا
ہون کرتا ہون کسی کو میرے امور مین دخل نہین ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے اپنے ایک دوست کو اوسکے مرنے کے
بعد خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا اوسنے جواب دیا کہ اللہ نے
مجھے بخشدیا اسوجہ سے کہ مین نے دنیا مین کبھی کسی سے کچھ نہین لیا اور کبھی اس
خوف کی وجہ سے پیٹ بھر کر نکھایا کہ عبادت مین نقصان ہوگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ نماز کو کھڑے ہوتے تو فرماتے۔ اے اللہ مین
تیری درگاہ مین کس پانون سے آؤن اور کس آنکھ سے قبلہ کی طرف دیکھون
اور کس زبان سے تیرا راز کہون اور کس تعریف کے ساتھ تیرا نام لون مین
بے سروسامان ہوکر تیری بارگاہ مین آیا ہون اور بے بسی کی وجہ سے مین نے
حیا کو ترک کیا ہی۔ اسکے بعد نیت باندھکر نماز ادا کرتے اور کہتے آج جو کچھ

تکلیفین مثل آئین تجھ سے بیان کر رہا ہون مگر کل قیامت مین اپنے اعمال کی وجہ سے
جو تکلیفین تو دیگا کس سے کہونگا اے اللہ مجھے عذاب کی شرمندگی سے بچا۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی سبحان وہ ہی جو اہل معرفت کو خوف آخرت
کی وجہ سے علائق دنیا سے محفوظ رکھتا ہی اور فرمایا پردون مین سب سے
بڑا پردہ آنکھون کا ہی جسکی وجہ سے منہیات پر نظر نہین پڑتی اور فرمایا جس کا
پیٹ کھانے سے بھرا ہوتا ہی اوسکو حکمت حاصل نہین ہوتی اور فرمایا گناہون سے
توبہ کرکے پھر گناہ کرنا جھوٹون کی توبہ ہی اور فرمایا اوس سے زائد کوئی خوش
حال نہین ہی جو پرہیزگاری کا لباس پہنے ہو اور فرمایا کم کھانے والے کا
جسم تندرست رہتا ہی اور کم گناہ کرنے والے کی روح تندرست رہتی ہے
اور فرمایا جو شخص بلا پر صبر کرے اوس سے تعجب نہین بلکہ تعجب اوس سے ہی
جو بلا پر راضی ہو۔ اور فرمایا خدا سے ڈرنے والے سیدھی راہ پاتے ہین اور
اوس سے نہ ڈرنے والے گمراہ ہو جاتے ہین اور فرمایا غضب الٰہی اوس شخص پر
ہوتا ہی جو درویشی سے ڈرتا ہی اور فرمایا انسان پر چھ چیزون سے خرابی
آتی ہی ایک نیک عمل مین کوتاہی کرنا دوسرے شیطان کی اطاعت کرنا تیسرے
موت کو نزدیک نہ جاننا چوتھے خدا کی رضامندی ترک کرکے مخلوق کی رضامندی
اختیار کرنا پانچوین خواہش نفس کی وجہ سے سنت ترک کرنا چھٹے اکابر کی غلطی
کو اپنے لیے سند ماننا اور اونکے فضائل پر نظر نہ کرنا اور غلطی کی وجہ سے اونپر
الزام عائد کرنا۔ اور فرمایا صاحب ہمت سلامتی سے نزدیک ہوتا ہی اور
صاحب ارادت منافق ہوتا ہی یعنے صاحب ہمت کسی سے سوال نہین کرتا
اور صاحب ارادت تھوڑی سی چیز پر پھسل پڑتا ہی اور فرمایا پرہیزگارون کی
صحبت مین زندگانی کا لطف ملتا ہی اور فرمایا ایسے شخص سے دوستی پیدا کرنا

Marfat.com

چاہیے جو تیرے ناراض ہونے سے راضی نہو اور فرمایا اگر تو اہل صحبت ہونا چاہتا ہے
تو دوستون سے اسطرح صحبت کر کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت کی یعنے کبھی ذرہ برابر آپ کی مخالفت نہ کی
جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو صاحب کا خطاب د
اور فرمایا محبت الٰہی کی یہ علامت ہے کہ کسی امر مین اوسکے حبیب کی مخالفت نہ
کرے اور فرمایا خدا کے ساتھ موافقت اور خلق کو نصیحت اور نفس کی مخالفت اور
دشمن سے عداوت کر اور فرمایا اوس سے زائد کوئی بیوقوف طبیب نہین ہے جو
مستونکا علاج مستی کی حالت مین کرتا ہے یعنے جو شخص ایسے آدمی کو جو نشۂ دنیا سے
بیہوش ہو نصیحت کرتا ہے بیوقوف ہے اور فرمایا مست سے ہوشیاری کے بعد تو
کرانا چاہیے اور فرمایا جس بندے کو اللہ دوست رکھتا ہے اوسے اوسکے نفس کی خو
دکھلاتا ہے اور جسے ذلیل کرتا ہے اوسے اوسکے نفس کی خواری نہین دکھاتا او
فرمایا نیک وہ ہے کہ بُری طرف نظر نہ کرے اور بُری بات نہ سنے اور فرمایا جسے مخلو
دوست ہوتی ہے خالق اوسے دوست نہین رکھتا اور فرمایا خلوت سے زائد اخلاص
کی راہ دکھانیوالی مین نے کوئی چیز نہین دیکھی جو شخص خلوت اختیار کرتا ہے
اخلاص کے ستون کو مضبوط پکڑ لیتا ہے اور فرمایا پہلے قدم پر تو اللہ کو نہین پا
اور اس سے یہ مراد ہے کہ جبتک اللہ تجھے نہ ملجائے تو اپنے کو نیا طالب سمجھ
فرمایا جو لوگ اللہ سے دور ہوتے ہین اونکی نیکیان مقربین کے گناہ کے بر
ہوتی ہین اور فرمایا جب انسان صدق دل سے توبہ کرتا ہے تو سب گناہ اوسکے معا
ہو جاتے ہین اور فرمایا جب ازل مین ارواح انبیا کی صف قائم ہوئی تو حضر
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی روح تمام ارواح سے سبقت کرکے روضۂ وص
مین داخل ہوئی اور فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ اللہ اپنے محب کو اوسوقت محبت عطا

جب اوسکے دل سے خوف فراق کو دور کر دیتا اور فرمایا ہر چیز کی سزا مقرر ہی اور یاد سے غافل ہونا محبت کی سزا ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو نصیحت ایسی کرے جسپر خود عامل ہو چکا ہو اور فرمایا عارف کو ہر وقت خوف زائد ہوتا ہی اسوجہ سے کہ ہر لحظہ اوسے قرب الٰہی زائد ہوتا ہی اور عارف کی پہچان یہ ہی کہ مخلوق مین رہکر مخلوق سے جدا ہو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والے کو عارف کہتے ہین اور جسمین یہ صفت نہو وہ عارف نہین ہی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء علما تمام بندون سے زائد اللہ کا خوف کرتے ہین اور فرمایا عارف کی ایک حالت نہین رہتی اوسلیے کہ ہر وقت عالم غیب سے اوسپر اسرار ظاہر ہوتے ہین اوسی کے مطابق اوسکی حالت بھی بدلتی رہتی ہی اور فرمایا عارف کا ادب سب سے زائد ہوتا ہی اسلیے کہ معرفت اونھین ہر وقت مؤدب بناتی رہتی ہی اور فرمایا معرفت تین قسم کی ہوتی ہی ایک معرفت توحید کی جو عموماً ہر مسلمان کو حاصل ہوتی ہی دوسرے معرفت حجت وبیان کی یہ حکما اور بلغا اور علما کو حاصل ہوتی ہی تیسرے معرفت صفات وحدانیت کی یہ اولیاء اللہ کیواسطے خاص ہی جو کچھ اللہ انھین عطا فرماتا ہی کسی کو نہین دیتا اور کسی کو انکے مراتب کی خبر نہین ہوتی ہی اور فرمایا اسرار الٰہی پر واقف ہونے کو معرفت کہتے ہین اور فرمایا دعوی معرفت کا نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر تو دعوی کریگا تو جھوٹا ہوگا دوسرے معرفت عارف اور معروف کے ایک ہو جانے کو بھی کہتے ہین اگر تو معرفت کا دعوی کریگا تو دو حال سے خالی نہین یا تیرا دعوی سچ ہوگا یا جھوٹ اگر دعوی سچا ہی تو تونے اپنی تعریف کی اور قاعدہ ہی کہ صدیق اپنی تعریف نہین کرتے جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے لست بخیر کم مین تمسے بہتر نہین ہون اور اس بارہ مین حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا خود یہ قول ہی اکبر ذنبی معرفتی ایاہ یعنے میرا بڑا گناہ اوسکا پہچاننا ہی۔

Marfat.com

اور اگر تیرا دعویٰ جھوٹا ہی تو تو عارف نہین غرض یہ ہی کہ عارف اپنی زبان سے
اپنے کو عارف نہ کہے۔ اور فرمایا جس عارف کو قرب زائد ہوتا ہی اوسے حیرت
بھی زائد ہوتی ہی قاعدۂ کلیہ ہی کہ جو چیز آفتاب سے زائد قریب ہوگی اوسی پر
اوسکا اثر بھی زائد ہوگا بیت نزدیکان رابیش بود حیرانی ٭ کالیشان دانند
سیاست سلطانی ٭ یعنے جنکو بادشاہ کا قرب حاصل ہوتا ہی وہ اوسکے قہر و
غضب سے واقف ہوتے ہین اسلیے وہ بادشاہ سے بہ نسبت اور لوگون کے
زائد ڈرتے ہین آپ سے لوگون نے عارف کی پہچان دریافت کی آپ نے فرمایا
عارف اوسے کہتے ہین جو بغیر علم کے اللہ کو جانے اور بغیر آنکھ کے دیکھے اور بغیر
خبر سنے واقف ہو اور بغیر مشاہدے کے جان لے اور بغیر صفت کے اوسے پہچانے
اور بغیر کشف اور حجاب کے اوس سے ملاقات کرے اسلیے کہ عارف فنافی اللہ
ہوجاتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ نے کہا ہی جس بندے
کو مین اپنا دوست بناتا ہون اوسکے لیے کان ہوجاتا ہون تاکہ وہ مجھسے سنے
اور آنکھ ہوجاتا ہون تاکہ مجھسے دیکھے اور زبان ہوجاتا ہون تاکہ مجھ سے بات
کرے اور ہاتھ ہوجاتا ہون تاکہ مجھسے پکڑے اور فرمایا آخرت کے بادشاہ زاہد ہین
اور زاہدون کے بادشاہ عارف ہین اور فرمایا صحبت الٰہی اختیار کرنا اسکا نام
ہی کہ جتنی چیزین اوس سے دور کرنے والی ہین سب سے خود دور رہے اور فرمایا
بیمار دل کی چار نشانیان ہین ایک عبادت سے مزہ نہ پانا دوسرے خدا کا خوف
نہ کرنا تیسرے دنیا کی چیزون سے عبرت نہ حاصل کرنا چوتھے علم کی بات سنکر اوسپر
عمل نہ کرنا۔ اور فرمایا مقام عبودیت مین پہونچنے والے کی یہ پہچان ہی کہ خواہش
نفس اور لذت دنیا کو اوسنے ترک کردیا ہو اور فرمایا عبودیت کہتے ہین دل و
جان سے اللہ کا مطیع بنجانے کو اور فرمایا علم موجود ہی لیکن عمل علم کے موافق

Marfat.com

کم ہی اور اخلاص عمل مین کم ہی اور حب موجود ہی لیکن صدق حب مین کم ہی
اور فرمایا عام لوگ گناہون سے اور خاص غفلت سے توبہ کرتے ہین اور فرمایا توبہ
کی دو قسمین ہین ایک توبۂ انابت دوسرے توبۂ استجابت توبہ انابت تو اسکا نام
ہی کہ انسان خوف عذاب الٰہی کی وجہ سے توبہ کرے اور توبۂ استجابت شرم سے
توبہ کرنے کو کہتے ہین یعنے بندہ یہ شرم کرکے توبہ کرے کہ میری عبادت اللہ کی بزرگی
کے مقابلہ مین ہیچ ہی اور فرمایا تمام اعضا کے لیے توبہ مقرر ہی دل کی توبہ یہ ہی کہ
حرام چھوڑنے کی نیت کرے آنکھ کی توبہ یہ ہی کہ حرام شی کی طرف نہ دیکھنے کی نیت
کرے اور کان کی توبہ یہ ہی کہ غیبت اور بری باتین نہ سننے کی نیت کرے
اور ہاتھ کی توبہ یہ ہی کہ منہیات کی طرف نہ بڑھانے کی نیت کرے اور پاؤن کی
توبہ یہ ہی کہ برے مقام پر نہ جانے کی نیت کرے اور پیٹ کی توبہ یہ ہی کہ حرام
چیز نہ کھانے کی نیت کرے اور شرمگاہ کی توبہ یہ ہی کہ زنا و بدکاری نہ کرنے
کی نیت کرے اور فرمایا خوف کرنے والے کا عمل اچھا ہوتا ہی اور امید کرنے
والے کی نیکی فائدہ دیتی ہی اور فرمایا بندے کو خوف ایسا کرنا چاہیے کہ قوت مین
امید سے زائد ہو اور فرمایا کہ تلاش حاجت فقر کی زبان سے کرنا چاہیے نہ حکم کی
زبان سے اور فرمایا خودبینی اور غرور کی خلوت سے مجھے وہ دروستی جسمین کدورت
اور غبار ہو زائد پسند ہی اور فرمایا میری جان کی غذا ذکر الٰہی ہی اور شراب اوسکی
تعریف ہی اور لباس اوس سے شرم کرنا ہی اور فرمایا کہ شرم اسے کہتے ہین کہ جو گناہ
تجھسے ہوگئے ہون اوسکی سزا کا خوف کرتا رہے اور فرمایا دوستی کی وجہ سے انسان
بات کرتا ہی اور شرم کی وجہ سے چپ رہتا ہی اور خوف کی وجہ سے بے آرام رہتا ہی
اور فرمایا تقوی اوسکو کہتے ہین کہ ظاہر کو گناہ اور نافرمانی سے آلودہ نہ کرے اور باطن
کو بیہودہ باتون سے بچائے اور ہر وقت اللہ کا تصور کرے یعنے ہر لحظہ اپنے

دل مین خیال کرتا رہی کہ مین اللہ کے سامنے ہون اور اللہ میرے تمام افعال کو دیکھتا ہی پس مجھے گناہ اور فضول باتین کرنا نہ چاہیے آور فرمایا صادق اُسے کہتے ہین جو ہمیشہ سچ بولے اور فرمایا صدق اللہ کی تلوار ہی اور جسپر یہ تلوار چلی اوسکے دو ٹکڑے ہوے اور فرمایا صدق زبانی مخزون اور صدق باطنی موزون ہی آور فرمایا مراقبہ نام ہی اچھا وقت اللہ پر نثار کرنے کا اور مراقبہ اوس چیز کو بزرگ سمجھنا ہی جسے اللہ نے بزرگی دی ہی اور جسے اللہ نے ذلیل کیا ہی اوسکی طرف نہ دیکھنے کو بھی مراقبہ کہتے ہین آور فرمایا وجد ایک بھید ہی دل مین اور سماع نفس کی دوا ہی جو حق سے سماع سنتا ہی حق کی طرف راہ پاتا ہی اور جو نفس سے سنتا ہی زندیق ہو جاتا ہی آور فرمایا توکل اسے کہتے ہین کہ انسان دنیا مین کسی سے طالب نہو اور اللہ پر بھروسا کرے اور خود بندہ بنکر مالک کی اطاعت کرے آور فرمایا توکل نام ہی ترک تدبیر کا اور کبر اور غرور چھوڑنے کا آور فرمایا اُنس اسے کہتے ہین کہ علائق دنیا سے روگردان ہو کر خدا اور اوسکے دوستون کی محبت انسان اپنے دل مین پیدا کرے اور اللہ کے دوستون سے محبت کرنا در اصل اللہ سے محبت کرنا ہی آور فرمایا جب اولیاء اللہ کو اُنس کی عیش مین ڈالتے ہین تو گویا جنت مین نور کی زبان سے اللہ اونسے باتین کرتا ہی اور جب ہیبت کی عیش مین ڈالتے ہین تو گویا دوزخ مین نار کی زبان سے گفتگو ہوتی ہی اور اللہ کے مونس کی یہ پہچان ہی کہ جب اُسے آگ مین ڈالین تو اوسکی ہمت ذرا کم نہین ہوتی آور فرمایا علامت انس خالق کی یہ ہی کہ انسان انس مخلوق کو ترک کردے آور فرمایا فکر عبادتون کی کنجی ہی اور نفس و ہوا کی مخالفت کرنا وصال حق کی علامت ہی اور جو کوئی دل کی فکر پر ہمیشگی کرتا ہی روح سے عالم غیب کا مشاہدہ کرتا ہی آور فرمایا رضا تلخی قضا پر خوش ہونے کو کہتے ہین اور مصیبت اور بلا مین دوستی کا دم بھرنے کو رضا کہتے ہین آور فرمایا جو شخص

Marfat.com

تقدیر پر راضی ہو اپنے نفس کو خوب جانتا ہو اور فرمایا جبتک صدق اور صبر شامل نہو اخلاص کامل حاصل نہین ہوتا اور فرمایا اپنے کو دشمن یعنے شیطان سے بچانے کو اخلاص کہتے ہین اور فرمایا علامت صاحب اخلاص کی یہ ہے کہ وہ تعریف سنے خوش اور ہجو سے ناخوش نہو اور عمال نیک کرکے بھلادے اور اونکے عوض کا قیامت مین اللہ سے طالب نہو اور فرمایا خلوت مین سب چیزون سے زائد مشکل اخلاص ہے اور فرمایا جو شخص آنکھون سے دیکھتا ہے اوسکی مثال علم کی ہے اور جو دل سے دیکھتا ہے اوسکی مثال یقین کی ہے اور فرمایا یقین کا پھل صبر ہے اور صاحب یقین کی تین علامتین ہین ایک ہر چیز مین اللہ کو دیکھنا دوسرے ہر کام مین اوسکی طرف رجوع کرنا تیسرے ہر حال مین اوس سے مدد مانگنا اور فرمایا کہ یقین امید اور آرزو کی کوتاہی کو پکارتا ہے اور آرزو کی کوتاہی زہد کو پکارتی ہے اور زہد حکمت کو پکارتا ہے اور حکمت عاقبت بینی کے درخت مین پھل اور پھول پیدا کرتی ہے اور فرمایا رتبہ مین تمام دنیا سے زائد تھوڑا سا یقین ہے اسلیے کہ یہ آخرت کی خوشحالی کی طرف مائل کرتا ہے اور اس سے تمام ملکوت کا معائنہ حاصل ہوتا ہے اور فرمایا اہل یقین کی یہ پہچان ہے کہ دنیا مین مخلوق کی مخالفت کرے اور اونکی مدح نہ کرے اور اونکی عطا سے فائدہ نہ اٹھائے اور گو خلق اسے تکلیف دے یہ اونکے آزار کا خواہان نہو اور فرمایا خلق سے انس کرنے والے کا شمار فرعونون مین ہوتا ہے اور نفس کی نگہداشت نہ کرنے والا اخلاص سے دور رہتا ہے اور فرمایا جسے اللہ کی حضوری حاصل ہے اوسے خلق سے کچھ سروکار نہین ہوتا اور فرمایا جسنے دعوی حق بینی کا کیا دیدار الٰہی سے محروم ہوتا ہے اور اپنے دعوے مین جھوٹا ہوتا ہے اور جسے حق بینی حاصل ہوتی ہے وہ اسکا اظہار برا سمجھتا ہے اور فرمایا ہرگز مرید نہین ہوتا جبتک خدا سے زائد پیر کا فرمانبردار نہو اور فرمایا جو شخص خطرات قلبی کو

دور کر کے خالصاللہ مراقبہ کرتا ہی اللہ اوسکے ظاہر مین اوسکو بزرگ کرتا ہی اور فرمایا
اللہ سے ڈرنے والا اوسی کی طرف مائل ہوتا ہی اور جب اسپر مائل ہوتا ہی نجات پاتا
ہی اور فرمایا قناعت کرنے والے کو تمام اہل عالم سے زائد راحت ہوتی ہی اور سب کا
سردار ہوجاتا ہی اور فرمایا جو شخص ایسے کام مین تکلیف اوٹھاتا ہی کہ وہ کام اوسکے
کارآمد نہو وہ اوس چیز کو برباد کرتا ہی جو اوسکے لیے کارآمد ہوئی ہی اور فرمایا
خدا سے ڈرنیوالے کے دل مین خدا کی دوستی پورے طور سے ہوتی ہی اور اوسکو
عقل کامل ملتی ہی اور فرمایا جو شخص مشکل کام حاصل کرنا چاہتا ہی سخت مشکل
مین پڑتا ہی اور جو شخص ایسی چیز طلب کرتا ہی جس سے اوسے فائدہ نہین ہوسکتا
وہ اوس چیز کو ضائع کرتا ہی جو اوسے فائدہ پہونچا سکتی ہی اور فرمایا اگر تو حق پر کم
افسوس کرتا ہی تو یہ دلیل اس بات کی ہی کہ حق کا مرتبہ تیرے نزدیک کم ہی اور
فرمایا جسکے ظاہر سے اوسکے باطن کا حال نہ معلوم ہو اوسکی صحبت نہ اختیار کرنا چاہیے
اور فرمایا جو شخص دل سے اللہ کو یاد کرتا ہی ماسوی اللہ کو خود بھول جاتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے خدا کو کیونکر پہچانا
آپ نے کہا مین نے اوسے اوسکی وجہ سے پہچانا اور خلق کو رسول کیوجہ سے پہچانا کیونکہ
یعنے اللہ ہی اور اسکا رسول بھی ہی اور چونکہ اللہ خالق ہی اسلیے اوسے خالق سے
پہچان سکتے ہین اور رسول خلق ہی اور خلق کو خلق ہی کی وجہ سے پہچان سکتے
ہین پس مین نے بھی خالق کو خالق کی وجہ سے اور خلق کو خلق کی وجہ سے پہچانا
پھر پوچھا خلق کے بارے مین آپ کیا کہتے ہین آپ نے کہا خلق غیب کی وحشت ہی
لوگون نے پوچھا بندہ خدا سے کب طالب ہوتا ہی آپ نے فرمایا جب اپنے نفس
اور تدبیرون سے عاجز ہوجاتا ہی لوگون نے پوچھا کن لوگون کی صحبت اختیار کرنی
چاہیے آپ نے فرمایا جن کے پاس مال نہو اور ہر حال مین تمھارے شریک ہین یاد

تمھارے تغیر سے متغیر نہون۔ لوگون نے پوچھا کہ بندہ خوف کی راہ کب طے کر سکتا ہی آپ نے فرمایا جب وہ اپنے کو بیمار جانے اور بیماری زائد ہو جانے کے خوف سی دنیا کی تمام چیزون سے پرہیز کرے لوگون نے پوچھا کس وقت بندہ بہشت کا مستحق ہوتا ہی آپنے فرمایا جب ان پانچ چیزون کو اختیار کرے ایک ایسی استقامت جسمین برگشتگی نہو دوسرے ایسا اجتہاد جسمین غلطی نہو تیسرے ظاہر و باطن مین خدا کا مراقبہ چوتھے موت کا انتظار اور زاد راہ کی کوشش پانچوین قیامت سے پہلے اپنا حساب خود لے لوگون نے پوچھا خوف الٰہی کی کیا علامت ہی آپنے فرمایا خوف ماسوی اللہ سے بیخوف ہو جانا ہی لوگون نے پوچھا دنیا مین محفوظ کون ہی آپنے فرمایا جو کسی سے بات نہ کرے لوگون نے پوچھا توکل کیا ہی آپ نے فرمایا مخلوق سے طمع قطع کرنا پھر بھی پوچھا آپ نے کہا لوگون سے گوشہ نشینی اختیار کرنا اور تمام سامان دنیا کو ترک کرنا پھر بھی پوچھا آپ نے کہا نفس کو ربوبیت سے نکالکر عبودیت مین ڈالنا۔ لوگون نے کہا در اصل عزلت کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اپنے نفس سے یکسوئی حاصل کرنے کو عزلت کہتے ہین لوگون نے پوچھا کون زائد غمگین ہوتا ہی آپ نے فرمایا جو دنیا مین بڑا بد خصلت ہو لوگون نے پوچھا دنیا کسے کہتے ہین آپنے فرمایا جو شے اللہ سے غافل کر دے لوگون نے پوچھا کمینہ کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ کو نہ جانتا ہو اور دوسرے سے دریافت بھی نہ کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ نے آپ سے دریافت کیا کہ مین کسکی مصاحبت اختیار کرون آپ نے فرمایا ایسے شخص کی جسکی صحبت مین من و تو کا جھگڑا نہو پھر وہ وصیت کے طالب ہوے آپ نے فرمایا نفس کی مخالفت کرکے اللہ کا موافق بن نہ یہ کہ نفس کی موافقت کرکے معاذ اللہ اللہ سے مخالفت پیدا کر اور کسی کو حقیر نہ جان گو مشرک ہی ہو ممکن ہی کہ وہ توبہ کرکے مقبول بارگاہ ہو جائے

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے کہا مجھے وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا اپنے
ظاہر کو خلق کے اور باطن کو خالق کے حوالے کردے اور اللہ کی محبت پیدا کرتا کہ
اللہ تجھے خلق سے بے نیاز کردے اور شک کو یقین پر مقدم نہ کر اور جبتک نفس
اطاعت نکرے تو برابر اوسکی مخالفت ہی کرتا رہ اور جب تجھپر کوئی بلا نازل ہو تو
صبر کر اور اللہ کی یاد مین زندگی بسر کر۔
نقل کیا ہی کہ ایک دوسرا شخص آپ سے وصیت کا طالب ہوا آپ نے
فرمایا دل کو گذشتہ اور آینده چیزون کے خلجان مین نہ ڈال اوسنے کہا میری سمجھ مین
نہین آیا آپ مفصل بیان کیجیے آپ نے کہا جو وقت گذر گیا یا جو آنیوالا ہی اوسکا
خیال نہ کر بلکہ موجودہ وقت کو غنیمت جان۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا صوفی کسکو کہتے ہین آپنے فرمایا صوفی وہ ہی
جسنے تمام چیزون کو ترک کرکے اللہ کو اختیار کرلیا ہو اور اللہ اوسے دوست رکھتا ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے اللہ کی طرف رہنمائی کیجیے آپ نے
فرمایا کہ اللہ اس سے زائد ہی کہ تیری رہنمائی وہان تک ہو البتہ اگر تو قرب الٰہی
حاصل کرنا چاہے تو وہ پہلے ہی قدم مین ہی اور اسکی تفصیل اوپر بیان ہوچکی ہی
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے کہا مین آپ کو دوست رکھتا ہون آپ نے فرمایا
اللہ کو دوست رکھ اوسی کی دوستی تیرے لیے کافی ہی اور اگر تو اللہ کو نہین پہچانتا ہی
تو ایسے شخص کی تلاش کر جو تجھے حق شناسی کرادے میری دوستی سے تجھے کچھ فائدہ نہوگا
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے معرفت کی حد دریافت کی آپ نے فرمایا
جس شخص کو اسکی حد معلوم ہوجاتی ہی وہ خود گم ہوجاتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا سب سے پہلے عارف کو کون درجہ پیش آتا
ہی آپ نے فرمایا تحیر پھر فقر پھر اتصال حق اور ان سب کے بعد عارف کو حیات

Marfat.com

ابدی حاصل ہوتی ہے۔
نقل کیا ہے کہ لوگون نے پوچھا عارف کیا کرتا ہے آپ نے فرمایا ہر حال مین اوسے اللہ کی یاد اور وصال حاصل رہتا ہے۔
نقل کیا ہے کہ لوگون نے پوچھا کمالِ معرفتِ نفس کیا ہے آپ نے فرمایا معرفت نفس کا کمال یہ ہے کہ ہر وقت نفس سے بدگمان رہے اور کبھی اوسپر نیک گمان نہ کرے اور فرمایا نفس کے نصیبے کو فراموش کرنا حقائق قلب ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا مجھسے زائد کوئی شخص اللہ سے دور نہین ہے اسلیے کہ ستر برس تک مین نے دریاے توحید اور تفرید اور تجرید مین ہاتھ پانون مارے لیکن سوا گمان کے اور کچھ مجھے حاصل نہین ہوا۔
نقل کیا ہے۔ کہ مرض موت مین آپ سے لوگون نے پوچھا کہ اب آپ کو کیا آرزو ہے آپ نے فرمایا مجھے یہ آرزو ہے کہ اپنی موت کے وقت سے کچھ دیر پہلے آگاہ ہوجاؤن اور یہ شعر پڑھا شعر الخوف امرضنی والشوق احرقنی ÷ الحب ادنانی واللہ احیانی
خوف نے مجھے بیمار ڈالا اور شوق نے جلایا محبت نے مجکو مارا اور اللہ نے زندہ کیا اسکے بعد آپ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے کہا کچھ وصیت فرمائیے آپ نے کہا اسوقت مجھے باتون مین نہ لگاؤ اسلیے کہ مین احسانات الٰہی سے حیرت مین ہون اور وفات فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون
نقل کیا ہے۔ کہ جب آپ نے وفات فرمائی تو ستر بزرگون نے اوسی شبکو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین مین خدا کے دوست یعنے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے استقبال کو آیا ہون۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ کی وفات کے بعد لوگون نے آپکی پیشانی پر یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ ھذا قتیل اللہ مات بسیف اللہ یعنے

یہ اللہ کا حبیب ہے اوسی کی محبت مین اسے موت آئی اور یہ اللہ کا قتیل ہے اور
اوسی کی تلوار نے اسکو قتل کیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب لوگ آپکا جنازہ لیکر چلے تو دھوپ بہت سخت تھی پرندون
نے آکر آپ کے جنازے پر اپنے پرون کا سایہ کر دیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب راستہ سے آپکا جنازہ جا رہا تھا وہان ایک مسجد مین موذن
اذان دے رہا تھا جب اوسنے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد ارسول اللہ کہا
تو آپ نے اپنی انگشت شہادت اوٹھائی لوگون کو خیال ہوا کہ شاید آپ زندہ ہین
جنازہ رکھا تو دیکھا کہ آپ مین جان نہین ہے لیکن آپ کی اونگلی اوٹھی ہوئی ہے
بہت کوشش کی کہ اونگلی برابر ہو جائے مگر برابر نہو سکی پھر آپ کو دفن کیا
جب یہ بڑی کرامتین اہل مصر نے آپ کی وفات کے بعد دیکھین تو جو تکلیفین
آپ کو حیات مین دی تھین اوسپر بیحد شرمندہ ہوے اور اپنے اون افعال
سے توبہ کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۴ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اکبر مشائخ اور اعظم اولیاء اللہ مین سے تھے
آپ بڑے صاحب ریاضت و کرامت تھے آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا احادیث
اور روایات کے بیان کرنے مین آپکو اعلیٰ درجہ کا کمال تھا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ
آپ کی تعریف مین فرماتے ہین کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ ہم لوگون مین اوسی
طرح صاحب فضل و مرتبہ ہین جیسے ملائکہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ مقام توحید مین تمام لوگون کی انتہائی
کوشش آپ کی ابتدائی کوشش کے برابر ہے۔ بلکہ جب لوگ آپ کی ابتدائی

کوشش تک پہونچتے ہین تو آگے نہین بڑھ سکتے اور متحیر رہجاتے ہین اور دلیل اسپر یہ ہی کہ خود حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر لوگ دوسو برس تک باغ معرفت کی سیر کرین تب شائد اونھین کوئی ایسا پھول ملجائے جیسے مجھے ابتدا ہی مین بہت ملے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین تمام عالم کو آپ کے اوصاف سے پُر دیکھتا ہون پھر بھی آپ سب سے گم ہین یعنی یاد الٰہی مین آپ کو اسقدر محویت ہی کہ کوئی آپ کو دیکھ نہین سکتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے دادا آتش پرست تھے اور آپ کے والد بسطام مین بڑے بزرگ تھے آپ کی کرامتین قبل ولادت ہی سے ظاہر ہونے لگین تھین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی والدہ فرماتی تھین کہ جب آپ میرے پیٹ مین تھے اور کوئی نوالہ مشتبہ میرے منھ مین جاتا تو آپ پیٹ مین یہانتک تڑپتے کہ مین اوس نوالے کو منھ سے نکال ڈالتی۔ اور اسپر خود آپ کا یہ ارشاد صادق ہی کہ لوگون نے آپ سے پوچھا طریقت مین کون شئی انسان کے لیے سب سے زائد بہتر ہی آپ نے جواب دیا سب سے زائد دولت مادر زاد بہتر ہی اسکے بعد چشم بینا اسکے بعد گوش شنوا بہتر ہی اگر انمین سے کوئی بات حاصل نہو تو پھر مرگ مفاجات اچھی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کی والدہ نے آپ کو پڑھنے بٹھایا اور آپ نے سورۂ لقمان کی یہ آیت پڑھی ان اشکرلی و لوالدیک یعنے میرا اور مان باپ کا شکر کرو تو گھر آکر اپنی والدہ سے کہا کہ مجھسے دو شکر ادا نہین ہوسکتے یا آپ مجھے خدا سے مانگ لین تا کہ مین آپکا شکر کرون یا خدا کے سپرد کر دین کہ مین اوسی کا شکر کیا کرون آپ کی والدہ نے فرمایا مین نے اپنا حق معاف کر کے تجھے اللہ کے سپرد کر دیا اوسکا

شکر ادا کر آپ ملک شام مین جا کر ریاضت اور عبادت الٰہی مین مشغول ہوئے
تین برس تک شام کے میدانون مین آپ نے بسر کی اور کھانا پینا سونا سب
یادالٰہی مین ترک کر دیا اور ایک سو تیرہ مشائخ سے شرف ملاقات اور فیض حاصل
کیا او نمین حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ بھی ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی خدمت مین
حاضر تھے حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا اے بایزید بسطامی طاق پر
کتاب رکھی ہی اوتار لاؤ آپ نے کہا طاق کہان ہی اونھون نے کہا اتنا
زمانہ تمھین یہان گذرا ابتک تمنے طاق بھی نہین دیکھا آپ نے جواب دیا
مین نے آپ کے سامنے کبھی سر نہین اُٹھایا طاق مجھے کیسے معلوم ہوتا حضرت
نے فرمایا اب تم بسطام کو جاؤ تمھین تمام مراتب حاصل ہوگئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کسی مقام پر ایک شیخ کا آپ کو پتہ دیا آپ اون سے
ملنے گئے جب اونکے قریب پہونچے تو اون بزرگ نے قبلے کیطرف تھوکا آپ
وہان سے بغیر ملاقات کیے ہوئے واپس چلے آئے اور فرمایا اگر یہ مراتب طریقت
سے واقف ہوتا تو ہرگز خلاف شریعت کام نہ کرتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے ادب کی یہ حالت تھی کہ مسجد آپ کے مکان سے چالیس
قدم پر تھی جب آپ نماز کو جاتے تو راستے مین مسجد کی عظمت کے لحاظ سے نہ تھوکتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ حج کو چلے تو چند قدم چلتے اور نماز ادا کرتے اور کہتے
کعبہ سلاطین دنیا کی بارگاہ نہین ہی جہان یکبارگی اوٹھکر آدمی چلا جائے اسی
طرح بارہ برس مین آپ مکہ معظمہ پہونچ حج ادا کیا اور مدینہ منورہ نہ گئے اور فرمایا یہ
امر نامناسب ہی کہ حج کے طفیل مین مدینہ منورہ جاؤن مین دوبارہ خاص
مدینہ کی زیارت کو حاضر ہونگا اور اپنے شہر مین واپس چلے آئے دوسرے سال

مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے چلے بہت لوگ آپ کے ہمراہ ہوئے آپ نے دعا
کی اے اللہ مجھے مخلوق کے ساتھ سے چھڑا دے پھر ایک دن آپ نے بعد نماز
فجر لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون یعنی
مین خدا ہون لوگ نہین پرستش کرتے مگر میری یہ سنکر تمام لوگ آپ کو دیوانہ
سمجھکر ساتھ سے جدا ہو گئے اور درحقیقت آپ نے یہ کلمات زبان الٰہی سے فرمائے
تھے جیسے واعظین ممبر پر کہتے ہین حکایۃ عن ربہ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ
تنہا چلے راہ مین ایک کھوپڑی جسپر صم بکم عمی فھم لا یعقلون لکھا تھا
دیکھی چیخ مارکر بیہوش ہو گئے جب ہوشیار ہوے تو اوسے اوٹھا کر بوسہ دیا اور
کہا کہ یہ کسی صوفی کا سر معلوم ہوتا ہے کہ یاد الٰہی مین اسدرجہ محو ہو گیا ہے کہ نکان
ہین کہ اللہ کی بات سنے نہ آنکھ ہے کہ اوسکا جمال دیکھے اور نہ زبان ہے کہ اوسکا
ذکر کرے یہ آیت اسکی شان مین بالکل ٹھیک ہے۔
نقل کیا ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرید کو بھیجکر آپ سے
کہلا بھیجا کہ تم رات کو سوتے ہو اور عیش و آرام کرتے ہو یہانتک کہ قافلے سے پیچھے رہجاتے
ہو آپ نے کہا جو رات بھر سوئے اور عیش کر کے قافلہ سے پیچھے رہجائے اور پھر قافلے
والون سے پہلے منزل مقصود پر پہونچے وہی کامل ہے حضرت ذوالنون مصری
رحمہ اللہ نے یہ جواب سنکر کہا یہ مرتبہ جو اوسکو اللہ نے عطا کیا ہے اوسے مبارک ہو
نقل کیا ہے۔ کہ سفر مدینہ مین ایک اونٹ آپ کے پاس تھا اور بیحد اسباب
آپ نے اوسپر لادا تھا لوگون نے کہا یہ امر بزرگون کی شان کے خلاف ہے کہ
بیحد بوجھ جانور پر لادین آپ نے فرمایا غور سے دیکھو کہ بوجھ اونٹ پر ہے بھی
یا نہین جب لوگون نے دیکھا تو دراصل تمام بوجھ اونٹ کی پیٹھ سے اونچا تھا
لوگون کو جب ہوا آپ نے فرمایا اگر مین اپنا حال چھپاتا ہون دوسرون ظاہر

کرامت

Marfat.com

نہین ہے اور اگر ظاہر کرتا ہون تو تعجب کرتے ہوئین حیرت مین ہون کہ تم لوگون سے
اس اور کس طرح بسر کرون جب آپ زیارت مدینہ منورہ کر چکے تو خیال ہوا کہ مان کی
خدمت مین حاضر ہونا چاہیے یہ خیال کر کے بسطام کو روانہ ہوئے جب اہل بسطام
نے آپ کی تشریف آوری کی خبر سنی تو بہت دور تک آپ کے استقبال کو
آئے جب آپ نے اونھین دیکھا تو خیال کیا کہ ان لوگون کی ملاقات مجھے یاد الٰہی
سے غافل کر دے گی پس ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ سب مجھسے برگشتہ ہو جائیں
جب وہ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ایک دوکان سے روٹی لی اور کھانے
لگے اور وہ زمانہ رمضان شریف کا تھا سب لوگون نے جب رمضان مین آپکو
بے روزہ اور دن کو کھاتے ہوئے دیکھا جو عقیدت آپ کے ساتھ تھے جاتی
رہی اور واپس چلے گئے آپ نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ دیکھو مین نے تو مسئلہ
شرع پر عمل کیا اور لوگ مجھے برا سمجھکر منحرف ہو گئے۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ نماز فجر کے وقت اپنے مکان کے دروازے پر پہونچے
کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ وضو کر رہی ہین اور یہ دعا مانگ رہی
ہین کہ اے اللہ میرے مسافر کو آرام سے رکھنا اور بزرگون کو اوس سے راضی رکھنا
اور نیک بدلا اوسے دینا یہ حال سنکر آپ بہت روئے پھر دروازہ کھٹکھٹایا آپکی
والدہ نے پوچھا کون ہے آپ نے فرمایا آپ کا مسافر اونھون نے دروازہ کھولا اور
آپ سے ملین اور کہا تمنے سفر مین بہت دن لگائے تمھاری محبت مین روتے روتے
میری آنکھون کی روشنی جاتی رہی اور پیٹھ غم کی وجہ سے جھک گئی آپ فرماتے
ہین جس کام کو مین سب سے پیچھے جانتا تھا سب سے پہلے نکلا اور وہ میری
مان کی خوشنودی تھی۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ فرماتے ہین جو مراتب مجھے ملے مان کی اطاعت اور دعا

اثر تھا ایک بار کا ذکر ہے کہ رات کو مجھسے میری والدہ نے پینے کو پانی مانگا گھر مین پانی بالکل نہین تھا مین نے آبخورہ لیا اور نہر سے جاکر پانی لایا چونکہ نہر میرے مکان سے دور تھی اسوجہ سے آنے جانے مین مجھے اسقدر دیر ہوئی کہ میری والدہ کو نیند آگئی اور سو رہین جب مین مکان مین پانی لیکر آیا تو آنھین سوتا پایا مین پانی کا آبخورہ لیے ہوے تمام رات کھڑا رہا اور زمانہ جلے کی سردی کا تھا پانی آبخورا مین سردی کیوجہ سے جم گیا جب میری والدہ اوٹھین مین نے اونکو پانی پلایا اونھون نے فرمایا تم پانی لیے کیون کھڑے رہے رکھدیا ہوتا مین نے کہا اسوجہ سے مین پانی لیے کھڑا رہا کہ اگر مین پانی رکھدون اور آپ جاگین اور پانی نہ پئین تو آپ کو تکلیف ہوگی اوسوقت اونھون نے میرے حق مین دعاے خیر فرمائی ایک بار اور ایسا ہی واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شب کو مجھسے میری والدہ نے فرمایا کہ دروازے کا ایک پٹ کھولدو مین صبح تک اسی تردد مین کھڑا رہا کہ معلوم نہین داہنا یا بایان کونسا پٹ کھولدینے کو آپ نے فرمایا ہے اگر مین کوئی ایک پٹ کھولون اور آپ نے دوسرے کے لیے فرمایا ہو تو عدول حکمی لازم آویگی اسی کے بدلے مین اللہ تعالی نے یہ سب مراتب عطا کیے۔

نقل کیا ہے کہ جب آپ سفر حج سے پلٹے تو ہمدان سے ہوکر آرہے تھے وہان آپ نے کسم کا بیج خریدا اور اپنی گدڑی کے ایک کونے مین باندھ لیا جب مکان پر آکر اوسے کھولا تو اسمین چند چیونٹیان تھین آپ نے فرمایا بڑا افسوس ہے کہ مین نے انکو انکے مقام سے آوارہ کردیا پھر آپ اون چیونٹیون کو لیکر ہمدان مین آئے در اونکی جگہ پر اونھین چھوڑدیا واقعی یہ امر ہے کہ التعظیم لامر اللہ اور الشفقة علی خلق اللہ کے مرتبہ کو جسقدر آپ نے پہچانا کوئی واقف نہین ہوا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا بارہ سال تک مین نے نفس کو ریاضت کی بھٹی مین

Marfat.com

ڈالکہ مجاہدے کی آگ سے تپایا اور ملامت کے ہتوڑے سے کوٹا اسکے بعد میرا
نفس مثل آئینہ کے ہو گیا پھر پانچ برس تک او سمین اپنے آپ کو دیکھا اور قسم قسم
کی عبادتون کی قلعی اس آئینہ پہ کی پھر ایک برس جب مین نے اوس آئینہ پر اعتبار
کی نظر ڈالی تو عمل خود پسندی اور اعتماد طاعت اور غرور و تکبر کا زنار اوسے گلے
مین ڈالے دیکھا پھر مین نے پانچ برس جہد کوشش کر کے وہ زنار دفع کر کے
نفس کو از سر نو مسلمان کیا اور خلقت کو جب مین نے اسکے بعد دیکھا تو سبکو مردہ
پایا نماز جنازہ اون سب پر پڑھکر اسطرح خلق سے الگ ہوا جیسے جنازے کے
نمازی نماز جنازہ پڑھکر قیامت تک کے لیے صاحب جنازہ سے دور ہو جاتے
ہین پھر مدد حق کی وجہ سے مین واصل بحق ہوا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ مسجد مین جاتے تو دروازے پر کھڑے ہو کر رویا کرتے
لوگون نے آپ سے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا چونکہ مین اپنے کو حائضہ عورت
کی طرح ناپاک پاتا ہون اس خوف سے روتا ہون کہ میرے اندر جانے کی
وجہ سے مسجد ناپاک نہو جائے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ ارادۂ حج کر کے چلے کچھ منزلون تک جا کر بسطام
واپس آئے لوگون نے پوچھا کہ خلاف عادت ابکی آپ ارادۂ حج فرما کر گئے اور
واپس آئے اسکی کیا وجہ ہی آپ نے فرمایا کہ مجھے راہ مین ایک زنگی ملا اور اوس
مجھسے کہا گھر لوٹ جا اور کہا ترکت اللہ ببسطام و قصدت البیت الحرام تو خدا کو بسطام
مین چھوڑ آیا اور حج کو جا رہا ہی۔ یہ سنکر مین واپس چلا آیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ سفر حج مین ایک شخص نے آپ سے پوچھا آپ کہان جا رہے ہین
آپ نے فرمایا حج کا ارادہ ہی اوسنے کہا آپکے پاس کچھ مال ہی آپ نے فرمایا
دو سو دینار ہین اوسنے کہا مین عیالدار ہون آپ وہ دینار مجھے دیدیجیے اور سات

میرا طواف کیجیے آپ کے لیے یہی حج کافی ہی آپ نے ویساہی کیا وہ شخص چلا گیا
پھر جب اللہ کے فضل سے روزانہ آپ کے مراتب زائد ہونے لگے اور لوگون کو آپکے
کلام کا سمجھنا دشوار ہوا تو سات بار آپ بسطام سے باہر نکالے گئے آپ نے پوچھا
مجھے کیون نکالتے ہو لوگون نے کہا اسلیے کہ تم بہت بڑے آدمی ہو آپ نے فرمایا
وہ شہر سب سے زائد اچھا ہی جہان کا بڑا آدمی بایزید ہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار شب کو آپ عبادت خانہ کی چھت پر عبادت کرنے کی غرض
سے گئے دیوار کی منڈیر پر آپ خاموش تمام رات کھڑے رہے اور آپ کو خون کا پیشاب
ہوا تھا لوگون نے یہ حال دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا اسکے دو سبب ہین
ایک یہ کہ آج مین نے اللہ کی عبادت نہین کی دوسرے یہ کہ صغر سنی مین مجھسے کوئی
گناہ ہو گیا تھا یہ دونون خوف مجھپر طاری ہوے جسکی وجہ سے میرا دل خون
ہو گیا اور خون کا پیشاب مجھے ہوا۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ عبادت کرنے بیٹھتے تو اپنے مکان کے تمام سوراخ
بند کر دیتے اور فرماتے مجھے اس بات کا خوف رہتا ہی کہ میرا دل کسی کی آواز سنکر
یاد الٰہی سے غافل نہو جائے۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عیسیٰ بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین تیس سال
تک آپ کی صحبت مین رہا لیکن کبھی آپ کو بات کرتے نہ دیکھا آپ کی عادت تھی
کہ سر زانو پر رکھے رہتے اور جب اوٹھاتے تو آہ کرکے پھر سر کو زانو پر رکھ لیتے
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شیخ سہلکی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جو حالت حضرت عیسیٰ
بسطامی رحمہ اللہ نے بیان کی وہ کیفیت آپ کی قبض کی ہی ورنہ حالت بسط مین
آپ نے کلام بھی فرمایا اور جماعت کثیرہ کو آپ سے فیض حاصل ہوا ہے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک بار خلوت مین فرمایا سبحانی ما اعظم شانی یعنے مین

Marfat.com

پاک اور بزرگ مرتبہ ہون بعد خلوت کے آپکے مریدون نے کہا سبحانی ما اعظم
شانی آپنے کیون فرمایا تھا آپ نے کہا مجھے علم نہین کہ مین نے یہ کہا تھا اور اگر آپ
پھر کبھی میری زبان سے ایسے امور سننا تو مجھے دو ٹکڑے کر دینا دوبارہ پھر خلوت مین
آپ نے یہی فرمایا تمام مرید آپ کے مارنیکو مستعد ہوکر آئے دیکھا کہ تمام گھر مین بایزید
ہی بایزید نظر آتے ہین ان لوگون نے چھرے مارنا شروع کیے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے
پانی پر چھرا مار رہے ہین اور آپ پر اوسکا کچھ اثر نہ ہوا کچھ دیر کے بعد وہ صورت گھٹتے
گھٹتے اپنی صورت اصلی پر آگئی اور حضرت بایزید محراب مین نظر آئے مریدون نے
تمام قصہ آپ سے بیان کیا آپ نے کہا مین تعجب یہ ہون جیسے اب تم دیکھ رہے ہو اور
جیسے پہلے دیکھا تھا در اصل وہ بایزید نہ تھا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین
کہ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ انسان کا جسم اسقدر کیونکر بڑھ سکتا ہی تو اوسکے
جواب مین صرف یہ کہدینا کافی ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا مین آئے تو انکا
سر آسمان مین ٹکر کھاتا تھا حکم الٰہی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر حضرت آدم
علیہ السلام کے سر پر ملا تو قد حضرت آدم علیہ السلام کا چھوٹا ہو گیا جسطرح اللہ کے
سامنے بڑے قد کو چھوٹا کر دینا آسان تھا اوسیطرح چھوٹے کو بڑا کر دینا بھی مشکل نہین اور
یہ قاعدہ مقرر ہی کہ لڑکا مان کے پیٹ مین جبتک رہتا ہی ہلکا ہوتا ہی اور پیدا ہونیکے
بعد موافق اپنے سن کے بھاری ہوتا جاتا ہی۔ یا یہ کہ جس طرح حضرت جبرئیل
علیہ السلام بشری صورت مین حضرت مریم علیہا السلام کے سامنے آئے وہی حالت
آپ کی بھی سمجھ لینا چاہیے۔ مگر اصل بات یہ ہی کہ جو اس مرتبہ سے واقف نہو وہ ان
امور کو کسی طرح سمجھ ہی نہین سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار ایک سرخ سیب آپ نے ہاتھ مین لیکر کہا کہ یہ لطیف ہی
یعنے اچھا ہی حکم الٰہی ہوا اے بایزید بسطامی تھین شرم نہین آتی کہ ہمارے

Marfat.com

نام کو سیب کے لیے رہے ہو اور اللہ تعالیٰ نے چالیس دن تک اس قصور کے عوض مین آپ کے دل سے اپنی یاد بھلادی آپ نے اسکے بعد قسم کھالی کہ اب کبھی بسطام کا میوہ نہ کھاؤنگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کو خیال ہوا کہ مین بزرگ اور شیخ وقت ہون ساتھ ہی خیال پیدا ہو کہ مین نے تکبر کیا اور خراسان کی طرف روانہ ہوے راہ مین ایک منزل پر قیام کر کے دعا کی اے اللہ جبتک تو ایسے کامل کو نہ بھیجے جو میری حقیقت سے مجھے آگاہ کردے مین یہان سے آگے نہ جاؤنگا تین شبانہ روز آپ نے وہین بسر کی چوتھے دن ایک کانا شخص اونٹ پر سوار آیا آپ نے اونٹ کی طرف دیکھکر ٹھہرنے کا اشارہ کیا فوراً اوسکے پاؤن زمین دھس گئے جو شخص اوسپر سوار تھا کہنے لگا کیا تو چاہتا ہی کہ مین کھلی آنکھ بند کر کے اپنی بند آنکھ کھولدون اور شہر بسطام کو مع بایزید غرق کردون آپ یہ سنکر بدحواس ہو گئے اور اوس سے پوچھا آپ کہان سے آئے ہین اوسنے کہا جب تم نے اللہ سے عہد کیا تھا تو مین یہان سے تین ہزار فرسنگ پر تھا وہین سے آرہا ہون پھر کہا تو اپنے دل کی نگہبانی کر اور خبردار ہوجا۔ یہ کہکر وہ شخص غائب ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ چالیس برس تک آپ ایک مسجد مین رہے اور آپ کے احتیاط کی یہ حالت تھی کہ آپ نے مسجد اور طہارت اور باہر نکلنے کے کپڑے جدا جدا رکھے تھے اور اس زمانہ مین سوا مسجد کی دیوار کے کسی چیز پر تکیہ نہین لگایا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جو چیزین عموماً آدمی کھاتے ہین مین نے چالیس برس تک نہین کھائین میرا قوت اور ہی کچھ تھا اور چالیس برس تک مین نے دل کی نگہبانی کی پھر جب غور کیا تو بندگی اور خداوندی سب طرف سے نظر آئی اور تیس برس تک مین نے اللہ کی تلاش کی پھر جب غور کیا

Marfat.com

تو خدا طالب اور مین مطلوب نظر آیا اور تیس برس سے میرا دستور ہے کہ جب
اللہ کا نام لینے کا ارادہ کرتا ہون تو تین بار زبان اور منھ کو اللہ کے نام کی
عظمت کی وجہ سے دھوتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو موسی رحمہ اللہ نے آپ سے دریافت کیا کہ سب سے
زائد مشکل کام طلب الٰہی مین آپنے کیا دیکھا آپ نے فرمایا بغیر امداد الٰہی کے اوسکی
طرف دل کو مائل کرنا مجھے سب سے زائد مشکل نظر آیا اور جب اوسکی امداد ہوئی تو
بغیر میری کوشش کے دل اوسکی طرف راغب ہوا اور مجھے اوسکی طرف کھینچنے لگا

نقل کیا ہی۔ کہ رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مراتب اسدرجہ بلند کیے کہ جو
آپ کو کشف ہوتا ظاہر مین بھی اوسکی علامتین پائی جاتین اور جب آپ پر خوف
الٰہی غالب ہوتا تو خون کا پیشاب ہونے لگتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ کچھ لوگ آپ کی خدمت مین حاضر ہوے آپ نے مراقبہ کیا پھر
سر اوٹھا کر فرمایا کہ مین نے کوشش کی کہ کوئی ایسی چیز ملے جو تمھین
دون اور تمھین اوس سے فائدہ ہو مگر نہ ملی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ کا ایک مرید بڑا صاحب یا ضت
تھا آپ اوس سے اکثر کہا کرتے چونکہ تیرے مراتب اعلیٰ ہین اسلیے تجکو حضرت بایزید
بسطامی رحمہ اللہ کی صحبت بہت فائدہ مند ہوگی اوسنے کہا مین دن بھر مین سو
بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے خدا کو دیکھتا ہون اونسے مجھے کیا فائدہ ہوگا حضرت
ابو تراب رحمہ اللہ نے کہا ابھی تو اپنے حوصلے کے موافق خدا کو دیکھتا ہی اور اونکی
توجہ سے اوسیطرح اللہ کو دیکھے گا جسطرح دیکھنے کا حق ہی ہر دیکھنے کا مرتبہ جدا
ہوتا ہی تجھے معلوم نہین کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین ایک تجلی خاص حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے لیے اور ایک تمام خلق کے لیے کریگا۔ اوسکے دل مین شوق زیادہ

پیدا ہوا اور اپنے پیر کو ساتھ لیکر آپ کے مکان پر آیا اوسوقت آپ پانی لینے گئے تھے یہ دونون اونھین تلاش کرنے چلے راہ مین دیکھا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ ایک ہاتھ مین گھڑا اور دوسرے ہاتھ مین پوستین لٹکائے ہوئے آ رہے ہین وہ مرید آپ کی ہیبت سے کانپ کر گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا حضرت ابو تراب رحمہ اللہ نے حضرت بایزید بسطامی رح سے کہا آپ نے تو ایک ہی نظر مین اوسکا کام تمام کر دیا آپ نے کہا اسے ایک درجہ کا کشف باقی تھا وہ اسوقت حاصل ہوا وہ اوسے برداشت نہ کر سکا اور جان دیدی - زنان مصر کا دیدِ جمال یوسفی سے بھی یہی حال ہوا تھا کہ تاب نہ لا سکین اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے -

نقل کیا ہی - کہ حضرت یحیی بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے آپ کو لکھا کہ آپ اوس شخص کے حق مین کیا فرماتے ہین جو ازل کے ایک پیالے سے ایسا مست ہو کہ ابد تک اوسکی مستی دفع نہو آپ نے جواب مین لکھا یہان ایک ایسا مرد ہی کہ رات دن مین دریاے ازل و ابد پیکر پھر بھی هل من مزید یعنے کچھ اور ہی کہتا ہی - اور حضرت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجکو آپ سے ایک راز کہنا ہی مگر اوسوقت کہونگا جب مین اور آپ دونون جنت مین داخل ہو کر طوبی کے سائے مین کھڑے ہونگے اور نامہ بر کو ایک ٹکیا دیکر کہدیا تھا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ سے کہدینا اسے کھالین یہ زمزم سے گوندھی گئی ہی اسکا جواب آپ نے یہ لکھا کہ جہان اللہ کی یاد ہوتی ہی وہان بہشت اور سایۂ طوبی خود ہی موجود ہوتا ہی اور اوس راز کا بھی جواب لکھدیا اور ٹکیا یہ کہکر واپس کر دی کہ گو اسمین یہ فضیلت ہی کہ زمزم سے خمیر کی گئی ہی مگر یہ معلوم نہین کہ حلال کمائی سے اسکا بیج بویا گیا تھا یا حرام کمائی سے اسکے حلال ہونے مین مجھے شبہ ہی یہ جواب دیکھکر وہ آپ کی زیارت کو آئے

عشا کے وقت پہونچے خیال کیا کہ رات کو اونھیں تکلیف دینا نامناسب ہے رات
بسر کی صبح کو معلوم ہوا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ قبرستان میں ہیں وہاں گئے
تو دیکھا کہ آپ دونوں پانوں کے انگوٹھوں پر کھڑے ہوئے عبادت الٰہی کر رہے ہیں
اور آپکی حالت سے معلوم ہوا کہ تمام رات آپ نے اسی طرح عبادت کی ہے انکو تعجب
ہوا اور منتظر رہے کہ آپ عبادت سے فارغ ہوں جب روز روشن ہوا آپ نے
فرمایا اعوذ بک ان اسألک هذا المقام ۔ پناہ ڈھونڈھتا ہوں میں تیری
اس امر سے کہ اس مقام کا حال دریافت کروں حضرت یحیی رحمہ اللہ نے آگے بڑھکر
آپ کو سلام کیا اور رات کے واقعات پوچھے۔ آپ نے فرمایا مجھے اللہ نے بیس درجے
عطا کیے مگر چونکہ وہ حجاب کے درجے تھے میں نے قبول نہیں کیے حضرت یحیی بن
معاذ رحمہ اللہ نے پوچھا آپ نے اللہ سے معرفت کیوں نہ مانگی آپ نے ایک چیخ ماری
اور فرمایا خاموش رہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اوسے جان لوں جسکے لیے میں خود
چاہتا ہوں کہ اوسے سوا اوسکے کوئی نہ جانے اور غور کر کہ جہاں اوسکی معرفت ہو
مجھ بیچارے کا وہاں کیا کام ہے مرضی الٰہی یہی ہے کہ اوسے سوا اوسکے کوئی نجانے
اونھوں نے کہا جو مراتب آج شب کو آپ کو ملے ہیں مجھے بھی اونسے فیض دیجیے
آپ نے فرمایا اگر تجھے صفوت آدم اور قدس جبرئیل اور خلت ابراہیم اور شوق موسی
اور طہارت عیسیٰ اور محبت محمد علیہم السلام اللہ عطا فرمائے تو تو خوش نہو
اسلیے کہ یہ حجابات ہیں اور اللہ سے اللہ ہی کو طلب کیجیو تاکہ سب کچھ ملجائے۔
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ نے آپ کو ایک چٹائی بھیجی کہ آپ
اسپر نماز پڑھا کریں آپ نے فرمایا میں نے اہل زمین اور اہل آسمان کی عبادت کو
کو جمع کرکے اپنے سر کا تکیہ بنالیا ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے آپ کو ایک جاے نماز بھیجی

Marfat.com

آپ نے یہ کہکر واپس کردی کہ مجھے مصلے کی حاجت نہین ہی البتہ مسند کی ضرورت ہی کہ اوسپر بیٹھا کرون پیسے اب مین ایسا مرفوع القلم ہوگیا ہون کہ نماز مجھے معاف ہوگئی ہی اونھون نے بہت عمدہ مسند بھیجی وہ بھی آپ نے یہ کہکر واپس کردی کہ جسکے پاس اللہ کے لطف وکرم کی مسند ہو اوسے دنیاوی مسند کی ضرورت نہین ہوتی اور یہ وقت وہ تھا کہ آپ پریشان حال اور نہایت ضعیف تھے اگر یہ بھی لیتے تو مباح تھا مگر آپ نے اپنے تقوی کی وجہ سے دونون چیزین واپس کردین اور ایسی حالت مین بھی مخلوق سے لینا روا نجانا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین ایک شب کو موسم سرما مین گدڑی اوڑھے جنگل مین سوتا تھا مجھے غسل کی ضرورت ہوئی اور اوس شب کو بیحد سردی تھی مین نے نہانے کا ارادہ کیا نفس نے کاہلی کی مین اوسیوقت گدڑی اوڑھے اوڑھے برف کے پانی سے نہایا اور جبتک آفتاب نہ نکلا وہ بھیگی ہوئی گدڑی اوڑھے رہا تاکہ کاہلی کرنے کے عوض مین نفس کو اور زائد سردی برداشت کرنا پڑے اوسدن سے مین نے اپنا معمول کرلیا کہ جاڑون مین شب کو اوسی طرح نہاتا اور صبح تک بھیگی گدڑی اوڑھے رہتا اور ایک بار مین نے نفس کو سزا دینے کے لیے دن مین ستر بار غسل کیا اور ہر بار مین بیہوش ہوہوجاتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ قبرستان کیطرف سے آرہے تھے ایک جوان بسطام کا رہنے والا چکارا بجارہا تھا آپ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوس جوان نے چکارا آپ کے سر پر مارا آپکا سر زخمی ہوا اور چکارا بھی ٹوٹ گیا مکان پر آکر آپ نے اوس جوان کو چکارے کی قیمت اور کچھ حلوا بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اس قیمت سے دوسرا چکارا خرید لو اور یہ حلوا کھاؤ تاکہ تمھین جو غم اور رنج چکارا ٹوٹنے سے ہوا تھا جاتا رہے وہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور معذرت چاہی اور

توبہ کرکے تائب ہو گیا اور بھی اوسکے ہمصحبت اکثر تائب ہوے یہ آپکی اخلاق کی برکت تھی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ ایک تنگ گلی سے مع اپنے مریدین کے جارہے تھے سامنے
سے ایک کتا آرہا تھا آپ ہٹ گئے اور آپ کی اتباع مین مریدون کو بھی ہٹنا پڑا اور
وہ کتا راستہ پاکر چلا گیا آپ سے آپ کے ایک مرید نے کہا کہ اللہ نے انسان کو اشرف
المخلوقات کیا ہی اور آپ نے اسوقت کتے کے لیے راستہ کردیا گویا اوسے ہمپر فضیلت ہی
یہ امر بالکل خلاف عقل اور خلاف شرع ہی آپ نے اوس سے کہا کہ کتے نے مجھسے پوچھا
اسکا کیا سبب ہی کہ ازل ہین مین کتا اور آپ سلطان العارفین بنائے گئے مین نے کیا
قصور کیا تھا اور آپ مین کیا فضیلت تھی مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ اوسکا فضل
ہی کہ اوسنے ہمین کتے پر فضیلت دی اسلیے مین نے اوسکے لیے راہ خالی کردی۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار راہ مین ایک کتا آپ کو ملا آپ نے اوسے دیکھکر اپنا دامن
سمیٹ لیا اوسنے آپ سے کہا کہ آپ نے دامن میری طرف سے کیون سمیٹا اسلیے کہ اگر
مین خشک ہون تو مجھسے اندیشہ کرنا بیکار ہی اگر تر ہون تو بھی دھوڈالنے سے پاکی
ہوسکتی تھی یہ نخوت جو آپ نے کی سات دریا کے پانی سے بھی نہین محو ہوسکتی
ہی آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہی اسلیے کہ تجھ مین ظاہری اور مجھ مین باطنی ناپاکی ہی
آؤ ہم تم ساتھ رہین تاکہ کچھ پاکی مجھ مین بھی پیدا ہو جائے کتے نے کہا میرا اور آپکا
ساتھ رہنا محال ہی کیونکہ مین مردود اور آپ مقبول خلائق ہین دوسرے یہ کہ مین
دوسرے دن کے لیے ہڈی نہین رکھتا اور آپ غلہ بھر کر جمع رکھتے ہین آپ نے
فرمایا افسوس جب مین کتے کے ساتھ رہنے کے لائق نہین ہون تو اللہ کا قرب
مجھے کیونکر حاصل ہوگا پھر فرمایا وہ اللہ پاک ہی جو کہترین مخلوق کی باتون سے
بہترین کو عبرت دلاتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مجھے ایک شبہ پیدا ہوا اور خیال کیا کہ اب زنار خرید کر

Marfat.com

باندھون۔ بازار مین آکر ایک زنار کی قیمت پوچھی دوکاندار نے کہا ہزار درم مین نے گردن جھکالی غیب سے آواز آئی کہ تم ایسے لوگون کو ہزار درم سے کم کا زنار نہ لینا چاہیے میرا وہ شبہ دفع ہوگیا اور سمجھ گیا کہ اللہ کی عنایت مجھپر ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص تیس برس سے آپ کی ہمراہی مین ریاضت کیا کرتا تھا ایک دن آپ سے کہنے لگا اتنا زمانہ مجھے ہوگیا مگر جو تعلیم آپ مجھے فرمایا کرتے ہین اوسکا کچھ اثر مجھے نہین ہوا آپ نے فرمایا ایک صورت ہی کہ اوسکا اثر تجھے ہو مگر تو اوس صورت کو قبول نہ کریگا اوسنے کہا آپ فرمائیے مین ویسا ہی کرون گا آپ نے کہا ڈاڑھی مونچھ سر سب منڈا اور ایک کملی کمر سے باندھ اور ایک تھیلی مین اخروٹ بھر اور ایسے مقام پر جہان لوگ تجھے زائد جانتے ہون جا کر بیٹھ اور لڑکون سے کہ جو لڑکا مجھے ایک چپت لگائے گا مین اوسے ایک اخروٹ دونگا اور جو زائد لگائیگا زائد دون گا اور جس مقام پر تو اپنی زائد ذلت سمجھے وہین بیٹھ یہی تیرا علاج ہی اسلیے کہ ابھی تیرا نفس تیرے قابو مین نہین اُسنے کہا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا اگر کوئی کافر یہ کلمہ پڑھتا تو مسلمان ہوجاتا مگر تو مشرک ہوگیا اوسنے کہا مین یہ کلمہ پڑھکر کیون مشرک ہوگیا آپنے فرمایا تو نے اس سے اللہ کی بزرگی نہین بیان کی بلکہ اپنی بزرگی کا اظہار کیا اوسنے کہا جو کام آپ نے بتایا یہ تو مجھسے کبھی نہوگا آپ نے فرمایا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ تو نہ کریگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ کا ایک مرید حج کرنے چلا تو بسطام مین آکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو کسکا مرید ہی اوسنے پیر کا نام بتایا آپ نے اونکے اعمال و اقوال دریافت کیے اوسنے کہا وہ خلق سے بے پروا اور خدا پر متوکل ہین اور کہتے ہین اگر آسمان سے پانی نہ برسے اور زمین سے غلہ نہ اُگے اور مخلوق میری عیال ہوجائے تو بھی مین توکل ترک نہ کرونگا آپ نے

فرمایا وہ کافر اور بڑا مشرک ہی اگر مین کواہ ہو جاؤن تو بھی اوسکے شہر کی طرف رُخ
نہ کرون تو اوس سے کہدینا کہ تو اللہ کی آزمایش دو ٹکیون پر کرتا ہی اگر بھوکا ہو
تو کسی سے مانگ کھائیو مگر توکل کو بدنام نہ کیجیو مجھے اندیشہ ہی کہ تیری بدبختی
سے کہین ملک پر تباہی نہ آجائے وہ یہ باتین سنکر پیر کے پاس لوٹ گیا حضرت شقیق
بلخی رحمۃ اللہ نے پوچھا کہ اسقدر جلد تو کیونکر حج کرکے آگیا اوسنے تمام ماجرا بیان کیا جب
حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ نے غور کیا تو دراصل وہ عیب اپنے مین پایا اور بعضے
یون لکھتے ہین کہ انکے پاس چارسو کتابین تھین اور گو انکی بزرگی مین کوئی
شبہ نہین مگر اکثر بزرگون کو غرور بھی ہوتا ہی یہ واقعہ سنکر انھون نے مرید سے کہا تو نے
یہ نہ پوچھا کہ اگر وہ ایسے ہین تو آپ کا کیا مرتبہ ہی مرید نے کہا مین نے تو یہ نہین
پوچھا انھون نے کہا اب جاکر پوچھ آ وہ حضرت بایزید کی خدمت مین دوبارہ
حاضر ہوا اور پوچھا اگر وہ کافر اور مشرک ہین تو آپ کون ہین آپ نے فرمایا دریافت
کرنا اوسکی دوسری نادانی ہی پھر فرمایا جو مین کہون تیری سمجھ مین نہ آئیگا اوسنے
کہا کاغذ پر لکھوا دیجیے آپ نے اوس سے ایک سادہ کاغذ پر صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور اوسکے بعد بایزید کچھ نہین ہی لکھوا کر لپیٹ کے دیدیا مطلب اوسکا یہ تھا کہ
جب بایزید کچھ بھی نہین ہی تو اوسکی صفت کیا ہو سکتی ہی یا جسکی وقعت ذرے کے
برابر بھی نہو اوس سے یہ پوچھنا کہ تو کس رتبہ کا ہی فضول ہی توکل اور اخلاص
یہ سب صفتین خلق کی ہین تخلقوا باخلاق اللہ ہونا چاہیے نہ توکل سے مشہور
ہونا وہ مرید کاغذ لیکر حضرت شقیق بلخی رحمہ للہ کے پاس آیا آپ سخت علیل اور
قریب المرگ تھے جب آپنے وہ کاغذ دیکھا کلمہ شہادت پڑھکر از سر نو مسلمان ہوکر انتقال فرمایا
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ مع اپنے ہزار مریدون کے آپکی
ملاقات کرنے کو تشریف لائے اونکے مریدون مین ایک مرید بڑا صاحب فضل و کمال

Marfat.com

تھا حالت اوسکی یہ تھی کہ ہوا پر اوڑتا اور پانی پر چلتا تھا جب یہ جماعت حضرت بایزید
رحمہ اللہ کے مکان تک پہونچی تو حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے کہا تم لوگون مین
سے جسکو تاب دیدار بایزید کی ہو آئے اور جسے تاب دیدار نہو یہین ٹھہرے
سب نے یکزبان ہو کر کہا کہ ہم اونکی خدمت مین حاضر ہونگے اور حضرت احمد خضرویہ
رحمہ اللہ کے ہمراہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کے سامنے آئے اور ان سب لوگون کے
پاس ایک ایک عصا تھا جب اوس مقام پر کہ جہان جوتے اوتارے جاتے تھے
پہونچے سب نے اپنا اپنا عصا بھی وہین رکھدیا ایک شخص اس جماعت مین سے
دوسرون سے کہنے لگا کہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کے سامنے جانے کے خیال سے
مین کانپ جاتا ہون تم سب لوگ جاؤ مین یہین ٹھہرا رہکر تم لوگون کے جوتے اور
عصا کی نگہبانی کرونگا یہ تو یہان ٹھہرا رہا اور سب لوگ حضرت بایزید رحمہ اللہ کے
پاس گئے آپ نے حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ سے کہا جو شخص تمھاری مریدون
مین سب سے اچھا ہی ابھی وہ نہین آیا اور باہر موجود ہی اوسکو بھی بلاؤ لوگ
اوسے بھی بلا لائے آپ نے حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کبتک
آپ دنیا کی سیر کرتے پھرینگے اونھون نے جواب دیا کہ قاعدہ کلیہ مقرر ہی کہ اگر
پانی کو ایک جگہ قرار ہوتا ہی تو اوسمین بدبو پیدا ہوجاتی ہی اور رنگت بدلجاتی
ہی آپ نے فرمایا دریا کیون نہین بنجاتے کہ نہ کبھی بو پیدا ہو نہ رنگت بدلے
اسکے بعد آپ نے معرفت کی باتین کین حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے کہا یہ باتین
میری سمجھ مین نہین آتین اور آسان کرکے فرمائیے سات بار اسی طرح آپ نے
معرفت کی باتین بیان کین اور وہ یہی کہتے رہے کہ اور آسان کرکے بیان فرمائیے تاکہ
میری سمجھ مین آوین پھر آپ نے اسطرح باتین کین کہ اچھی طرح اونکی سمجھ مین
آگئین پھر آپ خاموش ہوے تو حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مین نے

Marfat.com

آپ کے مکان کے قریب شیطان کو سولی پر چڑھے ہوئے دیکھا ہے آپ نے فرمایا میں نے
اوس سے عہد لیا تھا کہ بسطام مین نہ آوے اوسنے وعدہ خلافی کی اور ایک
شخص کو بھکانے کے واسطے بسطام مین آیا اوسکی سزا مین وہ سولی پر چڑھایا گیا
ہی ایک شخص نے اوس گروہ مین آپ سے پوچھا کہ ہم آپ کے پاس عورتونکا
مجمع دیکھتے ہین یہ کیا بھید ہی آپ نے فرمایا کہ یہ فرشتے ہین جو آکر مجھسے مسائل علمی
پوچھا کرتے ہین اور مین اونکو بتلاتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین ایک رات کو میرے پاس پہلے آسمان کے
فرشتے آئے اور کہنے لگے اوٹھیے کہ ہم اور آپ ملکر اللہ کی عبادت کرین مین نے کہا
میری زبان کو یاد الٰہی کی طاقت نہین ہی اسکے بعد درجہ بدرجہ ساتون آسمان کے
فرشتے آئے اور یہی سوال کیا مین نے جو جواب پہلے آسمان کے فرشتون کو دیا تھا
ان سب کو بھی دیا پھر اونھون نے پوچھا ذکر الٰہی کی قوت آپ کو کب ہوگی مین نے
کہا قیامت مین جب حساب کتاب کے بعد جنتی جنت مین اور دوزخی دوزخ مین
جائینگے اوسوقت مین عرش کے گرد پھر کر اللہ اللہ کرونگا

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ایک شب کو یکایک میرا گھر روشن ہوگیا مین نے
کہا اگر یہ شیطانی حرکت ہی تو مین اوس سے زائد بزرگ اور بلند حوصلہ ہون
مین تیرے دھوکے مین نہ آؤنگا اور اگر مقربون کی وجہ سے ہی تو مجھے اجازت ہو
کہ خدمت کے ذریعے سے درجہ کرامت حاصل کرون۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شب کو عبادت الٰہی مین آپکا دل نہین لگتا تھا آپ نے
خادم سے کہا دیکھ مکان مین کون چیز ہی ایک انگور کا گچھا گھر مین نکلا آپ نے
خادم سے کہا کسی کو دیدے اوسنے دیدیا فوراً آپ پر انوار الٰہی نازل ہونے
لگے اور یاد الٰہی سے بیحد آپ کو لذت حاصل ہوئی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ ایک یہودی کا مکان آپ کے ہمسایہ مین تھا یہودی سفر مین تھا اوسکے ایک لڑکا تھا چونکہ اوسکی عورت اسقدر مفلس تھی کہ شب کو گھر مین چراغ بھی نہین جلا سکتی تھی اندھیرے کی وجہ سے وہ لڑکا تمام شب رویا کرتا تھا آپ ہر شب کو اپنا چراغ اوسکے یہان رکھ آتے وہ لڑکا چپ ہو جاتا جب وہ یہودی سفر سے واپس آیا اوسکی بی بی نے آپ کا سلوک اوس سے بیان کیا اوسنے کہا بڑا افسوس ہی کہ ایسا ہادی ہمارے گھر کے قریب رہے اور ہم گمراہی مین بسر کرین اور آپ کی خدمت مین حاضر ہو مشرف باسلام ہوا۔

نقل کیا ہی - کہ ایک آتش پرست سے لوگون نے مسلمان کو کہا اوسنے کہا اگر مسلمانی اسکا نام ہی جو حضرت بایزید کرتے ہین تو مجھ مین مسلمان ہونے کی قوت نہین اور اگر اسی کو اسلام کہتے ہین بسبب جیسے تم لوگ ہو اسپر مجھے اعتماد اور اعتبار نہین ہی -

نقل کیا ہی - کہ آپ مع اپنے مریدون کے ایک مسجد مین بیٹھے تھے یکایک اپنے مریدون سے فرمایا اللہ کا ایک دوست آتا ہی اٹھو کہ ہم سب اوسکا استقبال کرین جب لوگ مسجد سے باہر آئے تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم ہروی رحمۃ اللہ ایک خچر پر سوار آرہے ہین آپ نے اونسے کہا مجھے آپ کے استقبال کے لیے حکم الٰہی ہوا اور یہ بھی حکم ہوا ہی کہ مین آپ کو اوسکی درگاہ مین اپنا شفیع بناؤن اونھون جواب دیا اگر شفاعت اولین مجھے اور شفاعت آخرین مجھے عطا کی جاوے تو بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی مقابلہ مین اسکا مرتبہ ایک مٹھی خاک کے برابر بھی نہین ہو سکتا کھانے کا وقت آگیا تھا آپ نے دسترخوان بچھوایا اور انواع اقسام کے عمدہ عمدہ کھانے اوسپر رکھوا کر اونکے ساتھ بیٹھکر کھانا کھایا حضرت ابراہیم ہروی رحمۃ اللہ نے دلمین خیال کیا

Marfat.com

کہ بایزید رحمہ اللہ شیخ وقت ہین انکو ایسے کھانے نہ کھانا چاہیے آپ اونکے اس خیال کو سمجھ گئے اور بعد فراغ طعام اونھین اپنے ہمراہ ایک گوشہ مین لے گئے اور وہان دیوار پر ہاتھ مارا ایک دروازہ کھلا اور دیکھا کہ ایک بڑا عظیم الشان دریا بہ رہا ہی آپ نے اونسے کہا آؤ ہم تم دونون اس دریا مین کود پڑین اونھون نے کہا اللہ نے یہ مرتبہ مجھے نہین دیا ہی۔ آپ نے فرمایا جس جو کی تو روٹی کھاتا ہی وہ وہ جو ہین جو چارپائے کھاکر بگد دیتے ہین اور تم اوسکی روٹی پکاکر کھاتے ہو مگر اوسکی اصلیت دریافت نہین کرتے ہو پھر یہ خیال کرتے ہو کہ لذیذ کھانا کھانے والا صاحب تقوی نہین ہو سکتا ہی حضرت ابراہیم ہروی رحمہ اللہ کو شرمندگی ہوئی توبہ کرکے بخشش کے طالب ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار قحط سالی سے پریشان ہوکر لوگون نے آپ سے دعا کی درخواست کی آپ نے مراقبہ فرماکر سر اوٹھایا اور فرمایا جاؤ پرنالون کو درست کرو پانی آرہا ہی تھوڑی دیر مین پانی برسنے لگا اور ایک شبانہ روز پانی برساکیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے پاؤن پھیلائے مریدنے بھی دیکھکر پاؤن پھیلا دیے آپ نے اپنے پاؤن کھینچ لیے مرید نے بھی پاؤن کھینچنا چاہا مگر اوسکا پاؤن رہگیا کسی طرح نہ کھینچ سکا اور اوسکی زندگی بھر پاؤن پھیلا ہی رہا وجہ اسکی یہ تھی کہ مریدنے آپ کے پاؤن پھیلانے کو معمولی خیال کیا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ پاؤن پھیلاے ہوے تھے ایک شخص نے بے ادبی سے آپکے پاؤن پر اپنا پاؤن رکھدیا اوسکو اللہ نے یہ سزا دی کہ جذام مین مبتلا ہوا اور اوسی تکلیف مین مرگیا۔ بعض کہتے ہین کہ اوسکی اولاد مین بھی یہی بیماری باقی رہی کسی بزرگ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بے ادبی تو اوس شخص نے کی تھی اوسکی نسل کو کیون سزا دی گئی اونھون نے جواب دیا تیر انداز

جسقدر قوت ور ہوتا ہے اوسی قدر دور تک اوسکا تیر لوگون کو زخمی کرتا ہوا چلا جاتا ہے
نقل کیا ہے کہ ایک شخص جو آپ کی بزرگی اور کرامت کا قائل نہین تھا ایک بار آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ مجھے اسرار الٰہی بتا دیجیے آپ نے اوسکا خبث باطن دریافت کرکے فرمایا کہ فلان پہاڑ پر میرا ایک دوست رہتا ہے تو جاکر اوس سے پوچھ وہ پہاڑ پر گیا تو دیکھا ایک نہایت مہیب اژدہا بیٹھا ہے یہ اوسے دیکھکر ایسا خائف ہوا کہ بیہوش ہوکر پڑا جب ہوش مین آیا تو آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا بڑا تعجب ہے کہ مخلوق کی ہیبت نے تو تیرا یہ حال کردیا تو ہیبت الٰہی کیونکر برداشت کرتا جو مجھ سے اسرار الٰہی دریافت کرتا تھا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک رنگریز آپ کی ریاضت اور کرامت دیکھکر کہا کرتا تھا کہ جو باتین انھین ہین مین بھی کرسکتا ہون صرف اتنا فرق ہے کہ اونکی باتین میری سمجھ مین نہین آتی ہین ایک بار آپ کی خدمت مین حاضر ہوا چونکہ آپ اوسکے اقوال بد سے واقف تھے اوسے دیکھتے ہی آپ نے ایک آہ کی وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور تین شبانہ روز اوسی طرح پڑا رہا پیشاب پاخانہ کپڑون مین ہوا کیا مگر اوسے مطلق خبر نہوئی جب ہوشیار ہوا غسل کرکے پھر آپ کے سامنے آیا آپ نے فرمایا یہ بات غور کرلے کہ ہاتھی کا بوجھ گدھے پر نہین لادا جاتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت بوسعید میخورانی رحمۃ اللہ آپ کی آزمایش کرنے کو آئے آپ سمجھ گئے کہ یہ مجھے آزمانے آئے ہین اونسے کہا کہ تم بوسعید راعی کے پاس جاؤ وہ میرا مرید ہے اور اب مین نے ولایت اور کرامت اوسی کی سپرد کردی ہے یہ دہان گئے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہین یہ منتظر کھڑے رہے جب وہ نماز سے فارغ ہوے تو انکی طرف دیکھکر کہنے لگے کیا چاہتے ہو انھون نے کہا تازے انگور چاہتا ہون حضرت

Marfat.com

بوسعید راعی رحمہ اللہ کے پاس ایک چھری تھی آپ نے اوسکے دو ٹکڑے کرکے ایک ٹکڑا اپنے قریب اور دوسرا اونکے قریب زمین میں دفن کردیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دونوں مقام سے سرسبز انگور کے درخت اوگے اور بلند ہوکر پھلدار ہوگئے لیکن بوسعید میخورانی رحمہ اللہ کے قریب کے درخت میں کالے انگور اور آپ کے قریب کے درخت میں عمدہ سفید انگور پھلے بوسعید میخورانی رحمہ اللہ نے سبب پوچھا آپ نے کہا مجھے صدق و یقین حاصل ہے اور تمھیں امتحان منظور تھا اسیوجہ سے اللہ نے دونوں درختوں سے ہر ایک کے دل کی کیفیت کو ظاہر کردیا پھر آپ نے اونکو ایک کمل دیکر فرمایا کہ دیکھو اسے کھونہ دینا اونھوں نے وہ کمل لیا اور حج کرنے سے گئے گو راہ میں بہت احتیاط کی مگر عرفات میں وہ کمل انکے پاس سے گم ہوگیا جب پھر بسطام میں واپس آئے تو دیکھا کہ بوسعید راعی رحمہ اللہ کے پاس وہ کمل موجود ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ سے لوگوں نے پوچھا آپکا پیر کون ہے آپ نے کہا ایک بڑھیا ہے پھر یہ واقعہ بیان کیا کہ ایکبار میں جنگل میں تھا اور ایک بڑھیا سر پر آٹے کا بوجھ رکھے ہوئے آئی اور مجھسے کہا کہ میرا یہ آٹا میرے گھر پہونچادے اتنے میں ایک شیر دکھائی دیا میں نے اوسے بلایا اور وہ آٹا اوس شیر کی پیٹھ پر رکھدیا اور بڑھیا سے کہا جا تیرے گھر تک آٹا پہونچادیگا پھر میں پوچھا کہ تو شہر میں کیا کہے گی اوسنے کہا کہوں گی کہ آج جنگل میں میں ایک خودنما ظالم سے ملی آپ نے فرمایا تو مجھے خودنما ظالم کیوں کہیگی اوسنے کہا اسلیے کہ شرع نے شیر کو تکلیف نہیں دی اور تو نے اپنا بوجھ اوس پر لادا اور اوس غیر مکلف کو تکلیف میں ڈالا یہ ظلم نہیں تو کیا ہے دوسرے تم میں یہ عیب ہے کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمھیں صاحب کرامت جانیں اور سمجھیں کہ تم ایسے صاحب شان ہو کہ شیر تمھاری اطاعت کرتا ہے یہی خودنمائی ہے اور اس سے زائد کوئی عیب نہیں ہوتا ہے میں نے اوسکے قول سے عبرت حاصل کی اور اوسی کی نصیحت کیوجہ

Marfat.com

سے مین نے توبہ کی اسلیے وہ بڑھیا میری پیر ہوئی اوسکے بعد سے میرا یہ حال ہوگیا کہ جب کوئی کرامت یا نشانی ظاہر ہوتی تو مین اللہ سے اوسکی تصدیق چاہتا اور اوسیوقت ایک زرد نور پیدا ہوتا کہ جسپر سبز خط سے لکھا ہوا ہوتا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نوح نجی اللہ ابراھیم خلیل اللہ موسی کلیم اللہ عیسی روح اللہ علیہم الصلوۃ والسلام

ان پانچ گواہون کی شہادت میری کرامت پر ہونے لگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین خواب مین دیدار جمال الٰہی سے مشرف ہوا تو مجھسے ارشاد ہوا کہ دنیا مین تمام لوگ ہمسے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق چیزین مانگتے ہین مگر بایزید ہمسے ہمین کو طلب کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار حضرت شقیق بلخی اور حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہما آپکی ملاقات کو آئے آپ نے دسترخوان بچھوایا سب لوگ کھانا کھانے بیٹھے مگر حضرت ابو تراب رحمہ اللہ نے نکھایا اور کہا مین روزے سے ہون آپکے ایک مرید اور حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ دونون نے کہا کہ جو شخص نفل کا روزہ رکھے ہو اوسکی دعوت کیجائے تو شرعاً اگر وہ افطار صوم کرے تو اوسے روزہ کا بھی ثواب ملتا ہی اور دعوت قبول کرنے کا بھی مگر اونھون نے نہ مانا اور کہا مین روزہ نہ کھولونگا حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ تم لوگ اوس سے خبر نہو کیونکہ یہ درگاہ الٰہی سے دور ہی کچھ دنون کے بعد حضرت ابو تراب رحمہ اللہ ایک چوری کی علت مین گرفتار ہوے اور حکم شرع کے مطابق اونکے ہاتھ کاٹے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار جامع مسجد کے کسی گوشہ مین آپ نے اپنا عصا کھڑا کردیا تھا اتفاق سے وہ گر پڑا ایک ضعیف شخص نے اوٹھا کر پھر اوسے اوسی کونے مین کھڑا کردیا بعد کو یہ حال آپکو معلوم ہوا آپ نے اوسکے مکان پر جاکر اوس سے کہلا بھیجا کہ تکلیف آپ کو عصا اوٹھانے مین ہوئی اوسکو معاف فرما دیجیے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ ایک شخص نے آکر آپ سے حیا کے کسی مسئلہ کو دریافت کیا آپ نے مفصل بیان کردیا وہ شخص پانی ہوکر بہنے لگا یہ اثر آپ کے فرمانے کا ہوا کرتا تھا۔

نقل کیا ہی - کہ آپ فرماتے ہین مین ایک بار دجلے کے کنارے گیا دجلہ جوش مارکر میرے استقبال کو بڑھا مین نے کہا تیرے اس جوش کے ساتھ استقبال کرنے سے ہرگز مین مغرور نہونگا اور تیس برس کی عبادت کو تیرے استقبال سے تکبر پیدا کرکے ضایع نہ کرونگا مین کریم کا طالب ہون کرامت کی مجھے ضرورت نہین ہے

نقل کیا ہی - کہ آپ فرماتے ہین کہ ایک بار مین نے خیال کیا کہ اللہ تعالی سے دعا کرون کہ عورتون کے نان و نفقہ کی تکلیف مجکو نہ دے پھر خیال ہوا کہ اسمین سنت نبوی ترک ہوجائیگی مین نے یہ دعا نہین کی اور اس کام کو اپنے ذمہ لیا اللہ نے مجھپر اس امر کو آسان کردیا میرے سامنے عورت اور دیوار سب برابر ہین۔

نقل کیا ہی - کہ ایک امام کی آپ نے نماز مین اقتدا کی بعد فراغ نماز امام نے آپ سے پوچھا کہ بظاہر آپ کا کوئی پیشہ نہین ہی بسر اوقات آپ کیونکر کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ پہلے مین اپنی نماز قضا کرلون تو اسکا جواب دون اونسے پوچھا نماز قضا کرنے کی کیا ضرورت ہی آپ نے فرمایا جو شخص روزی دینے والے کو نہ پہچانے اوسکے پیچھے نماز ادا نہین ہوتی ہے۔

نقل کیا ہی - کہ ایک شخص کو آپ نے مسجد مین نماز پڑھتے دیکھا اوس سے کہا اگر تیرا یہ خیال ہی کہ یہ نماز تجھے اللہ تک پہونچا ئیگی تو غلطی ہی اور اگر نماز پڑھنا چھوڑدیگا تو کافر اور اگر نماز پڑھنے کی وجہ سے تکبر کریگا تو مشرک ہوجائیگا۔

نقل کیا ہی - کہ آپ نے فرمایا اکثر لوگ میری ملاقات سے رحمت اور اکثر لعنت حاصل کرتے ہین لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا جو لوگ ایسی حالت ہین کہ مین اپنے حال مین نہین ہوتا میری ملاقات کو آتے ہین وہ میری کیفیت دیکھکر غیبت

Marfat.com

مین غیبت کرتے ہین اور غیبت کرنے کی وجہ سے لعنت پاتے ہین اور جو لوگ ایسی حالت مین کہ حق مجھپر غالب ہوتا ہی میری ملاقات کو آتے ہین اور مجھے اچھا سمجھتے ہین اوس اچھا سمجھنے کی وجہ سے رحمت پاتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین چاہتا ہون کہ قیامت جلد آجاوے تاکہ مین دوزخ کے قریب سکونت اختیار کرون اور میری سکونت اختیار کرنے کی وجہ سے دوزخ سرد ہو جائے اور دوزخیون کو میری ذات سے آرام حاصل ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ اپنے مریدون سے کہتے ہین کہ جو قیامت مین دوزخیون کا شفیع نہو گا وہ میرا مرید نہین ہی آپ نے فرمایا جو قیامت مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہو کر دوزخیون کو جنت مین نہ بھیجے اور خود اونکے بدلے دوزخ مین نہ جائے وہ میرا مرید نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا اللہ نے آپ کو صاحب مرتبہ کیا ہی آپ خلق کو راہ راست پر کیون نہین کھینچ لیتے آپ نے فرمایا جسے اللہ مردود کر چکا ہوا سے مین کیسے مقبول کر دون۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ فکر مین سر جھکائے بیٹھے تھے ایک بزرگ آئے جب آپ نے سر اوٹھایا اونھون نے پوچھا اسوقت آپ کس فکر مین تھے آپ نے فرمایا مجھے اپنی نیستی کا خیال آیا اوسی کی شرمندگی مین سر جھکائے بیٹھا تھا اب اللہ کی ہستی کی بدولت مین نے سر اوٹھایا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک خطیب نے ممبر پر یہ آیت وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے (لوگ اللہ کو اوسکے مرتبہ کے موافق نہین پہچانتے) پڑھی آپ کو جوش پیدا ہوا اور سر ممبر سے ٹکرا کر بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے فرمایا کہ نہین معلوم اے مین تیری کیا مصلحت ہی کہ تو نے مجھ ایسے دروغ ظن سے اپنی معرفت کا دعوی کرایا۔

Marfat.com

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ خوف الٰہی سے کانپ رہے تھے ایک مرید نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا یہ وہ مرتبہ ہی جو تیس برس کی عبادت اور نفس کشی کے بعد حاصل ہوتا ہے تجھے یہ بھید ابھی معلوم نہین ہو سکتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ روم کی لڑائی مین لشکر اسلام کفار کے مقابلہ مین پسپا ہو گیا کسی نے لشکر اسلام مین سے کہا یا بایزید مدد کیجیے فوراً خراسان کی طرف سے ایک آگ پیدا ہوئی لشکر کفار اوس آگ سے خوف کھا کر بھاگ گیا اور لشکر اسلام کو فتح ہوئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مراقبہ مین تھے ایک بزرگ آئے جب آپ نے سر اوٹھایا اون بزرگ نے پوچھا اسوقت آپ کہان تھے آپ نے فرمایا درگاہ الٰہی مین اوھون نے کہا مین بھی اوسی کے دربار مین تھا مین نے آپ کو نہین دیکھا آپ نے فرمایا تیرے اور اللہ کے درمیان ایک حجاب تھا اور مین بے حجاب اوسکے سامنے تھا حجاب کی وجہ سے تو مجھے نہ دیکھ سکا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ہی جو شخص بغیر اتباع شریعت کیے ہوے اپنے کو صاحب طریقت کہتا ہے وہ کاذب ہے بغیر اتباع شریعت کے طریقت حاصل نہین ہوتی ہی

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اگر تھوڑی دیر آپ صاف دل سے میری جانب مخاطب ہون تو مین آپ سے ایک بات کہون آپ نے فرمایا تیس سال ہو گئے کہ مین اللہ سے صاف دل طلب کرتا ہون مگر ابھی تک نہین ملا جب میرے پاس صاف دل ہی نہین ہی تو کیونکر تیری طرف مخاطب ہو سکتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا لوگ یہ نہ خیال کرین کہ راہ حق آفتاب سے زائد روشن ہی اسلیے کہ یہ ایسی راہ ہی جسمین سوئی کے ناکے کے برابر مین ایک مدت سے راستہ ڈھونڈھ رہا ہون مگر نہین ملتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب کوئی مصیبت آپ کو پیش آتی تو فرماتے اے اللہ تو نے

Marfat.com

روئی تو دی سالن بھی دیدے تاکہ اچھی طرح کھاؤن یعنے تیری ہی دی ہوئی مصیبت ہی صبر بھی عطا فرما۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو موسیٰ رحمۃ اللہ نے ایک دن آپ سے پوچھا آپ صبح کسطرح کرتے ہین آپ نے فرمایا مجھے صبح اور شام کسی کی خبر یاد الٰہی کی وجہ سے نہین ہوتی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مجھے الہام ہوا کہ ہمارے خزانے مین عبادت اور خدمت تو بہت ہی اگر تو ہم سے ملنا چاہتا ہی تو ایسی چیز کو ہماری درگاہ مین شفیع بنا جو ہمارے خزانہ مین نہو آپ نے کہا یا اللہ وہ کون شی ہی جو تیرے خزانہ مین نہین ہی حکم ہوا بیچارگی اور عجز اور ذلت اور غم حاصل کر اسلیے کہ ہمین یہ چیزین پسند ہین اور ان چیزون کے حاصل کرنے والے کو ہم اپنا قرب عطا کرتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین جنگل مین تھا اور وہان بارش عشق اسقدر ہوئی تھی کہ تمام زمین مثل برف کے سرد تھی مین حلق تک اُسمین ڈوب گیا اور آپ نے فرمایا مین نے نماز سے سوا استقامت کے اور روزے سے سوا بھوکا رہنے کے کچھ نہین پایا اور جو کچھ مجھے ملا اللہ کے فضل وکرم سے ملا اپنی کوشش سے کچھ نہین ہوا اور فرمایا دونون عالم کی نعمتون سے یہ بات بہت اچھی ہی کہ انسان سمجھ لے کہ کوشش اور فکر سے بغیر فضل الٰہی کے کچھ حاصل نہین ہو سکتا لیکن انسان کو حکم کوشش کرنے کا ہی اسلیے کوشش کرنا لازم ہی مگر کوشش کے بعد جو بات حاصل ہو اُسے اللہ کا فضل سمجھے نہ اپنی کوشش کا نتیجہ اور فرمایا مجھے لازم ہی کہ جس مرتبہ کا میرا مرید ہو ویسی ہی اوس سے باتین کرون۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ صفات الٰہی بیان فرماتے تو اپنی حالت اصلی پر رہتے اور جب اُسکی ذات کا بیان کرتے تو بیخود ہو جاتے اور وجد مین اگر فرماتے آمد آمد

Marfat.com

دلبر اٰمد۔ اللہ مجھ سے بالکل قریب ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کا ایک مرید کہہ رہا تھا مجھے اُس شخص پر تعجب آتا ہی جو اللہ کو جانتا ہی اور اوسکی عبادت نہین کرتا آپ نے فرمایا مجھے اوس شخص پر تعجب آتا ہی جو اللہ تعالی کو پہچاننے کے بعد اُسکی عبادت کرتا ہی یعنے اس امر پر تعجب کرتا ہون کہ وہ اللہ کو جانکر ہوش مین کیسے رہتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا پہلی مرتبہ مین حج کو گیا خانہ کعبہ کی زیارت کی دوسری بار حج کو گیا کعبہ اور صاحب کعبہ کو دیکھا تیسری بار حج کو گیا تو نہ کعبہ دیکھا نہ خانہ کعبہ یعنی ہر بار مین یاد الٰہی مجھے زائد ہوتی گئی۔ اور دلیل اسپر یہ واقع ہی کہ ایکبار کسی نے آپ کو دروازے سے آواز دی آپ نے پوچھا کسے پکارتا ہی اُسنے کہا بایزید کو آپ نے فرمایا تیس برس سے مین بایزید کو ڈھونڈھ رہا ہون مگر ابتک وہ نہین ملا اس واقعہ کو لوگون نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے سامنے بیان کیا اونھون نے فرمایا وہ اسطرح حق مین محو ہوگئے ہین جیسے خاصان خدا حق مین گم ہوجاتے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا اپنے مجاہدے کی کیفیت بیان فرمائیے آپ نے فرمایا اگر مین اعلی مجاہدہ کا حال بیان کرون تو تم لوگ سمجھ نہ سکوگے مین تمھارے سامنے ادنی مجاہدے کا حال بیان کرتا ہون سنو ایکدن مین نے نفس سے عبادت الٰہی کرنیکو کہا اُسنے سرکشی کی اُسکے سزا مین مین نے نفس کو سال بھر تک ایک قطرہ پانی کا نہین دیا اور کہا جبتک تو عبادت الٰہی پر راضی نہوگا یون ہی تجھے پیاسا رکھونگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا آپ ایسے شخص کے بارے مین کیا فرماتے ہین جسکا حجاب حق تعالی ہو آپ نے فرمایا جب اُسے یہ معلوم ہوجائے تو لازم ہی کہ اپنے کو گم کردے تاکہ کشف حقیقی اُوسے حاصل ہوجائے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپکے استغراق کی یہ حالت تھی کہ ایک مرید تیس برس سے آپکی خدمت

Marfat.com

میں بیٹھا تھا جب وہ آپ کے سامنے آتا آپ پوچھتے تیرا کیا نام ہی ایکبار اوسنے کہا کیا آپ
مجھسے ہنستے ہین کہ جب مین آتا ہون آپ میرا نام دریافت کرتے ہین حالانکہ تیس
برس سے مین آپکی خدمت مین رہتا ہون آپ نے فرمایا مین ہنستا نہین ہون بلکہ
جب سے اللہ کا نام میرے دلمین سما گیا ہی مجھے کوئی دوسرا نام یاد ہی نہین رہتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ سے لوگون نے پوچھا یہ مراتب آپکو کیونکر حاصل ہوئے آپ نے
فرمایا ایکبار شب کو صغر سنی مین مین بسطام سے باہر آیا دیکھا کہ چاندنی چھٹکی ہوئی ہی
اور لوگ سو رہے ہین پھر مین نے ایک بارگاہ دیکھی جسکے مقابلہ مین تمام عالم ہیچ تھا
مین نے کہا اے اللہ ایسی نفیس اور بیمثل بارگاہ لوگون کی نظرون سے کیون پوشیدہ
اور خالی ہی غیب سے آواز آئی کہ اسکے خالی ہونیکی یہ وجہ ہی کہ یہان کوئی نہین آتا
اور جو لوگ اس بارگاہ کے لائق ہین اونکے سوا نالائقون کے واسطے یہ بارگاہ نہین
ہی مین نے خیال کیا کہ تمام عالم کے لیے شفاعت چاہون تاکہ سب اس بارگاہ کے
لائق ہو جائین پھر خیال ہوا کہ شفاعت خاص ہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے اس ادب کی وجہ سے مین چپ ہو رہا پھر ندائے غیبی ہوئی کہ اسوقت جو ادب
تو نے ہماری حبیب کا کیا اسکے عوض مین ہمنے تجھے یہ رتبہ دیا کہ قیامت تک تیرا
نام سلطان العارفین بایزید مشہور رہیگا اس پورے قصہ کو لوگون نے حضرت ابونصر قشیری
رحمہ اللہ سے بیان کیا اونھون نے کہا واقعی وہ ایسے ہی بلند ہمت ہین بھذہ الھمۃ نال مانال
جو مراتب اونھین ملے اسی ہمت کیوجہ سے ملے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اتنی عمر میری اسی تمنا مین گذری کہ کوئی نماز مین اس
خشوع سے ادا کرون کہ درگاہ الٰہی مین قبول ہو جائے مگر ابتک ادا نہو سکی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ بعد عشا کے چار رکعت نماز ادا کرتے اور بعد سلام کے فرماتے
یہ نماز قبول ہونیکے لائق نہین ہوئی پھر نیت کرتے اور بعد سلام کے یہی فرماتے تمام

Marfat.com

شب اسیطرح ختم ہو جاتی صبح ہوتے فرماتے ای اللہ مین نے بہت کوشش کی کہ ایسی نماز ادا کرون جو تیری بارگاہ کے لائق ہو مگر مجھسے ادا نہوئی جیسا مین ہون ویسی ہی میری نماز بھی ہی تیری بہت بندے بے نمازی بھی ہین مجھے بھی اُن ہی مین شمار کرلے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا چالیس برس کی ریاضت کے بعد پردۂ حجاب دور کیا گیا مین نے عاجزی کے ساتھ راہ چاہی حکم ہوا کہ ٹوٹی بدھنی اور پھٹا ہوا پوستین جبتک تیرے پاس رہیگا تجکو راہ نہ ملے گی مین نے انکو پھینکدیا راہ مل گئی اور حکم ہوا جو لوگ حجاب دور کرانا چاہتے ہین اونسے اپنا واقعہ بیان کر کے کہدو کہ جبتک تم بھی اسطرح دنیا کو ترک نہ کروگے قربت الٰہی حاصل نہین ہوسکتی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص اس خیال سے صبح کو آپ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھون آپ کیا کرتے ہین یکایک اپ نے اللہ کہا اور گر پڑے بہت چوٹ آئی لوگون نے آپ سے پوچھا آپ اللہ کہکر کیون گر پڑے آپ نے جواب دیا کہ جب مین نے اللہ کہا تو عرش کے قریب پہونچا دیکھا کہ وہ اژدہے کی طرح منھ کھولے ہوے ہی مین نے پوچھا اللہ کہان ہی اسلیے کہ آیت قرآنی ہی الرحمن علی العرش استوی اُسنے کہا اللہ اہل زمین کی شکستہ دلون مین رہتا ہی مطابق قول انا عند منکسرۃ قلوبھم اسی لیے اہل آسمان اہل زمین کے شکستہ دل ڈھونڈا کرتے ہین پھر مین مقام قریب مین پہونچا حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا جو تو دے وہی مین مانگتا ہون حکم ہوا اپنے کو نیست کردے تاکہ ہمارا قرب ہمیشہ کے لیے تجھے حاصل ہو جائے مین نے قبول کیا پھر کہا مین بغیر فیض و برکت حاصل کیے ہوے یہان سے نجاؤنگا پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا تمام خلق کو بخشدے حکم ہو غور سے دیکھ جب مین نے غور کیا معلوم ہوا کہ ہر مخلوق کے ساتھ ایک شفیع ہی اور اللہ اپنی مخلوق پر مجھسے زائد مہربان ہی مین خاموش ہو رہا پھر مین نے کہا شیطان پر رحمت کر حکم ہوا وہ آگ کا ہی اور آگ کو آگ ہی بہتر ہے

Marfat.com

یہ سوال نہ کر اور تو آگ سے بچنے کی کوشش کر۔ پھر اپنی حضوری کے دو مقام اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے پیش کیے میں نے کسیکو قبول نہ کیا پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ جو تو دے اُسپر راضی ہوں اور خود کچھ نہ مانگوں۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب لوگ آپ سے دعا کے طالب ہوتے تو آپ فرماتے اے اللہ تیری مخلوق مجھے واسطہ کر کے کچھ مانگتی ہے اور تو خود اونکے حال کو خوب جانتا ہے لوگوں کی مراد پوری ہو جاتی۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے ایسی بات بتائیے کہ جس سے میری نجات ہو جائے آپ نے فرمایا ان دو باتوں کو اچھی طرح سمجھ لے ایک یہ کہ اللہ تیری حال سے واقف ہے دوسرے یہ کہ اللہ تیرے عمل سے بے پروا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کہیں جا رہے تھے ایک شخص آپ کی نشان قدم پر قدم رکھتا ہوا چلا اور کہنے لگا شیخ کے قدم پر قدم چلنا اسکو کہتے ہیں اور آپ سے کہنے لگا اپنی پوستین کا ایک ٹکڑا مجھے دیدیجیے تاکہ میں اس سے برکت حاصل کروں آپ نے فرمایا پوستین تو پوستین ہے اگر تم میری کھال بھی لے لو تو بیکار ہے جب تک میرے ایسے عمل نہ کرو گے فائدہ نہوگا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے ایک دیوانہ کو کہتے ہوے دیکھا یا اللہ میری طرف نظر کر آپ نے فرمایا تیرے افعال کیا اچھے ہیں جو وہ تیری طرف دیکھے اُسنے کہا جب اللہ میری طرف دیکھے گا خود ہی میرے اعمال اچھے ہو جائینگے آپ نے فرمایا واقعی تو سچ کہتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار آپ حقیقت کا ذکر بیان فرما رہے تھے اور اپنی ہونٹھ چاٹتے جاتے تھے اور کہتے تھے مجھ سے زائد کون خوش قسمت ہے کہ میں خود شراب اور ساقی اور شراب خوار ہوں

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا میں نے ستر زنار اپنی کمر سے کھولی مگر ایک باقی رہگیا

اوراسیطرح مجھسے نہ کھلا مین نے دعا کی اے اللہ یہ کیونکر کھلے گا حکم ہوا اسے تم نہین کھول سکتے
ہم چاہین تو دور کردین اور فرمایا مین نے بہت کوشش کی کہ حق کا دروازہ کھلے مگر نہ کھلا
اور کھلا تو مصیبت کی ہاتھون سے کھلا اور ہر طرح مین اسکی راہ مین چلا مگر کچھ فائدہ نہوا
جب دل سے چلا تو منزل مقصود پر پہونچا اور فرمایا تیس برس تک مین کہتا رہا الٰہی یہ دے
اور یہ کر مگر جب معرفت الٰہی مین قدم رکھا تو سب بھول گیا اور کہنے لگا الٰہی تو میرا ہوجا
اور جو تیری مرضی ہو کر- اور فرمایا مین نے اللہ سے پوچھا تیری طرف مین کیونکر آسکتا ہون
حکم ہوا تین بار نفس کو طلاق دے تو تو میرے پاس آسکتا ہی اور فرمایا ایک بار مین نے
کہا اگر اللہ مجھ سے ستر برس کا حساب چاہیگا تو مین ستر ہزار سال کا حساب چاہونگا
اسلیے کہ ستر ہزار برس ہوے کہ اوسنے الست بربکم کہکر عالم کو بلی کے جواب مین
ڈالا اور اسی کی وجہ سے تمام عالم مین یہ شور برپا ہی ندا ہوئی اسکا یہ جواب ہی کہ ہم
قیامت مین تیرے ہفت اندام کو ذرہ ذرہ کرکے ہر ذرے کو ایک ایک دیدار عطا
کرینگے اور کہین گے یہ ستر ہزار برس کا حساب ہی اور اسکا حاصل اور باقی تجھے بخشینگے
اور فرمایا اگر تمام عالم کی سلطنت مجھے دیجائے تو مین اس سے اپنی آہ کو جو مین نے
پچھلی رات مین کی تھی بہتر جانونگا اور فرمایا اگر قیامت مین مجھے دیدار الٰہی میسر نہوگا تو
ایسی گریہ وزاری کرونگا کہ دوزخی اپنی تکالیف بھول جائینگے اور فرمایا متقدمین
ادنی ادنی چیز پر اللہ سے راضی ہوگئے مگر مین کسی پر راضی نہوا بلکہ اپنے کو اسپر قربان
کردیا اگر میری صفت کا ایک ذرہ میدان مین آجائے تو تمام آسمان وزمین درہم برہم
ہوجائین اور فرمایا اللہ نے اپنی مرضی سے مجھے دیدار سے فائز کیا مین بندہ
ہون مجھے اپنی مرضی سے کیا سروکار ہی مین نے اس سے دیدار کی تمنا نہین کی اور
فرمایا چالیس برس تک مین نے خلق کو نصیحت کی لیکن کچھ فائدہ مند نہوئی جب مرضی
الٰہی ہوئی بغیر میری نصیحت کی لوگ راہ پر آگئے اور فرمایا جب مین اپنی بایزیدی سے باہر آیا

Marfat.com

جیسے سانپ کیچلی سے باہر آتا ہے تو مجھے عاشق و معشوق ایک نظر آیا یعنے جب
مین نے اپنے کو گم کیا تو عالم توحید دکھائی دیا اور فرمایا جب اللہ نے مجھسے مجھ ہی مین ندا
کی تو مین مرتبہ فنا فی اللہ مین داخل ہو گیا اور فرمایا مین نے بہت حجابات طے کیے
لیکن جب غور کیا تو اپنے کو مقام حزب اللہ یعنے کنہ ذات باری مین پایا کہ وہا تک
کسی کی رسائی نہین اور فرمایا کہ تیس برس تک اللہ میرا آئینہ رہا اب مین خود اپنا آئینہ
ہو گیا ہون یعنی اپنی خودی مین نے اُسکی یاد مین فراموش کر دی اب مین کہتا ہون
کہ مین اپنا آئینہ ہون اور وہ اللہ ہے جو میری زبان سے بات کرتا ہے یعنے اب
ہر کام میری زبان پر یون ادا ہوتا ہے کہ گویا اللہ میری زبان سے کلام کرتا ہے اور مین
درمیان سے گم ہو گیا اور فرمایا کہ مجھے درگاہ الٰہی کی مجاوری سے سوا حیرت اور
ہیبت کے کچھ حاصل نہین ہوا اور فرمایا جب مین درگاہ رب العزۃ مین پہونچا تو دیکھا
کہ اہل دنیا دنیا مین اور اہل آخرت آخرت مین اور اہل دعوی دعوی مین مبتلا تھے
اور کچھ صوفی کھانے پینے مین اور کچھ راگ مین محو تھے ۔ اور جو لوگ دراصل پیشوا تھے
وہ بیابان حیرت مین گم تھے اور فرمایا مین نے مدتون خانہ کعبہ کا طواف کیا لیکن جب
مجھے قرب الٰہی حاصل ہوا تو مین نے دیکھا کہ کعبہ میرا طواف کر رہا ہے اور فرمایا ایک شب کو
مین نے اپنے دل کو ڈھونڈھا مگر نہ ملتا تھا نہ ملا صبح کو ندائے غیبی ہوئی کہ ہمارے سوا دوسرے
کو تلاش نہ کر تجھے دل سے کیا کام ہے اور فرمایا وہ مرد نہین ہے کہ کسی چیز کی تلاش
مین سرگردان ہو بلکہ مرد وہ ہے کہ جو چیز اسے درکار ہو خود ہی اُسکے پاس آجائے
اور فرمایا اللہ نے مجھے یہ رتبہ دیا ہے کہ مین تمام خلق کو اپنی دو انگلیون کے درمیان
مین پاتا ہون اور فرمایا مرید کو یاد الٰہی کی حلاوت دیتے ہین اگر وہ اسی سے خوش ہو گیا
تو یہ اوسکے لیے نزدیکی حق کا پردہ ہو جاتی ہے اور فرمایا عارف کا ادنی مرتبہ یہ ہے کہ تمام
صفات باری اوسمین موجود ہون اور فرمایا اگر اللہ مجھے دوزخ مین ڈالے اور مین صبر بھی

Marfat.com

کرون تو بھی اُسکی محبت کا حق ادا نہین ہو سکتا اور فرمایا اگر اللہ مجھے اور تمام خلق کو بخشدے
تو بھی اوسکی رحمت کے مقابلہ مین کم ہی اور فرمایا عبادت پر نازان ہونا سخت گناہ ہی اور
فرمایا کامل عارف وہ ہی جو آتش محبت مین سوختہ ہو جائے اور فرمایا عالم ازل ہونیکا دعوے
وہ کر سکتا ہی جو خود نور ذات ہو جائے اور فرمایا جب مین نے دنیا ترک کر کی خدا کی محبت
اختیار کی تو اپنی ذات کو بھی دشمن سمجھنے لگا اور جب مین نے اون چیزونکو جو میرے اور
اللہ کے درمیان مین حجاب تھین دور کیا تو اللہ کے لطف سے فیضیاب ہوا۔ اور فرمایا
اللہ کے اچھے بندے وہ ہین جو بہشت کو بھی اُسکے دیدار کے مقابلے مین پسند نکرین
اور فرمایا سچا عارف وہ ہی جو تمام آرزو اور تمنا اور خواہشون کو ترک کر کے
اُس چیز کو پسند کرے جسے اللہ پسند کرتا ہی۔ لوگون نے پوچھا کیا اللہ اپنے بندےکو
اپنی مرضی سے بہشت مین داخل نہین کرتا آپ نے کہا ضرور اپنی ہی مرضی سے
داخل کرتا ہی مگر یہ تو خیال کرو کہ جسے اللہ اپنی رضامندی سے سر بلند کرے اُسے
بہشت سے کب سروکار ہوگا اور فرمایا ذرہ بھر معرفت مین جو مزہ ملتا ہی وہ بہشت کی
نعمتون مین نہین ملتا اور فرمایا اللہ کی محبت بہت مردونکو عاجز اور عاجزون کو مرد
بنا دیتی ہی اور فرمایا جو یاد الٰہی مین اپنے کو فنا کرتا ہی وہ زندگی جاوید نئے سرے پاتا ہی
اور فرمایا زہد اور صلاح کو ایسا سمجھو جیسے ایک ہوا ہی کہ تم پر چل رہی ہی اور فرمایا
گو بہشت کی زینت خدا رس لوگون سے ہی مگر وہ اُسے وبال جانتے ہین اور فرمایا
کہ گناہ سے زائد محققین مسلمان کو ذلیل کرنا نقصان رسان ہی اور فرمایا دنیا
دنیا والون کے لیے غرور درغرور اور آخرت آخرت والون کے لیے سُرور در سُرور
اور محبت الٰہی اہل معرفت کیلیے نور در نور ہی اور فرمایا معاملہ اگرچہ نقد ہی مگر مشاہدہ نقد
در نقد ہی اور فرمایا اہل معرفت کی عبادت پاس انفاس ہی اور فرمایا عارف کی خاموشی سے
یہ آرزو ہوتی ہی کہ اللہ سے کلام کرے اور آنکھ بند کرنے سے طالب دیدار الٰہی ہوتا ہی اور سر نزد

ہونیسے یہ خیال ہوتا ہی کہ دنیا کے بکھیڑون مین نہ پڑے اور جو امید اللہ سے ہی حاصل ہوجا
اور فرمایا انسان کو دل پر قابو حاصل کرنا چاہیے اور فرمایا جو شخص خلق سے بھاگے اور
خاموش رہے وہی عارف ہی اور فرمایا اللہ کا شیدائی دنیا اور آخرت کسی پر مائل نہین
ہوتا اور فرمایا خدا کا عاشق عشق کیوجہ سے مثل خدا کے یکتا ہوجاتا ہی اور فرمایا کہ قیامت
کے دن بہشتیون کے سامنے صورتین پیش کیجاوینگی جو کسی صورت کو اختیار کریگا
دیدار الٰہی سے محروم رہیگا اور فرمایا اس سے بہتر بندے کیلئے کوئی چیز نہین ہی کہ اپنے
کو ہیچ کردے اور زہد اور علم اور عمل پر نازان نہو جب بندہ ہیچ ہوجائیگا وصل الی اللہ
ہوگا اور اوسکی صفت بندے کو اُسیوقت معلوم ہوسکتی ہی جب یہ مرتبہ اُسے حاصل
ہوجائے اور فرمایا عارف معرفت کو اسقدر بیان کرتا ہی اور اوسکے حاصل کرنے مین
کوشش کرتا ہی کہ معارف باقی نہین رہتے اور خود درجہ کمال پاجاتا ہی اور معارف
عارف کے گماشتے ہین اور یہ بھی ضرور ہی کہ عارف معرفت کو بغیر معارف مین غور
کیے حاصل نہین کرسکتا ہی اور فرمایا علم اور خبر ایسے شخص سے سیکھو اور سنو جو علم سے
معلوم تک اور خبر سے مخبر تک پہونچا ہو۔ اور دنیاوی فخر اور اعزاز کے لیے جسنے علم
حاصل کیا ہو اُسکی صحبت اختیار نہ کرو اسلیے کہ علم نے خود اُسکو فائدہ نہین پہونچایا اور
فرمایا دنیا کا ترک کرنا بہت آسان ہی کیونکہ اس سے زائد کوئی چیز بے قدر نہین ہی اور
فرمایا اللہ کا پہچاننے والا اُسکو ضرور دوست رکھتا ہی اور معرفت بغیر محبت کے
بے قدر ہی اور فرمایا قاعدے کی بات ہی کہ ندی اور نالے مین جبتک پانی بہتا ہی بہت
آواز ہوتی ہی لیکن جب وہ پانی جاکر دریا مین مل جاتا ہی تو آواز نہین ہوتی اور پھر اوسکے
کم ہونے سے دریا کو کوئی نقصان بھی نہین پہونچتا اور فرمایا اللہ کے بندے ایسے بھی
ہین کہ اگر اکدم اُس سے محجوب ہوجائین تو اوسکی پرستش نکرین یعنی محجوب ہونیکی وجہ
سے نابود ہوجاتے ہین اور نابود ہوجانیکی حالت مین عبادت کیونکر کرسکتے ہین اور فرمایا

Marfat.com

ادنی مرتبہ عارف کا یہ ہی کہ ملک و مال کو برا جانے اور فرمایا عارفون کی عبادت کا بدلہ
اللہ ہی جانتا ہی۔ اور فرمایا عارف وہ ہی جو عیان مین مکان ڈھونڈھے اور عین مین اثر نہ
کھے اگر اوسکی عمر سے ثریٰ تک ایک لاکھ مخلوق مع اپنے متعلقین بسیار کی اور ایک لاکھ فرشتے
مع جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کی قدم عدم سے عارف کے دل مین رکھین تو وہ
معرفت الٰہی کے سامنے اُنھین موجود خیال نہ کری اور جسکا حال اسکے خلاف ہی وہ عارف
نہین ہی اور فرمایا عارف کو معروف دیکھتا ہی۔ اور فرمایا بہشت خدا کے دوستونکی نزدیک
بیقدر ہی گو اہل محبت محبت سے مہجور ہین مگر مثل اُس گروہ کے اُنکا حال ہی کہ ہر حال مین
مطلوب کا طالب ہی اور اپنی طلبگاری اور دوستداری سے فارغ ہی عاشق کو عشق کی
طرف دیکھنا برا ہی اور مطلوب سے سوا اُسکی محبت کے اور کچھ چاہنا ناروا ہی۔ اور فرمایا
کہ جنکے دلون کو اللہ نے اپنی معرفت کا بوجھ اُٹھانیوالا نہ پایا اُنھین اپنی عبادت مین
لگا دیا اور فرمایا معرفت الٰہی کا بوجھ سوائے اہل معرفت کی کوئی اوٹھا نہین سکتا اور فرمایا
اگر مخلوق اپنی ہستی کو اچھی طرح پہچان لے تو اُسکو معرفت الٰہی خود ہی حاصل ہو جاتی ہی
اور فرمایا کوشش کرکے بندیکو ایسا وقت حاصل کرنا چاہیے کہ اُسوقت مین وہ سوا مالک کے
دوسرے کو نہ دیکھے اور فرمایا اللہ اپنے دوستون کو تین باتین عطا کرتا ہی دریا کی مثل سخاوت
آفتاب کے مثل شفقت زمین کے مثل تواضع اور فرمایا حاجی جسم سے طواف خانہ کعبہ کرکے
خواستگار بقا ہوتے ہین اور اہل محبت دل سے عرش کا طواف کرکے دیدار الٰہی چاہتے ہین
اور فرمایا تمام علمون مین ایک علم ایسا بھی ہی جسے عالم نہین جانتے اور تمام زہد مین ایک ایسا
زہد بھی ہی جسے زاہد نہین جانتے اور فرمایا جسے اللہ مقبول کرتا ہی اُسپر ایک فرعون ایذا رسانی
کیلیے مقرر کرتا ہی اور فرمایا بات چیت آواز حرکت آرزو سب پردے کے باہر کی چیزین ہین
پردے کے اندر خاموشی سناٹا آرام دہشت اور رعب ہی اور فرمایا جبتک بندہ درگاہ الٰہی
سے دور رہتا ہی بات چیت کرتا ہی جب حضوری حاصل ہوتی ہی خاموشی صورت دکھاتی ہی اور

Marfat.com

فرمایا اچھے کام سے اچھون کی صحبت اچھی ہی اور برے کام سے برون کی صحبت بری ہی۔ اور فرمایا مجاہدی مین کوشش کرکے فضل آلہی کا امیدوار رہنا چاہیے نہ اپنی کوشش پر بھروسا کرنا اور فرمایا جسنے اللہ کو پہچانا اوسے کسی سے سوال کی ضرورت باقی نہین رہتی اور جسنے اوسے نہ پہچانا وہ حاجتمند ہی اور فرمایا عارف وہ ہی کہ جو کوئی برائی اوسکے قریب آئے اچھائی ہو جائے اور فرمایا جو لوگ خدا کو نہین جانتے دوزخ اونکے لیے عذاب ہی اور خدا کو پہچاننے والے خود دوزخ کیلیے عذاب ہین اور خدا شناسی کے راستہ مین روزانہ ہزارون آدمی ایسے آتے ہین کہ شب کو ایمان سے خالی اور تہیدست پلٹ جاتے ہین اور فرمایا جو شخص نصیب اور حکم آلہی پر ثابت قدم رہتا ہی اوسے سب چیزین ان ہی دو قدمون مین ملجاتی ہین اور فرمایا جو شخص خواہش نفس کو ترک کرتا ہی واصل الی اللہ ہوتا ہی اور جو واصل الی اللہ ہوتا ہی تمام مخلوق اوسکے تابع حکم ہوتی ہی۔ اور فرمایا عارف اپنے کو جاہل اور جاہل اپنے کو عارف کہتا ہی۔ اور فرمایا عارف پرند ہین اور ناہ چرند اور فرمایا جسنے خدا کو پہچانا وہ دوزخ کیلیے عذاب ہوا اور جس نے خدا کو نہ پہچانا دوزخ اوسکے لیے عذاب ہوئی اور فرمایا جسنے خدا کو پہچانا بہشت اوسپر وبال ہوئی اور جس نے اوسے نہ پہچانا وہ خود بہشت پر وبال ہوا اور فرمایا کہ عارف کی یہ پہچان ہی کہ وہ سوائے وصال آلہی کے کسی چیز سے خوش نہو اور فرمایا عارفون کے نفاق کو مریدون کے اخلاق پر فضیلت ہی اور آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے جب دیکھا کہ امت محمدی مین ایسے لوگ ہین کہ اونکا قدم تحت الثریٰ پر اور سر اعلیٰ علیین سے متصل ہی اور وہ خود اپنے آپ کو نیست کیے ہوئے ہین تو امت محمدی مین ہونے کی دعا کی حکم شاو کلا اس سے مین اپنی فضیلت ثابت کرنا نہین چاہتا ہون مترجم کہتا ہی کہ حاشا کے معنی پناہ اور پاکی اور تعلیق کے ہین اور کلا کاف کے فتح اور لام کی تشدید کے ساتھ ایک حرف ہی جو ردسخن اول کیلیے لایا جاتا ہی

اور مطلب حاشا وکلا سے یہ ہوتا ہے کہ ہرگز ایسا نہین ہے پس اس سے مطلب یہ ہوا کہ ہرگز ہرگز مین اس فضیلت امت محمدی کو بیان کرکے اپنی فضیلت ثابت کرنا نہین چاہتا ہون انتہی اور فرمایا کہ خط اول بقدر تفاوت درجات چار نام سے ہے اور قیام ہر فرقہ انسانی کا اللہ کے نامون سے ہے اور وہ اللہ کا قول ہے ھو الاول و الاٰخر والظاھر والباطن پس جو بندہ الاول کو اپنا ورد کرتا ہے وہ عجائبات قدرت کا معائنہ کرتا ہے اور جو الاٰخر کا وظیفہ مقرر کرتا ہے اُسے شغل واشغال آیندہ مین کمال حاصل ہوتا ہے اور جسکا ورد والظاہر ہوتا ہے وہ ہر شے مین قدرت باری کو مشاہدہ کرتا ہے اور جسکا وظیفہ الباطن ہوتا ہے اُسے مشاہدۂ اسرار و انوار ہوتا ہے غرض یہ ہے کہ جو شخص ان اسمون مین سے کسی اسم کو اپنا ورد کرے اور خود اسمین محو ہو جائے تو ضرور موافق طاقت کے کشف و برکت حاصل ہونگے اور فرمایا اگر دنیا کی تمام نعمتین تمھارے سامنے آوین تو خوش نہونا اور اگر تکالیف تمھین پیش آئین تو اللہ سے نا امید نہونا کیونکہ جسنے کن کہکر ایکدم مین تمام عالم کو ظاہر کیا اُسے ہر بات کی قدرت حاصل ہے اور فرمایا اُسکا کسی گروہ مین شمار نہین ہے جو اپنے کو اچھا اور اپنی عبادت کو مقبول اور اپنے دلکو صافی جانتا ہے اور اپنے نفس کو بدترین نفسون مین نہین جانتا اور فرمایا جو شخص دنیا مین بکثرت خواہشین کرنے کی وجہ سے مردہ ہو رہا ہو اُسکے مرنے کے بعد اُسکو لعنت کا کفن دیکر ندامت کی زمین مین دفن کرنا چاہیے اور جسنے اپنی نفس کو خواہش نکرنے کی وجہ سے مارا ہے جب وہ مرے اُسے رحمت کا کفن پہنا کر سلامتی کی زمین مین دفن کرنا چاہیے اور فرمایا حرمت کی نگہداشت کرنیوالا اللہ تک پہونچتا ہے اور جو حرمت کو اختیار نہین کرتا کبھی رلہ حق سے واقف نہین ہوتا اور فرمایا نعرہ اور شور و فریاد کرنیوالا یاد الٰہی مین مثل چھوٹی حرص کے ہے اور یاد الٰہی مین خاموش رہنے والا مثل سمندر کے ہے جس مین قیمتی موتی ہوتے ہین اور فرمایا اپنے مرتبے کے مطابق اپنے کو

ظاہر کرنا چاہیے یا جسقدر اپنی کو ظاہر کیا ہی اُسقدر مرتبہ پیدا کرنا چاہیے اور فرمایا وہ شخص مجاہد نفس نہین ہی جسے دنیا ہی مین اُسکا ثواب نہ ملجاے اور فرمایا علم عذر اور معرفت مکر اور مشاہدہ حجاب ہی پس انسان سبکو یکبارگی حاصل نہین کرسکتا ہی اور فرمایا دل کی بستگی نفس کی کشادگی مین اور نفس کی بستگی دل کی کشادگی مین ہی اور فرمایا نفس ہمیشہ برے کام کیطرف راغب ہوتا ہی اور فرمایا علم سے حیات اور معرفت سے راحت اور ذکر سے ذوق حاصل ہوتا ہی اور فرمایا شوق عاشقونکے واسطے ایسا دار السلطنت ہی جسمین فراق کا تخت بچھا ہوتا ہی اور ہجر کی تلوار رکھی ہوتی ہی اور شاخ وصال نرگس ہجران کے قبضہ مین ہوتی ہی اور ہجر کی تلوار سے ہر وقت ہزار سر کاٹے جاتے ہین۔ اور سات ہزار برس گذر گئے مگر ابتک کسی نے در اصل شاخ وصال کو نہین چھوا ہی۔ اور فرمایا معرفت کہتے ہین حرکات وسکنات خلق کو خدا ہی سے پہچاننے کو اور فرمایا توکل نام ہی ایک ہی دن کی زندگی خیال کرنیکا اور کل کا خیال دل ہی دور کردینے کا اور فرمایا دل کو تمام غفلتون سے خالی کرکے زندگی ایکدن کی سمجھنے کو توکل کہتے ہین۔ اور فرمایا اللہ کی محبت یہ ہی کہ بندہ دین اور دنیا دونون کو بھلادے اور فرمایا علاوہ تجرید اور توحید کے تمام باتون مین اختلاف علما رحمت ہی اور فرمایا بھوکا رہنا ایسا ابر ہی جس سے رحمت برستی ہی اور فرمایا جو شخص غرور کیوجہ سے اشارہ اور کنایہ سے گفتگو کرتا ہی وہ اللہ سے دور ہی اور اللہ سے وہ شخص نزدیک ہی جو تکالیف خلق برداشت کرکے اُنسے خوش خلقی سے پیش آوے اور فرمایا اللہ کو یاد کرنا نفس کے فراموش کرنیکو کہتے ہین اور اللہ کو اللہ سے پہچاننے والا زندہ ہوتا ہی اور اپنے نفس سے اللہ کو پہچاننے والا فانی ہوتا ہی اور فرمایا عارف کا دل مثل اُس چراغ کے ہی جو فانوس کے اندر سے اپنی روشنی ہر طرف پھیلاتا ہی اور جسے یہ مرتبہ حاصل ہوا ہی تاریکی کا خوف نہین ہی اور فرمایا دو خصلتون کی اختیار کرنے کی وجہ سے خلق ہلاکی مین پڑتی ہی ایک خلق کی عزت نکرنا

Marfat.com

دوسرے خالق کا احسان نہ ماننا لوگون نے آپ سے پوچھا فرض اور سنت کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا فرض اللہ کی صحبت اور سنت ترک دنیا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکا ایک مرید سفر کو جاتے وقت آپ سے وصیت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا اگر تجھے کوئی بد خصلت ملے تو اوسکو اپنی نیک خصلت کی طرف بلانا اور اگر تجھے کوئی شخص کچھ دے تو لینے سے پہلے اللہ کا شکر کرنا اُسکے بعد دینے والے کا سو جہ سے شکر کرنا کہ اللہ نے اُسے تجھپر مہربان کیا اور جب بلا پیش آوے تو عاجزی کا اقرار کرنا کیونکہ صبر تجھسے نہو سکے گا

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے زہد کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا زہد بے قیمت شئی ہی کیونکہ مین تین دن زاہد رہا ایک روز ازل مین دوسرے روز آخرت مین تیسرے دن جوان دونون سے جدا ہی یعنے ماسوا ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید تو ہماری برداشت نکر سکے گا مین نے کہا میری یہی مراد ہی پھر آواز آئی تو نے اپنی مراد پائی اور فرمایا مین رضا پر اسقدر راضی ہون کہ اگر کسیکو اعلیٰ علیین مین اور مجھے اسفل السافلین مین داخل کرین تو بھی مین اس سے زائد خوش رہونگا لوگون نے پوچھا بندے کو کمال کب حاصل ہوتا ہی آپ نے فرمایا جب اپنے عیب سے واقف ہو جاتا ہی اور مخلوق سے دوری اختیار کرتا ہی اُسوقت اُسے اللہ اپنا قرب عطا کرتا ہی اور یہی کمال کا درجہ ہی لوگون نے پوچھا آپ ہم کو زہد اور عبادت کی طرف راغب کرتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ خود آپ اوسکی طرف زائد راغب نہین ہین آپ نے فرمایا اب اللہ نے زہد اور عبادت کو مجھسے چھین لیا لوگون نے پوچھا خدا کی طرف راستہ کسطرح ہی آپ نے فرمایا کہ تو راہ سے کھڑا ہو واصل بحق ہوگا لوگون نے پوچھا اللہ تک ہم کیونکر پہونچ سکتے ہین آپ نے فرمایا دنیا کی طرف نہ دیکھو اور اُسکی باتین نہ سنو اور اہل دنیا سے خود کلام کرنا ترک کردو لوگون نے کہا ہم نے آپ سے زائد کسی بزرگ کے کلام کو بہتر نہین پایا آپ نے فرمایا اورونکا کلام ملا جلا ہوتا ہی اور مین بے میل باتین کرتا ہون

اوروں نے تو اور ہم کہا اور مین تو ہی تو کہتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے وصیت چاہی آپ نے فرمایا آسمان کیطرف دیکھ اُسنے دیکھا پھر آپ نے پوچھا تو جانتا ہی کہ اسے کسنے پیدا کیا ہی اُسنے کہا ہان جانتا ہون کہ اسے اللہ نے پیدا کیا ہی آپ نے فرمایا اُس سے ہر وقت ڈرتا رہ کیونکہ وہ ہر حال مین تجھسے خبردار ہی۔ ایک شخص نے پوچھا طالب کیون سیر و سفر سے آسودہ نہین ہوتے آپ نے فرمایا جو کچھ مقصود ہی وہ مقیم ہی اور ظاہر ہی کہ جب مقیم ہی تو مسافر کا سفر مین اُسکو تلاش کرنا ایک محال بات ہی لوگون نے پوچھا کس سے صحبت رکھنا چاہیئے آپ نے فرمایا ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو کہ اگر تم بیمار پڑو تو تمھاری عیادت کو آئے اور تمھارا قصور معاف کرے اور حق کو تم سے پوشیدہ نکرے۔ کسی نے پوچھا آپ رات کو نماز کیون نہین پڑھتے آپنے فرمایا عالم ملکوت کے گرد پھرنے ہی سے مجھے فرصت نہین ہوتی اور امور باطنی مین لوگون کی مدد کیا کرتا ہون لوگون نے پوچھا عارف کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا جو دنیا مین تیرے ساتھ رہے اور تجھ سے بھاگے اور خواب مین سوا خدا کے کسیکو نہ دیکھے اور سوا اُسکے کسی سے اپنا راز ظاہر نہ کرے لوگون نے کہا امر معروف اور نہی منکر کو بیان کیجیے آپ نے فرمایا دنیا کو ترک کر دو تاکہ امر معروف اور نہی منکر کا بکھیڑا ہی باقی نہ رہے اور آپ نے فرمایا اُسوقت انسان معرفت کو پورے طور سے حاصل کرتا ہی جب معرفت الٰہی کے دریا مین نیست ہو جاتا ہی اور بغیر مخلوق اور نفس کی مدد کے قرب الٰہی حاصل کر لیتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے کہا حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ معرفت کی گفتگو کیا کرتے ہین آپ نے فرمایا وہ ایک دریا کے کنارے پر گئے تھے اور بھنور مین پھنس گئے اور جو شخص بھنور مین پھنس جاتا ہی وہ خود من عرف اللہ کل لسانہ ہو جاتا ہی لوگون نے پوچھا درویش کی کیا تعریف ہی آپ نے فرمایا جسکا پاؤن اپنے دل کے

Marfat.com

خزانہ کے کسی گوشہ مین اُتر جاتا ہی اُسے رسولے آخرت کہتے ہین اور وہ اُس گوشہ مین ایک گوہر پاتا ہی جسے محبت کہتے ہین اور اس گوہر کے پانے والے کو درویش کہتے ہین اور فرمایا موت باطنی حاصل کرنیوالا خدا تک پہونچ جاتا ہی لوگون نے پوچھا آپ کو یہ مراتب کیونکر ملے آپنے فرمایا مین نے اسباب دنیا کو جمع کرکے قناعت کی زنجیر مین باندھا اور صدق کے کوٹھے مین رکھکر دریاے ناامیدی مین ڈبودیا لوگون نے پوچھا آپکا کیا سن ہی آپنے کہا مین چار برس کا ہون اسلیے کہ چار سال سے مین اللہ کو دیکھ رہا ہون اور اسکے پہلے ستر برس قیل وقال دنیا مین گذرے اُسکا عمر مین شمار نہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے آپ سے کہا کہ ابتک مین نہایت کے درجے تک نہین پہونچا آپ نے فرمایا تو عزت کی نہایت حاصل کرنا چاہتا ہی حالانکہ عزت اسکو کہتے ہین جو صفت اللہ تعالی کی ہی اور اُسے خلق حاصل نہین کرسکتی۔ لوگون نے پوچھا نماز کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اللہ سے ملنے کو مگر اس سے ملنا مشکل ہی لوگون نے کہا راہ حق کیونکر ملتی ہی آپ نے فرمایا باطل راہ ترک کردینے سے لوگون نے کہا آپ بھوکے رہنے کی کیون تعریف کیا کرتے ہین آپنے فرمایا اگر فرعون بھوکا رہتا تو انا ربکم الاعلی کہکر خدائی کا دعوی نکرتا اور فرمایا متکبر کو معرفت حاصل نہین ہوتی اور متکبر اُسے کہتے ہین جو اپنے سے دوسرونکو بدتر سمجھے لوگون نے کہا آپ پانی پر چلتے ہین یہ بڑی کرامت ہی آپ نے فرمایا یہ کرامت نہین ہی کیونکہ لکڑی کے ذرا ذرا سے ٹکڑے پانی پر بہا کرتے ہین لوگون نے کہا آپ ہوا پر اُڑتے ہین اور ایک رات مین مکہ معظمہ پہونچ جاتے ہین آپنے فرمایا یہ بھی کرامت نہین ہی بھنگے ہوا پر اڑا کرتے ہین اور جادوگر ایک رات مین دنیا کی سیر کرتے ہین لوگون نے پوچھا مرد حق کسے کہتے ہین آپنے فرمایا جو سوا خدا کے کسی سے دل نہ لگائے لوگون نے پوچھا مجاہدہ کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا مین نے سولہ برس گوشہ نشینی کی اسکے بعد اپنے کو عذر والی عورت کے مثل پایا اور جب مین نے دنیا کو ترک کردیا اللہ سے ملا عرض کیا کہ اے اللہ سوا تیرے میرا کوئی نہین ہی اور

Marfat.com

جب تو میرا ہی تو سب کچھ میرا ہی جب اللہ نے میرا صدق دیکھ لیا تو نفس کی برائیونکو مجھسے دور کردیا اور فرمایا جسنے اللہ کی اطاعت کا خلعت فاخرہ پایا وہ اُس خلعت پر فریفتہ ہوگیا لیکن مین نے خدا سے سوا خدا کے کچھ نہین چاہا اور فرمایا تمام خلق نے ملکر جسقدر اللہ کو یاد کیا مین نے تنہا اللہ کو اُسیقدر یاد کیا اور اُسی کی وجہ سے اللہ نے مجھے یاد کیا اور اپنی معرفت عطا کر کے مجھے زندہ کیا اور فرمایا ب مجھے خیال پیدا ہوا کہ مین اللہ کو دوست رکھتا ہون جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ مین اوسے دوست نہین رکھتا ہون بلکہ وہ مجھے دوست رکھتا ہی اور فرمایا لوگ ریاضت پر نظر کرتے ہین اور مین اللہ پر نظر کرتا ہون اور فرمایا لوگون نے مُردون سے علم سیکھا اور مین نے ایسے زندہ سے علم حاصل کیا جسے موت نہین ہی اور فرمایا لوگ اللہ سے باتین کرتے ہین اور مین اُسکی طرف سے باتین کرتا ہون کیونکہ حق میرے واسطے ہی اور فرمایا اب مجھے علم ظاہری کی پیروی سے کوئی بات زائد دشوار نہین ہی اور فرمایا مین نے نفس کو اللہ کی طرف بلایا وہ نہ آیا مین نے اُسے چھوڑا اور اللہ کی حضوری مین گیا اور فرمایا میرے دل کو آسمان پر لیگئے تمام عالم ملکوت مجھپر ظاہر کیا گیا مین نے وہان سے محبت اور رضا حاصل کی اور فرمایا جب مین نے اللہ کو جانا تو اُسی کو اپنے واسطے کافی سمجھ لیا اور فرمایا عبادت الٰہی مین جس عضو کو مین نے کاہل پایا اُسے چھوڑدیا دوسرے عضو سے کام لیا یہانتک کہ یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا اور فرمایا جسم کے لیے سب سے بڑا عذاب اللہ سے غافل ہونا ہی اور فرمایا ایک مدت سے جب مین نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہون تو سمجھتا ہون کہ میرا دل آتش پرست ہی اُسکو زنار چاہیے اور فرمایا عورتین مجھسے بہتر ہین کیونکہ وہ حیض کے بعد غسل کر کے ہر مہینہ مین پاک ہوتی ہین اور مجھے تمام عمر غسل سے پاکی میسر نہین ہوئی اور فرمایا اگر تمام عمر مین مجھسے ایک کام بھی اچھا ہوجائے تو مجھے خوف باقی نہ رہی اور فرمایا قیامت مین پوچھا جائیگا تو نے یہ کام کیون کیا مین اس پوچھنے کو اس سے اچھا سمجھتا ہون کہ پوچھا جائے تو نے یہ کام

Marfat.com

کیون نہین کیا۔ اور فرمایا اللہ اسرار خلائق سے آگاہ ہی ہر اسرار کیطرف دیکھکر کہتا ہی اسکو اپنی محبت سے خالی پاتا ہون مگر بایزید کے اسرار کو اپنی محبت سے پُر پاتا ہی اور فرمایا مینے خواب مین دیکھا کہ مین توحید الٰہی سے زائد کا خواستگار ہون بیدار ہوکر کہا یارب مین تیری توحید سے زائد کا طالب نہین ہون اور فرمایا مجھسے اللہ نے پوچھا کیا چاہتا ہی مین نے عرض کیا جو تو میرے لیے مناسب سمجھ حکم ہوا جسطرح تو میرا ہی ویسے ہی مین بھی تیرا ہون اور مین نے اللہ سے پوچھا مین تیری راہ مین کسطرح آسکتا ہون حکم ہوا خودی ترک کرکے آسکتا ہی اور فرمایا لوگ مجھے مثل اپنے سمجھتے ہین اگر عالم غیب مین میری صفت دیکھین تو ہلاک ہوجائین اور فرمایا مین مثل سمندر کے ہون جسکی ابتدا اور انتہا اور گہرائی کا پتہ نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ سے عرش کی ماہیت پوچھی آپنے فرمایا مین ہون پھر پوچھا کرسی کیا ہی آپنے فرمایا مین ہون پھر پوچھا لوح و قلم کیا ہی آپ نے فرمایا مین ہون پھر پوچھنے والے نے کہا اللہ کے بہت مقرب بندے ہین مثل حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا وہ سب مین ہون پھر کہا اُسکے مقرب فرشتے ہین مثل جبرئیل مکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام کے آپ نے فرمایا وہ سب مین ہون پوچھنے والا یہ سب جواب سنکر خاموش ہوگیا آپ نے فرمایا اصل یہ ہی کہ جو حق مین فنا ہوجاتا ہی تمام چیزون کو اپنے مین پاتا ہی اس لیے کہ حق مین تمام چیزین موجود ہین۔

حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی معراج کا بیان

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جب اللہ نے مجھے موجودات سے مستغنی کردیا اور اپنے نور سے منور کیا اور عجائب اور اسرار سے واقف کیا تو مین نے یقین کی آنکھو نسے اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور اوسکی مدد سے جب مین نے اپنے مین غور کیا تو معلوم کیا کہ میرا نور اوسکے نور

Marfat.com

کے مقابلہ مین تاریک اور میری عظمت اُسکی عظمت کے مقابلہ مین ہیچ اور میری عزت
اُسکی عزت کے مقابلہ مین بے قدر ہی اُسمین صفائی اور اپنی ذات مین کدورت پائی
جب مین نے اپنے نور کو اوسکے نور مین اور اپنی عزت اور عظمت کو اوسکی عزت اور عظمت
مین پایا معلوم ہوا کہ جو کچھ مین نے اُسکی عبادت اور ریاضت کی اُسکی قدرت سے وقوع
مین آئی حالانکہ مین سمجھتا رہا کہ یہ عبادت اور ریاضت مین کر رہا ہون مینے سبب دریافت
کیا حکم ہوا کام کرنیکی قدرت جبتک ہم نہ دیتے تو ہرگز نہین کر سکتا تھا ہر چیز کے فاعل
حقیقی ہم ہین اور ہمارے ہی ارادے سے تمام باتین ظہور مین آئی ہین پھر اللہ نے مجھے
میری ہستی سے نیست کر کے اپنی بقا سے باقی بنایا اور اپنی خودی بے حجاب مجھے دکھادی
اور مین نے اللہ کو اللہ سے دیکھا اور اُسے حقیقت مین پایا وہان مین نے قیام کیا اور بہرا
اور گونگا اور بے علم بنگیا اور نفس امارہ کی روک ٹوک کو درمیان سے اُٹھا دیا بغیر آلات
بشری مین نے ایک مدت تک وہان قیام کیا پھر اللہ نے مجھے علم ازلی عطا کیا اور
زبان کو اپنے لطف سے گویائی اور آنکھونکو اپنے نور سے روشنی دی مین نے ہر چیز مین اسی کا
مشاہدہ کیا اور لطف کی زبان سے مناجات کی اور اُسکے علم سے علم حاصل کیا حکم الٰہی ہوا
تو سبکے ساتھ اور سب سے جدا اور بغیر اسباب کی اسباب کے ساتھ ہی مین نے عرض کیا
مین اسپر فریفتہ نہونگا مجھے تیرے بغیر اپنا ہونا پسند نہین ہی بلکہ تیرا ہونا بغیر اپنے چاہتا
ہون حکم الٰہی ہوا کہ شرع کو ترک کر کی حد اعتدال سے قدم باہر نہ نکال تاکہ تیری سعی ہمارے
نزدیک قابل پسند ہو مین نے کہا میری بھی یہی مراد ہی اور میرے دل کو یقین ہی اور اگر تو
اپنے سے تنگ کہے تو اُس سے بہتر ہی کہ سب مجھسے کہے اور اگر تو برائی کرے تو مجھسے کہے اسلیے کہ
تو نقصان اور عیب سے بری ہی اللہ تعالیٰ نے کہا یہ راز تجھے کیونکر معلوم ہوا مین نے
عرض کیا اسکے معلوم ہونیکا سبب تو مجھسے زائد جانتا ہی کیونکہ تو ہی مراد اور
مرید اور محتاج اور مجیب ہی پھر اُسنے اپنی رضامندی کی ندا سے مجھے شرف بخشا

Marfat.com

اور رقم خوشنودی میرے نام پر کھینچکر مجھے منور کیا اور تاریکی نفس اور کدورت بشری کو مجھسے دور کردیا پس مین سمجھ گیا کہ اسی کی وجہ سے میری زندگی ہی اور اسی کے فضل کا مین بچھونا بچھائے ہوئے ہون پھر حکم ہوا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا چونکہ تو تمام بزرگون سے زائد بزرگ اور تمام کریمون سے زائد کریم ہی اسلیے مین تجھسے تجھی کو مانگتا ہون اپنا قرب عطا کر اور اپنے غیر سے دور رکھ تھوڑی دیر سکوت کے بعد پھر تاج کرامت مجھے مرحمت ہوا اور حکم ہوا تو نے حق کو پایا اور حق کو دیکھا مین نے کہا حق کو حق کیوجہ سے مین نے پایا اور دیکھا پھر مین نے اُسکی حمد و ثنا کی اُسکے صلہ مین مجھے ایسے پر عطا ہوے کہ عزت کے میدانون مین اُڑ کر مین نے اسکی صنعت اور قدرت کی عجائبات کو دیکھا پھر اللہ نے مجھے اپنی قوت سے قوی کیا اور اپنی زینت سے زینت دی اور تاج کرامت میرے سر پر رکھکر محل توحید کے دروازے مجھپر کھولدیے اور کہا تیری رضا ہماری رضا مین ہوگی اور تیرا کلام آلودگی سے پاک رہیگا اور تیرا میری صفات سے متصف ہونا کسی ظاہر نہوگا پھر مجھے زخم غیرت سے گھائل کرکے دوبارہ زندگی عطا کی جب اُسنے میری آزمائش پورے طور سے کرلی تو پوچھا لمن الملک لمن الحکم لمن الاختیار (کس کیلیے ملک ہی کسکے لیے حکم ہی کون صاحب اختیار ہی مین نے کہا سوا تیرے دوسرے مین یہ صفتین نہین ہین پھر نظر قہاری میری طرف کی تو مجھے ہستی سے گم دیکھا پھر مین نے سکوت کے محل مین رہنا اختیار کیا اور صبر اور شکیبائی کا لباس پہنا اُسکی وجہ سے مجھے یہ مرتبے عطا فرمائے کہ میری تاریک دل مین فرحت کا ایک روزن کردیا اور تجرید اور توحید سے زبان دی اور میری دل کو اپنے نور ربانیت سے منور کیا اور آنکھون کو اپنی صنعت دکھا کر روشن کیا اب مین اُسی کی مدد سے بات کرتا ہون اور پھرتا ہون اور اسکے فضل سے مجھے ایسی زندگی ملی جسکو موت نہین ہی اب درحقیقت میری ہستی صرف ذات باری ہی پھر حکم ہو کہ خلق تجھے دیکھنا چاہتی ہی مین نے کہا مین سوا تیرے

Marfat.com

کسیکو دیکھنا نہین چاہتا اور اگر تیری مرضی یہی ہو کہ خلق مجھے دیکھے تو مجھے منظور ہی
لیکن مجھے اپنی وحدانیت سے آراستہ کردے تاکہ خلق مجھے دیکھکر تیری صنعت پر نظر
کرے اور درحقیقت تیرا ہی معائنہ کرے اور مین درمیان مین موجود نہون اللہ تعالیٰ
نے میری سب مرادین پوری کرکے خلق کے روبرو کیا جب مین نے ایک قدم بارگاہ
رب العزت سے باہر نکالا تو لڑکھڑا کر گر پڑا اند آئی ہیری دوست کو واپس لے آؤ کیونکہ وہ
بغیر میرے نہین رہ سکتا اور راہ نہین چل سکتا ہی اور آپ نے فرمایا ہی کہ مین تیس ہزار
سال تک وحدانیت کی فضا مین اُڑا اور تیس ہزار سال تک فضای الوہیت مین
پرواز کرتا رہا اور تیس ہزار سال تک فضاے فردانیت کی سیر کی جب نوے ہزار سال
پوری ہوی تو مین نے بایزید کو دیکھا اور مجھپر ظاہر ہوا کہ جو کچھ مین نے معائنہ کیا وہ سب
بایزید ہی کا معائنہ تھا پھر مین نے چار ہزار درجے طے کیے اور اولیا راللہ کا درجۂ کمال
حاصل کیا پھر مین نے اپنے کو شروع مرتبہ نبوت مین پایا اور خوب سیر کرنیکے بعد مجھے خیال ہوا
کہ یہ مرتبہ کسیکو نہ ملا ہوگا پھر مین نے غور کیا تو اپنے سر کو ایک نبی کے پاؤنکے نیچے دیکھا
تب مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ انتہای مرتبہ ولایت ابتداے رتبہ نبوت ہی اور نبوت کی
انتہا نہین ہی پھر میری روح نے جنت دوزخ اور تمام ملکوت کی سیر کی اور جب ارواح
انبیا سے ملاقی ہوئی تو سلام علیک کی پھر جب میری روح روح حضرت خاتم الانبیا علیہ
التحیۃ والثنا کی سامنے پہونچی تو دیکھا کہ آگ کے سمندر کے درمیان مین ایک راہ ہی اور ہزار
پردہ نور کی درمیان مین حجاب ہین کسیطرح میری روح روح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت نہ کرسکی اور دہشت نبوی سے بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی دور
ہی سے سلام کرکے شرف حاصل کرلیا گو مجھے قرب باری حاصل ہوا لیکن قرب محبوب
باری تک رسائی نہوئی اور اصل یہ ہی کہ اللہ ہر شخص کے ساتھ اور قریب ہی کہ اسے ہر ایک
اپنے حوصلے کی موافق دیکھ سکتا ہی لیکن وادی زیارت محمدی مین اُسوقت قدم رکھ سکتا ہی جب

Marfat.com

وادی لاالٰہ الااللہ کو طے کرے اور دراصل یہ دونون وادی ایک ہی ہین ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ حضرت بوتراب رحمۃ اللہ کے مرید نے اللہ کو دیکھا مگر تاب زیارت بایزید نہ لا سکا پھر حضرت بایزید نے کہا الٰہی جو کچھ مین نے دیکھا مین ہی تھا اب مجھے معلوم ہوا کہ جب تک خودی دور نہو گی تیری راہ نہین مل سکتی مین اپنی خودی کیونکر دور کرون حکم ہوا اتو اتباع نبوی کر یہ رتبہ تجھے ملجائیگا حضرت مصنف فرماتے ہین مجھے تعجب ہی کہ جو بزرگان دین شان نبوی سے اسقدر واقف ہون اونکے کلام سے لوگ ایسا مطلب کیون سمجھتے ہین جس سے تحقیر حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم متصور ہو جیسے حضرت بایزید سے کسی نے کہا کہ قیامت کے دن لوای محمدی کے سایے مین تمام خلق ہوگی آپ نے فرمایا مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ میرے جھنڈے کے نیچے علاوہ خلق کے تمام انبیا ہونگے لوگون نے اس سے یہ مطلب سمجھا کہ حضرت بایزید رحمۃ نے اپنے کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل جانا حالانکہ یہ بالکل غلط ہی بلکہ اصل یہ ہی کہ آپ بالکل واصل الی اللہ تھے اللہ تعالیٰ آپ کی زبان پر کلام کیا کرتا تھا اور یہ قول بھی جناب باری کا تھا جو آپ کے پردے مین ظاہر ہوا اور سمجھ لینا چاہیے کہ لوائی اعظم من لوار محمد۔ اور سبحانی ما اعظم شانی گو بظاہر آپ نے فرمایا مگر دراصل اللہ نے آپ کی زبان سے کلام کیا۔

مناجات حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ

اے اللہ میرے اور اپنے درمیان سے من وتو کا پردہ اوٹھا دے تاکہ سوا تیری ذات کے مین باقی نہ رہون اے اللہ جبتک مین اپنے ساتھ تھا سب سے کم رہا اور جب سے تیرے ساتھ ہون سب سے زائد ہون ای اللہ فقر وفاقہ نے مجھے تیرا قرب حاصل کرا دیا اور تیرے لطف نے میرے فقر وفاقے کو زائل کر دیا اے اللہ مجھے زہد اور علم نہین

چاہیے چاہتا ہون کہ تو اپنے اسرار کی بو سونگھا کر مجھے اپنا کرے ای اللہ مین نے تیرے فضل کی وجہ سے تجھے پہچانا اسلیئے مجھے تجھپر فخر ہی اے اللہ سب سے اچھا دل پر تیرا الہام ہی اور غیب کے راستہ مین تیری روشنی سب سے اچھی ہی اور بہت اچھی وہ حالت ہی جسکا کشف مخلوق پر مشکل ہوتا ہی زبان تیرے وصف مین گونگی ہی اگر انسان تیرا وصف کرنا چاہے تو زندگی ختم ہونے پر بھی ادنی حصہ تیرے وصف کا بیان نہین ہو سکتا ہی اے اللہ یہ بات تعجب خیز نہین ہی کہ مین تجھے دوست رکھون کیونکہ مین ضعیف ناتوان عاجز محتاج بندہ ہون البتہ یہ امر تعجب خیز ہی کہ تو مجھے دوست رکھے اسلیئے کہ تو قوی مختار بے حاجت اور تمام عالم کا مالک ہی ای اللہ مین تجھ سے ڈرتا تھا تو نے مجھے بیخوف کر دیا اب مجھے ہر وقت خوشی حاصل ہی ای اللہ مجھے تو نے اپنی بارگاہ کا قرب عطا فرمایا مین تیرا شکر نہین ادا کر سکتا ای اللہ مجھے اپنی عبادت یعنی روزہ نماز تلاوت قرآن کسی پر فخر نہین ہی البتہ اس بات پر فخر ہی کہ تو نے مجھے ان کامون کے کرنے کی قوت دی اور مجھے خلعت بزرگی عطا کیا ای اللہ تو مجھے اس آتش پرست کے مثل سمجھ کہ جسنے ستر برس آتش پرستی کی ہو اور آخر عمر مین اس ضلالت کے میدان سے ہدایت کی آبادی مین آکر اسلام کا طالب ہوا ہو اور تیرا نام لینے کا شوق اسے پیدا ہوا ہو ای اللہ تجھے سبب کی ضرورت نہین قبولیت کے واسطے عبادت کی حاجت نہین اور تیرا یہ بھی دستور نہین ہی کہ گناہگارون کو گناہون کی کثرت کی وجہ سے مردود ہی رکھے بلکہ تو مختار ہی جس گناہگار کو چاہے بخشدے اور اپنا قرب عطا کر دے ای اللہ مین نے اپنے نزدیک بہت اچھے کام کیے مگر وہ تیری درگاہ مین قبول ہونیکے لائق نہین ہین تو انپر نظر نہ کر بلکہ اپنی رحمت سے مجھے بخشدے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا ہمیشہ دستور تھا کہ اللہ اللہ فرمایا کرتے تھے نزع کیوقت بھی آپ کی زبان پر اللہ اللہ جاری تھا۔ نزع مین آپ نے فرمایا ای اللہ مینے غفلت کیوجہ سے

Marfat.com

دنیا مین تیری عبادت نہین کی اب میرا آخری وقت ہی اور اسوقت بھی مین تیری عبادت سے غافل ہون لیکن تیری رحمت کا طالب ہون یہ کلمات فرماتے آپ نے دنیا کو چھوڑا اور وصال الٰہی حاصل کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو موسیٰ رحمۃ اللہ نے اُسی شب کو خواب مین دیکھا کہ مین عرش کو سر پر اُٹھائے ہوئے اُڑ رہا ہون حضرت بایزید رحمۃ اللہ سے تعبیر پوچھنے کے لیے اپنے گھر سے چلے یہان آکر آپ کی وفات کا حال معلوم ہوا آپکے جنازے کے ساتھ بیحد ہجوم تھا حضرت ابو موسیٰ کو کاندھا دینے کی نوبت نہین آئی تھی یہ جنازے کے نیچے گھس گئے اور جنازے کو اپنے سر پر اوٹھالیا حضرت ابو موسیٰؒ کہتے ہین کہ اُسوقت مین اپنا خواب بالکل بھول گیا تھا حضرت بایزیدؒ نے فرمایا ای ابو موسیٰ تمھارے خواب کی تعبیر یہی ہی تمنے دیکھا تھا کہ مین عرش کو سر پر اوٹھائے ہون اور میرا جنازہ اسوقت اوٹھائے ہوے ہو۔ اور یہی عرش ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرید نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا نکیرین سے کیا معاملہ ہوا آپ نے فرمایا جب اُنھون نے مجھ سے کہا تیرا خدا کون ہی مین نے کہا تم جاکر اللہ ہی سے پوچھو اسلیے کہ اگر مین کہون میرا خدا وہ ہی اور وہ مجھے اپنا بندہ نہ جانے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھسے پوچھا تو کیا تحفہ لایا ہی مین نے عرض کیا کہ تیری پیشکش کرنے کے لائق میرے پاس کوئی تحفہ نہین ہی البتہ یہ ضرور ہی کہ مین نے دنیا مین کسیکو تیرا شریک نہین جانا اور تیری توحید کا قائل رہا۔ اللہ نے کہا لا لیلۃ اللبن جس راتکو تو نے دودھ پیا کیا وہ شرک نہین تھا اور اسکا قصہ یہ ہی کہ ایکبار راتکو مین نے دودھ پیا اسکے بعد میرے پیٹ مین درد ہوا مین نے کہا کہ دودھ پینے کی وجہ سے درد ہوا ہی اللہ نے کہا اُس شب کو تجھے یہ خیال ہوا تھا کہ سوا میرے کسی دوسرے کو بھی کام مین دخل ہے

حالانکہ یہ بات غلط تھی۔
نقل کیا ہے۔ کہ آپ کی زیارت قبر کو حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ کی بی بی تشریف لائین بعد زیارت جو لوگ وہان موجود تھے اُنسے مخاطب ہوکر فرمانے لگین کہ تم لوگون کو مین حضرت بایزیدؒ کے مرتبے سے آگاہ کرتی ہون سنو ایکبار مین خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد سو گئی خواب مین دیکھا کہ مین عرش کے قریب پہونچی اور پھر عرش کے نیچے دیکھا تو ایک بہت بڑا میدان نظر آیا جسمین ہزارہا درخت خوشنما پھول اور پتیون کے لگے تھے اور ہر پھول کی پنکھڑی پر بایزید ولی اللہ کا ہی لکھا ہوا تھا۔
نقل کیا ہے۔ کہ ایک بزرگ فرماتے ہین مین نے آپکو خواب مین دیکھا آپ سے وصیت چاہی آپ نے ایک شعر پڑھا جو مجھے یاد نہین رہا مگر مطلب اُسکا یہ ہی کہ آدمی سمندر مین ہے اور کشتی دور ہے کوشش کرکے کشتی پر بیٹھکے سمندر سے پار اُترنا چاہیے۔
نقل کیا ہے۔ کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا تصوف کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا آرام کو ترک کرکے محنت اختیار کرنے کو تصوف کہتے ہین۔
نقل کیا ہے کہ جب حضرت شیخ بوسعید ابو الخیر رحمۃ اللہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ کی زیارت کو آئے تو تھوڑی دیر ٹھہرے اور چلتے وقت انھون نے کہا یہ وہ مقام ہی جہان گم شدہ چیز ملجاتی ہی۔

باب ۱۳ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ واقف شریعت پیشوای طریقت تھے آپ بڑی صاحب علم ظاہر و باطن تھے آپ کو اہل علم اور اہل تصوف دونون صاحب مرتبہ خیال کرتے اور بہت تعظیم سے پیش آتے تھے بڑے بڑے مشائخ کی آپ نے صحبت پائی ہی اور آپ کی تصانیف بیحد اور کرامتین بے شمار ہین۔
نقل کیا ہے۔ کہ ایکبار آپ کو حضرت سفیان ثوریؒ اور حضرت فضیل بن عیاض رحمہما اللہ

نے آتے ہوئے دیکھا حضرت سفیان ثوری رح نے کہا تعال یا رجل المشرق حضرت فضیل رح
نے کہا دالمغرب وما بینہما یعنے آؤ اے مرد مشرق اور مغرب کے اور جو کچھ اُن دونون
مین ہی۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جسکی تعریف حضرت فضیل رحمہ اللہ
کرین مین کیا اُسکے اوصاف بیان کر سکتا ہون۔
نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ ایک کنیزپر عاشق تھے اور آپکا عشق بہت طول کھینچ
گیا تھا ایکبار موسم سرما مین شبکو آپ اُسکے مکان کے قریب صبح تک اُسکے انتظار مین کھڑے
رہے جب صبح ہوگئی تو آپ کو رات کے ضائع جانے پر افسوس ہوا اور فرمایا اگر مین اس
رات مین اللہ کی عبادت کرتا اور اوسکی وجہ سے جاگتا تو ہزار درجہ اس بیداری سے اچھا تھا
کہ بُرے خیال مین میری رات بسر ہوئی ساتھ ہی آپکو عشق آلہی ہوا توبہ کرکی عبادت
و ریاضت مین بدل وجان مشغول ہوے اور بہت جلد مراتب اعلی حاصل کر لیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کی والدہ آپ کو ڈھونڈھنے نکلین دیکھا کہ ایک باغ مین
آپ گلاب کے درخت کے نیچے غافل پڑے ہین اور سانپ شاخ نرگس لیے ہوے
مگس رانی کر رہا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ مرو کے رہنے والے تھے اور سیر سیاحت کا آپ کو بہت
شوق تھا ایک زمانے تک آپ بغداد مین رہے اور وہان سے مکہ معظمہ تشریف
لیگئے پھر مرو مین آکر سکونت اختیار کی اُس زمانہ مین مرو مین دو فرقے تھے ایک فقیہ
اور دوسرے محدث کہے جاتے تھے آپکا ایسا برتاؤ تھا کہ دونون آپکو مانتے تھے اور
آپ رضی الفریقین کے لقب سے وہان مشہور ہوگئے تھے جب اُن دونون فرقونمین
کسی مسئلہ کی بابت مخالفت ہوتی تو جو آپ تصفیہ کرتے اُسپر دونون کاربند ہوتے
آپ نے مرو مین دو رباط بنوائے ایک فقیہون کے لیے اور ایک محدثین کے لیے
پھر آپ نے مکہ معظمہ جاکر وہین سکونت اختیار کر لی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا معمول تھا کہ ایک سال حج مین اور ایک سال جہاد مین شریک ہوتے اور ایک سال تجارت کرتے جو نفع اسمین ملتا مستحقین کو دیتے اور فقرا کو خرمے کھلاتے اور سب کی گٹھلیان گنتے جو جتنے خرمے کھاتا اُتنے ہی درم اُسے دیتے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کچھ دنون ایک بدخصلت آپ کی صحبت مین رہا جب وہ آپ سے جُدا ہوا تو آپ بہت روئے اور فرمایا افسوس ہی کہ وہ مجھ سے جدا ہوا مگر اوسکی بدخصلت اُس سے جدا نہین ہوئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حج کو قافلہ کے ساتھ جا رہے تھے ایک فقیر بھی آپکے ساتھ ہو لیا آپ نے اُس سے کہا کہ ہم دولتمند ہین ہمین اللہ نے حج کیلیے بلایا ہی تم کیون طفیلی بنے ہوے چلتے ہو اُسنے کہا جو میزبان کریم ہوتا ہی وہ مہمان سے زائد طفیلی کی مدارات کرتا ہی اُسنے تمھین اپنے گھر مین اور مجھے اپنے پاس بلایا ہی آپ نے فرمایا وہ تو ہم دولتمندون سے قرض مانگتا ہی فقیر نے کہا ہمین لوگون کے لیے قرض بھی مانگتا ہی آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔

نقل کیا ہی کہ آپ اسقدر صاحب تقوی تھے کہ سفر مین آپ ایک منزل پر اوتر کر نماز پڑھنے لگے آپ کا گھوڑا ایک شخص کے کھیت مین چرنے لگا جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو اُسے کھیت مین چرتے دیکھا غصہ مین آکر اُسے چھوڑ دیا اور خود پیادہ پا سفر کرنے لگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے کسی شخص سے عاریۃً قلم لیا تھا اور اُسے دینا بھول گئے تھے اور وہ شخص ملک شام چلا گیا آپ نے قلم واپس کرنے کے لیے سفر شام اختیار کیا اور اُسکا قلم واپس کر آئے

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کہین جا رہے تھے راہ مین لوگون نے ایک اندھے سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک آرہے ہین تجھے جو مانگنا ہو مانگ لی اُس اندھے نے

آپ کو روک کر کہا دعا کیجیے مین بینا ہوجاؤن آپ نے دعا فرمائی فوراً اللہ تعالی نے اوسکی آنکھین روشن کردین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین کوچ کو چلا مگر راہ مین دیر ہو گئی ایک بیابان مین تھا اور حج کے چار دن باقی رہ گئے تھے مین نے خیال کیا کہ اب مجھے حج تو مل نہین سکتا کیا کرون اسی تردد مین تھا کہ ایک بڑھی ضعیفہ آئی اور اوسنے مجھسے کہا میرے ساتھ آمین تجھے عرفات تک پہونچا دونگی مین اوسکے ساتھ ہولیا جب دریا ملتا تو وہ مجھسے کہتی آنکھین بند کرلو مین آنکھین بند کرلیتا تو مجھے یہ معلوم ہوتا کہ کمر کمر پانی مین چل رہا ہون جب پار اُترتا تو وہ ضعیفہ مجھسے کہتی آنکھین کھولدی مین آنکھین کھولدیتا اور اوسنے مجھے عرفات مین پہونچا دیا مین نے حج اچھی طرح ادا کیا پھر اُس بڑھیا نے مجھسے کہا چل مین تجھے اپنے بیٹے سے ملا دون وہ بہت دنون سے ایک غار مین عبادت و ریاضت کیا کرتا ہی مین اوسکے ساتھ وہان گیا دیکھا کہ ایک جوان بہت ضعیف جسکی شکل نورانی تھی بیٹھا ہی جیسے ہی اُسے اپنی مان کو دیکھا آکر قدمون پر گر پڑا اور کہا مین جانتا ہون کہ اللہ نے آپ دونون کو میری تجہیز و تکفین کے لیے بھیجا ہی اب میری موت کا وقت آگیا ہی اُسکے بعد وہ جوان جان بحق تسلیم ہوا مین نے غسل دیکر اُسے دفن کردیا اُسکے بعد اُس ضعیفہ نے مجھسے کہا اب تم جاؤ مین اپنی زندگی اپنے لڑکے کی قبر پر بیٹھکر بسر کرونگی اور سال آئندہ مین جب تم آؤگے تو مجھے نہ پاؤگے لیکن ہمیشہ میرے لیے دعاے خیر کرتے رہنا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک سال آپ بعد فراغ حج خانہ کعبہ مین سو رہے تھے خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آپسمین باتین کر رہے ہین ایکنے دوسرے سے پوچھا ابکی حج کسقدر لوگون نے کیا اور کتنے لوگونکا حج قبول ہوا اُسنے جواب دیا کہ چھ لاکھ آدمیون نے حج کیا مگر کسی کا حج قبول نہین ہوا اور دمشق مین ایک موچی علی بن موفق ہی گو وہ حج کرنے نہین آیا لیکن اُسکا

Marfat.com

حج مقبول ہوا اور اُسی کے طفیل مین اللہ تعالیٰ نے تمام حاجیون کو بخشدیا آپ کو یہ
باتین سنکر تعجب ہوا بیدار ہوکر اُس موچی کی زیارت کے لیے دمشق روانہ ہوے اور اسکے
مکان پر پہونچکر ملاقات کی اور اُسکا نام اور نسب اور واقعہ حج دریافت کیا اُسنے اپنا نام بتایا
اور کہا مین جوتا ٹانکتا ہون پھر آپکا نام پوچھا آپ نے فرمایا عبداللہ بن مبارک میرا نام ہے
اوسنے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگیا جب ہوشیار ہوا تو اوسنے اپنا ماجرا یون بیان
کرنا شروع کیا کہ ایک زمانہ سے مجھے حج کا شوق ہے بہت وقت سے ابتک مین نے تین سو درم جمع
کیے تھے اور ابکی مصمم ارادہ حج کا تھا ایکدن ہمسایہ کے گھر سے کھانیکی بو آئی میری بی بی نے
کہا دیکھو آج اسکے یہان کیا پکا ہے اور تھوڑا لے آؤ ہم بھی کھا دین مین گیا اور صاحب خانہ
سے کہا جو تمنے پکایا ہے تھوڑا اوسمین سے مجھے دیدو اُسنے کہا بھائی آج جو مین نے پکایا ہے تمھارے
کھانیکے لائق نہین ہے سات دن سے مجھپر اور میرے اہل وعیال پر متواتر فاقے گذر رہے ہین
آج مین نے مرا ہوا گدھا ایک مقام پر پڑا ہوا دیکھا اُسکا گوشت کاٹ لایا ہون اور اوسیکو
پکایا ہے یہ حالت اونکی سنکر خوف الٰہی سے میرا دل کانپ گیا اور جو دینار مین نے جمع کیے تھے
اُنھین دیدیے اور کہا کہ ایک مسلمان کا فائدہ ہونا میرے لیے حج کے برابر ہے حضرت عبداللہ
بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا صدق الملک فی الرویا وصدق الملک فی الحکم والقضاء
نقل کیا ہے کہ آپکا ایک مکاتب غلام تھا مترجم کہتا ہے مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین
جسے اُسکا مالک ایک رقم مقرر کرکے کہدے کہ اگر تو اتنا روپیہ مزدوری وغیرہ کرکے مجھے دیدے
تو مین تجھے آزاد کردونگا انتہیٰ کسی نے آپ سے کہا کہ یہ غلام کفن چور ہے اور کفن بیچ بیچ کر
روپیہ آپکو دیتا ہے آپکو یہ واقعہ سنکر افسوس ہوا اور شبکو اوس سے پوشیدہ آپ اُسکے ساتھ
ہوے اُسنے قبرستان مین جاکر ایک قبر کھولی اور وہان نماز پڑھی آپنے قریب جاکر دیکھا تو وہ غلام
ٹاٹ کا لباس پہنے ہوے طوق گردن مین ڈالے سجدے مین پڑا رو رہا ہے یہ حال دیکھکر آپ ہٹ
آئے اور الگ کونے مین بیٹھکر رونے لگے صبح تک آپ یہان اور وہ قبر مین یاد الٰہی کرتا رہا صبحکو جب

Marfat.com

غلام قبر سے باہر نکلا تو قبر کو بند کرکے مسجد مین جاکر نماز فجر ادا کی اُسکے بعد دعا کی ای اللہ
صبح ہوگئی اور میرا مجازی مالک مجھسے درم مانگیگا تو اپنے فضل سے عطا کر فوراً ایک نور
پیدا ہوا اور پھر درم کی صورت بنکر غلام کے ہاتھ مین آگیا جب آپ نے یہ حالت دیکھی
تو اُس غلام کے قدمبوس ہوی اور فرمایا اگر تو مالک اور مین غلام ہوتا تو بہتر تھا اُس غلام
نے دعا کی اے اللہ میرا راز فاش ہوگیا اب مین دنیا مین رہنا نہین چاہتا اور آپکی
گود مین جان بحق تسلیم ہوا آپ نے جو ٹاٹ وہ پہنے تھا اُسیکا کفن دیکر دفن کردیا اُسی شبکو
آپ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام دو براق پر سوار تشریف فرما ہوی اور دونون نے فرمایا ای عبداللہ تونے ہمارے
دوست اور اللہ کے محبوب کو ٹاٹ کا کفن دیکر کیون دفن کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ بڑے کر و فر سے جا رہے تھے ایک غریب سید نے
دیکھکر کہا اسکی کیا وجہ ہی کہ مین سید ہون مگر تو مرتبہ مین مجھسے زائد ہی آپ نے
جواب دیا مین تیرے دادا کا پیرو ہون اور تو اونکے اقوال و اعمال پر عامل نہین ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ آپ نے جواب دیا کہ یہ امر ضرور ہی کہ تیرا باپ خاتم الانبیا
علیہ التحیۃ والثنا اور میرا باپ گمراہ تھا لیکن تیرے باپ نے ہدایت میراث چھوڑی اُسے
مین نے حاصل کیا اسیوجہ سے مجھے یہ رتبہ ملا اور میرے باپ نے گمراہی میراث چھوڑی اُسے
تو نے حاصل کیا اسی لیے تو ذلیل ہی اُسی شبکو آپ نے خواب مین حضرت محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ وسلم کو ناراض دیکھا آپ نے سبب پوچھا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے
فرمایا تو نے میری اولاد کی عیب گیری کیون کی آپ بیدار ہوی اور اس سید کی تلاش مین
چلے اُدھر اوس سید نے خواب مین دیکھا کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
اگر تیرے افعال اچھے ہوتے تو کیون عبداللہ تیری توہین کرتے وہ بھی بیدار ہوکر آپکو
تلاش کرنے نکلے تھے راہ مین ملاقات ہوئی اپنے اپنے خواب بیان کرکے دونون نے توبہ کی

نقل کیا ہی ۔ کہ حضرت سہیل اکثر آپکے یہان آتے تھے ایکدن چلتے وقت کہنے لگی کہ اب مین آپ کے یہان نہ آونگا کیونکہ آج کوٹھے پر سے آپ کی لونڈیان مجھے اے سہیل اے سہیل کہکر بلاتی ہین اور مجھے یہ امر ناگوار ہوا۔ آپ نے لوگون سے کہا آؤ سہیل کے جنازے کی نماز پڑھین اُسی وقت حضرت سہیل رح کا انتقال ہوگیا بعد تجہیز و تکفین لوگون نے آپ سے پوچھا کہ اُنکی وفات کا حال قبل سے آپ کو کیونکر معلوم ہوا آپ نے فرمایا اُنھون نے کہا کہ مجھے آج لونڈیان کوٹھے پر سے بلاتی ہین میرے یہان کوئی لونڈی نہین ہی وہ حورین تھین جو اُسکو بلا رہی تھین اور یہی علامت اوسکے وفات کی تھی۔

نقل کیا ہی ۔ کہ ایک راہب مجاہدہ کرتے کرتے بہت ضعیف ہوگیا تھا آپ نے پوچھا کہ اللہ کا راستہ کیسا ہی اُسنے کہا تم اللہ کو جانتے ہو اسلیے کہ اپنے کو عارف کہتے ہو تھین اوسکا راستہ بھی ضرور معلوم ہوگا مین نے ابتک اللہ کو نہین پہچانا اُسکا راستہ کیا بتاؤن بغیر جانے مین اُسکی عبادت کرتے کرتے اسقدر ضعیف ہوگیا ہون تم کیسے عارف ہو جو خوف الٰہی نہین کرتے آپ فرماتے ہین کہ مجھے اُسکے جواب سے عبرت ہوئی اور اوسدن سے مجھے بھی روز بروز خوف الٰہی زائد ہوتا گیا۔

نقل کیا ہی ۔ کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین نے اطراف روم مین دیکھا کہ لوگ ایک شخص کو شکنجے مین باندھے ہوے زد و کوب کر رہے ہین اور ایک شخص دور کھڑا ہوا کہہ رہا ہی خوب مارو ورنہ بڑا بت تجھ سے ناراض ہوجائیگا آپ نے اُس سے پوچھا لوگ تجھے کیون مار رہے ہین اوسنے کہا ہمارے مذہب مین دستور ہی کہ جب تک گناہون سے پاک نہین ہولیتے بڑے بت کا نام نہین لیتے ہین مین نے بغیر گناہون سے پاک ہوے اُسکا نام لے لیا اُسی کی سزا مین لوگ مجھے مارتے ہین اور مین بڑے بت کے خوف سے رو بھی نہین سکتا آپ نے فرمایا شکر ہی کہ اللہ نے مجھے وہ مذہب دیا ہی جسمین گناہگار اللہ کا نام لیکر گناہون سے پاک

ہو جاتا ہی اور جب معرفت الٰہی پوری طور سے حاصل کر لیتا ہی تو خاموشی اختیار کرتا ہی جیسا وارد ہی من عرف اللہ کل لسانہ اللہ کو پہچاننے والے کی زبان گونگی ہو جاتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ جہاد مین ایک کافر سے لڑ رہے تھے نماز کا وقت آیا آپنے اُس کافر سے اجازت لیکر نماز پڑھی جب اُسکی عبادت کا وقت آیا وہ آپ سے اجازت لیکر بت کی طرف متوجہ ہوا اور آپ نے چاہا کہ اسیوقت اُسے قتل کر ڈالین ندای غیبی ہوئی اس آیت کا خیال کرو اور عہد کو وفا کرو قیامت مین وفاے عہد کی تم سے پرسش ہوگی اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا آپ رونے لگے اُس کافر نے سر اُٹھایا تو آپ کو روتے دیکھکر سبب پوچھا آپ نے پورا ماجرا بیان کر دیا اُسنے کہا جو خدا دشمن کے لیے دوست پر خفا ہوا اُسکی پرستش نکرنا جوانمردی کے خلاف ہی اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُسنے خانۂ کعبہ مین جانا چاہا بیہوش ہو کر گر پڑا پھر کلمۂ شہادت پڑھا مین نے اُس سے حال پوچھا اُسنے کہا مین آتش پرست تھا مین نے ارادہ کیا کہ بھیس بدل کر کعبہ مین جاؤن جیسے ہی مین نے اندر جانے کا ارادہ کیا ندا سنائی دی کہ تو دوست کا دشمن ہو کر دوست کے گھر مین کیونکر جا سکتا ہی مین صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ سردی کے زمانہ مین آپ نے ایک غلام کو نیشاپور کی بازار مین سردی کھاتے دیکھا اُس سے کہا اپنے آقا سے کیون نہین کہتا کہ وہ پوستین تجھے دے دے اُسنے کہا میری کہنے کی کیا ضرورت ہی وہ خود ہی دیکھتا ہی آپ کو عبرت ہوئی اور فرمایا طریقت اس غلام سے سیکھنا چاہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو کوئی مصیبت پیش آئی لوگ آپکے پاس تعزیت کو آئی ایک آتش پرست بھی آیا اور کہا عقلمند وہ ہی جو پہلے دن وہ کرے جو نادان لوگ تیسری دن

Marfat.com

کرتے ہین آپ نے لوگون سے کہا اسے یاد رکھو اسلیے کہ یہ بڑی نصیحت ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کس خصلت سے آدمی کو زائد فائدہ ہوتا ہی آپ نے فرمایا عقل کامل سے لوگون نے کہا اگر عقل کامل نہو آپ نے فرمایا حسن ادب سے لوگون نے کہا اگر یہ بھی نہو آپ نے فرمایا مہربان بھائی سے کہ اُس سے مشورہ کرے لوگون نے کہا اگر یہ بھی نہو آپ نے فرمایا خاموشی سے لوگون نے کہا اگر یہ بھی نہو سکے آپ نے فرمایا اُسے مرگ مفاجات سے زائد کوئی خصلت فائدہ نہین دیسکتی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جو شخص ادب کو معمولی بات خیال کرتا ہی اُسکی سنتون مین خلل پڑتا ہی اور سنتون مین خلل پڑنے کیوجہ سے وہ فرائض سے بے نصیب ہوجاتا ہی اور فرائض سے بے نصیب ہونیوالا معرفت آلہی حاصل نہین کرسکتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا اللہ کے درویشون کا کیا حال ہوتا ہی آپ نے فرمایا وہ ہمیشہ خدا کے طالب رہتے ہین اور فرمایا ہم بہت علم سے تھوڑے ادب کے زائد محتاج ہین اور فرمایا لوگ ادب اُسوقت تلاش کرتے ہین جب ادیب دنیا مین باقی نہین رہے اور فرمایا ادب کی تعریف بزرگان دین نے بہت کی لیکن میرے نزدیک اپنے نفس کے پہچاننے کو ادب کہتے ہین اور فرمایا اس چیز سے سخاوت کرنا کہ لوگون کے ہاتھ مین ہو فاضلتر ہی اُس چیز کی سخاوت کرنیسے کہ تیرے ہاتھ مین ہی اور فرمایا ہزار درم خیرات کرنے سے زائد ثواب ایک درم قرض حسنہ دینے مین ہی اور فرمایا مال حرام سے ایک کوڑی لینے والا بھی متوکل نہین ہوسکتا اور فرمایا توکل اُسکا نام نہین ہی جسے تیرا دل توکل خیال کرے بلکہ جسے اللہ توکل خیال کرے وہی توکل ہی اور فرمایا توکل مانع کسب نہین ہی بلکہ توکل اور کسب دونون عبادت الٰہی مین داخل ہین اور فرمایا کسب کرنے والے کیلیے ضرورت سے اس قدر زائد حاصل کرنا کہ بیماری اور موت کے وقت صرف مین آوے برا نہین ہی

اور فرمایا انسان دنیاوی تمام چیزون کے حاصل کرنے مین ذلت اوٹھاتا ہے اور فرمایا ایسی مروت جو کسی کا دل خوش کردے کچھ دینے کی مروت سے بہتر ہے اور فرمایا پرہیزگاری کرنیسے انسان خدا کی پناہ مین آجاتا ہی اور درویشی سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور فرمایا اہل وعیال والے شخص کو انکی پرورش اور نگہداشت کرنے مین اور دین کی باتین سکھانے مین جہاد سے زائد ثواب ہوتا ہی اور فرمایا جسے اہل دنیا عزیز رکھتے ہون اور عزت کرتے ہون اُسے لازم ہی کہ اپنے نزدیک اپنے کو بے دقعت جانے اور خودبینی سے بچتا رہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے دریافت کیا دل کا کیا علاج ہی آپ نے فرمایا قرب الٰہی حاصل کرنا اور لوگون سے علیحدگی اختیار کرنا اور فرمایا تواضع اسے کہتے ہین کہ انسان دولتمندون سے تکبر اور فقیرون سے انکساری کرے اور فرمایا تواضع اسکا نام ہی کہ جو شخص مراتب دنیاوی مین تجھ سے زائد ہو تو اُسکے ساتھ تکبر کرے اور جو تجھ سے کم ہو اُسکے ساتھ عاجزی سے پیش آوے اور فرمایا رجا خوف سے اور خوف صدق اعمال سے اور صدق اعمال تصدیق سے پیدا ہوتا ہی اور فرمایا جسکی رجا مین خوف نہین ہی وہ جلد ساکن ہو جائیگا اور فرمایا ظاہری اور باطنی مراقبہ اُس چیز کا نام ہی جو خوف کو دل سے دور کرکے دل کو قرار حاصل کرادے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار لوگون نے آپ کی مجلس مین غیبت کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا انسان اگر غیبت کرنا چاہے تو لازم ہی کہ اپنی والدین کی غیبت کرے اسلیے کہ اونکے حقوق اُسپر بہت ہین تاکہ اوسکی نیکیان اونکے نامۂ اعمال مین درج کیجائین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے آکر کہا مین نے ایسا گناہ کیا ہی جسے بیان کرتے شرم آتی ہی جب آپ نے باصرار پوچھا تو اوسنے کہا مین نے زنا کیا ہی آپ نے فرمایا مین سمجھا کہ تو نے غیبت کی ہی اسلیے کہ زنا اللہ کا گناہ ہی اور وہ بڑا کریم ہی توبہ کرنے کی وجہ سے معاف

کردیگا لیکن غیبت بندی کا گناہ ہی اور بندہ معاف نہین کرتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے نصیحت کیجیے آپ نے فرمایا اللہ کو
ایسا سمجھ کہ گویا تو اوسے اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے یہان ایک مہمان آیا اُسوقت آپکے پاس کچھ موجود نہ تھا
آپ نے بی بی سے کہا کہ مہمان خدا کا فرستادہ ہوتا ہی جہانتک ہوسکے مہمان کی
مدارات کرنا چاہیے اُنھون نے آپ کے قول کی مخالفت کی آپنے فرمایا جو عورت شوہر کی
مخالفت کرے تو شوہر کو لازم ہی کہ اُسے طلاق دیدے اور اونکا مہر ادا کرکے
طلاق دیدی اسکے بعد آپ کے وعظ مین کسی امیر کی لڑکی آئی اور آپ کا وعظ
سنکر فریفتہ ہوگئی گھر جاکر اپنی والدین سے اوسنے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کے
ساتھ میری شادی کردو وہ لوگ بدل وجان راضی ہوگئے اور لڑکی کا نکاح آپکے ساتھ
کردیا اور پچاس ہزار دینار لڑکی کو دیے بعد عقد آپ نے خواب دیکھا کہ ارشاد ہوتا ہی
تو نے ہمارے واسطے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی اسی وجہ سے ہم نے تجھے اُس سے
اچھی دوسری بی بی دیدی تاکہ تجھے معلوم ہوجائے کہ اللہ کے لیے کام کرنیوالے کا
کبھی نقصان نہین ہوتا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے قریب وفات اپنا تمام مال فقرا کو تقسیم کردیا آپکے ایک مرید
نے کہا کہ آپ کی تین لڑکیان ہین اونکی بسر اوقات کیلیے آپ نے کیا چھوڑا آپ نے
فرمایا اُنکے لیے مین نے اللہ کو چھوڑا ہی جسکا اللہ کفیل ہو اُسے عبداللہ کی کیا ضرورت
ہی قریب وفات آپنے آنکھ کھولی اور تبسم فرماکر کہا لمثل ھذا فلیعمل العاملون یعنے عمل
کرنیوالون کو اسی طرح عمل کرنا چاہیے پھر آنکھ بند کرلی اور وفات فرمائی۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے حضرت سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے
آپکے ساتھ کیا کیا اُنھون نے کہا اللہ نے مجھے بخشدیا پھر خواب دیکھنے والون نے آپسے

Marfat.com

پوچھا یہ بتایئے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کس حال مین ہین اُنھون نے کہا اونکا کیا حال پوچھتے ہو اللہ نے اُنھین اُوس گروہ مین شامل کیا ہی جن کو روزانہ دوبار نعمت حضوری حاصل ہوتی ہی رحمۃ اللہ علیہما۔

باب ۱۶ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ واقف شریعت ماہر طریقت پیشوائے دین وارث علم خاتم النبیینؐ تھے آپ کو لوگ امیرالمومنین کہا کرتے علوم ظاہری و باطنی مین آپکو اعلیٰ درجے کی دستگاہ حاصل تھی اور اکثر بزرگان دین سے آپکو صحبت حاصل تھی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابراہیمؒ نے آپ کو سماع حدیث کیلیے بلا بھیجا آپ اُسیوقت اونکے یہان گئے اونھون نے کہا مجھے صرف آپ کے خلق کی آزمائش منظور تھی اور درحصل کوئی کام نہ تھا آپ کا خلق ظاہر ہوگیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مادر زاد صاحب تقویٰ تھے ایکبار زمانہ حمل مین آپکی والدہ نے پڑوس مین کسیکی کوئی چیز بے اجازت چکھ لی آپ نے اونکے پیٹ مین تڑپنا شروع کیا جب اُنھون نے پڑوسی سے اُسکی معافی مانگ لی تو آپکا تڑپنا موقوف ہوا آپکی توبہ کا قصہ یہ ہی کہ ایکبار آپ نے مسجد مین داخل ہوتے وقت بایان پاؤن پہلے رکھا ندا سنی یا ثور ثوری یہ بے ادبی مسجد مین اچھی نہین ہی اُسیدن سے آپ ثوری مشہور ہوگئے یہ ندا سنتے ہی خوف الٰہی آپ پر اسقدر غالب ہو کہ بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا تو آپ نے اپنے منھ پر کئی تھپڑ لگائے اور کہا مجھے بے ادبی کرنیکی سزا مل گئی کہ میرا نام انسانون کی دفتر سے کاٹ دیا گیا اے نفس اب ایسی حرکت خلاف ادب کبھی نہ کرنا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرتبہ کسی شخص کی کھیتی مین آپ کا پاؤن پڑ گیا ندای غیبی ہوئی یا ثور دیکھکر قدم رکھ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین خیال کرنا چاہیے کہ جسپر

Marfat.com

اللہ جل شانہ کا ایسا فضل ہو کہ ایک قدم رکھنے پر ایسی تنبیہ کیجائے تو اُسکے باطن کا کیا حال ہوگا یقینی نور علیٰ نور ہوگا۔

نقل کیا ہی کہ تیس برس تک آپ عبادت آلہی کرنیکی وجہ سے شبکو دم بھر بھی نہین سوئے

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین کہ مین نے جو قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا اُسپر پوری طور سے عمل کیا۔ آپ فرماتے تھے حدیث جاننے والونکو اُسکی زکوۃ دینا چاہیے لوگون نے پوچھا اُسکی زکوۃ کیا ہی آپ نے فرمایا دو سو حدیث مین سے پانچ حدیثون پر ضرور عمل کرے

نقل کیا ہی کہ ایکبار خلیفہ وقت نے نماز پڑھتے مین ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا آپ نے فرمایا یہ نماز نماز نہین ہی قیامت کے دن ایسی نماز گیند کی طرح تیرے منھ پر ماری جائیگی خلیفہ نے کہا چپ رہ آپ نے فرمایا مین حق بات کہنے سے کیون چپ ہون خلیفہ کو غصہ آیا اور حکم دیا اُنھین سولی دیجائے تاکہ آیندہ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالے دوسرے دن جو وقت آپ کو سولی دینے کا تھا اُسوقت آپ ایک بزرگ کے زانو پر سر رکھے ہوے اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی گود مین پاؤن پھیلائے آنکھ بند کیے لیٹے تھے جب اُن لوگون کو اس حال سے واقفیت ہوئی خیال کیا کہ آپ کو آگاہ کر دینا چاہیے آپ نے آنکھ کھولکر فرمایا مجھے سولی کا خوف نہین مگر حق بات کبھی پوشیدہ نکرونگا پھر کہا اے اللہ خلیفہ مجھے بے جرم سزا دیتا ہی اُسکو اسکا عوض دے اُسوقت خلیفہ دربار مین بیٹھا تھا یکایک ایک تڑاقا ہوا اور خلیفہ مع وزیرون کے زمین مین دھنس گیا وہ دونو بزرگ کہتے ہین اسقدر زود اثر ہمنے کسی کی دعا نہین دیکھی آپ نے فرمایا چونکہ مین نے حق بات ظاہر کرنے کی کوشش کی اسی لیے اللہ نے میری دعا فورًا قبول کر لی

نقل کیا ہی۔ کہ اس خلیفہ کے بعد جو دوسرا خلیفہ ہوا وہ آپ کا بہت معتقد تھا ایک بار آپ علیل ہوے اُسنے معالجہ کے واسطے ایک حاذق طبیب کو بھیجا مگر وہ آتش پرست تھا جب اُسنے آپکا قارورہ دیکھا تو کونے کا خوف الہی کیوجہ سے

انکا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہی اور وہی ٹکڑے مثانہ سے باہر آتے ہین یہ کہنے لگا جس دین مین ایسے ایسے لوگ ہون ہرگز وہ باطل نہین ہو سکتا اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا خلیفہ نے یہ ماجرا سنکر کہا مین نے اپنے نزدیک طبیب کو مریض کے پاس بھیجا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ مین نے مریض کو طبیب کے پاس بھیجا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ جوانی ہی مین کوزہ پشت ہو گئے تھے اکثر لوگون نے آپ سے اسکا سبب دریافت کیا مگر آپ نے کچھ جواب ندیا جب لوگون نے زائد اصرار کیا تو فرمایا کہ میرے اُستاد نے مرتے وقت مجھ سے کہا تھا کہ پچاس برس مین نے عبادت اور خلق کو ہدایت کی مگر اسوقت مجھے حکم ہو رہا ہی کہ تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہی اور یون بھی لکھا ہی کہ آپ نے فرمایا میرے تین اوستاد بڑے عابد و زاہد تھے مگر مرتے وقت یہود اور نصاری اور آتش پرست ہو گئے اور اُسی حالت مین مرے ان واقعون کو دیکھ سُنکر مجھے خوف الٰہی اسقدر غالب ہوا کہ میری پیٹھ جھک گئی اور اللہ سے باایمان مرنے کی دعا کیا کرتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے دو تھیلیان اشرفیون کی آپ کو بھیجین اور کہلا بھیجا کہ آپ سے اور میرے والد سے دوستی تھی اب اُنکا انتقال ہو گیا اُنکی حلال کمائی سے یہ تھیلیان آپکو بھیجتا ہون آپ اپنے صرف مین لائین آپ نے واپس کردین اور کہلا بھیجا کہ میری دوستی تمھاری باپ کے ساتھ دین کے لیے تھی دنیا کیوجہ سے نہ تھی۔ یہ واقعہ دیکھکر آپ کی صاحبزادی نے فرمایا کہ مین مفلس اور عیالدار ہون اگر مجھے آپ دیدیتے تو میرا کام نکل جاتا آپ نے فرمایا مین دین کی دوستی کو دنیا کی عوض مین بیچنا نہین چاہتا۔ اگر وہ تمھین دیدے تو مین مانع نہین ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کبھی کسی سے کچھ نہ لیتے ایکبار کوئی شخص تحفہ لایا آپ نے نہ لیا اُسنے کہا کبھی آپ نے مجھے پند و نصیحت بھی نہین فرمائی ہی جسکی وجہ سے آپ کو یہ

خیال ہوا کہ مین اُسکے عوض مین دیتا ہون آپ نے فرمایا گو مین نے تمھین ہدایت نہین کی مگر تمھاری اور بھائی مسلمانون کو تو ہدایت کی ہے اگر مین تم سے یہ تحفہ لے لون تو مجھے خوف ہے کہ میرا دل تمھاری طرف مائل ہو جائے اور دنیا اسی کا نام ہے مین سوا خدا کی کسی پر مائل ہونا پسند نہین کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ کسی امیر کے محل کی طرف سے گذرے ایک شخص آپ کے ساتھ تھا اُس محل کو دیکھنے لگا آپ نے اُسے منع کیا اور فرمایا امیر مکان بنانے مین ایسا اسراف کرتے ہین کہ اُسکا دیکھنے والا بھی گناہگار ہوتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے پڑوس مین کوئی شخص مرگیا آپ اُسکے جنازے پر گئے لوگ اُسکی تعریف کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ شخص منافق تھا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو اسکے جنازے پر نہ آتا لوگون نے پوچھا اسکے منافق ہونے کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ دنیا کے لوگ اسے اچھا کہہ رہے ہین یقیناً یہ دنیا مین لوگون سے بہت ملتا تھا یہی وجہ اسکے منافق ہونے کی ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ مسجد جامع کے حجرے مین رہتے تھے جب وہان شاہی خوشبو سلگائی جاتی تو آپ مسجد سے باہر نکل آتے تاکہ اوسکی خوشبو دماغ مین نہ آئے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایکبار آپ الٹا جبہ پہنے ہوے تھے لوگون نے کہا اسے سیدھا کر لیجیے آپ نے فرمایا مین نے اللہ کے لیے اسے پہنا ہے مخلوق کے کہنے سے سیدھا نکرونگا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب علماے کوفہ مین سے حضرت حماد بن سلیمان رح نے وفات فرمائی تو لوگون نے آپ سے کہا کہ اونکے جنازے کی نماز کو چلیے آپ نے فرمایا تم لوگون کے کہنے سے مین کیون جاؤن۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک جوان کا حج فوت ہوگیا اُسنے آہ کی آپ نے فرمایا مین نے چار حج کیے ہین اُسکا ثواب تجھے دیتا ہون اگر تو اس آہ کا ثواب مجھے دیدے اُسنے منظور کرلیا آپ نے

Marfat.com

بخوشی چارون حج کا ثواب اُسے دیدیا شبکو آپنے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی تمنے ایک آہ لیکر ایسا نفع حاصل کیا ہی کہ اگر اسے اہل عرفات پر تقسیم کردو تو سب مالدار ہو جائین
نقل کیا ہی - کہ آپ حمام مین گئے وہان ایک خوبصورت کم عمر لڑکا تھا آپ نے لوگون سے کہا کہ اسے فوراً باہر نکالو کیونکہ ہر عورت کے ساتھ صرف ایک شیطان رہتا ہی مگر بے داڑھی موچھ والے لڑکے کے ساتھ اٹھارہ شیطان رہتے ہین تاکہ لوگون کی نظر مین اُسے آراستہ پیراستہ کر کے اچھا دکھائین -
نقل کیا ہی - کہ آپ کھانا کھا رہے تھے ایک کتا کھڑا تھا اُسے بھی آپ نے روٹی دی لوگون نے کہا آپ اپنے اہل وعیال کے ساتھ کھانا کیون نہین تناول فرماتے آپ نے کہا وہ مجھے عبادت الٰہی سے باز رکھتے ہین اور یہ کتا میری نگہبانی کرتا ہی اور مین بیخوف ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرتا ہون -
نقل کیا ہی - کہ آپنے اپنے مریدون کو نصیحت کی کہ مزیدار اور بدمزہ کھانا حلق سے اُترنے تک ہی اُسکے بعد سب برابر ہین بس مزیدار کھانا نہ ڈھونڈھو اور بدمزہ پر صبر کرو -
نقل کیا ہی - کہ آپکا معمول تھا کہ فقیر کی اتنی تعظیم کرتے جیسے دنیا دار لوگ بادشاہون کی تعظیم کیا کرتے ہین -
نقل کیا ہی - کہ ایک بار آپ حج کو روتے ہوے جا رہے تھے لوگون نے کہا شاید آپ گناہون کے خوف سے روتے ہین آپ نے فرمایا نہین مین اسلیے روتا ہون کہ معلوم نہین میرا ایمان صدق دل سے ہی یا نہین اور گناہ تو اُسکی رحمت کے مقابلہ مین ذرے کے برابر ہین -
نقل کیا ہی - کہ آپ نے فرمایا اللہ عارف کو معرفت اور عابد کو قربت اور حکما کو حکمت عطا کرتا ہی اور فرمایا رونے کی دس قسمین ہین نو حصے ریا سے اور ایک حصہ اللہ کے خوف سے ہوتا ہی اور فرمایا اگر سال بھر مین ایک آنسو اللہ کے خوف سے نکلے تو زندگی بھر کے

Marfat.com

ایسے رونے سے اچھا ہی جو اوسکے خوف سے ہنو اور فرمایا اگر ایک مجمع مین کہا جائے
کہ جسے شام تک زندگی کا یقین ہو سامنے آئے تو کوئی نہ آئیگا پھر بڑا افسوس یہ ہی
کہ اگر تمام عالم سے کہا جائے کہ جسنے توشہ آخرت کا مہیا کرلیا ہو سامنے آئے تو بھی کوئی
نہ آئیگا اور فرمایا عمل سے عمل پر پرہیز کرنا مشکل زائد ہی اور فرمایا جب لوگ نیک
عمل کرتے ہین تو فرشتے اوسکو نیک اعمال کے دفتر مین لکھتے ہین پھر جب اوس عمل پر
فخر کرکے اوسکی تکلیفین بیان کرتے ہین تو فرشتے ریا کے دفتر مین لکھتے ہین اور فرمایا
امیر اور بادشاہ سے زائد ملنے والا عابد ریاکار ہی اور فرمایا زاہد کی علامت یہ ہی کہ
دنیا مین نیک کام کرکے اوسپر فخر نہ کرے اور زہد بیان کرنے والا ہرگز زاہد نہین ہی
اور فرمایا زہد پھٹا کپڑا پہننا اور موٹا اناج کھانا اور دنیا سے دلکو الگ رکھنا اور درازی
امید کو کوتاہ کرنا ہی اور فرمایا اللہ کا گناہ کرنے سے زائد بُرا خلق کا گناہ کرنا ہی اور فرمایا
دنیا مین گوشہ نشینی اختیار کرنے والا نجات اخروی پاتا ہی کسی نے پوچھا اگر آدمی
گوشہ نشین ہوجائے تو بسر اوقات کیونکر کرے آپ نے فرمایا خدا سے ڈرنیوالا بسر اوقات
کی فکر نہین کرتا اور فرمایا لوگون کی نظرون سے غائب رہنے والا اچھا ہی اور بزرگون کا
طریقہ تھا کہ لباس عظمت کا استعمال نہین کرتے تھے اور ذلت دنیاوی کو پسند کرتے
تھے اور فرمایا اہل دنیا کو جاگنے سے سونا اچھا ہی اسلیے کہ سونیکی حالت مین دنیا سے الگ
رہتے ہین اور فرمایا وہ بادشاہ اچھا ہی جو زاہدون کی صحبت اختیار کرے اور وہ زاہد
بُرا ہی جو بادشاہ کا تقرب حاصل کرے اور فرمایا پہلی عبادت گوشہ نشینی ہی پھر طلب
علم پھر علم پر عمل پھر علم کی اشاعت اور فرمایا مین نے سوا خدا کی دوستون کی کسی کی تواضع
نہین کی اور فرمایا دنیا کو ضرورت جسم کے مطابق اور آخرت کو ضرورت جان و دل کے
برابر حاصل کرنا چاہیے اور فرمایا اگر گناہ مین گندگی ہوتی تو کوئی گناہگار اوس گندگی کی
وجہ سے کسی کے پاس بیٹھ نہ سکتا اور فرمایا اپنے کو دوسرے سے افضل جاننے والا متکبر ہی

Marfat.com

اور فرمایا پانچ آدمی عزیز ترین خلائق ہوتے ہین ایک عالم زاہد دوسرے فقیہ صوفی تیسرے توانگر متواضع چوتھے درویش شاکر پانچوین شریف سُنّی اور فرمایا جو شخص عجز اور فروتنی سے نماز نہ پڑھے اوسکی نماز اچھی نہین ہوتی اور فرمایا حرام مال سے خیرات اور صدقہ دینے والا مثل اُس شخص کے ہے جو نجس کپڑے کو پانی کے عوض مین خون سے دھوئے اور فرمایا نیک خصلت اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہے اور فرمایا اہل یقین وہ ہین جو تکلیف کو راحت سمجھین اور اللہ کی ناشکری نکرین اور فرمایا ہم اوسکو دوست رکھتے ہین جو ہمین مارتا ہے اور ہمارا مال لیتا ہے اور فرمایا اگر کوئی شخص تجھے اچھا کہے اور تجھے ناگوار ہو تو تو اُسے بُرا جان۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے آپ سے یقین کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا وہ دل کا ایک قول ہے جب یقین کامل انسان کو ہوتا ہے تو معرفت حاصل ہوتی ہے اور یقین اوسکا نام ہے کہ تمام آفتون کو اللہ کی طرف سے سمجھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ لوگون نے پوچھا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر والے گوشت زائد کھاتے ہین اللہ اونھین دشمن رکھتا ہے اسمین کیا بھید ہے آپ نے فرمایا گوشت سے مراد غیبت ہے اور مسلمان کی غیبت ایسی ہے جیسے مسلمان مردے کا گوشت کھاوے اور غیبت کرنے والون کو اللہ دشمن رکھتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے حضرت حاتم رحمہ اللہ سے فرمایا مین تمھین ایسی چار باتین بتاتا ہون جنسے عموماً لوگ غافل ہین۔ ایک لوگونکو ملامت کرنا اور اونپر الزام لگانا احکام آلہی سے غافل کر دیتا ہے دوسرے مسلمان کے عروج پر حسد کرنا یہ ناشکری پیدا کرتا ہے تیسرے حرام مال جمع کرنا اس سے آخرت فراموش ہوتی ہے چوتھے وعید الٰہی سے بیخوف ہونا اور وعدۂ الٰہی کی امید نہ رکھنا اس سے کفر لازم آتا ہے یہ سب بڑی باتین ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب آپکا کوئی مرید سفر کو جانے لگتا تو آپ اُس سے کہتے اگر موت کو

Marfat.com

دیکھنا تو میرے لیے لیتے آنا جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو رو کر فرمانے لگے
مین موت کی تمنا کیا کرتا تھا اب معلوم ہوا کہ موت بہت مشکل ہی اور لاٹھی ٹیکتے ہوے
دنیا مین سفر کرنا آسان ہی مگر القدوم الی اللہ شدید اللہ کے سامنے جانا بہت
مشکل ہی اور منقول ہی کہ موت اور غلبۂ موت کا حال سنکر آپ خوف سے بیہوش ہو جایا
کرتے اور لوگون کو نصیحتاً فرمایا کرتے کہ موت کا سامان اوسکے آنے سے پہلے کرو اور آپ خود
بھی موت سے بہت ڈرتے تھے گو اوسکی آرزو بھی آپکو تھی حالت نزع مین آپکی یہ باتین
سنکر لوگون نے کہا بہشت آپکو مبارک ہو آپ نے کہا بہشت والے اور ہی لوگ ہین
مجھ ایسا گنہگار بہشت مین کیسے جا سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ بصرہ مین علیل ہوے تو حاکم بصرہ نے آپکے ڈھونڈھنے
کا حکم دیا جب لوگون نے آپ کو تلاش کیا تو آپ کو چارپایون کی جگہ مین پیٹ کے درد
اور پیچش کی تکلیف مین بیقرار پایا مگر اس حالت مین بھی آپ یاد الٰہی سے غافل نہین
تھے اوسی شب مین لوگون نے دیکھا کہ پیچش کیوجہ سے ساٹھ بار آپ رفع حاجت کو گئے
اور واپس آکر وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے لوگون نے کہا اس حالت مین آپ گھڑی گھڑی
وضو نہ کرین آپنے فرمایا مین چاہتا ہون کہ جب میری روح نکلے تو مین باوضو ہون اور
نجس نہ ہون اسلیے کہ نجس اللہ کے سامنے جانے کے قابل نہین ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبد اللہ مہدی رحمۃ اللہ فرماتے ہین مین نزع کے وقت حاضر
خدمت تھا آپ نے مجھسے فرمایا میرا منھ زمین پر رکھدو اب میری موت بالکل قریب
ہی مین نے آپکا منھ زمین پر رکھدیا پھر باہر آیا تا کہ اس واقعہ کی لوگونکو خبر دون مین نے باہر
بہت لوگونکا مجمع دیکھا اونسے پوچھا تم لوگونکو اس واقعہ کی خبر کیونکر ہوئی لوگون نے
کہا ہمین خواب مین حکم ہوا کہ سفیان ثوری کے جنازے پر حاضر ہو پھر سب لوگ اندر
آئے اور آپکی حالت ردی ہوتی جاتی تھی اوسوقت آپ نے تکیہ کے نیچے سے ہزار دینار کی

تھیلی نکالکر دی اور فرمایا اسے خیرات کردو لوگون نے خیال کیا کہ حضرت سفیان دوسرونکو تو مال جمع کرنیکی ممانعت کرتے تھے اور خود اسقدر دینار جمع کیے آپ لوگون کا مطلب سمجھ گئے اور فرمایا ان دینارون سے مین نے اپنے دین کی حفاظت کی تھی جب شیطان مجھسے کہتا کہ اب تو کیا کھائیگا تو مین کہتا یہ دینا میرے پاس صرف کرنیکو موجود ہین اور جب کہتا کہ تجھے کفن کاہے سے دیا جائیگا تو مین کہتا کہ ان دینارون سے مجھے ہر گز دینارون کی حاجت نہ تھی مگر ان وسوسون کے دفع کرنیکے لیے مین نے یہ دینار رکھ چھوڑے تھے پھر کلمۂ شہادت پڑھکر واصل الی اللہ ہوے۔

نقل کیا ہی۔ کہ بخارا مین ایک شخص مرا اور باعتبار شرع آپ اوسکے وارث تھے بخارا کے قاضی نے اوسکے مال کو امانت رکھکر آپکو اطلاع دی آپ بخارا گئے اوسوقت آپکا سن اٹھارہ سال کا تھا قریب شہر لوگون نے آپکا استقبال کیا اور وہ مال آپکو دیا اوسی مال کو آپ نے جمع رکھا تھا اور آخری وقت خیرات کردیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ جس شب کو آپ نے انتقال فرمایا لوگون نے غیبی ندا سنی مات الورع مات الورع پرہیزگاری مرگئی پرہیزگاری مرگئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا آپ نے قبر کی وحشت اور تنہائی مین کیونکر صبر کیا آپ نے فرمایا اللہ نے میری قبر کو بہشت کی سبزہ زارون مین سے ایک سبزہ زار کردیا ہی۔ دوسرے نے خواب مین دیکھا کہ آپ بہشت مین ایک درخت سے دوسرے درخت پر اُڑتے پھرتے ہین پوچھا یہ مرتبہ کس وجہ سے آپ کو ملا آپ نے فرمایا پرہیزگاری کی وجہ سے۔

نقل کیا ہی کہ آپ مخلوق پر شفقت بہت فرماتے تھے ایکبار کا ذکر ہی کہ ایک چڑیا پنجرے مین بند تڑپ رہی تھی آپ نے اوسکو کھولدیا وہ اکثر آپکے یہان آتی اور آپکی عبادت دیکھا کرتی آپ کی وفات کے بعد جنازے پر روتی ہوئی اوڑتی تھی اور کبھی جنازے کو

Marfat.com

گر کر لوٹتی جب لوگون نے آپکو دفن کیا تو آپ کی قبر پر تڑپ تڑپ کر وہ چڑیا روی اگی یہانتک کہ قبر سے آواز آئی اللہ نے سفیان کو بخشدیا اوس شفقت کی وجہ سے کہ وہ مخلوق پر کرتے تھے۔ لوگ یہ واقعہ دیکھکر اور بھی روئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو علی شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو علی شقیق بلخی رحمہ اللہ یگانۂ وقت شیخ زمان رکن محترم قبلہ محتشم صاحب زہد وتقوی تھے آپنے تمام عمر توکل مین بسر کی آپ بڑے ماہر علوم تھے اور ہر فن مین آپکے تصانیف بیحد ہین حاتم اصم رحمہ اللہ آپکے شاگرد تھے علم طریقت حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے آپ نے حاصل کیا اور بہت بزرگان دین سے ملاقات کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک ہزار سات سو استادون سے علوم شریعت وطریقت حاصل کیے آخر کو ان چار چیزون مین مجھے اللہ کی رضا مندی معلوم ہوئی ایک روزی سے مطمئن رہنا دوسرے اخلاص کرنا تیسرے شیطان کو دشمن جاننا چوتھے توشۂ آخرت جمع کرنا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکی توبہ کا قصہ یون ہی کہ آپ تجارت کرنے ترکستان مین گئے وہان کے ایک نامی بتخانے کو دیکھنے گئے ایک شخص بوجا کر رہا تھا اوس سے آپ نے کہا کہ تو زندہ اور قادر خدا کو چھوڑ کر بیجان اور بیقدرت کی پرستش کرتا ہی تجھے شرم نہین آتی اوسنے کہا تمھین شرم نہین آتی کہ روزی حاصل کرنیکے لیے ملک ملک تجارت کرتے پھرتے ہو کیا تمھارا خدا تمھین گھر پر روزی نہین دیسکتا ہی آپ اُسیوقت بلخ واپس آئے راہ مین ایک شخص نے آپ سے پیشہ پوچھا آپنے کہا مین سوداگری کرتا ہون اُسنے کہا جو آپکی قسمت مین ہی وہ گھر بیٹھے بھی ملسکتا ہی معلوم ہوا کہ آپ خدا پر شاکر نہین ہین اس جواب نے اور بھی اثر کیا جب آپ مکان پر پہونچے آپکے احباب ملنے کو آئے اُسی زمانے

Marfat.com

مین علی بن عیسی بن ہامان جو بلخ کا نامی سردار تھا اوسکا ایک کتا گم ہو گیا تھا اور شبہ کی وجہ سے اوسنے آپ کے ایک پڑوسی کو گرفتار کیا اور سزا دینا شروع کی وہ پڑوسی آپکے پاس آکر مدد کا طالب ہوا آپ نے اُسے چھڑا دیا اور سردار سے وعدہ کیا کہ تین دن کے بعد تھارا کتا ملجائیگا تین دن کے بعد جسنے کتا لیا تھا آپ کے پاس کتا لایا آپ نے اوسی سردار کے یہان بھیجدیا اور اُوسدن سے بالکل تارک الدنیا ہو گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار بلخ مین قحط پڑا اوس زمانہ مین آپ نے ایک غلام کو بازار مین خوش وخرم ہنستے ہوے جاتے دیکھکر کہا کہ مخلوق قحط سے تباہ ہی اور تو خوشی کرتا ہی اوسنے کہا میرے مالک کے یہان غلہ بہت ہی وہ مجھے بھوکا نہ رکھے گا آپ نے فرمایا اے اللہ اس غلام کو اپنے اوس مالک پر جسکے یہان غلہ بہت ہی اسقدر بھروسا ہی پھر مجھے تجھپر کیونکر بھروسا نہوا اسلیے کہ تو مالک الملک ہی اُسیوقت توبۂ نصوح کرکے دنیا سے بالکل دست بردار ہوے اور توکل کو کمال پر پہونچایا اور ہمیشہ آپ کہا کرتے مین اوس غلام کا شاگرد ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہین ایکبار مین آپکے ساتھ جہاد مین شریک تھا اور لڑائی سخت ہو رہی تھی دونون فوجون کے درمیان مین آپ اپنی گدڑی اوڑھکر سو رہے لیکن کوئی تلوار یا تیر آپ پر نہین پڑا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ اپنی مجلس مین بیٹھے پھول سونگھ رہے تھے یکایک غل ہوا کہ لشکر کفار آگیا آپ نے اپنی قوت ولایت سے وہین بیٹھے بیٹھے اُنھین شکست فاش دی اور وہ سب بھاگ گئے کسی نادان نے کہا بڑا تعجب ہی کہ لشکر کفار قریب آگیا اور مسلمانون کا سردار بیخوف بیٹھا پھول سونگھ رہا ہی آپ نے فرمایا منافقون کو پھول سونگھنا دکھائی دیتا ہی اور کفار کو جو غیبی شکست ہوئی اوسکی خبر ہی نہین جب باہر جاکر لوگون نے دیکھا تو شکست کا حال معلوم ہوا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ ایک کافر نے آپ سے کہا کہ آپ خدا پرستی کا دعوی کرتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ مین نے اللہ پر توکل کیا ہی اس سے تو یہ امر ظاہر ہوتا ہی کہ آپ خدا پرستی نہین کرتے بلکہ روزی پرستی کرتے ہین آپ نے اپنے ساتھیون سے کہا یہ بڑی نصیحت ہی اسے لکھ لو اُس کافر نے کہا آپ بڑے بزرگ ہین اور واقعی آپکا دین سچا ہی اسلیے کہ اس دین مین تواضع اور حق پسندی بہت ہی اگر یہ بات نہوتی تو آپ مجھ کافر کے قول کو نصیحت تصور فرما کے نہ لکھواتے آپ مجھے مسلمان کر لیجیے آپ نے اُسے مسلمان کیا اور فرمایا مسلمانو نکا قاعدہ ہی کہ اگر سچا موتی کیچڑ مین بھی پڑا دیکھتے ہین تو اُسے اوٹھا کر دھوتے ہین اور اپنے پاس رکھتے ہین اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی الحکمۃ ضالۃ المؤمن فاطلبھا ولو کان عند الکافر حکمت ایماندار کے گم شدہ چیز کے مانند ہی پس تم اوسے طلب کرو اگرچہ وہ کافر ہی کے پاس کیون نہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سمرقند مین وعظ کہتے کہتے قوم کیطرف رخ کر کے فرمانے لگے اگر تم مردہ ہو قبرستان مین جاؤ اگر لڑکے ہو مکتب مین جاؤ اگر پاگل ہو پاگل خانے مین جاؤ اگر کافر ہو کفرستان مین جاؤن اور اگر مسلمان ہو تو اسلام کا سیدھا راستہ اختیار کرو۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی امیر نے آپ سے کہا چونکہ آپ محنت مزدوری کر کے کھاتے ہین اسلیے لوگ آپ کو ذلیل جانتے ہین آپ مجھسے مال لین اور اُسے صرف کرین تاکہ لوگ آپکو ذلیل نہ جانین آپ نے فرمایا اگر پانچ باتون کا مجھے اندیشہ نہوتا تو ضرور تجھسے مال لے لیتا ایک یہ کہ تیرا خزانہ کم ہو جائیگا دوسرے یہ کہ شائد میرے یہان سے چور چرا لیجائے تیسرے یہ کہ شائد دیکر تجھے افسوس ہو چوتھے یہ کہ ممکن ہی کہ مال دینے کے بعد تو مجھ مین کوئی عیب دیکھکر مال واپس لینا چاہے پانچوین یہ کہ تیرے مرنے کے بعد مین پھر مفلس ہو جاؤن۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آپ سے حج کرنے جانیکا ارادہ ظاہر کیا آپ نے پوچھا

Marfat.com

توشۂ سفر تیرے پاس کیا ہی اوسنے کہا چار چیزین میرے ساتھ ہین ایک تو یہ کہ مین اپنے کو
سب سے زائد روزی کے قریب دیکھتا ہون دوسرے یہ سمجھتا ہون کہ کوئی میری روزی
کم نہین کر سکتا تیسرے اللہ ہر جگہ میرے ساتھ ہی چوتھے اللہ میرے اچھے برے سب
حال کو جانتا ہی آپ نے فرمایا اس سے بڑھکر کوئی توشہ نہین ہو سکتا تو حج کرنے جا
اور اللہ تجھے حج مبارک کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ حج کرنے چلے جب بغداد مین پہونچے خلیفہ ہارون رشید نے آپکو
بلایا اور بہت اعزاز کیا پھر کہا کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا آگاہ ہو جا کہ تجھے اللہ
نے خلفاے اربعہ یعنے حضرت صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ
عنہم کا نائب کیا ہی تجھسے صدق اور عدل اور حیا اور علم کی پرسش کریگا خلیفہ نے کہا
کچھ اور کہیے آپ نے فرمایا اللہ نے تجھے مال تازیانہ تلوار اسلیے عطا کیے ہین کہ حاجتمند کو
مال دے اور جو خلاف احکام شریعت پر عمل نہ کرے تازیانہ سے اونکو سزا دے جسنے خون
کیا ہو تلوار سے اوسکا خون کر اگر ان کامون کو تو نہ کریگا تو قیامت مین دوزخیون کو
پیشوا ہوگا خلیفہ نے کہا کچھ اور کہیے آپ نے فرمایا خلیفہ مثل چشمہ کے اور اوسکے ماتحت
حکام مثل نہرون کے ہوتے ہین تو حق طور پر حکومت کرتا کہ وہ بھی تجھے دیکھکر ویسا ہی کرین
کیونکہ نہرین چشمہ کی ماتحت ہوتی ہین خلیفہ نے کہا کچھ اور کہیے آپ نے فرمایا اگر تو ریگستان
مین پیاسا ہو اور کوئی شخص آدھی سلطنت کے عوض مین تجھے پانی دے تو لیگا یا نہین
اوسنے کہا ضرور لونگا پھر آپ نے فرمایا اگر وہ پانی پیکر تیرا پیشاب بند ہو جائے اور سخت
تکلیف مین ہو اور کوئی طبیب باقی نصف سلطنت کے عوض پر تیرا علاج کرنیکو کہے تو
تو کیا کریگا اوسنے کہا وہ آدھی سلطنت بھی دیدونگا آپ نے فرمایا ایسی سلطنت فخر
کے لائق نہین ہی جو ایک گھونٹ تکلیف رسان پانی پر بکے اور اوسکے علاج مین
باقی سلطنت جائے ہارون رشید بہت رویا اور آپکو رخصت کیا جب آپ مکہ مین پہونچے

Marfat.com

تو آپ نے خیال کیا کہ خدا کے گھر مین روزی نہ تلاش کرنا چاہیے وہان حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی آپ نے اونسے پوچھا تم معاش کیونکر حاصل کرتے ہو اونھون نے کہا اگر کچھ ملجاتا ہی تو شکر ورنہ صبر کرتا ہون آپ نے فرمایا کتے بھی یہی کرتے ہین پھر اونھون نے پوچھا آپ معاش کیونکر حاصل کرتے ہین آپ نے فرمایا جب کچھ ملجاتا ہی تو خیرات ورنہ شکر کرتا ہون حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے فرمایا واقعی آپ بڑے بزرگ ہین حج سے واپس ہوکر پھر آپ بغداد مین آئے اور وعظ کہا کرتے اثنائے وعظ مین آپ نے فرمایا کہ جب مین نے سفر شروع کیا تو چار دانگ چاندی میری جیب مین تھی اور ابتک اوسی طرح جیب مین پڑی ہی ایک شخص نے کہا جب آپنے جیب مین چاندی رکھی تھی تو کیا اوسوقت خدا نہ تھا یا آپ کو خدا پر توکل نہ تھا آپ خاموش ہوگئے اور ممبر سے اوتر آئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بوڑھا آپ کے پاس آکر کہنے لگا اب مین اپنے گناہون سے توبہ کرنا چاہتا ہون آپ نے فرمایا تو بہت دیر مین آیا اوسنے کہا مین اپنے نزدیک بہت جلد توبہ کرنے پر آمادہ ہوا ہون کیونکہ نزع کے وقت توبہ کرنے والے کو سمجھنا چاہیے کہ اوسنے جلد توبہ کی آپ نے فرمایا واقعی تیرا قول بہت صحیح ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ خدا پر توکل کرنے والے کی روزی اور نیک خوئی زائد ہوتی ہی اور وہ سخی ہوتا ہی اور اوسکو عبادت مین وسوسے پیش نہین آتے اور فرمایا مصیبت مین واویلا کرنے والا درحقیقت خدا سے لڑنے والا ہی اور فرمایا اصل عبادت کی خوف اور امید اور محبت الٰہی ہی اور خوف کی علامت ترک محارم اور امید کی علامت عبادت پر ہمیشگی اور محبت کی علامت شوق اور توبہ کرنا اور رجوع الی اللہ ہی اور فرمایا جسمین امن خوف اضطرار نہین ہی دوزخ مین جائیگا اور فرمایا خائف اوسے کہتے ہین جو اپنے اعمال کو قابل قبول خیال

Marfat.com

نہ کرے اور ہمیشہ اللہ سے ڈرے اور فرمایا عبادت کے دس حصہ ہین نو حصے خلق سے بھاگنا اور ایک حصہ خاموش رہنا ہے اور فرمایا تین باتون سے انسان ہلاک ہوتا ہی ایک توبہ کی امید پر گناہ کرنا دوسرے زندگی کی امید پر توبہ نہ کرنا تیسرے رحمت کی امید پر بغیر توبہ کے رہنا۔ اور فرمایا اللہ عابدون کو بعد مرگ زندہ کرتا ہی اور گناہ کرنے والون کو زندگی ہی مین مردہ بناتا ہی اور فرمایا تین چیزین فقر سے ملتی ہین فراغت دل۔ آسانی حساب۔ آرام نفس۔ اور تین چیزین توانگری سے ملتی ہین۔ رنج تن۔ شغل دل۔ سختی حساب۔ اور فرمایا موت اگر نہین ملٹتی پس ہر وقت اوسکے لیے مستعد رہنا ضرور ہی اور فرمایا جس کسیکو تو کوئی چیز دیتا ہی اگر اوس چیز سے زیادہ جسکو دی ہی اوسے عزیز رکھتا ہی تو تو آخرت کا ورنہ دنیا کا دوست ہی اور فرمایا مین تمام چیزون سے زائد مہمان کو عزیز رکھتا ہون کیونکہ مہمان نوازی کی جزا اللہ ہی جانتا ہی۔ اور فرمایا نعمت کی وجہ سے تنگی مین پڑنے والا اگر اوس تنگی کو فراغت نہ سمجھا تو اوسے غم دنیا اور غم آخرت دونون ہوتے ہین اور جسنے اوسے فراغت خیال کیا اوسے دنیا اور آخرت دونون مین خوشی حاصل ہوتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کون شخص پورا خدا پر بھروسا کرنے والا ہوتا ہی آپ نے فرمایا جسکی کوئی دنیاوی چیز فوت ہوا اور وہ اوسے غنیمت سمجھے اور جو شخص لوگون وعدے سے زائد خدا کے وعدے پر مطمئن ہو وہی مرد حق ہی اور فرمایا تین چیزون سے تقوی پہچانا جاتا ہی فرستادن منع کردن سخن گفتن۔ فرستادن یعنے تو دین کا بھیجا ہوا ہی ویسے ہی کام کر اور منع کردن یعنے کسی سے کچھ نہ لے اور ایسی بات کر جو دین دنیا دونون مین کارآمد ہو اور دوسرا مطلب یہ ہی کہ جو کچھ تونے نیک کام کیے وہ دین کیلیے تھے اور جس سے باز رہا دنیا کیلیے تھے یعنے تجھے دنیا مین نواہی سے بچنا چاہیے تھا تو بچا اور سخن گفتن یعنے بات کرنا دین دنیا دونون مشترک ہی

اور انسان زبان سے دنیا اور دین دونون کی باتین کرسکتا ہی جب اختیار حاصل ہی تو دین ہی کی بات کرنا چاہیے۔ اور فرمایا مین نے سات سو علما سے دریافت کیا کہ خردمند دولتمند دانا درویش بخیل کس کس کو کہتے ہین سب نے جواب دیا خردمند وہ ہی جو دنیا کو دوست نہ رکھے دولتمند وہ ہی جو قسمت ازلی پر راضی ہو دانا وہ ہی جسے دنیا فریب نہ دے سکے درویش وہ ہی جو طلب زیادتی کی نہ کرے بخیل وہ ہی کہ مال خلائق سے عزیز رکھے اور کسی کو نہ دے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ آپ سے نصیحت نافع کے طالب ہوے آپ نے فرمایا عام وصیت یہ ہی کہ جبتک تو اپنی بات کا معقول جواب نہ سوچ لے خلق سے بات نہ کر اور خاص وصیت یہ ہی کہ جبتک بات نہ کہنے کی قوت تجھ مین باقی رہے کسی سے بات نہ کہ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۸ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ آفتاب شریعت ماہتاب طریقت راہبر عالمین پیشواے سالکین واقف رموز حقائق کاشف علوم دقائق تھے آپ کی تعریف ہر ملت والے کرتے ہین یہی آپکی جلالت شان کی اعلیٰ دلیل ہی آپ کی ریاضت اور عبادت کو اللہ ہی خوب جانتا ہی آپ نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہی جیسے حضرت انس بن مالک حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی حضرت واثلہ بن اسقع حضرت عبد اللہ زبعری رضی اللہ عنہم اور حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ آپ کے تلامذہ بیحد ہین تبرکاً چند نام لکھے جاتے ہین حضرت فضیل بن عیاض حضرت ابراہیم بن ادہم حضرت بشر حافی حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہم بھی آپ کے شاگرد تھے

Marfat.com

مترجم کہتا ہی کہ آپکا نام نعمان اور آپکے والد کا نام ثابت ہی اور ابو حنیفہ کنیت ہی اور اس کنیت رکھنے کا واقعہ یہ ہی کہ ایک بار چند جوان عورتون نے آکر آپ سے سوال کیا کہ اسکی کیا وجہ ہی کہ شرع نے ایک وقت مین مرد کو چار نکاح کرنیکی اجازت دی ہی اور عورت ایک وقت مین دو شوہر بھی نہین کرسکتی آپ نے فرمایا اسکا پھر جواب دونگا اور متردد مکان مین تشریف لیگئے آپ کی ایک صاحبزادی تھین اور اونکا نام حنیفہ تھا اونھون نے تردد کی وجہ پوچھی آپ نے عورتون کا سوال بیان کرکے فرمایا اسکا جواب میری سمجھ مین نہین آتا ہی اسی کی فکر ہی اونھون نے کہا اگر آپ میرا نام اپنے نام کے ساتھ مشہور کردین تو مین اسکا جواب دیدون آپنے اقرار کرلیا اونھون نے کہا اون عورتون کو میرے پاس بھیجدیجیے جب وہ عورتین آئین آپ نے اپنی دختر کے پاس اونھین بھیجدیا آپکی صاحبزادی نے ایک ایک پیالی ہر عورت کو دیکر کہا اسمین اپنا اپنا دودھ نچوڑو سب نے تھوڑا تھوڑا دودھ نچوڑا پھر آپ نے ایک پیالہ دیکر اون سے کہا کہ سب اسمین ملاؤ اونھون نے ملادیا پھر کہا تم سب اسمین سے اپنا اپنا دودھ الگ کرلو اون عورتون نے کہا کہ اب ہم کیونکر الگ کرسکتے ہین اسلیے کہ سب ایک مین ملگیا ہی اونھون نے کہا پھر چند شوہر کرنیکے بعد جب تمھارے اولاد ہوگی تو تم کیونکر بتا سکوگی کہ یہ اولاد کسکی ہی اون عورتون نے اپنے سوال کا کافی جواب پالیا اور چلی گئین اسدن سے اپنے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور نام سے زائد اللہ نے کنیت کو مشہور کردیا۔ انتہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ زیارت روضۂ منورہ کے لیے مدینہ مین تشریف لیگئے اور روضہ پر جاکر فرمایا السلام علیک یا سید المرسلین جواب پایا وعلیک السلام یا امام المسلمین یہ شرف آپ ہی ایسے خوش قسمتون کو حاصل ہوا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ تارک الدنیا ہوکر یاد الٰہی مین مشغول ہوے تو ایک شبکو آپ نے خواب دیکھا کہ مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیون کو قبر شریف سے

نکال کر بعض کو بعض سے جدا کرکے جمع کر رہا ہون دہشت سے آپ بیدار ہو گئے اور
ابن سیرین سے اسکی تعبیر پوچھی اونھون نے کہا مبارک ہو تم سنت محمدی مین وہ درجہ
پاؤ گے کہ حدیث صحیح کو حدیث موضوع سے پہچان لوگے۔ پھر آپ نے خواب دیکھا کہ
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہین اے ابو حنیفہ اللہ نے تجھے میری سنت
ظاہر کرنے کے لیے پیدا کیا ہی گوشہ نشینی نہ اختیار کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے مزاج مین احتیاط بہت تھی جسپر یہ واقعہ دال ہی کہ ایک بار
خلیفۂ وقت نے بغداد کے تمام علما کو جمع کرکے ایک اقرار نامہ لکھوا کر حضرت شعبی رحمہ اللہ
کے پاس کہ وہ قاضی وقت تھے دستخط کیلیے بھیجا چونکہ شعبی بہت ضعیف تھے اسلیے
علما کے مجمع مین نہ آسکے اور حضرت شعبی رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اوستاد تھے
خلیفہ نے غلام کی زبانی کہلا بھیجا کہ میرا حکم ہی اسپر دستخط اور مہر کردیجیے اونھون نے
مہر کردی اور تمام علما نے بھی اپنے اپنے دستخط کیے لیکن جب وہ اقرار نامہ غلام آپکے
پاس لایا اور کہا کہ امیر المومنین کہتا ہی اسپر دستخط کردو آپ نے فرمایا امیر المومنین یہان
نہین ہین یا وہ میرے پاس آئین یا مین اونکے پاس چلون اور وہ زبانی مجھسے کہین
تبھین دستخط کرونگا ورنہ نہ کرونگا جب یہ واقعہ خلیفہ کو معلوم ہوا تو اُسنے امام شعبی رحمہ اللہ
سے پوچھا کیا گواہی مین دیدار بھی شرط ہی اونھون نے کہا ہان خلیفہ نے کہا پھر آپ نے
بغیر مجھے دیکھے ہوے کیون دستخط کر دیا اونھون نے جواب دیا چونکہ مین نے سمجھ لیا کہ
واقعی آپکا حکم ہی اسلیے لکھدیا خلیفہ نے کہا یہ امر آپکو نا زیبا تھا اسلیے کہ آپ قاضی
ہین اور خلاف شریعت قاضی کو عمل کرنا نہ چاہیے مجھے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آپکے
عوض کسی دوسرے کو قاضی کرون پھر خلیفہ نے اہل دربار سے اس امر مین رائے لی
مشیرون نے امام ابو حنیفہ اور سفیان اور شریح اور مشعر بن حرام رحمۃ اللہ علیہم کیلیے رائے دی
کہ انھین سے کوئی شخص قاضی کیا جائے یہ چارون دربار مین طلب ہوے سب ساتھ جا رہے

تھے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا مین توکسی حیلہ سے بری ہولونگا اگر سفیان تم بھاگ جاؤ
اور مسعر تم دیوانے بن جاؤ اب رہے شریح انھین خلیفہ قاضی بنالیگا سفیان رحمہ اللہ تو
فرار ہوگئے اور یہ تینون خلیفہ کے پاس گئے خلیفہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے کہا
آپ عہدۂ قضا اختیار کرین آپ نے جواب دیا مین عرب نہین ہون سردار اور سادات میرے
فتوے کو مستند نہ مانینگے جعفر جو دربار مین موجود تھے کہنے لگے قاضی کیلیے علم کی ضرورت ہے
نسب کی ضرورت نہین آپ نے کہا یہ سچ ہے لیکن مین اپنے مین قاضی ہونیکی استعداد
نہین رکھتا خلیفہ نے کہا آپ جھوٹ کہتے ہین آپنے فرمایا اگر میرا قول جھوٹ ہے تو جھوٹ بولنے
والا قاضی ہونیکے لائق نہین۔ اور اگر مین اپنے قول مین سچا ہون تو جسکو استعداد قاضی
ہونیکی نہو وہ قاضی اور خلیفہ کا نائب کیونکر ہوسکتا ہے پھر مسعر سے خلیفہ نے کہا اونھون
نے دیوانگی کی باتین کین دوڑکر خلیفہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور خوب تپاک سے مزاج پرسی کی اور
پوچھا آپ کے صاحبزادے کیسے ہین خلیفہ نے انھین دیوانہ سمجھکر چھوڑدیا پھر باصرار شریح
کو قاضی کردیا جب سے حضرت شریح رحمہ اللہ قاضی ہوے آپ نے اونکی ملاقات ترک کردی
نقل کیا ہے۔ کہ بہت سے لڑکے گین کھیل رہے تھے اتفاق سے اچھلکر گیند آپ کی
محفل مین آپکے سامنے آکر گرا کسی لڑکے کو جرات نہوئی کہ آپ کی سامنے سے گیند اوٹھا
لیجائے مگر ایک لڑکا دوڑا ہوا آیا اور گستاخانہ گیند اوٹھا کر بھاگا آپ نے فرمایا یہ حرامی ہے
اسلیے کہ اگر حلالی ہوتا تو حیا اسکو مانع ہوتی دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی تھا
نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص آپکا مقروض تھا اور اوسکے محلہ مین کوئی مرگیا آپ جنازہ
کی نماز کے لیے گئے اور دھوپ بہت سخت تھی گرمی کا زمانہ تھا کہین سائے کا پتہ نہ تھا البتہ
آپ کے مقروض کی دیوار کے نیچے سایہ تھا لوگون نے کہا آپ سایے مین آجائین آپ
نے کہا صاحب مکان میرا قرضدار ہے اوسکے مکان کی سائے سے مجھے فائدہ لینا ناجائز
ہے کیونکہ حدیث مین وارد ہے کل قرض جر منفعۃ فھو ربوا قرض سے جو نفع لیا جائے وہ سود ہے

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو ایک مجوسی نے قید کیا ایک ظالم آیا اور کہنے لگا مجھے قلم بنا دو آپنے کہا مین نہ بناونگا اوسنے بہت اصرار کیا مگر کچھ فائدہ نہوا پھر آپ سے قلم نہ بنانے کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہی کہ مین ظالمون کے مددگارون مین نہو جاؤن اللہ تعالیٰ فرماتا ہی احشروا الذین ظلموا وازواجھم یعنے قیامت مین اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم کریگا کہ ظالمون کو اونکے مددگارون کے ساتھ قبرون سے اوٹھاؤ۔

نقل کیا ہی۔ کہ ہر شبکو آپ تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے ایکدن آپ راہ مین جارہے تھے ایک عورت نے دوسری عورت سے آپکی طرف اشارہ کرکے کہا یہ مرد راتکو پانچسو رکعت نماز پڑھتا ہی آپ نے بھی سنا اور اوسدن سے پانچسو رکعت نماز پڑھنا شروع کی پھر ایکدن کسی نے راہ مین کہا یہ شخص رات کو ہزار رکعت نماز پڑھتا ہی اوسدن سے آپ نے وہی دستور کرلیا آپکے ایک شاگردنے آپ سے کہا لوگون کا خیال ہی کہ آپ شبکو سوتے نہین ہین آپ نے فرمایا اب سے مین نہ سویا کرونگا شاگردنے پوچھا کیون آپ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یحبون ان یحمد وابما لم یفعلوا بعض بندے ایسے ہین کہ تعریف اوس بات کی پسند کرتے ہین جو اونمین نہین ہی مین اون لوگون مین سے ہونا پسند نہین کرتا بعد اسکے تیس برس تک آپ نے عشا کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکے گھٹنے مین سجدون کی وجہ سے اونٹ کی گھٹنے کیطرح گھٹے پڑگئے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپنے فرمایا ایک بار مین نے مال کے لحاظ سے ایک تونگر کی تعظیم کی تھی اوسکے کفارے مین ہزار قرآن ختم کیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب کوئی سخت مسئلہ آپکو پیش آتا تو آپ چالیس قرآن ختم فرماتے اوسکی برکت سے وہ مسئلہ حل ہوجاتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ محمود بن حسن رحمۃ اللہ آپ کے شاگردون مین بڑے حسین تھے ایکبار اتفاقاً اونپر آپ کی نظر پڑگئی تھی اوسکے بعد سے آپ نے یہ دستور کرلیا تھا کہ

Marfat.com

سبق کے وقت ایک ستون کی آڑ مین اونکو بٹھاتے تاکہ نظر اونپر نہ پڑے۔

نقل کیا ہی۔ کہ داود طائی رحمہ اللہ کہتے ہین بیس برس تک مین نے تنہائی اور مجمع مین کبھی آپ کو ننگے سر اور پاؤن پھیلائے نہین دیکھا مین نے کہا اگر آپ تنہائی مین پاؤن پھیلا دیا کرین تو کیا نقصان ہی آپ نے فرمایا مجمع مین تو لوگون کا ادب کرون اور تنہائی مین خدا کا ادب ترک کردون یہ کیسے ہو سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک لڑکے کو کیچڑ مین چلتے دیکھکر فرمایا ہوش سے چلو کہین پاؤن نہ پھسلے اوسنے کہا اگر میرا پاؤن پھسلے گا تو کچھ حرج نہین آپ بچے رہیے کیونکہ آپ امام وقت ہین اگر آپ پھسل جائینگے تو تمام خلق آپ کے ساتھ گمراہ ہو جائیگی اور پھر سنبھالنا بہت مشکل ہوگا آپ کو عبرت ہوئی اور اوسی دن اپنے تمام شاگردون سے کہدیا کہ جس مسئلہ مین کوئی دلیل تمھین نہ ملے اور شک واقع ہو تو ہرگز میری پیروی نکرنا بلکہ تحقیق کرکے خود اوسے دریافت کرلینا چنانچہ امام یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے بہت سے اقوال آپ کے خلاف ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مالدار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسی عداوت قلبی رکھتا تھا کہ اونھین یہودی کہتا تھا معاذ اللہ۔ آپ نے اوسے بلا کر کہا مین چاہتا ہون کہ فلان یہودی کے ساتھ تیری لڑکی کا نکاح کردون وہ بہت برہم ہوکر کہنے لگا آپ امام ہوکر ایسا فرماتے ہین مین اسے جائز نہین رکھتا آپ نے فرمایا تیرے نہ جائز رکھنے سے کیا ہوگا جب حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنی دو لڑکیون کا نکاح ایک یہودی کے ساتھ کیا ہی وہ مالدار سمجھ گیا اور اپنے اعتقاد قبیحہ کو ترک کرکے توبہ کی یہ آپ کے برکات تھے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ حمام مین گئے اور وہان ایک شخص بالکل برہنہ چلا آیا بعضون نے اوسے فاسق اور بعضون نے دہریہ خیال کیا آپنے اپنی آنکھین بند کرلین اوسنے پوچھا

Marfat.com

کب سے آپ کی آنکھون کی روشنی بے لی گئی آپ نے فرمایا جب سے مجھسے پردہ چھینا گیا
اور آپ نے فرمایا جب کوئی کسی قدری کے ساتھ مناظرہ کرے تو دو باتین ہین یا تو کافر
یا دین سے بیزار ہوجائیگا کیونکہ جب اوس سے کہا جائے کہ اوسکا علم اوسمین یاست اور
معلوم علم کے ساتھ برابر ہووے اگر اوسکے جواب مین اوسنے کہا نہین تو کافر ہوجائیگا
اور اگر کہا ہان تو مذہب سے دور پڑیگا اور فرمایا مین اسوجہ سے بخیل کی گواہی
نہین لیتا ہون کہ اوسکا بخل حق سے زائد لینے کا طالب ہی۔
نقل کیا ہی کہ لوگ مسجد بنوا رہے تھے بخیال برکت آپ سے بھی اوسکے پیسے کچھ
مانگا آپ کو گران معلوم ہوا جب لوگون نے بہت اصرار کیا تو مجبورًا آپ نے ایک درم
دیدیا آپ کے شاگردون نے پوچھا آپ سخی ہین اور اسوقت آپ کو درم دینا اسقدر
بار کیون گذرا آپ نے فرمایا حلال کمائی مٹی اور پانی مین نہین ملتی اسوقت درم
دینے کی وجہ سے مجھے اپنے مال مین بھی شبہ پیدا ہوگیا کچھ دنون کے بعد لوگون نے آپکا
درم آپ کو لاکر واپس دیا اور کہا یہ کھوٹا ہی آپ نے لے لیا اور بہت خوش ہوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک دن آپ بازار مین جارہے تھے ایک ذرہ خاک کا اوڑکر آپکے
دامن پر پڑگیا دریا پر جاکر اچھی طرح آپ نے اوسے دھویا لوگون نے کہا اتنی نجاست کو
تو آپ جائز فرماتے ہین خود آپنے کیون خاک دھوئی آپ نے فرمایا وہ فتوی اور یہ
تقوی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آدھی روٹی ذخیرہ
کرنے کو منع کرتے تھے اور خود اپنے ازواج کے لیے ایک سال کا ذخیرہ فرماتے تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ جب حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ مسلمانون کے پیشوا ہوے تو آپ
سے پوچھا اب مجھے کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا تمھین علم پر عمل کرنا چاہیے اسلیے
کہ عالم بے عمل مثل جسم بے روح کے ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ خلیفہ نے حضرت عزرائیل کو خواب مین دیکھکر پوچھا میری زندگی کتنی

ہی ملک الموت نے پانچ انگلیون سے اشارہ کیا تمام لوگ اوسکی تعبیر کہنے سے عاجز ہی جب اونسے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ پانچ انگلیون سے اون پانچ علمون کی طرف اشارہ ہی جنھین سوا خدا کے کوئی نہین جانتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت قیامت کب ہوگی اور کب پانی برسیگا اسکا علم اللہ ہی کو ہی اور اللہ حاملہ کے پیٹ کا حال جانتا ہی اور اسکا علم کہ کل آدمی کیا کریگا اور کون شخص کہان مریگا سوا اللہ کے کسیکو نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شیخ بو علی بن عثمان جلالی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب سو رہا تھا خواب دیکھا کہ مین مکہ مین ہون اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے ایک بوڑھے کو گود مین لیے ہوے داخل ہوے مجھے تعجب ہوا کہ یہ بوڑھا کون ہی حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا یہ مسلمانون کا امام اور تمھارے ملک کا رہنے والا ابو حنیفہ ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت نوفل بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی وفات کے بعد مین نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور لوگون سے حساب و کتاب ہو رہا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر تشریف فرما ہین اور آپکی چہار طرف بزرگ لوگ کھڑے ہین اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے برابر کھڑے ہین مین نے امام صاحب کو سلام کیا اور پانی مانگا آپنے فرمایا جبتک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اجازت نہ دین مین پانی نہین دیسکتا پھر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی دیدو امام صاحب نے ایک کٹورا پانی مجھے دیا مین نے بہت آسودہ ہو کر پیا مگر کٹورا ذرا خالی نہوا پھر مین نے امام صاحب سے ایک ایک کرکے اون بزرگون کو پوچھا آپ نے فرمایا داہنے طرف یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

اور بائین طرف یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مین اسیطرح سترہ بزرگونکا اسم گرامی آپ نے بتایا اور مین اپنی اونگلیون کی پورون پر گنتا جاتا تھا جب خواب سے بیدار ہوا تو سترہ پور انگلیون کے مین باندھے ہوے تھا

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ نے حضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کو خواب مین دیکھکر پوچھا مین آپ کو کہان ڈھونڈھون آپ نے فرمایا عند علم ابی حنیفۃ نزدیک علم ابی حنیفہ کے مجھے ڈھونڈھ۔ چونکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے مناقب مفصل بیان کرنا دشوار ہی اسلیے مختصراً لکھکر آپ کا حال ختم کردیا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۹ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ عالم شریعت و طریقت واقف محبت و حقیقت تھے آپکے اوصاف تمام عالم جانتا ہی آپ صاحب فراست و کیاست و مروت و فتوت تھے آپکی ریاضت و کرامت اس مختصر کتاب مین لکھی نہین جا سکتی کتب مطولہ آپکے حالات سے پر ہین جب آپکا سن تیرہ برس کا تھا تو آپ خانہ کعبہ مین فرمایا کرتے تھے اسئلونی ما شئتم مجھسے پوچھو جو پوچھنا ہو اور پندرہ برس کے سن مین آپ صاحب فتوی ہو گئے تھے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ آپکی خدمت بہت کیا کرتے تھے لوگون نے اونپر اعتراض کیا کہ آپ ایسا صاحب علم ایک کم عمر شخص کی یون خدمت کرے یہ امر نازیبا معلوم ہوتا ہی آپ نے فرمایا جو کچھ مجھے علم ہی اوسکے مطالب اصلی سے وہ آگاہ ہی اور مجھے اوسکی خدمت مین آیات و احادیث کی حقیقت معلوم ہوتی ہی اگر یہ دنیا مین نہ آتے تو ہم علم کے دروازے ہی پر کھڑے رہجاتے فقہ کا دروازہ عالم پر انکی ذات سے کھلا ہی اور اس زمانے مین انسے زائد کسی کا احسان اسلام پر نہین ہی مین کیون ایسے شخص کی دل و جان سے خدمت نہ کرون۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہین آپ علم فقہ علم معانی علم لغت علم اختلاف الناس کے بڑے ماہر ہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر سیکڑے کی ابتدا مین ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ خلق اوس سے علوم دین حاصل کریگی اور اس شروع سیکڑے مین وہ امام شافعی ہین -

نقل کیا ہی - کہ ثوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپ کے زمانہ مین کوئی آپ سے زائد عقلمند نہین تھا اور حضرت بلال خواص رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے حق مین کیا فرماتے ہین اونھون نے کہا اونکا شمار اوتاد مین ہے

نقل کیا ہی - کہ شروع زمانے مین آپ کسی کے یہان دعوت یا شادی مین نہین جاتے تھے اور ہمیشہ یاد الٰہی مین سرگرم خلق سے جدا رہتے تھے اور اکثر حضرت سلیم راعی رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوکر فیض باطنی حاصل کرتے رفتہ رفتہ آپکو ایسا کمال حاصل ہوگیا کہ بزرگان عصر پر سبقت لیگئے حضرت عبداللہ انصاری رح فرماتے ہین گو مین شافعی المذہب نہین ہون مگر اونکو دوست رکھتا ہون اسلیے کہ اونکے مراتب اعلیٰ ہین -

نقل کیا ہی - کہ آپ فرماتے ہین مین نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا آپ نے مجھ سے پوچھا اے لڑکے تو کون ہی مین نے عرض کیا آپ کی امت مین سے ہون آپ نے قریب بلاکر اپنا لعاب دہن میرے منھ مین ڈالدیا پھر فرمایا جا اللہ تجھے برکت دیگا پھر اوسی شب مین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی اوتار کر مجھے پہنادی -

نقل کیا ہی کہ آپ کی والدہ بڑی زاہدہ تھین لوگ امانت اونکے پاس رکھا یا کرتے تھے ایک بار دو شخصون نے آکر ایک کپڑون سے بھرا ہوا صندوق اونکے پاس رکھوایا اوسکے بعد اونمین سے ایک شخص آکر وہ صندوق واپس لیگیا پھر کچھ دنون کے بعد دوسرا شخص آیا اور صندوق مانگا اونھون نے فرمایا تمھارا ساتھی لیگیا اوسنے کہا رکھوایا

Marfat.com

ہم دونون نے تھا آپ نے اوس اکیلے کو کیون دیدیا آگئی والدہ شرمندہ ہوکر خاموش ہوگئین
اتنے مین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ آئے اور حال دریافت کرکے اوس شخص سے کہا کہ تیرا
صندوق رکھا ہی لیکن تو اکیلا کیون آیا ہی اپنے ساتھی کو بھی لے آتو وہ صندوق دیا
جاوے لوگ آپ کے جواب سے دنگ ہوگئے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے اوسوقت
امام مالک رحمہ اللہ کا سن ستر برس کا تھا امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ کے
دروازے پر کھڑے رہتے اور جو شخص امام مالک رحمہ اللہ سے فتویٰ دستخط کرا کے باہر
آتا آپ اوس سے لیکر فتویٰ ضرور دیکھ لیتے اگر جواب صحیح ہوتا تو اوسے دیکر کہدیتے کہ
لیجاؤ اور اگر کچھ لغزش ہوتی تو کہتے پھر امام مالک کی پاس لیجاؤ تاکہ وہ اسمین غور کرین
جب امام مالک رحمہ اللہ غور کرتے تو اپنی لغزش پر آگاہ ہوکر اوسے درست فرمادیتے
اور امام شافعی رحمہ اللہ کی اس بات سے بہت خوش ہوتے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شبکو ہارون رشید اور اوسکی بی بی زبیدہ مین کسی امر پر بحث
ہوئی زبیدہ نے خلیفہ سے کہا تو دوزخی ہی خلیفہ نے کہا اگر مین دوزخی ہون تو تجھے
طلاق ہی اسکے بعد خلیفہ نے بی بی سے علیحدگی اختیار کرلی مگر چونکہ خلیفہ کو زبیدہ سے
محبت بہت تھی اسلیے اوس سے علیحدگی مکلف ہوئی تمام علما سے پوچھا مین دوزخی ہون
یا جنتی سب اسکے جواب سے عاجز رہے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اوسوقت بہت کم عمر
تھے اور اون علما کی ساتھ وہان موجود تھے آپنے کہا اگر اجازت ہو تو مین جواب دون
خلیفہ نے آپکو اپنے پاس بلاکر جواب پوچھا پہلے آپنے خلیفہ سے دریافت کیا کہ آپکو میری
ضرورت ہی یا مجھے آپکی خلیفہ نے کہا مجھے آپ کی ضرورت ہی آپ نے فرمایا تم تخت سے
اوترو کیونکہ علما کا رتبہ زائد ہی خلیفہ تخت پر سے اوتر آیا اور آپ کو تخت پر بٹھایا آپنے
خلیفہ سے پوچھا کبھی تو نے ایسا بھی کیا ہی کہ گناہ کرنے پر قدرت ہونے کے وقت خوف

Marfat.com

خدا کی وجہ سے گناہ کرنے سے باز رہا ہو خلیفہ نے قسم کھا کر کہا کہ ہان باز رہا ہون آپ نے فرمایا تو جنتی ہی تمام علمانے دلیل پوچھی آپ نے کہا اللہ تعالی فرمایا ہی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی یعنے جس شخص نے گناہ کا قصد کیا اور پھر خوف الٰہی کیوجہ سے گناہ کرنے سے باز رہا پس اوسکا گھر جنت ہی سب علمانے آپ کی تعریف کی اور کہا جسکا کم عمری مین یہ حال ہی خدا جانے جوانی مین کس مرتبہ کا ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپنے کبھی حرام مال سے کوئی نوالہ نہین کھایا ایک بار اتفاق سے آپ نے ایک لشکر کے آگے قیام کیا تھا اوسکے کفارے مین چالیس رات تک آپ نے عبادت الٰہی کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سیدون کی اسدرجہ تعظیم کرتے کہ ایک بار آپ اپنے اوستاد سے سبق پڑھ رہے تھے اور چھوٹے چھوٹے سیدون کے لڑکے کھیل رہے تھے جب وہ لڑکے آپ کے قریب آجاتے تو تعظیم کے لیے آپ کھڑے ہوجاتے دس بارہ بار لڑکے آپ کے قریب آئے اور ہر مرتبہ آپ نے اونکی تعظیم کی۔

نقل کیا ہی کہ کسی مالدار نے اپنا مال مکہ معظمہ مین بھیجا تاکہ پرہیزگار درویشون کو تقسیم کیا جائے اوسمین سے آپکو بھی کچھ مال لوگون نے دیا آپ نے پوچھا صاحب مال نے کن لوگون پر تقسیم کرنے کو کہا ہی سب نے کہا کہ اوسنے پرہیزگار فقرا کے لیے یہ مال بھیجا ہی آپ نے فرمایا مین پرہیزگار درویش نہین ہون پس یہ مال میرے لیے ناجائز ہی مین نہ لونگا اور واپس کردیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایکبار مکہ معظمہ گئے اور دس ہزار دینار آپ کے پاس تھے لوگون نے آپکو رائے دی کہ اس سے زمین مزروعہ یا بھیڑین خرید لیجیے آپ نے کسیکو جواب ندیا اور شہر سے باہر جاکر دینارون کا ڈھیر لگایا جو ادھر سے گذرتا ایک مٹھی دینار اُسے دیتے

یہانتک کہ وہ دینار آپ نے یونھین تقسیم کر دیے۔
نقل کیا ہی کہ حاکم روم کچھ مال سالانہ ہارون رشید کو بھیجا کرتا تھا ایک سال چند رہبانیون کو بھیجکر کہلا بھیجا اگر تمھارے مذہب کی علما اسیے مباحثہ مین غالب آوینگے تو مین مال مقررہ بھیجونگا ورنہ نہ بھیجونگا خلیفہ نے تمام علما کو دجلے کی کنارے جمع کر کے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا کہ آپ ان رہبانیون سے مباحثہ کیجیے آپ نے اپنا مصلی دریا پر بچھایا اور خود اوسپر جا بیٹھے اور رہبانیون سے کہا اگر مباحثہ کرنا ہی تو یہان آکر مباحثہ کرو وہ یہ حالت دیکھکر مشرف با یمان ہو گئے سلطان روم کو جب یہ خبر معلوم ہوئی کہنے لگا اچھا ہوا کہ وہ عالم روم مین نہین آیا ورنہ یہان کے تمام لوگ بھی مسلمان ہو جاتی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ شب کو خانہ کعبہ کی چار دیواری کے اندر چاندنی مین کتاب دیکھ رہے تھے لوگون نے کہا شمع جل رہی ہی اسکی روشنی مین کتاب دیکھیے آپ نے کہا وہ روشنی خانہ کعبہ کے لیے ہی مجھے اوس روشنی مین کتاب دیکھنا جائز نہین ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ حافظ قرآن نہ تھے لوگون نے خلیفہ سے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ حافظ نہین ہین اوسنے بغرض امتحان ماہ رمضان مین آپ کو امام بنایا آپ روزانہ ایک پارہ یاد کرتے اور شب کو تراویح مین سنا دیتے تھے ایک مہینہ مین آپ نے پورا قرآن یاد کر لیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک صاحب جمال عورت کے دیکھنے کو آپکا دل چاہا آپ نے اوسکے ساتھ نکاح کیا اور صورت دیکھنے کے بعد مہر ادا کر کے طلاق دیدی امام احمد حنبل رحمہ اللہ کے مذہب مین عمداً ایک نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہی لیکن آپ کے مذہب مین کافر نہین ہوتا ہی مگر کفار سے زائد عذاب کا مستحق ہو جاتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے امام احمد حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا عمداً ایک نماز ترک کرنیوالا تمھارے نزدیک کافر ہو جاتا ہی پھر وہ مسلمان کیونکر ہو سکتا ہی امام احمد حنبل رحمہ اللہ

Marfat.com

نے کہا نماز ادا کرے آپنے فرمایا کافر کی نماز درست نہین ہو سکتی امام احمد حنبل رحمہ اللہ خاموش ہو گئے اسی طرح اسرار علوم مین آپ کی اکثر باتین ہین جسے دیکھنا ہو اسرار فقہ دیکھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جو عالم تاویل زائد کرے او سے عالم نہ سمجھو اور فرمایا جسنے معمولی ادب کی بھی تعلیم کی ہو او سکو اوستاد سمجھنا چاہیے اور فرمایا نالائق کو علم سکھانیوالا علم کو ضائع کرتا ہی اور لائق کو علم نہ سکھانیوالا ظلم کرتا ہی اور فرمایا ایک روٹی کے عوض مین بھی مین دنیا خریدنا بڑا جانتا ہون اور فرمایا لطیف غذا کے طالب نہو کیونکہ لطیف اور غیر لطیف تمام غذائین کثیف ہو کر تمھارے پیٹ سے باہر آتی ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ کوئی شخص آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپ نے فرمایا دوسرے کی برابر مال جمع کرنے کی کوشش نہ کر بلکہ دوسرے کے برابر عبادت کرنے مین سعی کر کیونکہ مال دنیا مین رہجاتا ہی اور عبادت قبر مین ساتھ جاتی ہی دوسرے یہ کہ مردے پر حسد نہین کرتے ہین اور دنیا مین سب مرنے کو آئے ہین گویا مردے ہین پس تو کسی پر حسد نہ کر۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ گذرے ہوے وقت کو ڈھونڈھنے نکلے ایک مقام پر صوفیون کی جماعت ملی ایک صوفی نے آپ سے کہا کہ موجودہ وقت کو عزیز جان کیونکہ گیا ہوا وقت پھر ہاتھ نہین آتا آپ نے فرمایا مین اپنی مراد کو پہونچا اور فرمایا تمام عالم کا علم میرے علم تک اور میرا علم صوفیون کے علم تک نہین پہونچا۔ اور صوفیون کا علم اونکے پیر کے ایک قول تک نہین پہونچا وہ قول یہ ہی الوقت سیف قاطع یعنے وقت موجودہ مانند کاٹنے والی تلوار کے ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ربیع غنیثم رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہو گیا ہی اور جنازہ باہر نکالنے کی تیاری ہو رہی ہی ایک بزرگ نے اسکی تعبیر فرمائی کہ کسی بڑے عالم کا انتقال ہوگا اوسی زمانہ مین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات فرمائی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ وقت نزع آپ نے وصیت نامہ لکھکر دیدیا اور زبانی کہا کہ فلان شخص سے کہنا مجھے غسل دے آپ کی وفات کی بہت دن بعد وہ شخص مصر سے آیا لوگون نے زبانی وصیت کہی اور وصیت نامہ تحریری اوسکو دیا اوسمین لکھا تھا مین ستر ہزار کا قرضدار ہون اُس شخص نے قرض ادا کیا پھر لوگون سے کہا کہ امام کی مراد غسل سے یہی قرض ادا کرنا تھا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ نے بعد وفات آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا سونے کی کرسی پر مجھے بیٹھنے کو دی اور مجھپر موتی نچھاور کیے اور بیحد رحمت کی۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

باب۲۰ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ صاحب ریاضت اور متقی پرہیزگار تھے آپ مستجاب الدعوات اور صاحب فراست تھے مخالفین نے جو کچھ آپ پر افترا کیا ہی آپ کی ذات اوس سے بری ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ کے صاحبزادے حدیث احمرت طینۃ آدم بیدہ بیان کر رہے تھے یعنی مین نے آدم علیہ السلام کی مٹی کا خمیر اپنی ہاتھ سے کیا۔ اثنائے بیان مین ہاتھ بڑھادیا حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اونکو اس امر سے منع کیا اور کہا جب یداللہ کا حال بیان کیا کرو تو اپنے ہاتھ بڑھا کر نہ سمجھایا کرو اور مثل حضرت ذوالنون مصری اور حضرت بشر حافی اور حضرت سری سقطی اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہم کے اکثر مشائخ سے آپ نے ملاقات کی ہی حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ امام احمد حنبل رحمہ اللہ مجھسے اچھے ہین کیونکہ مین فقط اپنے ہی لیے اکل حلال حاصل کرتا ہون اور وہ اہل وعیال کے لیے بھی اکل حلال حاصل کرتے ہین حضرت

Marfat.com

سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین معتزلہ آپ پر ہمیشہ طعن کیا کرتے تھے لیکن جب آپ نے وفات فرمائی تو اون تمام برائیون سے پاک و صاف تھے۔ بغداد کی معتزلہ نے شورش کرکے چاہا کہ جبرًا آپ سے کہلالین کہ قرآن مخلوق ہی دربار خلیفہ مین لیجاکر آپکو شکنجے مین جکڑ کر بہت اذیت دی اور ہزار کوڑے ماری اوسوقت آپکا ازار بند کھل گیا دو ہاتھ غیب سے آئے اور آپکا ازار بند باندھکر غائب ہوگئے گو آپکو مفسدون نے تکلیفین دین مگر آپنے قرآن کو مخلوق نہ کہا مجبورًا اون لوگون نے آپکو چھوڑ دیا رہائی کے بعد لوگون نے آپ سے پوچھا جس قوم نے آپکو ایذا پہونچائی اونکے حق مین آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا اونکے خیال کے مطابق مین باطل پر ہون اسلیے خدا کے واسطے اونھون نے مجھے مارا مین اونسے قیامت مین بھی اسکے بدلے کا طالب نہونگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک جوان کی مان سخت علیل تھی ہاتھ پاون رہ گئے تھے اوسنے بیٹے سے کہا تو امام صاحب کی خدمت مین جاکر دعا کا طالب ہو وہ آیا اور حال بیان کیا آپ نے وضو کرکے نماز شروع کی وہ شخص اپنے گھر گیا اوسکی مان بالکل اچھی تھی اور خود اوسنے اکر دروازے کی کنجی کھولی۔

نقل کیا ہی کہ آپ دریا کی کنارے وضو کر رہے تھے اور اوسی کے قریب ایک شخص بلندی پر وضو کر رہا تھا تعظیم کیوجہ سے آپکو نیچے دیکھکر خود بھی اوتر آیا اور آپ سے بھی نیچی جگہ پر بیٹھکر وضو کیا مرنیکے بعد کسی نے اوسے خواب مین دیکھکر حال پوچھا اوسنے کہا مجھے اللہ نے اوس تعظیم کے صلہ مین بخشدیا جو مین نے امام احمد حنبل رحمہ اللہ کی وضو کرتے وقت کی تھی

نقل کیا ہی۔ کہ آپ فرماتے ہین مین بیابان مین تھا اور راستہ بھول گیا ایک گوشہ مین ایک اعرابی بیٹھا تھا اوسکے پاس جاکر مین نے راستہ پوچھا وہ بیقرار ہوکر رونے لگا مین سمجھا یہ بھوکا ہی تھوڑی روٹی میرے پاس تھی نکالکر اوسکو دینے لگا وہ غصہ ہوکر کہنے لگا ای احمد حنبل رحمہ اللہ تو خدا پر راضی نہین ہی جو خدا کی طرح روزی دیتا ہی اور خود راہ کو

بھول جاتا ہی مین نے اپنے دل مین کہا اے اللہ دنیا کے گوشون مین تو نے اپنے ایسے ایسے بندون کو چھپا رکھا ہی وہ شخص میرا خیال سمجھ گیا اور کہنے لگا اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہین کہ اگر روے زمین سے سونا ہونے کو کہین تو تمام دنیا سونے کی ہو جائے مین نے دیکھا تو تمام جنگل مجھے سونے ہی کا نظر آتا تھا مجھپر بیخودی طاری ہوئی غیب سے آواز سنی یہ شخص ہمارا ایسا محبوب بندہ ہی کہ اگر یہ کہے تو ہم تمام عالم کو درہم برہم کردین تو شکر کر کہ ہمنے تجھے ایسے بندے سے ملا دیا لیکن اب پھر تو کبھی اسکو نہ دیکھے گا۔

نقل کیا ہی کہ جبتک آپ بغداد مین رہے وہان کی کوئی چیز نہین کھائی آپ موصل سے آٹا منگوا کر تناول کرتے اور فرماتے بغداد کی زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غازیون پر وقف کی ہی جو چیز جسپر وقف ہو سوا اوسکے دوسرے کا اوسمین حق نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے صاحبزادے بڑے متقی پرہیزگار اور اصفہان کے قاضی تھے ایکبار حضرت امام احمد حنبل رحمہ اللہ کے خادم نے اونکے باورچیخانہ سے خمیر لیکر روٹی پکائی اور آپ کے سامنے لایا آپ نے پوچھا یہ کیون اسقدر پھولی ہی اوسنے سب واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اصفہان کا قاضی رہچکا ہی اوسکے یہان سے خمیر لیکر تو نے روٹی مین ڈالا اب یہ کھانے کے قابل نہین ہی اسے رکھ چھوڑ جب کوئی سائل آئے تو اوس سے کہنا کہ اس روٹی مین خمیر صالح کے گھر کا اور آٹا احمد حنبل کا ہی اگر تمھارا جی چاہے تو لے لو چالیس دن تک کوئی سائل نہین آیا اور روٹی رکھی رہی جب اوسمین بو آنے لگی تو آپ کے خادم نے اوسکو دجلے مین ڈالدیا اوسدن سے آپ نے دجلے کی مچھلی تناول کرنا چھوڑ دیا آپ کا تقوی اس درجے کا تھا کہ آپ لوگون سے کہا کرتے کہ جسکے پاس چاندی کی سرمہ دانی ہو اوسکی صحبت نہ اختیار کرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ مکہ معظمہ مین حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سننے گئے اور روزانہ اونکی خدمت مین جایا کرتے تھے ایکدن نہین گئے اونھون

نے دریافت خیریت کو آدمی بھیجا اوسنے دیکھا کہ آپ نے دھوبی کو کپڑے دھونے کو دیے ہین اور خود برہنہ ہین اوسنے کہا آپ مجھسے کچھ لیکر کپڑے بنوالین آپ نے منظور نہ کیا پھر اوسنے کہا اچھا مین مستعار آپ کو کپڑے لادون آپ نے یہ بھی منظور نہ کیا اور اپنی ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک کتاب دی کہ اسے فروخت کرکے دس گز ٹاٹ لے آ تاکہ مین کرتا اور تہ بند بنالون اوسنے کہا کتان خرید لاؤن آپ نے فرمایا نہین ٹاٹ کافی ہے

نقل کیا ہے۔ کہ آپکا ایک شاگرد شب کو آپ کے یہان مہمان آیا آپ نے ایک بدھنی مین پانی بھرکر اوسکے پاس رکھدیا اور خود جاکر اپنے مقام پر عبادت مین بسر کی صبح کو وہ بدھنی بھری دیکھی شاگرد سے پوچھا بدھنی کا پانی صرف نہین ہوا اوسنے کہا مین کس کام مین صرف کرتا آپ نے فرمایا اس پانی سے وضو کرکے رات بھر اللہ کی عبادت کی ہوتی تجھے علم پڑھنے کے بعد اگر اوسپر عمل منظور نہ تھا تو علم کیون حاصل کیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک مزدور آپ کے یہان مزدوری کرتا تھا شام کو آپنے اپنے شاگرد سے کہا اسے مزدوری سے کچھ زائد دیدو شاگرد نے کچھ زائد دیا مگر اوسنے اوسے نہ لیا اور اپنی مزدوری لیکر چلا گیا آپ نے شاگرد سے کہا راہ مین جاکر اوسے دیدو اونھون نے کہا یہان تو اُسنے لیا نہین راہ مین کیون لے لیگا آپ نے فرمایا اوسوقت اوسے زائد کی طمع نہین تھی ممکن ہے کہ اب طمع ہو۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے ایک شاگرد نے شاہراہ اہل اسلام سے ناخن برابر مٹی لیکر اپنی دیوار کی مرمت مین صرف کردی تھی جب یہ واقعہ آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا تو نے علم بیکار سیکھا اور اُسے اپنی شاگردی سے نکالدیا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے ایکبار بضرورت اپنا طباق بقال کے یہان گرو کیا تھا جب چھڑانے گئے تو اوسنے دو طباق لاکر آپ کے سامنے رکھدیے اور کہا مجھے معلوم نہین کہ آپکا کون طباق ہے اسمین جو آپکا ہو پہچان کر لے لیجیے آپ اوٹھے ہوے چلے آئے اور کوئی

Marfat.com

طباق نہ لیا کیونکہ دوکاندار کو معلوم نہین تھا کہ آپکا کون طباق ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو حضرت عبد اللہ بن مبارک رح کی ملاقات کا شوق تھا ایکبار وہ آپکی دروازے پر آئے حضرت صالح آپ کے صاحبزادی نے اونکے آنیکی آپکو اطلاع دی آپ خاموش ہو رہے اور اونسے ملاقات نہ کی حضرت صالح نے کہا کہ اونکی ملاقات کی آپکو تمنا تھی پھر آپ اونسے کیون نہین ملے آپنے فرمایا مجھے یہ خیال ہوا کہ شائد مین اونسے ملاقات کرنے کے بعد اونکے اخلاق کا خوگر ہوکر جدائی کی برداشت نہ کرسکون اسلیے مین اس بات کو زائد پسند کرتا ہون کہ ایسے مقام پر اونسے ملون جہان پھر صورت جدائی کی درمیان مین نہ آوے۔
نقل کیا ہی کہ آپ کے کلمات عالیہ بہت ہین تبرکاً کچھ درج کیے جاتے ہین آپ کا معمول تھا کہ مسئلہ شریعت خود بتا دیتے اور جو کوئی مسئلہ طریقت پوچھتا اوس سے کہدیتے کہ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ سے جاکر دریافت کرو آپ نے فرمایا مین نے اللہ سے خوف طلب کیا اونسے اسقدر خوف مجھے عطا کیا کہ اب اوس خوف سے مجھے اپنی عقل زائل ہو جانیکا اندیشہ ہی اور فرمایا اللہ نے مجھسے کہا کہ تجھے میرا قرب تلاوت قرآن سے حاصل ہوگا اور فرمایا اعمال کی آفتون سے چھوٹنے کو اخلاص اور اللہ پر پورا بھروسہ کرنے کو توکل اور تمام کام خدا کو سپرد کر دینے کو رضا کہتے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے محبت کی تعریف پوچھی آپنے فرمایا جبتک بشر حافی زندہ ہین اونسے پوچھو پوچھا زہد کیا ہی فرمایا عوام کا زہد ترک حرام ہی اور خواص کا زہد حلال مین زیادتی کی حرص نہ کرنا ہی اور عارفون کا زہد ماسوی اللہ کا ترک کرنا ہی پوچھا جو جاہل صوفی مسجد مین متوکل بنکر بیٹھتے ہین کیسے ہین آپنے فرمایا اونھین بہتر جانو کیونکہ علم ہی کی وجہ سے اونھون نے توکل اختیار کیا ہی لوگون نے کہا وہ روٹی کے ٹکڑے ہی کے طالب ہین آپ نے فرمایا دنیا مین کوئی فرقہ وہ نہین ہی جو روٹی کا طالب نہو

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ نزع کے وقت آپ کے صاحبزادے نے کیفیت مزاج پوچھی آپ نے فرمایا جواب کا وقت نہین ہی دعا کرو کہ اللہ مجھے باایمان اٹھائے شیطان مجھ سے کہ رہا ہی اے احمد تو ایمان سلامت لیے جاتا ہی مجھے یہ افسوس ہی مین کہتا ہون جبتک دم نہ نکلجائے مجھے باایمان مرنے کی امید نہین ہی ابھی ایک دم باقی ہی اور یہی خطرناک ہی اللہ اپنا فضل کرے یہ کہنے کے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔ آپکے جنازے پر بندے روتے تھے دو ہزار یہودی یہ حال دیکھکر مسلمان ہو گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی بزرگ نے فرمایا آپ کی دو دعائین تھین اور دونون قبول ہوئین ایک یہ کہ بے ایمان کو ایمان دے دوسرے ایماندار کا ایمان نہ چھین دوسری دعا کا اثر آپ کی حیات مین ظاہر ہوا اور پہلی دعا کے اثر سے بعد آپ کی وفات کے یہودی باایمان ہوے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہین بعد وفات مین نے آپکو خواب مین لنگڑا کر چلتے ہوے دیکھا مین نے پوچھا اس چال سے آپ کہان جا رہے ہین آپنے فرمایا دار السلام کو جا رہا ہون مین نے پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا گو مین نے دنیا مین ہزارون اذیتین اوٹھائین لیکن قرآن کو مخلوق نہین کہا اوسکی صلہ مین اللہ نے مجھے بخشدیا اور بیحد مراتب عطا فرمائے پھر اللہ نے مجھ سے کہا جو دعا تجھے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بتائی ہی پڑھ مین نے وہ دعا پڑھی یا رب کل شئ بقدرتک وانت قادر علی کل شئ و لا تسئلنی عن شئ یعنے اے اللہ سب چیزین تیری قدرت مین ہین اور تو قادر ہی تمام چیزین مجھے دے اور مجھ سے نہ پوچھ کہ کیا مانگتا ہی پھر اللہ تعالی نے فرمایا یا احمد هذه الجنة ادخلها فدخلتها اے احمد یہ جنت ہی تو اس مین داخل ہو پس مین جنت مین داخل ہوا رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب ۱۷ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ عالم حقیقت عامل طریقت پیشوائے سالکین مقتدائے عارفین تھے آپ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے شاگرد ہین بیس سال تک آپ نے اونسے علم حاصل کیا تمام علوم مین دستگاہ کامل رکھتے تھے خاصکر فقہ مین آپکا مثل نہ تھا اور آپ نے حضرت فضیل اور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہما اللہ سے ملاقات کی ہے اور آپ کے پیر حضرت حبیب راعی رحمہ اللہ ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ کی توبہ کا واقعہ یہ ہے کہ ایک گانے والے نے یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا شعر بای خدیک تبدی البلا + وبای عینیک ماذا سالا تیرا کونسا چہرہ خاک مین نہین ملا۔ اور تیری کون سی آنکھ زمین پر نہ بہی آپ اسے سنکر بیخود ہوگئے اوسی بیخودی کی حالت مین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے اونھون نے آپکی یہ حالت دیکھکر کیفیت پوچھی آپ نے تمام واقعہ بیان کیا اور کہا میرا دل دنیا سے ہٹ گیا ہی اور کوئی ایسی چیز میرے دل مین پیدا ہوئی ہی جسکو مین نہین جانتا امام صاحب نے فرمایا تم گوشہ نشینی اختیار کرو اوسی دن سے آپ خلوت مین بیٹھے کچھ دنون کے بعد امام صاحب نے آپ سے آکر کہا اچھی بات یہ ہی کہ تم خلق مین بیٹھو اور اونکی باتون پر صبر کرو۔ ایک سال آپ نے یہی کیا کہ بزرگون کی خدمت مین بیٹھتے اور اونکی باتین سنتے اور خود کچھ نہ فرماتے پھر آپ حضرت حبیب راعی رحمہ اللہ کے مرید ہوے اور فیوض باطنی حاصل کیے اور یاد الٰہی مین مشغول ہوکر آپ نے مراتب عالی حاصل کیے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے بیس دینار میراث مین پائے تھے بیس سال تک اوسی سے خرچ چلایا کیے بعض مشایخ نے کہا دینار حفاظت سے رکھنا طریق اشیار سے خارج ہی

Marfat.com

آپ نے جواب دیا یہ دینا موت تک میرے لیے فراغت کا سبب ہین آپکو سوا یاد آلہی کے
کسی کام مین دلچسپی نہین ہوتی تھی۔ آپ کی یہ حالت تھی کہ روٹی کو پانی مین بھگو کر پی لیا
کرتے تھے اور فرماتے نوالہ بنانے مین جتنا وقت صرف ہوتا ہی اوتنی دیر مین مین پچاس
آیتین قرآن شریف کی پڑھ سکتا ہون۔ حضرت ابو بکر عیاش رحمۃ اللہ آپ کے
یہان آئے دیکھا کہ آپ روٹی کا ٹکڑا ہاتھ مین لیے ہوے رو رہے ہین اونھون نے
سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین اسے کھانا چاہتا ہون مگر معلوم نہین یہ حلال کمائی کا
ہی یا نہین۔ ایک شخص نے آپ کے یہان پانی کا گھڑا دھوپ مین رکھا دیکھکر کہا آپ
اسے سائے مین کیون نہین رکھتے آپ نے کہا جب مین نے گھڑا رکھا تھا تب سایہ تھا
اب دھوپ آگئی مجھے شرم آتی ہی کہ اپنی آرام کے لیے اسکو سایہ مین کرنے اوٹھون
اور اتنی دیر اللہ کی یاد کو ترک کرون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا مکان بڑا تھا ایک حصہ اوسکا گر گیا آپ دوسرے حصہ مین
رہنے لگے جب وہ بھی گر گیا تو دروازے مین رہنا اختیار کیا اوسکی چھت بھی بوسیدہ
تھی کسی نے کہا مکان بنوا لیجیے اور دروازے مین نہ رہیے اسکی چھت بھی ٹوٹی ہوئی
ہی آپ نے فرمایا مین اللہ سے عہد کر چکا ہون کہ دنیا مین عمارت نہ بناؤنگا اور آجتک
مین نے یاد آلہی کی وجہ سے چھت کی طرف نظر بھی نہین کی ممکن ہی کہ تمھارے قول
کے موافق چھت گرا چاہتی ہو کہتے ہین کہ آپ کی وفات کے بعد وہ چھت بھی گر گئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے لوگون نے پوچھا خلق کی صحبت مین آپ کیون نہین بیٹھتے
آپ نے فرمایا اگر چھوٹون کی صحبت اختیار کرون تو وہ مجھے دین کی کامون کی ادب
کی وجہ سے تعلیم نہ کرینگے اگر بزرگون کے پاس بیٹھون تو وہ مجھے میری عیب پر مطلع نہ کرینگے
پھر مجھے خلق کی صحبت سے کیا فائدہ ہوگا لوگون نے کہا آپ نکاح کیون نہین کرتے آپ
نے فرمایا عورت کے روٹی کپڑے کا نکاح کرنے مین کفیل بننا ہوگا اور درصل سوا خدا کی

Marfat.com

کوئی کفیل نہین ہوسکتا پس مین کسی کو فریب دینا نہین چاہتا پوچھا آپ ڈاڑھی مین کنگھی کیون نہین کرتے آپ نے فرمایا یاد الٰہی سے مجھے فرصت ہی نہین ملتی۔ آپ لوگون سے بھاگے بھاگے پھرا کرتے اور یاد الٰہی مین سرگرم رہتے تھے اللہ نے اوسکے عوض مین آپ کو یہ کچھ مراتب عطا فرمائے۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے ایکبار گرمی کے زمانے مین دھوپ مین بیٹھے یاد الٰہی کر رہے تھے آپ کی والدہ نے کہا دھوپ سے سایہ مین چلے آؤ آپنے فرمایا مجھے شرم آتی ہی کہ نفس کی خواہش مین قدم اوٹھاؤن جب بغداد مین خلق نے مجھے پریشان کیا تو مین نے دعا کی اے اللہ مجھسے چادر لے لے تاکہ نماز جماعت مین مجھے نہ جانا پڑے اور خلق مجھسے نہ لپٹے اللہ نے میری چادر لے لی اب مجھے سوا یاد الٰہی اور گوشہ نشینی کے کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار چاندنی کی سیر دیکھنے آپ کوٹھے پر چڑھے اور عجائبات قدرت کا معائنہ کرکے بیخود ہوکر گر پڑے آپ کا پڑوسی سمجھا کوئی چور ہی تلوار لیکر کوٹھے پر آیا تو آپ کو دیکھکر پوچھا کسطرح آپ یہان آئے آپ نے فرمایا مجھے ہوش نہ تھا معلوم نہین کس نے مجھے یہان پھینکدیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ہمیشہ غمگین رہا کرتے اور فرمایا کرتے جسکو ہر وقت مصیبتون کا سامنا ہو اوسے کیونکر خوشی حاصل ہوسکتی ہی۔ ایک درویش نے آپ کو ہنستے دیکھکر تعجب سے اوسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا آج مجھے اللہ نے شراب اُنس دی ہی اوسی کی خوشی مین ہنس رہا ہون۔ جہان آپ لوگون کا مجمع دیکھتے وہان سے یہ کہکر بھاگتے کہ لشکر میرا انتظار کر رہا ہی ایکبار لوگون نے پوچھا کون لشکر ہی آپ نے فرمایا قبرستان کے مُردون کی جماعت ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے روٹی کھاتے وقت ایک ترسا کو ٹکڑا توڑ کر دیا اُسنے کھالیا

Marfat.com

اور شبکو اپنی بی بی سے صحبت کی حمل قائم ہوا اور حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ پیدا ہوئے
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو ربیع واسطی رحمہ اللہ آپ سے نصیحت اور وصیت کے طالب
ہوئے آپ نے فرمایا صم عن الدنیا وافطر عن الآخرۃ دنیا سے روزہ رکھو اور آخرت
سے افطار کرو اور کسی نے وصیت چاہی آپنے فرمایا زبان کو بُری باتون سے بچا اور خلق سے
جُدا رہ اور اگر ممکن ہو تو خلق کا خیال دل سے نکال ڈال اور دین کی اچھائی کو دنیا کی
اچھائی پر پسند کر۔ اور کسی نے وصیت چاہی آپ نے فرمایا تو دنیا حاصل کرنیکی جتنی کوشش
کرتا ہی اوسی قدر دین حاصل کرنے کی کوشش کر اور کسی نے وصیت چاہی آپنے
فرمایا مردے تیرے منتظر ہین یعنے تجھے مرنا ہی اوسکا سامان درست کر رکھ آپ نے
فرمایا دین اور دنیا دونون کو ترک کرنے سے انسان واصل الی اللہ ہوجاتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے دو بار آپ سے ملاقات کی ہی
جسپر اونھین فخر ہی وہ فرماتے ہین ایک بار مین نے آپکو ٹوٹی چھت کے نیچے بیٹھے دیکھکر
کہا الگ ہٹ آئیے کہین چھت کے گرنے سے آپ کے چوٹ نہ لگ جائے آپ نے
فرمایا آجتک مین نے چھت کو دیکھا ہی نہین دوسرے بار کی ملاقات مین مین نے
آپ سے کہا کچھ نصیحت کیجیے آپ نے فرمایا لوگون سے ملنا ترک کر۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے کسیکو آپ سے زائد
دنیا سے متنفر نہین دیکھا جب آپ اپنے کپڑے دھوتے تو کہا کرتے کہ اگر اسی طرح مل ملکر
مین اپنا دل دھوتا تو بہت اچھا تھا آپ فقرا کو بہت دوست رکھتے تھے اور اونکی عزت
اور حرمت کیا کرتے اور فقرا کے معتقد بھی بہت تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک بار آپنے حجامت
بنوا کر حجام کو ایک دینار دیا لوگون نے کہا اسے اسراف کہتے ہین آپ نے فرمایا جسمین
مروت نہین اوسمین دین بھی نہین لا دین لمن لا مروۃ لہ۔

نقل کیا ہی - کہ ایک شخص اکثر آپ کو گھورا کرتا تھا آپ نے فرمایا جسطرح فضول بکنا مکروہ ہی اوسی طرح بلا ضرورت دیکھنا بھی اچھا نہین ہی -

نقل کیا ہی - کہ جب حضرت امام محمد اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ مین کسی مسئلہ مین اختلاف ہوتا تو جو آپ فرماتے اوسپر وہ دونون عمل کیا کرتے آپکا قاعدہ تھا کہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا ادب حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے زائد کرتے لوگون نے آپ سے سبب دریافت کیا آپ نے کہا امام محمد رحمہ اللہ نے دین کیلیے علم حاصل کیا ہی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے علم کو عزت کا ذریعہ بنایا ہی اور عہدۂ قضا جسے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے باوجود تازیانے کھانیکے قبول نہین کیا تھا انھون نے قبول کرکے اپنے اوستاد کی اتباع ترک کی -

نقل کیا ہی کہ ہارون رشید امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہمراہ آپکی ملاقات کو آیا آپ نے اپنے پاس اوسے آنے نہ دیا اور کہا مین دنیادار اور ظالمون سے ملنا نہین چاہتا پھر اپنی والدہ کے سخت اصرار سے دونون کو آنے دیا تھوڑی دیر بیٹھکر چلتے وقت ہارون رشید نے ایک اشرفی نذر دی آپ نے واپس کردی اور فرمایا مین نے اپنا مکان حلال روپیہ کے عوض فروخت کیا ہی اوسکی قیمت صرف کیلیے میرے پاس موجود ہی اور مین نے اللہ سے دعا کی ہی کہ جب وہ روپیہ صرف ہوجائے تو مجھے دنیا سے اوٹھا لینا مجبوراً دونون واپس آئے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے آپکے خادم سے پوچھا کہ آپ کے پاس اب صرف کو کیا مقدار باقی ہی اوسنے کہا دس درم چاندی باقی ہی امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے آپ کی خرچ کا حساب کرکے معلوم کرلیا کہ اتنے روز آپ اور زندہ رہینگے اوسقدر دن گذرنے کے بعد آپ نے فرمایا آج حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ نے انتقال فرمایا آپ کی والدہ سے دریافت کیا گیا معلوم ہوا کہ آج تمام شب آپنے عبادت کی پھر سجدہ ہی مین انتقال کیا -

نقل کیا ہی - کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ حالت بیماری مین مین نے آپکو دھوپ مین

قرآن شریف پڑھتے دیکھکر کہا کہ دھوپ سے ہٹ آیئے آپنے فرمایا مین اپنے نفس کی اتباع کرنا پسند نہین کرتا اوسی شب کو آپ نے انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی - کہ آپ نے وصیت کی تھی مجھے دیوار کے نیچے دفن کرنا مطابق وصیت آپ دفن کیے گئے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اوسی طرح ابتک آپکی قبر باقی ہی

نقل کیا ہی - کہ ایک شخص نے خواب مین آپکو ہوا پر اوڑتے اور یہ کہتے دیکھا کہ آج مین نے قید خانہ سے رہائی پائی بیدار ہوکر وہ شخص آپ سے خواب کی تعبیر پوچھنے آیا آپ کے انتقال کا حال سنکر خود ہی اوسے تعبیر معلوم ہوگئی - آپ کی وفات کے وقت آسمان سے ندا آئی کہ داؤد طائی اپنے مقصود کو پہونچے اور اللہ اونسے راضی ہوا - رحمۃ اللہ علیہ -

باب ۲۳ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ عالم علوم ظاہر و باطن تھے آپکے تصانیف بجد ہین آپ صاحب خلق و مروت اور اپنے وقت کے شیخ المشائخ تھے آپ کی ولادت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے زمانے مین ہوئی اور بغداد مین وفات پائی -

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو عبداللہ خفیف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ پیران طریقت مین پانچ بزرگ سب سے زائد قابل اتباع ہین ایک حضرت حارث محاسبی دوسرے حضرت جنید بغدادی تیسرے حضرت رویم جو تھے حضرت ابن عطا پانچوین حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہم یہ پانچون بزرگ اقتدا اور اعتقاد کے لائق ہین حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اس کہنے سے یہ مطلب نہین ہی کہ سوا انکے کسی کی اتباع نہ کرے معاذ اللہ - اور بزرگان دین کا قول ہی کہ حضرت ابو عبداللہ خفیف رحمہ اللہ بھی مثل ان پانچ بزرگون کے ہین گو خود آپ نے انکسار کی وجہ سے اپنے کو شمار نہین کیا -

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ کو اپنے باپ کے ترکے مین سے تیس ہزار درم ملے آپ نے بیت المال مین داخل کرادیے اور کہا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ یعنی قدریہ اس امت کے مجوس ہین اور مجوس کا ترکہ مسلمان کو نہ لینا چاہیے چونکہ میرا باپ گروہ قدریہ مین سے تھا اور مین مسلمان ہون اسلیے مین اوسکے مال سے ترکہ نہین لے سکتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ مشتبہ کھانے کیطرف ہاتھ بڑھاتے تو آپکی اونگلیان ٹھہر جاتین اور آپ کو اوسکا مشتبہ ہونا معلوم ہوجاتا اور ہاتھ کھینچ لیتے ایکبار آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کے یہان گئے اور بھوکے تھے اونکے کسی پڑوسی کے یہان شادی سے کھانا آیا تھا وہ اونھون نے آپ کے سامنے رکھا جب آپ نے ہاتھ بڑھایا اونگلیان ٹھہر گئین آپ نے نوالہ جلدی سے منھ مین رکھ لیا کسی طرح وہ نوالہ حلق سے نہ اوترا آپ نے باہر جاکر نوالہ تھوک دیا اور چلے گئے کچھ دنون کے بعد حضرت جنید رحمہ اللہ آپ کو ملے اور اوسدن کا واقعہ پوچھا آپ نے فرمایا مجھپر یہ خدا کا احسان ہی کہ جب مشتبہ کھانے پر ہاتھ بڑھاتا ہون انگلیان ٹھہر جاتی ہین اوسدن بھی یہی ہوا مگر جبرًا مین نے تمھاری دلشکنی کی خیال سے منھ مین رکھ لیا نوالہ حلق سے نہ اوترا باہر آکر مین نے اُسے تھوک دیا یہ بتاؤ کہ یہ کھانا کہان کا تھا اونھون نے صاف کہدیا کہ ہمسایہ مین ایک شخص کے یہان شادی تھی اور وہین سے وہ کھانا آیا تھا پھر حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا آج میرے یہان چلیے آپ اونکے ساتھ گئے اونھون نے سوکھی روٹی جو موجود تھی آپ کے سامنے رکھدی آپ نے تناول فرماکر کہا درویشون کی مدارات کے لیے یہی بہت ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا تیس برس تک سوا میرے کوئی میرے راز سے واقف نہین ہوا پھر یہ مرتبہ مجھے اللہ نے دیا کہ سوا اوسکے دوسرا میرے راز سے واقف نہو سکا اور فرمایا پہلے جب مین کسیکو نماز پڑھنے پر نازان دیکھتا تھا تو مجھے سوچ پیدا ہوتا تھا کہ نہین ا

Marfat.com

معلوم اسکی نماز قبول ہوئی یا نہین مگر اب مجھے یقین کامل ہوگیا کہ ہرگز ایسے شخص کی نماز قبول نہین ہوتی ہے اور آپکو حساب مین بہت دخل تھا اسی لیے آپ کو محاسبی کہتے ہین آپ نے فرمایا اہل محاسبہ کو چند خصلتون کی وجہ سے مراتب عالی حاصل ہوتی ہین اول کسی حالت مین اللہ کی قسم نہ کھائے دوسرے جھوٹ نہ بولے تیسرے کسی سے وعدہ نہ کرے لیکن اگر کرے تو اوسکو پورا بھی ضرور کرے چوتھے ظالم پر بھی لعنت نہ کرے پانچوین کسی سے بدلے کا طالب نہو اور کسی کے لیے بد دعا نہ کرے چھٹے کسی کے کفر یا شرک یا نفاق کی شہادت نہ دے ساتوین ظاہراً و باطناً کسیطرح گناہ کا قصد نہ کرے اور گناہون سے بچتا رہے آٹھوین کسی پر اپنا بار نہ ڈالے بلکہ حتی الامکان دوسرے کا بار دفع کرنیکی کوشش کرے نوین لوگون سے نا امید ہوکر طمع کو منقطع کردے دسوین مرتبہ بلند دنیا مین نہ چاہے اور سبکو اپنے سے اچھا جانے ان باتون پر عمل کرنے والے کو بہت فوائد حاصل ہوتے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی نزدیکی مین دل علم کا رقیب ہے اور فرمایا صبر احکام آلہی بجالانے کو کہتے ہین اور فرمایا قیام اسباب اللہ کی جانب سے سمجھنے کو اور بلا پر شاکر رہنے کو تسلیم کہتے ہین اور فرمایا خدا کے دشمنون سے قطع تعلق کو حیا اور دنیا ترک کرنیکو محبت آلہی کہتے ہین اور فرمایا باز پرس کیوجہ سے گناہ نہ کرنے کو خوف اور خلق سے بھاگنے کو انس خالق کہتے ہین اور فرمایا صادق اُسے کہتے ہین جسے خلق بُرا جانے اور وہ اس سے خوش رہے کہ خلق کو اوس کے حال سے واقفیت نہین ہے اور ہروقت اللہ سے پناہ مانگتا رہے اور فرمایا خدا کا ہو جایا خودی کو مٹادے کہ یہ بہت اچھی بات ہے اور فرمایا جسنے اپنے نفس کو ریاضت سے مہذب بنایا اوسکو راہ راست ملتی ہے اور فرمایا جو بہشت کی نعمتون کا دنیا ہی مین طالب ہو اوسے صالح اور قانع درویشون کی صحبت اختیار کرنا چاہیے اور فرمایا جو مراقبہ اور اخلاص کرتا ہے اللہ اوسے مجاہدہ اور اتباع سنت عطا کرتا ہے اور فرمایا جو شخص غیب کے محل مین دل کی حرکتون پر واقف ہے اوسکے لیے یہ زائد بہتر ہے کہ

Marfat.com

اعضا کی حرکت پر آگاہ ہوجائے اور فرمایا عارف رضا کے خندق مین اوترتے ہین اور صفا کے سمندر مین غوطے لگا کر وفا کے موتی پاتے ہین اور پھر پردہ خفا مین واصل الی اللہ ہوجاتے ہین اور فرمایا لوگ صیانت اور وفا اور شفقت پاکر اوس سے فائدہ حاصل کرتے ہین لیکن مجھے یہ چیزین نہین ملین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک کتاب تصنیف فرمارہے تھے ایک درویش نے آکر پوچھا کہ معرفت اللہ کا حق ہی بندے پر یا بندے کا حق ہی اللہ پر اگر یون کہا جائے کہ معرفت بندہ خود حاصل کرتا ہی تو بندے کا حق اللہ پر ثابت ہوتا ہی اور یہ جائز نہین ہی کہ اللہ پر بندے کا حق ثابت ہو اور اگر یون کہا جائے کہ معرفت بندے پر اللہ کا حق ہی تو بھی درست نہین کیونکہ اوسکے حق کا حق ادا کرنا چاہیے آپ اس پیچیدہ تقریر کا مضمون سمجھکر دنگ ہوگئے اور تصنیف کرنا ترک کردیا دوسرا مضمون یہ ہی کہ جب معرفت اللہ کا حق ہی تو اوسی کو ادا کرنا چاہیے تصنیف معرفت مین کرنا فضول ہی انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء یعنے جسکو تو دوست رکھتا ہی اوسکو ہدایت نہین کرسکتا بلکہ اللہ جسکو چاہتا ہی ہدایت کرتا ہی۔ دوسرا مطلب یہ ہی کہ معرفت اللہ کا حق ہی بندے پر اسوجہ سے کہ اوسنے بندے کو معرفت عطا کی ہی پس بندے کو اوسکا حق ادا کرنا لازمی ہی جیسے ہر حق کہ بندہ عبادت سے ادا کریگا دراصل اوسی کا حق ہوگا اور اُسی کی توفیق سے ہوگا پس بندے کا حق ہی کہ اوسکے حق کو ادا کرے پھر آپ نے کتاب تصنیف کرنا شروع کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ وفات کے وقت آپ کے پاس ایک درم بھی نہ تھا گو آپ کے باپ کی میراث مین بہت زمین آپ کو ملی تھی مگر ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ شریعت کی اتباع کی وجہ سے آپ نے اوسکو نہین لیا تھا اور اُسی تنگدستی اور قناعت کی حالت مین آپ نے وفات فرمائی + رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب ۲۲ حضرت ابو سلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو سلیمان دارائی رحمہ اللہ واقف شریعت ماہر طریقت تھے آپ کی لطف کیوجہ سے لوگ آپ کو ریحان القلوب اور اہتدا ار الجاالعین کہتے تھے دارا ملک شام مین ایک قصبہ کا نام ہے اور آپ وہان کے رہنے والے تھے اسلیے آپکو دارائی کہتے ہین۔

نقل کیا ہے کہ حضرت احمد حواری رحمہ اللہ آپ کی مرید کہتے ہین کہ ایکبار شبکو مین نے خلوت مین نماز ادا کی اور اوسکی وجہ سے مجھے بہت راحت ملی مین نے یہ ماجرا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو ضعیف ہے ابتک تجھے خلوت اور جلوت کی کیفیت سی واقفیت نہین ہوئی حالانکہ دنیا مین خلوت ہو یا جلوت کوئی چیز اللہ سے روکنےوالی نہین ہے

نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے تھے ایکبار شب کو عبادت کے بعد مین نے دعا کے لیے ہاتھ اوٹھائے لیکن سردی کی وجہ سے ایک ہاتھ بغل مین دبا لیا اوسی شبکو مین نے خواب دیکھا کہ اے سلیمان جو ہاتھ تو نے دعا کو پھیلایا تھا اوسکو ہمنے اوسکا ثواب دیا اگر دوسرا ہاتھ بھی تو پھیلائے ہوتا تو اوسے بھی ثواب دیتے اوسوقت سے سردی گرمی ہر زمانہ مین مین نے دعا کیلیے دونون ہاتھ اوٹھانا ضروری سمجھ لیا اور فرمایا ایک بار مین غافل سو گیا قریب تھا کہ میرے وظیفہ کا وقت فوت ہو جائے مین نے ایک حور کو خواب مین دیکھا کہ کہہ رہی ہے پانچسو برس سے مین تمھارے لیے آراستہ کیجا رہی ہون اور تم ایسے غافل سو رہے ہو مین جاگا اور اپنا وظیفہ پڑھا اور فرمایا ایکبار مین نے ایک حور کو بہت روشن پیشانی دیکھکر اوس سے پوچھا یہ روشنی کیسی ہے اوسنے کہا ایک رات کو تم اللہ کے خوف سے روئے تھے وہ آنسو میرے منھ پر اوبٹن کیطرح مل دیے گئے اوسی کی یہ چمک اور روشنی ہے۔ اور فرمایا میرا قاعدہ تھا کہ نمک لاکر روٹی پر چھڑک کر کھا لیتا ایک بار اوس نمک مین تل ملا ہوا تھا مین ناواقفیت مین کھا گیا اوسکی سزا مین

Marfat.com

ایک سال تک مجھے عبادت الٰہی مین مزہ نہین ملا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے
ہین خیال کرنا چاہیے کہ جہان ایک تل کی گنجایش نہو وہان وہ گنہگار جنھون نے سو اگناہون
کے نیکی نکی ہو کیا کرینگے۔ اور فرمایا جب مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو اپنے ایک دوست سے
کہتا وہ اوسے رفع کردیتا ایک بار مین نے اوس سے کچھ مانگا اوسنے کہا تم کبتک مانگا
کروگے اوسدن سے مین نے خلق سے مانگنا چھوڑدیا اور فرمایا مین خلیفۂ وقت کو برا
جانتا تھا مگر کبھی لوگون کے سامنے اوسکی برائی اس خوف سے نہین کی کہ شاید لوگ
میرے قول کو پسند کرین اور مین اوس سے خوش ہوکر بے خلاصی کی حالت مین مرجاؤن
اور فرمایا مین نے ایک شخص کو مکہ معظمہ مین دیکھا کہ سوا زمزم کے کوئی پانی نہین پیتا تھا
مین نے اوس سے کہا اگر زمزم خشک ہوجائے تو تو کیا پیئے گا اوسنے کہا جزاك الله خيرا
اللہ تمکو اس نصیحت کا بدلہ دے مین عرصہ سے زمزم پرست تھا اب مین نے اوسکی
پرستش تمھاری نصیحت سنکر ترک کردی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ آپ احرام کے وقت لبیك
نہین کہتے تھے اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام سے کہا
کہ اپنی قوم کے ظالمون سے کہدو کہ مجھے یاد نہ کیا کرین کیونکہ جو ظالم مجھے یاد کرتا ہی مین
اوسے لعنت سے یاد کرتا ہون اور آپ نے فرمایا جو شخص حج مین مال مشتبہ کو صرف
کرتا ہی لبیك کہتے وقت حکم الٰہی ہوتا ہی لا لبيك ولا سعديك حتى ترد ما في يديك
یعنے جبتک مال حرام حج مین صرف کریگا تیرے لیے حضوری اور نیکی نہین ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت فضیل رحمۃ اللہ کے صاحبزادے کو خوف بہت تھا لوگون
نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ سے پوچھا آپ کے صاحبزادے کی مزاج مین اسقدر خوف الٰہی
کیون ہی اونھون نے کہا گناہون کی کمی کی وجہ سے اس واقعہ کو لوگون نے آپکے
سامنے بیان کیا آپ نے کہا گناہ کی کمی خوف کا باعث نہین ہوتا بلکہ گناہ کی زیادتی

Marfat.com

کی وجہ سے خوف بھی زائد ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے حضرت صالح بن عبدالکریم رحمۃ اللہ سے پوچھا کہ رجا اور خوف دونون مین کون چیز اچھی ہی آپ نے فرمایا اچھا تو یہ ہی کہ دونون ہون اگر نہو سکی تو رجا ضرور ہونا چاہیے یہ قول لوگون نے آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا میرے نزدیک خوف کیوجہ سے سب عبادتین ہوتی ہین اور رجا تمام عبادتون سے بے پروا کردیتی ہی اور فرمایا اللہ سے ڈرنا چاہیے کہ آگ اُسکا عذاب ہی یا آگ سے ڈرنا چاہیے کہ آگ اللہ کا عذاب ہی اور فرمایا دنیا اور آخرت سب کی اصل خوف ہی اور جب رجا خوف پر غالب ہوتی ہی تو دل پر آفت آتی ہی اور اگر ہمیشہ خوف رہتا ہی تو عبادت زائد ہوتی ہی اگر کبھی کبھی خوف ہوتا ہی تو خرابی آتی ہی اور آپ نے حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ سے فرمایا جب تم لوگون کو خوف ورجا پر عمل کرتے دیکھو تو اگر ممکن ہو تم خوف ہی پر عمل کرو حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی خدا سے اسقدر ڈر کہ تو اوسکی رحمت سے ناامید نہو جائے اور خدا سے اتنی امید رکھ کہ اوسکے عذاب سے بیخوف نہو جائے اور فرمایا پہلے شوق کو دل مین جگہ دے اوسکے بعد خوف کو تاکہ خوف شوق کو اوٹھا وے اور فرمایا نفس کے خلاف بات کرنا سب سے اچھا ہی اور فرمایا ہر چیز علامت ہی رونا ترک کرنا ذلت وخواری کی علامت ہی اور ہر چیز کیلیے زنگ مقرر ہی پیٹ بھر کے کھانا صفائی دل کیلیے زنگ ہی اور فرمایا احتلام عذاب ہی اسلیے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے ہوتا ہی اور پیٹ بھر کر کھانیوالے کو چھ چیزین پیش آتی ہین پہلے عبادت مین مزہ نہین ملتا دوسرے حکمت کی یادداشت مین حافظہ کمزور ہو جاتا ہی تیسرے لوگون پر شفقت کرنے سے مجبور ہو جاتا ہی چوتھے عبادت ناگوار ہوتی ہے پانچوین خواہش نفس زائد ہوتی ہی چھٹے اوسکو پاخانے سے فرصت نہین ہوتی مسجد مین جاکر نماز ادا کرے اور اللہ سوا اپنے دوستون کے کسی کو بھوکا رہنے کی لذت نہین دیتا اور گرسنگی آخرت کی اور سیری دنیا کی کنجی ہی گرسنہ کی حاجات دینی و دنیوی

بر آتے ہین اور نفس ذلیل اور دل نرم ہوتا ہی اور علوم آسمانی اوسپر ظاہر ہوتے ہین اور فرمایا مین دن بھر نماز پڑھنے سے شکم اکل حلال کا ایک لقمہ کم کھانا اچھا جانتا ہون کیونکہ آفتاب غروب ہونیکے بعد رات ہوتی ہی مگر ایماندار کیلیے پیٹ بھر کے کھانا رات کی مثل ہی۔ اور فرمایا دنیا کے خواہشون پر وہ شخص صبر کرتا ہی جسکے دل مین نور رہتا ہی اور وہ نور آخرت کی طرف مائل کر کے دنیا سے جدا کر دیتا ہی اور فرمایا جو شخص جسے دوست رکھتا ہی اور اوسپر صبر نہین کر سکتا وہ اوس چیز پر کیونکر صبر کریگا جسکو دوست ہی نہین رکھتا ہی اور فرمایا منزل مقصود سے پلٹ آنے والا مقصد سے محروم رہتا ہی اور فرمایا جسے زندگی مین تھوڑا اخلاص بھی حاصل ہوا ہو وہ خوش حال ہی اور اخلاص اختیار کرنیوالا وساوس اور مکروہات سے بچتا ہی اور فرمایا اعمال صالح تھوڑے ہین اور فرمایا صادق اپنے دل کا حال بیان کرنا چاہتا ہی تو زبان اوسکی مدد نہین کرتی ہی اور صدق دل کا زیور ہی اور فرمایا صدق کی سواری پر سوار ہو اور حق بات کی تلوار ہاتھ مین لے اور اللہ کو انتہا اپنے مقصد کی جان اور فرمایا رضا کے ساتھ قناعت بجائے زہد کے ہی یہ اول مقام رضا اور وہ اول مقام زہد ہی اور فرمایا اللہ کے ایسے بندے بھی ہین جو رضا کے معاملے کے ساتھ صبر پر نظر کرتے ہوے شرماتے ہین کیونکہ صبر مین صابر گویا صبر کا دعویٰ کرتا ہی اور رضا مرضی الٰہی ہی پس صبر کو بندے کے ساتھ اور رضا کو اللہ کے ساتھ تعلق حاصل ہی اور فرمایا رضا اسکا نام ہی کہ نہ طالب جنت ہو نہ خائف دوزخ اور فرمایا ہر مقام سے اللہ نے مجھے حصہ دیا مگر رضا کی مین نے صرف بو سونگھی ہی اوسپر یہ حال ہی کہ اگر اللہ تمام عالم کو دوزخ مین ڈالے تو سب مجبوری سے اور مین خوشی سے دوزخ مین جاؤنگا اور اگر دوزخ کے ساتون طبقون کا عذاب میری داہنی آنکھ کو دیا جاے تو کبھی مجھے اسکا خیال نہوگا کہ بائین آنکھ کو کیون نہ دیا اور فرمایا خود بینی ترک کرنیکو تواضع کہتے ہین اور جو نفس کو نہین پہچانتا تو اضع نہین کر سکتا اور جو شخص دنیا کو

Marfat.com

ہیچ نہ سمجھے زاہد نہین ہو سکتا اور فرمایا اللہ سے دور کرنیوالی چیزون کی ترک کرنیوالے کو
زاہد کہتے ہین اور زہد کی علامت یہ بھی ہے اگر تجھے اللہ تین روپیہ والا کمل دے تو تو
پانچ روپیہ والے کمل کا طالب نہو اور فرمایا کسی کے زہد پر گواہی نہ دو کیونکہ زہد دل
مین پوشیدہ ہوتا ہے البتہ پرہیزگاری ظاہر مین بھی معلوم ہوتی ہے اور فرمایا زبانی زہد
بھی روپیہ اشرفی کی محبت سے اچھا ہے اور فرمایا زبان بند رکھنے سے انسان بہت عیبون
سے محفوظ رہتا ہے اور فرمایا بھوکا رہنا عبادت کے لیے ضروری ہے اور فرمایا تمام
گناہ دنیا کی دوستی کرنے سے ہوتے ہین اور فرمایا تصوف اسکو کہتے ہین کہ انسان
تمام تکالیف کو من جانب اللہ سمجھکر صبر کرے اور ماسوی اللہ کو ترک کردے اور فرمایا
امور دنیا مین سوچ کرنا آخرت کا پردہ ہے اور امور آخرت کا خیال کرنا اچھا پھل ہے
اور فرمایا عبرت حاصل کرنے سے علم بڑھتا ہے اور تفکر سے خوف زیادہ ہوتا ہے اور فرمایا
مین عبادت مین اسقدر آفت دیکھتا ہون کہ معصیت کی حاجت نہین اور فرمایا آنکھ
سے رونا اور دل سے فکر عقبیٰ کرنا چاہیے اور فرمایا بیکار عمر گذرنے کا غم اسقدر ہے کہ
اگر تمام عمر انسان اوسپر رویا کرے تو بھی وہ غم ختم نہین ہو سکتا اور فرمایا مسلمان کو چاہیے
کہ دل کو فکر دنیا سے خالی کرکے اللہ کی عبادت اور گریہ وزاری کیا کرے اور فرمایا جب
بندہ عبادت کرتا ہے تو حکم الٰہی سے فرشتے بہشت کے میدانون مین ہر عبادت کے
مقابلہ مین ایک درخت لگاتے ہین جب بندہ عبادت ترک کردیتا ہے وہ بھی درخت
لگانا چھوڑ دیتے ہین۔ اور فرمایا ناصح کے طالب کو روز و شب کی اختلاف پر غور کرنا
چاہیے اور فرمایا نیکی کرنے والے کو بہت جلد اللہ اوسکا بدلہ دیتا ہے اور فرمایا جو شخص
صدق دل سے خواہش نفسانی کو ترک کرتا ہے اللہ اپنے فضل و کرم سے خواہش
نفسانی کو اوس سے دور کردیتا ہے اور فرمایا جو شخص نکاح یا سفر یا بات کرتا ہے اوسکا
رخ دنیا کی طرف ہے البتہ زن صالحہ اور سفر مطابق حکم شرع اور حق بات دین کیلیے

Marfat.com

ہوتی ہے اور فرمایا جس عبادت کا حظ تجھے دنیا مین نہین ملتا عقبیٰ مین بھی اوسکے ثواب سے محروم رہیگا کیونکہ حصول حظ قبول کی علامت ہے اور فرمایا وہ سرد آہ جو درویش نامرادی کے وقت کرتا ہے ہزار سال کی عبادت سے ثواب مین زائد ہے اور فرمایا حاجت کے موافق سخاوت کرنا بہتر ہے اور فرمایا زاہدون کا انتہائی مرتبہ متوکلین کی ابتدائی مرتبہ کے برابر ہے اور فرمایا اگر غافلون کو معلوم ہوجائے کہ ہمنے دنیا مین غفلت کی تو اس صدمہ مین مرجائین اور فرمایا سوتے ہوے عارف کو اللہ وہ مراتب دیتا ہے جو نماز پڑھنے والے غیر عارف کو نہین دیتا اور فرمایا جب عارف کے دل کی آنکھ کھلجاتی ہے تو ظاہری آنکھین بند ہوجاتی ہین یعنی پھر وہ سوا خدا کے کسی کو نہین دیکھتا ہے اور فرمایا اللہ کی نزدیکی جب حاصل ہوتی ہے کہ بندہ دین و دنیا کو اوسکے لیے ترک کردے اور فرمایا اگر معرفت کو اللہ جسم بنا کر ظاہر کرے تو کوئی اوسکے دیدار کی تاب نہ لاسکے اور اوسکے سامنے تمام روشنیان تاریک ہوجائین اور فرمایا معرفت خاموشی سے نزدیک ہے اور فرمایا جسکا دل ذکر الٰہی سے روشن ہوجاتا ہے اوسکو کسی چیز کی حاجت نہین رہتی جو تکلیفین عبادت مین اوسے پیش آتی ہین وہ اُنھین ذریعۂ نجات سمجھتا ہے اور فرمایا دنیا مین صبر سے اچھی کوئی چیز نہین اور صبر کی دو قسمین ہین ایک اوس چیز پر صبر کرنا جسکا تو طالب نہین دوسرے اوس چیز پر صبر کرنا جسکا تیرا نفس طالب ہے اور اللہ نے اوس سے منع کیا ہے اور فرمایا شکر نعمت پر اور صبر بلا پر ایسی چیز ہے جسمین شر نہین ہے اور فرمایا خود بین خدمت کی حلاوت سے محروم ہے اور فرمایا جسقدر مین نے اپنے کو خراب کر رکھا ہے اس سے زائد خلق مجھے خراب نہین کرسکتی اور فرمایا آخرت اور بہشت ترک دنیا سے حاصل ہوتی ہے اور فرمایا جس دل مین دنیا کی محبت ہوتی ہے اوسمین آخرت کی محبت نہین سما سکتی اور فرمایا حکیم دنیا کو ترک کرکے نور حکمت پاتا ہے اور فرمایا دنیا کا مرتبہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر سے بھی کم ہے اور فرمایا جو شخص نفس کو مارکے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے

Marfat.com

اد سے جنت ملتی ہی اور فرمایا اللہ کہتا ہی جو بندے مجھسے شرم کرتے ہین مین اونکی عیوب
چھپاتا ہون اور اونکی خطائین معاف کرتا ہون۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے اپنے ایک مرید سے کہا اگر کوئی دوست تیرے خلاف بات
کہے تو تو غصہ مین اوسے سخت نہ کہ کیونکہ احتمال ہی کہ وہ تجھسے زائد سخت کلامی کرے
وہ مرید کہتا ہی مین نے اس قول کی آزمائش کی تو آپ کے قول کے مطابق پایا۔
نقل کیا ہی کہ حضرت احمد حواری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک بار آپ صاف لباس
پہنے ہوے تھے آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ جیسے لوگون مین اسوقت میرا لباس
صاف ہی اسی طرح سب کے دلون سے میرا دل بھی صاف ہوتا۔
نقل کیا ہی کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ اسد رحمہ محتاط تھے کہ اکثر
فرمایا کرتے کچھ اقوال صوفیۂ کرام مجھے معلوم ہوے ہین مگر جبتک دو گواہ یعنے قرآن اور
حدیث اون اقوال کے شاہد نہونگے ہرگز مین اونپر عمل نہ کرونگا۔
نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین کہا کرتے تھے الٰہی جو شخص تیرے احکام کی پابندی
نہین کرسکتا کیونکر تیری خدمت کے قابل ہوسکتا ہی الٰہی جسکو تیری نافرمانی کرنے
سے عار نہین ہی وہ کیونکر تیری رحمت کا امیدوار ہوسکتا ہی۔ آپ نے علم حضرت
معاذ بن جبل رحمہ اللہ سے بھی حاصل کیا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ وفات کے قریب لوگون نے آپ سے کہا کچھ خوشخبری دیجے کیونکہ آپ
ایسے اللہ کے یہان جاتے ہین جو غفور ہی آپ نے فرمایا بلکہ مین ایسے اللہ کی خدمت مین
جاتا ہون جو گناہ صغیرہ کا حساب لیتا ہی اور گناہ کبیرہ پر عذاب کرتا ہی یہ فرماکر انتقال کیا
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا
کیا آپ نے فرمایا اوسنے مجھپر رحمت اور عنایت کی مگر خلق مین مشہور ہونا بہت مجھے
نقصان رسان ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب ۲۳ حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ عابد متدین زاہد متمکن تھے آپ امام وقت اور مقبول خلائق اور واعظ تھے آپ کے کلام سے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ کو بہت فتوح ہوئے خلیفہ ہارون رشید آپ کے ساتھ بہت تواضع سے پیش آتا ایکبار آپ نے کہا اے ہارون تیرے تمام شرف سے تواضع کا شرف زائد ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اپنے کو کچھ نہ سمجھنا تواضع ہی اور فرمایا اگلے لوگ دوا کے مثل تھے کہ مریض اونسے شفا پاتے تھے اس زمانے کے لوگ درد ہین کہ صحیح کو بیمار کر دیتے ہین اور فرمایا اچھا طریقہ قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہی اور فرمایا طمع بہت بری چیز ہی اور فرمایا ایک زمانہ وہ تھا کہ واعظ وعظ کہنے کو دشوار سمجھتے تھے جیسے اب علم پر عمل کرنا دشوار سمجھا جاتا ہی اور ایک وقت وہ تھا کہ واعظ کم تھے جیسے اب عالم کم ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ جب آپ بیمار پڑے تو مین آپکا قارورہ لیکر ایک حکیم کے یہان گیا مگر وہ آتش پرست تھا راہ مین ایک بزرگ نے مجھسے پوچھا کہ کہان جاتا ہی مین نے واقعہ بیان کیا اونھون نے فرمایا تعجب کی بات ہی کہ خدا کا دوست خدا کے دشمن سے مدد طلب کرے تو لوٹ جا اور حضرت محمد سماک رحمۃ اللہ سے کہہ کہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و بالحق انزلناہ و بالحق نزل پڑھین مین نے آکر آپ سے سب ماجرا بیان کیا آپ نے یہ آیت پڑھی فوراً صحت ہو گئی پھر مجھسے فرمایا وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے

نقل کیا ہی۔ کہ آپ حالت نزع مین فرماتے تھے الٰہی تو جانتا ہی کہ مین گناہ کرتے وقت بھی تیرے دوستون کو دوست رکھتا تھا اوسکے صلہ مین مجھے بخشدے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مجرد تھے لوگون نے کہا نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا مین دو شیطانون

کی طاقت نہین رکھتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی وفات کے بعد لوگون نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اوسنے مجھے بخشدیا لیکن جو رتبہ عیالداروں کو رنج اور مصیبت برداشت کرنے کے عوض مین ملتا ہی وہ دوسرے کو نہین ملتا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۲۵ حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمہ اللہ یگانۂ جہان مقتداے زمان تھے لوگ آپکو لسان الرسول کہا کرتے تھے آپ نے متابعت سنت بیحد فرمائی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ حضرت علی بن موسی رضا رحمہما اللہ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اور حضرت اسحق بن زاہر یہ الحنظلی اونٹ کی مہار پکڑے ہوے تھے اسیطرح آپ نیشاپور پہونچے اوسوقت آپ کمل کا کرتہ اور نمدے کی ٹوپی پہنے ہوے تھے اور کندھے پر کتابونکا تھیلا تھا آپ بڑے واعظ تھے آپکی ہدایت سے پچاس ہزار آدمی راہ راست پر آئے

نقل کیا ہی۔ کہ دو برس تک آپ قید رہے اسلیے کہ آپ نے قرآن کو مخلوق نہین کہا گو آپ نے بہت اذیتین اوٹھا ئین یہانتک کہ قید بھی ہوے قیدخانے مین آپکا دستور تھا کہ ہر جمعہ کو غسل کرکے نماز کیلیے باہر نکلتے لیکن لوگ آپکو دروازے کے باہر آنے نہ دیتے آپ قیدخانے مین واپس جاکر کہتے اے اللہ مین نے اپنا فرض ادا کیا اب تجھے اختیار ہی جب آپ نے قیدخانے سے رہائی پائی اوسی زمانے مین عبداللہ بن طاہر حاکم نیشاپور نیشاپور مین آیا اہل شہر اوسکے سلام کو گئے اہل دربار سے اوسنے پوچھا اب کوئی نامی شخص ایسا تو باقی نہین رہا جو میرے سلام کو نہ آیا ہو لوگون نے کہا حضرت احمد حرب اور حضرت محمد بن اسلم رحمہما اللہ یہ دونون بزرگ سلام کے لیے نہین آئے ہین یہ دونون عالم ہین اور کبھی بادشاہ کے سلام کو نہین آتے اوسنے کہا مین خود انکے سلام کو جاونگا پہلے

Marfat.com

حضرت احمد حرب رحمہ اللہ کے پاس گیا حضرت احمدؒ سر جھکائے تھے جب سر اوٹھایا تو عبداللہ بن طاہر کیطرف دیکھکر فرمایا تم خوبصورت ہو لیکن اس خوبصورتی کو اللہ کی مخالفت اور نافرمانی کرکے مسخ نہ کرنا پھر عبداللہ بن طاہر حضرت محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی دروازے پر گیا آپ نے اوسے اندر آنے کی اجازت نہ دی چونکہ جمعہ کا دن تھا وہ دروازے پر کھڑا رہا جب آپ جمعہ کی نماز کو باہر نکلے عبداللہ بن طاہر گھوڑے سے اوتر پڑا اور آپ کے قدمون پر گرا اور کہا اے اللہ چونکہ مین بد ہون اسلیے تیرا دوست مجھسے دشمنی رکھتا ہی اور چونکہ تیرا دوست نیک ہی مین اوسے دوست رکھتا ہون اپنے فضل سے اور اس نیک کے طفیل مین مجھ بد کو بخشدے۔

نقل کیا ہی۔ آپ نے نیشاپور سے طوس مین آکر سکونت اختیار کی جس مسجد مین کہ آپ نیشاپور مین نماز پڑھا کرتے تھے وہان وہ مسجد اور تمام مسجدون مین متبرک سمجھی جاتی تھی چونکہ زیادہ آپ نے طوس مین بسر کی اسلیے آپ کو طوسی کہتے ہین اور در اصل آپ عرب کے رہنے والے تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے دروازے پر نہر تھی مگر آپ نے اس خیال سے کبھی اوس نہر سے پانی نہین لیا کہ یہ نہر لوگون کی ملک ہی جب وہ نہر خشک ہوگئی تو آپ نے کنوئین سے پانی کھینچکر اوسے بھرا اور ایک آبخورہ پانی اوسکا اپنے صرف مین لائے ایک عرصہ کے بعد پھر آپ نیشاپور مین تشریف لائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ روم مین ایک بزرگ نے دیکھا کہ شیطان ہوا سے زمین پر گرا اور قریب تھا کہ زمین مین دھنس جائے اون بزرگ نے اوس سے پوچھا تیرا یہ حال کیون ہوا اوسنے کہا اسوقت حضرت محمد بن اسلم رحمہ اللہ وضو کرتے کرتے تھکھارے تھے اوسکے خوف سے میری یہ حالت ہوگئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی عادت تھی کہ قرض لیکر درویشون کو دیا کرتے تھے ایکبار

ایک یہودی نے آکر کہا میرا جو قرض آپ پر ہی اوسے ادا کیجیے آپ کے پاس کچھ نہ تھا اور اوسی وقت آپ نے قلم بنایا تھا قلم کا تراشہ پڑا تھا آپ نے یہودی سے کہا اسے لیجا اوسنے اوسے اوٹھالیا اور وہ سب تراشہ سونا ہو گیا تھا یہودی نے خیال کیا جس دین مین ایسے ایسے بزرگ ہون کہ جنکا تراشۂ قلم سونا ہو جائے ہرگز وہ دین باطل نہین ہوسکتا اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ نیشاپور مین وعظ کہ رہے تھے لوگون نے پوچھا العلماء ورثۃ الانبیاء مین کون لوگ داخل ہین اونھون نے حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ کی طرف اشارہ کرکے کہا وہ ایسے لوگ ہوتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ نیشاپور مین علیل ہوے تو ایک شخص نے آپ کی ہمسایہ مین خواب دیکھا کہ آپ فرمارہے ہین الحمد للہ آج مین نے رنج سے رہائی پائی بیدار ہوکر وہ آپ سے خواب بیان کرنے آیا تو آپکا انتقال ہو چکا تھا آپ کے جنازے پر وہ گدڑی اور کمل جو آپ کی پاس تھا ڈالدیا گیا تھا راہ مین دو عورتون نے یہ کیفیت دیکھکر کہا افسوس آج حضرت محمد بن اسلم رحمۃ اللہ نے انتقال فرمایا اور دنیا اونکو فریب نہ دیسکی جو کچھ اونکے پاس تھا وہ اُسے اپنے ساتھ لے گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۲۲ حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ عالم زاہد متقی پرہیزگار تھے ایک جماعت کثیرہ آپکی معتقد تھی حضرت یحیی بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ جب مین مرجاؤن تو میرا سر حضرت احمد حرب رحمہ اللہ کے پاؤن پر رکھنا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپکی والدہ نے اپنے گھر کا پالو مرغ ذبح کرکے پکایا اور آپ سے کھانے کو کہا آپ نے فرمایا ایک بار اس مرغ نے پڑوسی کے کوٹھے پر جاکر چند دانے

Marfat.com

کھائے تھے اور وہ پڑوسی لشکری تھا مین اس مرغ کو نہ کھاؤنگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار حجام آپکا خط بنا رہا تھا اور آپ ذکر الٰہی مین مشغول تھے اوسنے کہا تھوڑسی دیر رک جائیے تاکہ لب کے بالون کو درست کر دون آپ نے فرمایا مین اپنا کام کر رہا ہون تو اپنا کام کر آخر کار کئی مقام سے آپکا لب کٹ گیا مگر آپ نے ذکر الٰہی موقوف نہ کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو کسی دوست نے خط لکھا مگر اوسکے جواب دینے کی آپ کو مہلت ہی نہین ہوتی تھی بدشواری تمام ایکبار آپ نے ایک مرید سے یہ جواب لکھوایا کہ آئندہ تم مجھے خط نہ لکھنا مجھے جواب دینے کی فرصت نہین ہوتی ہی اور تم اللہ کی یاد سے غافل نہ رہو۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے اسطرح اپنے صاحبزادے کو توکل کی رغبت دلائی کہ ایک سوراخ بتا کر اونسے کہدیا تھا کہ جس چیز کی تمھین ضرورت ہوا کرے اس سے مانگ لیا کرو اور اپنی بی بی سے کہدیا تھا کہ سوراخ کے دوسری جانب سے وہ چیز رکھدیا کرو ایک زمانہ تک یہی ہوا ایکبار آپکی بی بی کہین گئی تھین اور آپکے صاحبزادے نے سوراخ کے پاس جا کر کھانا مانگا اللہ نے اوس سوراخ سے کھانا اونھین دیدیا وہ کھانے لگے اتنے مین آپ کی بی بی آئین لڑکے سے پوچھا تجھے کھانا کہان سے ملا اونھون نے کہا جہان سے روز ملتا تھا حضرت احمد حرب رحمہ اللہ نے بی بی سے کہا اب تم کوئی چیز سوراخ مین نہ رکھا کرو کیونکہ مطلب اصلی حاصل ہوگیا اب بلا واسطہ اللہ اسکو دیگا۔
نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ فرماتے ہین مین نے ایک بار آپ سے ایک کلام سنا اوسکے بعد سے ابتک چالیس برس ہوگئے ہین مگر میرا دل روزانہ زائد روشن ہوتا جاتا ہی اور اوس کلام کا ذوق روزانہ ترقی پاتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ حجرے مین عبادت کر رہے تھے اور بارانی شدت سے

Marfat.com

برس رہا تھا خیال ہوا کہ اگر مکان ٹپکا تو سب کتابین خراب ہو جاینگی ندا ے غیبی ہوئی اے احمد اوسی گھر مین جاؤ جہان کشائش ہو فوراً وہ خطرہ آپ کے دل سے دور ہو گیا اور آپ بے فکری سے تمام رات عبادت مین مشغول رہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار سادات آپ کی ملاقات کو آئے آپ نے اونکی بیحد تعظیم کی آپکا ایک لڑکا بہت شریر گھر سے رباب بجاتا ہوا گستاخانہ اون سادات کے قریب آیا سادات کو اوسکی حرکت بری معلوم ہوئی آپ نے فرمایا اسکا قصور معاف کر دیجیے اسکی ولادت کا یہ قصہ ہی کہ ایک پڑوسی کے گھر مین بادشاہ کے یہان سے کھانا آیا تھا اوسنے مجھے بھی کھلایا اور اوسی شبکو اس لڑکے کا نطفہ قائم ہوا اسلیئے یہ شریر اور بے ادب ہی۔

نقل کیا ہی بہرام نامی ایک آتش پرست تجارت پیشہ آپ کے پڑوس مین رہتا تھا اوسکا مال سفر مین ٹھگون نے لوٹ لیا آپ لوگون کے ہمراہ اوسکی غمخواری کو گئے آپ کی بہت تعظیم کی چونکہ وہ زمانہ قحط کا تھا اوسنے خیال کیا شائد آپ کھانا کھانے آئے ہون دعوت کرنیکا خیال کیا آپ اوسکے اس ارادہ پر واقف ہو گئے اور اوس سے کہا ہم کھانا کھانے نہین آئے ہین چونکہ تمھارا مال جاتا رہا ہی اسلیئے غمخواری کو آئے ہین اوسنے کہا ہان مال تو گیا مگر اوسکی وجہ سے تین شکر مجھپر واجب ہوے ایک یہ کہ اور لوگ میرا مال لے گئے مین نے کسی کا مال نہین لیا دوسرے نصف مال میرے پاس باقی ہے تیسرے مال گیا مگر دین مرا سلامت ہی آپنے اپنے ہمراہیون سے کہا یہ نصیحتین ہین لکھ لو پھر اوس سے کہا تو آگ کی کیون پرستش کرتا ہی اوسنے کہا تا کہ قیامت مین آگ مجھے نہ جلائے اور اللہ کا قرب حاصل کرا دے آپنے فرمایا آگ اسقدر کمزور ہوتی ہی کہ اگر چھوٹا سا بچہ اوسپر تھوڑا سا پانی ڈالدے تو بجھ جائیگی دوسرے ستر برس سے تم اسکی پرستش کرتے ہو اب تک اسنے تمھارا ساتھ کیا

وفا کی جو قیامت مین وفا کی امید ہوا وسکے دل مین آپ کے فرمانے کا اثر ہوا ور
کہنے لگا اگر آپ میرے چار سوالون کا کافی جواب دیدین تو مین مسلمان ہو جاؤن وہ
سوال یہ ہین کہ اللہ نے مخلوق کو کیون پیدا کیا اور اگر پیدا کیا تو رزق کیون دیا اور اگر
رزق دیا تو پھر کیون مارا اور اگر مارا تو پھر کیون جلائیگا آپ نے فرمایا مخلوق کو اسلیے پیدا
کیا کہ اوسکی خالقیت کو پہچانین رزق اسلیے دیا کہ اوسکی رزاقی جانین مارا اسلیے کہ اوسکی
قہاری معلوم کرین پھر اسلیے جلائیگا کہ اوسکی قادری سے آگاہ ہون پھر اوسنے کہا مین آگ
کی آزمائش کرنا چاہتا ہون آپ نے دیر تک اپنا ہاتھ آگ مین رکھا کچھ اثر آگ نے نہ کیا
وہ یہ حال دیکھکر مسلمان ہو گیا اوسکے مسلمان ہونے کے بعد آپ چیخ مار کے بیہوش
ہو گئے دیر کے بعد جب ہوش آیا تو لوگون نے بیہوشی کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا
جب بہرام مسلمان ہوا تو ندائے غیبی ہوئی کہ ستر برس کے بعد بہرام ایمان لایا اور
تو ایک مدت سے مسلمان ہی دیکھین تو آخری وقت کیا لاتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ تمام عمر مین کبھی رات کو نہین سوئے لوگون نے کہا اگر کبھی کبھی
آپ استراحت فرمالیا کرین تو کیا قباحت ہی آپ نے فرمایا جسکے لیے دوزخ دہکائی
جاتی ہو اور جنت آراستہ کیجاتی ہو اور اوسے یہ معلوم نہو کہ کہان اوسکا ٹھکانا ہی اوسے
نیند کیونکر آسکتی ہی آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ فلان شخص میری غیبت
کرتا ہی تو مین اوسکو زر و سیم دیتا کیونکہ جسکی کوئی غیبت کرتا ہی اوسکے لیے ثواب ہوتا ہی
اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اوسکی عبادت کرو اور دنیا مین نہ پھنسو اسلیے کہ دنیا مین
پھنسنے والا بلا اور مصیبت مین گرفتار ہوتا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۶ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ زاہد زمانہ عابد یگانہ تھے آپ حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ کے

Marfat.com

مرید اور حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ کے پیر تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ سن بلوغ سے آخر عمر تک کوئی دم آپ یاد الٰہی سے غافل نہ رہی
اور صدق و اخلاص مین آپ نے زندگی بسر کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ ہمارے زمانے کے صدیق ہین آپ کے ارشادات شناخت نفس اور اوسکے مکر و فریب سے بچنے مین بہت ہین آپ لوگون سے کہا کرتے تھے کہ اگر مخلوق میرے بعد تمسے پوچھے کہ تمنے حاتم سے کیا سیکھا تو یہ نہ کہنا کہ ہمنے علم و حکمت سیکھی ہی بلکہ کہنا ہمنے اونسے دو چیزین سیکھین ایک خرسندی اوس شی پر جو اپنے قبضہ مین ہی دوسرے نا امیدی اوس شی سے جو اپنے قبضہ مین نہین ہی
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا شائستہ کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا جو خالق سے ڈرے اور خلق سے نا امید ہو۔ آپ کی صحبت مین بیٹھکر بہتون نے مراتب علیا حاصل کیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی اور اتفاق سے آپ کے سامنے اوسکا ریاح صادر ہوا وہ شرمندہ ہوئی آپ نے اوس سے کہا مین بہرا ہون آواز سے مسئلہ پوچھ پھر اوسنے بلند آواز سے مسئلہ پوچھا آپ نے جواب دیدیا اور اوسوقت صرف اوس عورت کی شرمندگی مٹانے کیلیے آپ بہرے بن گئے تھے تاکہ وہ سمجھے کہ ریاح صادر ہونے کی انکو خبر نہین ہوئی اوسکے بعد جبتک وہ عورت زندہ رہی آپ بہرے بنے رہے اسی لیے آپ کو اصم کہتے ہین
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ نے بلخ مین وعظ کہتے کہتے فرمایا الٰہی اس محفل مین جو سب سے زائد گنہگار ہو اوسکو بخشدے اور وہان ایک کفن چور بھی تھا جب شب کو وہ قبرستان مین جاکر کفن چرانے کو قبر کھولی تو آواز آئی آج ہی تو حاتم اصم کی محفل مین بخشا گیا ہی اور آج ہی پھر گناہ کرنے پر آمادہ ہی اوس نے اپنے فعل سے توبہ

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد رازی رحمہ اللہ کہتے ہین مین نے کبھی آپ کو غصہ کرتے نہین دیکھا سوا ایک مرتبہ کے اوسکا قصہ یہ ہی کہ آپ بازار مین جا رہے تھے آپ کے ایک شاگرد نے بقال سے کچھ قرض لیا تھا اور بقال بہت سخت کلامی سی اپنے دام مانگ رہا تھا آپ نے فرمایا اسقدر سخت کلامی نہ کر اوسنے کہا مدت سے انپر میرے دام باقی ہین سخت کلامی نہ کرون تو کیا کرون مین تو ابھی دام لے لونگا غصہ مین آکر آپ نے اپنی چادر زمین پر ڈالدی تمام بازار سونے سے پر ہو گیا اور حالت غیظ مین آپ نے بقال سے کہا اپنے دام بھر سونا لے لے اگر زائد لیگا تو تیرا ہاتھ خشک ہو جائیگا اوسنے بسبب طمع اپنے دام سے زائد لیا فوراً ہاتھ خشک ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکی دعوت کرنے آیا تین شرطون پر آپ نے دعوت منظور کی ایک یہ کہ جہان مین چاہونگا بیٹھونگا دوسرے جو چاہونگا کھاؤنگا تیسرے جو مین کہون تمھین کرنا ہوگا دعوت مین جا کر جوتون کے پاس آپ بیٹھے اور اپنے پاس سے دو ٹکیان نکالکر تناول فرمائین جب دستارخوان سے اوٹھے تو میزبان سے کہا کہ ایک توا گرم کرلاؤ جب وہ آیا تو آپ نے اوس گرم توے پر کھڑے ہو کر کہا مین نے دو ٹکیان کھائی ہین پھر اوس پر سے اوتر کر حاضرین محفل سے کہا اگر تمھارا یہ اعتقاد ہو کہ قیامت مین ذرے ذرے کا حساب دینا ہوگا تو اس جلتے توے پر کھڑے ہو سب نے کہا ہمارا یہ اعتقاد تو ضرور ہی لیکن ہم اس توے پر کھڑے نہین ہو سکتے آپ نے فرمایا جب تم اس توی پر کھڑے ہو کر صرف اسوقت کا حساب نہین دے سکتے تو قیامت کی زمین پر جو سراسر آگ ہو گی کھڑے ہو کر تمام عمر کا حساب کیونکر دوگے اللہ تعالی فرماتا ہی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم یعنے قیامت کے دن تمام نعمتونکا سوال تمسے کیا جائیگا۔ کچھ اسطرح آپ نے بیان کیا کہ گویا میدان حشر سب کے سامنے تھا اور سب اہل محفل بیقرار ہو کر رو دئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی مالدار نے آپ کو کچھ مال دینا چاہا آپ نے نہ لیا اور فرمایا مجھے

Marfat.com

خوف ہی کہ مال لیکر تیرے مرنے کے بعد مجھے اللہ سے یہ کہنا پڑیگا کہ زمین کا روزی دینے والا مر گیا اب تو میری خبر لے۔ کسی نے آپ سے پوچھا آپکو روزی کہان سے ملتی ہی آپنے فرمایا اللہ کے خزانہ سے اوسنے کہا آپ لوگون کو دھوکا دیکر اونکا مال کھاتے ہین آپنے کہا مین نے کبھی تیرا مال بھی کھایا ہی اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تو مسلمان ہو جاتا اوسنے کہا آپ یون ہی حجت کیا کرتے ہین آپ نے کہا مین حجت نہین کرتا بلکہ قیامت کے دن اللہ اپنے بندون سی حجت طلب کریگا اوسنے کہا یہ سب باتین ہی باتین ہین آپنے فرمایا انکو باتین خیال نہ کر یہ وہ پسندیدہ احکام ہین کہ انھین کی وجہ سے تیرے باپ پر تیری مان حلال ہوئی پھر اوسنے پوچھا کیا درصل آپ کو آسمان ہی سے روزی ملتی ہی آپ نے فرمایا میری روزی کیا تمام عالم کی روزی آسمان سی آتی ہی اللہ جلشانہ فرماتا ہی وفی السماء رزقکم وما توعدون اوسنے کہا اگر ایسا ہی ہی تو آپ ایک جگہ پر لیٹ رہیے تو مین دیکھون کیونکر آپ کو روزی ملتی ہی دو سال تک آپ ایک گھوارے مین لیٹے رہے برابر روزی آپ کے منھ مین اللہ کیطرف سے آتی تھی پھر اوسنے پوچھا کہ آپنے کسی کو بغیر بوئے کاٹتے ہوے بھی دیکھا ہی آپ نے فرمایا ہان تیرے سر کی بال ہی ہین کہ تو بغیر بوئے کاٹتا ہی پھر اوسنے کہا آپ ہوا یا زمین مین جائیے دیکھون آپ کو کیونکر روزی ملتی ہی آپ نے فرمایا اللہ ہوا پر طائرون کو اور زمین پر چیونٹیون کو رزق دیتا ہی وہ خاموش ہوا اور توبہ کی۔ پھر آپ سے نصیحت کا طالب ہوا آپنے فرمایا خلق سی طمع ترک کرکے خالق کی عبادت اسطرح کر کہ سوا اوسکے کوئی نجانے اور مخلوق کی خدمت کرتا کہ مخلوق تیری خدمت کرے۔ اور کسی شخص نے آپ سے پوچھا آپ کہان سی رزق پاتے ہین آپنے فرمایا وللہ خزائن السموات والارض مجھے اللہ کے خزائن زمین و آسمان سی رزق ملتا ہی نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ سے پوچھا کہ آپ روزی کی تلاش کرتے ہین یا نہین اونھون نے کہا تلاش کرتا ہون آپنے پوچھا وقت سے پہلے

Marfat.com

یا وقت سے پیچھے یا وقت ہی پر تم روزی تلاش کرتے ہو امام احمد حنبل رحمہ اللہ حیت پر رہے اسوجہ سے کہ اگر کہون وقت سے پہلے تو یہ کہینگے تم وقت ضایع کرتے ہو اور اگر کہون وقت سے پیچھے تو یہ کہین گے جو چیز گذر گئی اوسکی تلاش فضول ہے اگر کہون وقت ہی پر تو یہ کہینگے موجود شئی کو تلاش کرنا بیکار ہے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ اسکا جواب یون دینا چاہیے تھا کہ تلاش روزی ہمپر نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت جو اس سے باہر ہو اوسکی تلاش بے سود ہے اور روزی ہمکو ڈھونڈھتی ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے روزی خود تمھارے پاس آتی ہے ہم اوسے کیون ڈھونڈین۔ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا علینا ان نعبدہ کما امرنا وعلیہ ان یرزقنا کما وعدنا ہمین اللہ کی عبادت کرنا چاہیے جو اوسنے ہمین حکم کیا ہے اور اللہ ہمین رزق دیگا جو اوسنے وعدہ کیا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت حامد لفاف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ فرمایا کرتے تھے ہر صبح کو شیطان مجھے بہکانے آتا ہے اور مجھسے پوچھتا ہے آج تو کیا کھائیگا کیا پہنے گا کہان رہیگا مین جواب دیتا ہون کہ موت کھاؤن گا کفن پہنون گا قبر مین رہونگا شیطان یہ کہکر چلا جاتا ہے تو بڑا سخت مرد ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایکبار آپ جہاد کو جانے لگے بی بی سے کہا چار مہینے کی خرچ کے لیے تھین کسقدر روپیہ دون بی بی نے کہا جتنی میری زندگی آپ جانتے ہون آپ نے فرمایا زندگی میرے ہاتھ مین نہین ہے اونھون نے کہا پھر میری روزی کیونکر آپکے ہاتھ مین ہو سکتی ہے آپ جہاد مین شریک ہوے ایک شخص نے آپ کو مارا اور آپ کے قتل کرنے کو تلوار نکالی کسی طرف سے آکر اوسکے ایک تیر لگا اور خود ہی مرگیا آپ نے فرمایا تو نے مجھے مارا یا مین نے تجھے۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے نصیحت چاہی آپ نے فرمایا اگر دوست کا طالب ہے تو اللہ کافی ہے اگر ہمراہی چاہتا ہے تو کراما کاتبین کافی ہین اگر عبرت چاہتا ہے دنیا

Marfat.com

کافی ہی اگر مونس چاہتا ہی قرآن کافی ہی اگر شغل چاہتا ہی عبادت کافی ہی اگر واعظ چاہتا ہی مرگ کافی ہی اور اگر میری باتین تجھے ناپسند ہوئی ہون تو دوزخ تیرے لیے کافی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت حامد لفاف رحمہ اللہ سے پوچھا تم کس حال مین ہو اونھون نے کہا سلامت اور عافیت مین آپنے فرمایا سلامت پل صراط پر گذرنے کے بعد اور عافیت جنت مین داخل ہونیکے بعد ہی۔ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ کی کیا آرزو ہی آپ نے فرمایا کہ عافیت سے دن گذرے لوگون نے کہا آپ کو تو ہر وقت عافیت حاصل ہی آپ نے فرمایا مین عافیت اُسے سمجھتا ہون کہ دن بھر مین کوئی گناہ مجھسے نہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے بیان کیا فلان شخص نے مال بہت جمع کیا ہی آپ نے پوچھا کیا زندگی بھی جمع کی ہی کہا نہین آپ نے فرمایا پھر مال جمع کرنا مردے کو بیکار ہی کسی نے آپ سے کہا اگر آپ کی کوئی حاجت ہو تو بیان کیجیے آپنے فرمایا میری یہ حاجت ہی کہ نہ تو مجھے دیکھے اور نہ مین تجھے دیکھون کسی نے آپ سے پوچھا آپ نماز کیونکر پڑھتے ہین آپ نے فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہی وضو کرتا ہون اور باطنی وضو یعنے توبہ کرکے مسجد مین داخل ہوتا ہون اور مسجد حرام کو دیکھتا ہون اور مقام ابراہیم کو اپنے سامنے اور جنت کو داہنی طرف اور دوزخ کو بائین طرف اور پل صراط کو زیر قدم رکھتا ہون اور موت کو پیچھے اور اللہ کو سامنے سمجھتا ہون اور دل اللہ کی طرف متوجہ کرکے تعظیم کے ساتھ تکبیر کہتا ہون اور حرمت کے ساتھ قیام اور ہیبت کے ساتھ قرأت اور عاجزی کے ساتھ رکوع اور عجز کے ساتھ سجدہ اور بردباری کے ساتھ قعدہ کرتا ہون اور نہایت شکر گذاری کے ساتھ سلام پھیر کر نماز ختم کرتا ہون۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ علما کی جماعت کی طرف گذرے فرمایا اگر تمھین گذرے ہوے دن پر افسوس ہی اور آج کو غنیمت جانتے ہو اور کل جو پیش آئیگا اوس سے

Marfat.com

خائف ہو تو خیر ورنہ تمھارے لیے دوزخ ہی اور فرمایا اللہ جلشانہ نے تین چیزین تین چیزون مین رکھی ہین فراغت عبادت مین اخلاص خلق سے نا امیدی مین نجات عبادت کے بجالانے مین تاکہ نجات کی امید مین انسان اللہ کا فرمانبردار بندہ بنے اور فرمایا کبر حرص خود آرائی کی حالت مین موت سے ڈرنا چاہیے کیونکہ تکبر کرنے والے کو اللہ مثل متکبرون کے اور حرص کرنیوالے کو مثل حارصون کے اور خود آرائی کرنیوالے کو مثل خود آراؤن کے موت دیتا ہی اور فرمایا اس زمانے مین امرا اور سلاطین سے زائد کبر و غرور عالمون اور زاہدون کو ہی اور فرمایا آراستہ باغون پر غرور نہ کرو کیونکہ جنت سے زائد دنیا کے باغ آراستہ نہین ہو سکتے اور عبادت پر غرور نہ کرو کیونکہ ابلیس باوجود کثرت عبادت مردود بارگاہ الٰہی ہوا اور کثرت کرامت پر غرور نہ کرو کیونکہ یوشع علیہ السلام کے زمانہ مین قوم بنی اسرائیل مین بلعم باعور ایک شخص بڑا زاہد تھا لیکن غرور کیوجہ سے اللہ تعالیٰ نے اوسکے حق مین فرمایا فمثلہ کمثل الکلب اوسکی مثال کتے کے مانند ہی اور فرمایا زہاد اور علما کی صحبت پر غرور نہ کرو۔ کیونکہ ثعلبہ نے گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مگر اوسے کچھ مفید نہوئی اور فرمایا دین والون کو تین موتین پیش آتی ہین موت الابیض یعنے گرسنگی اور موت الاسود یعنے صبر و تکلیب اور موت الاحمر یعنے خرقہ پوشی اور فرمایا جو شخص دن رات مین ایک منزل قرآن اور چند حکایات صلحا نہ پڑھے اوسکا دین نہ رہنے کا خوف ہی اور فرمایا دل کی پانچ قسمین ہین۔ مردہ دل۔ یہ کافرون کے لیے ہی۔ بیمار دل۔ یہ گنہگارون کے لیے ہی غافل دل۔ یہ شکم خوارون کے لیے ہی واژگون دل۔ یہ یہودیون کے لیے ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وقالوا قلوبنا غلف اور کہتے ہین ہمارے دل پردے مین ہین صحیح دل۔ یہ صاحب دلون کیلیے ہی اور فرمایا عمل کرتے وقت اللہ کو ناظر جان اور بات کہتے وقت اللہ کو سمیع جان اور خاموشی کے وقت اللہ کو خاموشی کے سبب سے واقف جان اور فرمایا شہوت تین قسم کی ہوتی ہی

Marfat.com

ایک کھانے مین دوسرے بولنے مین تیسرے دیکھنے مین پس کھانے مین اللہ پر بھروسا کر
اور بات سچ کہہ اور دیکھنے سے عبرت حاصل کر اور فرمایا عمل صالح کرتے وقت ریا کو دخل نہ دے
اور بولتے وقت طمع کو دور کر اور مروت اور سخاوت کر کے احسان نہ جتا اور جو چیز
تیرے پاس ہو اوسمین کنجوسی نہ کر اور فرمایا حرص سے لینے والا اور سب کی منع کرنیوالا
منافق ہی اور فرمایا جہاد کی تین قسمین ہین ایک جہاد مخفی یعنے شیطان سی ایسا جہاد کرنا
کہ وہ لعین عاجز ہو جائے دوسرے جہاد علانیہ یعنے فرائض کا ادا کرنا تیسرے کفار سے
جہاد کرنا یہانتک کہ اونھین مارے یا خود مر جائے اور فرمایا انسان کو نفس کی ساتھ سختی
اور مخلوق کے ساتھ بردباری کرنا چاہیے اور فرمایا ابتدا زہد کی توکل ہو اور وسط صبر اور آخر
اخلاص ہی اور فرمایا ہر چیز کے لیے زینت مقرر ہی اور عبادت کی زینت خوف ہی اور
خوف کی علامت امید سے کوتاہی کرنا ہی پھر یہ آیت پڑھی الا تخافوا و لا تحزنوا یعنے یہ کہ
نہ ڈرو اور نہ خوف کرو اور فرمایا مرضی الٰہی پر راضی رہنے والے کو اللہ دوست رکھتا ہی
اور ایفاے وعدہ کرنے سے مرتبہ زائد ہوتا ہی اور فرمایا تعجیل کرنا حرکت شیطانی ہی مگر
مہمان کے آگے کھانا رکھنے مین اور میت کی تجہیز و تکفین مین اور بالغہ کے نکاح مین اور
اداے دین مین اور گناہ سے توبہ کرنے مین تعجیل اولی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کوئی چیز کسی سے نہین لیتے تھے لوگون نے اسکا سبب پوچھا
آپ نے فرمایا لینے مین میری ذلت اور اوسکی عزت ہوتی ہی اور نہ لینے مین برعکس
ایکبار کسی سے آپ نے کچھ لیا تعجبا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے منظور تھا
کہ اوسے مجھسے زائد عزت حاصل ہو جائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ بغداد مین گئے خلیفہ نے آپ کو بلایا اوسکے سامنے جا کر آپ
نے کہا السلام علیک یا زاھد اوسنے کہا مین زاہد نہین ہون بلکہ آپ زاہد ہین آپ
نے فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد ہی قل متاع الدنیا قلیل ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے

Marfat.com

کہدو کہ یہ پونجی دنیا کی قلیل ہے اور تو نے قلیل پر قناعت کی پس تو زاہد ہوا مین دنیا اور آخرت پر بھی قانع نہین ہوتا پھر مین کیونکر تیرے خیال کے مطابق زاہد ہو سکتا ہون۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ صوفیون مین صاحب مرتبہ اور بزرگ تھے بلکہ اس فرقہ کے پیشوا اور مقتدی تھے آپ بڑے شب بیدار اور فاقہ کش تھے آپکو صغر سنی ہی مین کشائش حاصل ہوئی آپ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الست بربکم کہا اور مین نے بلیٰ جواب دیا آپ تین برس کے سن مین تمام رات اپنے ماموں حضرت محمد بن سوار رحمۃ اللہ کے ساتھ عبادت کیا کرتے تھے ایک دن آپ نے اُنسے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ عرش کے آگے تا ابد مین سر بسجدہ ہون اوُنھون نے کہا اس واقعہ کو کسی سے بیان نہ کرنا اور ایک بار ہر شب کو اللہ معی اللہ ناظری اللہ شاہدی کہہ لیا کرو آپ نے اس دعا کو روزانہ پڑھنا اختیار کیا کچھ دن کے بعد اوُنھون نے کہا اب سات بار یہ دعا پڑھا کرو آپ سات بار پڑھنے لگے پھر کچھ دن کے بعد اوُنھون نے کہا اب یہ دعا پندرہ بار پڑھا کرو اور تا زیست کبھی ترک نہ کرنا آپ نے پندرہ بار پڑھنا اختیار کیا اسکے بدولت ایک حلاوت آپ کو پیدا ہوئی کئی برس تک آپ پندرہ بار یہ دعا پڑھتے رہے پھر گوشہ نشینی اختیار کر کے عبادت الٰہی مین بدل و جان مشغول ہوے۔ آپ فرماتے ہین کہ پھر مین نے قرآن پڑھا جب مین سات برس کا ہوا تو ہمیشہ روزہ رکھنے لگا اور جو کی روٹی سے افطار صوم کرتا تھا بارہ برس کے سن مین مجھے ایک مسئلہ درپیش ہوا جسے کوئی حل نہ کر سکا مین نے بصرے کا سفر کیا وہان حضرت حبیب حمزہ رحمۃ اللہ نے جو بڑے عابد و زاہد تھے اوسکو حل کر دیا کچھ دنون مین نے اونکی خدمت مین فیوض حاصل کیے پھر تستر کو واپس آیا اور معمول کر لیا کہ دنکو روزہ

Marfat.com

رکھتا اور شبکو ایک ادقیہ یعنے چار تولہ ساڑھے چار ماشہ جو کی روکھی ٹکیا کھاتا پھر مین نے کچھ
دنون تین شبانہ روز روزہ رکھا اور اسی قدر ٹکیا سے افطار کیا پھر سات شبانہ روز پھر پچیس
شبانہ روز مین نے روزہ رکھا اور اسی قدر وزن کی ٹکیا سے افطار کیا حضرت مصنف رحمۃ اللہ
فرماتے ہین کہ بعض روایت مین ہی کہ ستر شبانہ روز کے بعد آپ نے افطار کیا اور کبھی چالیس
شبانہ روز کے بعد صرف ایک بادام تناول فرمایا اور آپ نے فرمایا ہی کئی برس تک مین نے
اپنے کو بھوکا اور آسودہ ہوکر آزمایا شروع مین تو البتہ بھوکے رہنے سے کمزوری اور آسودہ
ہونے سے قوت معلوم ہوتی تھی لیکن آخر مین بھوک سے قوت اور آسودگی سے کمزوری معلوم
ہونے لگی مین نے دعا کی ای اللہ مجھے یہ قوت عطا کر کہ آسودگی کو گرسنگی مین اور گرسنگی کو
آسودگی مین تیرے ہی جانب سے خیال کرون آپ اکثر شعبان مین روزے رکھا کرتے تھے
اسلیے کہ اس مہینہ مین روزے رکھنے کی فضیلت احادیث سے ثابت ہی اور ماہ رمضان
مین صرف ایکبار کچھ تناول فرماتے اور تمام مہینہ قیام وصیام مین گذار دیتے اور فرمایا
توبہ عام خاص نافرمان فرمانبردار سب پر فرض ہی تستر مین لوگون نے آپ کی کفر کا فتوی
دیا مگر آپ نے کچھ نہین فرمایا پھر اپنا تمام مال و اسباب خیرات کرکے مکہ معظمہ روانہ ہوے
اور نفس سے عہد کرلیا کہ اب مجھسے کچھ نہ مانگنا جب آپ فاقے کرتے ہوے کوفہ مین داخل
ہوے تو نفس نے آپ سے کہا اب تو بھوک کی بہت شدت ہی اگر آپ مجھے روٹی اور مچھلی
یہان دیدین تو مین مکہ معظمہ تک آپ سے کچھ نہ مانگون گا کوفہ مین آپ نے دیکھا کہ ایک مقام
پر اونٹ چکی مین بندھا چکی کو کھینچ رہا ہی چکی کے مالک سے پوچھا دن بھر کی مشقت
کے عوض مین تم اونٹ کے مالک کو کیا دیتے ہو اوسنے کہا دو دینار آپ نے فرمایا
اونٹ کو کھولدو اور مجھے اوسکے عوض باندھ دو شام کو مجھے ایک دینار دینا اوس نے
منظور کیا دن بھر آپ نے چکی کھینچی شب کو جب ایک دینار ملا تو روٹی اور مچھلی تناول
فرماکر کہا ای نفس یاد رکھ کہ جب تو مجھسے کچھ مانگے گا اسی طرح تمام دن مشقت کرنا ہوگی

پھر آپ مکہ معظمہ مین داخل ہوکر حج سے فارغ ہوے اور بہت بزرگان دین سے ملاقات کی اوسکے بعد حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے مرید ہوکر تستر واپس آئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ پیٹھ دیوار سے نہ لگاتے اور پاؤن نہ پھیلاتے اور سوال کا جواب نہین دیتے تھے۔ ایکبار آپ کے پاؤن کی اونگلیون مین چار مہینے تک درد رہا اوسکی وجہ سے آپ اونگلیون کو باندھے رہے ایک شخص نے سبب پوچھا آپنے کچھ جواب نہ دیا پھر وہ شخص مصر مین جاکر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ملا تو دیکھا کہ اونکی پاؤن کی اونگلیان بھی بندھی ہوئی ہین سبب پوچھا اونھون نے کہا چار مہینے سے اونگلیون مین درد ہی اسی لیے باندھے ہوے ہون حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ جسدن سے انکے پاؤن مین درد ہوا اور انھون نے اونگلیان باندھین اوسیدن حضرت کے بھی درد ہوا اور آپ نے بھی اونگلیان باندھین پھر اون درویش نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے سامنے حضرت سہل کا ذکر کیا حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا سواے سہل کے ایسا کوئی نہین ہی کہ میرے درد سے آگاہ ہوکر میری اتباع کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار تستر مین آپ نے دیوار سے پیٹھ لگائی اور پاؤن پھیلاکر فرمایا سلونی عما بدالکم جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھو لوگون نے کہا سوا آج کے کبھی آپ نے دیوار سے پیٹھ نہین لگائی اور پاؤن نہین پھیلائے اور کسی کے سوال کا جواب نہین دیا آج آپ خود سوال کرنے کی لوگون کو اجازت دے رہے ہین اسکا کیا سبب ہی آپ نے فرمایا جبتک اوستاد زندہ رہے اوسکا ادب لازم ہی لوگون نے وہ دن اور تاریخ اور وقت لکھ لیا پھر دریافت سے معلوم ہوا کہ اوسی دن اوسی تاریخ اوسی وقت حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے انتقال فرمایا تھا۔

نقل کیا ہی کہ عمرو لیث ایک بار ایسا بیمار ہوا کہ اطبا علاج سے عاجز آگئے

Marfat.com

مایوس ہوکر اوسنے آپ کو بلایا اور دعا کا طالب ہوا آپنے فرمایا دعا اوس شخص کے حق مین قبول ہوتی ہی جو توبہ کرے پہلے تو توبہ کر اور قیدیون کو رہائی دے اوسنے تعمیل حکم کی پھر آپ نے دعا مین فرمایا اے اللہ جسطرح تو نے اپنی نافرمانی کی ذلت اسے دکھائی اوسی طرح میری عبادت کی عزت دکھادے آپکا یہ کلام ختم ہونے نہین پایا تھا کہ وہ صحیح وسالم ہوکر اوٹھ کھڑا ہوا اوسنے مال بیشمار آپ کی نذر کیا آپ نے قبول نہ کیا اور چلے آئے ایک مرید نے جو آپ کے ہمراہ تھا آپ سے کہا کہ اگر آپ نذر لے لیتے تو میرا قرض ادا ہوجاتا آپ نے فرمایا تجھے زر چاہیے تو دیکھ اوسنے جسطرف نظر کی سونا ہی سونا نظر آیا پھر آپنے فرمایا جسے اللہ نے یہ رتبہ دیا ہو وہ زر کا طالب نہین ہوسکتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سماع بہت سنتے تھے اور سماع سنتے وقت آپ کی یہ حالت ہوتی تھی کہ گو کیسی ہی سردی ہو مگر آپ پسینے مین غرق ہوجاتے تھے اوسوقت اگر علما آپ سے کچھ دریافت کرتے تو آپ فرماتے اسوقت مجھسے کچھ نہ پوچھو کیونکہ اسوقت میرا کلام تمھین مفید نہو گا۔

نقل کیا ہی کہ آپ پانی کی سطح پر چلتے مگر آپ کا پاؤن نہ بھیگتا لوگون نے پوچھا ہمنے سنا ہی آپ بغیر کشتی کے پانی پر چلتے ہین آپ نے فرمایا مسجد کے موذن سے پوچھو یہ راست گو ہی اوس سے جب دریافت کیا گیا تو اوسنے کہا اسکا تو مجھے علم نہین ہان اتنا جانتا ہون کہ ایکبار آپ حوض مین نہارہے تھے پاؤن پھسلا قریب تھا کہ گر پڑتے لیکن مین نے آپکو سنبھال لیا شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ آپ بڑے صاحب کرامت تھے لیکن آپ اپنے کو لوگون سے بہت چھپاتے تھے

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کے سامنے مسجد مین ہوا پر سے ایک کبوتر گرا آپ نے کہا شاہ کرمان مرگیا دریافت سے آپکا قول صحیح پایا گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ نماز جمعہ سے قبل آپ کے پاس آئے دیکھا کہ آپ کے

Marfat.com

قریب ایک سانپ بیٹھا ہی پوچھا کہ مین آؤن آپ نے فرمایا آؤ جب وہ قریب آئے تو فرمایا جو شخص آسمان کی حقیقت نہین جانتا وہ زمین کی چیزون سے ڈرتا ہی پھر پوچھا نماز کے بارے مین کیا کہتے ہو اون بزرگ نے کہا یہان سے جامع مسجد ایکدن رات کے فاصلہ پر ہی آپ نے اونکا ہاتھ پکڑا اور دم بھر مین جامع مسجد کے اندر تھے نماز کے بعد اون بزرگ نے لوگون کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا کلمہ پڑھنے والے بہت اور مخلص کم ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ شیر اور درندے آپ کے پاس آتے آپ اونھین کھانا دیتے اور مہربانی سے پیش آتے اسی لیئے ابتک آپ کے مقام سکونت کو بیت السباع کہتے ہین

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو جلدی جلدی پیشاب ہونے کا مرض ہو گیا تھا لیکن عبادت اور وعظ کے ختم تک پیشاب موقوف رہتا تھا اور دوسرے اوقات مین بہت جلد جلد پیشاب ہوا کرتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے اپنے ایک مرید کو اسد رحمہ اللہ اللہ کہنے کا خوگر کر دیا تھا کہ سوتے مین بھی وہ اللہ اللہ کہا کرتا ایک بار اوسپر چھت گر پڑی اور سر سے بہت خون نکلا ہر خون کے قطرے سے صورت اللہ کی پیدا تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا بصرہ مین ایک نانبائی بڑا صاحب ولایت ہی آپ کا ایک مرید بصرے گیا اوس نانبائی کو ڈاڑھی پر ڈھاٹا باندھے ہوے دیکھا دل مین کہنے لگا یہ کیسا صاحب ولایت ہی جو آگ کے خوف سے ڈھاٹا باندھے ہوے روٹی پکاتا ہی پھر اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام دیکر کہا تو نے پہلے ہی مجھے حقیر سمجھ لیا ہی میری بات سے تجھے کیا فائدہ ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار جنگل مین آپ کو ایک بڑھی عورت پریشان حال ملی آپ نے اوسے کچھ دینا چاہا اوسنے اپنا ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر مٹھی بند کر لی پھر مٹھی کھولی

Marfat.com

تو اوسمین سونا تھا آپ سے کہا تو جیب سے مال نکالتا ہی اوسے مجھے غیب سے ملتا ہی
یہ کہکر غائب ہو گئی آپ اوسے تلاش کرتے ہوے کعبہ پہونچے جب طواف مین مشغول ہوے
تو دیکھا کہ کعبہ اوس عورت کا طواف کر رہا ہی آپ اوسکے پاس گئے اوسنے کہا جو کعبہ دیکھنے
آتا ہی اوسے کعبہ کا طواف ضروری ہی اور جو بے اختیار ہو کر آتا ہی کعبہ اوسکا طواف کرتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے ایک بزرگ سے ملاقات کی جو دن رات دریا
مین رہتے اور پنجوقتہ نماز کو باہر آتے تھے لیکن اونپر پانی کچھ اثر نہین کرتا تھا اور
فرمایا مین نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور ایک چڑیا لوگون کو پکڑ پکڑ کر
جنت مین داخل کر رہی ہی مجھے خیال ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی ندا سنائی دی یہ دنیا کا تقوی
ہی آج صاحب تقوی کو جنت اوسکی وجہ سے مل رہی ہی اور فرمایا ایک بار
مین نے دیکھا کہ مین بہشت مین ہون اور وہان تین بزرگ شخصون سے مین ملا مین نے
اونسے پوچھا دنیا مین سب سے زائد کون چیز خوفناک آپ کو پیش آئی اونھون نے کہا
خاتمے کا خوف سب سے زائد خوفناک ہی اور فرمایا اللہ نے روح حضرت آدم علیہ السلام
کے جسم مین اپنے حبیب کے نام سے پھونکی اور اونکی کنیت ابو محمد رکھی اور تمام اشیا کی
ابتدا اپنے حبیب کے نام سے کی اور آپ کو خاتم الانبیا کا خطاب دیا اور فرمایا مین نے
شیطان کو خواب مین دیکھکر اوس سے دریافت کیا کہ کون چیز سخت زائد ہی اوسنے کہا بندون
کا اللہ کے ساتھ راز و نیاز اور فرمایا مین نے ایک مقام پر شیطان کو گرفتار کر کے کہا جبتک
تو توحید کو بیان نہ کریگا مین تجھے نہ چھوڑونگا اوسنے اس شد و مد سے مسئلہ توحید کی
شرح کی کہ ہرگز کوئی عارف نہین کر سکتا ہی اور فرمایا اکل حرام ترک کرنیوالے کو
بیحد اجر ملتا ہی اور فرمایا شراب سے پیٹ بھرنے کو مین پیٹ بھر کر کھانا کھانیسے اچھا
سمجھتا ہون لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا شراب سے انسان مست اور بے عقل
ہو جاتا ہی اور شہوت جاتی رہتی ہی لوگون کی غیبت نہین کر سکتا اور کھانا کھانیسے

Marfat.com

خواہش نفس زائد ہوتی ہے اور نفس اپنی مرادین طلب کرتا ہے اور فرمایا اوسکو خلوت
مفید نہین ہوتی جو اکل حلال سے محروم ہوا اور اکل حلال جسے اللہ دے وہی پا سکتا ہے
اور فرمایا بغیر بھوکے رہنے کی عبادت قبول نہین ہوتی اور فرمایا جو گرسنگی درویشی خواری
قناعت کو دوست رکھتا ہے اوسی کو درستی عبادت ملتی ہے اور فرمایا بھوکے کو شیطان
نہین بہکاتا اور فرمایا حرام روزی کھانے والے کے تمام اعضا گناہ کرنے کی طرف راغب
ہوتے ہین اور حلال روزی کھانیوالے کے تمام اعضا عبادت کیطرف متوجہ ہوتے ہین
اور فرمایا اللہ کا ذکر کرنا روزی ہے اور فرمایا مخلوق کی تین قسمین ہین ایک وہ جو اللہ کے لیے
نفس سے لڑے دوسرے وہ جو خالق کیلیے خلق سے لڑے تیسرے وہ کہ نفس کے لیے اللہ
سے لڑے اور فرمایا گناہ سے باز رہنے والے کو تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ اور فرمایا جس عمل
مین پیشوا کی پیروی نہین وہ نفس کیلیے عذاب ہے اور فرمایا جبتک بندہ اپنے کو نیست
کرکے اللہ کی عبادت نہین کرتا اوسکی عبادت قبول نہین ہوتی اور فرمایا سوا صدیق اور
شہید کے کسی کا دل کشادہ نہین ہوا اور فرمایا اوسوقت تک بندے کا ایمان کامل نہین
ہوتا ہے جبتک اوسکا عمل کامل نہو ورع سے اور ورع خلاص سے اور اخلاص مشاہدے
سے اور خلاص ماسوی اللہ کے ترک کرنیکو کہتے ہین اور فرمایا خوف کرنے والون مین
مخلص بہتر ہے اور مخلصون مین بہتر وہ لوگ ہین جنکا اخلاص موت تک رہے اور فرمایا
ریا کی تعریف اوس سے پوچھو جو مخلص ہو اور فرمایا مخلصون کو بلا اور آفت مین ڈالکر
اللہ تعالی آزماتا ہے اگر وہ ثابت قدم رہے تو اپنا قرب دیتا ہے ورنہ جدائی مین
مبتلا کرتا ہے۔ اور فرمایا خدا کی پرستش نہ کرنے والا خلق کی پرستش کرتا ہے اور فرمایا
سوا اللہ کے کسی شے سے دل کو آرام دینا حرام ہے اور فرمایا جو اوامر و نواہی پر عامل نہو
معرفت آلہی اوسے حاصل نہین ہوتی ہے اور فرمایا جس وجد و حال پر قرآن و حدیث
شاہد نہون باطل ہے اور فرمایا خودی کو فراموش کرنا پاکی حاصل کرتا ہے اور فرمایا

Marfat.com

ہمت وہ ہے کہ زیادہ طلب کرے جب تمام ہو مقصد تک پہونچے یا بیچ مین رہجائے اور اگر مقصد ظہور مین نہ آیا تو ضرور کوتاہی ہمت ہے۔ اور فرمایا جو کوئی ایک نفس سے دوسرے نفس کے ساتھ بغیر یاد الٰہی کے نقل کرتا ہے اوسکی عمر ضائع ہوتی ہے اور فرمایا عالم کا مرتبہ اورون سے زائد ہے اور علامت عالم کی یہ ہے کہ تقدیر ازلی پر راضی رہے اور علما کی تین قسمین ہین ایک عالم علوم ظاہری جو اپنے علوم ظاہری کو اہل ظاہر کے سامنے ظاہر کرتے ہین دوسرے عالم علوم باطنی جو اپنے علوم باطنی کو اہل باطن کے سامنے ظاہر کرتے ہین تیسرے وہ عالم ہین جنکا علم سوا اونکے اور اللہ کے کوئی نہین جانتا اور فرمایا جو شخص جان و مال کو اللہ پر فدا کرتا ہے اوسی کے لیے آفتاب اور ماہتاب کا طلوع اور غروب ہونا زیبا اور عمدہ ہے اور فرمایا سب سے بڑا گناہ جہل ہے اور فرمایا فقرا کو حقارت سے نہ دیکھو کیونکہ اکثر انمین نائب اور وارث انبیا کے ہوتے ہین اور فرمایا اتباع قرآن اور سنت اور اوامر و نواہی اور اکل حلال اور ادائے حقوق اور کسیکو آزار نہ دینا میرے اصول ہین اور فرمایا مذہب اسلام کے تین اصول ہین پہلے اخلاق اور افعال مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی اتباع کرنا دوسرے حلال روزی کھانا تیسرے افعال مین خلاص پیدا کرنا اور فرمایا سب سے پہلے انسان کو توبہ لازم ہے اور جبتک خاموشی اختیار نہ کرے توبہ حاصل نہین ہوتی اور بغیر خاموشی اختیار کیے ہوے انسان خلوت نشینی کا لطف نہین پاتا اور خلوت نشینی کا لطف بغیر اکل حلال کے نہین ملتا اور اکل حلال بغیر حقوق اللہ ادا کیے ہوے ملنا دشوار ہے اور حقوق اللہ جبتک تمام اعضا کو نگاہ نہ رکھے ادا نہین ہوتے اور یہ جتنی باتین ہمنے بیان کین بغیر توفیق الٰہی کے نہین ملتین اور فرمایا عبودیت کا پہلا مقام اپنے اختیار سے خالی ہونا اور اپنی قوت قدرت سے بیزار ہونا ہے اور فرمایا سب سے اچھا وہ شخص ہے جو بد خصلتین ترک کرکے نیک خصلتین اختیار کرے اور فرمایا طلب عزت اور خوف درویشی یہ دونون چیزین انسان کو ہلاک

Marfat.com

کرتی ہین اور فرمایا متواضع سے شیطان بھاگتا ہی اور فرمایا درویشی کو تونگری اور بھوک
کو سیری اور اندوہ کو خوشی جاننا اور دشمن کے ساتھ دوستی اور دن رات عبادت کرنا بہت
اچھا ہی اور فرمایا دعوی اللہ سے دُور کرتا ہی اور عجز سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور
فرمایا خائف مدعی اور امین خائف نہین ہوتا اور فرمایا ظاہر و باطن ایک نہ رکھنے والا
صدق کی بو نہین پاتا اور فرمایا جو بدعتی سے دوستی کرتا ہی اللہ اوس سے اتباع سنت
لے لیتا ہی اور جو بدعتی کے افعال سے خوش ہوتا ہی نور ایمان اوس سے لے لیا جاتا
ہی اور فرمایا اہل معاصی سے مال لینا حرام ہی اور فرمایا سنت دنیا مین ایسی ہی جیسے آخرت
مین جنت اور فرمایا جسے بہشت ملی رنج و غم دور رہے اور جسنے سنت کی پیروی کی بدعت
اوس سے دور ہوگئی اور فرمایا کسب پر طعن کرنا گویا سنت پر طعن کرنا ہی اور فرمایا متوکل
کا کسب درست نہین ہوتا جبتک وہ راہ سنت اختیار نہ کرے اور مددگاری خلق کی
نیت نہ کرے اور فرمایا صبر سے عمدہ کوئی چیز نہین ہی اور فرمایا تمام آفتون کی جڑ تھوڑا
صبر ہی چیزون مین اور فرمایا عارف وہ ہی جو اپنے کو حق شکر ادا کرنیسے عاجز سمجھے اور فرمایا
سب سے زائد عطاے الٰہی یہ ہی کہ وہ اپنی یاد تیرے دلمین ڈالتا ہی اور فرمایا اللہ کو
بھولجانیسے زائد کوئی گناہ نہین ہی اور فرمایا حرام سے بچنے والا دنیا مین امن پاتا ہی اور فرمایا
سب سے زائد متبرک چیز عارف کا دل ہی اسلیے کہ معرفت متبرک شی ہی اور وہ عارف کی دلمین
رہتی ہی اگر دل سے زائد کوئی متبرک شی ہوتی تو ضرور معرفت اوسی کو عطا کیجاتی اور فرمایا عارف
وہ ہی جسے ہر لحظہ یاد الٰہی بڑھتی جائے اور فرمایا اللہ سے زائد کوئی مددگار نہین اور حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے زائد کوئی رہنما نہین اور تقوی سے زائد کوئی توشہ نہین اور
صبر سے زائد کوئی عمل نہین ہی اور فرمایا روزانہ اللہ تعالی ندا کرتا ہی کہ میری بندو مین تمھین
یاد کرتا ہون مگر تم مجھے نہین یاد کرتے اور مین تمھین اپنی طرف بلاتا ہون اور تم دوسری طرف
جاتے ہو اور مین بلا کو تم سے دُور کرتا ہون اور تم گناہ کرکے بلاؤن مین پھنستے ہو تمسے زائد

کوئی بے انصاف نہین ہی تمھین یہ بھی خیال نہین کہ قیامت کے دن کیا جواب دوگے
اور فرمایا اللہ نے خلق کو پیدا کر کے فرمایا تم مجھسے بھید کہو اگر نہین کہ سکتے تو میری طرف
دیکھو اگر دیکھ بھی نہین سکتے تو اپنی حاجت مجھسے طلب کرو اور فرمایا بغیر نفس مارنے کے
دل زندہ نہین ہوتا اور فرمایا جو شخص اپنے نفس پر قابض ہوا گویا تمام عالم پر اوسنے قبضہ کر لیا
اور فرمایا نفس کی موافقت کرنا صدیقون کا پہلا گناہ ہی اور فرمایا نفس کی مخالفت سے
بہتر کوئی عبادت نہین ہی اور فرمایا جسنے نفس کو پہچانا اللہ کو پہچانا اور جسنے اللہ کو پہچانا
سب کچھ پایا اور فرمایا انتہا معرفت کی حقیقت اور دہشت ہی اور فرمایا اہل معرفت کو
سب سے پہلے یقین عطا ہوتا ہی اور فرمایا صادق بندے پر اللہ ایک فرشتہ مقرر کرتا
ہی جو اوسے جب نماز کا وقت آتا ہی آگاہ کر دیتا ہی اگر وہ سو گیا تو جگا دیتا ہی اور
فرمایا کفار اور گنہگار کی توبہ سے بڑھکر نا امیدی زبانی توبہ مین ہی اور فرمایا کلمہ کہنا
خلق پر ضروری ہی لیکن دل سے اعتقاد اور زبان سے اقرار اور عمل سے وفا کرنا لازمی
ہی اور فرمایا اول توبہ اجابت ہی پھر انابت پھر توبہ پھر استغفار اور اجابت فعل سے اور
انابت دل سے اور توبہ نیت سے اور استغفار تقصیر سے ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو کدورت
سے صاف اور تفکر سے پر اور خالق سے نزدیک اور خلق سے دور ہو اور خاک اور زر
اوسکی نظر مین برابر ہون اور فرمایا کم کھانا اور خلق سے بھاگنا اور خالق کی عبادت کرنا
تصوف ہی اور فرمایا توکل پسندیدۂ انبیا ہی متوکل کو لازم ہی کہ سنت کی پیروی کرے
اور فرمایا توکل اسے کہتے ہین کہ متوکل اللہ کے سامنے اسطرح رہے جیسے مردہ غسال کے
سامنے بے حس وحرکت خاموش رہتا ہی اور فرمایا توکل درست نہین ہوتا مگر بذل
روح سے اور بذل روح حاصل نہین ہوتا مگر ترک تدبیر سے اور فرمایا متوکل اوسے
کہتے ہین جو سوال نہ کرے اگر کوئی دے تو نہ لے اگر لے تو خیرات کر دے اور فرمایا متوکل کو
حقیقت یقینی اور مکاشفہ اور مشاہدہ حق عطا ہوتا ہی اور فرمایا توکل اسے کہتے ہین

Marfat.com

کہ وعدۂ الٰہی کو سچ جانے اور فرمایا ہونے اور نہ ہونے دونون حالتون مین راضی رہنے کو توکل کہتے ہین اور فرمایا جو شخص دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی عبادت کرتا ہی اوسے توکل حاصل ہوتا ہی اور فرمایا تمام چیزون مین اچھائی برائی دونون ہین مگر توکل مین سراسر اچھائی ہی برائی کا نام نہین اور فرمایا دوستی اسے کہتے ہین کہ اطاعت مین مستعد ہو اور مخالفت سے دور بھاگے اور فرمایا عیش اوسی کے لیے ہی جو اللہ کو دوست رکھتا ہی اور فرمایا حیا کا رتبہ خوف سے زائد ہی اسلیے کہ حیا خاصان خدا کیلیے ہی اور خوف تمام عالم کے لیے اور فرمایا عبودیت رضائے الٰہی پر راضی ہونے کا نام ہی اور فرمایا دنیا اور آخرت کے فنا ہونے سے نہ ڈرنے کو مراقبہ کہتے ہین اور فرمایا ایمان خوف و رجا کے درمیان مین ہی اور فرمایا جسے غرور اور کبر ہوتا ہی خوف و رجا نہین ہو سکتی اور فرمایا نواہی سے بچنے کو خوف اور اوامر کے ادا کرنے کو رجا کہتے ہین اور فرمایا علم خوف سے حاصل ہوتا ہی اور فرمایا بڑا خائف وہ ہی جو اس بات سے ڈرے کہ نہین معلوم اللہ نے میری قسمت مین کیا لکھا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے اپنے خائف ہونے کا دعویٰ کیا آپ نے فرمایا تیرے سر مین قطعیت یعنی جدائی ہی تو نے اوس قطعیت کی وجہ سے اللہ کو نہین پہچانا خوف تجھے کیونکر ہو سکتا ہی اور فرمایا صبر کرنا خوشنودی الٰہی کی امید رکھنے کو کہتے ہین اور فرمایا مکاشفہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا کو کہتے ہین یعنے اگر پردہ اٹھا دیا جائے تو میرا یقین زائد ہو اور فرمایا پیروی سنت جوانمردی ہی اور فرمایا زہد تین چیزون مین ہی اول زہد کھانے اور پہننے مین کہ آخر کھانے کا نجاست اور آخر کپڑے کا پھٹنا ہی اور دوسرے زہد بھائی بندون مین کہ انجام جدائی ہی اور تیسرے زہد دنیا مین کہ آخر فنا ہی اور فرمایا نفس کو ترک کرنا ورع ہی اور فرمایا نفس کے ساتھ دوستی کرنیوالا ایسا ہی جیسے اللہ کے دشمن سے دوستی کرنے والا۔ اور فرمایا سخت

Marfat.com

سفر نفس کو ترک کرکے اللہ کی عبادت کرنا ہے اور فرمایا نفس یا کافر ہوتا ہے یا منافق
یا ریاکار اور فرمایا نفس خدائی کا دعوی کراتا ہے اور فرمایا اللہ کے دوستون سے محبت
پیدا کرنا چاہیے اور فرمایا اللہ نے نیک لوگون کو خیرات اور یقین کی وجہ سے اپنا قرب عطا
کیا ہے اور فرمایا دل کو صاف کرو تاکہ اللہ کا قرب حاصل ہوا اور فرمایا تجلی کی تین قسمین
ہین ایک تجلی ذات جسکو مکاشفہ اور اسرار الٰہی کہتے ہین دوسری تجلی صفات جسکو موضع
نور کہتے ہین تیسرے تجلی حکم ذات جسکو آخرت کہتے ہین اور فرمایا انس اسکا نام ہے
کہ انسان کے اعضا انسان سے اور انسان اللہ سے انس پیدا کرے اور فرمایا
ورع اول درجہ زہد کا اور زہد اول درجہ توکل کا اور توکل اول درجہ معرفت کا
اور معرفت اول درجہ قناعت کا اور قناعت اول درجہ ترک خواہش نفسانی کا اور
ترک خواہش نفسانی اول درجہ رضاے حق کا اور رضاے حق اول درجہ موافقت
کا ہے اور فرمایا سب سے زائد نفس کو اخلاص مشکل ہے اور فرمایا اخلاص قبولیت کو
کہتے ہین جسے قبولیت نہین بے قدر ہے اور اخلاص اسکو کہتے ہین کہ جس طرح تونے
دین اللہ سے حاصل کیا ہے اوسی طرح قیامت مین اوسے واپس کرنا اور اوسمین
کوئی تغلب اور تصرف نہ کرنا اور فرمایا مشاہدہ عبودیت کو کہتے ہین اور فرمایا گنہگار
کو انس نہین ہوتا اور فرمایا دن بھر ناراستی سے محفوظ رہنے مین شب بھر کی نماز سے
زائد ثواب ہے لوگون نے کہا فلان مرد کہتا ہے کہ مین روزی نہین ڈھونڈھتا جبتک
مجھے روزی ڈھونڈھنے کا حکم نہین ہوتا ہے آپ نے فرمایا یہ قول سوا صدیق
اور زندیق کے کوئی نہین کہتا اور فرمایا دن رات مین ایکبار کھانا کھانا صدیقون کا
کام اور دوبار کھانا مومنون کا کام اور تین بار کھانا چارپایون کا کام ہے اور فرمایا
ادنی درجہ نیک خصلتی کا یہ ہے کہ لوگون کا قصور معاف کرے اور بدی کا بدلہ نہ لے
اور فرمایا بندے کا خدا کی طرف متوجہ ہونا زہد ہے اور فرمایا گرسنگی اور بیماری اور

Marfat.com

بلا پر صبر کرنے اور لاما شاء اللہ کہنے سے بندہ لطف حق کا مستحق ہوتا ہی۔ اور فرمایا نور الٰہی بھوک کی آگ کو بجھا دیتا ہی اور فرمایا گرسنگی کی تین قسمین ہین ایک جوع طبع اور یہ محل عقل ہی دوسرے جوع موت اور یہ محل فساد ہی اور تیسرے جوع شہوت اور یہ محل اسراف ہی اور فرمایا گناہ کو بھول جانا توبہ ہی اور فرمایا بیخوابی اور تنہائی اور خاموشی اور کم کھانے مین نجات ہی ایک شخص نے کہا مین آپ کی صحبت مین رہنا چاہتا ہون آپ نے فرمایا میرے بعد کس کی صحبت مین رہیگا اوسنے کہا اللہ کی صحبت مین آپ نے فرمایا اب بھی اوسی کی صحبت اختیار کر اوسنے کہا مین نے سنا ہی کہ شیر آپ کے پاس آتے ہین آپ نے فرمایا ہان کتا کتے ہی کے پاس آتا ہی اور فرمایا درویش استغراق مین آسودہ ہوتا ہی اور فرمایا عارفون کی صحبت اختیار کرنا تمام کامون سے اچھا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے۔ الٰہی مین ناچیز ہون اور تو مجھے یاد کرتا ہی مجھے یہی خوشی کافی ہی۔ نزع کے وقت لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کون آپکا خلیفہ ہوگا اور کون ممبر پر بیٹھکر وعظ کہیگا آپ نے فرمایا شاد دل گبر میرا خلیفہ ہوگا۔ جاؤ اوسے بلا لاؤ جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے کہا تم میرے مرنے کے تیسرے دن ظہر کی نماز پڑھ کے وعظ کہنا۔ اسکے بعد آپ نے انتقال فرمایا تیسرے دن لوگ جمع ہوے اور وہ گبر آیا اور اپنا لباس آتش پرستی پہنے ہوے اور زنار باندے ہوے ممبر پر چڑھا اور لوگون سے کہا تمھارے سردار نے مجھے ہادی بنایا ہی اور فرمایا ہی کہ اے شاد دل تیری آتش پرستی ترک کرنے کا وقت گیا یہ کہکر زنار کھولکر پھینکدیا اور لباس آتش پرستی اوتار کر کلمہ پڑھا پھر لوگون سے کہا تمھارے شیخ نے کہا ہی کہ دیکھو شاد دل مسلمان ہوا اور زنار ظاہری کاٹ ڈالا اگر تم لوگ قیامت مین ہمسے ملنا چاہتے ہو تو زنار باطنی کاٹو اس کلمہ نے ایسا اثر کیا

Marfat.com

کہ تمام حاضرین بیتاب ہو کر رونے لگے

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے جنازے کے ساتھ مجمع بہت تھا ایک آتش پرست بھی ساتھ تھا لوگون سے کہنے لگا مین دیکھتا ہون کہ آسمان سے غول کے غول ملائکہ آتے ہین اور جنازے کو اوٹھاتے ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت ابو طلحہ مالک رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ روزہ دار دنیا مین آئے اور روزے ہی کی حالت مین وفات فرمائی۔

نقل کیا ہے۔ کہ حالت حیات مین ایک شخص آپ کے سامنے گذرا آپ نے فرمایا یہ صاحب اسرار ہے بعد وفات کسی شخص نے اوسی مرد کو آپکی قبر پر دیکھکر کہا کہ حضرت سہل رحمہ اللہ نے تجھے صاحب اسرار کہا تھا کوئی کرامت دکھا اوسنے قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا ای سہل کہو آپ نے قبر کے اندر سے فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پھر اوسنے کہا اے سہل جو شخص قبر مین لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہتا ہے اوسکی قبر مین روشنی ہوتی ہے آپ نے قبر کے اندر سے جواب دیا در اصل یہ بات سچ ہے اور میری قبر کو اللہ نے روشن کر دیا ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۲۹ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ مقتدائے طریقت پیشوائے حقیقت تھے آپ کے والدین ترسا تھے جب اونھون نے آپ کو مکتب مین بھیجا معلم نے کہا کہو ثالث ثلاثہ یعنی خدا تین ہین آپ نے فرمایا یہ غلط ہے بلکہ ھو اللہ الاحد یعنے اللہ ایک ہی معلم نے ایک بار ثالث ثلاثہ نہ کہنے پر آپ کو مارا آپ بھاگ گئے مگر ثالث ثلاثہ نہ کہا اور بھاگ کر حضرت علی بن موسی رضا علیہما السلام کی خدمت مین حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور بیعت کی جب آپ اپنے شہر سے بھاگے تو والدین نے دل

Marfat.com

مین کہا کاشکے وہ آجائے اور جس دین مین چاہے رہے آپ کچھ دنون کے بعد مکان واپس آئے جب آپ کے والدین کو معلوم ہوا کہ آپ دین اسلام پر ہین وہ بھی مسلمان ہوگئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک مدت تک آپ نے حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ کی خدمت مین رہکر ریاضت اور عبادت کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد بن طوسی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایکبار مین نے ایک نشان دیکھکر آپ سے پوچھا کل تک یہ نشان نہ تھا آج کیا ہوا آپ چپ ہو رہے جب مین نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا شبکو نماز پڑھنے کے بعد مجھے مکہ معظمہ جانے کا خیال ہوا جب وہان گیا اور طواف سے فارغ ہوا تو چاہ زمزم پر گیا وہان میرا پاؤن پھسلا یہ اوسی کا نشان ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک بار اپنا قرآن اور مصلیٰ مسجد مین رکھکر دریا پر طہارت کرنے گئے مسجد مین ایک بڑھیا آئی اور قرآن شریف اور مصلیٰ اوٹھاکر چلی راہ مین آپ کو ملی آپ نے گردن جھکاکر (تاکہ وہ بڑھیا نہ دیکھے) فرمایا کیا آپ کا کوئی لڑکا قرآن پڑھتا ہی اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا تو یہ قرآن مجھے دیدیجیے اور مصلے مین نے آپ کو بخشدیا وہ آپ کی یہ بردباری دیکھکر شرمندہ ہوئی اور دونون چیزین آپ کو دیدین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کچھ لوگون کے ساتھ جا رہے تھے راہ مین ایک جماعت ناچ گانے اور شراب نوشی مین مشغول ملی آپ کی ہمراہیون نے کہا انکے لیے بددعا کیجیے تاکہ یہ تباہ ہوجائین اور انکی برائی کا اثر دوسرون تک نہ پہونچے آپ نے ہاتھ اوٹھاکر فرمایا اے اللہ جیسے تو نے انکو عیش مین رکھا ہی اسی طرح اچھا عیش انکو عطا کر آپ کے ہمراہیون کو اس دعا سے تعجب ہوا جب اوس جماعت کی نظر آپ پر

پڑی شراب اور رباب کو پھینک کر آپ کے سامنے آئی اور بیعت سے مشرف
ہو کر اعمال قبیحہ سے توبہ کی آپ نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا جو شخص گر کے
مرے اوسے زہر دینا بیکار ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین عید کے دن مین نے
آپکو کھجورین چنتے ہوے دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا یہ یتیم لڑکا اسوجہ سے
رو رہا ہی کہ سب لڑکے آج نئے کپڑے پہنے ہین اور میرے پاس نہین ہین اسلیے مین
کھجورین چن رہا ہون کہ انکو بیچ کر اسکے لیے کپڑے نئے بنادون مین نے کہا اس کام کو
مین انجام دونگا آپ اسقدر تکلیف گوارا نہ کرین پھر مین اوس لڑکے کو اپنے ساتھ
لیگیا اور نئے کپڑے پہنائے اوسکے صلے مین مجھے وہ نور عطا ہوا جسکی وجہ سے میری
حالت ہی اور ہو گئی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک مسافر آپ کے یہان آیا لیکن سمت قبلہ معلوم نہونے کی وجہ
سے اوسنے دوسری سمت نماز پڑھی بعد نماز کے اوسے سمت قبلہ معلوم ہوا تو اوسنے
آپ سے کہا جسوقت مین نے دوسری سمت نماز پڑھنے کا قصد کیا آپنے مجھے کیون
نہ بتادیا کہ کعبہ اس طرف ہی آپ نے فرمایا درویشون کو دوسرے کے کامون مین دخل
دینے کی اوسوقت ضرورت ہوتی ہی جب اونھین اپنے کامون سے فرصت ہو
اور اوس مہمان کی آپ نے بہت مدارات کی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے ماموں حاکم شہر تھے ایکبار اونھون نے صحرا مین آپکو دیکھا
کہ ایک کتا آپکے پاس بیٹھا ہی اور آپ ایک نوالہ خود کھاتے ہین اور ایک اوسکو
کھلاتے ہین اونھون نے کہا تمھین شرم نہین آتی کہ کتے کو کھلا رہے ہو آپنے فرمایا
شرم ہی کی وجہ سے مین کتے کو کھلا رہا ہون پھر آسمان کی طرف دیکھا ایک پرندہ
ہوا سے اوترکر آپ کے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا لیکن اوسنے اپنی آنکھ اور منھ کو پر سے چھپالیا

Marfat.com

آپ نے اپنے ماموں سے کہا جو شخص اللہ سے شرم کرتا ہی اوس سے اسیطرح ہر چیز شرم کرتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کا وضو جاتا رہا آپ نے تیمم کیا لوگوں نے کہا دجلہ قریب ہی آپ نے تیمم کیوں کیا آپ نے فرمایا مجھے امید نہیں ہی کہ وہاں پہونچنے تک میں زندہ رہونگا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار ذوق وشوق کی حالت میں آپ ایک ستون سے لپٹ گئے قریب تھا کہ وہ ستون پارہ پارہ ہو جائے آپ نے فرمایا ہی کہ تین چیزوں میں جوانمردی ہی ایک وفائے بے خلاف دوسرے ستائش بیجود تیسرے عطاے بے سوال اور فرمایا اللہ جسکی گرفت کرتا ہی اوسے مطیع نفس کر دیتا ہی اور فرمایا جو ہر حال میں اللہ کو یاد رہی وہی اللہ کا دوست ہی اور جسکو اللہ دوست بناتا ہی اوسپر خیر کا دروازہ کھولتا ہی اور شر کا دروازہ بند کرتا ہی اور فرمایا بیہودہ گفتگو کرنا گمراہی کی علامت ہی اور فرمایا خواب غفلت سے ہوشیار رہونا حقیقت وفا کی علامت ہی اور فرمایا بغیر اعمال صالحہ طالب بہشت ہونا اور بغیر اتباع سنت امیدوار شفاعت ہونا گناہ ہی اور نافرمانی کرکے امیدوار رحمت ہونا نادانی ہی اور فرمایا حقائق کا اعتبار کرنا اور دقائق کا بیان کرنا اور خلق سے ناامید ہونا تصوف ہی اور فرمایا ظاہری عاشق کو فائدہ نہیں ہوتا اور فرمایا خلق سے ناامید ہوکر ہر چیز خالق سے مانگنا چاہیے اور فرمایا شر اور بدی کیطرف سے آنکھ بند کر لو اور فرمایا مدح اور ہجو خلائق کی نہ کرو اور فرمایا دنیا کی محبت ترک کرنیوالا اللہ کی محبت کا مزہ پاتا ہی اور محبت اوسکے فضل سے ملتی ہی اور فرمایا عارف سراپا نعمت ہی اوسے مال ودولت کی ضرورت نہیں۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ بہت خوش ہو ہوکر کھانا کھا رہے تھے لوگوں نے پوچھا کیا چیز آپ کھاتے ہیں جو اسقدر خوش ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کا مہمان ہوں جو وہ

Marfat.com

دیتا ہی کھاتا ہون اسلیے خوش ہون آپ نفس سے کہا کرتے تجھے خلاصی دے تاکہ
تجھے بھی رہائی حاصل ہو اور فرمایا خدا پر توکل کرو تاکہ خلق تمھین نقصان نہ پہونچا سکی
اور فرمایا تمام چیزین اللہ سے مانگو اور فرمایا اس بات کا خوف کرو کہ اللہ تمھین کچھ رہا ہو
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین مجھسے حضرت معروف
کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی جب تمھین اللہ سے کچھ مانگنا ہو تو کہو اے اللہ بحق معروف
کرخی مجکو یہ چیز عطا کر ضرور دعا قبول ہو جائیگی۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے آپ نے نزع مین وصیت کی
کہ مجھے برہنہ دفن کرنا کیونکہ مین دنیا مین برہنہ آیا تھا اوسکے بعد آپ نے انتقال
فرمایا آپ کی وفات کے بعد سے ابتک لوگ آپ کے مزار پر مرادین مانگتے ہین اللہ
سب کی مرادین برلاتا ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے انتقال کے بعد ہر مذہب والے اپنے طریقہ پر آپ کا
جنازہ اوٹھانے کے لیے لڑنے لگے آپ کے ایک خادم نے کہا آپکی وصیت ہی کہ
جس مذہب کے لوگ زمین سے میرا جنازہ اوٹھالین وہی اپنے طریقہ پر مجھے دفن
کرین یہودی اور تمام فرقون نے آپ کا جنازہ اوٹھایا مگر نہ اٹھا سکے جب اہل اسلام
نے ہاتھ لگایا جنازے کو اوٹھالیا اور اپنے طریقہ پر دفن کیا۔
نقل کیا ہی کہ آپ نفل کے روزے سے تھے اور دن کو بازار مین گئے ایک بہشتی
پانی پلا رہا تھا اور کہتا تھا اے اللہ جو کوئی میرا پانی پیے اوسے بخشدے آپنے
اوس سے پانی لیکر پی لیا لوگون نے کہا یا حضرت آپ تو روزے سے تھے
آپ نے فرمایا ہان مگر اس بہشتی کی دعا کی وجہ سے مین نے پانی پی لیا بعد وفات
کے کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے
فرمایا اوس بہشتی کی دعا کی وجہ سے مجھے بخشدیا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمد بن حسین رحمہ اللہ نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا مجھے بخشدیا حضرت محمد بن حسین رحمہ اللہ نے کہا کیا آپ کو اللہ نے زہد کی وجہ سے بخشا فرمایا نہین بلکہ مین نے ابن سماک کی اس نصیحت پر عمل کیا تھا کہ جو کوئی دنیا سے قطع تعلق کرکے اللہ کیطرف رجوع کرتا ہی اللہ بھی اوسکی طرف رجوع کرتا ہی اوسی کی وجہ سے اللہ نے مجھے بخشدیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہین ہین نے خواب مین آپکو عرش کے نیچے اس حالت مین دیکھا کہ آپ بیہوش ہین اور ندائے غیبی ہوئی یہ کون ہی ملائکہ نے کہا تو ہمسے زائد جانتا ہی پھر ندا ہوئی یہ معروف کرخی ہی جسے ہماری دوستی نے بیخود کردیا ہی جب تک ہمارا دیدار اسکو حاصل نہوگا ہوش مین نہ آئیگا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ بڑے صاحب کمال تھے سب کے پہلے بغداد مین حقائق اور توحید کا ذکر آپ ہی نے کیا ہی آپ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے مرید اور حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے ماموں تھے اور آپنے حضرت حبیب راعی رحمہ اللہ سے بھی شرف ملاقات حاصل کیا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شروع زمانے مین آپ ایک دوکان مین رہتے تھے اور ایک پردہ ڈال لیا تھا اوسی کی آڑ مین ہزار رکعت نماز روزانہ پڑھا کرتے تھے ایکبار ایک شخص کوہ لگام سے آیا اور پردہ ہٹا کر آپکو سلام کیا اوسکے بعد کہا کوہ لگام پر ایک بزرگ رہتے ہین اونھون نے آپکو سلام کہا ہی آپ نے جواب سلام دیکر فرمایا خلق سے الگ رہ کر خالق کی عبادت کرنا مردون کا کام ہی اور زندہ وہ ہین جو خلق مین

Marfat.com

رہ کر ہر وقت خالق کو یاد کریں۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ دوکانداری مین دس دینار پر نصف دینار سے زائد نفع نہین لیتے تھے ایکبار آپ نے ساٹھ دینار کے بادام خریدے اوسکے بعد یکایک بادام گران ہوگئے دلال نے کہا نوے دینار پر اپنے بادام میرے ہاتھ فروخت کرڈالیے آپ نے فرمایا مین اپنے عہد کے خلاف نہ کرونگا اور کسی طرح بادام اوسکے ہاتھ فروخت نہ کیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ سقط فروشی کیا کرتے تھے مترجم کہتا ہی سقط فروش اوسکو کہتے ہین جو گرے پڑے میوے جمع کرکے فروخت کرتا ہی انتہی ایکبار بغداد کے بازار مین آگ لگی سب دوکانین جل گئین مگر آپ کی دوکان نہ جلی آپ نے اللہ کا شکر کیا اور جتنا سامان دوکان مین تھا دوکان نہ جلنے کے شکر مین خیرات کردیا لوگون نے پوچھا آپ کو یہ مراتب کیونکر حاصل ہوے آپ نے فرمایا ایکبار حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ میری دوکان پر آئے مین نے کچھ چیزین اونکے سامنے رکھکر کہا انھین آپ درویشون پر تقسیم کردین اونھون نے فرمایا خیرک اللہ اوسیدن سے دنیا کی لفت میرے دل سے دور ہوگئی اور اللہ کی محبت پیدا ہوئی دوسرے دن حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ آئے اور ایک یتیم لڑکا اونکے ساتھ تھا اونھون نے مجھ سے فرمایا اس لڑکے کو کپڑے پہنادو مین نے اوسے نئے کپڑے پہنادیے اونھون نے میرے حق مین دعا فرمائی اللہ تجھے وہ مرتبہ دے کہ تو دنیا کو اپنا دشمن سمجھنے لگے اوسدن سے مجھے اللہ نے بیحد مراتب عطا فرمائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ بڑے عابد وزاہد تھے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے آپ سے زائد کسی کو کامل تر عبادت مین نہین دیکھا آپ نے اٹھانوے برس تک کبھی استراحت نہین فرمائی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی - کہ آپ نے فرمایا چالیس برس سے میرا نفس شہد مانگتا ہی مگر مین نہین دیتا ہون اور فرمایا مین ہر روز کئی بار اپنی صورت آئینہ مین دیکھا کرتا ہون اس خوف کیوجہ سے کہ کہین گناہون کے اثر سے میرا منھ کالا نہو گیا ہو اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ روے زمین کے تمام غم مجھے ملجائین تاکہ اور لوگ غم مین مبتلا نہون اور فرمایا جب کوئی مسلمان آتا ہی اور مین اوسکے سامنے ڈاڑھی مین خلال کرنیکو ہاتھ ڈالتا ہون تو مجھے یہ خوف ہوتا ہی کہ کہین میرا نام منافقون مین نہ لکھ لیا جائے۔

نقل کیا ہی - کہ حضرت بشر حافیؒ فرماتے ہین مین نے سوا آپ کے کسی سے سوال نہین کیا اسلیے کہ آپ کے پاس سے جب کوئی چیز جاتی تو آپ کو زہد کی وجہ سے خوشی ہوتی تھی حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے ایکبار آپ کو روتے دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا آج ایک لڑکے نے مجھسے کہا کہ آپ کے پانی کے کوزے کو مین ہوا پر سرد ہونے کو لٹکائے دیتا ہون اوسکے بعد مین سو گیا ایک حور کو دیکھا مین نے اوس سے پوچھا تجھے اللہ نے کسکے لیے بنایا ہی اوسنے کہا جو شخص پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے ہوا پر نہ لٹکائے پھر اوس حور نے میرا کوزہ زمین پر پٹکدیا حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے اپنی آنکھ سے اوس کوزے کے ٹوٹے ہوے ٹکڑے آپ کے سامنے پڑے ہوے دیکھے حضرت جنیدؒ فرماتے ہین ایکبار شبکو مین سوتے سوتے جاگ پڑا تو مسجد شونیزیہ کے دروازے پر گیا ایک ہیبت ناک شخص دروازے پر بیٹھا تھا مجھکو اس سے خوف معلوم ہوا اوسنے کہا اے جنیدؒ اگر تمھین معرفت الٰہی پورے طور سے حاصل ہوتی تو ہرگز کسی کا خوف تمکو نہوتا مین نے اوس سے پوچھا تو کون ہی اوسنے کہا مین شیطان ہون مین نے کہا مجھے تیرے دیکھنے کی تمنا تھی اوسنے کہا جسوقت آپ میرے دیکھنے کی تمنا کرتے ہونگے ضرور یاد الٰہی سے غافل ہوتے ہونگے مجھے تعجب ہی کہ جسکی یاد اللہ کی یاد سے غافل کرے اوسکی آپ کو کیون تمنا ہوئی مین نے کہا

Marfat.com

مجھے تجھسے یہ دریافت کرنا ہی کہ تو فقرا کو بہکاتا ہی یا نہین اوسنے کہا جب مین اونھین دنیا مین مبتلا کر کے بہکانا چاہتا ہون تو وہ آخرت کی طرف بھاگ جاتے ہین جب مین آخرت مین اونھین گرفتار کرنا چاہتا ہون تو وہ اللہ کیطرف بھاگ جاتے ہین اور مین وہان جا نہین سکتا مین نے کہا جب تو اونپر قابو نہین پاتا تو پھر اونھین کس حال مین دیکھتا ہی اوسنے کہا جب سماع کے وقت اونپر وجد طاری ہوتا ہی تو مین اونکی حالت دیکھکر تعجب کرتا ہون کہ یہ مرتبہ انھین کہان سے حاصل ہوا ہی یہ کہکر شیطان چلا گیا پھر مین مسجد مین آیا تو دیکھا کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سر بزانو بیٹھے ہین میرے آتے ہی آپ نے سر اوٹھا کر فرمایا شیطان جھوٹ کہتا ہی اسلیے کہ اوس حالت مین سوا اللہ کے جبرئیل بھی اونکو دیکھ نہین سکتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپ سے کہا مین نے ایک جماعت مخنثون کی دیکھکر خیال کیا نہین معلوم یہ زندگی کیونکر بسر کرتے ہین آپ نے فرمایا کبھی مجھے یہ خیال نہین پیدا ہوا کہ اللہ نے کسی مخلوق پر مجھے بزرگی عطا کی حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کیا آپ مخنث سے بھی اپنے کو اچھا نہین سمجھتے آپ نے فرمایا نہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہین ایکبار مین نے آپ کو خاموش دیکھکر سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھ سے اسوقت ایک پری نے آکر حیا کی تعریف پوچھی جب مین نے اوس سے حیا کو بیان کیا تو شرم کے مارے پانی ہو کر بہنے لگی مین نے دیکھا تو قطعی آپ کے سامنے پانی ہی پانی تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کی بہن نے آپ سے کہا اگر آپ اجازت دین تو مین آپ کا حجرہ صاف کر دون آپ نے فرمایا میری زندگی صفائی کی اجازت دینے کیلیے نہین ہی کچھ دنون کے بعد آپ کی بہن پھر آئین تو دیکھا کہ ایک عورت جھاڑو دے رہی ہی اونھون نے کہا آپ نے مجھے اجازت نہ دی اور اس عورت سے جھاڑو دلوا رہے ہین

آپ نے فرمایا اس سے بھی مین نے جھاڑو دینے کو نہین کہا بلکہ اسے اللہ نے اجازت دی
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ فرماتے ہین مین نے بہت مشائخ سے ملاقات کی مگر کسی کو آپ سے زائد مخلوق پر شفیق نہین دیکھا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ترشرو ہو کر سلام کا جواب دیا کرتے تھے لوگون نے سبب دریافت کیا آپ نے کہا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی جب کوئی شخص کسی کو سلام کرتا ہی تو اللہ کی طرف سے سو رحمتین نازل ہوتی ہین اونمین نوے اوسکو ملتی ہین جو خندہ پیشانی ہوتا ہی اور دس اوسکو ملتی ہین جو ترشرو ہوتا ہی مین اسلیے سلام کا جواب ترشرو ہو کر دیتا ہون کہ مجھسے زائد رحمتین سلام کرنے والے کو ملین حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ یہ ایثار تھا اور درجہ ایثار اونکے ایثار سے زائد ہی پس اپنے سے زائد دوسرے کیلیے کیون چاہا ہوگا تو ہم جواب دینگے نحن نحکم بالظاہر ترشروئی کو ہم ظاہری حکم کے ساتھ تعبیر کر سکتے ہین چاہے از راہ صدق ہو یا از راہ اخلاص یا نہو کیونکہ ظاہر مین اونھون نے اوس امر کو ظاہر کیا جسپر وہ قادر تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب مین دیکھکر کہا جب آپ کو عشق الٰہی تھا تو یوسفؑ کی محبت کیون ہوئی ندا آئی اے سری ادب کا لحاظ کر دپھر حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا جمال جہان آرا آپ کو دکھایا گیا دیکھتے ہی آپ نے چیخ ماری اور تیرہ دن تک بیہوش پڑے رہے جب ہوش مین آئے پھر ندائے غیبی سنی جو شخص ہمارے عشاق کو ملامت کرتا ہی اوسکا یہی نتیجہ ہوتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک کامل فقیر سے ملے اور اونسے نام پوچھا اونھون نے کہا ہُو یعنے وہی پھر پوچھا آپ کیا کھاتے ہین کیا پیتے ہین کیا کرتے ہین ہر سوال کے جواب مین اونھون نے ہُو فرمایا پھر آپ نے پوچھا کیا ہُو سے آپ نے اللہ جلشانہ کو

Marfat.com

مراد لیا ہی اللہ کا نام سنتے ہی اون بزرگ نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے انتقال فرمایا
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کہتے ہین آپ نے مجھسے محبت کی تعریف
پوچھی مین نے کہا بعض لوگ موافقت کو اور بعض اشارت کو محبت کہتے ہین آپ نے اپنے
ہاتھ کی کھال کو ابھارا مگر وہ ہاتھ سے ذرا بھی نہ ابھری پھر فرمایا اگر مین یہ کہون کہ محبت
نے میری کھال کو سکھا دیا ہی تو غلط نہوگا اور یہ فرماکر بیہوش ہوگئے اوسوقت آپکا
چہرہ مثل آفتاب کے روشن تھا۔ اور آپ نے فرمایا ہی محبت بندی کی یہ کیفیت کو پہنچتی
ہی کہ تیر نیزہ تلوار کسی چیز کی اذیت اوسے محسوس نہین ہوتی اور پہلے مین محبت کو
نہین جانتا تھا مگر جب اللہ نے اپنے فضل سے آگاہ کردیا تو مجھے اوسکی صفت معلوم ہوئی
نقل کیا ہی۔ کہ جب آپکو معلوم ہوتا کہ لوگ میرے پاس علم سیکھنے کو آرہے ہین تو
آپ دعا فرماتے اے اللہ اونھین ایسا علم دیدے کہ اونھین میری ضرورت نہ رہے
اور مجھے وہ تیری یاد سے غافل نہ کرین۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص تیس برس سے مجاہدی مین مشغول تھا لوگون نے اوس سے
پوچھا تمھین یہ رتبہ کیونکر ملا اوسنے کہا مین نے ایکدن حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ کے
دروازے پر جاکر آواز دی اونھون نے اندر سے فرمایا کون ہی مین نے کہا آشنا اونھون نے
کہا اگر آشنا ہوتا تو اوسکی یاد کرتا پھر میرے لیے دعا کی اے اللہ اسکو ایسا کردے کہ تیرے سوا
کسیکی اسکو پروا نہ رہے اوسیدن سے مجھے مراتب حاصل ہونیلگے۔ اور اس حد تک پہنچا ہون
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ کے وعظ مین احمد بن یزید کاتب مصاحب خلیفہ کا نہایت
کروفر کے ساتھ آیا اوسوقت آپ یہ فرمارہے تھے تمام مخلوق مین کوئی مخلوق انسان سے
ضعیف تر نہین اور باوجود اس ضعف کے انسان بڑے گناہ کرتا ہی اس بیان کا اثر خلیفہ کے مصاحب
پر ایسا ہوا کہ مکان واپس جاکر بغیر کھانا کھائے خوف الٰہی مین رات بسر کی اور دوسر
دن سراسیمہ فقیرانہ لباس پہنے ہوے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کل آپکے

Marfat.com

وعظ نے جو اثر مجھپر کیا اوسکے بیان کی مجھے قدرت نہین ہی خلاصہ یہ ہی کہ دنیا کی محبت میرے دل سے اوٹھ گئی اور گوشہ نشینی کی جانب طبیعت کا میلان ہی اب مجھے سلوک سے آگاہ فرمائیے آپ نے کہا عام یا خاص اوسنے کہا آپ دونون بتا دیجیے آپ نے کہا عام سلوک یہ ہی کہ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کر اور اگر مال ہو زکوۃ دے اور تمام احکام شریعت کی پیروی کر اور خاص سلوک یہ ہی کہ دنیا ترک کر کے اللہ کی عبادت کر اور سوا خدا کے کسی کا طالب نہو اگر کوئی کچھ دے تو بھی نہ لے احمد بن یزید کاتب آپ سے رخصت ہو کر کسی طرف کو نکل گئے کچھ دنون کے بعد اونکی مان سراسیمہ و پریشان روتی ہوئی آپ کے پاس آئین اور کہا میرا ایک ہی بیٹا تھا اور وہ آپکی صحبت مین بیٹھکر نہین معلوم دیوانہ ہو کر کدھر نکل گیا آپ نے اونسے فرمایا پریشان نہو جب تیرا لڑکا آئیگا مین تجھے خبر کر دونگا اسکے کچھ دنون کے بعد حضرت احمد بن یزید رحمہ اللہ تشریف لائے آپ نے اپنے خادم سے کہا جا کر انکی مان کو انکے آنے کی خبر کر آؤ حضرت احمد بن یزید رحمہ اللہ نہایت لاغر اور ضعیف ہو گئے تھے آپ سے کہنے لگے آپ نے مجھے غفلت سے نکالا ہی اللہ آپ کو اسکا عوض دے اتنے مین انکی والدہ مع انکی بی بی اور لڑکے کے آئین انکی یہ تباہ حالت دیکھکر بہت روئین اور دوڑکر انسے لپٹ گئین اودھر بی بی اور لڑکے نے یہ حالت دیکھکر رونا شروع کیا تمام حاضرین بھی رونے لگے انکی والدہ اور بی بی نے بہت کوشش کی کہ یہ گھر چلین مگر یہ راضی نہوے اور بھاگ جانے کا قصد کیا بی بی نے کہا لڑکے کو اپنے ساتھ لیجیے آپ نے قبول کیا اور جو عمدہ قیمتی لباس وہ پہنے تھا اوتار کر اوسے کمل اوڑھایا اور زنبیل ہاتھ مین دیکر اپنے ساتھ لیا انکی بی بی کی شفقت مادری نے جوش مارا اور لڑکے کو اس حال مین نہ دیکھ سکین پھر اپنے ساتھ لے لیا اور گھر واپس گئین اور حضرت احمد بن یزید رحمہ اللہ صحرا کیطرف نکل گئے کئی برس کے بعد عشا کے وقت ایک شخص نے حضرت سری رحمہ اللہ سے آکر کہا مجھے احمد رحمہ اللہ

نے بھیجا ہی اور پیام کہلایا ہی کہ میری موت کا وقت قریب ہی آپ تشریف لے آئین تو
مناسب ہوگا آپ اوسکے ساتھ گئے دیکھا کہ حضرت احمد رحمۃ اللہ ایک قبرستان مین خاک
پر لیٹے ہوے چپکے چپکے لمثل ھذا فلیعمل العاملون کہہ رہے ہین آپ نے اونکا سر اپنی
گود مین رکھا اونھون نے آنکھ کھولدی اور کہا آپ بالکل آخر وقت تشریف لائے
پھر آپ کی گود مین انتقال فرمایا آپ اونکی تجہیز و تکفین کا سامان کرنیکے لیے آبادی کی
طرف روانہ ہوے دیکھا کہ غول کے غول لوگ آرہے ہین اونسے پوچھا کہان جاتے ہو
اونھون نے کہا ہمنے آسمانی ندا سنی ہی کہ جسے ہمارے خاص ولی کی نماز جنازہ پڑھنا ہو
وہ قبرستان شونیزیہ مین جاوے ہم سب وہین جارہے ہین غور کرنا چاہیے کہ جسکے
تبع کا یہ درجہ ہوا وسکا خود کیا درجہ ہوگا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت جوانی مین کرنا چاہیے اور یہ آپ نے
اپنی جوانی کے زمانے مین فرمایا تھا اوسوقت کوئی جوان آپ کے برابر عبادت کرنیوالا
نہین تھا اور آپ نے فرمایا جب بغداد مین آگ لگی اور تمام دوکانین جل گئین مگر
میری دوکان نہین جلی اوس وقت مین نے شکر کیا تھا اور دوسرے کے نقصان کا
کچھ خیال نہین کیا اوس شکر کا استغفار مین تیس ۳۰ برس سے کر رہا ہون اور فرمایا تو انگر
ہمسایون اور بازاری قاریون اور امیر عالمون سے دور رہو اور فرمایا دین کی سلامتی
اور دل وجان کی راحت گوشہ نشینی مین ہی اور فرمایا سوا ان پانچ چیزون کے تمام
دنیا فضول ہی کھانا جان روکنے کے موافق پانی پیاس بجھنے کے بقدر کپڑا ستر پوشی کے
مقدار مقام سکونت کے لائق علم جسپر عمل کرے۔ اور فرمایا شہوت کیوجہ سے جو گناہ ہو
اوسکے عفو کی امید رکھنا چاہیے اور کبر و غرور کی وجہ سے جو گناہ ہو اوسکے عفو کی امید
نہ رکھنا چاہیے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش شہوت کی وجہ سے اور شیطان کی
نافرمانی کبر اور غرور کی وجہ سے تھی اگر کسی شخص کا گذر ایسے باغ مین ہو جسمین نہایت خو

Marfat.com

درخت ہون اور ہر درخت پر ایک چڑیا بیٹھی ہوئی خوش الحانی سے السلام علیک یا ولی اللہ کہہ رہی ہو اور وہ شخص اوسے دیکھکر مکر یا شعبدہ بازی سمجھے اوس سے ڈرنا چاہیے اور فرمایا مکر ایسا قول ہی جسپر عمل نہ کرنا چاہیے اور فرمایا ادب سے دلکا حال معلوم ہوتا ہی اور فرمایا جو شخص اپنے نفس کو ادب نہین سکھا سکتا دوسرے کو کیا سکھائیگا شعر

مسیحا خود ہون جب بیمار پھر لیوین دوا کس سے + خضر جب آپ ہی بھٹکین تو پوچھین راستہ کس سے

اور فرمایا نفس پر غالب آنا ایمان کی دلیل ہی اور فرمایا وہ لوگ کم ہین جنکا قول فعل یکسان ہوتا ہی اور جو شخص نعمت کی قدر نہین کرتا اوس سے نعمت یکایک غائب ہوجاتی ہی اور فرمایا جو اللہ کا مطیع ہوا تمام عالم اوسکے زیر حکم ہوگیا اور فرمایا زبان اور چہرے سے دل کا حال معلوم ہوتا ہی اور فرمایا دل تین قسم کے ہوتے ہین ایک مثل پہاڑ کے جو ہل ہی نہین سکتے دوسرے مثل مضبوط درخت کی جڑ کے جنکو کبھی کبھی ہوا ہلا دیتی ہی تیسرے مثل پر کے جو ہر وقت ہوا سے اوڑتے پھرتے ہین اور فرمایا مقرب کی برائی نکوکار کی نیکی ہی اور فرمایا ابرار وہ ہین جنکو نعمتین ملتی ہین ان الابرار لفی نعیم جنت انھین لوگون کے لیے ہی اور فرمایا حیا اور انس دل کے دروازے پر آتے ہین اگر دل مین زہد اور ورع پاتے ہین تو قیام کرتے ہین ورنہ پلٹ جاتے ہین اور فرمایا پانچ چیزین اوس دل مین نہین رہ سکتین جسمین کوئی اور چیز بھی ہوتی ہی خوف رجا محبت حیا انس اور فرمایا ہر مقرب کو موافق اوسکے قرب کی سمجھ دیجاتی ہی - اور فرمایا اسرار قرآنی سمجھنے کے لیے غور و فکر کرنے والا سب سے زائد عقلمند ہی اور فرمایا صابر سب سے افضل ہی اور فرمایا قیامت مین امت نبیونکی طرف پکاری جائیگی اور اولیاء اللہ کی طرف اور فرمایا عارفون کا برتر مقام شوق ہی اور فرمایا عارف وہ ہی جو کم کھائے اور کم سوئے اور کم عیش کرے اور فرمایا بعض کتب سماویہ مین ہی کہ جب بندہ ہمارا ذکر کرتا ہی ہم اوس سے محبت کرتے ہین اور فرمایا عارف مثل آفتاب کی سب پر چمکتا ہی اور مثل

Marfat.com

زمین کے سب کا بوجھ اوٹھاتا ہی اور مثل پانی کے ہی کہ دلون کی زندگانی اوسپر منحصر ہی
اور مثل آگ کے ہی کہ سب کو اوسکی روشنی پہونچتی ہی اور فرمایا صوفی کی معرفت اوسکی
پرہیزگاری اور ورع کو نہین چھپاتی اور علم باطن مین تصرف نہین کرتی اور اوسکی کرامت
دوسرون کو حرام سے باز رکھتی ہی اور فرمایا خلق سے طالب نہونے کو زہد کہتے ہین
اور فرمایا زہد دنیا سے نفرت کرنے کا نام ہی اور فرمایا عیش عارف کو اوسوقت حاصل
ہوتا ہی جب وہ اپنے کو فنا کر دیتا ہی اور فرمایا مین نے زہد کے طریقے اختیار کیے مگر پھر
بھی اصل زہد حاصل نہوا اور فرمایا دکھانے کیلیے خلق کرنا خالق سے دور کر دیتا ہی اور فرمایا
جو شخص لوگون سے زائد ملتا ہی اوسکو صدق نہین ہوتا اور فرمایا خلق یہ ہی کہ تو لوگون
کو تکلیف نہ دے بلکہ اگر اونسے تکلیف پہونچے تو اوسپر صبر کرے اور فرمایا کسی پر غصہ کرنا
چاہیے اور غصہ کو ضبط کرنا بڑا خلق ہی اور فرمایا گناہ ترک کرنا تین وجہ سے ہوتا ہی ایک
جنت کی رغبت سے دوسرے دوزخ کے خوف سے تیسرے خدا کی شرم سے اور فرمایا
جب بندہ عبادت الٰہی کو خواہش نفس پر افضل خیال کرتا ہی تو اوسکو کمال حاصل ہوتا ہی
نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ صبر کا ذکر کر رہے تھے اور بچھو نے کئی ڈنک آپ
کے مارے مگر آپ نے اُف نہ کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے ای اللہ تیری عظمت نے مجھے
مناجات سے باز رکھا اور تیری معرفت نے مجھے انس عطا کیا اگر زبان سے یاد کرنیکا تو
حکم نہ کرتا تو کبھی مین زبان سے تجھے یاد نہ کرتا کیونکہ زبان تیرے اوصاف ادا نہین کر سکتی
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جنید بغدادی رح فرماتے ہین کہ آپ نے کہا مین بغداد مین
مرنا نہین چاہتا اسلیے کہ زمین مجھے قبول نہ کرے گی اور لوگ مجھے اچھا سمجھتے ہین اونکی
گمان غلط ہوجائیگا جب آپ بیمار ہوے تو مین عیادت کو گیا گرمی کا زمانہ تھا مین
آپ کے پنکھا جھلنے لگا آپ نے منع کیا اور فرمایا ہوا سے آگ بھڑکنے لگتی ہی پھر مین

Marfat.com

مزاج پوچھا آپ نے فرمایا عبداً مملوکا لا یقدر علی شئ یعنے بندہ مملوک ہی اوسے
کسی چیز پر قدرت حاصل نہین ہی مین نے کہا کچھ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا
خلق مین رہکر خالق سے غافل مت ہو اوسکے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۵ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ بزرگان مشائخ سے تھے آپ کو یاد الٰہی سے لفت
اور خلق سے نفرت تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے کسی بزرگ سے کہا حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ
کو کچھ علم نہین ہے اونھون نے کہا وہ تارک دنیا ہی اس سے زائد کون علم ہوسکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار حضرت سری سقطی رحمہ اللہ شب کو گھر سے نکلے تا کہ حضرت
فتح موصلی رحمہ اللہ کے یہان جائین رات زیادہ گذر گئی تھی سپاہیون نے آپ کو
چور سمجھکر گرفتار کیا اور قید کیا صبح کو سب قیدیون کو قتل کا حکم ہوا جب آپکی باری
آئی جلاد ہاتھ اوٹھا کر رہگیا اور آپکو قتل نہ کرسکا لوگون نے اوس سے کہا انھین کیون
قتل نہین کرتا اوسنے کہا ایک ضعیف بزرگ صورت میرے سامنے کھڑے ہوے منع
کر رہے ہین اور وہ ضعیف بزرگ حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ تھے حضرت سری رحمہ اللہ
کو سب نے رہا کردیا آپ اونکے ساتھ اونکے مکان پر تشریف لے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے صدق کی تعریف پوچھی آپ نے لوہار کی
جلتی ہوئی آگ مین ہاتھ ڈالکر ایک دہکتا ہوا لوہے کا ٹکڑا نکالکر ہاتھ پر رکھا اور
فرمایا صدق اسکا نام ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا اوسنے کہا
مجھے کچھ وصیت کیجیے اونھون فرمایا ثواب کی غرض سے امیر کا درویش کیساتھ تواضع

Marfat.com

کرنا اچھا ہی اور اس سے زائد یہ ہی کہ درویش توانگر سے نفرت کرے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کو مسجد مین ایک جوان پُرانے کپڑے پہنے ہوے ملا اور کہا مین
اس ملک مین مسافر ہون اور مسافرون کا حق مقیم پر ہوتا ہی کل فلان مقام پر
مجھے موت آئیگی تم آکر مجھے غسل دینا اور اسی لباس کا جو مین پہنے ہون کفن مجھے پہنا کر
دفن کردینا آپ دوسرے دن وہان گئے اوسے مردہ پایا حسب وصیت اوسے غسل
او کفن دیکر دفن کردیا جب آپ واپس ہونے لگے تو قبر کے اندر سے اوسنے آواز
دی اے فتح موصلی اگر اللہ نے مجھے اپنا قرب عطا کیا تو تھین اس خدمت کا بدلہ
دلاؤنگا پھر کہا دنیا مین یون زندگی بسر کر کہ زیست جاودانی حاصل ہوجائے یہ کہکر
خاموش ہوگیا اور آپ اپنے گھر واپس آئے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک روز آپ رو رہے تھے اور آنکھون سے آنسو کے عوض
خون جاری تھا لوگون نے کہا آپ اسقدر کیون رویا کرتے ہین آپ نے فرمایا
گناہون کے خوف سے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے پچاس درم بطور نذر آپ کے سامنے پیش کرکے
کہا حدیث مین وارد ہی کہ جسکو بے مانگے ملے اور وہ قبول نہ کرے تو گویا اوسنے نعمت
الٰہی سے انکار کیا آپ نے ایک درم اوٹھالیا اور باقی واپس کردیے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے تیس ابدال سے ملاقات کی سب نے یہی
نصیحت فرمائی کہ خلق سے دور رہو اور کم کھاؤ جسطرح بلاوجہ بیمار کا کھانا پانی بند
کردینے کی وجہ سے بیمار مرجاتا ہی ویسے ہی اگر دل کو حکمت اور علم اور پند مشائخ حاصل
نہو تو مرجاتا ہی۔ اور فرمایا مین نے ایک راہب سے پوچھا اللہ کا راستہ کدھر
اوسنے کہا جسطرف اوسے ڈھونڈھو وہ موجود ہی اور فرمایا عارف جو بات کہتے ہین
اللہ کی طرف سے ہوتی ہی اور جو عمل کرتے ہین اللہ کی طرف سے ہوتا ہی

Marfat.com

سوا خدا کے کسی سے طالب نہین ہوتے ہین اور فرمایا جو بندہ اللہ کیلیے نفس کی مخالفت کرتا ہے اللہ اوسے دوست رکھتا ہے اور فرمایا خدا کا طالب دنیا نہین طلب کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ جب آپ نے وفات فرمائی تو کسی شخص نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا بخشدیا اور فرمایا چونکہ تو گناہون کے خوف سے رویا کرتا تھا اسلیے ہمنے فرشتون کو حکم کردیا تھا کہ تیرا کوئی گناہ نہ لکھین۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد حواری رحمہ اللہ واقف شریعت ماہر طریقت تھے آپ کے اوصاف بہت ہین حضرت جنید رحمہ اللہ کہتے ہین ملک شام مین حضرت احمد حواری رحمہ اللہ مثل ریحان کے ہین۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ حضرت سلیمان دارائی کے مرید تھے اور سفیان بن عیینہ سے بہت صحبت رکھی ہے منقول ہے کہ آپ کا کلام اثر بہت رکھتا تھا۔ ابتدا مین آپ نے علوم حاصل کیے اور کتب بینی کا بہت شوق تھا آخر مین سب کتابین دریا مین ڈالدین اور فرمایا جب مقصد حاصل ہوگیا تو دلیل اور راہبر کی ضرورت نہین رہی اور بعض کا قول ہے کہ یہ آپ نے حالت وجد مین فرمایا تھا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ سے اور حضرت سلیمان دارائی رحمہ اللہ سے آپس مین عہد ہوگیا تھا کہ کسی بات مین ایک دوسرے کے خلاف نہ کریگا ایک بار حضرت سلیمان دارائی رحمہ اللہ حالت وجد مین تھے آپ نے اونسے آکر کہا تنور روشن ہوگیا جو حکم ہو کیا جاوے اونھون نے کہا تم اوسمین بیٹھو آپ فوراً جلتے تنور مین کود پڑے تھوڑی دیر کے بعد جب حضرت سلیمان دارائی رحمہ اللہ کا وجد کم ہوا تو آپ کو تلاش کرایا مگر کہین آپ نے ملی

Marfat.com

اوسکے بعد خود حضرت سلیمان رحمۃ اللہ کو خیال آیا کہ حالت وجد مین مین نے اوسنے کہدیا
تھا کہ تنور مین بیٹھو جب تنور مین دیکھا تو آپ بیٹھے تھے حضرت سلیمان دارانی رحمۃ اللہ
نے کہا اب باہر نکل آؤ آپ باہر نکل آئے لیکن آگ نے آپکا ایک بال بھی بیکا نہ کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک صاحب جمال کنیزک کو خواب مین دیکھا اوس سے
پوچھا تیرے چہرے پر یہ چمک کیسی ہی اوسنے کہا ایک بار آپ رو رہے تھے آپکے آنسو
مین نے منہ پر مل لیے جبھی سے میرا چہرہ روشن ہوگیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا جبتک بندہ دل سے نادم نہو اور زبان سے استغفار
نہ کرے تائب نہین ہوتا ہی اور جب تک عبادت مین کوشش نہین کرتا
گناہون سے بری الذمہ نہین ہوتا اور اسطرح عمل کرنے سکے بعد انس آلہی حاصل
ہوتا ہی اور دیدار آلہی ملتا ہی اور اللہ کا پہچاننے والا سب سے دور رہتا ہی
اور فرمایا زاہد معرفت اوسے حاصل ہوتی ہی جو زاہد عاقل ہوتا ہی اور فرمایا
خوف کرنے والون کی قوت رجا ہی اور فرمایا کار آمد رونا وہ ہی جو بندہ تضیع
اوقات پر روئے اور فرمایا دنیا کی دوستی فقر کھو دیتی ہی اور فرمایا متکبر وہ ہی جو
نفس کو نہ پہچانے اور فرمایا سخت دلی اور غفلت سے زیادہ کوئی عذاب نہین
ہی اور فرمایا انبیاء نے موت کو اسلیے مکروہ جانا کہ موت ذکر آلہی سے جدا کردیتی ہی اور
فرمایا جو عبادت کو دوست رکھتا ہی اللہ کا دوست ہی اور فرمایا اللہ کو بندہ اوسکے
فضل سے پہچان سکتا ہی اور فرمایا جو اللہ کو اسلیے دوست رکھتا ہی کہ اوسکے انعام
حاصل کرے وہ مشرک ہی اور اللہ کو بغیر کسی وجہ کے دوست رکھنے والا اللہ کا دوست
ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۵ حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

Marfat.com

حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ مشائخ خراسان مین بڑے بزرگ تھے آپکے تصانیف اور نصائح اور مرید بیشمار تھے اور تمام مرید آپ کے صاحب کمال ہوے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے بعیت کی اور ایک زمانے تک حضرت ابو تراب رحمہ اللہ کی صحبت مین رہے لوگون نے ابو حفص رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک آج کل صوفیون مین کون بزرگ ہے آپ نے فرمایا مین نے حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ سے زیادہ بلند حوصلہ اور صادق الاحوال نہین پایا اور حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کا مقولہ ہے کہ اگر حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نہوتے تو مروت اور فتوت کا ظہور نہوتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ فوجیون کا لباس پہنا کرتے تھے آپ کی بی بی کا فاطمہ نام تھا اور وہ بلخ کے ایک سردار کی بیٹی اور بڑی عابدہ زاہدہ تھین قبل نکاح اونھون نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ میرے باپ سے میرے ساتھ نکاح کی درخوست کیجیے آپ نے نامنظور کیا دوبارہ پھر اونھون نے کہلا بھیجا کہ آپ خدارس مین اور خدارس کو راہبر ہونا چاہیے نہ راہبر آپ نے قبول کیا اور اونکے باپ سے درخواست کی اونھون نے آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیا جب فاطمہ رحمہا اللہ شوہر کے یہان آئین تو تمام کاروبار دنیا ترک کرکے آپ کے ساتھ یاد الٰہی مین بدل وجان مشغول ہوئین جب آپ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی ملاقات کو گئے تو آپکی بی بی بھی ساتھ تھین اور اونھون نے حضرت بایزید رح سے بیباکی کے ساتھ گفتگو کی آپ کو بڑا معلوم ہوا اور کہا اے فاطمہ غیر مرد سے یون بیباکی کرنا ناروا ہے اونھون نے کہا وجہ یہ تھی کہ جس طرح آپ میری طبیعت کے رازدار ہین اور میرے نفس کی خواہشین پوری کرتے ہین اوسی طرح وہ میرے طریقت کے رازدار ہین اور میری باطنی مرادین پوری کرتے ہین جسکی وجہ سے مجھے دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہے اور میرے اس قول پر

Marfat.com

یہ دلیل شاہد ہی کہ آپ میری صحبت کے طالب اور وہ بے پروا ہین اور ہمیشہ فاطمہ رحمہ اللہ
حضرت بایزید رحمہ اللہ سے بیباکانہ گفتگو کرتی تھین ایک بار اونکے ہاتھ مین مہندی لگی
ہوئی دیکھکر حضرت بایزید رحمہ اللہ نے کہا اے فاطمہ یہ مہندی کیسی ہی اوٹھون نے
کہا آجتک آپ نے میرے ہاتھ اور مہندی کو نہین دیکھا تھا اسلیے مین آپکے پاس بیٹھتی
تھی اب مجھے یہان بیٹھنا حرام ہی حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی شخص
خیال کرے کہ حضرت بایزید رحمہ اللہ نے خیال بد سے انکی طرف دیکھا تھا تو اوسکا جواب
یہ ہی کہ خود اونکا مقولہ ہی کہ عورت اور دیوار میرے سامنے برابر ہی پھر ایسا شخص
کب خیال بدلا سکتا ہی مترجم کہتا ہی ممکن ہی کہ حضرت بایزید رحمہ اللہ نے
اسلیے فرمایا ہو کہ یہ میرے پاس نہ بیٹھا کرین کیونکہ جتنی دیر یہ بیٹھتی ہین اللہ کی
یاد و تخلیہ مین موقوف رہتی ہی انتہی اسکے بعد حضرت احمد خضرویہ رحمہ اللہ نے
مع اپنی بی بی کے نیشاپور مین جاکر سکونت اختیار کی اور وہان کے لوگ آپکی تشریف
آوری سے بہت خوش ہوے جب حضرت یحییٰ بن معاذ نیشاپور مین آئے تو آپ نے
ارادہ کیا کہ اونکی دعوت کرین بی بی سے پوچھا دعوت کے لیے کتنا سامان ہونا چاہیے
اوٹھون نے کہا اتنی گائین اور اتنی بکریان اور اتنی شمع اور اتنا عطر ہونا چاہیے علاوہ
اسکے بیس گدھے ہونا چاہیین کیونکہ جب ایک کریم کی دعوت ہو تو کتون کو بھی محروم
نہ رہنا چاہیے اسی لیے اتنے گدھون کی بھی ضرورت ہی تاکہ اونکا گوشت کتون کی
مدارات مین صرف ہو انکی مروت اس قول سے ظاہر ہی اور حضرت بایزید رحمہ اللہ
نے فرمایا ہی جو شخص مرد کو دیکھنا چاہے وہ فاطمہ کو دیکھے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نفس پر قہر بہت کرتے تھے ایک بار لوگ جہاد کو چلنے لگے آپ کے نفس
نے آپکو بھی رغبت دلائی آپ نے خیال کیا کہ یہ مکر ہی کیونکہ عبادت کیطرف راغب کرنا
نفس کا کام نہین ہی شاید اسے یہ خیال ہوا ہو گا کہ مین سفر مین افطار صوم کرونگا یا یہ کہ ش

Marfat.com

عبادت کم کرونگا یا یہ کہ لوگون سے میل جول پیدا کرونگا نفس نے کہا ہرگز مجھے ان خیالون مین سے کوئی خیال نہین ہی آپ نے دعا کی ای اللہ مجھے نفس کے مکر سے آگاہ کر دی اللہ تعالی نے نفس کا مکر نفس ہی سے ظاہر کرا دیا اور نفس نے کہا ہمین یہ مکر تھا کہ تم کبھی میری مراد پوری نہین کرتے ہو جہاد مین جانے سے شہید ہو کر روز کے بکھیڑون سے چھوٹ جاونگا اوس دن سے آپ نے اور نفس کی مخالفت کرنا زائد کر دی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین حج کو جا رہا تھا راہ مین ایک کانٹا میرے پاوٗن مین چبھ گیا مین نے اوسے اس خیال سے نہ نکالا کہ توکل مین فرق آوے گا میرا تمام پاوٗن سوج گیا اور پیپ بہنے لگا لنگڑاتا ہوا مین مکہ معظمہ گیا اور اُسیطرح حج سے فراغت کر کے واپس ہوا راہ مین لوگون نے میری یہ حالت دیکھکر پاوٗن سے کانٹا نکالدیا پھر مین حضرت بایزید رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوںھون نے مسکرا کر مجھ سے پوچھا جو تکلیف تجھے دی گئی تھی کیا ہوئی مین نے کہا اوسکے اختیار پر مین نے اپنے اختیار کو رکھا اوںھون نے فرمایا تو نے اپنے کو صاحب اختیار خیال کیا کیا یہ شرک نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا درویشی کی عزت کو ظاہر کرنا نامناسب ہی پھر یہ قصہ بیان فرمایا کہ ایک درویش نے رمضان مین شب کو ایک امیر کی دعوت کی اور سوکھی روٹی جو اوسکے یہان موجود تھی سامنے رکھدی کھانا کھانے کے بعد جب وہ امیر اپنے گھر گیا تو ایک توڑا اشرفی کا اوس درویش کو بھیجا درویش نے کہا مین درویشی کو دو جہان کے عوض مین بھی نہ بیچونگا جیسا مین نے درویشی کی عزت کو ظاہر کیا ویسی ہی مجھے سزا ملی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شب کو آپ کے یہان ایک چور آیا آپکے یہان تھا ہی کیا جو لیتا مجبور ہو کر چلا آپ نے فرمایا واپس نہ جا بلکہ تمام رات عبادت کر جو کچھ مجھے ملیگا تجھے دیدونگا اوس نے

Marfat.com

تمام رات عبادت کی صبح کو ایک امیر نے سو دینار آپ کو نذر بھیجے آپ نے اوس چور کے
سامنے رکھدیئے اور کہا لے یہ ایک رات کی عبادت کا عوض ہی وہ متنبہ ہوا اور کہا
افسوس اب تک مین اوس خدا کو بھولا رہا جو ایک رات کی عبادت کے صلہ مین اتنا مال
دیتا ہی پھر توبہ کر کے آپکا مرید ہوا اور آپ کی توجہ سے کامل ہو گیا اور وہ دینار نہ لیے
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے دیکھا کہ ایک عمدہ رتھ پر آپ سوار ہوا مین چلے جارہے
ہین اور اوسمین سونے کی زنجیرین ہین جسے فرشتے کھینچ رہے ہین اُسنے آپ سے پوچھا اس
شان و شوکت سے آپ کہان جاتے ہین آپ نے فرمایا اپنے دوست کی ملاقات کو اوسنے
پوچھا باوجود اس درجے کے آپ کو دوست کی ملاقات کی بھی حاجت ہی آپ نے فرمایا اگر
مین نہ جاؤنگا تو وہ خود میری ملاقات کو آئیگا اور جو مرتبہ زائر کو ملتا ہی اوسے حاصل ہوگا
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ کسی صوفی کی خانقاہ مین پرانے کپڑے پہنے ہوے گئے
اون صوفی کے مریدون نے آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھا۔ ایکبار آپ کے ہاتھ سے
ڈول کنوین مین گر پڑا آپ اونھین صوفی کی خانقاہ مین گئے اور اونسے کہا دعا کیجیے
تاکہ ڈول کنوین سے نکل آئے وہ متعجب ہوے کہ یہ کیا سوال ہی پھر آپ نے کہا اگر
آپ دعا نہین کرتے تو مجھے دعا کرنے کی اجازت دیجیے اوھنون نے اجازت دی
آپ نے دعا کی فوراً ڈول کنوین کی جگت پر آگیا اون صوفی نے آپکی بہت عظمت کی
اور فرمایا آپ بڑے صاحب کمال ہین آپ نے فرمایا اپنے مریدون کو منع کر دیجیے کہ
مسافرون کو حقارت سے نہ دیکھا کرین یہ کہکر آپ وہان سے چلے آئے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص نے آکر آپ سے افلاس کی شکایت کی آپ نے فرمایا تمام
پیشون کا نام الگ الگ پرچون پر لکھکر ایک بدھنی مین ڈالکر میرے پاس لاؤ اوسنے
ویسا ہی کیا آپ نے بدھنی مین ہاتھ ڈالکر ایک پرچہ نکالا اوسمین چوری کا پیشہ لکھا
تھا آپنے اوس سے کہا تجھے چوری کرنا چاہیے اوسنے تعجب کیا پھر خیال کیا کہ شیخ

کہا ہی مجھے یہی کرنا چاہیے اور جاکر چورون مین ملگیا اونھون نے اس سے عہد کیا کہ جو ہم کہین تجھے کرنا ہوگا اُسنے قبول کیا ایکبار چورون نے ایک قافلہ لوٹا اور ایک شخص کے پاس مال بہت تھا اوسے زندہ گرفتار کرلائے اور اس نے چور سے کہا کہ اسے قتل کر یہ متحیر تھا کہ کیا کرون خیال ہوا کہ ان چورون نے ہزارون کو جان سے مارا ہوگا مناسب یہ معلوم ہوتا ہی کہ مین انکے سردار کو قتل کرڈالون اور اللہ کی فرمانبرداری کرون فوڑا تلوار کھینچکر سردار کو قتل کیا اور سب چور بھاگ گئے اور اوس سوداگر کو جسے چور گرفتار کرلائے تھے رہا کردیا اوسنے اپنی جان بچنے کے صلہ مین اسکو اسقدر مال دیا کہ یہ شخص امیر کبیر ہوگیا اوسدن سے اسنے اللہ کی عبادت کرنا اختیار کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک درویش آپ کے یہان مہمان آیا شب کو آپ نے سات چراغ جلائے اوس درویش نے کہا یہ تکلف تصوف کے خلاف ہی آپ نے فرمایا یہ سب چراغ اللہ کے لیے مین نے روشن کیے ہین تکلف کو اس مین دخل نہین ہی اگر اسے آپ غلط سمجھتے ہین تو جو چراغ خدا کے لیے نہ روشن ہوا وسے بجھا دیجیے وہ درویش رات بھر چراغون کو بجھایا کیا مگر ایک چراغ بھی نہ بجھ سکا صبح کو آپ نے اوس درویش نے کہا میرے ساتھ آو تاکہ عجائبات قدرت تمھین دکھاؤن اونکو ساتھ لیکر آپ کلیسا کی دروازے پر گئے وہان ایک کافر بیٹھا تھا اوسنے آپ کی بہت تعظیم کی اور دسترخوان بچھواکر آپ سے کہا آئیے ہم اور آپ کھانا کھائین آپ نے فرمایا خدا کے دوست اوسکے دشمن کے ساتھ کھانا نہین کھاتے ہین وہ صدق دل سے مسلمان ہوگیا اور اوسکے ساتھ اوبھتر (بہتر) آدمی اور مسلمان ہوے اوسی شبکو آپ نے خواب دیکھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے احمد تونے ہمارے واسطے سات چراغ روشن کیے ہمنے اوسکے صلے مین تیرے ہی ذریعے سے تیرے واسطے ستر دلون کو نور ایمان سے روشن کردیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا مین نے خلق کو بیل اور گدھے کی طرح چارہ کھاتے

Marfat.com

ہوے دیکھا لوگون نے پوچھا کیا آپ خلق سے الگ تھے آپ نے فرمایا نہین بلکہ مین بھی
اونھین کے ساتھ تھا مجھ مین اور اونمین اتنا فرق تھا کہ وہ کھاتے تھے اور ہنستے تھے اور
اوچھلتے کودتے تھے اور بے خبر تھے اور مین کھاتا تھا اور روتا تھا اور سر بزانو اور باخبر تھا
اور فرمایا درویشی تین چیزون سے حاصل ہوتی ہے تواضع سخاوت ادب اور فرمایا
جو شخص صدق اختیار کرتا ہے اللہ اوس سے قریب ہوتا ہے جیسا کہ اوسکا قول ہے
وکونوا مع الصادقین اور اللہ صادقون کے ساتھ ہے اور فرمایا شکایت کرنے والا
صابر نہین ہوتا اور توشہ مضطر ہون کا صبر ہے اور درجہ عارفون کا رضا ہے اور فرمایا
اللہ کو دل سے دوست رکھنا اور زبان سے یاد کرنا اور سوا اوسکے سبکو ترک کرنا معرفت
ہے اور فرمایا صاحب خلق کو اللہ سب سے زائد دوست رکھتا ہے اور فرمایا جو اللہ کو ڈھونڈھتا
ہے اوسے پاتا ہے اور فرمایا محبت الٰہی یہ ہے کہ علائق دنیا کو ترک کرے اور اوسکی یاد مین
بدل وجان مصروف ہو اور فرمایا دل چلنے والے ہین یا عرش کے گرد گھومتے ہین یا پائی
کے گرد اور فرمایا جب دل حق سے پر ہوتا ہے تو اوسکی روشنی اعضا سے ظاہر ہوتی ہے اور
جب باطل سے پر ہوتا ہے تو اوسکی تاریکی اعضا سے نمایان ہوتی ہے اور فرمایا غفلت سے
زائد برا کوئی خواب نہین ہے اور کوئی مالک قوی تر شہوت سے نہین ہے اگر غفلت نہو
تو شہوت غالب نہین ہوسکتی اور فرمایا بندگی آزادی مین ہے اور فرمایا زندگی دین
ودنیا کی درمیانی حالت مین بسر کرنا چاہیے اور فرمایا راہ کشادہ ہے اور حق روشن ہے
اور طالب مطلوب ہے۔ اور فرمایا ماسوی اللہ سے دور رہنا بڑی عبادت ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ کسی نے آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی ففروا الی اللہ آپ نے فرمایا
اوسکے سامنے یہ آیت پڑھو جو اوسکا ہوگیا ہو ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے نصیحت
کیجیے آپ نے فرمایا نفس کو مردہ بنا تاکہ تو زندہ ہوجائے۔
نقل کیا ہے۔ کہ وفات کے وقت آپ ستر ہزار درم کے قرضدار تھے اور یہ قرضہ خیرات

کرنے مین ہوا تھا تمام قرضخواہون نے آکر تقاضا کیا آپ نے دعا کی اے اللہ تو مجھے بلاتا ہی اور مین انکے ہاتھ رہن ہو چکا ہون پہلے انکا قرض ادا کر پھر جب مجھے بلا آپ دعا فرما ہی رہے تھے کہ دروازے سے آواز آئی قرضخواہ باہر آکر اپنا روپیہ لے لین سب باہر گئے اور اپنا اپنا روپیہ لے لیا جب قرض ادا ہو چکا تو آپ نے اس دنیائے فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۶۲ حضرت ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ خراسان کے کبار مشائخ مین سے تھے آپنے چالیس حج کیے اور برسون استراحت نہین کی لیکن ایکبار خانہ کعبہ مین سجدہ کی حالت مین آپ کی آنکھ لگ گئی تھی خواب مین دیکھا کہ ایک حورون کی جماعت آپ کو اپنی طرف راغب کرنا چاہتی ہی آپ نے فرمایا مجھے اللہ کی یاد سے فرصت نہین تمھاری طرف کیونکر راغب ہون حورون نے کہا جب ہمارے ساتھ کی دوسری حورین سنین گی کہ آپ نے ہماری طرف التفات نہین کیا تو ہمپر طعنہ زنی کرینگی رضوان نے اونسے کہا یہ شخص ہرگز تمھاری طرف ابھی راغب نہوگا چلی جاؤ جب قیامت کو یہ جنت مین تخت پر بیٹھے گا اوسوقت آنا آپ سے کہا ای رضوان انسے کہدے کہ اگر قیامت کے دن مین جنت مین داخل ہونگا تو خدمت کرنا ابن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے بہت بزرگون کو دیکھا مگر چار شخصون سے زیادہ کوئی بزرگ مجھے نظر نہین آیا اور اون چارون بزرگون مین سب سے پہلے آپ ہین ابن جلاء رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب آپ مکہ معظمہ مین آئے تو بہت شادان فرحان رہا کرتے تھے ایکدن مین نے آپ سے پوچھا آپ کھانا کہان کھاتے ہین آپ نے فرمایا مین کبھی بصرہ مین کبھی بغداد مین کبھی یہان کھانا کھاتا ہون۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ جب آپ اپنے ساتھیون مین سے کسی کی برائی دیکھتے تو خود توبہ کرتے اور مجاہدہ زائد کرتے اور فرماتے میری نحوست کی وجہ سے یہ برائی اسمین پیدا ہوئی اور آپ اپنے مریدون سے فرمایا کرتے تھے ایسا کام نہ کیا کرو جس سے ریا ظاہر ہو۔ آپکے ایک مرید کو ایک مہینہ فاقے سے گذرا تھا اوسوقت اوسنے اپنا ہاتھ خربزے کے چھلکے کی طرف بڑھایا آپ نے فرمایا جب تیری یہ حالت ہی تو تو تصوف حاصل نہین کر سکتا اور فرمایا مین نے اللہ سے عہد کیا ہی کہ مجھے حرام شی کیطرف ہاتھ بڑھانے سے باز رکھنا اور فرمایا کبھی مجھے کوئی آرزو نہین ہوئی البتہ ایکبار مین جنگل مین تھا اور انڈے کے ساتھ روٹی کھانے کی مجھے آرزو ہوئی اوسکے بعد مین راستہ بھولکر ایک ایسے مقام پر پہونچا جہان ایک قافلے کے لوگ شور و غوغا کر رہے تھے مجھے دیکھتے ہی سب لپٹ گئے اور کہنے لگے ہمارا مال اسباب تو ہی لیگیا ہی اور بیجد چھریان اونھون نے مجھے مارین پھر ایک بڈھے نے مجھے پہچانا اور اون لوگون سے کہا اسنے تمھارا مال نہین چرایا ہی بلکہ یہ شیخ الشیوخ ہی سب نے مجھسے معذرت مانگی مین نے کہا مجھے اس اذیت کا غم نہین بلکہ خوشی ہی اسلیے کہ آج میرے نفس نے ذلت اوٹھائی پھر وہ بڈھا مجھے اپنے گھر لیگیا اور روٹی اور انڈا میرے سامنے رکھا مین نے کھانے مین تامل کیا ندائے غیبی ہوئی کھالو اسلیے کہ آرزو کی سزا تو پا چکا ہی اور کبھی تیرے نفس کی آرزو بغیر پہلی سزا پائے ہوے پوری نہوگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار ایک بھیڑیا بستی مین آیا اور آپ کے کئی لڑکون کو پھاڑ ڈالا آپ عبادت الٰہی مین مشغول تھے وہ آپ کی طرف بھی جھپٹا جب قریب آکر آپکی صورت دیکھی اولٹے پاؤن پھر گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار آپ اپنے مریدونکے ساتھ جنگل مین تھے لوگون کو پیاس کا غلبہ ہوا اور نماز کے لیے وضو کی بھی ضرورت تھی سب نے آپکی طرف رجوع کی

Marfat.com

آپ نے زمین پر ایک خط کھینچا فی الفور وہان نہر جاری ہوگئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابو العباس فرماتے ہین کہ ایک بار مین صحرا مین آپ کے ہمراہ تھا آپکے ایک مرید نے کہا مجھے پیاس لگی ہی آپ نے پاؤن زمین پر مارا فوراً چشمہ جاری ہوگیا دوسرے مرید نے کہا مین آبخورے مین پانی پیون گا آپ نے ہاتھ زمین پر مارا ایک سفید پیالہ نہایت خوشنما نکل آیا اوسنے پانی پیا اور مجھے بھی پلایا و رمکہ معظمہ تک وہ پیالہ ہمارے ساتھ رہا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت ابو العباس رح سے پوچھا تمھارے مرید کرامت کے بارے مین کیا کہتے ہین اونھون نے کہا بہت کم لوگ اُسپر ایمان لاتے ہین آپ نے فرمایا جو کرامت کو حق نہ سمجھے کافر ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایکبار جنگل مین آپ کے مریدون نے آپ سے کہا اب ہمپر بھوک اسقدر غالب ہی کہ چارہ نہین آپ نے فرمایا مین کیا کرون اوس چیز سے جسکا چارہ نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا ایک اندھیری رات مین مین نے صحرا مین ایک بہت لانبے قد کے حبشی کو دیکھا جس سے مجھپر خوف غالب ہوا اوس سے پوچھا تو انسان ہی یا جن اوسنے مجھ سے پوچھا تو مسلمان ہی یا کافر مین نے کہا مسلمان ہون اوسنے کہا مسلمان تو سوا خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ہین مین سمجھ گیا کہ یہ غیبی تنبیہ ہی اور فرمایا ایک جنگل مین مین نے ایک شخص کو بے توشہ و سواری دیکھکر خیال کیا کہ اس سے زائد کسی کو اللہ پر بھروسا نہوگا پھر اوس سے پوچھا تو ایسے سفر مین توشہ و سواری کیون نہین رکھتا اوسنے کہا جو اپنے ساتھ اللہ کو رکھتا ہی اوسے اور کسی شی کی حاجت نہین رہتی مین نے کہا تو سچ کہتا ہی اور فرمایا تیس برس تک نے مین نے کسی سے کوئی چیز لی نہ کسی کو دی لوگون نے کہا

صاف صاف بیان کیجیے آپ نے فرمایا تیس برس تک مین نے سوا خدا کے کسی سے
کچھ نہین لیا اور سوا خدا کے کسی کو کچھ نہین دیا اور فرمایا ایک بار ایک شخص نے میری
دعوت کی مین نے اوسے قبول نہین کیا اوسکی سزا مین چودہ دن تک مین بھوکا رہا
اور فرمایا نفس کی پیروی سے زائد کوئی چیز مضر نہین ہی اور فرمایا اللہ تعالی کا قول
ہی کبائر سے دور رہو اور کبائر دعوی فاسد اور اشارت باطل کو کہتے ہین اور فرمایا
دنیا کو ذرہ برابر دوست رکھنے والا اللہ تک نہین پہونچتا ہی اور فرمایا صادق بندہ
عمل سے پہلے عمل کی حلاوت پاتا ہی اور اگر اخلاص بجالاتا ہی تو عبادت مین حلاوت
پاتا ہی اور فرمایا تین چیزون کی دوستی مضر ہی نفس زندگی مال اور فرمایا شادی
اور راحت سوا جنت کے کہین نہین ملسکتی اور فرمایا ستر درجے ہین جنکی وجہ سے
اللہ ملتا ہی اونمین سے اعلیٰ درجہ توکل اور ادنی اجابت ہی اور فرمایا توکل اسے
کہتے ہین کہ اگر اللہ دے تو شکر ورنہ صبر کر اور اوسکی یاد مین گم ہوجا اور فرمایا عارف
کو کوئی چیز تیرہ نہین کرسکتی بلکہ تاریکیون کو وہ روشن کردیتا ہی اور فرمایا اللہ پر بھروسے
کو قناعت کہتے ہین اور فرمایا بہت دل اللہ کے نور سے زندہ ہین اور فرمایا عبادت
سے زائد کوئی چیز خطرات نفس کو دور نہین کرسکتی اور فرمایا بغیر عقیدے کی دوستی
کے کوئی عبادت فائدہ نہین دیتی اور فرمایا اللہ نے علما کو ہدایت کیلیے پیدا کیا ہی
اور فرمایا غنا مستغنی ہونے کو اور فقر حاجتمندی کو کہتے ہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے کہا آپکو کوئی حاجت ہو تو بیان کیجیے آپ نے فرمایا
مجھے خدا سے بھی حاجت نہین اسلیے کہ راضی برضا ہون جو وہ چاہے کرے پھر مجھے
بندے سے کب حاجت ہوسکتی ہی۔ اور فرمایا فقیر کو جو ملے وہی اوسکی غذا ہی اور جو
ستر پوشی کرے وہی لباس ہی اور جہان رہے وہی گھر ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے صحراے بصرہ مین وفات پائی آپ کی وفات کی گنتی برس

Marfat.com

بعد ایک قافلہ اودھر سے گذرا تو دیکھا کہ آپ منھ قبلہ کیطرف کیے ہوے جریب ہاتھ مین لیے کھڑے ہین اور ہونٹھ خشک ہین اور ایک آبخورہ پاس رکھا ہی اور کوئی درندہ آپ کے آس پاس نہین ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۵ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ ناطق دقائق واقف حقائق تھے آپکو وعظ مین اسدرجہ کمال حاصل تھا کہ تمام لوگ آپکو یحییٰ واعظ کہتے تھے۔ مشائخ کبار نے کہا ہی اللہ کے دو یحییٰ ہوے ایک حضرت یحییٰ بن ذکریا علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جنھون نے طریق خوف کو طی کیا دوسرے یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ جنھون نے جادۂ رجا مین قدم رکھا۔ آپ بیدا ئشی واقف علوم تھے کبھی آپ سے گناہ کبیرہ صادر نہین ہوا عبادت الٰہی جسقدر آپ نے کی بہت کم لوگون نے کی ہوگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے مریدون نے خوف اور رجا کو دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ دو رکن ایمان کے ہین جو شخص انھین ترک کرتا ہی اوسکا ایمان کمزور ہوجاتا ہی خائف عبادت کرتا ہی علیحدگی کے خوف سے اور راجی وصل کی امید رکھنے کی وجہ سے عبادت کرتا ہی اور فرمایا عبادت بغیر خوف ورجا کے کامل نہین ہوتی اور خوف ورجا بغیر عبادت کے حاصل نہین ہوتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ بعد خلفاے راشدین کے سب سے پہلے ممبر پر بیٹھکر آپ ہی نے وعظ فرمایا ہی آپ کے ایک بھائی مکہ معظمہ مین مجاور تھے اونھون نے آپ کو خط لکھا مجھے تین تمنائین تھین ایک یہ کہ متبرک جگہ مین رہون دوسرے یہ کہ ایک خادم میری خدمت کو ہو یہ دونون پوری ہوگئین کیونکہ کعبہ مین ہون اور بیان سے زائد

کوئی مقام متبرک نہین ہی اور اللہ نے مجھے لونڈی دی ہی جو وضو کے لیے پانی مجھے لا دیتی ہی ایک تمنا باقی ہی وہ یہ کہ موت سے پہلے آپ کو دیکھون آپ دعا کیجیے یہ بھی پوری ہو جائے۔ آپ نے جواب لکھا انسان کو خود متبرک ہونا چاہیے اوسکے متبرک ہونے کیوجہ سے اوسکا مقام سکونت بھی متبرک ہو جاتا ہی دوسرے آپکو خادم بننا چاہیے تھا نہ مخدوم تیسرے اگر آپ اللہ سے غافل نہوتے تو ہرگز مین آپکو یاد نہ آتا اللہ کی یاد کیجیے اور بھائی بہن اولاد سب کی الفت ترک کیجیے جب آپ اللہ کو پا لینگے تو مجھسے سروکار نہ رہیگا اور اگر اللہ کو نہ پایا تو مجھسے ملنے سے کیا فائدہ ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے ایک دوست کو لکھا دنیا خواب ہی اور آخرت بیداری اگر انسان خواب مین روئے تو بیداری مین ہنستا ہی پس تم دنیا مین خوف الٰہی سے رونا اختیار کرو تاکہ آخرت مین ہنسو۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی صاحبزادی نے اپنی والدہ سے کوئی چیز مانگی اونھون نے کہا اے لڑکی اللہ سے مانگ اونھون نے کہا دنیاوی چیز اللہ سے مانگتے ہوی مجھے شرم آتی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ اپنے بھائی کے ساتھ ایک گانون کے قریب پہونچے آپ کے بھائی نے کہا یہ گانون اچھا ہی آپ نے فرمایا اس سے زائد وہ دل اچھا ہی جو یاد الٰہی کیوجہ سے اسکی اچھائی کا خیال نہ کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کہین دعوت مین گئے اور موافق عادت بہت کم کھانا کھایا لوگون نے کہا اور کھائیے آپ نے فرمایا زائد کھانے سے نفس قوی ہوتا ہی اور عبادت الٰہی مین کمی ہوتی ہی۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ کے مکان کا چراغ گل ہو گیا آپ نے اس خوف سے رونا شروع کیا کہ کہین ایمان و توحید کا چراغ بھی اسی طرح بے نیازی کی ہوا کی

Marfat.com

چھو نکے سے گل نہو جائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے کہا دنیا موت کے سامنے ایک دانے سے زائد بے قدر ہی آپ نے فرمایا اگر موت نہوتی تو دنیا بالکل بے قدر ہوتی پھر فرمایا الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت مثل پل کے ہی جو حبیب کو حبیب کی پاس پہونچاتی ہی کسی نے آپ کے سامنے پڑھا امنا برب العالمین آپ نے فرمایا ایک ساعت کا ایمان دو سو برس کے گناہوں کو محو کر دیتا ہی پھر ستر برس کا ایمان ستر برس کے گناہوں کو کیونکر نہ محو کر دیگا آپ نے فرمایا جب قیامت مین اللہ مجھسے پوچھیگا کہ تو کیا چاہتا ہی مین کہونگا کہ میری یہ تمنا ہی کہ مجھے دوزخ مین بھیج اور میری وجہ سے دوزخ کو دوسرون پر سرد کردے اور یا مؤمن فان نورک اطفأ لھبی اے مومن تیرا نور آگ کے شعلہ کو سرد کرتا ہی اسپر شاہد ہی۔ اور فرمایا اگر مین دوزخ کا مالک کر دیا جاؤن تو کسی عاشق کو نہ جلاؤن اسلیے کہ عاشق روزانہ اپنے کو سو بار جلاتا ہی لوگون نے پوچھا اگر اوسکے گناہ بہت ہون آپ نے فرمایا تو بھی نہ جلاؤن کیونکہ اوسکے گناہ اضطراری ہوتے ہین نہ اختیاری۔ اور فرمایا جو اللہ سے خوش ہوتا ہی تمام چیزین اوس سے خوش ہوتی ہین اور جسکی آنکھ جمال الٰہی سے روشن ہوتی ہین تمام چیزون کی آنکھین اوسکے دیدار سے روشن ہوتی ہین اور فرمایا واصل الی اللہ کی کرامتون سے لوگ حیرت کرتے ہین اور فرمایا اللہ قیامت مین عارفون کو اپنے دیدار سے سرفراز کریگا اور فرمایا جسقدر بندہ خالق کو دوست رکھتا ہی اوسی قدر مخلوق اوسکو دوست رکھتی ہی اور جسقدر بندہ خالق سے ڈرتا ہی اوسی قدر مخلوق اوس سے ڈرتی ہی اور جس قدر بندہ خالق کی طرف راغب ہوتا ہی اوسی قدر مخلوق اوسکی طرف راغب ہوتی ہی اور فرمایا جو اللہ کے گناہ کرنے سے شرم رکھتا ہی اللہ اوسپر عذاب کرنے سے شرم رکھتا ہی اور فرمایا بندے کی حیا ندامت کی حیا اور اللہ کی حیا کرم کی حیا ہوتی ہی اور فرمایا

Marfat.com

بندے کو جسقدر معرفت ہوتی ہے اوسی قدر اوسے کرم کی امید ہوتی ہے اور فرمایا بندہ
گناہ سے اللہ کے لیے روگردانی کرتا ہے اور فرمایا اللہ کے ساتھ سب گمانون سے زائد
نیک گمان رکھنا اعمال شائستہ اور مراقبہ کے ساتھ اچھا ہے! اور فرمایا نیک عمل نیک
گمان سے اور بد عمل بدگمان سے پیدا ہوتے ہین اور فرمایا وہ شخص ہمیشہ گھاٹے مین
رہتا ہے جو برے کامون مین زندگی بسر کرتا ہے اور فرمایا دنیا سے عبرت نہ حاصل
کرنا نادانون کا کام ہے اور فرمایا تین قوم کی صحبت سے ڈرو ایک علماے غافل
دوسرے قاریان کاہل تیسرے صوفیان جاہل۔ اور فرمایا صدیق خلق سے
بھاگتے ہین اور فرمایا تین پہچانین ولیون کی ہین ایک خالق پر اعتماد کرنا دوسرے
خلق سے بے نیاز ہو جانا تیسرے اللہ کی یاد کرنا۔ اور فرمایا اگر موت فروخت کی جاتی تو
آخرت والے سوا موت کے کچھ نہ خریدتے اور فرمایا اہل دنیا کی خدمت لونڈی غلام کرتے
ہین اور اہل عقبے کی خدمت نکوکار اور زہاد کرتے ہین اور فرمایا جبتک تین باتین انسان
مین نہین ہوتین عقلمند نہین ہوتا ایک نصیحت کی نظر سے امیرون کو دیکھے نہ حسد سے
دوسرے شفقت کی نظر سے عورتون کی طرف دیکھے نہ شہوت سے تیسرے تواضع کی
نظر سے درویش کی طرف دیکھے نہ کبر وغرور سے اور فرمایا جو گناہ کرتا ہے پوشیدہ مین
اللہ ظاہر مین اوسے ذلیل کرتا ہے اور فرمایا عبادت کرنے والے کو اللہ بخشتا ہے اور
فرمایا اللہ کی زائد عبادت کرو اور لوگون سے کم ملو اور فرمایا عارف اگر ادب الٰہی نہ کرین
ہلاک ہو جائین اور فرمایا جسکی تونگری اللہ پر ہے وہ ہمیشہ تونگر ہے اور جسکی تونگری
کسب پر ہے وہ ہمیشہ فقیر ہے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس جگہ اول سے
مجذوب اور آخر سے مجاہد مراد ہین اور فرمایا مجھے موحدون کی اوس آہ سے تعجب
معلوم ہوتا ہے جو دوزخ مین شعلہ مارتی ہے اور فرمایا پاک ہے وہ اللہ جو کرم کرتا ہے
گناہگارون پر۔ اور فرمایا وہ گناہ کہ تجھے اللہ کا محتاج بنادے اوس غم سے اچھا ہے

Marfat.com

جو اللہ سے دور کردے اور فرمایا اللہ کو دوست رکھنے والے کا نفس اوسکا دشمن ہوتا
ہی اور فرمایا جو شخص اللہ کا دوست ہوتا ہی ریاکاری اور نفاق نہین کرتا اور خلق اوسکی
کم دوست ہوتی ہی اور فرمایا بندہ کا دوست اللہ سے زائد کوئی نہین ہی اور فرمایا مومن
مومن کے حقوق ہین ایک یہ کہ اگر کسی کو فائدہ نہ پہونچا سکے تو نقصان بھی نہ پہونچائے
وسرے یہ کہ اگر کسی کی تعریف نہ کرسکے تو ہجو بھی نہ کرے تیسرے یہ کہ اگر کسی کو خوش نہ کرسکے
غمگین بھی نہ کرے اور فرمایا اس سے زائد کوئی حماقت نہین کہ انسان دوزخ کی کام کرے
ور جنت کا طالب ہو اور فرمایا توبہ کے بعد ایک گناہ بھی زیادہ برا ہی اون ستر گناہون
سے جنکے بعد توبہ کی ہی اور فرمایا مومن کا گناہ خوف ورجا کے درمیان مین ہوتا ہی اور
رمایا گناہ نہ کرو یہی بڑی عبادت ہی اور فرمایا تعجب ہی اوس شخص سے کہ کھانا
ک کرتا ہی بیماری پیدا ہونے کے خوف سے اور گناہ کرنا ترک نہین کرتا عذاب آخرت
کے خیال سے اور فرمایا بہشت پیدا کرنے سے زائد اللہ کا یہ احسان ہی کہ اوسنے دوزخ
یدا کی کیونکہ اگر دوزخ کا خوف نہوتا تو کوئی عبادت کرکے بہشت کے لائق نہوتا اور
مایا دنیا عبادت کی جگہ ہی اور بندہ درمیان خوف ورجا کے ہی ہمیشہ یہ خیال کرتا
نہین معلوم مین جنتی ہون یا دوزخی اور فرمایا دنیا کی قیمت ایک دم کے غم سے
ں کم ہی افسوس ہی اوسپر جسنے غم نہ کیا ہو اور فرمایا دنیا شیطان کی دوکان ہی
س سے ڈرا اور دنیا شیطان کی شراب ہی اسے نہ پی اور فرمایا زاہد وہ ہی جو دنیا
ک کرے اور فرمایا دنیا غم اور اندیشہ ہی اور عقبیٰ جزا اور سزا ہی اور فرمایا اللہ تعالی
ما ہی تم میری شکایت کرتے ہو کیا تمھین یہ کافی نہین ہی کہ دونون جہان میرے
ی اور مین تمھارا ہون اور فرمایا دنیا حاصل کرنے مین ذلت اور عقبیٰ حاصل کرنے مین
ت ہی اور فرمایا آرزو دنیا کی اللہ سے غافل کردیتی ہی اور فرمایا تین شخص عقلمند ہین
ے تارک دنیا دوسرے طالب عقبیٰ تیسرے عاشق حق اور فرمایا مالدار کو مرتے وقت

Marfat.com

دو مصیبتین پیش آتی ہین ایک اوسکا مال دوسرے لے لیتے ہین دوسری اوس سے مال کا حساب پوچھتے ہین۔ اور فرمایا دینار اور درم بچھو ہین اور انکا منتر یہ ہے کہ حلال ذریعے سے پیدا کرے اور حق کام مین صرف کرے اور فرمایا اگر عاقل دنیا طلب کرے تو اوس سے اچھا ہے کہ جاہل دنیا ترک کرے اور فرمایا اے اہل علم تمھارے محل قیصر کے مانند اور گھر نوشیروان کے گھر کے مانند ہین پس تمھاری شدادی اور کبر عادی ہے اور یہ علامت اسلام کی نہین ہے اور فرمایا دنیا کا طالب ذلت مین اور عقبیٰ کا طالب عزت مین اور حق کا طالب آرام مین ہے اور فرمایا عبادت کا اظہار کرنا ناروا ہے اور فرمایا توکل اور زہد پر طعن کرنا گویا ایمان پر طعن کرنا ہے اور فرمایا متکبر سے تکبر کرنا ایسا ہی جیسا متواضع سے تواضع اور فرمایا عابد کا گھر خلوت اور روزی توکل اور پیشہ عبادت ہے۔ اور فرمایا زائد کھانے والا بہت جلد شہوت کی آگ مین جلجاتا ہے اور فرمایا بھوک شر اعضا سے انسان کو محفوظ رکھتی ہے اور فرمایا بھوکا رہنا نور اور پیٹ بھر کے کھانا نار ہے اور فرمایا بھوک طعام حق ہے اور صادقون کے جسم اس سے قوت پاتے ہین اور فرمایا بھوک مریدون کے لیے ریاضت اور توبہ کرنے والون کے لیے تجربہ اور زاہدون کیلیے سیاست اور عارفون کے لیے بخشش ہے اور فرمایا ایسے زاہد سے پناہ مانگنا چاہیے جو امیرون کی غذا کھاتا ہو اور فرمایا زاہد معالجہ صبر سے اور مشتاق معالجہ شکر سے اور واصل معالجہ ولایت سے کرتا ہے اور فرمایا متقی عمل کیطرف اور ابدال آیات کی طرف اور طالب حق احسان کی طرف اور عارف ذکر کی طرف رغبت دلاتے ہین اور فرمایا انتہائی شکر تحیر ہے اور فرمایا مرید آخر کا دل سوا چار مقام کے کہین قرار نہین پاتا وہ چار چیزین یہ ہین خلوت مسجد قبرستان صحرا اور فرمایا مرید کے لیے کوئی چیز اختلاط خلائق سے زائد مضر نہین ہے اور فرمایا اپنے انس پر خلوت مین نظر کر اور تیرا انس اللہ کیطرف خلوت مین ہے اگر تیرا انس خلوت ساتھ ہوگا تو بعد خلوت کے جاتا رہیگا اور اگر اللہ کے ساتھ ہوگا تو کبھی زائل نہوگا اور

Marfat.com

تنہائی ہمہ یقینون کی مصاحب ہی اور فرمایا بلا نازل ہونے کے وقت صبر کی حقیقتین اور
مکاشفے کے وقت رضا کی حقیقتین ظاہر ہوتی ہین اور فرمایا جو دنیا کو دوست رکھتا ہی
قیامت مین اوسکی سزا اور جو آخرت کو دوست رکھتا ہی اوسکے صلے مین جنت پائیگا اور
فرمایا طمع سے دین ضائع اور ورع سے زائد ہوتا ہی اور فرمایا خوش خلق کے گنا معاف
ہو جاتے ہین اور فرمایا تھوڑی عبادت دل سے بہتر ہی اوس ستر برس کی عبادت سے
جو دل سے نہ کی ہو اور فرمایا علم اور نیت اور اخلاص درستی اعمال کے سبب ہین
اور فرمایا توکل سے آزادی اور اخلاص سے نیکی اور حکم خدا کی پابندی سے زندگی حاصل
ہوتی ہی اور فرمایا ایمان درمیان خوف اور رجا اور محبت کے ہی اور خوف ترک گناہ کا نام
ہی اور رجا عبادت کو کہتے ہین اور محبت رضاے الٰہی حاصل کرنا ہی اور فرمایا عارف وہ ہی
جو سوا خدا کے کسی کو دوست نہ رکھے اور فرمایا خوف دل مین ایک درخت ہی جسکا پھل
دعا اور زاری ہی اور فرمایا بلند ترین منزل طالب کی خوف اور وصل کی حیا یا رجا ہی
اور فرمایا عبادت کی زینت خوف ہی اور خوف ترک آرزو کو کہتے ہین اور فرمایا تواضع کرنا
بڑی پرہیزگاری ہی اور فرمایا عیوب سے عمل کو بچانا اخلاص ہی اور فرمایا شہوتون سے
بچنا شوق الٰہی ہی اور فرمایا اللہ کا خزانہ طاعت ہی اور دعا اوسکی کنجی ہی اور
فرمایا توحید نور ہی اور شرک نار نور توحید گناہون کو جلا دیتا ہی اور نار شرک نیکیون کو
جلا دیتی ہی اور فرمایا توحید اگلے پچھلے گناہون کو محو کر دیتی ہی اور فرمایا ورع کی دو
قسمین ہین ایک ورع ظاہر یعنے سوا خدا کے سب سے بے پروا ہو جانا دوسرے ورع
باطنی یعنے دل مین سوا خدا کے کسی کی جگہہ ہی نہ رہنا اور فرمایا زہد مین زا ہا دال یہ تین
حرف ہین زا سے مراد ترک زینت اور ہا سے ترک ہوا یعنے خواہش نفس اور دال سے
ترک کر دینا ہی اور فرمایا زہد سے سخاوت پیدا ہوتی ہی اور فرمایا زاہد وہ ہی جو طالب
دنیا سے زائد ترک دنیا پر حریص ہو اور فرمایا زاہد ظاہر مین صاف اور باطن مین ملا جلا

Marfat.com

اور عارف باطن مین صاف اور ظاہر مین ملا جلا ہوتا ہی اور فرمایا فوت موت سے زائد
سخت ہی کیونکہ موت دنیا سے اور فوت اللہ سے جدا کرتی ہی اور فرمایا بغیر سمجھے بات کہنے والا
پشیمان ہوتا ہی اور فرمایا توبۃ النصوح کی تین علامتین ہین کم کھانا کم سونا کم بولنا اور
فرمایا اللہ کا ذکر گناہون کو مٹا دیتا ہی اور اوسکی رضا آرزو کو محو کرتی ہی اور اوسکی محبت
متحیر کر دیتی ہی - لوگون نے پوچھا ہمین کیونکر معلوم ہو سکتا ہی کہ اللہ ہم سے راضی ہی
یا نہین آپ نے فرمایا اگر تو اللہ سے راضی ہی تو وہ بھی تجھ سے راضی ہی - لوگون نے کہا
کیا لوگ ایسے بھی ہین کہ اوس سے راضی نہون اور پھر اوسکی معرفت کا دعوی کرین فرمایا
ہان جو لوگ اپنی غفلت کی وجہ سے اوسکے انعام سے غافل رہی اونکا یہی حال ہوتا ہی
کسی نے پوچھا کسوقت مقام توکل مین قدم رکھنا چاہیے آپ نے فرمایا جب نفس کو ایسی
ریاضت کا عادی کرلے کہ اگر تین شبانہ روز تو کچھ نہ کھائے تو نفس کمزور نہو پوچھا قیامت
مین کون لوگ زیادہ بیخوف ہونگے فرمایا جو دنیا مین اللہ سے زائد ڈرتے ہین پوچھا توانگری
کسے کہتے ہین فرمایا اللہ کی پناہ اور امن مین ہونے کا نام توانگری ہی پوچھا عارف
کون ہی فرمایا جو ہست نیست کچھ بھی نہو پوچھا درویشی کسے کہتے ہین فرمایا اللہ پر
بھروسا کرنا اور خلق سے بے پروا ہونا اسی کا نام درویشی ہی - کسی نے آپ کے سامنے
درویشی اور توانگری کا ذکر کیا آپ نے فرمایا قیامت مین درویشی باقدر اور توانگری
بیقدر رہوگی - پوچھا کسے زہد زائد ہوتا ہی فرمایا جسے یقین زائد ہوتا ہی پوچھا محبت کسے
کہتے ہین فرمایا محبوب کی جفا پر صبر اور وفا پر شکر کرنے کو محبت کہتے ہین پوچھا نصیحت
کب کرنا چاہیے فرمایا جب خود نصیحت پر عمل کرے کسی نے کہا لوگ آپکی غیبت کرتے ہین فرمایا
اگر مین برا ہون تو اسی لائق ہون اگر اچھا ہون تو اونکی غیبت کرنے سے میرا نقصان نہین
ہو سکتا پوچھا آپ خوف و رجا کو کیون زائد بیان کرتے ہین فرمایا اللہ قوی ہی اور بندہ
ضعیف بندے کو اوس سے خوف اور امید ہی رکھنا سب سے اچھا ہی

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین کہتے تھے اے اللہ گو مین گنہگار ہون مگر مجھے بخشش
کی تجھ سے امید ہی اس لیے کہ مین سراپا گناہ اور تو سراپا عفو ہی اے اللہ فرعون نے
خدائی کا دعوی کیا اور تو نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ
والسلام کو نرمی سے بات کرنے کو فرمایا جب تو انا ربکم الاعلی کہنے والے پر یہ لطف کرتا ہی
تو جو سبحان ربی الاعلی کہتا ہی اوسپر جو لطف تو کریگا اوسے کون جان سکتا ہی اے اللہ
میرے ملک مین سوا ایک پرانی کملی کے کچھ نہین ہی لیکن اگر مجھسے یہ کملی کوئی
مانگے تو مین دیدونگا تیری رحمت جسکی انتہا سوا تیرے کوئی نہین جانتا کسطرح تو طالبونکو
اوس سے محروم رکھیگا اے اللہ تیرا قول ہی من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا یعنے نیکی
کرنیوالے کو اوس نیکی سے اچھا بدلہ ملتا ہی مین تجھپر ایمان لایا ہون اور اس سے اچھی
کوئی نیکی دنیا مین نہین ہی اسکے بدلے مین تو سوا اپنے دیدار کے کیا دیگا اے اللہ جیسے
تو کسی کا مشابہ نہین ویسے ہی تیرے کام بھی دوسرون کے کام سے مشابہ نہونگی قاعدہ
ہی کہ طالب مطلوب کو راحت دیتا ہی کیسے ممکن ہی کہ تو اپنے بندون کو عذاب و بلا مین
پھنسائے اسلیے کہ تجھ سے زائد کوئی دوست رکھنے والا نہین ہی اے اللہ جو میرا حصہ دنیا
مین ہو کفار کو دے اور جو میرا حصہ آخرت مین ہو مسلمانونکو دیدے مجھے دنیا مین تیری
یاد اور آخرت مین تیرا دیدار کافی ہی اے اللہ جونکہ تو گناہ بخشتا ہی اور مین گنہگار
ہون اسلیے تجھسے بخشش مانگتا ہون ای اللہ تیری غفاری اور اپنی کمزوری کیوجہ سے
مین گناہ کرتا ہون پس تو بخشدے اپنی غفاری سے یا میری کمزوری کا خیال کرکے
اے اللہ مین اپنی بدکرداری کو خیال کرکے تجھ سے ڈرتا ہون اور تیرے عفو کو خیال کرکے
تجھ سے بخشش کی امید رکھتا ہون پس تو میری بدکرداری کو خیال کرکے اپنے عفو سے باز
نہ رہ اے اللہ مین تجھ سے کیون ڈرون اسلیے کہ تو کریم ہی اور کیون نہ ڈرون اسلیے
کہ تو عزیز ہی اے اللہ مین گنہگار ہون تجھے کس طرح یاد کرون اور تو کریم ہی کیونکر

تجھے نہ یاد کرون اے اللہ تو ایسا کریم ہے کہ تیرے بندے گناہ کرتے ہین اور تو انھین بخشتا ہے
اے اللہ مین بندہ ہون اسلیے ڈرتا ہون اور تو کریم اور مالک ہے اسلیے تجھ سے امید
رکھتا ہون اے اللہ مین تیرا محتاج ہون تجھے کیونکر دوست نہ رکھون جب تو بے نیاز
ہوکر مجھے دوست رکھتا ہے اے اللہ مین غریب ہون اور تیرا ذکر غریب ہے کیونکر اوسے
دوست نہ رکھون اے اللہ سب سے اچھی تیری عطا میرے دل مین رہا ہے اور سب
سے اچھی بات میری زبان پر تیرا ذکر ہے اور سب سے دوست وقت میرے لیے تیرے
دیدار کا وقت ہے اے اللہ میرے اعمال جنت کے لائق نہین ہین اور دوزخ کا عذاب
برداشت کرنیکی مجھے طاقت نہین ہے اب تو اپنے فضل سے جو چاہے کر اے اللہ قیامت مین
جب مجھسے سوال ہوگا کہ تو دنیا سے کیا لایا تو سوا افسوس کے میرے پاس کوئی جواب نہوگا
نقل کیا ہے۔ کہ ایکبار آپ ایک لاکھ درم کے قرضدار ہوگئے اور یہ قرضہ اسلیے ہوا کہ
آپنے غازیون اور حاجیون اور فقیرون اور صوفیون اور عالمون کو قرض سلیکر دیا
تھا قرضخواہون نے شدید تقاضا کیا شب جمعہ کو آپنے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے یحییٰ ملول نہو کیونکہ تیرا ملول ہونا مجھے ملول
کرتا ہے تو سفر کر اور ہر شہر مین وعظ کہہ مین ایک شخص کے خواب مین جاکر اوس سے کہونگا
وہ تجھے تین لاکھ درم دیدیگا آپ نیشاپور تشریف لیگئے اور ایک مقام پر وعظ کہنے کھڑے
ہوے اور فرمایا اے لوگو مین نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے شہر بشہر وعظ
کہنے نکلا ہون اور مجھپر ایک لاکھ درم کا قرض ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص تیرا
قرض ادا کردیگا حاضرین مجلس مین سے ایک شخص نے کہا پچاس ہزار درم مین دونگا دوسرے
نے کہا چالیس ہزار درم مین دونگا تیسرے نے کہا دس ہزار درم مین دونگا آپنے فرمایا
مجھے کئی آدمیون سے لیکر قرض ادا کرنا منظور نہین ہے اسلیے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ ایک شخص
تیرا قرض ادا کردیگا پھر آپ نے وعظ کہا لوگون پر ایسا اثر ہوکہ حاضرین مجلس مین سے

Marfat.com

سات آدمی جان بحق تسلیم ہوگئے۔ کئی دن آپ نے وہان وعظ کہا پھر بلخ مین آے اور وعظ مین توانگری کی فضیلت بیان فرمائی وہان ایک شخص نے ایک لاکھ درم نذر کیے ایک بزرگ نے آپ سے کہا کہ آپ نے توانگری کی فضیلت درویشی پر بیان کی یہ آپ کے لیے نازیبا ہی جب آپ بلخ سے روانہ ہوے تو راہ مین قزاقون نے جو درم آپ کو وہان ملے تھے لوٹ لیے آپ نے کہا یہ اوس بزرگ کے کہنے کا اثر تھا پھر آپ ہر ہر ملک مین وعظ فرماتے ہوے ملک ہری مین تشریف لیگئے اور وہان اپنا خواب بیان کیا امیر ہری کی لڑکی وعظ مین موجود تھی اوسنے کہا جسدن آپ نے خواب دیکھا تھا اوسی دن مجھے بھی حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے خواب مین سرفراز فرماکر آپ کے قرض ادا کرنے کا حکم دیا تھا مین نے عرض کیا مین اونکی خدمت مین حاضر ہوکر قرض ادا کر آؤن حکم ہوا وہ خود یہان آئینگے تو تجھا مین آپکا قرض ادا کردونگی لیکن اتنی عرض میری قبول ہو کہ آپ اس ملک مین چار روز وعظ فرماکر لوگون کو ہدایت کرین آپ نے چار دن وہان وعظ فرمایا لوگون پر اتنا اثر ہوا کہ پہلے دن دس دوسرے دن پچیس تیسرے دن چالیس چوتھے دن ستر آدمی جان بحق تسلیم ہوے جب آپ وہان سے رخصت ہونے لگے تو امیر ہری کی دختر نے سات اونٹ درم سے بھرے ہوے نذر کیے جب آپ اپنے ملک مین پہونچے اپنے صاحبزادے کو حکم دیا کہ کل قرض ادا کرکے جو کچھ بچے درویشون کو دیدو اور میرے صرف کے لیے کچھ نہ رکھو مجھے اللہ کی ذات کافی ہی پھر آپ نے سر زمین پر رکھکر درگاہ الہی مین مناجات شروع کی کسی نے آپ کے سر پر پتھر مارا پھر آپ نے اپنے سامنے قرض ادا کرکے بقیہ مال درویشونکو تقسیم کرادیا اوسکے بعد انتقال فرمایا لوگ آپ کی لاش کو نیشاپور مین لائے اور وہان قبرستان معمر مین دفن کیا۔ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

باب ۳۳ حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمہ اللہ بزرگ عہد اور محتشم روزگار تھے آپ خاندان شاہی سے تھے آپ کے تصانیف بیحد ہین اونمین سے ایک کتاب مرآۃ الحکما بھی ہے آپ نے بہت بزرگون سے ملاقات کی ہے حضرت ابوتراب نخشبی اور حضرت یحیی معاذ رازی رحمہما اللہ سے بھی ملے ہین آپ ہمیشہ قبا پہنا کرتے تھے جب آپ نیشاپور مین تشریف لائے تو حضرت ابوحفص حداد رحمہ اللہ نے باوجود اپنی عظمت ذاتی کے آپ کی بیحد توقیر فرمائی اور کہا جس چیز کو مین عبا مین ڈھونڈھتا تھا وہ قبا مین پائی۔

نقل کیا ہے۔ کہ چالیس برس تک آپ نہین سوئے جب زیادہ نیند آتی تو نمک آنکھون مین بھر لیتے تاکہ تکلیف کی وجہ سے نیند نہ آئے چالیس برس کے بعد آپنے استراحت فرمائی اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھکر کہا اے اللہ مین تجھے بیداری مین ڈھونڈھتا تھا مگر خواب مین پایا حکم ہوا یہ اوسی بیداری کا صلہ ہے اسکے بعد سے آپ کا دستور تھا اکثر اس خیال سے استراحت فرمالیا کرتے کہ شاید پھر خواب مین جمال الٰہی نظر آجاوے شعر

حسرت ہے کہ پھر طالع بیدار رسا دے ؎ پھر زخم لگے پھر وہ ملے خواب کا چھاہا

اپنے اوس خواب پر آپ ایسے فریفتہ تھے کہ فرمایا کرتے تھے اگر دو عالم کی بیداری مجھے اس خواب کے عوض مین ملے تو بھی مین اپنے خواب کو نہ بدلون۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکے سینہ پر سبز خط سے اللہ جل جلالہ لکھا ہوا تھا جب وہ سن شعور کو پہونچا تو سیر و تماشے مین مشغول رہتا اور چکار ا بجا بجا کر گایا کرتا قدرتی خوش آواز بھی تھا ایک دن گاتا ہوا ایک محلہ مین گیا اسکی خوش آوازی نے یہ اثر کیا کہ ایک نئی دولھن اپنے شوہر کے پاس سورہی تھی بیتاب ہو اوٹھکر اوسکو جھانکنے لگی جب شوہر بیدار ہوا تو دولھن کو پاس نہ دیکھا اوٹھکر اوسکے پاس جا کھڑا ہوا

Marfat.com

اوس لڑکے کی طرف خطاب کرکے کہنے لگا کیا ابھی توبہ کا وقت نہین آیا یہ سنکر اوسکے
قلب پر اثر ہوا اور جواب مین کہا کہ آگیا اوسی وقت چکار توڑ ڈالا اور توبہ کرکے یاد الٰہی
مین مشغول ہوا اور کمال حاصل کرکے کسی طرف نکل گیا آپنے فرمایا جو رتبہ اللہ نے
مجھے چالیس برس مین دیا اس لڑکے کو اپنے فضل سے چالیس دن مین عطا کردیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے ایک صاحبزادی تھین شاہ کرمان نے کہا کہ میرے ساتھ
اپنی صاحبزادی کا عقد کردیجے آپ نے فرمایا تین دن کے بعد اسکا جواب دونگا
اور تین دن تک آپ مسجدونکے گرد گھوما کیے تاکہ کسی کامل درویش کو ڈھونڈھ کر
اوسکے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کردین تیسرے دن ایک درویش نہایت خلوص
سے مسجد مین نماز پڑھتے ہوے ملے آپ نے اونسے کہا نکاح کیجیگا اونھون نے کہا
مین مفلس ہون مجھے کون اپنی لڑکی دیگا آپ نے فرمایا میری لڑکی کیساتھ نکاح کرلیجیے
غرض فریقین کی رضامندی سے نکاح ہوگیا نکاح ہونیکے بعد جب آپکی صاحبزادی
شوہر کے گھر گئین تو دیکھا کہ ایک آبخورہ مین پانی اور ایک ٹکڑا خشک روٹی کا
رکھا ہی آپ نے شوہر سے پوچھا یہ کیون رکھا ہی اونھون نے کہا کل مین نے نصف ٹکڑا
روٹی کا اور نصف آبخورہ پانی کا صرف کرکے باقی آج کے لیے رکھ چھوڑا ہی آپ کا
قصد ہوا کہ اپنے باپ کے یہان آوین شوہر نے کہا مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ شاہی
خاندان کی لڑکی فقیر کے یہان بسر نہین کرسکتی آپ نے فرمایا ہرگز ایسا نہین ہی بلکہ
مین اپنے باپ سے اس امر کی شکایت کرنے جاتی ہون کہ اونھون نے مجھ سے وعدہ
کیا تھا کہ مین تیرا نکاح کسی پرہیزگار کے ساتھ کرونگا اور ایسے شخص کے ساتھ میرا نکاح
کیا جو اللہ پر شاکر نہین اور دوسرے دن کے لیے کھانا رکھ چھوڑتا ہی یہ امر توکل کے
خلاف ہی یا تو اس گھر مین روٹی ہی رہے یا مین رہون۔
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے آپ کو خط مین لکھا کہ مین نے اپنے نفس

Marfat.com

اور عمل اور تقصیر مین نظر کی تو نا امیدی حاصل ہوئی آپ نے جواب مین لکھا تمہارے خط کو
مین نے اپنے دل کا آئینہ بنایا اگر میری نا امیدی نفس سے خالص ہوگی تو اللہ سے امید
ہوگی اور جب اللہ سے پوری امید ہوگی تو خوف ہوگا اور جب خوف ہوگا تو نفس
سے نا امیدی ہوگی اور جب نفس سے نا امیدی ہوگی تو مین اللہ کی یاد کر سکونگا اور
جب اللہ کی یاد کرونگا تو خلق سے مستغنی ہوجاونگا اور جب خلق سے استغنا ہوگا
تو وصل آلہی حاصل ہوگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے اور حضرت یحیٰی معاذ رحمہ اللہ سے بہت دوستی تھی
ایک بار آپ دونون ایک شہر مین تھے حضرت یحیٰی بن معاذ رحمہ اللہ نے مجلس وعظ
کی اور آپ کو بھی بلایا مگر آپ تشریف نہ لیگئے بہت اصرار کے بعد ایکدن آپ گئے اور
کونے مین چھپکر بیٹھ گئے خود بخود وعظ کہتے کہتے حضرت یحیٰی بن معاذ رحمہ اللہ کی زبان
بند ہوگئی اور کہا شاید اس مجمع مین کوئی واعظ مجھسے اچھا ہی جسکے اثر نے میری زبان کو
وعظ کہنے سے عاجز کردیا ہی آپ اونکے سامنے گئے اور فرمایا مین اسی لیے یہان
آنا پسند نہین کرتا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا اہل فضل کا فضل اور اہل ولایت کی ولایت اوسوقت
تک رہتی ہی جب تک وہ اپنے فضل کو فضل اور اپنی ولایت کو ولایت نہ سمجھین اور
فرمایا فقیر اللہ کا بھید ہی جبتک فقیر اوسے پوشیدہ رکھتا ہی امانت دار ہوتا ہی جب اوسنے
ظاہر کرتا ہی فقر اوس سے لے لیا جاتا ہی اور فرمایا تین علامتین صدق کی ہین دنیا سے
نفرت کرنا خلق سے دور رہنا شہوت پر غالب ہونا اور فرمایا خوف آلہی ہمیشہ ذر نیکو
کہتے ہین اور بڑا خائف وہ ہی جو بظاہر حقوق آلہی پورے طور سے ادا کرے اور فرمایا حسن
ظاہر علامت امید کی ہی اور فرمایا صبر کی تین علامتین ہین ترک شکایت صدق رضا
قبول قضا اور فرمایا تقوی کی علامت ورع ہی اور ورع کی علامت شبہات سے باز رہنا ہی

Marfat.com

اور فرمایا جب عاشق حق ہمہ اوست ہو جاتے ہین تو خدائی کا دعوی کرتے ہین اور
فرمایا عقلمند وہ ہی جو حرام کی طرف نہ دیکھے اور ترک شہوت کرے اور دل سے
اللہ کی یاد کرے اور ظاہر مین سنت کی پیروی کرے اور حلال روزی کھائے اور فرمایا
جھوٹ اور خیانت اور غیبت سے بچو اور فرمایا ترک دنیا اور ترک نفس کرو لوگون نے
پوچھا آپ کس حال مین رہتے ہین آپ نے فرمایا مثل اوس زندہ مرغ کے میرا حال ہی جیسے
سیخ مین لگا کر آگ پر رکھین اور ہر پہلو اوسے آگ ہی آگ دکھائی دے شعر
کباب سیخ ہین ہم کروٹین ہر سو بدلتے ہین جو جل اوٹھتا ہی جو یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہین
نقل کیا ہی ۔ کہ آپکی وفات کے بعد حضرت علی سیرجانی رحمۃ اللہ آپ کے مزار پر
فقرا کو کھانا تقسیم کیا کرتے تھے ایکبار دعا کی اے اللہ اسوقت کوئی مہمان بھیجدے کہ
مین اوسکے ساتھ کھانا کھاؤن اتنے مین ایک کتا سامنے آیا آپ نے اوسے دھتکارا وہ
چلا گیا ندائے غیبی ہوئی کہ تمنے خود ہی مہمان کی خواہش کی اور جب مہمان ہمنے بھیجا
تو اوسے دھتکار دیا یہ سخت پریشان ہوے اور اوس کتے کو ڈھونڈھنے لگے بدقت تمام
وہ ایک جنگل مین ملا اونھون نے کھانا اوسکے سامنے رکھا مگر وہ ملتفت نہوا یہ شرمندہ
ہوے اور اپنی حرکت سے توبہ کی کتے نے کہا احسنت یعنے تو نے اچھا کیا کہ توبہ کرلی
اے خواجہ علی اگر تمنے حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ کے مزار کے علاوہ اور کہین ایسی
گستاخی کی ہوتی تو قرار واقعی سزا پاتے ۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔

باب ۳۷ حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ اولیاے متقدمین مین بڑے باکمال اور صاحب
عزت تھے آپ طویل العمر اور کثیر العبادت تھے حضرت ذو النون مصری رحمۃ اللہ سے آپکو
بیعت تھی اور مثل حضرت ابو تراب اور حضرت ابو سعید خراز رحمہما اللہ کے بہت مشائخ سے

Marfat.com

آپ نے فیض صحبت حاصل کیا تھا آپ نہایت حسین اور خوش وضع تھے۔
نقل کیا ہے۔ کہ ابتدا میں جماعت عرب میں سے کسی قبیلہ کے سردار کی بیٹی آپ پر فریفتہ
ہوگئی اور ایکدن تخلیہ میں آپ کے پاس آئی وہ لڑکی حسن وجمال میں اپنا مثل نہیں
رکھتی تھی۔ اوسنے آپ سے اپنا عشق ظاہر کرکے وصل کی خواہش کی آپکو اسقدر
خوف الٰہی طاری ہوا کہ وہاں سے اوٹھکر بھاگے شب کو آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت
یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک تخت پر جلوہ فرما ہیں اور لشکر ملائکہ صف
باندھے ہوے آپ کے سامنے باادب کھڑا ہے آپ کو دیکھکر حضرت یوسف علیہ السلام
تخت سے اوٹھے اور استقبال کرکے اپنے پاس بٹھالیا اور فرمایا جسوقت تمسے سردار عرب
کی بیٹی نے وصل کی درخواست کی تھی اور تمھیں خوف الٰہی طاری ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے
مجھسے فرمایا اے یوسف دیکھو تمنے زلیخا کے شر سے بچنے کی ہمسے دعا مانگی تھی اور یہ وہ
یوسف ہے جسنے ہمارے خوف سے سردار عرب کی بیٹی کیطرف توجہ نکی اور مجھے تمھاری
ملاقات کا حکم ہوا اسکے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے آپکو خوشخبری دی کہ تم
بزرگان حق سے ہوگے تم حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی پاس جاؤ اور اونسے اسم اعظم
حاصل کرو۔ جب آپ بیدار ہوے مصر کو روانہ ہوے اور وہاں پہونچکر ایک سال
تک حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی خدمت کی اور بلحاظ ادب اپنا مطلب ونیز
ظاہر نہ کیا ایکسال کے بعد حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا تم کس لیے آئے ہو
آپ نے فرمایا صرف آپکی زیارت اور خدمتگذاری کے لیے حاضر ہوا ہوں پھر ایک
سال آپ نے اور خدمت کی پھر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہا جو حاجت
تمھیں ہو بیان کرو آپ نے فرمایا اسم اعظم سیکھنا چاہتا ہوں حضرت ذوالنون مصری
رحمہ اللہ خاموش ہو رہے اور ایک سال تک کچھ جواب نہ دیا اوسکے بعد ایک پیا
جسپر سرپوش ڈھنکا تھا آپ کو دیا اور کہا دریاے نیل کے پار جاکر فلان شخص کو یہ

Marfat.com

دیناوہ تمھین اسم اعظم بتادیگا یہ اوسے لیکر چلے راہ مین خیال کیا کہ نہین معلوم اسمین کیا ہی
کھولا تو اوسمین ایک چوہا تھا اور وہ کود کر بھاگ گیا آپ کو پیالہ کھولنے پر بہت شرمندگی
ہوئی پھر اوسپر سرپوش ڈھنک کے خالی پیالہ لئیے ہوے اوس شخص کی پاس گئے اور
پیالہ اوسے دیا اوسنے کھولا تو خالی تھا آپ سے فرمایا جب تمنے ایک چوہے کی حفاظت نکی
تو اسم اعظم کی حفاظت کیونکر تمسے ہو سکیگی آپ شرمندہ ہوکر حضرت ذوالنون مصری
رحمہ اللہ کی خدمت مین پھر واپس آئے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا
مین نے اللہ تعالی سے سات بار اجازت چاہی کہ تجھے اسم اعظم بتادون ہر بار یہی جواب
ملا کہ ابھی اسکی آزمایش کر وصرف آزمایش کے لیے مین نے پیالے مین چوہا بند کرکے
تجھے دیا تھا مگر معلوم ہوا کہ ابھی تجکو اسم اعظم کے حفاظت کرنے کی قوت حاصل نہین
ہوئی ہو اب تو اپنے ملک جا جب وقت آئیگا تجھے اسم اعظم معلوم ہوجائیگا آپ نے
فرمایا مجھے وصیت فرمائیے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہا جو کچھ تو نے لکھا
پڑھا ہی سب کو بھلا دے تاکہ حجاب اوٹھجائے دوسرے مجھے بھی بھلا دے
اور کسی کے سامنے پیر یا شیخ کہکر مجھے یاد نہ کر آپ نے فرمایا یہ دونون کام مجھسے نہین
ہوسکتے تیسرے خلق کو نصیحت کر اور اللہ کی طرف بلا اور اپنے کو درمیان مین خیال
نکر آپ نے فرمایا انشاء اللہ اس کام کو مین انجام دونگا پھر آپ ملک رے مین واپس
آئے اور یہین کے آپ رہنے والے ہین جب آپ نے یہان وعظ و نصیحت شروع
کی تو علمائے ظاہر آپکو برا کہنے لگے اور رجحان خلق کا آپ کی طرف کم ہوگیا ایکدن آپ
وعظ کہنے آئے تو دیکھا کہ مجلس وعظ مین کوئی نہین ہی ارادہ کیا کہ وعظ نہ کہین ایک
بڑھیا نے کہا آپ نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے وعدہ کیا ہی کہ خلق کو
نصیحت کرونگا اور اپنے کو درمیان مین نہ سمجھونگا اوس اقرار کی آپ مخالفت کیون
کرتے ہین آپ متنبہ ہوے اور وعظ فرمایا اسکے بعد پچاس برس آپ نے وعظ کہا اور

Marfat.com

کبھی اسکا خیال نہ کیا کہ لوگ ہین یا نہین۔ آپکی فیض جہت سے حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ بغیر توشے اور سواری کی بیابانون مین سفر کرتے تھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ فرماتے ہین مین نے ایک بار خواب مین غیبی ندا سُنی کہ یوسف بن حسین سے کہدے کہ تو راندۂ درگاہ ہے جب مین بیدار ہوا تو مجھے یہ خواب اونسے بیان کرتے ہوے شرم آئی دوسری رات کو بھی یہی خواب دیکھا مگر مین نے اونسے بیان نہ کیا تیسری رات کو پھر خواب دیکھا کہ یوسف ابن حسین سے کہدے کہ تو راندۂ درگاہ ہے اور اے ابراہیم خواص اگر تو یہ پیغام اونسے نہ کہیگا تو وہ سزا تجھے ملیگی کہ زندگی بھر تو اوسکی تکلیف مین مبتلا رہیگا جب مین بیدار ہوا تعمیل حکم کے لیے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا جب آپ نے مجھے دیکھا فرمایا اگر کوئی اچھا شعر تمھین یاد ہو تو پڑھو مین نے ایک شعر پڑھا آپ اوسے سنکر دیر تک رویا کیے اور خون کے آنسو آپکی آنکھ سے بہتے تھے پھر آپ نے فرمایا ابھی تک لوگ میرے سامنے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے مگر مجھے رقت نہوئی اور اس شعر نے مجھے ایسا بیقرار کر دیا کہ خون آنکھون سے بہنے لگا لوگ سب مجھے زندیق کہتے ہین سچ ہے اور خطاب باری راندۂ درگاہ میرے حق مین درست ہے۔ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ فرماتے ہین یہ حال دیکھکر مجھے تعجب ہوا اور اسی پریشانی مین صحرا کی طرف نکل گیا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونھون نے فرمایا حضرت یوسف بن حسین تیغ عشق الٰہی کے گھایل ہین اور علیین اونکی جگہ ہے اللہ کی راہ مین ایسا مرتبہ حاصل کرنا چاہیے کہ اگر تنزل بھی ہو تو علیین مین ہو جو شخص اللہ ہی کا ہو جاتا ہے اگر اوسے پادشاہت نہین ملتی تو وزارت ضرور ہاتھ آتی ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ابتدا مین حضرت عبدالواحد زید رحمۃ اللہ نہایت شریر اور بیباک تھے اکثر گھر مین والدین سے لڑتے اور بھاگ کے بھاگ کے پھرا کرتے تھے ایکبار اتفاقاً آپ کی

مجلس وعظ مین آگئے اور آپ اوسوقت دعا ھو بلطفہ کانہ محتاج الیہم فرما رہے تھے۔ یعنی اللہ اپنے بندے کو اسطرح اپنی طرف بلاتا ہی جیسے اوسکی طرف محتاج ہی حضرت عبد الواحد پر اس کلام نے ایسا اثر کیا کہ ایک چیخ ماری اور تمام کپڑے پھاڑ کر قبرستان کیطرف نکل گئے اور تین شبانہ روز وہان یاد حق مین بیخود پڑے رہے جبدن اونپر آپ کے کلام نے اثر کیا تھا اور اوسکی وجہ سے قبرستان کیطرف چلے گئے تھے آپنے ندا سنی ادرك الشاب التائب اوس تائب جوان کو ڈھونڈھو آپ تلاش کرتے ہوے تین دن کے بعد اونسے ملے ان تین دن کے عرصہ مین اللہ نے اونھین یہ مرتبہ دیدیا تھا کہ جو ندا آپ نے سنی تھی وہ اوس سے خبردار تھے اور آپ کو دیکھتے ہی کہنے لگے تین دن پہلے یہان آنیکا آپ کو حکم ہوا اور آپ اب آئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ نیشاپور مین ایک تاجر تھا اور اوسکا کچھ روپیہ ایک شخص پر قرض تھا مگر قرضدار دوسرے ملک مین تھا اوسنے وہان جانیکا ارادہ کیا مگر اوسی زمانے مین اوس تاجر نے ایک نہایت خوبصورت ترکی لونڈی ہزار دینار کو خریدی تھی متردد ہوا کہ اسے کس کے سپرد کر جاوٗن۔ اسی خیال مین حضرت عثمان حیری رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور میری لونڈی کو اپنی بی بی کے پاس رکھلین تو مین فلان ملک مین جاکر اپنا مال وصول کرلاوٗن بدقت تمام آپ نے قبول کیا وہ تاجر لونڈی کو آپ کے یہان چھوڑ کر روانہ ہوا ایک بار حضرت عثمان حیری رحمہ اللہ کی نظر اوس لونڈی پر پڑی اور نفس شرارت پر آمادہ ہوا آپ اپنے پیر حضرت ابو حفص حداد رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے اونھون نے فرمایا تم حضرت حسین بن یوسف رحمہ اللہ کے پاس جاوٗ وہ ملک رے مین آئے اور لوگون سے آپکا پتہ پوچھا سب نے کہا وہ ملحد زندیق منکر ہی اگر تم اوسکے پاس جاوٗگے تو خود بھی خراب ہو گے حالانکہ تم صاحب کمال معلوم ہوتے ہو یہ پھر نیشاپور مین آئے اور پیر سے واقعہ بیان کیا اونھون نے فرمایا

پلٹ جاؤ اور تلاش کر کے اونسے ملو پھر آپ رے مین آئے اور بدقت تمام آپکا مکان
دریافت کر کے آپکی خدمت مین حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ بزرگ صورت ہین مگر ایک حسین
لڑکا بے داڑھی مونچھ کا آپ کے پاس بیٹھا ہی اور جام وصراحی سامنے رکھی ہی انھون نے
سلام کیا آپ نے جواب دینے کے بعد ایسی پر اثر باتین انسے کہین کہ یہ بیخود ہوگئے پھر
اونھون نے پوچھا باوجود اسکے کہ آپ ایسے صاحب کمال ہین صورت ظاہری آپنے
ایسی کیون رکھی ہی کہ لوگ آپ سے متنفر ہوتے ہین آپ نے فرمایا یہ امرد میرا لڑکا ہی مین
اسے قرآن پڑھاتا ہون اور اس صراحی مین شراب نہین ہی پانی ہی اور پیالہ
پانی پینے کے لیے ہی تاکہ جسے پیاس لگے وہ پی لے اور ظاہر کو مین نے اسلیے خراب
رکھا ہی کہ لوگ مجھے متدین سمجھکر کوئی خوبصورت ترکی لونڈی میرے سپرد نہ کرین
حضرت عثمان حیری رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ درحقیقت اللہ کو دوست رکھنے والا خلق کو
دوست نہین رکھتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکی کثرت عبادت کا یہ حال تھا کہ نماز عشا کے بعد تمام رات آپ
قیام مین گذار دیتے لوگون نے پوچھا عشا کے بعد سے صبح تک قیام کرنا کسطرح کی عبادت
ہی آپ نے فرمایا جب مین بعد عشا کے عبادت کرنا چاہتا ہون تو عظمت الٰہی مجھپر
ایسی غالب ہوتی ہی کہ رکوع وسجود کی قوت باقی نہین رہتی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو خط مین لکھا کہ اگر اللہ نے
تجھے تیرے نفس کا ذائقہ چکھایا تو تجھے کوئی مرتبہ حاصل نہوگا اور فرمایا اللہ نے ہر امت
مین امین مقرر کیے ہین اور امت محمدی مین اللہ کے امین صوفی ہین اور فرمایا صوفیون
کو لڑکون اور عورتون کی صحبت خراب کرتی ہی اور فرمایا خالق کو حاضر ناظر جاننے والے
خلق سے بھاگتے ہین اور فرمایا جو دل سے اللہ کو یاد کرتا ہی اللہ ماسوا کی یاد اوسکے
دل سے دور کر دیتا ہی اور فرمایا واقفیت خلق کو اوسی قدر ہوتی ہی جسقدر اللہ

Marfat.com

عطا کرتا ہی اور فرمایا اللہ سب سے زائد بندے کی دوستی کو دوست رکھتا ہی اور جو
اللہ کو دوست رکھتا ہی اپنے کو خوار سمجھتا ہی اور خلق کو نصیحت بہت کرتا ہی اور فرمایا
محبت الٰہی ماسوی اللہ کو بھلا دیتی ہی اور فرمایا صادق وہ ہی جو عبادت کو چھپائے
اور گوشے مین بیٹھے اور فرمایا موحد وہ ہی جو اپنے کو اللہ کی درگاہ مین سمجھے اور اوامر
و نواہی کی پابندی کرے اور اپنے کو نیست سمجھے اور راضی برضائے حق ہو اور فرمایا
جو دریائے توحید مین غرق ہوتا ہی کبھی اوسکی پیاس نہین بجھتی اور فرمایا دنیا مین
سب سے اچھی چیز اخلاص ہی اور فرمایا ریا ترک کرنا دیدار الٰہی حاصل ہونے سے
اچھا ہی۔ اور فرمایا زاہد وہ ہی کہ جبتک خود گم نہو جائے اللہ کو ڈھونڈھتا رہے اور
فرمایا تو بندہ ہی بندے کی طرح رہ اور فرمایا فکر سے اللہ کو پہچاننے والا اوسکی عبادت
زائد کرتا ہی اور فرمایا بزرگ ترین مردم درویش صادق اور ذلیل ترین مردم
لالچی ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ نزع کے وقت آپ نے فرمایا اے اللہ مین نے خلق کو قولاً اور
نفس کو فعلاً نصیحت کی میرے نفس کی خیانت کو خلق کی نصیحت کے عوض
مین معاف کردے۔

نقل کیا ہی۔ کہ بعد وفات کسی بزرگ نے آپ کو مراتب اعلی پر دیکھکر سوال کیا
کہ یہ رتبہ آپ کو کیونکر ملا آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ مین نے دنیا مین بری بات کو
اچھی بات کے ساتھ نہین ملایا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۷ حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ قطب عالم شیخ اکرم تھے آپ کو بے واسطہ کشف
و مراتب حاصل ہوئے حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ آپ کے مرید تھے اور حضرت

شاہ شجاع کرمانی آپ کی ملاقات کو آئے اور آپ کے ہمراہ بغداد مین جاکر مشائخ
کاملین سے ملاقات کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ابتدا مین آپ ایک کنیز پر بیحد فریفتہ تھے نیشاپور مین ایک نامی
جادوگر تھا اوسکے پاس جاکر آپ نے اپنا حال بیان کیا اوسنے کہا پہلے تم چالیس دن
عبادت ترک کرو پھر میرے پاس آنا مین اپنا جادو کرونگا آپ نے ویسا ہی کیا اور
چالیس دن کے بعد اوس جادوگر کے پاس گئے اوسنے ہر طرح سے جادو کیا مگر اثر پذیر
نہوا آپ سے کہا چالیس دن مین آپ نے شاید کوئی نیک کام کیا ہی جسکی وجہ سے میرا
جادو کارگر نہین ہوتا آپنے فرمایا مین نے کوئی نیک کام نہین کیا ہان البتہ یہ کیا کہ جس
راستہ مین مین جاتا اوسکے کنکر پتھر الگ کر دیتا تاکہ چلنے والے ٹھوکر نہ کھائین اوس
جادوگر نے کہا افسوس ہی کہ تم ایسے خدا کی یاد نہین کرتے جسنے اس معمولی نیک کام کو
قبول کر کے جادو کے اثر کو بیکار کر دیا اور تمھاری چالیس دن کی نافرمانی کا کچھ خیال نہ کیا
آپ نے اوسیوقت توبہ کی اور یاد الٰہی مین بدل وجان مشغول ہوے اور آپ لوہار کی
کا پیشہ کرتے تھے اسی لیے آپ حداد مشہور ہین اور حداد لوہار کو کہتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک دینار روز کماتے اور رات کو درویشون کو دیدیا کرتے یا بیوہ
عورتون کے گھر مین پھیک آتے اسطرح کہ کسی کو یہ معلوم نہوتا کہ یہ دینار کون پھینک
گیا اور عشا کی بعد بھیک مانگتے یا گرا پڑا ساگ چن لاتے اور اوسے پکا کر تناول فرماتے ایک
مدت تک آپنے اسیطرح زندگی بسر کی۔ ایکبار آپ کی دوکان کی طرف سے ایک اندھا
یہ آیت پڑھتا ہوا نکلا وبدا لهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون ظاہر ہوا انپر اللہ کی
طرف سے وہ امر جسکا انکو گمان بھی نہ تھا۔ یہ آیت سنکر آپ بیخود ہوگئے اور اوسی بیخودی
کی حالت مین آپ نے جلتا ہوا لوہا آگ سے نکالکر اپنے ہاتھ پر رکھا اور شاگردون نے
کہا اسے کوٹو سب متحیر ہوگئے جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے وہ جلتا ہوا لوہا اپنے ہاتھ

Marfat.com

مین دیکھا اوسے پھینک کر تمام دوکان لٹادی اور گوشہ نشینی اختیار کر کے ریاضت و عبادت مین مشغول ہوے۔ اور فرمایا کہ مین نے بہت کوشش کی کہ اپنے کام کو پوشیدہ رکھون لیکن معلوم ہوا اللہ کی مرضی پوشیدہ رکھنے کی نہین ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کے محلہ مین ایک واعظ وعظ کہا کرتے تھے اور اوسمین احادیث بیان کرتے تھے تمام محلے والے وہان جاکر حدیثین سنتے تھے کسی نے آپ سے کہا آپ بھی چلکر حدیث سنا کیجیے آپ نے فرمایا تیس برس ہوے مین نے ایک حدیث سنی تھی اور اوسپر پورے طور سے عمل کرنا چاہتا ہون مگر ابھی تک میری مراد حاصل نہین ہوئی ہے مین دوسری حدیث سنکر کیا کرونگا اوسنے پوچھا وہ کون حدیث ہے آپ نے کہا وہ یہ ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ یعنے اچھا مسلمان مرد وہ ہے جو ترک کرے اون چیزون کو جو اسے اسلامی فائدہ نہ پہونچا سکین۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ مع چند ہمراہیون کے صحرا مین گئے اور یاد الٰہی مین مستغرق ہوے یکایک ایک ہرن آکر آپ کی گود مین لوٹنے لگا آپ نے رونا شروع کیا وہ ہرن چلا گیا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوا کہ اگر اسوقت بکری ہوتی تو مین ساتھیون کی ضیافت کرتا فوراً ہرن میری گود مین آگیا لوگون نے کہا جسکا اللہ اسقدر پاس کرے اوسکے رونے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا ہرن کا میرے پاس آنا درگاہ الٰہی سے مجھے دور کرنے والا تھا کیونکہ اگر اللہ فرعون کی نکوئی چاہتا تو اوسکی مراد کے موافق نیل کو روان نہ کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ اگر اتفاقاً آپ کو غصہ آتا تو خوشخوئی کی باتین کرنے لگتے جب غصہ فرو ہو جاتا تو اور باتین کرتے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک شخص کا گدھا کھو گیا تھا وہ پریشان آپ کو ملا آپ نے دعا کی اے اللہ جبتک اسکا گدھا نہ مل جائیگا مین آگے قدم نہ بڑھاونگا فوراً

اوسکا گدھا مل گیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابوعثمان حیری رحمہ اللہ فرماتے ہین مین ایکبار آپ کی خدمت مین حاضر ہوا منقے آپ کے سامنے رکھے تھے مین نے ایک دانہ اوٹھا کر منھہ مین رکھہ لیا آپ نے میرا گلا پکڑ لیا اور فرمایا تو نے بے پوچھے منقی کیون کھالیا مین نے کہا مجھے آپ کے دل کا حال معلوم ہی کہ آپ کے پاس جو کچھ ہوتا ہی فقرا کو تقسیم کردیتے ہین اسی لیے مین نے منقی کھالیا آپ نے فرمایا مین خود اپنے دل کا حال نہین جانتا ہون تجھے میرے دل کا حال کیونکر معلوم ہو سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابوعثمان حیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے آپ سے کہا میرا ارادہ ہی کہ وعظ کہا کرون اسلیے کہ مجھے خلق پر شفقت اسقدر ہی کہ مین تمام خلق کے عوض دوزخ مین جانا پسند کرتا ہون فرمایا بسم اللہ وعظ کہہ مگر پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر پھر خلق کو نصیحت کرنا اور جب تیرے وعظ مین زائد مجمع ہو تو غرور نہ کرنا کیونکہ خلق ظاہر کو اور خالق باطن کو دیکھتا ہی۔ پھر مین ممبر پہ بیٹھا اور وعظ کہا آپ بھی پوشیدہ ایک کونے مین تشریف فرما تھے جب مین وعظ ختم کرچکا تو ایک شخص نے لباس کا سوال کیا مین نے اپنا لباس اوتار کر اوسے دیدیا آپ نے سامنے آکر مجھسے فرمایا یا کذاب انزل من المنبر اے جھوٹے ممبر سے اوتر آ کیونکہ تو کہتا تھا کہ مجھے خلق پر شفقت ہی اور سائل کے سوال پورا کرنے مین تو نے اورون پر سبقت کی شفقت کا مقتضے یہ تھا کہ کسی دوسرے کو سبقت کرنے دیتا تاکہ وہ تجھسے زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے بازار مین ایک یہودی کو دیکھا دیکھتے ہی بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے ایک مرد کو لباس عدل اور اپنے کو لباس فضل پہنے ہوے دیکھا مجھے یہ خوف ہوا کہ کہین اوسکا لباس

مجھے اور میرا لباس اوسے نہ دیدیا جائے اور فرمایا تین برس تک مین نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بنظر خشم میری طرف دیکھ رہا ہی حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اوس حال مین جو کچھ سوز و بیم ہوا ہوگا اوسے سوا آپ کے یا اللہ کے کون جان سکتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ حج کو چلے اور بغداد مین پہونچے تو وہان لوگون سے عربی زبان مین ایسی فصاحت و بلاغت سے گفتگو کی کہ اہل زبان بھی عاجز ہوگئے حالانکہ آپ فارس کے رہنے والے تھے اور عربی نہین جانتے تھے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے آپ نے فتوت کی تعریف پوچھی اونھون نے کہا جو کام اچھا کیا ہو اوسے ظاہر نہ کرے اور اپنی طرف اوس کام کی نسبت نہ کرے آپ نے فرمایا سچ ہی لیکن میرے نزدیک فتوت اسکا نام ہی کہ خود انصاف کرے اور دوسرے سے انصاف کا طالب نہو حضرت جنید رحمہ اللہ نے حاضرین محفل سے کہا اسپر عمل کرو آپ نے فرمایا بلکہ تم خود اسپر عمل کرو حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا واقعی ہم جوانمردی سے ناواقف تھے آج واقف ہوگئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا رعب مریدون پر اسقدر تھا کہ کوئی آپ کے سامنے بات نہین کرسکتا تھا اور نظر اوٹھا کر آپکی طرف نہین دیکھتا تھا اور سب مرید ہر وقت ہاتھ باندھے با ادب کھڑے رہتے اور جبتک آپ اجازت نہ دیتے کسی کو بیٹھنے کی جرأت نہوتی حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا آپ مریدون کو آداب شاہی سکھاتے ہین آپ نے فرمایا سرنامہ دیکھو اوسی سے مضمون خط ظاہر ہوجاتا ہی پھر آپ نے فرمایا اے جنید زیربا اور حلوا طیار کراؤ (زیربا ایک قسم کے کھانے کا نام ہی) جب دونون چیزین طیار ہوئین آپ نے فرمایا ایک مزدور کے سر پر رکھواؤ اور اوس سے کہو کہ جبتک وہ نہ تھکے لیے چلا جائے جہان پر بالکل تھک جائے تو قریب جو مکان ہو پکار کر وہان

دے آئے غرض مزدور لیکر چلا ایک مرید بھی پیچھے پیچھے گیا وہ مزدور جہان تک چل سکا
چلا جب بالکل تھک گیا تو قریب ایک مکان تھا اوسکی کنجی کھٹکھٹائی اندر سے کسی نے
آواز دی کہ اگر زیربا اور حلوا دونون ہون تو مین باہر آؤن پھر ایک پیر مرد باہر آئے
اور دونون چیزین لے لین مرید جو مزدور کے پیچھے پیچھے گیا تھا یہ واقعہ دیکھکر متحیر ہوا
اور قریب جاکر اوس پیر مرد سے حال دریافت کیا اونھون نے فرمایا بہت دنون
سے میرے لڑکے مجھ سے زیربا اور حلوا مانگتے تھے مین نے خیال کیا کہ اللہ سے مانگنے کی
کیا ضرورت ہی وہ خود ہی بھیجدیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کا ایک مرید بہت مہذب اور باادب تھا حضرت جنید رحمہ اللہ نے
آپ سے پوچھا کتنے زمانے سے یہ آپ کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا دس برس سے اور اسنے
ستر ہزار دینار ہمارے ساتھ مین خرچ کیے ہین جو اسکے پاس موجود تھے علاوہ اسکے
اور ستر ہزار دینار اسنے قرض لیکر ہمارے ساتھ مین صرف کیے ہین جو ابھی ادا نہین
ہوے مگر ابتک اسے یہ قدرت نہین ہی کہ کوئی بات مجھ سے دریافت کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ بغداد سے روانہ ہوے ایک صحرا مین سولہ دن تک آپ کو
پانی میسر نہ آیا اوسکے بعد آپ ایک نہر کے کنارے پہونچے اور خاموش بیٹھے تھے اتنے مین
حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ وہان آئے اور پوچھا آپ کس فکر مین ہین آپنے فرمایا
سولہ دن کے بعد آج مجھے پانی میسر آیا ہی اب علم اور یقین مین بحث ہو رہی ہی اگر میرا
علم غالب آئیگا تو پانی پیونگا اگر یقین غالب آئیگا تو بغیر پانی پیے آگے بڑھونگا اونھون
نے کہا یہ مرتبہ آپ ہی کے لیے ہی۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ مکہ معظمہ مین پہونچے تو ایک جماعت مسکینون کی پریشان
حال دیکھی خیال ہوا کہ انکے ساتھ احسان کرون مگر پاس کچھ نہین تھا آپ نے ایک
پتھر اوٹھا کر کہا اے اللہ اگر آج تو نے مجھے کچھ نہ دیا تو سب قندیلین کعبہ کی توڑ ڈالونگا

Marfat.com

اوسی وقت ایک شخص نے روپیہ کی تھیلی لاکر آپ کو دی آپ نے وہ مسکینون کو تقسیم کردی جب حج سے فراغت ہوئی بغداد مین آئے حضرت جنید رحمہ اللہ نے پوچھا ہمارے لیے آپ کیا سوغات لائے ہین آپنے فرمایا یہ سوغات لایا ہون کہ جب کوئی تمھارا قصور کرے تو اوسکی تاویل کر کے اپنی سمجھ کی غلطی خیال کرو اگر نفس نہ مانے تو اوس سے کہو اگر تو اپنے بھائی کا قصور نہ معاف کریگا تو مین تیرا ساتھ چھوڑ دونگا اور جبراً نفس سے قصور معاف کراؤ اونھون نے کہا یہ مراتب اللہ نے آپ ہی کو دیے ہین نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ نے چار مہینے آپ کو مہمان رکھا اور روزانہ نئی ضیافت کرتے رخصت کیوقت آپ نے اونسے فرمایا جب کبھی تم نیشاپور مین آؤ گے تو مین تمھین مہمان کر کے میزبانی اور جوانمردی سکھاؤنگا مہمان کے لیے تکلف نہ کرنا چاہیے بلکہ ایسا برتاؤ لازم ہی کہ مہمان کے آنے سے رنج اور جانیسے خوشی نہو پھر حضرت شبلی رحمہ اللہ نیشاپور مین آئے اور اونتالیس آدمی اور اونکے ہمراہ تھے آپ نے اکتالیس چراغ روشن کیے اونھون نے کہا کیا یہ تکلف نہین ہی آپ نے فرمایا اگر اسے تم تکلف سمجھتے ہو تو سب کو گل کردو اونھون نے بہت کوشش کی مگر سوا ایک چراغ کے کوئی گل نہوا متحیر ہوکر آپ سے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مہمان فرستادۂ حق ہوتا ہی مین نے ہر مہمان کے لیے بغرض خوشنودی باری تعالی ایک چراغ روشن کیا اور ایک اپنے لیے روشن کیا تھا چونکہ چالیس خدا کے لیے تھے وہ نہ گل ہوے اور ایک میرے لیے تھا وہ گل ہوگیا تم نے بغداد مین جو کچھ کیا تھا وہ میرے لیے کیا تھا اس لیے تکلف ہوا اور مین نے جو کچھ کیا اللہ کے لیے کیا اس لیے یہ تکلف مین داخل نہین۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو علی ثقفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو پیرو سنت نہو اور اپنے کو برا نہ سمجھے وہ مرد نہین ہی پوچھا کہ ولی کے لیے کلام کرنا اچھا ہی یا

خاموشی فرمایا اگر بات کہے تو اوسکی آفت کو جانے اور خاموشی کی لذت اللہ سے عمر نوح
مانگتی ہی تاکہ خاموشی مین گذارے اور فرمایا دنیا ایسا گھر ہی جو ہر وقت عقبی کے گناہ
مین مبتلا کرتا ہی پوچھا کہ آپ توبہ کو اچھا کہتے ہین حالانکہ توبہ بھی دنیا ہی مین حاصل
ہوتی ہی فرمایا سچ ہی لیکن جو گناہ دنیا مین کیے جاتے ہین یقین ہین اور یقین مین توبہ
توڑنا گویا دوسرے گناہ مین مبتلا ہونا ہی اور فرمایا بندہ وہ ہی جو پورے طور سے
احکام آلہی بجالاوے اور فرمایا درویش وہ ہی جو اللہ کی درگاہ مین باوجود عبادت
کثیرہ کے عاجزی ظاہر کرے اور فرمایا خدا کا دوست وہ ہی جو دنیا سے خوش جاوے
اور فرمایا ولی وہ ہی جو نفس سے اخلاص طلب کرے اور فرمایا بخل ترک ایثار کو کہتے
ہین اور فرمایا ایثار دوسرے کے حق کو اپنے حق پر مقدم رکھنا ہی دین اور دنیا دونون
مین اور فرمایا اچھا شخص وہ ہی جو لوگون پر کرم کرے اور خود اللہ کے کرم کا طالب رہے
اور فرمایا فقر سے قرب آلہی حاصل ہوتا ہی اور فرمایا اچھا شخص وہ ہی جو اتباع سنت
کرے اور اکل حلال حاصل کرے اور فرمایا جو اپنے کو برا نہ سمجھے مغرور ہی اور جسنے غرور کیا
ہلاک ہوا اور فرمایا خوف دل کا چراغ ہی جو اچھائی اور برائی نفس کی معلوم کراتا ہی
اور فرمایا فقر یہ ہی کہ لینے سے دینے کو عزیز رکھے اور فرمایا فراست کا دعوی کرنے والا
صاحب فراست نہین ہی۔ اور فرمایا دینے والا اور لینے والا آدھا مرد اور نہ دینے والا
اور نہ لینے والا پورا مرد ہی اور نہ دینے والا اور لینے والا مرد نہین بلکہ مکھی ہی اور فرمایا
ہر وقت اللہ کا فضل ڈھونڈھنے والا ہلاک نہین ہوتا اور فرمایا عبادت پر بھروسہ
نہ کرو اور فرمایا اپنی نگاہبانی کرو اللہ کے ساتھ اور فرمایا خدا کے ساتھ استغنا کرنا اچھا
ہی اور کنجوسون سے برا ہی اور فرمایا شراب شوق پینے والے کو ہر وقت اللہ کا دیدار
حاصل ہوتا ہی اور فرمایا خلق وصول اور قرب اور مقامات عالی کی خبر دیتی ہی اور
فرمایا کہ ایک دم بھی وہ راہ ملنا جس سے اللہ تک پہونچے اچھا ہی اور فرمایا عبادت

Marfat.com

سوا مغرور کے کوئی خوش نہین ہوتا اور فرمایا گناہ کفر کا ڈنک ہی جیسے زہر موت کا ڈنک ہی اور فرمایا قیامت اور حساب کے خوف سے گناہ سے بچنے والا گویا قیامت اور حساب پر ایمان نہین رکھتا ہی اور فرمایا صالح کی صحبت اختیار کرو اور فرمایا ظاہر کی روشنی خدمت اور باطن کی روشنی استقامت ہی اور فرمایا تقوی حلال روزی مین ہی اور فرمایا تصوف بالکل ادب ہی اور فرمایا توبہ کے بعد گناہ نہ کرنے کو توبہ کہتے ہین اور فرمایا دکھانے کے لیے عمل کرنا برا ہی اور فرمایا وہ شخص نابینا ہی کہ مصنوع سے صانع کو پہچانتا ہی اور صانع سے مصنوع کو نہین پہچانتا اور فرمایا اللہ کا در اختیار کرے تاکہ سب در تجھپر کھل جائین اور اوس سردار یعنی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی اتباع کرتا کہ تمام سردار تیرے مطیع ہو جائین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت محمش رحمہ اللہ کہتے ہین کہ بائیس برس مین آپ کے ساتھ رہا کبھی آپ کو بیخبری اور خوشی پر خدا کو یاد کرتے نہین دیکھا بلکہ جب آپ اللہ کو یاد کرتے تو نہایت تعظیم اور حرمت کے ساتھ یاد کرتے اور خوف آلہی سے آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور حالت نزع مین آپ نے فرمایا ہر شخص کو قصور پر نادم ہونا چاہیے۔ آپ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ اللہ کی طرف کیون راغب ہوئے ہین آپ نے فرمایا جس لیے فقیر مالدار کی طرف راغب ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عبداللہ سلمی رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ میرا سر حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کے قدمون پر رکھنا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۹ حضرت حمدون قصّار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت حمدون قصّار رحمہ اللہ پیر ارباب ذوق شیخ اصحاب شوق تھے۔ آپ کو علم فقہ اور حدیث مین بہت مہارت تھی آپ حضرت ابو تراب نخشبی رحمہ اللہ کے مرید

اور حضرت سفیان ثوری اور حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ کے پیر تھے اور خلق کی ملامت مین مبتلا تھے اور ملامتیون کا مذہب نیشاپور مین آپ ہی کی ذات سے پھیلا ہے اور آپکے معتقدون کو قصاری کہتے ہین آپ بڑے صاحب تقوی تھے ایک بار شب کو آپ اپنے دوست کے سرہانے اوسکے نزع کے وقت بیٹھے تھے جب اوسکا انتقال ہوا تو آپ نے چراغ گل کر دیا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اسکی زندگی تک یہ چراغ اسکی ملک مین تھا اور اب اُسکے ورثہ کا ہو گیا بغیر اونکی اجازت کے اسکا روشن رکھنا نا روا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایکبار آپ کو دریا کے کنارے نیشاپور کا ایک مشہور جوانمرد ملا آپ نے اوس سے پوچھا جوانمردی کسے کہتے ہین اُسنے کہا میری جوانمردی یہ ہے کہ لباس صوفیہ پہنکر اونکا طریقہ اختیار کرون اور آپ کے لیے جوانمردی یہ ہے کہ لباس صوفیہ اُوتار ڈالیے تاکہ خلق آپ پر فریفتہ ہو اور آپ یاد الٰہی کر کے اپنے مراتب کو زیادہ کرین آپ نے فرمایا سچ ہے۔

نقل کیا ہے کہ جب آپکا بیحد شہرہ ہوا تو لوگون نے آپ سے وعظ کہنے پر اصرار کیا آپ نے فرمایا میری بات خلق کو مفید نہوگی اسلیے کہ مجھے دنیا کی الفت ہے وعظ اوسے کہنا چاہیے جسکا کلام مؤثر ہو اور لوگون کو ہدایت حاصل ہو واعظ اوسے کہتے ہین جو مکر ریا نہ کرے اور غیب سے اوسکو مدد حاصل ہوتی رہے لوگون نے پوچھا متقدمین کے کلام مین اثر ہونے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا اونھون نے ترقی اسلام اور نجات نفس کے لیے بات کہی اور فرمایا خلق کی الفت سے خالق کی الفت اچھی ہے اور فرمایا محقق اپنا حال ظاہر نہین کرتا ہے اور فرمایا جو بات پوشیدہ کرنے کی ہو کسی سے نہ کہہ اور فرمایا نیک خصلت کی صحبت اختیار کرو اور فرمایا عالم کی صحبت اختیار کرو اور جاہل کی صحبت سے بچو اور فرمایا متقدمین کی اتباع کرو

Marfat.com

اور فرمایا زیادہ طلب کرنے سے رنج حاصل ہوتا ہی اور فرمایا نعمت کا شکر یہ ہی کہ تو اپنے کو طفیل اور ذریعہ سمجھ اور فرمایا نفس کی اتباع اندھا کرتی ہی اور نفس کو اچھا سمجھنا غرور ہی اور فرمایا اپنے کو سب سے برا سمجھ اور دوسرے کو مست دیکھکر خوف کر کہ کہین تو بھی مست نہو جاے اور فرمایا خوف ورجا اختیار کرو اور فرمایا سخاوت سے نیکی اور بخل سے بدی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا تواضع اسے کہتے ہین کہ کسی کو اپنے سے زائد ذلیل نہ خیال کرے اور تواضع سے فقر حاصل ہوتا ہی اور فرمایا بہت کھانا تمام بیماریون کی اصل اور دین کی آفت ہی اور فرمایا طالب دنیا آخرت مین ذلیل ہوگا اور فرمایا اپنے کو ذلیل سمجھ تاکہ لوگ تیری عزت کرین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہین آپ نے مجھے یہ نصیحت فرمائی کہ دنیا کے لیے غصہ نہ کرنا کسی نے آپ سے پوچھا بندہ کون ہی آپ نے فرمایا جو اللہ کو اور اوسکی عبادت کو دوست رکھے اور فرمایا زہد یہ ہی کہ جو اللہ نے دیا اوس پر قانع رہ اور زائد کا طالب نہو اور فرمایا توکل اسکا نام ہی کہ اگر تو بحد قرضدار ہو تو خلق سے اوسکے ادا کردینے کا طالب نہو بلکہ امید رکھ کہ اللہ ادا کردیگا اور فرمایا خدا پر اعتماد کرنے کو توکل کہتے ہین اور فرمایا اگر تو چاہتا ہی کہ اپنے کام اللہ کے سپرد کرے تو اوس سے زائد بہتر یہ ہی کہ حیلہ اور تدبیر مین مشغول ہو اور فرمایا جو شخص اللہ کو متہم کرتا ہی وہ مصیبت پر صابر نہین ہوتا اور فرمایا تین چیزون سے شیطان خوش ہوتا ہی ایک یہ کہ کسی ایماندار کو قتل کرے دوسرے کوئی شخص کفر پر مرے تیسرے تو درویشی سے بھاگے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب آپ بیمار ہوے تو مین نے کہا اپنے صاحبزادون کو کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا مین اون کی توانگری سے زیادہ اس سے ڈرتا ہون کہ درویشی سے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ سے حالت نزع مین وصیت فرمائی کہ جب مین مرجاؤن تو مجکو عورتون مین دفن کرنا اوسکے بعد آپنے انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت منصور عمّار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت منصور عمار رحمہ اللہ واقف طریقت کاشف حقیقت اور ایسے بے مثل واعظ تھے کہ اوس زمانے مین آپ کا مثل نہ تھا اکثر صوفیون نے آپکے اوصاف بیان کیے ہین آپ عراق کے رہنے والے تھے اور بعض مرو اور بعض بصرے کو آپ کا مسکن بتاتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ کی علو مراتب کا یہ سبب تھا کہ ایک بار راہ مین آپ کو ایک کاغذ جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی ملا آپنے بخیال تعظیم اوسکی گولی بناکر کھالی شبکو آپ نے خواب دیکھا کہ تونے ہمارے نام کی عظمت کی اوسکے صلے مین ہم نے تجھپر حکمت اور دانائی کے دروازے کھولدیے۔ اوسکے بعد مدت تک آپ وعظ کہتے رہے اور خلق کو نصیحت کیا کیے۔

نقل کیا ہی کہ کسی امیر نے چار درم اپنے غلام کو دیکر کہا کہ فلان چیز بازار سے لے آوہ بازار جارہا تھا راستے مین آپ کا وعظ سننے لگا وہان ایک درویش بہت غریب تھا آپ نے حاضرین سے فرمایا کون ایسا شخص ہی جو چار درم اسے دیکر چار دعائین لے اوس غلام نے خیال کیا کہ یہ درم اسے دیدون تاکہ ایسا بزرگ چار دعائین میری حق مین کرے وہ درم درویش کو دیدیے آپ نے اوس غلام سے پوچھا تو کیا دعائین چاہتا ہی اوسنے کہا اول مجھے آزادی نصیب ہو دوسرے میرے مالک کو اللہ توبہ نصیب کرے تیسرے ان چار درم کے عوض مین مجھے چار درم اور ملجائین چوتھے اللہ مجھپر

اور آپ پر اور تمام حاضرین مجلس پر رحمت نازل کرے آپ نے سب دعائین فرمائین
جب غلام آقا کے سامنے گیا وہ خفا ہوا اور کہا اتنی دیر کہان لگائی اوسنے سب ماجرا
بیان کردیا آقا نے اوسی وقت اوسے آزاد کیا اور چار سو درم اوسے دیے اور خود
صدق دل سے توبہ کی اوس شب کو آقا نے خواب دیکھا کہ باوجود اپنے لئیمی کے
تونے اپنے اختیاری امور کیے اب ہم اپنی صفت ظاہر کرتے ہین ہمنے تجھپر اور تیرے
غلام پر اور منصور عمار پر اور تمام حاضرین مجلس پر رحمت کی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ وعظ کہہ رہے تھے ایک شخص نے ایک کاغذ لا کر دیا جسپر یہ شعر لکھا تھا

و ھو مریض طبیب یداوی الناس و ھو مریض ... یا مر الناس بالتقی ... غیر تقی

یعنے جو شخص خود متقی نہین ہی اور لوگون کو تقوی کا حکم کرتا ہی وہ مثل اوس طبیب
کے ہی کہ دوسرون کی دوا کرتا ہی اور خود بیمار ہی آپ نے فرمایا تجھے میرے قول
اور علم پر عمل کرنا چاہیے اور میری بے عملی تجھے نقصان نہین پہونچا سکتی۔

نقل کیا ہی کہ آپ ایک رات گوگشت کر رہے تھے ایک مکان سے مناجات
کی آواز آئی الٰہی اللہ مین نے تیری نافرمانی کیوجہ سے گناہ نہین کیا بلکہ نفس نے مجھے
بہکایا اور شیطان نے نفس کی مدد کی تو اپنے کرم سے معاف کردے سوا تیرے کوئی میرا
ہاتھ پکڑنے والا نہین ہی آپ یہ مناجات سنکر بیقرار ہو گئے اور اوسی بیقراری مین آپ
نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ
یعنے اے ایمان والو اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو دوزخ کی اوس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن
آدمی اور پتھر ہی۔ اور آپ وہان سے واپس چلے آئے صبح کو پھر اودھر آپکا گذر ہوا اوسی
مکان سے رونے کی آواز سنی سبب پوچھا لوگون نے کہا شب کو دروازے پر کسی
شخص نے ایک آیت پڑھی تھی اس مکان مین ایک لڑکا اس آیت کو سنکر خوف الٰہی
سے مر گیا آپ نے فرمایا اوسکا قاتل مین ہی ہون۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ہارون رشید نے آپ سے دو سوال کیے ایک یہ کہ عالم ترین خلق کون ہی دوسرے یہ کہ جاہل ترین خلق کون ہی آپ نے فرمایا عالم ترین خلق مطیع ترسناک اور جاہل ترین خلق عاصی ایمن ہی اور آپ نے فرمایا ہی اللہ نے عارفون کا دل ذکر کے لیے اور زاہدون کا دل توکل کے لیے اور متوکلون کا دل رضا کے لیے اور درویشونکا دل قناعت کیلیے اور اہل دنیا کا دل لالچ کے لیے بنایا ہی اور فرمایا عارف دو ہوتے ہین ایک عارف بخود یہ مجاہدہ اور ریاضت کرتے ہین دوسرے عارف بحق انکی عبادت رضاے حق ہی اور فرمایا انسان دو قسم کے ہوتے ہین ایک نیازمند بحق انکا مرتبہ شریعت ظاہری کے اعتبار سے بہت بڑا ہوتا ہی دوسرے وہ جو سوا خدا کے سب سے بے پروا ہوتے ہین یہ لوگ واصل الی اللہ ہوتے ہین۔ اور فرمایا حکمت عارفون کے دل مین تصدیق کی زبان سے اور زاہدون کے دل مین تفضیل کی زبان سے اور عابدون کے دل مین توفیق کی زبان سے اور مریدون کے دل مین تفکر کی زبان سے اور عالمون کے دل مین تذکر کی زبان سے بات کہتی ہی اور فرمایا سب سے اچھا وہ شخص ہی کہ عبادت اوسکا پیشہ اور درویشی اوسکی آرزو اور گوشہ نشینی اوسکی خواہش اور آخرت اوسکی تمنا اور موت اوسکے سامنے ہو اور توبہ کا اوسکو ہر وقت خیال ہو اور فرمایا انسان کا دل نوری ہوتا ہی جب اوسمین دنیا کی محبت سماتی ہی تو تاریکی چھا جاتی ہی اور نور لے لیا جاتا ہی اور فرمایا بندے کے لیے عاجزی اور عارف کے لیے تقوی اچھا لباس ہی اور فرمایا خلق سے ملنے والا خالق سے دور رہتا ہی اور فرمایا نفس کی پیروی سے انسان بلا مین پھنستا ہی اور فرمایا مصائب دنیا پر صبر کرنے والا مصائب آخرت مین مبتلا ہوتا ہی اور فرمایا تارک دنیا بے غم ہوتا ہی اور خاموش رہنے والا معذرت مانگنے سے محفوظ رہتا ہی اور فرمایا جس گناہ کی نہ کرنے کی قدرت ہو اور پھر اوسے کرے تو بڑا گناہگار ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ بعد وفات آپکو حضرت ابو الحسن شعرانی رحمۃ اللہ نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا بخشدیا اور مجھے حکم فرمایا کہ جسطرح تو دنیا مین ہماری تعریف انسانون کے سامنے بیان کرتا تھا اوسی طرح یہان ملائکہ کے سامنے ہمارے حمد و ثنا کر۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۳ حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ متقدمین مین تھے آپ طویل العمر ہوے اور اکثر تبع تابعین کی ملاقات کی اور حضرت بشر حافی اور حضرت سری سقطی رحمہما اللہ سے ملاقات کی اور حضرت فضیل رحمۃ اللہ کو بھی پایا تھا اور حضرت سلیمان دارانی رحمۃ اللہ آپ کی دانائی اور قیافہ شناسی کی وجہ سے آپ کو جاسوس القلوب کہتے تھے آپ کے ارشادات بیشمار ہین۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے پوچھا آپ خدا کے مشتاق ہین آپ نے فرمایا نہین اسلیے کہ انسان غائب کا مشتاق ہوتا ہی اور اللہ ہر وقت حاضر ہی اور فرمایا معرفت کی تین درجے ہین اول وحدانیت کا ثبوت دینا دوسرے ماسوی اللہ کو ترک کرنا تیسرے یہ سمجھنا کہ کسی سے اوسکی عبادت کا حق ادا نہین ہو سکتا ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور جسکو اللہ نور معرفت عطا نہین کرتا اوسے نور حاصل نہین ہوتا اور فرمایا محبت الٰہی اسکا نام ہی کہ انسان عبادت کم کرے اور فکر زائد اور گوشہ نشینی اور خاموشی اختیار کرے اور راحت سے خوش اور تکلیف سے رنجیدہ نہو اور فرمایا خوف رونے کو کہتے ہین اور رجا امید کا نام ہی اور فرمایا نفس سے ڈرنے والا نجات پاتا ہی اور فرمایا جب حضرت یونس علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو خیال ہوا کہ اللہ مجھپر غصہ نکریگا تو کیسی آفت مین پھنسے اور فرمایا کم یقین بھی دل کو روشن کرتا ہی

Marfat.com

اور فرمایا اہل حق کی صحبت اعتقاد سے اختیار کرو اور فرمایا خائف شاکر ہوتا ہی اور فرمایا زہد کی چار علامتین ہین اللہ پر توکل کرنا خلق سے بیزار ہونا اخلاص کرنا اللہ کے ساتھ سختی جھیلنا اور فرمایا جسقدر معرفت ہوتی ہی اوسی قدر بندہ حیا اور خوف کرتا ہی اور فرمایا عارف اللہ سے ڈرتا ہی اور فرمایا دل کی عمدگی خاموشی مین ہی اور فرمایا فقر برداشت کرنے کو فقیری کہتے ہین اور فرمایا عقلمند وہ ہی جو نعمت پاکر اللہ کا شکر کرے اور فرمایا کبر اور تکلف اور خود آرائی دور کرنے کو اخلاص کہتے ہین اور فرمایا تواضع کبر اور غصہ دور کرنے کو کہتے ہین اور فرمایا جہالت کے ساتھ عبادت کرنا بڑا گناہ ہی اور فرمایا تھوڑے گناہ کو بہت سمجھو اور فرمایا خاصان خدا فکرمند رہتے ہین اور فرمایا پیشوا تمام عملون کا علم ہی اور پیشوا علم کا اللہ ہی اور فرمایا یقین ایک نور ہی کہ اللہ بندے کو عطا کرتا ہی اور اوسکی وجہ سے بندہ کاروبار آخرت کو مشاہدہ کرتا ہی اور سب حجاب درمیان سے اُٹھ جاتے ہین اور فرمایا اخلاص یہ ہی کہ تو نیک اعمال کو دوست نہ رکھے اور لوگ تجھے دوست رکھین اور فرمایا خلق سے الگ ہوکر اللہ کو موجود جانکر عبادت کرو اور فرمایا زندگی کو غنیمت جانکر عبادت کرو اور فرمایا ان پانچ چیزون سے دل صاف ہوتا ہی صحبت اہل صلاح تلاوت قرآن گرسنگی نماز شب زاری سحر اور فرمایا ایک عدل وہ ہی جو تو خلق کے ساتھ کرے دوسرا وہ ہی جو تو اللہ کے ساتھ کرے اور عدل استقامت کو کہتے ہین اور فرمایا ہم عمل جوارح مین اہل صلاح کے موافق اور در اصل اونکے مخالف ہین اور فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنہ یعنے مال تمھارا اور اولاد تمھاری فتنہ ہین اور در اصل ہم مال اور اولاد سے زائد فتنہ کرتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک رات آپ کے اونتیس مرید آئے آپ نے دستر خوان بچھوایا اور روٹی کم تھی ٹکڑے توڑکر ایک ایک ٹکڑا سب کے سامنے رکھدیا اور چراغ اوٹھا لیا

تھوڑی دیر کے بعد پھر چراغ لائے سب ٹکڑے اوسی طرح رکھے تھے اور کسی نے ایثار کے قصد سے نہین کھائے تھے اسی طرح آپ اپنے مریدون کو تعلیم فرمایا کرتے تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳۳ حضرت عبداللہ بن خبیق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ صاحب علم و عمل متقی پرہیزگار تھے آپ دراصل کوفہ کے رہنے والے ہین اور انطاکیہ مین آپ نے زائد سکونت اختیار کی ہی آپ حضرت یوسف اسباط رحمہ اللہ کے صحبت یافتہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کے پیرو تھے۔ آپ کے ارشادات بیحد ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ فرماتے ہین جب مین آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا انسان کو چار نعمتین ملی ہین آنکھ زبان دل ہوا ان نعمتون پر شکر لازم ہی آنکھ کا شکر یہ ہی کہ جسے دیکھنے کو اللہ نے منع کیا ہی اوسے نہ دیکھے زبان کا شکر یہ ہی کہ بری بات نہ کہے دل کا شکر یہ ہی کہ خیانت اور کبر نہ رکھے اور ہوائے نفس کا شکر یہ ہی کہ کسی چیز کا طالب نہوان با تو نکا لحاظ کرو ورنہ بدبختی مین پڑو گے اور فرمایا دل عبادت کیلیے ہی اور فرمایا خائف نفس کی خواہش پوری نہین کرتا اور فرمایا دنیا مین دل شکستہ رہنا اور طمع ترک کرنا آخرت کے لیے اچھا ہی اور فرمایا جو چیز عقبی مین کام آئے سوا اوسکے کچھ حاصل نہ کرو اور فرمایا خاص بندہ وہ ہی جو خلق سے خالق کیطرف بھاگے اور فرمایا معصیت سے بچنا خوف کی علامت ہی اور فرمایا نافع امید وہ ہی جسکی وجہ سی مشکل آسان ہو اور فرمایا تین شخصون کو رجا ہوتا ہی ایک برائی سے توبہ کرنیوالے کو دوسرے جو برابر برائی اور برابر توبہ کرے اور ڈرتا رہے کہ اللہ بخشے یا نہ بخشے تیسرے رجا کاذب یعنے گناہ کرے اور بخشش کا طالب ہو اور فرمایا بدکردار کو خوف

زائد اور امید کم ہوتی ہے اور فرمایا تمام عملوں مین اخلاص مشکل ہے اور فرمایا صدق ستغنی ہی جملہ احوال سے او صادق تمام اشیا کی حقیقت پر واقفیت پاتا ہی اور فرمایا اگر تو چاہتا ہی کہ کوئی تجھ سے بہتر نہو تو لازم ہی کہ سب کو ترک کرکے اللہ کو اختیار کرتا کہ سب تیرے محتاج ہو جائیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۳ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ واقف طریقت ماہر شریعت چشمۂ انوار آلہی منبع فیوض لاانتناہی تھے آپ تمام علوم کے ماہر تھے اوس زمانہ کے لوگون نے آپ کو شیخ الشیوخ اور زاہد کامل عالم عامل مان لیا تھا سب آپ کے مداح تھے آپکو لوگ سید الطائفہ لسان القوم طاوس العلما سلطان المحققین کے القاب سے یاد کرتے تھے آپ کا مسلک اکثر صوفیہ نے اختیار کیا آپ کے ارشادات حقائق و معانی مین لاانتہا ہین سب سے پہلے علم اشارت سے آپ ہی نے لوگون کو واقف کیا ہی۔ اکثر حاسدون نے آپ کو زندیق کہا اور آپ کے کفر پر گواہی دی آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ کے بھانجے اور مرید ہین اور صحبت حضرت محاسبی کی آپ نے پائی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ سے پوچھا کیا مرید کا مرتبہ پیر سے زائد بھی ہوتا ہی آپ نے فرمایا ہان آگاہ ہو کہ جنید گو میرا مرید ہی مگر رتبہ مین مجھسے زائد ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی حضرت جنید رحمۃ اللہ کا مرتبہ سب سے بلند ہی مگر آپ دل نہین رکھتے ہین تا کہ صفت ہین تا کہ صفت نہین بیتر یعنی گو اللہ کی عبادت مثل حضرت آدم علیہ السلام کے آپ فرماتے ہین مگر درد کا بھید اور یہی کام ہی حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین یہ قول حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ

کارازہی جسے ہم نہین جان سکتے اور ہمارا ادب مقتضی نہین کہ دونون بزرگون مین سے کسی کی شان مین معاذاللہ گستاخی کرسکین۔

نقل کیا ہی کہ صغرسنی ہی سے آپ کو مراتب اعلیٰ حاصل ہوے تھے ایک بار آپ مکتب سے آرہے تھے اپنے والد کو راہ مین روتے دیکھکر سبب پوچھا اونھون نے کہا آج مین نے تمھارے مامون کو کچھ درم مال زکوٰۃ سے بھیجے اونھون نے نہین لیے اسوقت مین اسلیے رورہاہون کہ مین نے اپنی زندگی اوس مال کے حاصل کرنے مین صرف کی جسے اللہ کے دوست پسند نہین کرتے آپ نے وہ درم اونسے لیے اور اپنے مامون کے دروازے پر آکر آواز دی حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے پوچھا کون ہی آپ نے فرمایا جنید فریضہ زکوٰۃ لایا ہی اسے لیجیے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ نے کہا مین نہ لونگا آپ نے فرمایا مین اوس خدا کی قسم دیتاہون جسنے آپ پر فضل اور میری باپ کے ساتھ عدل کیا یعنی آپ کو درویشی دی اور میرے باپ کو دنیا مین مشغول کیا اب آپکو اختیار ہی چاہے یہ درم لیجیے اور چاہے واپس کیجیے جو حکم میرے باپ کو تھا اوسنے پورا کیا یعنے زکوٰۃ حقدار کے سامنے حاضر کردی حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کو یہ بات پسند آئی اور دروازہ کھولکر فرمایا درم سے پہلے مین نے تجھے قبول کیا پھر وہ درم لے لیے اوسدن سے حضرت جنید رحمہ اللہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر رہنے لگے سات برس کے سن مین آپ اپنے مامون کے ساتھ مکہ معظمہ تشریف لیگئے وہان چارسو صوفی مین مسئلہ شکر درپیش تھا سب نے اپنی اپنی رائے کے موافق شکر کی تعریف بیان کی تھی آپ کے مامون نے آپ سے کہا تم بھی شکر کی تعریف بیان کرو تھوڑی دیر آپ نے مراقبہ کیا پھر فرمایا شکر اسکا نام ہی کہ جب اللہ نعمت دے تو بندہ اوس نعمت کی وجہ سے نافرمانی منعم کی نہ کرے سب صوفیون نے آپ کی بہت تعریف کی اور کہا دراصل شکر اسی کو کہتے ہین پھر آپ بغداد واپس آئے اور آئینہ فروشی کی دوکان

Marfat.com

رکھی اور ایک پردہ دوکان مین ڈالا تھا اوسکی آڑ مین روزانہ چار سو رکعت نماز ادا
فرماتے تھے کچھ دنون کے بعد آپ نے دوکان چھوڑدی اور حضرت سری سقطی رحمہ اللہ
کے مکان کی ایک کوٹھری مین گوشہ نشینی اختیار کی اور عبادت الہی مین مشغول ہوئے
تیس برس تک عشا کے وضو سے آپ نے نماز فجر ادا کی اور تمام رات عبادت مین بسر کی
چالیس برس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ اب مجھے کمال حاصل ہو گیا ندائے غیبی سنی کہ اے
جنید اب وقت آگیا کہ تجھے زنار پہنایا جائے آپ نے کہا خداوندا مین نے کیا گناہ کیا ہے
حکم ہوا اس سے زائد اور کیا گناہ ہو سکتا ہے کہ تو موجود ہے آپ نے ایک آہ کر کے سر جھکالیا
اور فرمایا من لم یکن للوصال اھلا فکل حسناتہ ذنوب یعنے جو شخص اہل نہوا وصال کا
اوسکی سب نیکیان گناہ مین داخل ہین پھر آپ عبادت الہی اور زیادہ کرنے لگے مفسد
لوگون نے آپ کو برا بھلا کہا اور خلیفہ کے سامنے بھی آپ کی برائیان بیان کین خلیفہ نے
کہا جبتک اونکا کوئی قصور ثابت نہو اور صاف طور سے یہ امر نہ معلوم ہو جائے کہ
انھین کی وجہ سے لوگ فساد اور فتنہ مین پڑتے ہین اونکو سزا دینا خلاف ہے پھر ایک
حسینہ جمیلہ لونڈی کو لباس اور زیور سے آراستہ کر کے حکم دیا کہ تو جا اور جنید بغدادی
کے سامنے نقاب اولٹ کر نہایت ناز و انداز سے کہنا کہ مین مالدار ہون چاہتی ہون کہ
آپ میرے ساتھ صحبت کرین تو مین وہ مال آپ کو دیدون اور خود عبادت الہی
اختیار کرون اور دریافت حال کے لیے اوس لونڈی کے ساتھ ایک غلام کو کر دیا تاکہ
جو واقعہ گذرے فوراً اوسکی اطلاع ملجائے لونڈی آپ کے پاس آئی اور نقاب اولٹکر
موافق تعلیم خلیفہ کے ناز و انداز سے گفتگو کرنے لگی آپ نے گردن جھکالی جب اوسکی
گفتگو ختم ہی نہوئی تو آپ نے سر اوٹھا کر دوبارہ آہ کی اور اوس لونڈی کی طرف پھونکا
فوراً وہ گر پڑی اور مر گئی غلام نے سب واقعہ آکر خلیفہ سے بیان کیا خلیفہ چونکہ اوس
لونڈی پر عاشق تھا اوسکے مرنے کا افسوس کیا اور کہا مین نے جو امر اونکے ساتھ نہ کرنا

Marfat.com

چاہیے تھا کیا اوسکے عوض مین جو مجھے نہ دیکھنا چاہیے تھا دیکھا پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا آپ کے دل نے کیسے گوارا کیا کہ ایسی محبوبہ کو دنیا ہی سے جدا کر دیا - آپ نے فرمایا تم امیر المومنین ہو اور امیر المومنین کو مومن پر شفقت کرنا چاہیے اوسکے عوض مین تمنے میری چالیس برس کی ریاضت اور عبادت اور شب بیداری کو خاک مین ملانا کیون پسند کیا -

نقل کیا ہے - کہ اسکے بعد آپ کے مراتب مین ترقی ہوئی اور تمام اطراف مین آپکا شہرہ ہوا تو آپ نے وعظ کہنا اور خلق کو ہدایت کرنا شروع کیا ایکبار مجمع مین آپ نے فرمایا کہ مین نے اپنے ارادے سے وعظ کہنا اختیار نہین کیا ہے بلکہ تیس ابدالون نے مجھے باصرار وعظ کہنے پر مجبور کیا ہے اور فرمایا مین نے دو سو بزرگون کی خدمت کی ہے -

نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے تمام مراتب گرسنگی اور ترک دنیا اور شب بیداری سے حاصل ہوے اور فرمایا صوفی وہ ہے جو اپنے ہاتھ مین قرآن اور بائین ہاتھ مین سنت نبوی لیوے یعنی بدل وجان اللہ اور رسول کی پیروی کرے اور فرمایا میرے پیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیرو تھے اور جب اونکے اوصاف بیان کرتے تو لوگون کو سننے کی تاب نہوتی اور فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مجھے اپنی معرفت سے شناسا کیا وہ خداوند بے مثل ہے کوئی اوسکا مشابہ نہین ہوسکتا اور کسی جنس مین اوسکو پا نہین سکتے اور کسی مخلوق پر اوسکو قیاس نہین کرسکتے وہ باوجود دوری کے نزدیک اور باوجود نزدیکی کے دور ہے اور وہ سب سے برتر ہے اور نہین کہہ سکتے کہ اسکے نیچے کوئی چیز ہے اور وہ نہین ہے مثل کسی چیز کے اور نہین ہے کسی چیز سے اور نہین ہے کسی چیز پر پاک ہے وہ خدا کہ ایسا اور ایسا ہی اور سوا اوسکے کسی چیز مین یہ اوصاف نہین ہین اور جو کوئی اس کلام کی شرح کرے وہ ملحد ہے فھم من فھم افھم وہ ہے جو اسکو سمجھ لے اور فرمایا دس ہزار صادق

مریدون کو اللہ نے میرے ساتھ دریائے معرفت مین غرق کیا پھر اپنے فضل سے مجھے اوبھارا اور آسمان ارادت کا آفتاب بنایا اور فرمایا اگر مجھے ہزار برس کی عمر ملے تو بھی ذرہ برابر عبادت مین کمی نہ کرونگا اور فرمایا خلق گناہ کرتی ہی اور مجھے تکلیف ہوتی ہو اسلیے کہ مین خلق کو مثل اپنے اعضا کے خیال کرتا ہون المومنون کنفس واحدۃ یعنے ایماندار مثل ذات واحد کے ہین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ما اوذی نبی مثل ما اوذیت یعنے جتنی ایذا مجھے ہوئی کسی نبی کو نہین ہوئی۔ اور فرمایا ایک مدت تک مین نے اوس حالت مین بسر کی کہ زمین و آسمان میری حال پر روتے تھے پھر ایک مدت تک مین اونکے حال پر روتا رہا اب میری وہ حالت ہی کہ مجھے اپنی اور زمین و آسمان کسی کی خبر نہین ہی اور فرمایا دس برس مین نے دل کی اور اوسکے بعد دس برس دل نے میری حفاظت کی اب مین اوس حال مین ہون کہ نہ مین دل سے آگاہ ہون نہ دل مجھ سے۔ اور فرمایا بیس برس سے اللہ میری زبان سے بات کرتا ہی اور مین درمیان مین نہین ہون گو خلق کو اسکی خبر نہین اور فرمایا بیس برس سے مین ظاہر تصوف کو بیان کرتا ہون اور نکات بیان کرنے کا مجھے حکم نہین ہی اور فرمایا خوف سے مین بیخود اور رجا سے باخود ہوجاتا ہون اور فرمایا اگر قیامت مین اللہ مجھسے کہیگا کہ مجھے دیکھ تو مین کہونگا آنکھ غیر ہی مین غیر کے ذریعہ سے دوست کو دیکھنا نہین چاہتا اور فرمایا جب مین الکلام الفی الفی ادسی یعنے کلام وہ ہی جو دل سے ہو) واقف ہوا تو تیس برس کی نمازین نے دہرائی اور فرمایا تیس برس تک مین نے اسکا التزام کیا کہ اگر نماز مین دنیا کا خیال آتا تو اوسے دُہراتا اور اگر آخرت کا خیال آتا تو سجدۂ سہو کرتا۔ ایک بار آپ نے مریدون سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ علاوہ نماز فرض کے نماز نفل تم لوگون کو نصیحت کرنے سے اچھی تو ہرگز تم مین نہ بیٹھتا اور نصیحت نہ کرتا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے لیکن جب مہمان آتے تو افطار صوم کرکے فرماتے
برادران اسلام کے ساتھ موافقت کرنا نفل روزے کے فضل سے کم نہین ہی
نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے اور حضرت ابوبکر کسائی رحمہ اللہ کے درمیان ہزار مسئلہ
تصوف کا مراسلہ ہوا کرتا تھا جب حضرت ابوبکر کسائی رحمہ اللہ کی موت کا زمانہ
قریب ہوا تو اونھون نے وصیت کی کہ ان مسائل کو میرے ساتھ دفن کرنا آپ نے
فرمایا مین اسے اچھا سمجھتا ہون کہ خلق کے ہاتھ مین یہ مسائل نہ پڑین بلکہ ہمارے
تمھارے دل ہی مین رہین۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ عالمانہ لباس پہنتے تھے لوگون نے کہا آپ خرقۂ تصوف
پہنا کرین آپ نے فرمایا خرقۂ تصوف پر کشاد کار موقوف نہین ہی باطن کو صاف
رکھنا چاہیے ظاہری بناوٹ بیکار ہی۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ کے مراتب بلند ہوے تو حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے کہا
کہ تم وعظ کہا کرو آپ نے فرمایا آپ کے ہوتے مجھے وعظ کہنا اچھا نہین معلوم ہوتا شب کو
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ وعظ کہنے کی تاکید فرماتے ہین
بیدار ہوکر چلنے کا قصد کیا تاکہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے خواب بیان کرین اونھین
دروازے پر دیکھا اونھون نے فرمایا ابھی تک تم اسی خیال مین ہو کہ دوسرے تمسے کہین
کیا اب بھی عذر باقی ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا نہین اور وعظ کہنا شروع کیا پھر
آپ نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ آج خواب مین
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے مجھے وعظ کہنے کی تاکید فرمائی حضرت سری
سقطی رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ آج مین نے اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا اور اوسنے
فرمایا کہ ہمنے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو بھیجا ہی تاکہ جنید کو وعظ کہنے کی
تاکید فرمائین پھر آپ نے فرمایا مین اس شرط سے وعظ کہونگا کہ وعظ سن چالیس

Marfat.com

آدمیون سے زائد کا مجمع ہو۔
نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ کے وعظ مین چالیس آدمی تھے اٹھارہ جان بحق تسلیم اور بائیس بیہوش ہو گئے۔ ایک دن آپ جامع مسجد مین وعظ کہ رہے تھے ایک آتش پرست مسلمانون کا لباس پہنے ہوے اور اپنے کو مسلمان بنائے ہوے آپ کی مجلس مین آکر آپ سے کہنے لگا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ یعنے پرہیز کرو مسلمان کی فراست سے اسلیے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہی آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہی کہ تو مسلمان ہو جا یہ کرامت دیکھکر وہ شخص صدق دل سے مسلمان ہو گیا پھر کچھ دنون تک آپ نے وعظ کہنا ترک کیا اور فرمایا مین اپنے کو ہلاک کرنا نہین چاہتا پھر آپ نے وعظ کہنا شروع کیا لوگون نے ترک کرنے کے بعد پھر وعظ کہنے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے ایک حدیث دیکھی جسکا مطلب یہ ہی کہ آخر زمانہ مین بدترین خلق کفیل خلق ہو گا اور وعظ کہکر لوگون کو ہدایت کریگا چونکہ مین اپنے کو بدترین خلق جانتا ہون اسلیے مین نے وعظ کہنا شروع کیا لوگون نے پوچھا آپ کو یہ مرتبہ کس وجہ سے حاصل ہوا آپ نے فرمایا چالیس برس تک مین ایک پاؤن سے اپنے پیر کے دروازے پر کھڑا رہا ہون۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایک دن میرا دل گم ہو گیا مین نے دعا کی اے اللہ میرا دل مجھے ملجائے حکم ہوا ہمنے تیرا دل اسلیے لیا ہی کہ تو ہمارے ساتھ رہے اور تو دل واپس مانگتا ہی تاکہ دوسرے کی جانب مائل ہو۔
نقل کیا ہی کہ جب حضرت حسین منصور حلاج رحمہ اللہ حالت غلبہ مین حضرت عمرو ابن عثمان مکی رح سے بیزار ہو کر آپ کی خدمت مین حاضر ہوے آپنے فرمایا تم عمرو بن عثمان مکی رح سے کیون بیزار ہوے اونھون نے کہا بندے مین ہوشیاری اور مستی ہوتی ہی

اور ہمیشہ بندہ خداوند کے اوصاف مین فانی نہین ہوسکتا ہی آپ نے فرمایا تمنے صحو وسکر یعنے ہوشیاری و مستی مین غلطی کی ابھی تم صحو و سکر کے اصلی مطلب سے ناواقف ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ سفر حج مین آپ کو ایک شخص صحرا مین ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ملا آپ نے پوچھا تو یہان کیون بیٹھا ہی اوسنے کہا کہ مجھے ایک حال حاصل تھا وہ گم ہو گیا جب آپ حج سے واپس آئے تو اوسے وہین پایا پھر اوس سے پوچھا اب تو یہان کیون بیٹھا ہی اوسنے کہا گم شدہ حال مجھے یہان ملا اسلیے مین نے یہین سکونت اختیار کی آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کہ ملازمت کرنا طلب مین اچھی ہی یا حال پانے مین۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ کے سامنے کہا کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ کا قول ہی کہ اگر اللہ قیامت مین درمیان جنت و دوزخ کے مجھے صاحب اختیار کریگا تو مین دوزخ کو اختیار کرونگا کیونکہ جنت مجھے اور دوزخ اوسکو دوست ہی دوست کی پسند شی کو نہ اختیار کرنے والا دوست نہین ہی آپ نے فرمایا مین صاحب اختیار ہونا نہین چاہتا کیونکہ بندہ ہون اور بندہ کو اختیار سے کیا سروکار جہان اللہ مجھے بھیجیگا مین شکر کرونگا اور کہونگا اے اللہ مین تیری رضا پر راضی ہون۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ سے کہا آپ میری طرف دل سے مخاطب ہون مجھے کچھ عرض کرنا ہی آپ نے فرمایا مین مدت سے چاہتا ہون کہ اللہ کی جانب دل سے مخاطب ہون مگر ابھی تک یہ بات حاصل نہین ہوئی پھر تیری طرف مین کیسے مخاطب ہو سکتا ہون

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت رویم رحمہ اللہ کو صحرا مین ایک ضعیفہ ملی اور کہا کہ بغداد مین جب تم پہونچنا تو جنید سے کہدینا کہ تجھے اللہ کا ذکر عام لوگون کے سامنے کرتے ہوے شرم نہین آتی جب آپ کو اونھون نے یہ پیغام پہونچایا تو آپ نے فرمایا

Marfat.com

مین اللہ کا ذکر اوسکے سامنے کیونکر کرون جب جانتا ہون کہ حق اوسکے ذکر کا کسی سے ادا نہین ہو سکتا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور دیکھا کہ حضرت جنید رحمہ اللہ بھی موجود ہین اور ایک شخص نے آکر ایک فتوی حضور کے سامنے پیش کیا حضور نے حضرت جنید رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا انھین دو یہی جواب دینگے اوس شخص نے کہا جب حضور موجود ہین تو دوسرے کی کیا ضرورت ہی آپ نے فرمایا کہ انبیا کو اپنی امت پر فخر ہی اور مجھے اپنی امت مین صرف جنید پر اوس سے زائد فخر ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت جعفر بن نصر رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپ نے مجھے ایک درم دے کر حکم دیا کہ انجیر اور روغن زیتون خرید لادو مین لے آیا افطار کے وقت آپ نے انجیر منھ مین رکھا اور فوراً نکالکر پھینکدیا مین نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے آواز سنی کہ کہنے والا کہتا ہی تجھے شرم نہین آتی کہ جسے تو نے ہماری یاد مین ترک کیا پھر اوسکی طرف مائل ہوا ہی اور یہ بیت پڑھی ؎

نوان اھوان من الھوی مزدفۃ وضریع کل ھوی ضریع کل ھوان

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار حالت بیماری مین آپ نے فرمایا اللھم اشفنی اے اللہ مجھے شفا دے ندائے غیبی ہوئی تجھے مصیبت مین صبر کرنا چاہیے اور جو صبر نہین کرتے وہ ہماری درگاہ سے دور رہتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک درویش کی عیادت کو گئے وہ رو رہا تھا آپ نے فرمایا کسکی دی ہوئی تکلیف پر روتا ہی اور کس سے تکلیف دینے والے کی شکایت کرتا ہی درویش خاموش ہو گیا آپ نے فرمایا صبر کس کے ساتھ کرتا ہی اوس درویش نے آہ کی اور کہا نہ سامان رونے ہی کا ہی اور نہ قوت صبر کرنے کی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کے پاؤن مین درد تھا آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھکر پاؤن پر دم کی غیب سے آواز آئی اے جنید تجھے شرم نہین آتی کہ نفس کے لیے ہمارے کلام کو صرف کرتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کی آنکھون مین درد ہوا ایک ترسا طبیب نے کہا پانی آنکھون نہ لگائیے آپ نے فرمایا وضو مین ضرور کرونگا جب طبیب چلا گیا آپ نے وضو کرکے نماز عشا ادا کی اور سو رہے صبح کو آنکھون مین بالکل درد نہ تھا ندائی غیبی آپ نے سنی اے جنید تو نے ہماری عبادت مین آنکھ کا خیال نہین کیا اسلیے ہمنے تیرا درد کھو دیا جب طبیب آیا پوچھا کس علاج نے شب بھر مین آپکی آنکھین اچھی کردین آپ نے فرمایا وضو کرنے نے وہ طبیب صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور کہا یہ علاج خالق کا تھا نہ مخلوق کا در اصل بیمار مین تھا اور طبیب آپ۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ آپ کی ملاقات کو آرہے تھے راستہ مین اونھون نے دیکھا کہ شیطان بھاگا جارہا ہی جب آپکی خدمت مین حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ غصہ کررہے ہین اونھون نے کہا جب انسان غصہ کرتا ہی تو شیطان اوسپر غالب ہوتا ہی آپ اسقدر غصہ نہ کرین پھر راہ کا واقعہ بیان کرکے سبب پوچھا آپنے فرمایا جسوقت مین غصہ کرتا ہون تو شیطان بھاگ جاتا ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ مین اللہ کے لیے غصہ کرتا ہون اور دوسرے لوگ نفس کے لیے غصہ کرتے ہین اور فرمایا اگر اللہ نے شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم نہ فرمایا ہوتا تو کبھی مین پناہ نہ مانگتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ کو شیطان سے ملاقات کی تمنا تھی ایکدن وہ مسجد کے دروازے پر ایک بوڑھے کی شکل مین ملا آپ نے اوس سے پوچھا تو نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیون نہین کیا اوسنے کہا غیر خدا کو سجدہ کرنا کب مناسب تھا آپ متحیر ہوئے ندائی غیبی سنی کہ اس سے کہدو تو جھوٹا ہی بندے کو حکم سے سرتابی نہ کرنا چاہیے جب اوسنے دیکھا کہ آپکو

Marfat.com

الہام غیبی ہوا کہنے لگا کہ آپ نے مجھے جلا دیا اور بھاگ گیا۔
نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ کے سامنے حضرت شبلی رحمہ اللہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ نے فرمایا یہ قول تنگدلون کا ہے اور تنگدلی ترک کرنے سے انسان قضا پر راضی ہوتا ہے۔
نقل کیا ہے۔ کہ کسی نے آپ کے سامنے مکرر کہا کہ اس زمانہ مین برادر دینی نایاب ہین آپ نے فرمایا اگر برادر دینی صرف وہ لوگ ہین جو تیری مشکل کو آسان کرین البتہ نایاب ہین اور اگر اصلی برادر دینی کو تو نایاب بتاتا ہے تو تو جھوٹا ہے اسلیے کہ دراصل برادر دینی وہ مسلمان لوگ ہین جنکی مشکلین تو آسان کرے اور ہر کام مین اونکی مدد کرے اور ایسے برادر دینی دنیا مین کم نہین ہین۔
نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ایک مرید کے ساتھ جا رہے تھے راستے مین کتا بھونکا آپ نے لبیک لبیک فرمایا یعنے مین تیری خدمت مین حاضر ہون مرید نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مین نے کتے کا غصہ اور غلبہ اللہ کے قہر سے دیکھا اور اوسکی آواز اللہ کی آواز سے سنی اسلیے مین نے اللہ کی طرف خطاب کر کے لبیک کہا۔
نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ رو رہے تھے لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اگر بلا اژدھا ہو جائے تو سب سے پہلے مین لقمہ بنکر اوسکے منھ مین داخل ہون مین نے اپنی تمام عمر بلا کے طلب مین بسر کی مگر ابتک مجھے یہی حکم ہوتا ہے کہ ابھی تیری عبادت بلا کی مقابلہ مین نہین ٹھہر سکتی ہے۔ لوگون نے کہا نزع کے وقت حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ کو ذوق و شوق بہت تھا آپ نے فرمایا کیا عجب ہے کہ اوسی حالت مین اونھین موت آئی ہو اور ذوق و شوق انتہای محبت کا نام ہے جب بندہ یہ مقام حاصل کرتا ہے تو سب کچھ بھولجاتا ہے اس مرتبہ والے کو اللہ دوست رکھتا ہے اور بندہ اس مرتبہ کو پہونچکر اللہ سے واقف ہوتا ہے اس مرتبہ والے اللہ پر فخر کرتے ہین اور اوسکی دوستی مین ایسے

Marfat.com

مستغرق ہوتے ہین کہ اونسے وہ کلام صادر ہوتے ہین جو عوام الناس کی نزدیک برُے ہوتے ہین۔ اور فرمایا مین نے خواب مین اللہ کو دیکھا اوسنے مجھ سے پوچھا تو یہ باتین کہان سے کہتا ہی مین نے کہا مین حق کہتا ہون ارشاد ہوا حق ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت ابن شریح رحمہ اللہ سے لوگون نے پوچھا کیا حضرت جنید رحمہ اللہ کا بیان اونکے علم سے ہوتا ہی اوںھون نے کہا اسکا مجھے علم نہین اونکی باتین ایسی ہوتی ہین کہ گویا اللہ اونکی زبان سے باتین کرتا ہی حضرت جنید رحمہ اللہ جب توحید کا ذکر کرتے ہین نئی عبارت ہوتی ہی اور ہر ایک اوسے نہین سمجھ سکتا اور یہی امر میرے قول کی کافی دلیل ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کی محفل مین حضرت شبلی رحمہ اللہ نے اللہ کہا آپ نے فرمایا اگر اللہ غائب ہی تو غائب کا ذکر غیبت ہی اور اگر حاضر ہی تو اوسکے سامنے اوسکا نام لینا ترک ادب ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ وعظ فرما رہے تھے ایک شخص نے کہا آپکا کلام میری سمجھ مین نہین آتا آپ نے فرمایا ستر برس کی عبادت پاؤن کے نیچے رکھو اور عاجزی کرکے سر جھکالے اگر پھر بھی سمجھ مین نہ آئے تو میرا قصور خیال کر ایک شخص نے اثنائے وعظ مین آپ کی تعریف کی آپ نے فرمایا در اصل تو اللہ کی تعریف کر رہا ہی ایک شخص نے محفل وعظ مین آپ سے پوچھا دل کب خوش ہوتا ہی آپ نے فرمایا جب اللہ دل مین ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص پانچسو دینار آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا اسکے علاوہ بھی تیرے پاس مال ہی اوسنے کہا ہان آپ نے پوچھا اور کی بھی حاجت ہی اوسنے کہا ہان آپ نے فرمایا واپس لیجا کیونکہ تو مجھ سے زیادہ محتاج ہی اسلیے کہ میرے پاس کچھ نہین ہی اور پھر بھی مجھے حاجت نہین۔ اور باوجودیکہ تیرے پاس ہی

مگر تجکو زیادہ کی بھی حاجت ہی۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نماز پڑھ کے جامع مسجد سے آرہے تھے راہ مین بہت مجمع دیکھا فرمایا یہ لوگ بہشت پر کرنے کے لیے ہین اور جو ہمنشینی کے لائق ہین وہ اور ہی لوگ ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک شخص نے سوال کیا آپ نے دل مین خیال کیا کہ یہ شخص مزدوری کر سکتا ہی سوال کرنا اسے نازیبا ہی۔ شبکو خواب دیکھا کہ ایک طباق ڈھکا ہوا آپ کے سامنے رکھا گیا اور حکم ہوا کہ اسے کھاؤ جب آپنے اوسے کھولا تو وہی شخص اوسمین مرا ہوا پڑا تھا آپ نے فرمایا مین مردار خوار نہین ہون حکم ہوا پھر دنکو اسے کیون کھایا تھا آپ چونک پڑے اور خیال کیا کہ مین نے غیبت کی تھی اوسی کی سزا ملی وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اوس شخص کو تلاش کرنے چلے دجلے کے کنارے وہ ملا آپکو دیکھتے ہی کہنے لگا اے جنید رحمہ اللہ تمنے کل کے قصور سے توبہ کی آپنے فرمایا ہان اوسنے کہا وھو الذی یقبل التوبۃ من عبادہ یعنے اللہ اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا ہی اب جاؤ اور آیندہ غیبت نہ کرنا۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا ہی اور اوسکا واقعہ یون ہی کہ مکہ معظمہ مین جب مین تھا تو ایک حجام ایک امیر کے بال مونڈ رہا تھا مین نے اوس سے کہا خدا کے واسطے میرے بال بھی مونڈ دے اوسنے فورًا اوس امیر کا سر مونڈنا چھوڑ کر میر سر مونڈا اوسکے بعد ایک پڑیا مجھے دی جسمین کچھ ریزگاریان تھین اور کہا اسے اپنے صرف مین لائیے اوسوقت مین نے نیت کی کہ اب پہلے مجھے جو کچھ ملیگا اس حجام کو دونگا کچھ دنون کے بعد ایک شخص نے بصرہ مین مجھے ایک تھیلی اشرفیون سے بھری ہوئی دی مین اوسکے پاس گیا اوسنے کہا مین نے اللہ کیلیے تیری خدمت کی تھی تجھے شرم نہین آتی کہ تو مجھے یہ تھیلی دینے آیا ہی اور

Marfat.com

نہین سمجھتا کہ خدا کے واسطے کام کرنے والا کسی سے کچھ نہین لیتا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک شبکو عبادت الٰہی مین کسی طرح آپکا دل نہین لگتا تھا آپ باہر آئے دیکھا کہ ایک شخص کملی اوڑھے دروازے پر بیٹھا ہی اوسنے کہا مین دیر سے آپ کے انتظار مین یہان بیٹھا ہون آپ نے فرمایا اب مجھے معلوم ہوا کہ عبادت مین دل نہ لگنے کا باعث آپ ہی کا انتظار تھا پھر اوسنے آپ سے پوچھا نفس کی کیا دوا ہی آپنے فرمایا اوسکی مخالفت کرنا اوسنے نفس سے خطاب کیا کہ ہزار بار مین تجھسے کہہ چکا ہون اور آج ایسے بزرگ کی زبان سے بھی تونے سُن لیا پھر چلا گیا معلوم نہوا کہ کون تھا کہان سے آیا تھا اور کہان چلا گیا اور آپ عبادت الٰہی مین مشغول ہوے وہ گرفتگی دُور ہوگئی۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا عبادت مین حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرنا چاہیے آپ نے اسقدر شب بیداری کی کہ نابینا ہوگئے اور اسقدر قیام کیا کہ پیٹھ جھک گئی اور فرمایا اگر میرے اور اللہ کے درمیان آگ کا دریا ہو اور اوسپر سے راستہ بھی ہو تو مین اپنے اشتیاق کی وجہ سے دریا مین کود پڑونگا
نقل کیا ہی۔ کہ حضرت علی بن سہل رحمہ اللہ نے آپ کو خط مین لکھا کہ خواب غفلت ہی اس سے بچنا لازم ہی سونے والا مقصد سے دور رہتا ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ وہ شخص ہماری محبت کا جھوٹا دعوی کرتا ہی جو رات کو سو رہتا ہی آپ نے جواب دیا ہماری بیداری راہ حق مین ہمارا معاملہ ہی اور ہمارا خواب فعل الٰہی ہی ہمارے معاملہ سے فعل الٰہی بہتر ہے النوم موہبۃ من اللہ علی المحبین یعنے نیند بخشش ہی اللہ کی اپنے دوستون پر
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین تعجب ہی کہ حضرت جنید رحمہ اللہ صاحب صحو تھے لیکن اس خط مین اہل سکر کو ترجیح فرمائی ممکن ہی کہ مراد مطابق اس حدیث کی آپنے کی ہو نوم العالم عبادۃ یعنے عالم کا سونا عبادت ہی یا اس حدیث کے مطابق معنی

Marfat.com

مراد لیے ہون تنام عیناي ولا ینام قلبي یعنے میری دونون آنکھین سوتی ہین
مگر قلب نہین سوتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ بغداد مین ایک چور کو آپ نے سولی پر لٹکے دیکھکر اوسکا ادب
کیا لوگون نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا اسنے جو کام اختیار کیا اوسے انجام دیا
یہانتک کہ اپنی جان اوسی کام مین دیدی۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بڑھیا آئی اور آپ سے کہا میرا بیٹا کسی طرف نکل گیا ہے آپ
دعا فرمائین کہ وہ آجائے آپ نے فرمایا صبر کرو وہ چلی گئی کچھ دنون صبر کیا پھر حاضر
خدمت ہوئی پھر آپ نے فرمایا صبر کرو وہ چلی گئی اور کچھ دن اور صبر کیا جب بالکل صبر کی
طاقت نرہی پھر آئی اور کہا اب مجھسے صبر بھی نہین ہوسکتا آپ نے دعا فرمائی اور
کہا اگر تو سچ کہتی ہے تو جا تیرا بیٹا تجھے ملیگا اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے امن یجیب المضطر اذا
دعاہ یعنے سوا میرے کون مضطر کی دعا قبول کرسکتا ہے وہ بڑھیا گھر گئی اوسکا بیٹا آگیا تھا

نقل کیا ہے۔ کہ ایک چور آپ کا پیراہن چرالے گیا دوسرے دن آپ نے بازار مین
اوسے بیچتے دیکھا خریدار کہہ رہا تھا کوئی شخص یہ کہدے کہ یہ مال تیرا ہے تو مین
خریدلون آپ نے فرمایا مین واقف ہون خریدار نے خرید لیا۔

نقل کیا ہے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا مین بھوکا اور ننگا ہون آپ نے فرمایا
تو اللہ کی شکایت کرتا ہے جا اللہ تجھے بھوکا ننگا نہ رکھیگا یہ وہ نعمت ہے جو اللہ اپنے
خاص بندون کو دیتا ہے اور وہ شکایت نہین کرتے۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ کی محفل مین ایک امیر آیا اور ایک درویش کو اپنے ساتھ لیگیا
تھوڑی دیر کے بعد وہ امیر اوس درویش کے سر پر عمدہ کھانے کا خوان رکھوا
ہوے آیا آپ نے اوس درویش سے کہا یہ خوان اس امیر کے منھ پر مار اسے بوجھ
لدوانے کیلیے سوا درویش کے کوئی نہین ملا اگر درویش صاحب نعمت نہین ہوتے

Marfat.com

تو اہل جنت ہوتے ہین اور اگر مال دنیا سے محتاج ہین تو ثواب آخرت سے غنی ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے ایک مرید نے اپنا تمام مال اللہ کی راہ مین صرف کیا صرف مکان باقی تھا آپ سے پوچھا اب کیا کرون آپ نے فرمایا مکان بیچکر سب روپیہ دریا مین ڈالدے اوسنے ایسا ہی کیا اور آپ کے ہمراہ رہا کرتا تھا آپ اوسکو للکارتے اور اپنے ساتھ سے دور کرتے مگر وہ خدمت سے جدا نہوتا آخر کار اپنے مقصد کو پہونچا۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کی محفل مین ایک جوان پر کچھ ایسی حالت طاری ہوئی کہ اوسنے توبہ کی اور مکان پر آکر اپنا تمام مال لٹا دیا اور ہزار دینار آپ کو نذر کرنے لیچلا راہ مین لوگون نے کہا تو ایسے بزرگ کو دنیا مین مبتلا کرنا چاہتا ہی یہ سُنکر وہ جوان دینار لیے ہوے دجلے کے کنارے گیا اور ایک ایک کرکے سب دینار دجلے مین ڈالدیے پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے فرمایا تو میری صحبت کے لائق نہین جو کام ایک بار مین ہوسکتا تھا تونے ہزار بار مین کیا سب دینار یکبارگی کیون دجلے مین نڈالدیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکے ایک مرید کے دل مین شیطان نے یہ وسوسہ پیدا کیا کہ مین کامل ہوگیا اب مجھے صحبت شیخ کی ضرورت نہین اسی خیال فاسد کی وجہ سے گوشہ نشین ہوا شب کو وہ دیکھا کرتا کہ فرشتے آکر مجھے اونٹ پر سوار کرکے جنت مین لیجاتے مین اور سیر کراتے ہین اس بات کو اوسنے مشہور کیا ایک بار آپ اوسکے پاس گئے اور فرمایا آج رات کو جب تو جنت کی سیر مین مشغول ہونا تو لاحول پڑھنا اوسنے ویسا ہی کیا وہ سب شیاطین بھاگ گئے اور اوسنے دیکھا کہ مین گھوڑے پر بیٹھا ہون اور مُردون کی ہڈیان میرے سامنے پڑی ہین یہ چونکا اور اپنی غفلت سے توبہ کرکے پھر آپ کی صحبت مین آکر فیوض حاصل کیے اوسدن سے اوسے یہ خیال راسخ ہوگیا کہ گوشہ نشینی مرید کے لیے زہر ہی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی۔ کہ آپ وعظ فرما رہے تھے ایک مرید نے نعرہ مارا آپ نے ناراض ہوکر منع کیا اوسنے بہت ضبط کیا جب ضبط نکر سکا تو مر گیا لوگون نے دیکھا کہ مرتے ہی راکھ ہو گیا
نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرید سے کوئی گستاخی ہوئی وہ آپ کے سامنے سے بھاگ کر مسجد شونیزیہ مین جا بیٹھا ایک بار آپ اوسکے پاس گئے وہ آپ کی ہیبت سے گر پڑا اور سر پھوٹ گیا جو خون سر سے نکلکر زمین پر ٹپکتا اوس سے اللہ ظاہر ہوتا آپنے فرمایا تو نمایش کرتا ہی ذرا ذرا سے لڑکے تیرے ساتھ ذکر مین برابر ہین مرد کو چاہیے کہ مذکور کو پہونچے اس کلام نے ایسا اثر کیا کہ وہ مرید تڑپ کر مر گیا کسی نے اوسے خواب مین دیکھکر حال پوچھا اسنے کہا دوڑ دھوپ کرتے ہوے مجھے برسون گذر گئے ابھی تک مجھسے دین دور ہی دراصل میرے گمان باطل تھے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپکا ایک مرید بصرے مین گوشہ گزین تھا کسی گناہ کا اوسے خیال ہوا آئینہ دیکھا تو اپنا منھ کالا پایا بہت شرمندہ ہوا تین دن کے بعد وہ سیاہی خود بخود جاتی رہی اوسکے بعد آپکا نامہ پہونچا اوسمین لکھا تھا کہ بارگاہ الٰہی مین با ادب قدم رکھ تین دن تیرے مُنھ کی سیاہی دھونے مین مجھے دھوبی کا کام کرنا پڑا۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک مرید سے کوئی خلاف ادب بات ظاہر ہوئی وہ مارے شرم کے آپ کی خانقاہ سے چلا گیا ایکدن بازار مین ملا آپ کو دیکھتے ہی ایک گلی مین چلا گیا آپ تنہا اوسکے پیچھے چلے اوسنے دیکھا اور بھاگا مگر راستہ نہ ملا ایک دیوار کی طرف منھ کرکے کھڑا ہو گیا اور کہا آپ کہان تشریف لا رہے ہین آپ نے فرمایا تیرا منھ دیوار کیطرف ہی مین چاہتا ہون کہ خانقاہ کی طرف ہو جائے اور تو عبادت کرے تاکہ دیوار بھی تجھے راستہ نظر آوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ آپ ایک مرید کے ساتھ گرمی کے زمانے مین صحرا مین تھے حرارت آفتاب کی وجہ سے مرید کے نتھنون سے خون بہنے لگا اوسنے کہا آج بہت گرمی ہی

Marfat.com

آپ نے غصہ سے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا تو خدا کی شکایت کرتا ہی دور رہو میرے ساتھ تیرا کام نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکا ایک مرید بہت با ادب تھا اسیوجہ سے آپ کو اوس سے زائد الفت تھی دوسرون کو رشک ہوا۔ آپ نے ایک بار ہر مرید کو ایک ایک مرغ اور ایک ایک چھری دیکر فرمایا اسے ایسی جگہ جاکر ذبح کر جہان کوئی نہ دیکھے تھوڑی دیر مین سب مرید ذبح کیا ہوا مرغ لائے مگر وہ مرید زندہ مرغ لایا اور کہا مجھے کوئی جگہ ایسی نہین ملی جہان اللہ موجود نہوتا یہ حال دیکھکر اور مریدون نے رشک سے توبہ کی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ کے آٹھ مرید خاص تھے اونکا قصد ہوا کہ جہاد کرین آپ اونکے ہمراہ روم تشریف لیگئے اور کفار کا مقابلہ کیا ایک کافر نے آپ کے آٹھون مریدونکو شہید کیا آپ نے دیکھا کہ معلق ہوا پر نو ہودے ہین اور اون آٹھون مریدون کی روح آٹھ ہودون مین رکھی گئی ایک باقی ہی آپ نے خیال کیا شاید یہ میرے لیے باقی ہی کفار سے لڑنے لگے اوسی کافر نے آکر کہا مجھے مسلمان کیجیے اور آپ بغداد جاکر لوگون کو ہدایت کیجیے وہ نوان ہودا میرے لیے ہی آپ نے اوسے مسلمان کیا پھر اوسنے اپنی قوم مین سے آٹھ کافرون کو جہنم مین پہونچایا اوسکے بعد خود شہید ہوا اور اوس نوین ہودے مین اوسکی روح داخل کی گئی۔ پھر یکایک سب ہودے گم ہوگئے

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے کہا فلان شخص ایک برس سے سرنگون ہی اور کھانا پانی اور خلق کو ترک کیے ہی اور ہزارون جوین اوسکے پڑگئی ہین لیکن اوسے کچھ پروا نہین ہی اوسے مرتبۂ عالی ملیگا یا نہین آپ نے فرمایا انشاء اللہ وہ اعلی مراتب پائیگا۔

نقل کیا ہی۔ کہ سید ناصری نامی حج کو چلے جب بغداد مین آئے آپ کی زیارت کو حاضر ہوے آپ نے اونسے کہا تم سید ہوا اور تمھارے دادا یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

نفس اور کفار دونون سے جہاد کرتے تھے تم کون جہاد کرتے ہو وہ یہ سنکر بیقراری سے
رونے لگے اور کہا اب مجھے رہنمائی فرمائیے میرا حج یہین تک تھا آپ نے فرمایا تمھارا
دل اللہ کا گھر ہی اسمین دوسرے کو نہ رکھو ادھر آپ نے یہ نصیحت ختم کی ادھر
اونھون نے انتقال کیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا فتوت شام مین اور فصاحت عراق مین اور صدق خراسان
مین ہی اور فرمایا اس راہ مین راہزن بہت ہین اور اونھون نے مکر اور قہر کے جال بچھائے
ہین - اور فرمایا نفس رحمانی جب غالب ہوتا ہی تمام نفس جلکر خاک ہوجاتے ہین اور فرمایا
قدرت دیکھنے والا سانس نہین لے سکتا اور عظمت دیکھنے والا دم بخود ہوجاتا ہی اور ہیبت
دیکھنے والا سانس لینے کو کفر خیال کرتا ہی اور فرمایا بیقراری کا دم گناہون کو جلا دیتا ہی
اور فرمایا صاحب تعظیم دم مار سکتا ہی اور صاحب ہیبت دم مارنے سے عاجز ہوتا ہی اور فرمایا
اچھا وہ شخص ہی جسے تمام عمر مین دم بھر بھی قرب خدا حاصل ہوا ہو اور فرمایا لحظات کفران
اور خطرات ایمان اور اشارات غفران ہین اور فرمایا بندے دو قسم کے ہوتے ہین ایک حق کا
بندہ دوسرے حقیقت کا بندہ ان دونو مین حق کا بندہ اچھا ہوتا ہی اسلیے کہ اوسے مقام
اعوذ برضاک من سخطک (یعنے پناہ ڈھونڈھتا ہون مین تیری رضا کے ساتھ تیرے
غضب سے) حاصل ہوتا ہی اور فرمایا اللہ بندے سے علم عبودیت اور علم ربوبیت کا
طالب ہوتا ہی اور فرمایا بڑی نسبت یہ ہی کہ میدان توحید مین متفکر رہے اور فرمایا قرآن
اور سنت کی اتباع کرو اور جو انکا متبع نہو اوسکی اتباع ترک کرو اور فرمایا دنیا اور اہل دنیا
اور شیطان اور خواہش نفس کو ترک کرو اور فرمایا شیطانی وسوسے سے نفس کا وسوسہ سخت
ہی اسلیے کہ وسوسہ شیطان لاحول پڑھنے سے دور ہوجاتا ہی اور وسوسہ نفس کا دور
کرنا مشکل ہی اور فرمایا نفس امارہ کی پیروی کرنے والا ہلاک ہوتا ہی اور فرمایا شیطان
عبادت کرکے مشاہدہ حاصل نہین کیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے ذلت پاکر بھی مش

نہ کھویا اور فرمایا طاعت علت نہین ہوسکتی اوس چیز کی کہ ازل مین لکھی جا چکی ہی لیکن بشارت دیتی ہی اوسپر کہ روز ازل مین حکم طاعت کے حق مین کیا ہی اور بہتری لکھی گئی ہی اور فرمایا انسان سیرت سے انسان ہوتا ہی صورت سے نہین ہوتا اور فرمایا اسرار الٰہی اللہ کے دوستون کے دلون مین رہتے ہین اور فرمایا اتباعِ نفس فساد کی بنیاد ہی اور فرمایا دوزخ مین جلنے سے سخت تر خدا سے غافل ہوتا ہی اور فرمایا جبتک تو فنا نہو جائے بقا حاصل نہین کرسکتا اور فرمایا نفس کو برا جاننے والا اللہ کا اچھا بندہ ہی اور فرمایا جو کہتا ہی کہ اللہ کے مشاہدہ ہی اوسے جھوٹا جانو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والا کبھی خوش نہین ہوتا اور فرمایا دنیا ترک کرنے سے اور گوشہ نشینی اختیار کرنے سے ایمان سلامت رہتا ہی آسودہ اور دل خوش رہتا ہی اور فرمایا جسکا علم یقین تک اور یقین خوف تک اور خوف عمل تک اور عمل ورع تک اور ورع اخلاص تک اور اخلاص مشاہدے تک نہین پہونچا وہ ہلاک ہونے والا ہی اور فرمایا حریص کو دنیا سے نقصان پہونچتا ہی اور فرمایا توکل حاصل کرو اور فرمایا جو شکایت نہ کرے اور تکلیف پر صبر کرے وہ بندہ اچھا ہی اور فرمایا مہمان کی مہمانداری نفل عبادت سے اچھی ہی اور فرمایا سچا مرید علما کے علم سے بے پروا ہی اور فرمایا جیسا بندے دنیا مین کرتے ہین ویسا ہی بدلا عقبیٰ مین پائین گے اور فرمایا جسقدر بندہ اللہ سے قریب ہوتا ہی اوسی قدر اللہ اوس سے قریب ہوتا ہی اور فرمایا صبر کرنا مصیبت پر اچھا ہی اور فرمایا بخشش ہر حال مین پسندیدہ ہی اور فرمایا تصحیح ملت اور تجرید خدمت تمام علوم کی اصل ہی اور فرمایا جسکی زندگی روح پر ہی وہ روح نکلنے سے مرجاتا ہی اور جسکی زندگی اللہ پر ہی وہ کبھی نہین مرتا بلکہ حیات طبعی سے حیات اصلی حاصل کرتا ہی اور فرمایا جو آنکھ صنعت الٰہی سے عبرت حاصل نہ کرے اندھی بہتر ہی اور جو زبان ذکر الٰہی نہ کرے گونگی بہتر ہی اور جو کان حق بات نہ سنے بہرا بہتر ہی اور جو تن عبادت نہ کرے مردہ بہتر ہی

Marfat.com

اور فرمایا عمل پر بھروسہ کرنے والا ثواب نہین پاتا اور مال کو وسیلہ جاننے والا مفلس ہو جاتا ہی اور اللہ پر اعتماد کرنے والا بزرگ ہوتا ہی اور فرمایا جس بندے پر اللہ فضل کرتا ہی اوسے صوفیون مین داخل کرتا ہی اور فرمایا مرید کو سوا احکام شریعت کے کوئی علم نہ سیکھنا چاہیے اور فرمایا عورت کرنے والا اور لکھنے پڑھنے مین کمال حاصل کرنیوالا کامل نہین ہوسکتا اور فرمایا کھانے کے طالب سے عبادت نہین ہوسکتی اور فرمایا مرید کے لیے دنیا تلخ ہی اور معرفت شیرینی اور فرمایا زمین کو صوفیون سے یون زینت ہی جیسے آسمان کو ستارون سے اور فرمایا دل کو نگہ رکھنے والا دین کا نگاہ رکھنے والا ہی اور فرمایا اللہ سے اسطرح ملو کہ خلق تمسے نہ ملے اور فرمایا خطرے کی چار قسمین ہین ایک خطرۂ حق اس سے معرفت حاصل ہوتی ہی دوسرے خطرۂ ملائکہ اس سے عبادت کیطرف رغبت ہوتی ہی تیسرے خطرۂ نفس یہ دنیا مین مبتلا کرتا ہی چوتھے خطرۂ شیطانی اس سے کینہ اور حسد اور دشمنی پیدا ہوتی ہی اور فرمایا بلا سے عارف کو مرتبہ اور مرید کو خوف اور غافل کو ہلاکی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا ہمت اشارتِ خدا اور ارادت اشارتِ فرشتہ اور خاطر اشارتِ معرفت اور وصیت اشارتِ شیطان اور شہوت اشارتِ نفس اور لہو اشارتِ کفر ہی اور فرمایا صاحب ہمت بینا اور صاحب ارادت نابینا ہی اور فرمایا صاحب ہمت کو اللہ ضرور بخشے گا اور فرمایا صاحب ہمت اپنی ہمت کی وجہ سے سب پر سبقت حاصل کرتا ہی۔ اور فرمایا چار ہزار پیران طریقت کا قول ہی کہ اللہ کی عبادت اسطرح کرے کہ کوئی دم دل مین سوا اللہ کے کسی کا خیال نہ آنے پائے اور فرمایا اہل مشاہدہ احوال رفیق اور اہل مشاہدہ صفات قیدی ہین اور فرمایا کلام انبیا کا خبر ہی حضور سے اور کلام صدیقون کا اشارہ ہی مشاہدے سے اور فرمایا صوفی مثل زمین کے ہی کہ زمین مین غلیظ ڈالا جاتا ہی اور غلہ اور اچھی اچھی چیزین زمین سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا تصوف مشتق ہی

Marfat.com

اصطفا سے بجز برگزیدہ ہوا وہی صوفی ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے جو خلت ابراہیم علیہ السلام
اور تسلیم اسمٰعیل علیہ السلام اور اندوہ داؤد علیہ السلام اور صبر ایوب علیہ السلام اور
شوق موسیٰ علیہ السلام اور اخلاص حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم حاصل کرے
اور فرمایا تصوف ایسی نعمت ہے کہ بندے کا قیام اسپر منحصر ہے اور فرمایا اوسکی حقیقت نعمت
حق اور رحمت نعمت خلق ہے اور فرمایا ماسوی اللہ کو ترک کرنا اور خود فنا ہو جانا تصوف
ہے اور آپ کے ایک مرید کا قول ہے صوفی وہ ہے جو بے وصف ہو جائے اور اللہ
کو پائے اور فرمایا ایک حال عارف کو ایک حال سے جُدا رکھتا ہے اور ایک منزل
ایک منزل سے جدا رکھتی ہے اور فرمایا عارف واقف اسرار آلہی ہوتا ہے اور فرمایا عارف
سے حجاب اوٹھا لیے جاتے ہین اور فرمایا معرفت کی دو قسمین ہین ایک معرفت تعرف
یعنے خود اللہ کو پہچاننے دوسرے معرفت تعریف یعنے اللہ اوسکو پہچانے اور فرمایا
معرفت اللہ کے ساتھ مشغولی ہے اور فرمایا عارف معروف ہے اور فرمایا اول علم ہے
پھر معرفت انکاری پھر جحود انکاری پھر نفی پھر غرق پھر ہلاک اور فرمایا علم سے اپنی قدر
معلوم ہوتی ہے اور فرمایا اثبات اور علم باثبات مکر ہے اور حرکات عذر اور تمام موجودات
مکر اور عذر کے درمیان ہین اور فرمایا علم توحید حد ہے اوسکے وجود سے اور اوسکا
وجود مفارق علم ہے اوس سے اور فرمایا لوگ ظاہر تصوف بیان کرتے ہین اور فرمایا
توحید اللہ کو جاننے کا نام ہے اور توحید کی غایت توحید سے انکار ہے یعنے جو توحید
تجھے معلوم ہو خیال کرے کہ یہ توحید نہین ہے بلکہ وہ اس سے مرتبہ مین زائد ہے اور
فرمایا محبت خدا کی امانت ہے اور فرمایا جو محبت کسی شے کے عوض مین ہوتی ہے وہ فنا
ہوتی ہے جب وہ شے فنا ہو جاتی ہے اور فرمایا محبت شرط ادب سے درست ہوتی ہے
اور فرمایا صاحب علائق کی محبت اللہ نے حرام کی ہے اور فرمایا جبتک خود نیست
نہو محبت حاصل نہین ہوتی اور فرمایا اہل انس کی باتین عوام کو کفر معلوم ہوتی ہین اور

Marfat.com

فرمایا مشاہدہ غرق اور وجد کے ہلاک کو کہتے ہین اور فرمایا وجد زندہ کرتا ہے اور مشاہدہ مارتا
ہے اور فرمایا مشاہدہ عبودیت کو دور کرکے ربوبیت کو قائم کرتا ہے اور فرمایا شئی کی حقیقت
ذاتی دریافت کرنے کو مشاہدہ کہتے ہین اور فرمایا وجد خودی کا دور کرنا ہے اور فرمایا
قرب وجد سے قریب ہے اور فرمایا مراقبہ بربادی پر افسوس کرنے کو کہتے ہین لوگون
نے پوچھا حیا اور مراقبہ مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا مراقبہ غائب کا انتظار اور حیا حاضر
سے شرم ہے اور فرمایا وقت سے زائد کوئی چیز قیمتی نہین ہے اور گیا ہوا وقت پھر ہاتھ
نہین آتا اور فرمایا ہزار سال کی عبادت سے ایکدم اللہ سے غافل رہنا برا ہے دوسرا
مطلب یہ ہے کہ اوس ایکدم کی غیر حاضری کی بے ادبی کو ہزار برس کی عبادت مٹا
نہین سکتی اور فرمایا اولیاء اللہ کو نگاہداشت انفاس سے کوئی کام زائد دشوار نہین
اور فرمایا عبودیت اطاعت قرآن وحدیث مین ہے اور فرمایا عبودیت اشغال دنیا
ترک کرنے کا نام ہے اور فرمایا لذت مین ساکن ہونا اور حرکت پر اعتماد کرنا عبودیت
اور فرمایا اللہ کی جانب رغبت کرنا شکر ہے اور فرمایا انتہا زہد کی مفلسی ہے اور فرمایا صدق
ہر حال مین سچ بولنے کو کہتے ہین اور فرمایا صدق طلب کرنے والا ضرور پاتا ہے اور فرمایا
صادق کی روزانہ چالیس حالتین بدلتی ہین اور ریاکار چالیس برس تک ایک ہی حال
مین رہتا ہے اور فرمایا صادق وہ ہے جو سوال اور جھگڑا نہ کرے اور فرمایا تصدیق ہر وقت
زیادہ ہوتی ہے اور زبانی اقرار ایک حالت پر رہتا ہے اور اعمال ارکانی مین کمی اور زیادتی
دونون شامل ہین اور فرمایا صبر کی انتہا توکل ہے قرآن شریف مین ہے الذین صبروا
وعلی ربہم یتوکلون یعنے جن لوگون نے صبر کیا اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین اور فرمایا
صبر خلق سے دور اور خالق کے قریب ہونے کو کہتے ہین اور ناشکری اور بے صبری ترک
کرنا صبر ہے اور فرمایا توکل اسکا نام ہے کہ تو ایسا خدا کا ہو جا جیسے ازل مین تھا اور فرمایا
سکون دل توکل ہے اور فرمایا یقین علم کے اسطرح دل مین قرار پکڑنے کو کہتے ہین جس

خیر نہو سکے اور فرمایا یقین اسکا نام ہی کہ تلاش روزی نہ کر اور اعتقاد محکم کرے کہ اللہ رزق دیگا اور فرمایا درویش کی آزمایش اور توانگر کا معاوضہ کرنے کو جوانمردی کہتے ہین اور فرمایا اپنا بار کسی پر نہ ڈالنا اور خود دوسرے کا باربردار ہونا جوانمردی ہی اور فرمایا دین و دنیا سے مستغنی ہونا اور تکبر ترک کرنا تواضع ہی اور فرمایا خلق کی چار قسمین ہین سخاوت الفت نصیحت شفقت اور فرمایا مین نیکخو فاسق کی صحبت کو بدخو عابد کی صحبت سے بہتر جانتا ہون اور فرمایا حیا نعمت الٰہی اور اپنی قصور کی معائنہ سی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا اللہ نے عنایت کو دنیا سے پہلے پیدا کیا اور فرمایا حال ہمیشہ قائم نہین رہتا اور فرمایا رضا اپنے اختیار کو دور کرنا اور بلا کو نعمت سمجھنا ہی اور فرمایا فقر بلا کا دریا ہی اور فرمایا خوف یہ ہی کہ تو خوف کو فنا کرکے سوف کو اختیار کر اور فرمایا روزہ نصف طریقت ہی اور فرمایا ندامت اور ترک گناہ اور ترک ظلم وخصومت کا مصمم ارادہ رکھنے کو توبہ کہتے ہین اور فرمایا ذاکر ذکر مین اور ذکر مذکور مین فنا ہو جاتا ہی اور فرمایا کرامت چاہنا اسلیے کہ لوگ عظمت کرین مکر ہی اور فرمایا گناہ کبیرہ سے بیخوف رہنا مرید کا اور کفر سے بیخوف رہنا واصل کا مکر ہی اور فرمایا اللہ نے روز ازل مین تمام ارواح کو الست بربکم کہکر مست کردیا جب وہ ارواح دنیا مین سماع سنتے ہین تو وہی کیفیت یاد کرکے مست ہو جاتے ہین اور فرمایا تصوف مخلوق سے خالق کی طرف جانے کو کہتے ہین اور قرآن وحدیث کی پیروی کرنا اور عبادت مین مشغول رہنا تصوف ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت رویم رحمہ اللہ نے آپ سے ذات تصوف کو دریافت کیا آپ نے فرمایا تصوف کو ظاہر مین ڈھونڈو اور اوسکی ذات سے فکر نہ کرو اللہ تمہین ذات تصوف دریافت کرنے سے دور رکھے آپ نے فرمایا صوفی وہ ہی جسکو سوا خدا کے کوئی نہ جانتا ہو اور فرمایا سب برائیون سے زائد صوفی کا بخل کرنا ہی لوگون نے

Marfat.com

آپ سے توحید کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا اللہ مین فنا ہو کر ملجانا اور عجز و انکساری
اختیار کرکے غلبہ اور بزرگی حاصل کرنا توحید ہی اور فرمایا حرکات و سکنات خلق کو حا
سے سمجھنا یقین ہی اور فرمایا بقا اللہ کے لیے ہی اور علاوہ اوسکے سب کو فنا ہی او
فرمایا ظاہر اغراض سے اور باطن اغراض سے خالی ہونا تجرید ہی اور فرمایا محبت یہ ہی
کہ محب مین تمام صفتین محبوب کی پائی جائین نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی
ناذا احببتہ کنت لہ سمعا و بصرا پس جب دوست رکھونگا مین اوسکو ہو جاؤنگا
مین اوسکے لیے سمع اور بصر اور فرمایا حشمت اوٹھ جانے کو انس کہتے ہین اور فرمایا تفکر
کی کئی قسمین ہین ایک آیات قرآنی مین فکر کرنا اس سے معرفت حاصل ہوتی ہی
دوسری نعمت اور احسانات آلہی مین فکر کرنا اور اس سے محبت حاصل ہوتی ہی تیسرے
اللہ کے وعدے مین فکر کرنا اور اس سے ہیبت حاصل ہوتی ہی چوتھے جو احسانات
اللہ کے نفس پر ہین اوسمین فکر کرنا اور اس سے حیا حاصل ہوتی ہی حضرت مصنف
رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ وعدہ آلہی مین فکر کرنے سے ہیبت کیون
حاصل ہوتی ہی تو اوسکا جواب یہ ہی کہ جب بندے کو اللہ کے کرم پر اعتماد ہوتا ہی
تو گناہ سے بھاگتا ہی اس خوف سے کہ گناہ کرنے کی وجہ سے مین اوسکے کرم سے محروم
نہو جاؤن - اور فرمایا بندہ کو حقیقت عبودیت سے اوسوقت آگاہی ہوتی ہی کہ
جب بندہ اللہ کو تمام اشیا کا مالک اور سب کا ظاہر کرنیوالا جانتا ہی اور سب کا قیام اوسکے ح
سے دیکھتا ہی اور جاے بازگشت اوسی کی طرف دیکھتا ہی - قرآن شریف مین ہی
نسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ والیہ ترجعون پاکی ہی اوس اللہ کے لیے
جسکے قبضۂ قدرت مین سب کی جان ہی اور سبکو اوسی کی طرف جانا ہی اور فرمایا حقیقت
ایک ایسا حال ہی جسمین صاحب مراقبہ کو انتظاری ہی اوس چیز کی کہ جسکے وقوع سے
ڈرتا ہی اسلیے اوسکو اضطراب لاحق ہوتا ہی جیسے کہ کوئی شبخون کے خوف سے

Marfat.com

نہ ہوسکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فارتقب یعنی فانتظر (انتظار کرد) اور فرمایا صدق صادق کی صفت ہے اور صادق وہ ہے جسے تو ہمیشہ ایک حال مین دیکھے اور صدیق وہ ہے کہ اوسکے افعال اور اقوال اور احوال مین ہمیشہ صدق ہو۔ اور فرمایا اخلاص فرض ہے فرض مین اور نفل ہے نفل مین اور فرمایا اخلاص یہ ہے کہ اپنے اعمال حسنہ کو قابل قبول نہ سمجھے اور فرمایا نفس کو مٹا دینا اخلاص ہے اور فرمایا عذاب کا امیدوار رہنے والا خائف ہے اور فرمایا شفقت یہ ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز دوسرے کو دے اور احسان نہ رکھے اور فرمایا نفس کا تنہائی اختیار کرنا عبادت ہے اور فرمایا درویش راضی برضائے حق تمام عالم سے بزرگ ہے اور فرمایا ایسے شخص کی صحبت اختیار کرو جو تمھارے ساتھ نیکی کرے اور احسان نہ جتائے اور تمھارا قصور معاف کرے اور فرمایا اپنے رونے پر رونا فاضلتر ہے صرف رونے سے اور فرمایا بندہ وہ ہے جو سوا خدا کے دوسرے کی عبادت نہ کرے اور فرمایا مرید وہ ہے جو علم کی نگہداشت کرے اور مراد وہ ہے کہ اللہ کی رعایت مین ہو کیونکہ مرید دوندہ اور مراد پرندہ ہے اور دوندہ پرندے کا مقابلہ نہین کرسکتا اور فرمایا دنیا ترک کرنے سے عقبیٰ کی راہ ملتی ہے اور فرمایا نفس کو چھوڑ تاکہ خدا سے واصل ہو اور فرمایا سر جھکانا اور زمین پر سونا تواضع ہے اور فرمایا حجاب چھ ہین تین عام کے لیے ایک نفس دوسرے خلق تیسرے دنیا اور تین خاص کے لیے ہین ایک عبادت دوسرے ثواب تیسرے کرامت پر تکبر کرنا اور فرمایا حلال سے حرام کی طرف توجہ کرنا عالم کی لغزش ہے اور فنا سے بقا کی طرف مائل ہونا زاہد کی لغزش ہے اور کریم سے کرامت کی طرف مائل ہونا عارف کی لغزش ہے اور فرمایا مومن کا دل روزانہ ستر گردشین کرتا ہے اور کافر کا دل ستر برس مین ایک بار بھی گردش نہین کرتا۔

نقل کیا ہے۔ کہ آپ مناجات مین فرماتے تھے اے اللہ قیامت کے دن

Marfat.com

مجھے نابینا اوٹھانا کیونکہ جسے تیرا دیدار حاصل نہو اوسکا اندھا ہونا اچھا ہی تاکہ دوسرے کو بھی نہ دیکھ سکے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے لوگون سے کہا مجھے وضو کرادو لوگون نے وضو کرایا مگر انگلیون مین خلال کرانا بھول گئے آپ نے ٹوکا پھر لوگون نے انگلیون مین خلال کرادی اوسکے بعد آپ نے سجدہ کرکے زار زار رونا شروع کیا لوگون نے کہا آپ نے بیحد عبادت کی ہی اسقدر آپ کیون رو رہے ہین آپ نے فرمایا اسوقت سے زائد مین کبھی محتاج نہین تھا پھر تلاوت قرآن شروع کی ایک مرید نے کہا کیا آپ قرآن پڑھتے ہین آپ نے فرمایا ہان اسوقت قرآن سے زائد کوئی میرا مونس نہین ہی اسوقت مین ایک طرف اپنی تمام عمر کی عبادت کو ہوا پر لٹکتے ہوے دیکھ رہا ہون اور ایک تیز ہوا اوسے ہلا رہی ہی معلوم نہین یہ تیز ہوا فراق کی ہی یا وصال کی اور دوسری طرف پلصراط اور ملک الموت اور قاضی عادل کو دیکھ رہا ہون معلوم نہین مجھے کدھر جانے کا حکم ہوگا پھر آپ نے ستر آیتین سورہ بقر کی پڑھین اوسکے بعد سکرات مین پڑے لوگون نے کہا اللہ اللہ کیجیے آپ نے فرمایا مین اوسے بھولا نہین ہون پھر انگلیون کی پورون پر گن گنکر وظیفہ پڑھنے لگے جب داہنے ہاتھ کے کلمہ کی اونگلی پر پہونچے تو آپ نے انگلی اوٹھاکر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور آنکھین بند کرکے انتقال فرمایا غسل دینے کے وقت لوگون نے چاہا کہ پانی آپ کی آنکھ مین پہونچائین غیبی آواز آئی ہمارے دوست کی آنکھون سے پانی کو الگ رکھو اسکی آنکھین ہمارے ذکر کے سرور مین بند ہوئی ہین دیدار کی نعمت پاکر کھلین گی۔ پھر اونگلیان برابر کرنے کا قصد کیا دوسری ندا ہوئی جو ہاتھ ہمارے نام سے بند ہوا ہو بغیر ہمارے حکم کے نہ کھلے گا غسل وکفن دے کر جب لوگ جنازہ لیکر چلے تو ایک کونے پر ایک کبوتر آکر

بیٹھ گیا لوگون نے اوسے اوڑانا چاہا او سنے کہا میرے پنجے عشق کی میخ سے جنازے کے کونے مین جکڑے ہوے ہین اور تم لوگ جنازہ اوٹھانے کی تکلیف نہ کرو کیونکہ آج قالب حضرت جنید رحمہ اللہ نصیب کروبیان ہی اگر تم لوگ ساتھ نہوتے تو انکا جنازہ سفید باز کی طرح ہوا مین اوڑجاتا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ نکیرین کو آپ نے کیا جواب دیا آپ نے فرمایا جب اونھون نے آکر کہا من ربک مین نے ہنسکر اونسے کہا کہ روز ازل مین مین الست بربکم کا جواب بلیٰ دے چکا ہون جو بادشاہ کو جواب دے چکا ہو غلامون کے جواب مین اوسے کب دشواری ہو سکتی ہی آج بھی مین اوسی کی زبان سے کہتا ہون الذی خلقنی فھو یھدین جسنے مجھے پیدا کیا ہی وہی میری ہدایت کرتا ہی فرشتون نے آپس مین کہا یہ شخص اب تک محبت کے نشہ مین ہی اور میرے پاس سے چلے گئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک دوسرے بزرگ نے آپ کو خواب مین دیکھکر استفسار کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا او سنے اپنی رحمت سے مجھے بخشدیا عبادت اور ریاضت سے کچھ حاصل نہین ہوا مین دنیا ہی مین سمجھا تھا کہ جس دربار مین انبیا سرنگون ہونگے میرا کیا شمار ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حریری رحمہ اللہ نے آپ کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے اپنے فضل سے بخشدیا اور سوا اوس دو رکعت نماز کے جو مین آدھی رات کو پڑھتا تھا کوئی عبادت کام نہ ائی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ آپ کے مزار کی زیارت کو آئے وہان

کسی نے انسے کوئی مسئلہ پوچھا انھون نے جواب دیا اور یہ شعر پڑھا ؎

انی لاستحییت فی التراب بیننا | کما کنت استحییت و ھو یرانی

بزرگون کو زندگی اور موت برابر ہی اس لیے اس مزار پر مجھے مسئلہ کے جواب دینے مین شرم آتی ہی کیونکہ مجھے بعد ممات بھی آپ سے اسی قدر شرم ہی جو حالت حیات مین تھی۔ رحمۃ اللہ علیہما۔

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ انوار الاتقیا ترجمۂ اُردو تذکرۃ الاولیا مترجمۂ فاضل لوذعی عالم لوذعی جناب مولانا مولوی حافظ محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی کی ایک جلد تمام ہوئی اسکے بعد سے دوسری جلد پیشکش ناظرین ہی چونکہ بڑی کتاب تھی اسلیے اسکی دو جلدین کردی گئین ہین اس جلد مین تینتالیس باب ہین پہلا باب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ کے حالات مین ہی اور تینتالیسواں باب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کے کوائف مین ہی اسکے بعد دوسری جلد چوالیسوین باب سے (جسمین حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ کا حال ہی) شروع ہوئی ہی اور چھیانوے باب پر (جسمین حضرت ابو العباس سیاری رحمۃ اللہ کا حال ہی) ختم ہوئی اور دوسری جلد کے تمام کے بعد مصنف کتاب یعنے حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ اور مترجم کے اجداد کا اجمالاً حال بھی لکھا گیا اس کتاب کا حق ترجمہ میرے نام محفوظ ہی لہذا کوئی صاحب اسکے طبع کا ارادہ نہ کرین ؎ وما علینا الا البلاغ۔

المشتھر
محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسۂ عالیہ نمبر ۱۶

باب ۴۹ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ واقف طریقت ماہر شریعت تھے آپ سکر سے پاک صحو سے پُر صاحب ورع و تقوی تھے آپکے تصانیف بہت ہین ایکزمانہ تک آپنے مکہ معظمہ مین اعتکاف کیا ہی وہانکے لوگ آپ کو پیر حرم کہتے تھے آپ حضرت ابو سعید خراز کے صحبت یافتہ اور حضرت جنید بغدادی رحمہا اللہ کے پیر تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ کو لکھتے ہوے دیکھکر پوچھا کیا لکھتے ہو اُنھون نے کہا مین لکھ رہا ہون تاکہ قرآن سے مقابلہ کرون آپ اُن سے بہت ناراض ہوے اور بددعا کی بزرگان دین کا مقولہ ہی کہ جو واقعہ حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ پر واقع ہوا اُسی بددعا کا اثر تھا واللہ اعلم بالصواب۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپکے مصلی کے نیچے گنج نامے کا ترجمہ رکھا تھا آپ اُٹھکر وضو کرنے گئے کوئی شخص اُسے چرا لیگیا آپ نے وضو کرتے کرتے فرمایا لے گیا پھر فرمایا جو شخص گنج نامے لے گیا ہی اُسکے ہاتھ پانون کاٹے جائینگے اور سولی پر چڑھایا جائیگا اور آگ مین جلایا جائیگا اور اُسکی خاک برباد کی جائیگی اُسے گنج کے سر تک پہونچنا چاہیے گنج نامے سے کچھ فائدہ نہوگا اور اوس گنج نامے مین لکھا تھا کہ جب مین نے آدم کو پیدا کرکے ملائکہ کو سجدہ کا حکم کیا تو سب سربسجدہ ہوے مگر ابلیس نے تمرد ذاتی کیوجہ سے سجدہ نہ کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کے سر سے واقف ہوا اسیلیے اور کوئی سر آدم علیہ السلام سے واقف نہین اور حضرت آدم علیہ السلام شیطان کے سر سے واقف ہوے اور کوئی دوسرا واقفیت حاصل نہ کرسکا اسی وجہ سے شیطان مردود بارگاہ ہوا پھر ہمنے کہا ایک خزانہ ہمنے زمین مین رکھا ہی جو اُسپر واقفیت چاہیگا واقف ہوگا مگر اُسکا سر کاٹا جائیگا تاکہ دوسرے سے بیان نہ کرسکے ابلیس نے کہا

مجھے ملے تو ضرور اُسپر واقفیت حاصل کر لونگا گو مجھے جو خزانہ ملا ہے اُسکے آگے دوسرے خزانہ کی ضرورت نہین ہی حکم ہوا انک من المنتظرین یعنی تحقیق تو مہلت دیے گیون سے ہے لیکن ہمارے بندے تجھے جھوٹا جانینگے اور کہینگے کان من الجن ففسق عن امر ربہ یعنی شیطان جن تھا اور اُسنے نافرمانی کی اللہ کے حکم کی کبھی ہمارے بندے تیرے قول کو باور نہ کرینگے یہ مضمون آپکے گنج نامے کا تھا اور یہ سب کتاب محبت مین درج فرمایا ہی کہ اللہ نے دل کو روح سے سات ہزار برس پہلے پیدا کرکے انس کے درجے مین رکھا اور سر کو روح سے ایک ہزار برس پہلے پیدا کرکے وصل کے درجے مین رکھا اور روزانہ اُنپر تین سو ساٹھ نظرین کرامت کی کین اور محبت کے کلمات سے روحون کو واقف کیا اور تین سو ساٹھ لطیفے انس کے دلونپر ظاہر کیے اور تین سو ساٹھ بار کشف جمال کے سر پر تجلی کی آخرکار اون سب نے مخلوق مین نظر کی تو کسی کو اپنے سے زائد بزرگ نہ دیکھا پھر اللہ نے انکا امتحان کیا اور سر کو روح مین اور روح کو دل مین اور دل کو تن مین قید کیا پھر عقل عطا کی اور انبیا کو ہدایت کے لیے بھیجا پھر اُن مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام کا جویان ہوا اللہ نے نماز کا حکم فرمایا مطابق حکم تن نماز پر اور دل محبت پر اور روح قربت پر اور سر وصلت پر مائل ہوا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے مکہ معظمہ سے حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت حریری رحمہم اللہ بزرگان عراق کو نامہ لکھا کہ تم لوگ اہل عراق کے پیر ہو جو کوئی جمال کا کا مشتاق ہو اُس سے کہدو لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس یعنی نہ ہوسکے پہونچنے والے اُسکے مگر شق نفوس سے اور جو کوئی قرب آلہی کا طالب ہو اوس سے کہو لم تکونوا بالغیہ الا بشق الارواح یعنی نہوے تم پہونچنے والے اوس کے مگر شق سے اور جو اس راہ مین آنا چاہے اتنا سمجھ لے کہ اس راہ مین دو ہزار آگ کے پہاڑ اور دو ہزار عظیم الشان مہلک دریا ہین اور جو کوئی اس آگ اور دریا سے ڈرے

Marfat.com

دعوی لازم نہین - یہ نامہ حضرت جنیدؒ نے پیران عراق کو جمع کرکے پڑھا اور اُسکی مضمون پر غور کرنے لگے سب پیران عراق نے کہا کہ مراد آگ کے پہاڑون سے نیستی ہے یعنی جبتک انسان ہزار بار نیست نہو اور دو ہزار بار ہست نہو قرب الٓہی حاصل نہین کرسکتا حضرت جنیدؒ نے فرمایا ان دو ہزار راہون مین سے مین نے سوا ایک راہ کے کوئی راہ طے نہین کی حضرت حریری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تم خوش قسمت ہو مین صرف تین قدم پہلی راہ مین چلا ہون حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ دونون بڑے خوش قسمت ہین مین ابھی اس راہ کے قریب بھی نہین ہون -

نقل کیا ہی - کہ آپ اپنے ایک دوست سے ملنے اصفہان تشریف لے گئے وہ بہت بیمار تھا اور لوگ اوسکی عیادت کو آئے تھے اُسنے آپ سے کہا قوال سے فرمائیے کوئی شعر پڑھے آپکے حکم سے قوال نے یہ شعر پڑھا ؎ مالی مرضت فلم یعد نی عائد منکم و یمرض عبدکم فاعود وا مین بیمار ہون اور کوئی میری عیادت کو نہین آتا حالانکہ مین سبکی عیادت کو جایا کرتا تھا یہ شعر سنتے ہی وہ اچھا ہو گیا اور آپ کے ساتھ رہکر کمال باطنی حاصل کیا -

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام کا مطلب پوچھا آپنے فرمایا جب بندے کی نظر علم وحدانیت کی عظمت اور ربوبیت کے جلال پر پڑتی ہی تو اسکا دل کشادہ ہو جاتا ہی اور ہر چیز نیست نظر آتی ہی پھر فرمایا اللہ تم لوگون کو ایسا کر دے کہ اسکی عظمت اور وحدانیت مین فکر کو دخل ندو کیونکہ یہ معصیت اور کفر ہی اور فرمایا جمع وہ ہی کہ اللہ نے روز میثاق مین بندون سے خطاب کیا اور تفرقہ وہ ہی کہ اُسکے حالات سے بیان کرے اور فرمایا دوستونکا وجد اللہ کا بھید ہی اور اللہ کا بھید بیان نہین ہو سکتا اور فرمایا اول مشاہدہ قربت ہی پھر معرفت علم الیقین اور اسکی حقائق اور فرمایا اول مشاہدے سے ترقیان حاصل ہوتی ہین اور یقین کی ابتدا حقیقت کی انتہا ہی

اور فرمایا محبت رضا مین داخل ہی اور رضا محبت سے الگ نہین ہی اسلیے کہ تو اُس چیز کو دوست رکھتا ہی جس سے راضی ہو اور جس سے تو راضی نہین ہوتا اوسے دوست نہین رکھتا اور فرمایا تصوف یہ ہی کہ بندے ہر وقت اُسے دوست رکھین جس سے زائد اُسوقت مین کوئی چیز دوست رکھنے کے لائق نہو اور فرمایا صبر بلا کا اختیار کرنا اور حکم آلہی پر مستقل رہنا ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۵ حضرتِ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ بزرگان مشائخ سے تھے آپکو ہر فن مین کمال تھا اور مریدون پر بہت شفقت فرماتے تھے اور آپکو لوگ لسان التصوف کہتے تھے اسلیے کہ آپنے چارسو کتابین تصوف مین تصنیف کی ہین درصل آپ بغداد کے رہنے والے تھے اور حضرت ذوالنون مصریؒ کو آپنے دیکھا ہی اور حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے ہین سب سے پہلے فنا اور بقا کا بیان آپ ہی نے کیا ہی کتاب السر کی بعض عبارتین دیکھکر اپنی غلط فہمی سے علماے ظاہر نے آپ پر کفر کا فتوی دیا ایک عبارت اس کتاب کی یہ ہی ان عبدا اذا رجع الی اللہ وتعلق باللہ وسکن فی قرب اللہ قد نسی نفسہ وما سوی اللہ فلو قلت لہ من این انت وایش تریدلم یکن لہ جواب غیر اللہ یعنی جب بندہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہی اور اُس سے تعلق پیدا کرتا ہی اور اوس کا قرب حاصل کرتا ہی تو اپنے نفس اور ماسوی اللہ کو بھلا دیتا ہی اگر اوس سے سوال کیا جاے کہ تو کہان سے ہی اور کیا چاہتا ہی تو وہ جواب دیگا اللہ یعنی اس قوم کی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اگر اس قوم سے پوچھا جاے کہ تم کیا چاہتے ہو تو وہ کہے گی اللہ۔ اور اگر اوسکے تمام اعضا کو نطق حاصل ہو تو سب اللہ ہی اللہ کہین اسلیے کہ اوس کا ہر عضو نور سے معمور اور جذب سے مجذوب ہوجاتا ہی اور اسقدر قرب حاصل ہوتا ہی کہ دوسرا شخص اُسکے سامنے اللہ نہین کہہ سکتا اس وجہ سے

Marfat.com

کہ اسکا اللہ کہنا دراصل کلام الٰہی ہی نہ اس بندے کا کلام اور فرمایا مین برسون صوفیون
کی صحبت مین رہا مگر کسی سے مخالفت پیدا نہین ہوئی اسلیے کہ مین اُنکے ساتھ بھی رہا
اور اپنے ساتھ بھی اور فرمایا قرب اور بعد کے اختیار کرنے کا سب کو اختیار دیا گیا ہی
مگر مین نے بعد کو اختیار کیا اس لیے کہ قرب کی مجھے طاقت نہ تھی جیسا لقمانؑ کا قول
ہی کہ مجھے حکمت اور نبوت دونون مین سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا
مین نے حکمت کو اختیار کیا اس لیے کہ نبوت کے اختیار کی مجھے برداشت نہ تھی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایک بار دو فرشتون نے مجھ سے خواب مین آکر
پوچھا صدق کیا ہی مین نے کہا الوفاء بالعہد یعنی عہد کو پورا کرنا اونھون نے کہا صداقت
تم سچ کہتے ہو۔ اور فرمایا ایک بار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
خواب مین پوچھا تو مجھے دوست رکھتا ہی مینے عرض کیا اللہ کی دوستی میرے دین
اسقدر ہی کہ دوسرے کی گنجائش نہین آپنے فرمایا جسنے اللہ کو دوست رکھا مجھی دوست
رکھا اور فرمایا مین نے شیطان کو خواب مین دیکھا ارادہ کیا کہ عصا اُسکو مارون ندائے
غیبی ہوئی کہ یہ لکڑی سے نہین ڈرتا بلکہ اوس نور سے ڈرتا ہی جو مومن کے دل مین
ہی۔ پھر مین نے اُس سے کہا آ اُسنے کہا مین آپ کے پاس آکر کیا کرون اسلیے کہ مین
اُن لوگون کو فریب نہین دیسکتا جو دنیا کو ترک کر چکے ہین۔ مگر لوگ تمھاری
صحبت مین رہتے ہین اس وجہ سے شائد کبھی تم میرے فریب مین آجاؤ اور فرمایا
مین نے دمشق مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو خواب مین دیکھا کہ حضرت
ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے ہوے تشریف فرما ہین اور مین ایک
بیت پڑھتا ہوا اپنے سینہ کی طرف انگلی سے اشارہ کر رہا تھا آپنے فرمایا اس کی بدی
اسکی نیکی سے زائد ہی یعنی سماع نہ کرنا چاہیے۔
نقل کیا ہی کہ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک نے آپکے سامنے وفات فرمائی تھی

Marfat.com

انکو اپنے خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا اُنھون نے کہا مجھے اللہ نے
اپنا قرب عطا کیا آپنے فرمایا مجھے نصیحت کرو اونھون نے کہا اللہ کی عبادت بددلی سے
نہ کیجیے اور سوا ایک پیراہن کے دوسرا پیراہن اپنے پاس نہ رکھیے اُسکے بعد آپ تیس
برس زندہ رہے مگر سوا ایک پیراہن کے کبھی آپنے دوسرا پیراہن اپنے پاس نہین رکھا
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے اللہ سے کچھ مانگنا چاہا ندائے غیبی سنی کہ اللہ سے سوا اللہ
کے کچھ مانگنا نہ چاہیے - آپنے فرمایا ہی مجھے شرم آتی ہی کہ دوسرے وقت کیلیے روزی
رکھون - کیونکہ اللہ روزی کا ذمہ دار ہی اور فرمایا ایکبار مین صحرا مین بہت بھوکا تھا
نفس نے کہا اللہ سے روزی مانگو مین نے جواب دیا کہ یہ امر توکل کے خلاف ہی پھر نفس
نے کہا اچھا صبر کی توفیق مانگو فوراً اللہ نے مجھے متنبہ کر دیا اور ندائے غیبی ہوئی کہ جو اللہ
کو دوست رکھتا ہی اللہ اُسکے نزدیک ہی اُس سے کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہین اور
فرمایا ایکبار مین صحرا مین بھوکا تھا منزل قریب آئی نفس کو سکون ہوا اسلیے کہ منزل
پر ایک خرمہ کا باغ تھا مین نے نفس کی مخالفت کی اور صحرا مین منزل کر کے رہتے مین
بسر کی اہل قافلہ مین سے ایک شخص آکر باصرار مجھے اپنے قیامگاہ پر لیگیا مینے اوس سے
پوچھا تمھین میری خبر کیونکہ ملی اُسنے کہا مین نے ندائے غیبی سنی کہ اللہ کا ایک دوست ریگ
مین چھپا ہی اُسے لے آؤ اور فرمایا عرصہ تک مین نے دن رات مین ایکمرتبہ کھانا کھایا ایکبار
مین صحرا مین تھا اور تین شبانہ روز کچھ کھانے کو نہ ملا ضعف کی وجہ سے مین ایک جگہ بیٹھ گیا
ندائے غیبی ہوئی کہ تو کھانا چاہتا ہی یا قوت مین نے کہا قوت فوراً مین توانا ہو گیا اور
بارہ منزلین مین نے بغیر کھائے پیے طے کین اور فرمایا ایک جوان مجھے دریا کے کنارے
گدڑی اوڑھے اور دوات سیاہی کی لٹکائے ہوے ملا مین جب گدڑی کیطرف خیال کرتا
تو اُسے اہل حق سمجھتا اور جب دوات کیطرف خیال کرتا تو اُسے طالب علم سمجھتا پھر مین نے
اتحاناً اوس سے پوچھا خدا کیطرف کون راہ ہی اُسنے کہا دو راہین ہین ایک خاص ہی او

Marfat.com

دوسری علم جاہیہ توجیل رہا ہی یعنی عبادت کو ذریعۂ وصال اور دوات کو حجاب سمجھتا ہی مین
اُس جوان کے اس قول سے متنبہ ہو گیا اور فرمایا کہ ایک بار صحرا مین دس شکاری کتون
نے مجھے گھیر لیا مین وہین بیٹھ گیا اور مراقبہ کیا اُن مین ایک سفید کتا تھا اوس نے
اور کتون کو حملہ کرکے بھگا دیا اور خود میرے پاس بیٹھا رہا جب مین وہان سے چلا تو
وہ کتا تھوڑی دور مجھے پہونچا کر غائب ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ پرہیزگاری کا ذکر فرما رہے تھے عباس مہتدی رحمۃ اللہ علیہ
موجود تھے اُنھون نے کہا تمھین شرم نہین آتی کہ شاہی نہر کا پانی پیتے ہو اور شاہی
زمین پر رہتے ہو پھر طرہ یہ ہی کہ پرہیزگاری کا بیان کرتے ہو آپنے فرمایا تم سچ کہتے
ہو اور شرمندگی سے سر جھکا لیا اور فرمایا اللہ کے ساتھ محبت کرو اسلیے کہ وہ تمھارے
ساتھ نیکی کرتا ہی اور فرمایا جو اللہ کو محسن نہین سمجھتا کبھی اُسپر فریفتہ نہین ہو سکتا اور فرمایا
بعض فقرا دوسرے فقرا کے ساتھ غیرت عاشقیت کی وجہ سے دشمنی رکھتے ہین اسی لیے
ایک دوسرے سے جدا رہتا ہی اور فرمایا اللہ اولیا سے اعمال صالح طلب کرتا ہی کیونکہ
اُنھین برگزیدہ کیا ہی اسی لیے اُنکو حجاب سے بچاتا ہی اور سوا اپنی یاد کے کسی کام مین
راحت نہین دیتا اور فرمایا جسکو اللہ دوست رکھنا چاہتا ہی اُسپر ذکر کا دروازہ کھولتا ہی
اور وحدانیت کے محل مین اُتارتا ہی اور اپنی عظمت وجلال ظاہر کرتا ہی جب اُس بندے
کی نظر عظمت وجلال پر پڑتی ہی اپنی خودی سے پاک ہو کر اللہ کی حفاظت مین ہو جاتا ہی
اور فرمایا اول مقام اہل معرفت کا عجز وانکسار کے ساتھ تحیر ہی پھر وصل واتصال کیساتھ
سرور پھر اشتباہ کیساتھ فنا پھر انتظار کے ساتھ بقا اور اس سے زائد کوئی مخلوق نہین پہونچی
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی سوال کرے کیا نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
بھی اس سے بلند مقام پر نہین پہونچے تو اُسکا یہ جواب ہی کہ پہونچے لیکن حسب حوصلہ
جیسے سب پر اللہ تعالی ایکبار تجلی کریگا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سو بار اور علاوہ

Marfat.com

انکے ہر شخص پر تجلی آلہی حسب حوصلہ ہوگی جیسا ہے اور حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کا قصہ بیان کیا ہی انتہی اور فرمایا جو خیال کرے کہ کوشش اور مشقت سے یا بغیر کوشش اور بغیر مشقت کے قرب آلہی حاصل ہوگا تو دونوں خیال بیکار ہین اور یہ امر فضل آلہی پر موقوف ہی اور فرمایا جسکو مشاہدہ الٰہی حاصل ہوتا ہی اُسکے اور اللہ کے درمیان اور اسرار الٰہی اور بندے کے وہم کے درمیان کوئی حجاب باقی نہین رہتا اور فرمایا وقت کی قدر کرو عبادت سے اور فرمایا نور فراست کا دیکھنے والا گویا نور حق سے دیکھتا ہے اور اوس کے علم کا مادہ حق سے ہوتا ہے اس لیے کہ سہو و غفلت اوس سے دور رہتی ہے بلکہ حکم حق ہوتا ہی کہ بندے کی زبان اُس سے گویا ہوتی ہے اور فرمایا اللہ نے ایسے بندے بھی پیدا کیے ہین جو اوس کے خوف سے خاموش رہکر بدل وجان عبادت کرتے ہین اور فرمایا جسے معرفت حاصل ہو اُسے لازم ہے کہ سوا اللہ کے کسی کو نہ دیکھے اور سوا اُسکے کسی سے بات نہ کرے اور سوا اُس کے کسی سے مشغول نہ ہو اور فرمایا فنا اللہ مین محو ہونا اور بقا اوسکی حضوری حاصل کرنا ہے اور فرمایا قرب کی پہچان یہ ہے کہ دل ماسوی اللہ کو ترک کرے اور فرمایا ظاہر و باطن ایک نہ رکھنے والا برا ہی اور فرمایا ذکر تین طرح کا ہوتا ہی ایک صرف زبان سے دوسرے زبان و دل دونون سے تیسرے دل سے جس مین زبان گونگی ہوتی ہی اسکا مرتبہ اللہ ہی جانتا ہے اور فرمایا اللہ کی طرف تمام چیزونکو چھوڑکر رجوع کرنا توحید ہی اور فرمایا پورا عارف وہ ہی جو سوا خدا کے سب سے مستغنی ہو اور سب چیزین اوسکی محتاج ہون اور فرمایا حقیقت قرب کی یہ ہی کہ سوا خدا کے کسیکا خیال دلمین باقی نہ رہے اور اگر کوئی چیز سامنے آجاے تو بھی اوس کی طرف توجہ نکرے اور فرمایا علم وہ اچھا ہے جسپر عمل کرے اور یقین وہ اچھا ہے جس مین تو باقی نہ رہے اور فرمایا تصوف اسکا نام ہے کہ صوفی انوار آلہی سے پُر اور اللہ سے صاف رہے اور اذکار

Marfat.com

لذت حاصل کرے اور فرمایا عارف جبتک راہ مین رہتا ہی ردیا کرتا ہی اور جب واصل الی اللہ ہوتا ہی سب بھول جاتا ہی اور فرمایا زاہد کے لیے عیش بُرا ہے اور فرمایا خلق عظیم یہ ہی کہ سوا اللہ کے ہمت نہو اور فرمایا اللہ پر بھروسہ کرنیکو توکل کہتے ہین اور فرمایا توکل ایک اضطراب ہی بے سکون اور ایک سکون ہی بے اضطراب اور فرمایا جو شخص اُس چیز پر غالب نہین آسکتا جو اُسکے اور اللہ کے درمیان مین ہی اُسے تقوی اور مراقبہ اور کشف اور مشاہدہ حاصل نہین ہوتا اور فرمایا صفای عبودیت پر غور کرنا چاہیے کیونکہ نفس سے منقطع ہی اور اللہ کے ساتھ ساکن ہی لوگون نے پوچھا کیا سبب ہی کہ توانگرون کا حق درویشون کو نہین پہونچتا آپ نے فرمایا اسکے تین سبب ہین ایک یہ کہ توانگرون کا مال حلال نہین ہوتا دوسرے یہ کہ ان کا عمل مال کے موافق نہین ہی تیسرے یہ کہ درویشون نے قناعت اختیار کی ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ یکتاے زمانہ اور پیشواے عہد تھے تمام مشائخ آپکی تعظیم کرتے اور آپکو امیر القلوب کہتے تھے آپکو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ سے بیعت تھی اور حضرت احمد حواری رح کے صحبت یافتہ اور حضرت جنید بغدادی رح کے ہمعصر تھے آپ تصوف کو فقر پر فضیلت دیتے تھی اور آپکی روشون مین عمدہ روش یہ ہی کہ صحبت بے ایثار حرام ہی جب آپ اندھیری رات مین کلام کرتے تو آپکے ذہن مبارک سے ایسا نور باہر آتا کہ تمام گھر روشن ہو جاتا اسی لیے آپکو نوری کہتے ہین اور ایک وجہ یہ بھی ہی کہ آپ اپنے نور فراست کیوجہ سے اسرار باطن کی خبر دیتے تھے اور ایک وجہ یہ بھی ہی کہ آپ صحرا مین ایک جھونپڑی مین عبادت الٰہی کیا کرتے تھے شب کو تمام صحرا روشن ہو جاتا اور آپکی جھونپڑی پر نور بیحد ہوتا تھا حضرت ابو احمد مغازلی رح

Marfat.com

کہتے ہین مین نے کسی کو حضرت ابوالحسن نوریؒ سے زائد عبادت کرنیوالا نہین دیکھا لوگون نے
پوچھا کیا حضرت جنیدؒ کو بھی آپنے اُنسے زائد عبادت کرنیوالا نہین دیکھا اُنھون نے کہا نہین

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپکا یہ حال تھا کہ گھر سے کھانا لیکر چلتے اور راہ مین اُسے
خیرات کردیتے اور ظہر کی نماز مسجد مین پڑھکر دوکان پر بیٹھتے گھر مین لوگ سمجھتے کہ
آپنے دوکان پر کھانا کھایا ہوگا بیس برس تک آپکا یہی حال رہا اور کسیکو کیفیت نہوئی

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے برسون مجاہدہ کیا اور خلوت اختیار کی مگر کچھ فائدہ
نہوا مین نے خیال کیا کہ انبیا اور اولیا کا قول غلط نہین ہوسکتا ضرور میری عبادت
مین ریا ہی غور کرنیسے معلوم ہوا کہ میرا نفس دلسے ملگیا ہی مینے نفس کی مخالفت کرنا
اختیار کرلیا پھر مجھ پر اسرار ظاہر ہونے لگے اُسوقت مین نے نفس سے پوچھا اب تیرا
کیا حال ہی اُسنے کہا بالکل نامراد ہون پھر مین دجلے پر گیا اور پانی کے بیچ مین کھڑے
ہوکر شست لگائی اور کہا اے اللہ جبتک اسمین مچھلی نہ آئیگی مین یونہین کھڑا رہونگا
فوراً مچھلی آگئی مین نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے جاکر بیان کیا کہ اسقدر کشائش
مجھے حاصل ہوگئی اُنھون نے فرمایا اگر مچھلی کے عوض تو سانپ کو شکار کرتا تو البتہ
کرامت تھی لیکن جب تو درمیان مین ہی تو فریب ہی کرامت نہین ہی حضرت مصنف
رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہین سبحان اللہ وہ آزاد لوگ کیسے مرد راہ خدا تھے۔

نقل کیا ہی کہ جب غلام خلیل صوفیونکا دشمن ہوگیا تو اسنے جاکر خلیفہ وقت سے
کہا کہ ایک ایسی قوم پیدا ہوئی ہے کہ گیت گا گا کر ناچتی ہی اور گیتون مین کنایہ
اشارے کے طور پر باتین کہتی ہی اور کفر کے کلمات زبان پر لاتی ہی انکو قتل کرنا چاہیے
خلیفہ نے بڑے بڑے صوفیون کو بلاکر قتل کا حکم دیا سب سے پہلے جلاد نے حضرت رقام
کے قتل کا ارادہ کیا حضرت نوری رحمہ اللہ نہایت بشاشت دوڑکر انکی جگہ بیٹھ گئے
نے کہا ابھی تمہارے بارے مین حکم نہین ہی آپ نے فرمایا میری طریقت ایثار

مین اپنی جان کو ان مسلمانون کے عوض مین دیتا ہون گو ایک لحظہ دنیا کا میرے نزدیک قیامت کے ہزار سال سے اچھا ہی اسلیے کہ یہ مقام خدمت اور وہ سرائے قربت ہی اور خدمت ہی سے قربت حاصل ہوتی ہی خلیفہ ان لوگون کے قتل سے باز رہا اور قاضی کو حکم دیا کہ اسکے حق مین شرعی حکم بتاوے قاضی آپکا کلام سن ہی چکا تھا اور حضرت جنید رح وغیرہ کے تبحر علمی سے واقف تھا اسلیے اسنے حضرت شبلیؒ کو مجنون خیال کرکے اُنسے پوچھا بیس دینار پر کیا زکوۃ واجب ہیؑ انھون نے کہا ساڑھے بیس دینار دینا چاہیے اُسنے سبب پوچھا اُنھون نے کہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار دینار تھے اُنھون نے سب دینار دیدیے اور کچھ اپنے پاس نہین رکھا اور آدھا دینار اس تاوان مین دینا چاہیے کہ بیس دینار کیون جمع کیے کہ آدھا دینار دینا پڑا قاضی چپ ہو گیا پھر ایک سوال حضرت ابو الحسن نوریؒ سے کیا آپنے فوراً جواب دیا قاضی شرمندہ ہوا پھر آپنے قاضی سے کہا تونے کچھ نہ پوچھا۔ سن اللہ نے ایسے لوگ پیدا کیے ہین جنھین زندگی اور موت اور قیام اور کلام اور سکوت اُسی کے مشاہدہ سے حاصل ہی اگر دم بھر اُسکے مشاہدے سے باز رہین تو زندہ نہین رہ سکتے یہ وہ لوگ ہین جو اُسی سے سوتے ہین اُسی سے جاگتے ہین اُسی سے کھاتے پیتے ہین اُسی سے مانگتے ہین اُسی سے سنتے دیکھتے مین اُسی کے پاس موجود رہتے ہین اگر علم ہی تو یہ ہی جو تونے پوچھا یہ علم نہین ہی قاضی نے خلیفہ سے کہا اگر یہ لوگ زندیق اور ملحد ہین تو مین فتویٰ دیتا ہون کہ روے زمین پر موحد کوئی نہین ہی خلیفہ نے سب کا اعزاز کیا اور کہا کچھ مانگیے سب نے کہا ہم لوگ یہ چاہتے ہین کہ تو ہمین دل سے بھلا دے خلیفہ بیقرار ہو کر رو دیا اور بہت اعزاز کے ساتھ ان سب کو رخصت کیا نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے ایک شخص کو نماز پڑھتے مین داڑھی سے کھیلتے دیکھا آپنے فرمایا اپنا ہاتھ اللہ کی داڑھی سے الگ کرلے لوگون نے یہ خبر خلیفہ کو پہونچائی اور کہا یہ کلمہ کفر کا ہی خلیفہ نے آپ کو بلا کر پوچھا کہ یہ آپنے کیون کہا آپنے فرمایا اسلیے کہ جب

Marfat.com

بندہ اللہ کی ملک ہی تو بندے کی ہر چیز اللہ کی ملک ہوئی خلیفہ نے کہا الحمد للہ مجھے خدا نے آپکے قتل کرنیکے گناہ سے محفوظ رکھا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا چالیس برس سے میرا دل نفس سے جدا ہے اور اسیوجہ سے اس زمانے مین میرا دل کسی گناہ کیطرف مائل نہین ہوا اور یہ بات مجھی اُسوقت حاصل ہوئی کہ مین نے اللہ کو پہچانا اور فرمایا مین نے ایک نور غیب مین چمکتا ہوا دیکھا اُسکی طرف مین ہمیشہ دیکھا کرتا تھا یہانتک کہ وہ نور مین ہوگیا اور فرمایا مین نے اللہ سے حالت دائی طلب کی نداے غیبی ہوئی سواے دائم کے دائمی پر صبر محال ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپکے پاس حضرت جنید رحمہ اللہ آئے آپنے اُنسے کہا تیس برس سے مجھے یہ مشکل درپیش ہی کہ جب اللہ ظاہر ہوتا ہی تو مین گم ہوجاتا ہون اور جب مین ظاہر ہوتا ہون تو اللہ گم ہوجاتا ہی اُسکا حضور میری غیبت مین ہی مین بہت کوشش کرتا ہون مگر یہی حکم ہوتا ہی تو رہے یا مین اُنھون نے آپ سے کہا تم اس طرح رہو کہ ظاہر دباطن وہی وہ نظر آئے اور تم گم ہوجاؤ۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ تین شبانہ روز حضرت نوری رحمہ اللہ کو ایک پتھر پر بیٹھے گذر گئے ہین اور اللہ اللہ کے نعرے بلند کر رہے ہین نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین نہ سوتے ہین البتہ پنج وقتہ نماز وقت پر ادا کرتے ہین انکے مریدون نے کہا وہ ہوشیار ہی فانی نہین ہی فانی کو نماز کی بھی خبر نہین رہتی انھون نے کہا یہ خیال غلط ہی بلکہ وہ وجد مین ہین اور اہل وجد محفوظ ہوتے ہین پس اللہ اُنکی حفاظت کر رہا ہی تاکہ خدمت کے وقت خدمت سے محروم نرہین پھر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت مین آئے اور کہا اگر اللہ کو خروش پسند ہی تو حکم دیجیے کہ مین بھی خروش اختیار کرون اور اگر اللہ کو رضا پسند ہی تو آپ خروش کو ترک کیجیے آپنے خروش ترک کر دیا اور کہا اے جنیدؒ تم میرے نیک اُستاد ہو

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ کی وعظ مین تشریف لے گئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ حضرت شبلی نے کہا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَمِیْرَ الْقُلُوْبِ آپنے فرمایا اللہ عالم بے عمل سے راضی نہین ہوتا اگر تو عالم باعمل ہی تو وعظ کہہ ورنہ منبر سے اُتر آ حضرت شبلیؒ نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ پورا عمل آپ مین نہین ہی فوراً منبر سے اُتر آئے اور ایک مدت گوشہ نشینی اختیار کر کے عبادت و ریاضت مین مشغول رہے پھر لوگ مجبور کر کے آپکو وعظ کہنے کو خلوت سے باہر لائے اور منبر پر بٹھایا حضرت نوری رحمۃ اللہ خبر پاکر تشریف لائے اور فرمایا تم خلق سے چھپے اُنھون نے تمھاری عظمت کر کے منبر پر بٹھایا مین خلق مین رہا اور اُنھین ہدایت کی اُنھون نے مجھے پتھرون سے مارا حضرت شبلی رحمۃ اللہ نے کہا آپکی نصیحت کیا تھی اور میرا پوشیدہ ہونا کیا تھا آپ نے فرمایا میری نصیحت یہ تھی کہ مین نے خلق سے خدا کو چھڑایا اور تمھارا پوشیدہ ہونا یہ تھا کہ تم خلق اور خالق کے درمیان مین حجاب ہوئے اور واسطہ بنے حالانکہ تم کون ہو کہ درمیان خلق اور خالق کے واسطہ بنو چونکہ تم واسطہ بنے ہو اور مجھے واسطہ کی ضرورت نہین ہی اسلیے مین تمھین فضول سمجھتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک جوان اصفہانی کو آپکی زیارت کا شوق ہوا شاہ اصفہان نے کہا اگر تو وہان نجائے تو مین ہزار دینار کا محل مع تمام سامان کے اور ہزار دینار کی کنیز مع زیور کے تجھے دونگا مگر اُسنے نمانا اور برہنہ پا چلا ادھر آپنے مریدون سے کہا کہ ایک فرسنگ تک زمین کو جھاڑو دیکر صاف کرو ہمارا ایک معتقد برہنہ پا آرہا ہی جب وہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اوس کا قصد اور بادشاہ کا مال و اسباب دینے کو کہنا اور جانے سے منع کرنا سب مفصلاً بیان کر دیا وہ آپ کی یہ کرامت دیکھکر دنگ ہو گیا پھر آپ نے اوس سے فرمایا مرید وہ ہی کہ اگر تمام عالم کی نعمتین اوس کے سامنے رکھدی جائین تو بھی وہ اوس کی طرف نظر نکرے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ ایک شخص کے پاس بیٹھے تھے اور دونون بیقرار ہو کر رو رہے تھے جب وہ شخص چلا گیا تو آپنے لوگون سے کہا یہ شیطان تھا اپنی عبادت کا ذکر اسطرح بیان کر کے رویا کہ مجھے بھی رونا آگیا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت جعفر خدری رحمہ اللہ بیان کرتے ہین کہ ایک بار مین نے خود اپنے کان سے سنا کہ آپ مناجات مین فرمار ہے تھے اے اللہ تو دوزخیون پر عذاب کریگا حالانکہ وہ بھی تیرے ہی پیدا کیے ہوے ہین تجھے یہ بھی قدرت ہی کہ صرف مجھی سے دوزخ کو پُر کر دے اور تمام دوزخیون کو جنت عطا کر اُسی شب کو مین نے خواب مین سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہی ابوالحسن نوری سے کہدو کہ ہمنے اوس شفقت کے عوض مین جو تم نے خلق کے ساتھ کی تمھین بخشدیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک بار مین طواف کرتا تھا اور یہ دعا پڑھتا تھا اللھم ارزقنی حالا وصفتا لا تغیر منہ اے اللہ مجھے ایسی حالت اور صفت عطا کر جسکو مین بدل ہی نسکون کعبہ کے اندر سے آواز آئی اے ابوالحسن تو ہماری برابری کرنا چاہتا ہے یہ صفت خاص ہماری ہی کہ ہمارے صفات بدلتے نہین لیکن ہم بندونکو بدلنے والا رکھتے ہین تاکہ ربوبیت اور عبودیت ظاہر ہو۔

نقل کیا ہے کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ نے ایکبار آپکو ایسے مراقبے مین پایا کہ بدنکا رونگٹا بھی حرکت نہین کرتا تھا آپسے پوچھا یہ کمال مراقبہ کا آپنے کس سے سیکھا آپنے فرمایا بلّی سے کہ ایکبار چوہے کے بل کے سامنے مجھ سے زیادہ ساکن بیٹھی تھی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار اہل قادسیہ نے ایک آواز سنی کہ ہمارا ایک دوست درندون اور گزندون کے جنگل مین ہے اسے آبادی مین لے آؤ لوگ آئے تو آپ کو ایک قبر کے اندر دیکھا باصرار اپنے ساتھ لے گئے پھر پوچھا آپ ایسے مقام پر کیون بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھے سفر مین کئی دن کھانا نہین ملا مین ایک مقام پر پہونچا

Marfat.com

جہان کھجور کا باغ لگا ہوا تھا میرا نفس خوش ہوا اُسکے سزا دینے کو مین نے کھجور کا باغ ترک کر کے وہان سکونت اختیار کی تھی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نہا رہے تھے چور کپڑے چرا لیگیا اُسکی سزا مین اُسکے ہاتھ بیکار ہو گئے وہ آپکے کپڑے واپس لے آیا آپنے فرمایا ای اللہ اُسنے میرے کپڑے واپس کیے تو بھی اُسکے ہاتھونکو اچھا کر دے فی الفور اُسکے ہاتھ اچھے ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے پوچھا اللہ آپکے ساتھ کیا کرتا ہی آپنے فرمایا جب مین حمام مین جاتا ہون تو میرے کپڑون کی نگہبانی کرتا ہی لوگون نے پوچھا کیونکر آپنے فرمایا ایکدن مین حمام مین گیا ایک شخص باہر سے میرے کپڑے اُٹھا لیگیا مین نے اللہ سے اپنے کپڑے مانگے فوراً وہ شخص آیا اور میرے کپڑے مجھے دیدیے اور معذرت چاہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار بغداد کے بازار مین آگ لگی بہت لوگ جلے ایک امیر کے دو حسین خوبصورت غلام بھی اُس آگ مین تھے اوس امیر نے کہا جو کوئی ان غلامون کو نکال لاے گا مین اُسے دو ہزار دینار دونگا اتفاقاً آپ اُدھر سے گذرے اور بسم اللہ کہہ کے آگ کے اندر گئے اور اون غلامون کو نکال لائے اور آپ پر آگ نے ذرا بھی اثر نہ کیا اوس امیر نے دو ہزار دینار آپ کے سامنے رکھے آپنے فرمایا اسے تو لے مجھے ہی نہ لینے کی وجہ سے اللہ نے یہ عظمت دی ہی اور مین نے دنیا کو آخرت سے بدلا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے انگارا ہاتھون مین لیکر ملا تمام ہاتھ سیاہ ہو گئے اتنے مین آپکی خادمہ زیتونہ نے دودھ اور روٹی آپکے سامنے رکھی آپنے بغیر ہاتھ دھوئے کھانا شروع کیا اُسنے اپنے دلمین کہا کہ یہ بدتمیزی ہی اتنے مین شاہی پیادون نے آکر اُسے گرفتار کیا اور کہا تونے زیر جامہ چرایا ہی ہم تجھے کوتوال کے پاس لیجائینگے اور مارنا شروع کیا آپ نے فرمایا اسے نہ مارو زیر جامہ ابھی ملا جاتا ہی اتنے مین ایک شخص نے آکر شاہی پیادون کو زیر جامہ دیدیا وہ لیکر چلے گئے آپنے اُس خادمہ

سے کہا میری بدتمیزی تیرے کام آئی وہ اپنے خیال پر نادم ہوئی اور توبہ کی۔

نقل کیا ہی کہ راہ میں کسی مسافر کا گدھا مر گیا وہ رو رہا تھا کہ مال کس پہ لادوں آپ اوس طرف سے گذرے یہ حال دیکھکر گدھے کے ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا اٹھ یہ سونے کا موقع نہیں گدھا زندہ ہو گیا مسافر اسپر اپنا مال لادکر چلتا ہوا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ بیمار تھے اور حضرت جنید رحمہ اللہ عیادت کو آئے اور کچھ پھول اور میوہ پیشکش کیا پھر حضرت جنید رحمہ اللہ بیمار ہوئے آپ مع اپنے مریدوں کے عیادت کو تشریف لیگئے جب آنکے پاس پہونچے تو مریدوں سے کہا جنیدؒ کی بیماری سے تم سب لوگ حصہ لیلو سب نے کہا لے لیا فوراً حضرت جنید رحمہ اللہ تندرست ہو گئے آپنے فرمایا عیادت کو اسطرح جانا چاہیے پھول اور میوے سے کیا حاصل۔

نقل کیا ہی کہ آپنے ایک بڈھے کو دیکھا کہ لوگ اُسے کوڑوں سے مار رہے ہیں مگر وہ صبر کیے ہوئے خاموش ہی پھر لوگ اُسے قید خانے میں لے گئے آپنے وہاں جاکر اوس سے پوچھا باوجود اس ضعف اور کمزوری کے تونے کیسے صبر کیا اُسنے کہا ہمت سی صبر ہوتا ہی نہ قوت سے آپنے پوچھا صبر کسے کہتے ہیں اوس نے کہا بلا پر اس طرح خوش ہونا جیسے دوسرے بلا سے نجات پاکر خوش ہوتے ہیں اور آپنے فرمایا ہے معرفت آگ کے سات سمندر طے کرنے کے بعد حاصل ہوتی ہی اور جب معرفت حاصل ہوتی ہی تو علم اولین و آخرین عطا ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ قرب کا بیان کر رہے تھے آپنے فرمایا قرب کا قرب جسمیں ہم لوگ ہیں بعد کا بعد ہی اور آپنے فرمایا ہی عبودیت مشاہدہ ربوبیت ہی اور فرمایا جب بندہ خدا کو پہچان جاوے اور قدرت مخلوق کی سمجھانیکی حاصل ہو اُسوقت نصیحت کرنا چاہیے ورنہ اُس نصیحت کی بلا شہروں اور بندوں میں مثل وبائے عام کے پھیلتی ہی اور فرمایا اشارت بیان سے باہر ہی اور اللہ سے اشارت

Marfat.com

کا پانا صدق کے ساتھ استغراق اسرار ہی اور فرمایا وجد کے اصلی بیان کی ممانعت ہی اور وجد ایسا شعلہ ہی کہ سر مین بھڑکتا ہی اور شوق سے ظاہر ہوتا ہی اور فرمایا وجد لاعلاج درد ہی اور فرمایا عقل عاجز ہی اور عاجز دلالت نہین کر سکتا مگر اوس عاجز پر کہ مثل اُسکے ہو اور فرمایا بغیر تباع سنت راہ اسلام کی حاصل نہین ہوتی اور فرمایا صوفیونکی روح کدورت بشری سے آزاد اور آفت نفس سے صاف اور خواہش سے مبرا ہوتی ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جسکی قید مین کوئی چیز نہو اور وہ کسی چیز مین قید نہو اور فرمایا تصوف نہ رسم ہی نہ علم اگر رسم ہوتا تو مجاہدے سے اور اگر علم ہوتا تو تعلیم سے حاصل ہوتا بلکہ تصوف اخلاقی ہی تخلقوا باخلاق اللہ اللہ کی عادت سے عادت اختیار کر وہی تصوف ہی اور فرمایا جوانمردی اور تکلف کو ترک کر کی آزادی حاصل کرنا تصوف ہی اور فرمایا اللہ کے لیے خواہش نفس کا ترک کرنا تصوف ہی اور فرمایا دنیا کی دشمنی اور اللہ کی دوستی کا نام تصوف ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک اندھا راہ مین اللہ اللہ کہتا ہوا آپ کو ملا آپنے فرمایا تو اللہ کو کیا جانے اور اگر جانتا تو زندہ کیون رہتا پھر بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش آیا تو بانس کے جنگل کیطرف نکل گئے بانس کی پھانسین آپکے ہاتھ پانون تمام جسم مین چھبتی تھین جو قطرہ خون کا نکلتا اوس سے نقش اللہ ظاہر ہوتا حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ اُسی حال مین جب آپکو مکان پر لائے تو کہا لا الٰہ الا اللہ کہیے آپ نے فرمایا مین اُسی کے پاس جاتا ہون اور انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ آپ صدیق عصر تھے آپ کے بعد حقیقت مین کسی نے سخن صدق نہین کہا۔

باب حضرت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت اور مشائخ خراسان مین بڑے باوقعت

تھے آپ علم طریقت اور شریعت کے ماہر تھے آپ کے زمانے کے اہل طریقت کا قول ہے
کہ دنیا میں تین مرد حق ہیں نیشاپور میں حضرت عثمان حیری بغداد میں حضرت
جنید شام میں حضرت ابو عبداللہ جلا رحمہم اللہ اور حضرت عبداللہ بن محمد رازی
رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید حضرت رویم حضرت یوسف بن حسین
حضرت محمد فضل حضرت ابو علی جرجانی وغیرہ رحمہم اللہ کو دیکھا ہے لیکن حضرت
عثمان حیری رحمہ اللہ کو سب سے زائد خدا شناس پایا آپ ہی کی ذات سے خراسان
میں تصوف کا چرچا ہوا آپ حضرت جنید اور حضرت رویم اور حضرت یوسف بن حسین
اور حضرت محمد فضل رحمہم اللہ کے ساتھ صحبت بھی رکھتے تھے اور آپ کے تین پیر
ہیں پہلے حضرت یحییٰ بن معاذ دوسرے حضرت شاہ شجاع کرمانی تیسری حضرت ابو حفص
حداد رحمہم اللہ آپ نے نیشاپور میں وعظ کہا آپکی سب لوگ معتقد تھی کوئی آپکو برا نہیں سمجھتا تھا
نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں لڑکپن ہی سے میرا دل اہل ظاہر سے بھاگتا تھا اور
مجھے ہر شے کی حقیقت پوچھا کرتا تھا اور ہمیشہ سے میرا خیال تھا کہ جس طریقہ پر عام لوگ
چل رہے ہیں اسکے علاوہ بھی کوئی طریقہ ہوگا اور علم ظاہر کے علاوہ علم باطن بھی ہوگا
نقل کیا ہے کہ ایکبار آپ مکتب میں جا رہے تھے چار غلام آپکے پیچھے تھے ایک ترکی
دوسرا رومی تیسرا حبشی چوتھا کشمیری سونے کی دوات آپکے ہاتھ میں تھی اور زربفت
کا عمامہ سر پر اور قیمتی لباس تن پر تھا ایک مقام پر آپ نے دیکھا کہ ایک گدھا جسکی
پیٹھ زخمی ہے تکلیف میں پڑا ہوا ہے اور کوّے اسکی پیٹھ کا گوشت نوچ نوچکر کھا رہے ہیں
اور گدھا تکلیف کے مارے اُنکے اڑانے کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہے آپکو اُسپر رحم
آیا آپنے قبا اُسے اُڑھا دی اور دستار سے اُسے باندھ دیا اوس گدھے نے اُس
احسان کے عوض میں آپکے لیے دعاے خیر کی۔ اسقدر جلد اسکا اثر ہوا کہ راستے ہی سے
آپ پر جذبہ طاری ہوا اور ذوق و شوق سے پر آپ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کی

Marfat.com

محفل مین تشریف لے گئے اور اون سے فیض حاصل کرکے گھر بار ماں باپ کو چھوڑ کر
وہین رہنے لگے کچھ دنون کے بعد آپنے ایک نووارد گروہ سے حضرت شاہ شجاع
کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف سنے کرمان جاکر ان سے ملاقات کی اور بہت دنون
رہکر فیوض باطنی حاصل کیے اور اونہین کے ہمراہی مین نیشاپور جاکر حضرت ابوحفص
رحمۃ اللہ سے ملے اور آپ کا قصد ہوا کہ کچھ دنون یہان بھی فیض حاصل کرین مگر چونکہ
حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ بڑے غیور اور بے پروا تھے اُن کے خوف سے
اپنا ارادہ ظاہر نہ کیا لیکن حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اِس ارادے سے
واقف ہوگئے تھے جب حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ رخصت ہونے لگے
تو حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اگر آپکو ناگوار نہو
تو انھین یہین چھوڑ جائیے مجھے ان سے دل بستگی ہے اُنھون نے منظور کیا اور آپنے
یہان بھی بیحد فیوض حاصل کیے آپ کی شان مین حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے کہ انھین یحیٰی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے آگ مین ڈال دیا لیکن
اُسکے لیے بھڑکانے والا بھی چاہیے تھا اب انھین کمال حاصل ہوگیا۔

نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے ہین جب مین جوان ہوا تو حضرت ابوحفص رحمۃ اللہ علیہ
نے مجھے اپنے پاس سے جدا کردیا لیکن مجھے اُنکی صحبت سے عشق ہوگیا تھا دور جاکر آپکی
محفل کے سامنے ایک دیوار مین سوراخ کیا اور اُس سوراخ سے آپکو دیکھا کرتا جب آپکو
میرا یہ حال معلوم ہوا تو پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا اور اپنی دختر کا نکاح میرے ساتھ کردیا
نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا چالیس برس سے جس حال مین اللہ نے مجھے رکھا ہے مین
اوس سے ناخوش نہین ہوا اور اللہ نے ایک حال سے دوسرا حال بھی میرا نہین
بدلا اسکا شکر کرتا ہون۔

نقل کیا ہے کہ آپ کبھی کسی سے ناراض نہین ہوے ایک بار ایک شخص نے آپ کی

Marfat.com

دعوت کی جب آپ اُسکے مکان پہ گئے اُسنے کہا جاؤ میرے یہان کھانا نہین ہی آپ
پلٹے پھر اُسنے پکارا آپ گئے اُسنے کہا تم بیٹھو ہو مین کھانا نہ دونگا پھر آپ پلٹے پھر
اُسنے پکارا آپ گئے اُسنے کہا ٹھہرو ہین کھاؤ اسیطرح اُسنے تیس مرتبہ آپکو بلایا اور سخت
و سُست کہہ کہکر پلٹایا آخر مین بلاکر آپکو دھکا دیا اُس بے ادبی کے عوض مین فوراً اُسکے
ہاتھ بیکار ہو گئے وہ شخص متنبہ ہوا اور اپنے گناہ سے توبہ کی اور آپکا مرید ہوا پھر اُسنے
دریافت کیا کہ مین نے تیس بار آپکے ساتھ گستاخی کی مگر آپ رنجیدہ نہین ہوے آپنے
فرمایا ہان کتے بھی ایسا ہی کرتے ہین جب بلاؤ چلے آئینگے اور جب مار کر ہنکاؤ
چلے جائینگے یہ کوئی مرتبہ نہین ہی صاحب مرتبہ ہونا بہت دشوار ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ بازار مین چند مریدون کے ہمراہ جارہے تھے کسی شخص نے اوپر سے
راکھ پھینکی اور وہ سب آپکے سر پر پڑی مریدون کو برا معلوم ہوا آپنے فرمایا شکر کرنا چاہیے
کہ جسکا سر آگ کے لائق تھا راکھ اُسکے بدلے مین پڑی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو عمر ورحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مین نے توبہ آپ ہی کے ہاتھ
پر کی اور برسون آپکی خدمت مین رہکر فیوض حاصل کیے پھر میرا دل گناہ کیطرف مائل
ہوا اور آپ کی صحبت ترک کرنیکا خیال ہوا آپنے فرمایا اے ابو عمرو میری صحبت
ترک کرکے دشمنون کی صحبت اختیار نکرنا کیونکہ وہ تیرے گناہ سے خوش ہونگے اگر گناہ
کرتا ہی تو بھی ہمین رہکر مین تیری بلا کو اپنے اوپر اُٹھا لون اسطرح آپ نے یہ کلمات
فرمائے کہ مین متنبہ ہو گیا اور توبہ نصوح کرکے آپ ہی کی صحبت مین رہا کیا اور
گناہون سے بچتا رہا۔

نقل کیا ہی کہ ایک جوان شراب خوار راہ مین ننگے سر اور چکارہ بجاتا ہوا جارہا تھا آپکو
آتے دیکھکر اُسنے ٹوپی پہن لی اور چکارے کو بغل مین چھپالیا آپ اُسے اپنے ہمراہ لائے
اور نہلا دھلا کر خرقہ پہنایا پھر دعا کی لے اللہ مین نے اپنا اختیاری کام کیا اب جو تیرے

اختیار میں ہی کر فوراً انہی ایسا کمال حاصل ہو گیا کہ خود آپ ہی متحیر ہو گئے اتنے مین حضرت
ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے یہان آئے آپ نے اون سے کہا آج مین آتش
رشک مین بھون کے مثل جل رہا ہون اسلیے کہ جس کمال حاصل کرنے کی تمنا مین میری
اتنی عمر صرف ہوئی وہ اللہ نے بغیر تمنا اس شخص کو دے دیا جسکے منھ سے اب تک شراب کی
بو آرہی ہی اس کہنے سے میرا یہ مطلب ہی کہ تم بھی واقف ہو جاؤ کہ اللہ کا فضل عمل
پر موقوف نہین بلکہ دل سے حاصل ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے کہا مین زبان سے اللہ کی یاد کرتا ہون مگر میرا
دل اللہ کی یاد سے بھاگتا ہی آپ نے فرمایا تیری زبان کو اللہ نے اپنی یاد کی لذت دی
ہی اسکا شکر کر دوسرے اعضا کو بھی لذت حاصل ہو جائے گی۔

نقل کیا ہی کہ ایک مرید نے دس برس تک آپکی خدمت کی اور سفر حج مین بھی آپکے ساتھ
رہا اکثر آپسے کہا کرتا کہ اسرار الٰہی مجھے بتائیے ایک بار آپنے جوابدیا اسرار الٰہی سے مین خود
ہی واقف نہین ہون جسپر اللہ فضل کرے وہی اس سے واقف ہوتا ہی آپنے فرمایا ہی جو
شخص چاہتا ہی کہ لوگ میری تعظیم کرین اُسکے کافر مرنیکا خوف ہی اور فرمایا اللہ کی صحبت ہیبت
اور ادب کے ساتھ کرنا چاہی اور اتباع سنت کرکے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت
پیدا کرے اور خدمت کرکے اولیاء اللہ کی عزت کرنا چاہی اور اہل اسلام کے ساتھ خندہ
پیشانی سے ملنا چاہیے اور جاہلون کیلیے دعاے خیر کرنا لازم ہی اور فرمایا صوفی کے قول پر
عمل کرنے والے کو نور حاصل ہوتا ہی اور عمل نہ کرنے والے کو انکا قول فائدہ نہین دیتا
اور فرمایا ابتدا مین جسے ارادت نہین انتہا مین ترقی نہین ہی اور فرمایا مطیع سنت کو
حکمت اور مطیع نفس کو بدعت حاصل ہوتی ہی اور فرمایا نفس کے عیوب سے وہ شخص واقف
ہوتا ہی جو اپنے کو ہیچ خیال کرتا ہی اور فرمایا جبتک منع عطا ذلت عزت چارون برابر حاصل
نہو مرد کامل نہین ہوتا اور فرمایا عالم باعمل مرید بے طمع عارف کامل سب سے اچھے ہین

اور فرمایا اصل تصوف خاموشی ہی اور فرمایا جسے اللہ معرفت سے عزیز کرے اُسے لازم ہی
کہ اپنے کو معصیت سے ذلیل نکرے اور فرمایا ان چار چیزون سے کمال حاصل ہوتا ہی فقر
استغنا تواضع مراقبہ اور فرمایا آخرت سے خوف کرنے والا آخرت مین راحت پائیگا اور
فرمایا راحت ترک گھر کی زندگی مین تکلیف اُٹھانے والا فارغ دل پاتا ہی اور فرمایا عذاب
آخرت سے نڈرنے والا غمگین ہی اور فرمایا خوف اور رجا دونون اُسکے فضل سے حاصل
ہوتی ہین اور فرمایا سچا خوف دنیا مین ظاہر و باطن سے پرہیز کرنا ہی اور فرمایا خوف
خاص زمانۂ حال مین اور خوف عام زمانہ آئندہ مین ہی اور فرمایا خائف مقرب ہوتا
ہی اور فرمایا صابر وہ ہی کہ مصیبت کی برداشت کا خوگر ہو گیا ہو اور فرمایا عام لوگ
کھانے پر اور خاص عطاے باطنی پر شکر کرتے ہین اور فرمایا خدا پر بھروسا کرنا توکل
ہی اور فرمایا حیا کا بیان کرنیوالا خود حیا نہین رکھتا اور فرمایا جبتک تمام چیزون کو اپنے
سے اچھا نجانے نفس کی برائی معلوم نہین ہو سکتی اور فرمایا ہر شخص کو موافق مرتبہ اللہ سے
سرور حاصل ہوتا ہی اور فرمایا خوف سے محبت پیدا ہوتی ہی اور فرمایا محبت سوا محبوب کے
سبکو بھلا دیتی ہی اور فرمایا غفلت سے وحشت حاصل ہوتی ہی اور فرمایا تفویض مقدمہ رضا ہی
اور رضا اللہ کا بڑا دروازہ ہی اور فرمایا زہد حرام مین فرض اور مباح مین سنت اور حلال مین
قربت ہی اور فرمایا سعادت کی علامت یہ ہی کہ تو فرمانبرداری کرے اور مردود ہونے سے
ڈرے اور شقاوت کی علامت یہ ہی کہ گناہ کیے جاے اور بخشش کی امید رکھے اور فرمایا
نفس کی فرمانبرداری کرنا گویا قید خانے مین بسر کرنا ہی اور فرمایا صبر کرنا طاعت پر تاکہ
طاعت فوت نہو طاعت ہی اور صبر کرنا معصیت سے تاکہ نجات حاصل ہو طاعت ہی اور
فرمایا مستغنی ہوکر اغنیا کی صحبت اور منکسر ہوکر فقرا کی صحبت اختیار کر اور فرمایا خدا کی عزت
سے شریف ہو تاکہ تجھے کبھی خواری نہ حاصل ہو اور فرمایا دنیا کی خوشی آخرت کی خوشی
مٹاتی ہی اور فرمایا سوا خدا کے کسی سے نڈرو اور نہ امید رکھو اور فرمایا خوف تجھکو اصل

Marfat.com

بچ کر یگا اور نفس تجھے خدا سے علیحدہ کرنا چاہتا ہی اور فرمایا کسیکو حقیر سمجھنا لاعلاج مرض ہی اور فرمایا مال اور عزت طلبی اور قبول خلق مین طمع کرنا اصل عداوت کی ہی اور فرمایا دنیا ترک کرنا اچھا ہی اور فرمایا عماد گاہ فقر اور آرائش اغنیا ادب ہی اور فرمایا اللہ نے انکے کرم پر بندون کی تقصیر کا عفو کرنا واجب کیا ہی قرآن شریف مین ہی۔ کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ یعنی اختیار کی ہی تمھارے رب نے اپنے نفس پر رحمت اور فرمایا عام اخلاص یہ ہی کہ نفس کو خوشی حاصل ہو اور خاص اخلاص یہ ہی کہ اعلی عبادت کو ادنی سمجھے اور فرمایا اخلاص یہ ہی کہ جو زبان سے کہے دل سے تصدیق کرے اور فرمایا خلق کو ترک کرکے خالق کیطرف دیکھنا اخلاص ہی

نقل کیا ہی کہ فرغانہ سے ایک شخص بارادۂ حج چلا نیشاپور مین آکر آپکی خدمت مین حاضر ہوکر سلام کیا آپنے جواب نہ دیا اور فرمایا مان کو ناراض کرکے حج کرنا اچھا نہین ہی وہ شخص مکان پلٹ گیا اور جبتک اُسکی مان زندہ رہی اُسکی خدمت کرتا رہا اُسکے مرنیکے بعد آپکی خدمت مین آیا آپنے دور تک اسکا استقبال کیا اور بہت تعظیم کرکے اُسکو اپنے ساتھ لائے اور بکریان چرانا اُسکے سپرد کیا اُسنے آپکی خدمت مین رہکر کمال باطنی حاصل کر لیا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو آپکے صاحبزادے نے رنج کے سبب اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے آپنے فرمایا مخالفت سنت کی نکرو یہ علامت نفاق کی ہی حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی کل اناء یترشح بما فیہ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہی جو اسمین ہوتا ہی اس نصیحت کرنے کے بعد وفات فرمائی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۳۶ حضرت ابو عبداللہ جلاد رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عبداللہ جلا رحمۃ صاحب مراتب اعلی تھے آپنے حضرت ابو تراب و حضرت ذوالنون رحمہا اللہ کو دیکھا ہی اور حضرت جنید اور حضرت ابو الحسن نوری رحمہا اللہ کی صحبت پائی ہی

نقل کیا ہی کہ آپنے حضرت ابو عمر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا ابتدا مین مین نے اپنے

Marfat.com

والدین سے استدعا کی کہ مجھے خدا کو سونپ دو انھون نے منظور کر لیا مین گھر سے نکل گیا مدت کے بعد جب مکان پر آیا اور کنڈی کھٹکھٹا کر اپنا نام بتایا میرے والدین نے کہا ہم تجھے خدا کو سونپ چکے دی ہوئی چیز واپس نہ لین گے اور کسی طرح دروازہ نہ کھولا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک خوبصورت یہودی جوان کو آپ دیکھ رہے تھے اتنے مین حضرت جنید آئے آپنے اُنسے کہا یا حضرت ایسی اچھی صورت دوزخ مین جلیگی اُنھون نے کہا اسکو دیکھنا شہوت ہی عبرت کے لیے عالم کی اور چیزین ہین وہ چلے گئے آپ فرماتے ہین کہ مین قرآن بھولگیا پھر برسونکی توبہ کے بعد مجھی قرآن یاد ہوا اب سوا اللہ کی کسی چیز کیطرف دیکھنے کو میرا دل نہین چاہتا

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے فقر کو پوچھا آپ باہر گئے اور پھر آکر فرمایا میرے پاس کچھ چاندی تھی اُسکے سے مین خیرات کر آیا تاکہ فقر کا نام لے سکون سنو جب مرد کے پاس کچھ نہو تو فقر کا مستحق ہوتا ہی آپنے فرمایا ایکبار مین مدینہ منورہ مین بھوکا روضۂ مبارک کے قریب گیا اور کہا مین آپکے یہان مہمان آیا ہون پھر مجھے نیند آئی وہین سو گیا خواب مین حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ایک ٹکیا مجھے دی نصف مین نے کھائی اور جاگ پڑا آدھی ٹکیا میرے ہاتھ مین تھی اور فرمایا جو کبھی گناہ نکرے تائب ہی اور فرمایا جسکے نزدیک تعریف اور برائی یکسان ہو وہ زاہد ہی اور اول وقت مین فرائض ادا کرنے والا عابد ہی اور ہر فعل کو اللہ سے دیکھنے والا موحد ہے اور فرمایا عارف وہ ہی جو سوا اللہ کے کسیطرف رجوع نکرے اور فرمایا بے ورع درویش نہین ہی اور فرمایا تصوف ایک فقر ہی مجرد اسباب سے اور فرمایا تواضع شکر معرفت اور تواضع شکر عزت اور صبر شکر مصیبت ہی اور فرمایا سب سے بیخوف خائف ہی اور فرمایا نفس کی مدد سے حاصل کیا ہوا مرتبہ حادث اور اللہ کا دیا ہوا قدیم ہی اور فرمایا طلب رزق کرنا اللہ سے دور اور خلق کا محتاج ہونا ہی۔

نقل کیا ہی کہ وقت وفات آپ ہنستے تھے اور اسی حالت مین انتقال فرمایا بعد انتقال اطبا نے کہا آپ زندہ ہین جب نبض دیکھی تو انتقال کا یقین ہوا رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب ۷۹ حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کبار سے تھے آپ واقف اسرار حضرت جنید اور مطیع حضرت داؤد طائی رحمہا اللہ کے تھے آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین بیس برس سے میرا یہ حال ہی کہ جس کھانے کا خیال کرتا ہون فورًا ملتا ہی اور فرمایا ایکبار دوپہر کے وقت بغداد کے بازار مین مجھے پیاس معلوم ہوئی ایک گھر سے پانی مانگا لڑکا پانی لایا مین نے پی لیا اُسنے کہا دیکھو صوفی نے دن کو پانی پی لیا اُس روز سے کبھی مین نے پانی دنکو نہین پیا۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپسے پوچھا آپکا کیا حال ہی آپنے فرمایا جسکا دین خواہش اور ہمت دنیا رہو اُسکا کیا حال پوچھتے ہو حال اُنکا اچھا ہوتا ہی جو نکوکار گوشہ نشین عارف پرہیزگار رہون اور فرمایا سب سے پہلے اللہ نے بندے پر معرفت فرض کی جیسے یہ قول خدا ہی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر عبادت کیلیے اور فرمایا اللہ نے سوا اپنی ذات کے ہر چیز کو دوسری چیز مین پوشیدہ کیا ہی اور فرمایا حاضر تین ہین ایک شاہد وعید یہ ہمیشہ ہیبت مین رہتا ہی دوسرے شاہد وعدہ یہ ہمیشہ غیبت مین رہتا ہی تیسرے شاہد حق یہ ہمیشہ خوشی مین رہتا ہی اور فرمایا اللہ نے تجھے قول و فعل عطا کیا یہ سعادت تھی جب قول لے اور فعل نہ لے تو نعمت ہی اور جب فعل لے اور قول چھوڑ دے تو مصیبت ہی اور جب قول اور فعل دونون لیلے تو آفت ہی اور فرمایا سوا صوفیوں کے ہر جماعت کے ساتھ پل صراط پر گذرنا آسان ہی کیونکہ سب ظاہر شرع کے مطابق اور انسے شرع باطن کے مطابق باز پرس ہوگی لوگون نے پوچھا آداب سفر کیا ہین۔ آپنے فرمایا مسافر کو کوئی خطرہ چلنے سے باز نرکھے اور کہین آرام نکرے اور جہان دل کو آرام پکڑا جھلوگہ وہی اُسکا مقام ہی اور فرمایا آرام پکڑو بساط پر

اور پرہیز کرو خوشی سے اور صبر کرو تکلیف پر اور فرمایا تعلق کرنا فقر اور افتقار کے ساتھ
ثابت قدم رہنا بخشش اور ایثار پر ترک کرنا اعراض اور اختیار کا بنا تصوف کی ہی اور
فرمایا افعال حسنہ پر ثابت قدمی تصوف ہی اور فرمایا محبت الٰہی مین فنا ہو جانیکو توحید
کہتی ہین اور فرمایا توحید آثار بشری کا مٹانا اور تجرید اپنے آپکو گم کرنا ہی اور فرمایا عارف
کا دل مثل آئینہ کے ہوتا ہی اور ہمیشہ اسمین جمال الٰہی نظر آیا کرتا ہی اور فرمایا حقائق علم
کے نزدیک ہین اور فرمایا علامت قرب یہ ہی کہ ماسوی اللہ سے وحشت پیدا ہو اور
فرمایا صوفی جبتک حق سے بھاگے اچھا ہی اور فرمایا ہمت محبت سے حاصل ہوتی ہے اور
فرمایا محبت وفا ہی وصال کے ساتھ اور ہمت ہے طلب وصال کیساتھ اور فرمایا یقین
مشاہدہ ہی اور فرمایا فقیر وہ ہی کہ نفس کی مخالفت کرے اور اسرار الٰہی ظاہر نکرے اور
فرمایا حکایت کو ترک کرنا صبر ہے اور خدمت سے باز نہ رہنا شکر ہی اور فرمایا توبہ سے
توبہ کرنا توبہ ہے اور فرمایا اللہ کے سامنے اپنے آپکو ذلیل جاننا تواضع ہی اور فرمایا
حقیقی شہوت وہ ہی کہ سوائے اعمال صالحہ کے کسی وقت ظاہر نہو اور فرمایا لحاظات
راحت اور خطرات امانت در اشارت بشارت ہین اور فرمایا دم مارنا اشارات مین حرام
اور خطرات اور مکاشفات اور معائنات مین مباح ہی اور فرمایا ترک دنیا کا نام زہد
اور فرمایا خائف وہ ہی جو غیر حد سے نہ ڈرے ہی اور فرمایا رضا اسکا نام ہی کہ اگر دوزخ
کے داہنی ہاتھ پر رکھی جاے تو یہ کہے کہ بائین ہاتھ کو چاہیے اور فرمایا خوشی سی اتباع احکا
الٰہی کرنا رضا ہی اور فرمایا اخلاص عمل مین یہ ہی کہ اسکے عوض مین دونو جہانکی امید نہ ر
نقل کیا ہی کہ حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ آپسے وصیت کے طالب ہو
آپنے فرمایا اللہ کی راہ مین جان کو نثار کردے اگر یہ نہو سکے تو اقوال صوفیہ پر عمل ک
نقل کیا ہی کہ آخر عمر مین آپنے دنیاداروں کا لباس اختیار کیا اور منصب قضا
ذمہ لیا اس سے غرض یہ تھی کہ خود لوگون کے سپر بن جادین حضرت جنید رحمۃ اللہ

نے فرمایا ہی ہلوگ فارغ مشغول ہین اور ۔ دوم رحمۃ اللہ علیہ مشغول فارغ ہین رحمۃ اللہ علیہما

باب حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ سلطان واقفان تجرید برہان صاحبان توحید تھے حضرت ابو سعید حرار رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے اوصاف مین بہت کچھ کہا ہی بلکہ وہ سوا آپکے کسیکو صوفی ہی نہین سمجتے تھے آپ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے اعلی مریدون مین سے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار لوگون نے آپکو روتے دیکھکر سبب پوچھا آپنے فرمایا لڑکپن مین مینے ایک شخص کا کبوتر پکڑ لیا گو اُسکے عوض مین اُسکے مالک کو ہزار درم دیچکا ہون مگر پھر بھی یہ خیال آگیا کہ خدا جانی اُسکی سزا مجھے کیا ملے کسینے آپسے پوچھا آپ روزانہ کتنا قرآن پڑھتی ہین آپنے فرمایا چودہ برس پہلے مین ایک قرآن روز پڑھا کرتا تھا مگر اب چودہ برس ہوے کہ مینے قرآن شروع کیا ہی اور ابتک سورہ انفال تک پہونچا ہون یعنی اس سے پہلے مین غفلت سے پڑھتا تھا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے دس صاحبزادے تھے ایکبار سفر مین چورون نے انھین گرفتار کر لیا اور آپکے سامنے ایک ایک کو قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نو صاحبزادے قتل ہوگئے اور آپ آسمان کی طرف دیکھکر ہنسا کیے جب دسوان قتل ہونے لگا تو اُسنے کہا ای اب افسوس ہی کہ آپ ہنس رہے ہین اور کچھ تدارک نہین کرتے آپنے فرمایا ہر کام کا فاعل حقیقی اللہ ہوتا ہے اور وہ اپنی مصلحت کی موافق کرتا ہی بندے کو مجال چون وچرا کی نہین ہی چور پر ایک حالت طاری ہوئی اُسنے کہا پہلے ہی سے آپنے یہ کیون نہ کہدیا کہ کوئی لڑکا آپکا مارا نہ جاتا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اغنیا مرتبہ مین فقرا سے زائد ہین کیونکہ قیامت مین اُنسے حساب لیا جائیگا اور حساب لینا گویا محل عتاب مین بیواسطہ کلام کرنا ہی اور عتاب دوست کا حساب سے فاضلتر ہے اُنھون نے کہا فقرا مرتبہ مین اغنیا سے زائد ہین کیونکہ فقرا سے عذر چاہین گے اور عذر حساب سے فاضلتر ہی اس مقام پر ایک لطیفہ حضرت شیخ علی بن عثمان

Marfat.com

جلالی رحۃ نے فرمایا وہ یہ ہی کہ محبت کی تحقیق مین عذر بیگانگی کا ہونا ہی اور عتاب مخالفت پر دوست کے ہوتا ہی اور عذر سبب تقصیر اور کوتاہی کا ہی حضرت مصنف رح فرماتے ہین عتاب مین شر بندہ کا ثابت ہوتا ہی کیونکہ اللہ نے بندیکو غنی بنایا اور بندہ اپنے نفس کے شر سے فضول مین مشغول ہوا اسلیے عتاب مین گرفتار ہوا لیکن فقر مین شر اسکی جانب سے ہوتا ہی کہ اسنے بندے کو فقر عطا کیا جسکی وجہ سے بندے نے تکلیفین پائین پس اسکو عذر چاہنا چاہیے اور عذر حق کیطرف سے ہونا چاہیے کہ عوض تمام چیزونکا ہی جو فقیر زیادہ ہوتا ہی اسے قرب اللہ حاصل ہوتا ہی یہی مطلب اس آیت کا ہی انتم الفقراء الی اللہ ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم جو زائد توانگر ہوتا ہی زائد دور ہوتا ہی اسلیے کہ جو درویش توانگر کا ادب کرتا ہی ایک تہائی دین اسکا کم ہو جاتا ہی پس معلوم ہوا کہ توانگر کا دین مغرور توانگری ہی اسکا حال سوا اللہ کے کون جان سکتا ہی درحقیقت غنی مثل مردونکے مین ایاکم و مجالسۃ الموتی یعنی مردونکی صحبت سے پرہیز کرو انھین توانگرونکے حق مین وارد ہی اور وہ یہی ہین کہ پانسو برس کے بعد درویشونکی طرف اللہ کی راہ یاد دینگے پس ظاہر ہی کہ وہ عتاب جسکا انتظار پانچسو برس کرنا پڑے اس عذر سے کہ اسکے اہل پانچسو برس سے غرق وصل ہون کب بہتر ہو سکتا ہی اور غور کرنا چاہیے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنے اہل وعیال کیلیے فقر ہی کو پسند فرمایا اور غیرونکو اپنی عطا سے بالدار بنا دیا پس معلوم ہوا کہ توانگر رتبہ مین درویش سے زائد نہین ہو سکتا

نقل کیا ہی کہ بعض لوگون نے اعتراضا آپسے پوچھا کہ صوفیہ نے وہ الفاظ استعمال کرنا کیون اختیار کیے جس سے دوسرونکو حیرت ہو آپنے فرمایا صوفی نہین چاہتے تھے کہ انکو سوا صوفی کے کوئی جانے اسلیے عوام کے الفاظ بھی نہین بولتے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا اچھا علم اور اچھا عمل وہ تھا جو اگلون نے حاصل کیا اور اسپر کاربند ہوئے اور فرمایا اسرار کو علم کے میدان مین ڈھونڈو پھر حکمت کی میدان مین پھر توحید کے میدان مین ڈھونڈو اگر کہین نہ ملے تو آرزو کو منقطع کردو اور فرمایا بزرگترین دعوی وہ ہی کہ دعوی کرے خدا تعالی مین اور اشارہ کرے اسکی طرف یا کلام کہے اسی سے اور قدم رکھے درمیان انبساط کے یہ سب باتین

Marfat.com

کا ذبون کی ہین اور فرمایا صفات پر عمل کرنا رجوع کرنیسے اچھا ہی اور فرمایا ہر علم کیلیے ایک بیان ہی اور ہر بیان کیلیے ایک زبان ہی اور ہر زبان کے لیے ایک عبادت ہی اور ہر عبادت کیلیے ایک طریقہ ہی اور طریقے کیلیے ایک گروہ ہی جو شخص اسکی تمیز کر سکتا ہو اُسیکو کلام کرنا زیبا ہی اور فرمایا مطیع سنت کو نور معرفت حاصل ہوتا ہی اور فرمایا کوئی مقام قرآن اور حدیث سے برتر نہین ہی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی کرنا بڑی غفلت ہی اور فرمایا بندہ مقہور اور عمل مقدور ہے اور ان دونو نکے درمیان بندہ مجبور نہین ہی اور فرمایا اتباع نفس نکر اور فرمایا مسلمان کی فائدے کی کوشش کرنیوالا کو منافق ہی کیون نہو ساٹھ برس کی عبادت کرنیوالی سے زائد ثواب پاتا ہی اور فرمایا خدا کے سوا جو کوئی کسی دوسری چیز سے آرام پاتا ہی آخرکار وہی چیز اُسکے لیے آفت ہو جاتی ہے اور فرمایا وہ گناہ بہترین گناہون مین سے ہی جسکے بعد توبہ کرے اور بدترین طاعت وہ ہی جسمین خود بینی پیدا ہو اور فرمایا اسباب پر بھروسہ کرنیسے غرور پیدا ہوتا ہی اور فرمایا باطن جاے نظر حق اور ظاہر جاے نظر خلق ہی اور فرمایا صاحب ہمت واصل حق ہوتا ہی اور فرمایا روپیہ کا طالب دنیا کا شیفتہ ہوتا ہی اور فرمایا دنیا آخرت سی باز رکھتی ہے اور فرمایا دنیا بعض کیلیے سرا اور بعض کیلیے تجارت گاہ ہی جس مین عزت اور غلبہ دونون حاصل ہون اور بعض کیلیے مکتب بعض کیلیے محفل بعض کیلیے مقام عیش ہی پس ہر ایک کو موافق اپنی ہمت کے دنیا کے ساتھ دلبستگی ہوتی ہی اور فرمایا دل اور روح اور نفس کیلیے ایک ایک شہوت ہے شہوتِ روح قربِ خدا اور شہوتِ دل مشاہدہ اور شہوتِ نفس راحت دنیا ہے اور فرمایا نفس کی سرشت بی ادبی پر ہی اور بندہ حکم کیا گیا ہے کہ نفس کو ادب کے ساتھ رکھے اور فرمایا خواہش نفس اور اتباعِ نفس اور عوضِ عبادت کی طلب اللہ کو دشمن بنا دیتی ہے اور فرمایا مومن کی غذا عبادت آلہی اور منافق کی غذا کھانا پینا ہی اور فرمایا انصاف درمیان خدا اور بندے کی استعانت اور جہد اور ادب ہے استعانت یعنے اللہ سی مدد چاہنا جہد یعنی عبادتمین کوشش کرنا ادب یعنی بندگی کا حق ادا کرنا فرمایا ادب والے صالحین پانیوالا اپنا کرامت پاتا ہی اور

ادب صدیقین پانیوالا انبساط انس پاتا ہی اور فرمایا بی ادب نیکیوں سے محروم رہتا ہے
اور فرمایا ادب قرب ادب بعد سے سخت تر ہی کیونکہ اللہ جہال کے گناہ کبیر معاف کریگا
اور عارف سے صغیرہ کی باز پرس کریگا اور فرمایا مطیع نفس قرب آلہی حاصل نہین کرسکتا اور
فرمایا مین آگ مین جلنے سے نہین ڈرتا بلکہ اللہ کی بے توجہی سے خوف کرتا ہون اور
فرمایا ہلاکت اولیا لحظات قلوب پر اور ہلاکت عارف اشارات کے خطرات پر اور ہلاکت
موحدان حقیقت کے اشارات پر ہے اور فرمایا موحد چار قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ وقت
اور حالت مین نظر کرتے ہین دوسرے وہ کہ عاقبت مین نظر کرتے ہین تیسرے وہ
کہ حقائق مین نظر کرتے ہین چوتھے وہ کہ سابقت یعنی سابق ہونے مین نظر کرتے ہین اور
فرمایا رسولونکا ادنی مرتبہ اعلی مرتبہ انبیا کا ہی اور ادنی مرتبہ انبیا کا صدیقونکا اعلی مرتبہ ہی اور ادنی مرتبہ صدیقونکا
اعلی مرتبہ شہدا کا ہی اور فرمایا ادنی مرتبہ رسولونکا اعلی مرتبہ شہدا کا ہی اور ادنا مرتبہ شہدا کا ہی اور اعلی مرتبہ صلحا
کا اور ادنی مرتبہ صلحا کا اعلی مرتبہ مومنین کا ہی اور فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہین جنکا اتصال اُسکے
ساتھ ہے اور اُنکی آنکھین ابد تک اُسی سے روشن ہین اور اُنکی زندگی اُوسی سے
ہے اور صفائی یقین اور نظر دائمی کی وجہ سے انھین اتصال حاصل ہوتا ہے
ابد تک اُنکو موت نہین کیونکہ وہ اُسکی ذات سے زندہ رہتے ہین اور فرمایا جس بندی
کو کشف ربوبیت ہوتا ہی وہ خود گم ہوجاتا ہی اور فرمایا اولیا پر غیرت فرض ہے پھر
فرمایا کیا اچھی ہے وہ غیرت جو محبت اور ہمنشینی کے وقت ہو اور فرمایا صاحب غیرت
کا حال اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے قتل کرنے والے کو ثواب ہوتا ہی اسلیے کہ وہ بسبب
قتل کے غیبت سے نجات پاجاتا ہی اور فرمایا ہمت وہ ہی جو کار دنیا مین نہو اور فرمایا
زندگی محبت کی دل سے اور مشتاق کی رونے سے اور عارف کی ذکر سے اور موحد کی
زبان سے اور صاحب تعظیم کی نفس سے اور صاحب ہمت کی ترک نفس سے ہی اور یہ زندگی

Marfat.com

جلنا اور غرق ہو جانا ہی حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ زندگی موحد کی زبان سے کیونکر ہے تو اسکا جواب یہ ہی کہ موحد کا باطن توحید سے معمور ہوتا ہی اور اسکو ذرے کے برابر باطن کی خبر نہین ہوتی بجز زبان ہلانیکے جیسا کہ حضرت بایزید کا قول ہی کہ مین تیس برس سے بایزید کو تلاش کر رہا ہون مگر اُسکا پتہ نہین پاتا اور زندگی صاحب تنظیم کی نفس سے اسطرح ہوتی ہی کہ اُسکی زبان بیکار ہو جاتی ہی صرف دم باقی رہتا ہی اور زندگی صاحب ہمت کی اُسکے نفس سے علیحدگی ہوتی ہی اور اگر اُس ہیبت مین دم مارے ہلاک ہو جاے جیسا کہ حدیث مین وارد ہی لی مع اللہ وقت مجھے اللہ کی ساتھ ایک وقت حاصل ہی یعنی مجھے اللہ کے ساتھ ایسا وقت حاصل ہی کہ اسمین نہ مین ہوتا ہون نہ جبریل اور فرمایا علم کی چار قسمین ہین علم معرفت علم عبادت علم عبودیت علم خدمت اور فرمایا حقیقت اسم بندہ ہی اور ہر بندے کیلیے ایک حقیقت ہی اور ہر حقیقت کی لیے ایک حق ہی اور ہر حق کیلیے ایک حق ہی اور فرمایا حقیقت توحید نشان توحید ہی اور فرمایا صدق توحید یہ ہی کہ ایک ہی پر قائم ہووے اور فرمایا محبت دوامی عتاب ہی اور فرمایا جب محب مملکت کا دعوی کرتا ہی محبت سے دور ہو جاتا ہی اور فرمایا وجد صفت سے علیحدگی کا نام ہی اور فرمایا جو وجد تجھے یاد رہے وجد نہین ہے اور فرمایا فقدان نبوت حجاب کا اُٹھنا ہی اور فرمایا علم ہیبت اور حیا کا نام ہی اور فرمایا جسکی توبہ عمل سے مدت ہی وہ مقبول ہی اور فرمایا عقل عبودیت کا آلہ ہی نہ آلہ ربوبیت پر بلندی پانیکا اور فرمایا متوکل وہ ہی جو خدا پر توکل کرے اور فرمایا خدا پر توکل کرنا نیک التجا ہی اور فرمایا صدق خدا کے ساتھ محتاجی ہی اور فرمایا توکل اسلیے کہتے ہین کہ جب تو فاقے سے ہو تو سبب کیطرف نہ دیکھے اور فرمایا معرفت کی تین رکن ہین ہیبت حیا اُنس اور فرمایا اللہ کی قدیم اختیار مین دل کا نظر کرنا رضا ہی اور فرمایا حیا یہ ہی کہ جو ملے سمجھے کہ میری لیے یہی بہتر تھا اور فرمایا آفتون سے خالی ہونیکو اخلاص کہتے ہین اور فرمایا تواضع مقبول حق ہی

Marfat.com

اور فرمایا تقوے کے لیے ایک ظاہر ہی اور ایک باطن ظاہر حدونکا نگاہ رکھنا ہی اور باطن نیت اور اخلاص ہی اور فرمایا ابتدا تقوی کی معرفت اور انتہا توحید ہے اور فرمایا جس اللہ نے نیک کہا ہی اسپر ثابت قدم رہنا ادب ہی اور فرمایا ہر وقت کا مراقبہ تمام عبادتونسے اچھا ہی اور فرمایا دلکا جلنا جگر کا ٹکڑے ہونا شوق ہی اور فرمایا محبت شوق سے برتر ہے کیونکہ شوق محبت ہی سے پیدا ہوتا ہی اور فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی خطا پر سوا سونے چاندی کے تمام چیزین روئین اللہ تعالی نے انسے پوچھا تمکو رونا کیون نہ آیا اُنھون نے کہا تیری نافرمانی کرنے والے پر ہم نہ روئینگے اللہ نے انکو تمام چیزونکی قیمت مقرر کر دیا دیکھلو کہ روپیہ اور اشرفی ہی سے سب چیزین خریدی جاتی ہین اور فرمایا گوشہ نشینی سے یہ اچھا ہی کہ ظاہر مین خلق سے اور باطن مین خالق سے ملا رہے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے اپنے مریدون سے پوچھا انسان کا مرتبہ کس چیز سے بلند ہوتا ہی کسینے کہا ہمیشہ روزہ رکھنے سے کسی نے کہا ہمیشہ نماز پڑھنے سے کسی نے کہا ہمیشہ مجاہدہ کرنے سے کسی نے کہا خیرات کرنے سے آپ نے فرمایا یہ نہین ہے۔ بلکہ اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہی جسکے عادات اچھے ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے اپنے مریدون کے سامنے پاؤن پھیلا کر فرمایا ترک ادب درمیان اہل ادب ہے جیسے کہ ایکبار حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیتہ والثنا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے پاؤن پھیلاے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ بہت صفائی تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپنے پاؤن سمیٹ لیے۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپکو زندیق سمجھکر خلیفہ سے کہا علی بن عیسی وزیر خلیفہ نے آپ کو بلا کر بے ادبانہ گفتگو کی اور آپکے پاؤنسے موزے اتروا کر اُسی سے آپکو مارنا شروع کیا آپ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو وزیر کیلیے بد دعا کی قطع اللہ یدیک و رجلیک اللہ تیرے ہاتھ پاؤن کاٹے اسکے بعد آپنے انتقال فرمایا تھوڑے دنون کے بعد خلیفہ کو

Marfat.com

وزیر پر غصہ آیا اور اُسکے ہاتھ پانوُن کٹوا ڈالے بعض صوفیہ کہتے ہین کہ آپکو اُسکے لیے بددعا نکرنا چاہیے تھی بلکہ نیک دعا کرتے بعض نے جواب دیا ہی کہ آپنے اسلیے بددعا کی کہ سپاہیون کے حق مین ظالم تھا بعض کہتے ہین کہ قضا و قدر کی آپنے مطابقت فرمائی کیونکہ یونہی ہونا تھا حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ آپنے در اصل اُسکے لیے نیک ہی دعا کی کیونکہ اُسے درجۂ شہادت ملا اور خواری دنیا سے نجات حاصل ہوئی دوسرے عذاب دنیا بمقابلہ عذاب آخرت کے کچھ بھی نہین ہی آپکی دعا کی بدولت اُسے یہین سزا مل گئی اور عذاب اخروی سے محفوظ رہا رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۰۱ حضرت ابراہیم بن داؤد رقی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابراہیم بن داؤد رقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ریاضت و کرامت تھے اور حضرت جنید کے ہمعصر اور بزرگان شام سے تھے آپ طویل العمر ہوے اور آپ حضرت ابن عطا اور حضرت عبداللہ بن جلا رحمہما اللہ کے یارون مین سے تھے۔

نقل کیا ہی کہ ایک درویش کی گدڑی مین آپکے خرقہ کا ٹکڑا اٹکا ہوا تھا ایکبار وہ جنگل مین تھا شیر اسپر جھپٹا جب قریب آیا تو گردن اُسکے قدمونپر جھکا دی پھر چپکا چلا گیا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا خلق کو ثابت کرنا معرفت ہی سوا اُن اُن چیزون کے کہ انسان کا وہم اُن تک پہونچتا ہی اور فرمایا قدرت ظاہر ہی اور آنکھین کھلی ہین لیکن بصارت کم ہی اور فرمایا اللہ کی دوستی کا نشان طاعت اور عبادت کی زیادتی اور اتباع سنت ہی اور فرمایا مخلوق مین ضعیف تر وہ ہی کہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے عاجز ہو اور قوی تر وہ ہی جو اسکے ترک پر قادر ہو اور فرمایا ہر شخص کا مرتبہ ہمت کے موافق ہوتا ہی اگر ہمت دنیا مین مصروف ہی تو ہیقدر ہی اور اگر اُسکی ہمت اللہ کی ضامن ہی یعنی اللہ تو ممکن ہی کہ کامل ہوکر مراتب اعلی حاصل کرلے اور فرمایا جو سوال نکرے وہ راضی برضا ہی

Marfat.com

اور فرمایا زیادہ دعا کرنا رضا کے خلاف ہی اور فرمایا اللہ کے وعدہ پر راضی ہونیکو
توکل کہتے ہین اور فرمایا مقدر ہین جو ہی بے کوشش ملیگا اور کوشش سے زائد
نہین ہو سکتا اور فرمایا درویشونکی کفایت توکل پر ہی اور توانگرونکی کفایت مال پر
ہی اور فرمایا درویش اسوقت ادب سے واقف ہوتا ہی جب حقیقت سے علم کیطرف رجوع
کرے اور فرمایا جبتک تجھے خطرہ ہو قرب آلہی حاصل نہین کرسکتا اور فرمایا ...واحد کی
اور کسی کو باعث عزت سمجھنے والا ذلیل ہی اور فرمایا مجھے دنیا مین دو چیزین پسند ہین
ایک صحبت فقرا دوسرے حرمت اولیا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۵۵ حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد زاہد متقی پرہیزگار تھے آپ
بہت مشائخ کبار کو دیکھا ہی آپ بالکل تارک الدنیا تھے۔
نقل کیا ہی کہ آپکو ستر ہزار درہم میراث مین ملے تھے لیکن اپنی ذات پر آپنے ادنی
صرف نہین کیا بلکہ کھجور کے پتے چنکر فروخت کرتے اور اسی کو اپنے صرف مین لا
آپنے چالیس برس تک پرانا خرقہ نہین اتارا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا کہ مین نے سنا ہی
اپنا دین دو حبہ زر کی عوض مین بیچ ڈالا اور وہ یہ ہی کہ ایکبار تم کچھ خریدتے تھے اور مالک
جو قیمت بتائی تمنے اسکے پانچ حصے کم کرکے قیمت لگائی چونکہ بیچنے والا تمھین نیک
جانتا تھا اسنے کم قیمت پر وہ چیز صرف تمھارے لحاظ سے دیدی حضرت مصنف رحمۃ ال
فرماتے ہین یہ حکایت دوسری کتابون مین اسکے برعکس ہی لیکن مین نے کتب معتبرہ مین
پایا اور یہی حضرت یوسف اسباط نے حضرت حذیفہ مرعشی کو لکھا افضائل کیگ
دوست رکھنے والا فریب مین ہی اور فرمایا جو کوئی دنیا کمانیکے لیے قرآن پڑھتا ہی د

Marfat.com

ساتھ استہزا کرنیوالا ہی اور فرمایا ایک رات صدق سے عبادت کرنا جہاد کی ثواب کر زائد ہی اور یہ بھی لکھا کہ اللہ کے ساتھ تقوی کرو اور مراقبہ کرو جسے کوئی نہ دیکھے اور فرمایا تواضع یہ ہی کہ سب کو اپنے سے بہتر جانو تھوڑے تقوی کی جزا اعمال کثیرہ کے برابر اور تھوڑی تواضع کی جزا مجاہدہ کثیر کے برابر ہی اور فرمایا متواضع وہ ہی جو احکام شرع کی پابندی کرے اور خلق کے ساتھ نرمی کرے اور اپنی سے زائد مرتبہ والے کی عزت کرے اور نقصان کی برداشت کرے اور جو خدا دے اسپر شکر کرے اور غصہ نکرے اور امیر سے تکبر کرے اور اللہ کی یاد مین رہے اور فرمایا توبہ کے دس مقام ہین جہال سے دور رہنا اور منہیات سے بچنا اور متکبر سے نہ ملنا اور متواضع کی صحبت اختیار کرنا اور نیکون سے ملنا اور توبہ پر ہمیشگی کرنا اور بعد توبہ کے گناہ نہ کرنا اور حقوق ادا کرنا اور غنیمت طلب کرنا اور قوت زائل کرنا اور فرمایا زہد کی دس علامتین ہین موجود کا ترک کرنا اور آرزوی مفقود کا ترک کرنا اور خدمت مقررہ بجالانا اور خیرات کرنا اور صفای باطن حاصل کرنا اور عزیز کی ساتھ معزز ہونا اور احترام شفق کرنا اور مباح مین زہد کرنا اور منافع آخرت طلب کرنا اور آسائش مین کمی کرنا اور فرمایا ورع کی دس علامتین ہین متشابہات مین غور کرنا اور شبہات سے باہر آنا اور نیک و بد مین جستجو کرنا اور فکر سے الگ رہنا اور نفع و نقصان کا خیال رکھنا اور رضاے حق پر مداومت کرنا اور حفاظت امانت کرنا اور آفات دنیا سے روگردانی کرنا اور طریق آفات سے دور رہنا اور فخر ترک کرنا اور فرمایا صبر کی دس علامتین ہین حبس نفس کرنا اور درس کا منضبط کرنا اور التماس طلب کرنا اور بے صبری ترک کرنا اور تقوی کی قدرت چاہنا اور عبادت کی حفاظت کرنا اور واجبات کو حدتک پہنچانا اور معاملہ مین سچائی کرنا اور مجاہدہ مین طویل قیام کرنا اور گناہونکی اصلاح کرنا اور فرمایا کوئی چیز شہوت کو محو نہین کرتی مگر وہ خوف جو مرد کو آمادہ کرتا ہی یا وہ شوق کہ مرد کو بے آرام کرتا ہی اور فرمایا مراقبہ کی چھ علامتین ہین

اللہ کی پسندیدہ شے کو پسند کرنا اور اللہ کے ساتھ نیک ارادہ کرنا اور کمی اور زیادتی کو اُسکی جانب سے سمجھنا اور اللہ کے ساتھ آرام پکڑنا اور خلق سے جدا ہونا اور اللہ کی محبت کرنا اور فرمایا صادق کی چھ علامتین ہین دل کو ساتھ زبان کے ٹھیک رکھنا اور قول کو ساتھ فعل کے باور رکھنا اور طلب تعریف نکرنا اور ریاست کو اختیار نکرنا اور آخرت کو دنیا سے پسند کرنا اور نفس کی مخالفت کرنا اور فرمایا توکل کی دس علامتین ہین آرام پانا اُس چیز کے ساتھ کہ اللہ نے اُسکی ضمان کی ہے اور جو کچھ ملے اُسپر شکر کرنا اور بلا پر صبر کرنا اور کون کے درمیان الفت حاصل کرنا اور بندون کی طرح بسر کرنا اور تکیہ غم کرنا اور ترک اختیار کرنا اور خلائق سے نا اُمید ہونا اور حقائق مین داخل ہونا اور دقائق حاصل کرنا اور فرمایا عمل کرو یہ سمجھکر کہ بغیر اس عمل کے مجھے نجات حاصل ہی نہین ہوسکتی اور توکل کرو یہ سمجھکر کہ قسمت سے زائد نہین ملسکتا اور فرمایا انس کی پانچ علامتین ہین گوشہ نشینی دائمی اختیار کرنا خلق سے گھبرانا خالق کی یاد کرنا مجاہدہ مین راحت پانا بندگی کرنا اور فرمایا حیا کی علامت انقباض اور بستگی دل کی ہے بسبب عظمت آلہی کے اور بات کہنے کا انجام پہلے سے سوچ لینا اور گناہ سے بچنا اور ایسی چیزین جنمین غور کرنے سے شرمندگی حاصل ہو غور نکرنا اور زبان سے بُری بات نہ کہنا اور کان سے بُری بات نہ سننا اور زنا سے بچنا اور حلال روزی کھانا اور دنیا کو ترک کرنا اور موت کو یاد کرنا اور فرمایا شوق کی پانچ علامتین ہین راحت مین موت کو یاد رکھنا اور خوشی مین زندگی کو دشمن رکھنا اور یاد الٰہی کرنا اور محرومی نعمت پر افسوس کرنا اور تفکر اور مشاہدے کے وقت خوش ہونا اور فرمایا جمع دل کا معرفت مین جمع کرنا ہی اور تفرقہ احوال کا متفرق کرنا ہی اور فرمایا نماز جماعت سے زائد طلب حلال فرض ہے رحمۃ اللہ

باب ۳۵ حضرت ابو یعقوب بن اسحق نہرجوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو یعقوب بن اسحق نہرجوری رحمۃ اللہ علیہ بزرگان دین سے تھے اور کہا گیا

Marfat.com

کہ مثل شیخ صوفیہ مین آپ سب سے زائد نورانی تھے آپنے حضرت عمرو بن عثمان مکے رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی ہی اور برسون حرم مین مجاور رہے اور وہین وفات پائی آپ ہروقت عبادت اور مجاہدہ کیا کرتے تھے ایکبار آپ رو رو کر مناجات کررہے تھے ندا آئی تو بندہ ہی اور بندے کو راحت نہین ہوتی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے کہا میرا دل سخت ہی اکثر صوفیہ نے مجھے روزہ رکھنے اور سفر کرنے کو کہا مین نے کیا مگر کچھ فائدہ نہوا آپنے فرمایا تجھے لازم ہی کہ تنہائی مین گڑگڑا کر عبادت کر اور دعا مانگ اُسنے ایسا ہی کیا دل کی سختی دور ہوگئی ایک شخص نے کہا مجھے نماز مین حلاوت نہین ملتی آپنے فرمایا نماز پڑھتے وقت دل کا خیال نہ کیا کر اُسنے ویسا ہی کیا حلاوت ملنے لگی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے ایک یک چشم کو طواف مین یہ دعا پڑھتے دیکھا مین پناہ ڈھونڈھتا ہون تجھ سے تیرے ساتھ مین نے اُس سے پوچھا طواف مین تو یہ دعا کیون پڑھتا ہی اُسنے کہا مین نے ایک خوبصورت کو دیکھکر کہا کہ یہ اچھا ہی فوراً ہوا کا جھونکا میری آنکھ پر لگا اور جس آنکھ سے مین نے اُسے دیکھا تھا وہ جاتی رہی پھر ایک آواز سنی کہ موافق جرم کے تجھے سزا دیگئی اگر زیادہ جرم کرتا تو زیادہ سزا پاتا اُس دن سے مین ہروقت یہی دعا کیا کرتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا دنیا دریا ہی اور آخرت اُسکا کنارہ ہی اور کشتی تقوی ہی اور سوار مسافر ہی اور فرمایا جو کھانے سے سیر ہوتا ہی درحصل ہمیشہ بھوکا ہی اور جو مال سے توانگر ہی درحصل درویش ہی اور جو خلق سے حاجت طلب کرتا ہی محروم ہی اور جو طالب مدد الٰہی نہین ہوتا ذلیل رہتا ہی اور فرمایا جس نعمت کا شکر کیا جاے وہ زائل نہین ہوتی اور فرمایا جب بندہ یقین کی حقیقت سے کمال کو پہونچا بلا اُسکے نزدیک نعمت اور مصیبت کیسا ہوتی ہی اور فرمایا اصل سیاست کم کھانا کم بولنا کم سونا خواہش ترک کرتا ہی اور

Marfat.com

فرمایا فنا ہو کر بقا حاصل ہوتی ہے اور فرمایا جو بندہ عبودیت مین استعمال علم رضا کا نہین کرتا اور فنا اور بقا مین عبودیت کو قائم نہین رکھتا وہ اپنے دعوے مین جھوٹا ہے اور فرمایا خوشی کی تین قسمین ہین ایک عبادت پر دوسری قرب پر تیسرے اُسکی یاد پر اور جسے یہ خوشیان حاصل ہوتی ہین وہ ہمیشہ عبادت کرتا ہے اور تارک الدنیا ہوتا ہے اور خلق کو بُرا جانتی ہے اور فرمایا سب سے اچھا وہ کام ہے کہ علم سے علاقہ رکھے اور بڑا عارف وہ ہے جو اللہ کے جلال و جمال مین متحیر ہو اور فرمایا قرب الٰہی حاصل نہین ہوتا جبتک عارف تین باتین قطع نکرے علم عمل خلوت یعنی ان تینون مین ان تینون سے جُدا ہو نیوالا قرب الٰہی حاصل کرتا ہے اور فرمایا عارف سوا خدا کے کسیکو نہین دیکھتا اسلیے اُسے تاسف بھی نہین ہوتا اور فرمایا مشاہدۂ ارواح اور مشاہدۂ قلوب تحقیق ہے اور فرمایا جمع عین حق ہے کہ تمامی اشیا اُسپر قائم ہین اور تفرقہ صفت خلق کی ہے باطل ہے یعنے جو کچھ سوا حق کے ہے باطل ہے بہ نسبت حق کے اور فرمایا علم وہ ہے کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسما کی تعلیم فرمائی اور فرمایا متوکل کو بے ذریعہ اللہ سے رزق ملتا ہے اور فرمایا خلق سے رنج و راحت نہ پانے والا متوکل ہے اور فرمایا توکل دراصل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے آتش نمرود مین فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام سے بھی مدد کے طالب نہوئے تو اُنھون نے خود پوچھا کہ آپکی جو خواہش ہو بیان کیجیے آپنے فرمایا مجھے سوا اللہ کے کسی سے خواہش نہین ہے اور فرمایا متوکل کا ایسا مرتبہ ہے کہ اگر آگ پر چلے تو آگ اُسپر اثر نکرے اور فرمایا جاہل سے دور رہنا اور عالم کی صحبت اختیار کرنا اور علم پر عمل کرنا اور اللہ کی عبادت کرنا اسلام کی راہ ہے لوگون نے تصوف کو پوچھا آپنے فرمایا تلك امة قد خلت لها ما كسبت یعنی وہ لوگ گذر گئے اُنھین کے لیے ہوا جو کچھ اُنھون نے کیا پس آخر مین امانت حضور سے ذرات قلوب کی ہین کیونکہ سبکو اللہ نے خطاب کیا ہے اور وہ سب ذرات کی صورت مین تھے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے الست بربكم قالوا بلى کیا نہین ہون مین تمھارا پروردگار

Marfat.com

روعون نے کہا بیشک تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کبار مین سے تھے اور خود آپ اپنے کو شمعون کذاب کہتے تھے آپ حضرت سری سقطیؒ کے صحبت یافتہ اور حضرت جنیدؒ کے ہمعصر تھے اکثر صوفیہ نے آپکے کمال ذاتی کیوجہ سے آپکی معرفت کو محبت پر مقدم رکھا ہے آپکا مقولہ ہے کہ محبت اصل او راہ حق کا قانون ہے اور احوال اور مقامات تمامی جو نسبت سے علاقہ رکھتے ہین محبت کے سامنے ہیچ ہین۔

نقل کیا ہے کہ آپ حج سے واپس آرہے تھے اہل فید کے اصرار سے آپنے وہان وعظ کہا لیکن لوگون پر اثر نہوا آپنے قندیلون کی طرف خطاب کرکے کہا اب مین تمسے محبت کو بیان کرتا ہون پھر بیان شروع کیا تمام قندیلین وجد مین آآکر ایک دوسرے سے لڑکر پاش پاش ہوگئین۔ اور ایکبار اور آپ مسجد مین محبت کا بیان کررہے تھے ایک کبوتر بیقرار ہوکر ہوا سے اتر آیا اور پہلے آپکے سر پر پھر گود مین پھر ہاتھ پر بیٹھا جب اور بیقرار ہوا زمین پر اتر کر حالت اضطراب مین زمین کھودنے لگا یہانتک کہ اُسکی چونچ سے خون بہنے لگا اور اُسی حالت مین مرگیا۔

نقل کیا ہے کہ آپنے بغرض اتباع سنت نکاح کیا ایک لڑکی پیدا ہوئی آپکو اُسکے ساتھ بہت الفت تھی ایکبار آپنے قیامت کو خواب مین دیکھا اور ایک جھنڈا اُس میدان مین مجنون لیے تھا آپ بھی اُسکے سایہ مین کھڑے ہوے فرشتے نے آکر آپکو ہٹانا چاہا آپنے کہا مجھے لوگ سمنون محب کہتے ہین جب مجھے اللہ نے محب مشہور کیا تو کیون تم مقام محب سے مجھے دور کرتے ہو اُنھون نے کہا پہلے تو محب تھا مگر جب سوا اللہ کے تجھے لڑکی کی محبت بھی پیدا ہوئی اُس مرتبہ سے نکل گیا آپنے دعا کی اے اللہ اگر لڑکی مجھے تیری محبت سے جدا کرتی ہے

تو اُسے موت دے فوراً گھر مین غل ہوا آپ جاگ پڑے دریافت سے معلوم ہوا کہ لڑکی کوٹھے پر سے گر کر مر گئی آپنے اللہ کا شکر کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے مناجات مین فرمایا اے اللہ اگر تو تکلیف دیکر مجھے آزمائے تو صابر پائے گا اُسی شب کو کسی مقام پر آپکے شدید درد ہوا مگر آپنے آہ بھی نکی صبح کو آپکے ہمسایہ کے لوگون نے کہا کیا تھا کہ شبکو آپنے اسقدر آہ و فریاد کی آپکو تعجب ہوا اور اصل واقعہ یہ تھا کہ آپکی صورت مین آپکی صورت حال نے فریاد کی تھی اللہ نے آپکو آگاہ کرا دیا کہ خاموشی درصل باطن کی خاموشی ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے یہ بیت پڑھی لیس لی فی ما سواک حظ ٭ فکیف ماشئت فاختبرنی یعنے مجھے سوا تیرے کسی سے آرام نہین ہی اور نہ اور کسی طرف میرا دل مائل ہی جسطرح چاہے امتحان لے۔ فوراً آپکا پیشاب بند ہوگیا آپ مکتب کیطرف جارہے تھے لڑکونسے کہا دعا کرو کہ اللہ جھوٹے شخص کو شفا دے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو محمد مغازلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین آپکے ساتھ بغداد مین تھا کسی نے چالیس ہزار درم فقرا کو تقسیم کیے مگر ہم دونون کو کچھ نہین دیا اس شکر مین آپنے چالیس ہزار رکعت نماز ادا کی اور مین نے بھی اُس نماز مین آپکی اقتدا کی۔

نقل کیا ہی کہ غلام خلیل نے اپنے کو صوفی مشہور کیا تھا اور ہمیشہ خلیفہ کے سامنے صوفیون کی مذمت اس غرض سے کیا کرتا تھا کہ لوگ سب سے بدظن ہو کر میرے معتقد ہو جائین جب آپکا شہرہ ہوا تو ایک عورت نے آپسے نکاح کی درخواست کی آپ نے قبول نکی وہ عورت حضرت جنید کے پاس گئی تاکہ وہ سفارش کردین وہانسے بھی نکلوائی گئی پھر اُسنے غلام خلیل کے پاس آکر حضرت سمنون پر زنا کی تہمت لگائی وہ تو آپکی ذلت کی فکر ہی مین تھا بہت خوش ہوا اور خلیفہ کو برہم کر کے آپکے قتل کا حکم کرا لیا جب دربار مین آپ اور جلاد دونون آئے خلیفہ نے ارادہ حکم قتل دینے کا کیا مگر قدرت خدا سے

Marfat.com

زبان بند ہوگئی اوس دن سے قتل ملتوی رہا شب کو خلیفہ نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی اگر تو نے دشمنون کو قتل کیا تو تمام ملک برباد ہوجائیگا صبح کو اُسنے آپ کو بلاکر عذر چاہا اور عزت سے آپکو رخصت کیا غلام خلیل کو اسکا بیحد صدمہ ہوا اور خیال فاسد کیوجہ سے جذام مین بتلا ہوا کسی نے ایک صوفی کے سامنے بیان کیا کہ غلام خلیل کو جذام ہوگیا ہی اُنھون نے کہا کسی صوفی کی بددعا کا اثر ہی وہ صوفیون کو ایذا دیا کرتا تھا اُسکا بدلہ ملا ہی ایک شخص نے غلام خلیل سے کہا کہ فلان صوفی کہتے ہین کہ تو صوفیون کو تکلیف دیا کرتا ہی یہ مرض کسی صوفی کی بددعا سے ہوا ہی اُسنے اپنے فعل سے توبہ کی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی کہ محبت ذکر دائمی کا نام ہی اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی اللہ کا ذکر زیادہ کرو اور فرمایا محبان حق سے دنیا اور آخرت کو شرف ہی المرء مع من احب حدیث مین وارد ہی یعنی جو شخص جس چیز کو دوست رکھتا ہی اُسکی ساتھ اُسکا حشر ہوگا پس محبان خدا قیامت مین بھی اللہ ہی کے ساتھ ہونگے۔ اور فرمایا اوصاف محبت بیان سے باہر ہین اور فرمایا محب کو بلا مین اللہ نے اسلیے گرفتار کیا ہی کہ ہر شخص اُسکی محبت مین قدم نرکھے اور فرمایا فقیر وہ ہی جو فقر سے ایسا اُنس پکڑے جیسے جاہل مال سے اُنس پکڑتے ہین اور فقیر کو نقد سے ایسی نفرت ہو جیسے جاہل کو فقر سے ہوتی ہی اور فرمایا تصوف یہ ہی کہ کوئی چیز تیری ملک نہو اور نہ تو کسیکی ملک ہو رحمۃ اللہ علیہ

باب ۵۵ حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ صاحب زہد و تقوی تھے آپنے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ کو دیکھا ہی اور حضرت ابو عثمان اور حضرت جنید رحمہما اللہ کی صحبت یافتہ تھے اور شونیزیہ مین آپ رہا کرتے تھے اور بغداد مین وفات پائی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین تیرہ برس تک ہر سال اپنے خیال سے حج کو توکل پر جاتا رہا لیکن غور سے معلوم ہوا کہ ایک بھی ہواے نفس سے خالی نہین تھا پوچھا یہ آپکو کیونکر معلوم ہوا آپنے فرمایا ایکبار میری والدہ نے مجھسے کہا کہ ایک گھڑا پانی بھر لاؤ مجھے اُسوقت پانی لانا گران گذرا اُسیوقت مجھے معلوم ہوا کہ وہ حج بھی نفس کی حرص سے پاک نہ تھی

نقل کیا ہی کہ ایک درویش کہتے ہین مین بغداد مین تھا اور حج کا ارادہ تھا مگر میرے پاس کچھ نہین تھا مین نے خیال کیا کہ حضرت ابو محمد مرتعش رح ادھر آرہے ہین اونکے پاس پندرہ درم ہین وہ اُنسے لیکر کوزہ اور جوتا خرید کے حج کو جاؤنگا فوراً آپ نے مجھے پکارا جب مین باہر گیا تو پندرہ درم دیکر فرمایا لے اور مجھے رنج نہ دے۔

نقل کیا ہی کہ آپ بغداد کے ایک محلہ مین جا رہے تھے اور پیاس معلوم ہوئی ایک مکان سے پانی مانگا وہان سے ایک خوبصورت لڑکی نے آکر آپکو پانی پلایا آپ اسکے حسن پر فریفتہ ہو گئے اور وہین بیٹھے رہے اور اُس لڑکی کے باپ سے اپنا حال بیان کیا چونکہ وہ آپکو جانتا تھا بخوشی اپنی لڑکی کی آپ کے ساتھ شادی کر دی نکاح کی وقت آپ کی گدڑی اتار کے دوسرا لباس عمدہ پہنایا گیا جب آپ خلوت مین بی بی کے پاس گئے تو نماز پڑھنے لگے یکایک آپنے شور مچایا کہ میری گدڑی لاؤ اور یہ لباس اُتارو لوگون نے گدڑی پیش کی آپنے وہ لباس اُتار کر گدڑی پہن لی اور بی بی کو طلاق دیکر باہر تشریف لائے لوگون نے اسکا سبب دریافت کیا آپنے فرمایا نداے غیبی مین نے سنی کہ تونے سوا ہمارے دوسرے کو دیکھا اُسکی سزا مین ہمنے نکوکارون کا ظاہری لباس تجھسے لے لیا اب پھر اگر ایسا کریگا تو لباس باطنی بھی چھین لیا جائیگا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپسے بیان کیا فلان شخص ہوا مین اُڑتا ہی اور پانی پر چلتا ہی آپنے فرمایا ہواے نفس کی مخالفت کرنے والا اُس سے اچھا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپکو کوئی ایسا مرض ہوا جسمین نہانا مہلک تھا لوگون نے آپ سے کہا

Marfat.com

کہ آپ نہانا ترک کرین ورنہ ہلاکی کا خوف ہی اور آپ روز نہانے کے عادی تھے آپ نے فرمایا چاہے جائے یا رہے مین نہانا ترک نکرونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے آخر عشرۂ رمضان مین ایک مسجد مین اعتکاف کیا دو تین روز کے بعد آپ اعتکاف سے نکل آئے لوگون نے سبب پوچھا آپنے فرمایا مین قاریون کی جماعت کو دیکھ نسکا اور انکی عبادت کا مجھ سے معاینہ نہو سکا اور فرمایا جو شخص عمل کو ذریعۂ نجات دوزخ سمجھتا ہی وہ نفس کے فریب مین ہی اور اللہ کے فضل پر اعتماد کرنے والے کیلیے بہشت ہی جیسا اللہ کا قول ہی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا اور فرمایا اسباب پر اعتماد کرنیوالا مسبب الاسباب پر اعتماد نہین کرتا ہی اور فرمایا ترک دنیا اور ترک نفس سے اللہ کی دوستی حاصل ہوتی ہی اور فرمایا ربوبیت کو پہچاننا اور اقرار وحدانیت کرنا اور منہیات سے بچنا اصل توحید ہی اور فرمایا معروف عارف کو خنکار کرتا ہی یعنی اپنا کرکے اسے مراتب عطا کرتا ہی اور فرمایا صبر اور اخلاص سے معاملات درست ہوتے ہین صبر اُسیر اور اخلاص اسمین ہونا چاہی اور فرمایا خدا کو دل دینے والا ساکت اور مخلوق کو دل دینے والا خالق کا منکر ہوتا ہی اور فرمایا حسن خُلق کو تصوف کہتے ہین اور فرمایا اہل تصوف خدا مین غائب ہوجاتے ہین اور فرمایا سب سے اچھا فقیر کا فقیر کے پاس بیٹھنا ہی اور جب فقیر فقیر سے جدا ہوجانے کہ بلا وجہ نہین ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپسے لوگون نے وصیت چاہی آپنے فرمایا مجھ سے بہتر کی صحبت اختیار کرو اور مجھے اپنے سے بہتر کے لیے چھوڑ دو رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے بزرگ مشائخون مین تھے آپنے حضرت ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہی اور حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے مُرید تھے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو عثمان حیری آپکے بڑے معتقد تھے ایکبار آپکو اُنھون نے خط لکھا اور دریافت کیا بدبختی کی کیا علامت ہی آپنے جواب دیا تین چیزین بدبختی کی علامت ہین ایک علم بے عمل دوسرے عمل بے اخلاص تیسرے حرمت نکو کارسے محرومی۔ اُنھون نے فرمایا اگر مجھے قدرت ہوتی تو تمام عمر آپکی خدمت مین صرف کرکے فیوض حاصل کرتا آپکو اہل بلخ نے بہت تکالیف پہونچائے حتی کہ بلخ سے نکال دیا اُسوقت آپنے دعا کی اے اللہ انسے صدق دے اُسکے بعد سے بلخ مین کوئی صدیق نہین ہوا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا صفاے صدر حق الیقین سے حاصل ہوتا ہی اور حق الیقین ایک زندگی ہی کہ اُسکے بعد علم الیقین حاصل ہوتا ہی اور علم الیقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے صفاے صدر حاصل ہوتا ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو بلاسے پاک اور عطاسے الگ ہی اور فرمایا ترک نفس سے راحت ہی اور فرمایا دنیا کی الفت کرنے والا مرید طریقت نہین ہی اور فرمایا چار چیزین اسلام کھو دیتی ہین ایک علم بے عمل دوسرے عمل بے علم تیسرے جسے جانتا اُسے تلاش نکرے چوتھے جو شے علم سیکھنے سے منع ہو اور فرمایا علم مین عین لام میم تین حرف ہین عین سے مراد علم اور لام سے مراد عمل اور میم سے مراد مخلص حق ہی علم اور عمل مین اور فرمایا صاحب معرفت وہ ہی کہ مطیع احکام الٰہی اور پیرو سنت ہو اور فرمایا محبت ایثار ہی اور وہ چار طرح پر ہی ایک ذکر پر ہمیشگی کرنا دوسرے ذکر حق سے انس کرنا تیسرے دنیا سے الگ ہونا چوتھی اسکو اپنے اوپر اُس چیز پر کہ سوا اُسکے ہی اختیار کرنا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی

قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین

یعنی کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمھارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائے ہین اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان

Marfat.com

جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے اور اُسکے رسول سے اور لڑنے سے اُسکی راہ مین
تو راہ دیکھو جبتک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگون کو اور فرمایا
اللہ کے محبون کی یہ علامت ہی کہ اُنکی محبت ایثار کے معنی پر ہو بعد اسکے اُنکا معاملہ
محبت اور ہیبت اور حیا اور تعظیم پر ہو اور فرمایا زاہدون کا ایثار بے نیازی کے وقت اور
جوانمردون کا ایثار حاجت کی وقت ہوتا ہی اور فرمایا زہد ترک دنیا کا نام ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۵۰ حضرت شیخ ابو الحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت شیخ ابو الحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف وکرامت متقی پرہیزگار تھے آپنے
حضرت ابو عثمان اور حضرت ابن عطار اور حضرت حریری اور حضرت ابو عمرو اور حضرت مقفعی
رحمہم اللہ کو دیکھا ہی اور بر سون آپ بوشنج سے باہر عراق مین بسر کرتے رہے جب آپ
بوشنج مین آئے تو وہان لوگون نے آپکو زندیق کہنا شروع کیا مجبوراً آپ نیشاپور مین
جاکر رہے اور تمام عمر وہین بسر فرمائی اور زہد مین مشہور ومعروف ہوے۔
نقل کیا ہی کہ ایک گنوار کا گدھا گم ہوگیا تھا وہ آپکے پاس آیا اور کہنے لگا آپنے
میرا گدھا چرایا ہی بہتر ہی کہ دے دیجیے آپنے بہت کچھ انکار کیا مگر وہ اپنی ہی
اڑائے گیا آخر آپنے دعا کی اے اللہ اس بلا سے مجھے نجات دے فوراً اُسکا گدھا مل گیا
اُس نے معذرت کی اور کہا مین جانتا تھا کہ آپنے گدھا نہین چُرایا ہی لیکن جس طرح
آپ نے اللہ سے دعا کی اور قبول ہو گئی اُسطرح نہ مین دعا کرسکتا تھا اور نہ قبول
ہوسکتی تھی صرف اسی لیے مین نے آپکو الزام لگایا۔
نقل کیا ہی کہ آپ جارہی تھے ایک شخص شرارتاً آپکے گھونسا مارکر چلا گیا جب اُسے
معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابو الحسن ہی تھے آکر آپ سے کہنے لگا مجھ سے غلطی ہوئی معاف
کیجیے آپنے فرمایا اس فعل کا فاعل مین تجھے نہین سمجھتا اور جسے فاعل سمجھتا ہون کس سے

غلطی نہین ہو سکتی تو جا مجھے تجھ سے کچھ ملال نہین اور نہ فاعل حقیقی سے ملال ہو اس لیے کہ مین اسی قابل تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ غسل فرما رہے تھے آپنے خادم سے کہا میرا پیراہن فلان درویش کو دے آ اس نے کہا کہ آپ نہانے سے فراغت کر لیجیے پھر مین دے آؤنگا آپنے فرمایا مین ڈرتا ہون کہ اتنی دیر مین شیطان مجھے فریب دیکر اس خیال کو میرے دل سے دور نکر دے

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا حرام سے بچنا مروت ہی کراماً کاتبین کے ساتھ اور فرمایا سابق مین تصوف تھا مگر نام نہ تھا اب صرف نام ہی تصوف نہین ہی اور فرمایا عمل پر ہمیشگی کرنا تصوف ہی اور فرمایا نیک کام کرنا اور نیک کام سے الفت رکھنا اور نفس کی مخالفت کرنا جوانمردی ہی اور فرمایا اللہ کو بے مثل سمجھنا توحید ہی اور فرمایا جسے کراماً کاتبین نہ لکھ سکین اور شیطان تباہ نہ کر سکے اور خلق اُسپر واقف نہو وہ اخلاص ہی اور فرمایا ایمان کا اول آخر سے ملا ہی اور فرمایا یہ سمجھ لینا کہ رزق مقسوم کم نہین ہو سکتا توکل ہی اور فرمایا جو اپنے آپکو خوار رکھتا ہی اللہ اُسکا مرتبہ بلند کرتا ہی اور جو اپنے آپکو عزیز رکھتا ہی اللہ اُسے ذلیل کرتا ہی اور فرمایا اللہ بندے کو اُسکے فتنے سے نگاہ رکھے۔

نقل کیا ہی کہ آپکے مزار پر آکر ایک درویش نے دنیا طلب کی شب کو آپکو خواب مین دیکھا کہ فرما رہے ہین دنیا طلب کرنا ہی تو سلاطین دنیا کی قبر پر جا اور اگر عقبی مانگنا ہی تو ہماری قبر پر آ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۵۶ حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ صاحب زہد و تقوی تھے آپ کا خلق وسیع تھا اور ریاضت و کرامت آپکی بیحد تھی آپ بڑے صاحب علم اور حکیم امت تھے آپکا مذہب بالکل علم کے مطابق تھا اور آپکو حکمت مین بہت دخل تھا یہانتک کہ لوگ آپ کو

Marfat.com

حکیم الاولیا کہتے تھے اور آپ حضرت ابوتراب نخشبی اور حضرت احمد خضرویہ اور حضرت ابن
جلا رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ تھے اور حضرت یحیی بن معاذ رحمۃ سے آپنے اکثر مباحثہ کیا
ہی آپ خود فرماتے تھے کہ ایکبار مین یحیی سے مناظرہ مین مشغول تھا ایسی بحثیں آ ئی
جس سے وہ متحیر رہ گئے آپکے تصانیف بیشمار ہین کوئی آپ سے مباحثہ نہین کرسکتا تھا
نقل کیا ہی کہ صغر سنی مین آپ اور دو طالب علم اوس امر پر آمادہ ہوے کہ کسی ملک
مین چلکر علم حاصل کرین آپ کی والدہ نے کہا کہ مین ضعیف ہون میری خدمت
کون کرے گا آپنے ارادہ فسخ کردیا اور دونون چلے گئے اور آپ والدہ کی
خدمت مین بسر کرنے لگے ایکبار آپ ایک قبرستان مین رو رہے تھے اور کہتے تھے جب
میرے ساتھی علم حاصل کرکے آئینگے تو مجھے شرمندگی اٹھانا ہوگی حضرت خضر
علیہ السلام آئے اور اُنھون نے کہا تم پریشان نہو روز یہان آیا کرو مین تمھین پڑھاؤنگا
اور انشاء اللہ تم کسی سے نہ ہاروگے سب تم سے ہار جائینگے تین برس تک آپنے
اون سے پڑھکر اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل کرلیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ جن سے مین
پڑھتا ہون وہ خضر علیہ السلام ہین تو آپ کو یقین ہوگیا کہ ایسا استاد کامل مجھے صرف
والدہ کی خدمت کے طفیل مین ملا ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابوبکر وراقؒ کہتے ہین کہ ہفتے مین ایکبار حضرت خضر علیہ السلام
آپ کی ملاقات کو آتے اور دیر تک آپ ان سے مباحث علمی کیا کرتے تھے اور ابوبکر
وراقؒ کہتے ہین ایکبار آپ مجھے اپنے ساتھ ایک بیابان مین لے گئے مین نے دیکھا
کہ ایک سونے کا تخت درخت کے سایہ مین بچھا ہی اور ایک نہر جاری ہی اور ایک بزرگ
جن کی صورت نہایت نورانی ہی اوس تخت پر تشریف فرما ہین جب اُنھون نے آپکو
آتے دیکھا تعظیم کی اور خود تخت سے اُتر گئے اور آپ کو تخت پر بٹھایا پھر ایک ایک کرکے
اور بزرگ آنے لگے یہانتک کہ پورے چالیس ہوگئے پھر آسمان سے کھانا اُترا اور

سبب نے کھایا پھر آپنے اون بزرگ سے سوال کیا انھون نے جواب دیا مگر میری سمجھ مین نہین آیا پھر وہانسے پلٹے اور چشم زدن مین داخل ترمذ ہوگئے پھر آپنے مجھسے فرمایا جاتو سعید ہوگیا مین نے پوچھا یا حضرت وہ کون مقام تھا اور وہ بزرگ کون تھے آپنے فرمایا وہ مقام تیہ بنی اسرائیل تھا اور وہ بزرگ قطب مدار تھے مین نے کہا آپ اسقدر جلد اتنی دور مقام پر کیونکر گئے اور پلٹ آئے آپنے فرمایا یہ راز تمھین بتانے کا نہین ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے مدتون کوشش کی کہ نفس میرے ساتھ عبادت مین مشغول ہو مگر نہوا عاجز ہو کر مین جیحون مین جاکر کود پڑا اس خیال سے کہ ڈوب جاؤنگا مگر ایک ایسی لہر آئی کہ اُسنے مجھے کنارے پر ڈالدیا مین نے کہا پاک ہے وہ اللہ جسنے میرے نفس کو جنت اور دوزخ کسی کے لائق نہین کیا ہی اور ناامید ہوگیا اُس ناامیدی کی عوض مین اللہ نے میرے نفس کو عبادت کی طرف راغب کردیا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابوبکر وراق رح کہتے ہین آپنے چند جزو اپنی تصنیف کے مجھے دیکر فرمایا انکو جیحون مین ڈبو آ مینے انکو دیکھا تو انمین تمامی حقائق کا خلاصہ آپنے لکھا تھا مین اُسے اپنے گھر مین رکھ آیا اور آپسے کہدیا کہ دریا مین ڈال آیا آپنے فرمایا تیرا کہا دریا نہین ہی ابھی جا اور انھین دریا مین ڈبو آ مجبوراً مین نے وہ جزو دریا مین ڈالدئے فوراً بیچ دھارے سے ایک صندوق جسکا ڈھکنا کھلا تھا نکلا اور وہ جزو اسی مین چلے گئے اور صندوق بند ہو کر دریا مین غائب ہوگیا پھر مینے آکر آپسے واقعہ بیان کرکے سبب پوچھا آپنے فرمایا میری اس تصنیف کو حضرت خضر ع نے مانگا تھا اور وہ صندوق مچھلی لائی تھی اب وہ حضرت خضر ع کو پہونچا دیگی۔ ایکبار اور آپنے اپنی تمام تصانیف دریا مین ڈالدی حضرت خضر علیہ السلام ان سب کو لیکر آپکے پاس آئے اور کہا تصانیف مین مشغول رہیے اور مذکور ہی کہ تمام عمر مین آپنے ایکہزار بار اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک زاہد آپکو ہمیشہ برا کہا کرتا تھا مذکور ہی کہ جب آپ حج کرکے

Marfat.com

اپنے مکان پر واپس آئے تو جس جھونپڑے میں آپ رہا کرتے تھے وہاں کتے نے بچے دیکر رہنا اختیار کیا تھا آپنے اسکو نکال دینا مناسب خیال کیا اُسدن آپ ستر بار اسکی سر پر گئے اس خیال سے کہ شاید بے ہنکائے ہوے چلا جاوے اور مین سے اور اسکی بچونکو تکلیف ندون اُسی شب کو اوس زاہد نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین جو شخص کتے کو بھی تکلیف دینا نہین چاہتا تو اوس پر اعتراض کرتا ہی اگر تجھے سعادت ابدی حاصل کرنا ہی تو جا اور اوس کی خدمت کر جب وہ زاہد بیدار ہوا تو فوراً آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر معذرت چاہی اور تمام عمر آپکی خدمت مین بسر کر کے صاحب باطن ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ آپکو جسپر غصہ آتا اُسکے ساتھ ملاطفت کرتے تھے اور یہی علامت آپکی غصہ کی تھی آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے اے اللہ مین نے کس امر مین تجھے رنجیدہ کیا جس کے بدلے تو نے مجھے غصہ پر آمادہ کیا اے اللہ اس بلا کو مجھ سے دور کر دے اور جس شخص کی جو بری بات باعث اس کی ہوئی ہی اوسکو اوس سے دور کر دے یہ مناجات سنکر لوگون کو معلوم ہو جاتا کہ فلان شخص کی فلان بات پر آپ کو غصہ ایا ہی اور وہ اس عادت کو ترک کر دیتا۔

نقل کیا ہی کہ ایک مدت تک آپ ملاقات خضر علیہ السلام کے طالب رہے مگر میسر نہوئی ایکبار آپکی لونڈی نے آپ پر خدا جانے کیا جھنجھلا کر بھرا ہوا طشت پانی کا پھینکدیا آپنے کچھ نہ کہا اور تحمل فرمایا فوراً خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا تو نے تحمل کیا ہے اُسکے صلہ مین اللہ نے مجھے تیرے پاس بھیجدیا اور تیری مراد پوری کر دی۔

نقل کیا ہی کہ کسی بزرگ نے ایک شخص سے کہا کہ حضرت محمد علی حکیم رحمۃ اللہ علیہ ایسے باادب ہین کہ اپنے اہل وعیال کے سامنے بھی ناک صاف نہین کرتے اسے تعجب ہوا اور تحقیق کے لیے آپکی خدمت مین حاضر ہوا آپنے اُسکے آتے ہی ناک

Marfat.com

صاف کی پھر فرمایا جو تونے سنا سچ تھا اور جو دیکھا ظاہر ہی اسرار ظاہر نہین کیے جاتی ہین کیونکہ اسرار سلطانی ظاہر کرنے والا مقرب نہین رہتا ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ جوانی مین نہایت خوبصورت تھے ایک عورت آپ پر فریفتہ تھی مگر آپ اُسکی طرف ملتفت نہوتے تھے ایک بار اُسنے سنا کہ آپ فلان باغ مین تنہا ہین لباس اور زیور سے آراستہ ہو کر آپکے سامنے آئی آپ بھاگے اور اُسنے بہت کچھ پیچھا کیا مگر آپنے کچھ سماعت نہ کی چالیس برس کے بعد بڑھاپے مین آپکو وہ واقعہ یاد آیا دل مین کہنے لگے کاش کہ اُسوقت مین اُسکی خواہش پوری کر دیتا اور اُسکے بعد توبہ کر لیتا فوراً آپ چونکے اور اس خیال فاسد کی وجہ سے تین دن تک رویا کیے تیسری شب کو آپ نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین رنجیدہ مت ہو یہ تمہارا جرم نہین ہے بلکہ جس قدر زمانہ میری وفات کا دور ہوتا جاتا ہی اُسی قدر اوس کا اثر ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار مین ایسا بیمار ہوا کہ میرے وظائف کم ہو گئے مجھے خیال ہوا کہ اگر بیمار نہوتا تو عبادت کی زیادتی ہوتی ندائے غیبی ہوئی تم ہماری مصلحت پر اعتراض کرتے ہو حالانکہ تمہارا کام سہو اور ہمارا کام راستی ہی مجھے ندامت ہوئی اور بعد صحت عبادت و ریاضت مین بہت زیادتی کی اور فرمایا صدق دل سے عبادت کرنیوالا مراتب اعلی پاتا ہی اور لوگ اوس کی عزت کرتے ہین اور وہ اسرار الٰہی بیان کرتا ہی اور نفس پر قابو پاتا ہی اور فرمایا نفس سے ہوشیار رہو اس لیے کہ نفس مین شیطان رہتا ہی اسی مقام پر آپنے یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی توبہ قبول ہوئی اور ایک جگہ رہنے لگے تو ایکبار شیطان اپنے خناس کو اپنے ساتھ لاکر حضرت حوا کے سپرد کر گیا اور کہا تھوڑی دیر مین آ کر اپنے ساتھ لے جاونگا اور یہ کہکر چلا گیا اتنے مین حضرت آدم علیہ السلام آئے اور خناس

Marfat.com

دیکھکر قتل کر ڈالا اور اسکے جسم کے ٹکڑے درختون پر لٹکا دیے اور حضرت حوا پر خفا ہوے
کہ تم نے کیون اسے یہان سنبھال لیا کیا تمہین معلوم نہین کہ شیطان تمہارا دشمن ہی پھر
حضرت آدم علیہ السلام کہین چلے گئے اور شیطان نے آکر حضرت حوا سے خناس کو طلب
کیا آپنے کل واقعہ بیان کیا اُسنے خناس کو آواز دی سب ٹکڑے جمع ہو کر صورت اصلی پر
وہ آگیا پھر شیطان نے اُسے باصرار آپکے سپرد کیا اور چلا گیا جب حضرت آدم علیہ السلام
آئے اور پھر اُسے وہان دیکھا حضرت حوا علیہا السلام پر بہت ناراض ہوے اور اُسے قتل
کر کے جلا ڈالا اور آدھی خاک صحرا مین اڑا دی اور آدھی دریا مین ڈالدی پھر آپ
کہین چلے گئے شیطان آیا اور کل واقعہ معلوم ہوا پھر اُسنے خناس کو پکارا وہ صورت
اصلی پر موجود ہو گیا ابکی بجید اصرار سے وہ حضرت حوا کے پاس خناس کو چھوڑ گیا جب
حضرت آدم علیہ السلام نے آکر پھر اسے دیکھا نہایت غصہ کیا اور اُسے ذبح کر کے قلیہ
پکایا اور نصف خود کھایا اور نصف حضرت حوا کو کھلایا ابکی بار جو شیطان آیا اور اُسے واقعہ
معلوم ہوا خوش ہو کر کہنے لگا کہ میرا مقصد یہی تھا کہ خناس کا گذر کسی طرح انسان کے
سینہ مین ہو جائے (مذکور ہی کہ تیسری مرتبہ شیطان خناس کو بھیڑ کی صورت مین لا کر سپرد
کر گیا تھا اسی لیے حضرت آدم علیہ السلام نے اُسے ذبح کیا) اسی لیے اللہ تعالی فرماتا ہی
الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس یعنی خناس جو انسان کے سینے مین وسوسہ پیدا کرتا ہی
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جبتک انسان مین ایک صفت نفسانی بھی باقی رہتی ہے
وہ آزاد نہین ہوتا اور فرمایا جسے اللہ اپنی طرف بلاتا ہی وہ مرتبہ پاتا ہی قرآن
شریف مین ہی اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب یعنی جسکو اللہ چاہتا
ہی اپنا برگزیدہ کرتا ہی اور جسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہی اُسے ہدایت فرماتا ہے اور
فرمایا اہل اجتبا وہ قوم ہی کہ جذبۂ حق مین گرفتار ہو اور اہل ہدایت وہ قوم ہے کہ توبہ اور
استغفار سے اللہ کیطرف راہ ڈھونڈھے اور فرمایا مجذوب کے کئی درجہ ہین ایک درجہ

Marfat.com

مین تہائی نبوت باقی ہی دوسرے مین نصف تیسرے مین نصف سے زائد جب وہ نبوت کی حصہ کے سبب سے تمام مجذوبون سے بڑھجاتا ہی توخاتم الاولیا ہوتا ہی جیسے حضرت نبی کریم خاتم الانبیا تھے حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ ولی درجہ نبوت کیونکر پاسکتا ہی تواوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میانہ روی اور سچا خواب نبوت کی چوبیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور جذب ایک جزو ہی پیغمبری کا اور جو شخص حرام کمائی نہین لیتا تواوسی نبوت کے درجون مین سے ایک درجہ ملتا ہی اور یہ تمام باتین مجذوب کو حاصل ہوتی ہین اور فرمایا اولیا کو خاتمے کا خوف نہین ہوتا بلکہ خطرات کا خوف ہوتا ہی اور فرمایا اللہ کا ذکر اسقدر کرنا چاہیے کہ دعا کرنیکی فرصت ہی ملے اور فرمایا جولوگ استعداد کلام الٰہی کے سمجھنے کی نہین رکھتے نادان ہین اور فرمایا تقوی یہ ہی کہ قیامت مین حق العباد تیرے ذمہ نہو اور فرمایا جوانمردی یہ ہے کہ قیامت مین سوا خدا کے توکسی کا دامن نہ پکڑے اور فرمایا عزیز وہ ہی جسے گناہ نے خوار نہ کیا ہو اور آزاد وہ ہی جو بے طمع ہو اور امیر وہ ہی جسپر شیطان قابو نہ پائے اور عاقل وہ ہی کہ پرہیزگاری اور نفس کی مخالفت اللہ کے لیے کرتا ہو اور فرمایا خدا سے ڈرنے والا اوسکے پاس دوڑتا ہی حالانکہ قاعدہ ہی کہ انسان جس چیز سے خوف کرتا ہی اوس سے بھاگتا ہی اور فرمایا علامت اسلام کی دو ہین ایک احسانات الٰہی کا دیکھنا دوسرے بدی کا خوف رکھنا اور فرمایا عبادت بے نیت فضول ہی اور فرمایا جو دین حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہی اُسکے دنیاوی کام بے کوشش حاصل ہوتے ہین اور فرمایا عالم زہد سے انکار قطعی کرنے والا کافر ہی اور فرمایا جو وحدت سے ناواقف ربوبیت سے واقف نہین ہوسکتا اور فرمایا فقر بے تقوی فسق ہی اور فرمایا جسنے نفس کو نہ پہچانا خدا کو نہین پہچان سکتا اور فرمایا سب خصلتون سے زائد

Marfat.com

غرور برا ہی اور فرمایا سو بھیڑیے بھیڑون کے گردہ کو اسقدر تباہ نہین کرتے کہ شیطان انسان کو تباہ کرتا ہی اور فرمایا سو شیطان سے زائد بھکا نیوالا نفس ہی اور فرمایا اللہ رزق کا ضامن ہی پس بندونکو اسپر توکل لازم ہی اور فرمایا اللہ کی سوا دوسرے کا شکر نہ کرو اور سوا اُسکے کسی کے سامنے عاجز نہ بنو اور فرمایا ذکر سے اُنس پیدا کرنا اللہ کی محبت کی علامت ہی اور فرمایا لوگون کا خیال ہی کہ دل ناتمناہی ہی حالانکہ یہ بات غلط ہی بلکہ راہ ناتمناہی ہی کیونکہ ہر دل کا گمان معلوم اور راہ کی انتہا نامعلوم ہی حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین مراد اس قول سے یہ ہی کہ دل بھی ناتمناہی ہی جیساکہ ہمنے شرح القلب مین بیان کیا ہی اور فرمایا اسم اعظم ہرگز متجلی نہین ہوا مگر زمانہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا مین رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۹ حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ ورع وتقوی مین بے انتہا اور تجرید وتفرید مین یکتا تھے آپ ادب مین بے مثل تھے اسی لئے صوفیون نے آپکو مؤدب الاولیا کہا ہی آپنے حضرت محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی ہی اور حضرت احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ کے یارون مین سے تھے آپکا مقام سکونت بلخ ہی آپکے تصوف مین بیحد تصانیف ہین آپکا مقولہ ہی کہ موضع ارادات مین تمام برکتون کی کنجی صبر ہی جب ارادت درست ہوتی ہی برکتین ظاہر ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ آپ حضرت خضرؑ کی ملاقات کی تمنا رکھتے تھے اور اُنھین تلاش کرنے روز صحرا مین جایا کرتے اور آمد ورفت مین تلاوت قرآن کیا کرتے تھے ایکدن جب آپ گھر سے نکلے تو ایک بزرگ آپکے ساتھ ہوے اور باتین کرتے ہوے چلے جب آپ گھر واپس آئے تو اُنھون نے کہا مین خضر ہون تمھین میری ملاقات کی

تمنا تھی غور کرو کہ آج مین تمہارے ساتھ رہا جسکی وجہ سے تم تلاوت قرآن نہ کر سکے جب خضر کی صحبت اللہ کو بھلاتی ہی تو دوسرون کی صحبت تو بدرجہ اولی یاد الٰہی ترک کرا دیگی سب سے عمدہ چیز گوشہ نشینی ہی اور خضرؑ رخصت ہوکر چلے گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپکے ایک صاحبزادے قرآن پڑہتے تھے جب یہ آیت پڑھی خوف الٰہی سے بیمار ہوے اور انتقال کیا یوما یجعل الولدان شیبا یعنی ایکدن وہ ہوگا کہ لڑکے بوڑھے ہو جائینگے آپ اُنکی قبر پر بیٹھکر رویا کرتے اور فرماتے افسوس اس لڑکے نے ایک آیت کی خوفسے جان دیدی اور مین برسون سے اسکی تلاوت کرتا ہون مگر مجھپر کچھ اثر نہین ہوا

نقل کیا ہی کہ آپ مسجد مین خوف الٰہی سے قیام نہین کرتے تھے بلکہ نماز پڑھکر بہت جلد وہان سے باہر نکل آتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپسے ایک شخص وصیت کا طالب ہوا آپنے فرمایا کمی مال مین دنیا اور آخرت کا فائدہ ہی اور زیادتی مال مین نقصان ہی اور لوگون سے میل جول کرنا اللہ سے جدا کر دیتا ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار سفر حج مین ایک عورت نے مجھ سے پوچھا تو کون ہی مین نے کہا مسافر ہون اُسنے کہا تو اللہ کی شکایت کرتا ہی مجھے یہ نصیحت بہت پسند آئی آپنے فرمایا ایکبار اللہ نے مجھ سے کہا مانگ کیا مانگتا ہی مین نے کہا تو سب کچھ جانتا ہی تجھ سے کیا مانگون اتنا چاہتا ہون کہ مجھے مقام عجز عطا کر کیونکہ بلا جسکو انبیا نے برداشت کیا ہی مین برداشت نہین کر سکتا اور فرمایا اُمرا کی تباہی سے خلق کی روزی تباہ ہوتی ہی اور علما کی تباہی سے مسلمانون کا دین تباہ ہوتا ہی اور فقرا کی تباہی سے خلق کا دل تباہ ہوتا ہی اور فرمایا تمام برائیان نفس کے اتباع سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا ابتدائے عالم سے اب تک کوئی فتنہ پیدا نہین ہوا مگر خلق کا خلق سے ملنا اور کسیکو راحت نہین ملی مگر جس نے گوشہ نشینی اختیار کی اور فرمایا زبان سے بری بات نہ کہہ اور کان سے بری بات نہ سن اور آنکھ سے بری چیز

Marfat.com

نہ دیکھ اور پاؤن سے بری جگہ نہ جا اور ہاتھ سے بُری چیز نہ چھو اور دل سے اللہ
کی یاد کر اور فرمایا نبوت کے بعد کوئی درجہ نہین ہے مگر حکمت اور نشانی حکمت کی
خاموشی ہے ضرورت کے وقت اور بات کرنا ہے ضرورت کے وقت اور فرمایا
عارف کو خاموشی پسند کرنا چاہیے اور فرمایا عارف کا کلام مفید خلق ہوتا ہے
اور فرمایا خالق خلق سے آٹھ چیزون کا طالب ہی دل سے دو چیزین ایک تعظیم فرمان
دوسرے شفقت خلق پر اور زبان سے دو چیزین ایک اقرار توحید دوسرے ملاطفت
خلق پر اور تمام اعضا سے دو چیزین ایک اطاعت دوسرے مدد خلق اور خُلق
سے دو چیزین ایک صبر اپنے حکم پر دوسرے حلم خلق کے ساتھ اور فرمایا جو نفس
پر عاشق ہوا کبر اور حسد اور خواری اُسپر فریفتہ ہوئی اور فرمایا مقدور مین شک
کرنا طمع سے بھی زائد بُرا ہے اور انتہا طمع کی بے نصیبی ہی اور فرمایا ایک بزرگ کا قول
ہے کہ شیطان کہتا ہی مین مومن کو یکایک کافر نہین بنا سکتا بلکہ پہلے اوس کو
شہوات حلال پر حریص بناتا ہون پھر خواہش کو اُسپر غالب کرتا ہون جب اُسکی
وجہ سے وہ معاصی پر دلیر ہوتا ہی تو کفر کا وسوسہ اُس کے دل مین پیدا کرتا ہون
اور فرمایا اللہ اور نفس اور شیطان اور دنیا اور خلائق کو پہچاننے والا نجات پاتا
ہے اور نہ پہچاننے والا ہلاک ہوتا ہے اور فرمایا خلق سے الفت کرنے والے کو
خالق کی الفت حاصل نہین ہوسکتی اور فرمایا سرداری طلب کرنے والا حکمت
نہین پاتا اور فرمایا عقلا کی پیروی اور زہاد کی مدارات اور جہال کی ایذارسانی
پر صبر کر اور فرمایا انسان کی پیدائش پانی اور مٹی سے ہے جس کی سرشت مین پانی
غالب ہو اُسے نرمی سے اور جس کی سرشت مین مٹی غالب ہو اُسے سختی سے احکام
الٰہی سکھانا چاہیے اور فرمایا اللہ نے ہر ایک رنگ سے پانی کا رنگ اور ہر ایک مزے
سے پانی کا مزہ بنایا ہی یہی سبب ہے کہ کوئی اُسکے رنگ اور مزہ کو پہچان نہ سکا اُسکے

پینے سے حیات پاتے ہین اور کسیکو اسکی خبر نہین کہ وہ باعث حیات ہی و جعلنا من الماء کل شئ حی اسکی دلیل ہی یعنی ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا اور فرمایا وہ ورع اچھا ہی جس سے دنیا مین بادشاہ خراج نہ مانگے اور عقبی مین اللہ حساب طلب نہ کرے اور فرمایا غیبت اور بیہودہ بات گویا لقمۂ حرام ہے اس سے بچو اور ذکر حق اور استغفار لقمہ حلال ہی اسے حاصل کرو اور فرمایا صدق بندے کو اوس چیز سے کہ بندے اور خدا کے درمیان مین ہی نگاہ رکھتا ہی اور صبر بندے کو اس چیز سے کہ درمیان بندے اور نفس کے ہی نگاہ رکھتا ہی اور فرمایا یقین نور ہی جو اہل یقین کو متقی بنا دیتا ہی اور فرمایا زہد کے تین حرف ہین زا ہا دال زے سے مراد ترک زینت اور ہے سے مراد ترک ہوا اور دال سے مراد ترک دنیا ہی اور فرمایا یقین سے دل روشن ہوتا ہی اور کمال حاصل ہوتا ہی اور فرمایا یقین کی تین قسمین ہین یقین خبر یقین دلالت یقین مشاہدہ اور فرمایا اہل معرفت پر ہیبت اور خوف طاری ہوتا ہی اور فرمایا احسانمند ہونا اور حرمت کا نگاہ رکھنا شکر ہی اور فرمایا توکل اوقات کو کدورت سے صاف رکھنا ہی اور فرمایا صابر وہ ہی جو ہر کام کو اللہ کیطرف سے خیال کرے اور فرمایا جسطرح لقمۂ حرام سے پرہیز لازم ہے اسیطرح بدخلقی سے پرہیز اختیار کرو نقل کیا ہی کہ کسی نے بعد وفات آپ کو خواب مین گریان دیکھکر سبب پوچھا آپنے فرمایا جس قبرستان مین مین دفن ہوا وہان اور دس جنازے آئے مگر اون مین سے کوئی با ایمان نہ تھا۔ ایک دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا اُسنے مجھے اپنا قرب عطا کرکے میرا نامۂ اعمال ہاتھ مین دیا مین اوسے پڑھنے لگا اُسمین ایک ایسا گناہ لکھا تھا جس کی تاریکی نے تمام نیکیون کو چھپا لیا تھا مین نے شرم سے گردن جھکائی حکم ہوا ہمنے اپنے کرم سے تیرے اس گناہ کو معاف کر دیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

باب حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ روزگار اور ملامتیون کے شیخ اور صاحب زہد و تقویٰ تھے آپ حضرت حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ مریدون مین تھے آپ بڑے مجرد تھے ایکبار آپنے حضرت ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا موت کے لیے تیار رہو انھون نے کہا آپ تیار رہیے آپ سر کے نیچے ہاتھ رکھکر لیٹ گئے اور فرمایا لو مین مرگیا یہ کہکر انتقال فرمایا حضرت ابو علیؒ شرمندہ ہوے کیونکہ انھین آپ کی برابری کی قوت نہ تھی یہ علائق دار اور آپ مجرد تھے اور آپکا مقولہ ہی کہ حضرت ابو علیؒ جب بات کرتے ہین اپنے لیے کرتے ہین نہ خلق کیلیے اور فرمایا اپنی زبان سے اپنا حال بیان کر اور دوسرونکو چھوڑدے یعنی خود ایسا فنا ہوجا کہ گویا اللہ کا ذکر تیرا ہی ذکر ہو نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ سے مسئلہ پوچھا آپنے اوسکا جواب دیا اُسنے کہا پھر فرمائیے میری سمجھ مین اچھی طرح نہین آیا آپنے فرمایا مجھے اسکی پشیمانی ہے کہ ایکبار بھی کیون کہا اور تو دوبارہ پھر کہلانا چاہتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا فرض کو ترک کرنیوالا تارک سنت بھی ضرور ہوتا ہی اور تارک سنت کے بدعتی ہونیکا خوف ہی اور فرمایا اچھا وقت وہ ہی کہ تو وساوس نفس سے امن مین ہو اور لوگ تیری بدگمانی سے محفوظ ہون اور فرمایا طالب دنیا برباد ہے اور فرمایا انسان اُن باتون کی آرزو کرتا ہی جو اُسکی بدبختی کا باعث ہون اور فرمایا اُسپر عاشق ہو جو تم پر زیادہ عاشق ہی اور فرمایا جو شخص حیا کا ذکر کرتا ہی اور خود اللہ سے شرم نہین رکھتا بد ہی اور فرمایا حیا یہ ہی کہ اللہ کو ہر وقت متکلم سمجھکر خود خاموشی اختیار کرے اور فرمایا خدمت ادب ہی نہ خدمت پر ہمیشگی کرنا ادب ہی کیونکہ ادب خدمت مین عزیز تر ہے خدمت سے اور فرمایا علم سے زائد ادب حاصل کرو اور فرمایا جب خلق

بزرگ سمجھے اُسے لازم ہی کہ نفس کو ذلیل رکھے اور فرمایا احکام غیبی دنیا مین کسی پر ظاہر نہین ہوتے مگر دعوی کی رسوائی ظاہر ہوتی ہے اور فرمایا دعوی اور تسلیم ایک جگہ جمع نہین ہو سکتا اور فرمایا مجبوری سے فقر اختیار کرنے والے کو فضیلت فقر حاصل نہین ہوتی اور فرمایا اصل فقر ترک دنیا اور فکر عقبے اور ذکر حق ہی اور فرمایا گذرے وقت کا سوچ کرنا بیکار ہے اور فرمایا عبودیت اضطراری ہی اختیاری نہین ہے اور فرمایا عبودیت کا مزہ چکھنے والا عیش نہین چاہتا اور فرمایا بے اضطراری سے اللہ کی طرف رجوع کرنا عبودیت ہی اور فرمایا بندہ وہ ہی جو اپنے لیے بندہ یعنی غلام نرکھے اور جب اپنے لیے غلام لیا گویا ربوبیت کا دعوی کیا اور فرمایا جسنے بندگی اور سوال اور رد کی خواری نہ چکھی ہو صاحب مرتبہ نہین ہو سکتا اور فرمایا اللہ تعالی نے اقسام عبادت کو یاد فرما کر اختتام استغفار پر کیا تاکہ بندے ہوشیار ہو کر اپنے گناہون سے توبہ کرین وہ قول باری تعالی کا یہ ہی الصابرین والصادقین و القانتین والمنفقین والمستغفرین بالاسحار یعنی صبر کرنے والے اور صدق کرنے والے اور قناعت کرنے والے اور نفقہ دینے والے اور استغفار کرنے والے ہین سحر کے وقت اور فرمایا جس نے عیش نفس ترک کیا عیش مین ہی اور فرمایا اللہ کے حکم کے مطابق کسب کرنے والا اوس خلوت نشین سے بہتر ہے جو کسب سے بیزار ہو اور فرمایا اللہ کی راہ مین ضعیف بن کر آنے والا قوی اور قوی بن کر آنے والا ضعیف ہو جاتا ہے اور فرمایا ایک لحظہ خدا کے لئے ریا ترک کرنا تمام عمر کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا عارف وہ ہے جسے کسی چیز سے عجب نہ آوے۔

نقل کیا ہی کہ ایک مرد نے آپ کو دعا دی کہ اللہ تمھاری مراد بر لائے آپ نے فرمایا مراد معرفت کے بعد ہوتی ہے یہان معرفت ہی نہین ہے۔ آپنے نیشاپور مین وفات پائی اور مشہد مین آپکا مزار ہی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

باب ۱۱۶ حضرت علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ دانندۂ عیوب بینندۂ غیوب تھے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے آپ ہمعصر تھے اور حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ملاقات کو تشریف لائے اور اُنپر تیس ہزار درم کا قرض تھا آپنے اُنکا قرض ادا کر دیا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا عبادت کی رغبت ہونا علامت توفیق کی اور مخالفت سے باز رہنا علامت رعایت کی اور مراعات کرنا علامت بیداری کی اور دعوی کرنا علامت جہل کی ہی اور فرمایا جو شخص ابتدا مین ارادت درست نہین کرتا انتہا مین سلامت سے محروم رہتا ہی اور فرمایا جو شخص جانتا ہے کہ مین اللہ سے نزدیک ہون در اصل اُس سے دور ہوتا ہی اور فرمایا حضوری حق یقین سے بہتر ہے کیونکہ حضور دل مین جاگزین ہوتا ہی اور غفلت کا وہان دخل نہین اور یقین حضوری ہوتا ہی کبھی آتا ہے اور کبھی جاتا ہی حاضرین درگاہ مین اور اہل یقین درگاہ کے دروازے پر رہتے ہین اور فرمایا عاقل خدا کے حکم پر زندگانی کرتے ہین اور ذاکر اللہ کی رحمت مین اور عارف اُسکے قرب مین زندگی بسر کرتے مین اور فرمایا جو خدا کو جانتا ہی سب سے بیخبر ہوتا ہی اور فرمایا نیک عمل پر غرور نہ کرو اور فرمایا توانگری علم مین اور فخر فقر مین اور عافیت زہد مین اور قلت حساب خاموشی مین اور راحت ناامیدی مین ہی اور فرمایا آدم علیہ السلام کے وقت سے اب تک لوگ دل کے بارے مین گفتگو کرتے رہے اور قیامت تک گفتگو کرتے رہین گے لیکن اب تک کسیکو یہ نہین معلوم ہوا کہ دل کیا ہی اور فرمایا توحید دو ہے ایک توحید حقائق ہے اور فرمایا میری موت مثل تم لوگون کے نہو گی کہ بیمار پڑے رہین اور لوگ عیادت کو آئین بلکہ میری موت اس طرح ہوگی کہ اللہ مجھے پکارے گا اور مین

اسکی خدمت مین حاضر ہو جاؤن گا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو الحسن مزین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایکبار آپ راہ مین چلے جارہے تھے آپنے لبیک فرمایا مینے کہا کلمہ پڑھیے آپ نے فرمایا مجھ سے کہتے ہو کہ کلمہ پڑھیے مین اُسیکی عزت کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ میرے اور اوسکے درمیان سوای حجاب عزت کے کوئی چیز حائل نہین ہی یہ کہکر آپنے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

باب ٤٢ حضرت شیخ خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ کی حالت مین

حضرت شیخ خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ مفتی ہدایت عہدی ولایت تھے اکثر مشائخ طریقت آپکے شاگرد تھے حضرت شبلی اور حضرت ابراہیم خواص رحمہما اللہ نے آپکی مجلس مین توبہ کی آپنے حضرت شبلی کو حضرت جنید رحمہما اللہ کی خدمت مین بھیجدیا اسلیے کہ آپ حضرت جنیدؒ کی بہت عظمت کرتے تھے اور آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے حضرت ابو حمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے اوصاف بہت کیے ہین آپکو خیر نساج اسلیے کہتے ہین کہ ایکبار آپ حج کے ارادے سے گھر سے چلے اور آپکا رنگ سیاہ تھا اور میلی پھٹی گدڑی آپ اوڑھے تھے جب آپ کوفہ مین پہنچے تو ایک شخص نے آپکو اس حالت مین دیکھکر پوچھا کیا تو غلام ہی آپنے کہا ہان اُسنے پوچھا کیا تو اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہے آپنے کہا ہان اسنے کہا میرے ساتھ چل مین تجھے تیرے آقا سے ملا دونگا آپنے کہا مین تو مدت سے چاہتا ہون کہ کوئی ایسا ملے جو مجھے میرے آقا سے ملا دے آپ اُسکے ساتھ ہو لیے اُسنے آپکا نام خیر رکھا اور آپکو کپڑا بننا سکھایا اسی لیے آپکو خیر نساج کہتے ہین مدتون آپنے اُسکی خدمت کی جب وہ آپکو پکارتا یا خیر آپ فرماتے لبیک اوس شخص نے جب آپکو عبادت گذار دیکھا آپسے قصور معاف کرایا اور اپنے یہان سے رخصت کیا اور کہا زیبا ہی کہ آپ آقا ہون اور مین غلام ہون پھر آپ مکہ معظمہ تشریف لیگئے وہان

آپکو وہ مراتب حاصل ہوے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ آپکو خیر خیر نک کہتے تھے یعنے ہماری بہتر کے بہتر اور اصلی نام آپکا ابو الحسن محمد تھا اور آپکے والد کا نام اسمعیل تھا مگر آپ خیر کو بہت پسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا کہ جو نام ایک مسلمان نے رکھا اوسے بدل دون اسی لیے آپ اس نام سے مشہور ہین۔

نقل کیا ہی کہ کبھی آپ کپڑا بنتے اور جب کبھی دریا پر جاتے تو مچھلیان خود آپکے پاس آجاتین اور کچھ چیزین آپکے لیے لاتین ایکدن آپ ایک بڑھیا کا گاڑھا بن رہے تھے اُسنے آپسے پوچھا جب مین اسکی مزدوری لاؤن اور تم نہ ملو تو کسے دیدون آپنے فرمایا دجلے مین ڈالدینا اتفاق سے ایسا ہی ہوا کہ جسوقت وہ بڑھیا آپکی مزدوری لائی آپ نہ تھے اُسنے وہ دینار دجلے مین ڈالدیے جب آپ دجلے کے کنارے گئے ایک مچھلی پانی سے نکلی اور اُسنے وہ دینار آپکے سامنے رکھدیے آپنے لے لیے اس واقعہ کو سنکر اکثر صوفیہ نے کہا ہی کہ وہ قابل قبول نہین بلکہ اُسے بازیچہ مین مشغول کیا ہے یہ سب حجاب ہین حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین واقعی ایسے امور دوسرون کے لیے حجاب ہین مگر آپ کے لیے اسطرح حجاب نہین ہین جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ایسی باتین حجاب نہ تھین۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک شبکو مین گھر مین تھا مجھے خیال پیدا ہوا کہ حضرت جنید میرے دروازے پر ہین مینے جبر اُس خیال کو دل سے دور کیا تین بار یہی خیال مجھے ہوا آخر مین دروازے پر آیا تو واقعی حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ وہان موجود تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا فقیر وہ ہی جو مال کو بلا اور افلاس کو راحت سمجھے اور فرمایا خوف اللہ کا تازیانہ ہی ان بندون کے لیے جو بے ادبی کے خوگر ہو گئے ہون تاکہ راہ پر آجائین اور فرمایا کمال عمل کا یہ ہی کہ عامل عمل کو بے وقعت سمجھے۔

نقل کیا ہی کہ آپکی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی قریب وقت مغرب کی ملک الموت

Marfat.com

آپکی قبض روح کو آئے آپنے اُنسے کہا ٹھہرو کہ مین نماز ادا کرلون اسلیے کہ جس طرح تھین وقت آنے پر روح نکالنے کا حکم ہی اُسیطرح وقت آنے پر مجھی نماز ادا کرنے کا حکم ہی پھر آپنے نماز پڑھی اُس کے بعد انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اب آپ کس حال مین ہین فرمایا جس حال مین قیدی رہائی پاکر ہوتا ہی اللہ کا شکر کرتا ہون کہ اوس نے مجھے قید دنیا سے رہائی دی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۲۳ حضرت ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ متمکن طریقت متوکل حقیقت اور خراسان کے کبار مشائخ مین سے تھے آپکے مناقب لاانتہا ہین اور عبادت و ریاضت کا شمار محال ہے آپنے حضرت ابو تراب کو دیکھا ہی اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ اللہ پر توکل کر کے سفر کو نکلے اور عہد کرلیا کہ کسی سے طالب نہونگا چلتے وقت آپکی بہن نے کچھ دینار آپکی گدڑی کی جیب مین رکھدیے تھے جب آپکو یاد آئی وہ بھی آپنے نکالکر پھینکدیے چلتے چلتے راہ مین ایک کنوین کے اندر جا رہے مگر چونکہ اللہ پر پورا توکل تھا ذرا بھی آپکے چوٹ نہ آئی نفس نے بہت کچھ شور کیا مگر آپ اللہ کی یاد مین مشغول ہی کسی مسافر کا اس کنوین پر گزر ہوا اُس نے خیال کیا کہ یہ کنوان راہ مین ہی شاید کوئی اسمین گر پڑے بہلے اسکی جگت پر کانٹے بچھادیے اسوقت آپکے نفس نے اور بھی واویلا شروع کیا مگر آپ خاموش توکل کیے ہوے بیٹھے رہے تھوڑی دیر مین ایک شیر آیا اور اُسنے کنوین پر سے کانٹے ہٹاکر دو پنجے مضبوط کنوین کی جگت پر جمائے اور پاؤن کنوین کے اندر لٹکا دیے آپنے فرمایا مین بلی کا احسان نہ لونگا الہام ہوا اسے ہمنے بھیجا ہی اسکے پاؤن پکڑکر اوپر

Marfat.com

چڑھ آؤ حکم الٰہی کے بجالانے کے لیے آپنے اُسکے پانون پکڑے اور کنوین پر آگئے پھر سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی یا حمزۃ الیس ھذا احسن نجیناک من التلف بالتلف یعنی جب تونے ہمپر توکل کیا تو ہمنے تیرے قاتل کے ذریعہ سے تجھے نجات دی پھر شیر نے آپ کی قدمبوسی حاصل کی اور چلا گیا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایکبار شیطان کو دیکھا کہ لوگون کے سرون پر برہنہ سوار ہو رہا ہی انھون نے کہا او ملعون تجھے شرم نہین آتی اُسنے کہا یہ آدمی نہین ہین جنسے شرم کرون آدمی وہ ہی جو مسجد شونیزیہ مین بیٹھا ہے وہ مسجد شونیزیہ مین آئے تو آپ کو بیٹھا پایا انھین دیکھتے ہی آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے کیونکہ اللہ کی نزدیک اولیا کا مرتبہ اس سے زائد ہی جس پر شیطان واقف ہو۔

نقل کیا ہی کہ ہر سال آپ احرام باندھتے اور دوسرے سال تک نہ کھولتے اور آپ کا مقولہ ہی کہ خلق کے ساتھ زندگی بسر کرنا برا معلوم ہو یہی اُنس ہی اور فرمایا غریب وہ ہی جسے اقربا اور اعزا سے نفرت اور اللہ سے الفت ہو اور فرمایا موت کو دوست رکھنے والا سوا خدا کے کسیکو دوست نہین رکھتا ہی اور فرمایا توکل یہ ہی کہ صبحکو شام کا اور شام کو صبح کا خیال نہ رہے اور فرمایا توشۂ آخرت مہیا کرو آپنے نیشاپور مین وفات فرمائی اور حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب دفن ہوے رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے نامی مشائخ سے تھے آپ کی ولایت پر اتفاق ہی آپ طوس مین پیدا ہوے اور بغداد مین سکونت اختیار کی آپ کا شمار اقطاب مین ہی اور قطب مدار کی صحبت مین آپ رہے ہین حضرت محاسبی اور حضرت سری رحمہا اللہ سے بھی صحبت پائی ہی۔ لوگون نے آپسے پوچھا قطب کون ہے

Marfat.com

آپنے کچھ جواب نہ دیا قرینہ سے معلوم ہوا کہ آپ خود قطب ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک ضعیف شیرین زبان آپکے پاس آیا اور کہا جو خیال آپکو ہو ظاہر کیجیے آپکو خیال گذرا کہ یہ یہودی ہی آپنے فرمایا چونکہ تو خیال ظاہر کرنے کو کہتا ہی اسلیے کہے دیتا ہون میرے خیال مین تو یہودی ہی وہ یہ کرامت دیکھکر مشرف باسلام ہوا اور کہا کہ مین نے سوا دین اسلام کے کسی دین کو سچا نہین پایا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی ماسوی اللہ سے خوش ہونیوالے کو اصلی خوشی حاصل نہین ہوتی اور فرمایا جسے اللہ سے انس نہین وحشت مین گرفتار ہی اور فرمایا جو اللہ کیطرف راغب ہوتا ہی اللہ اُسکے تمام اعضا کو گناہون سے محفوظ رکھتا ہی اور فرمایا تارک دُنیا پرہیزگار ہی اور فرمایا دنیا پر مائل نہونا تقوی ہے اور فرمایا مومن کی عزت کرنا درحقیقت اللہ کی عزت کرنا اور حقیقت تقوی تک پہونچنا ہی اور فرمایا باطل پر نظر کرنا معرفت سے دور ہونا ہی اور فرمایا جسکی معاون اللہ کی دوستی ہو اُسپر کوئی غالب نہین ہو سکتا اور فرمایا خدا کی فرمانبردار کا انس خدا ہی کے ساتھ ہوتا ہی دنیا سے اُسے کام نہین رہتا اور فرمایا خوف رجا سے زائد ہونا چاہیے کیونکہ دوزخ ہی پر سے گذر کر جنت مین جانا ہوگا اور فرمایا عارف بسبب قرب کے اللہ سے بہت ڈرتا ہی اور فرمایا معرفت کی درخت کو فکر کا پانی اور غفلت درخت کو نادانی کا پانی اور توبہ کے درخت کو ندامت کا پانی اور محبت کی درخت کو موافقت کا پانی دینا چاہیے اور فرمایا کرامت کے آرزومند کو استغفار زیادہ کرنا چاہیے اور فرمایا بغیر توبہ کی کثرت کے ارادت حاصل نہین ہوتی اور فرمایا سوا خدا کے کسیکا محکوم نہ بننا زہ ہی اور فرمایا جب سے تو پیدا ہوا تمام عمر وقت کے ضائع کرنے مین گذری رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۲۷ حضرت عبداللہ احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت عبداللہ احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ استاد مشائخ کرام تھے سب لوگ آپکی عز

Marfat.com

کرتے تھے اور ظاہر و باطن مین کوئی آپ کا مثل نہ تھا آپکے دو ایک مرید حضرت ابراہیم خواص دوسرے حضرت ابراہیم شیبانی رحمہا اللہ آپکے کمالات کا نمونہ تھے آپکی عمر ایکسو بیس برس کی ہوئی جس چیز مین انسان کا ہاتھ لگ جاتا اُسے آپ تناول فرماتے اور آپ گھانس کی جڑ کھایا کرتے تھے آپ ہمیشہ احرام باندھے رہتے اور میلے کپڑے نہ دھوتے اور بال اور ناخن نہ بڑھتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپکو میراث مین ایک مکان ملا تھا اُسے آپنے پچاس دینار پر فروخت کیا اور حج کو چلے راہ مین ایک اعرابی ملا اُسنے آپسے پوچھا تمھارے پاس کچھ ہے آپنے فرمایا ہان پچاس دینار ہین پھر اُسنے مانگے آپنے دیدیے آپکی راست گفتاری کیوجہ سے اُسنے دینار واپس کر دیے اور آپکو اپنے اونٹ پر بٹھا لیا اور مکہ معظمہ پہنچکر آپکے ساتھ حج کیا اور بہت دنون آپکے ساتھ رہکر صوفی کامل ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار صحرا مین ایک غلام سراسیمہ پیادہ پا آپکو ملا آپنے کہا او آزاد کہان جاتا ہی اُسنے جوابدیا تو کیسا صوفی ہی کہ سوا خدا کے دوسرے کو دیکھتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپکے چار صاحبزادے تھے آپنے سب کو پیشے سکھائے تاکہ آپکے بعد اپنی قوت بازو سے کھائین اور لوگون سے یہ نہ کہین کہ مین فلان کا بیٹا ہون مجھے کچھ دو

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی مراقبہ سے اوقات کا آراستہ کرنا اعمال سے افضل تر ہے اور فرمایا اپنی مراد سے فارغ ہوکر بندگی کرنے والا بندہ ہی اور فرمایا سب سے برا وہ درویش ہی جو تونگر دل سے چاپلوسی کرے اور سب سے اچھا وہ شخص ہی جو خلق کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئے اور فرمایا درویشان خداپرست دنیا مین اللہ کے امین ہین اور خلق پر اُسکی رحمت ہے انکے ذریعہ سے اللہ خلق کی بلا دفع کرتا ہی اور فرمایا گوشہ نشینی کرنیوالے کی ذرہ بھر نیکی بہتر ہے اون عابدون کی تمام عمر کی عبادت سے جو خلق سے ملے جلے رہین اور فرمایا مین نے دنیا سے زاہد منصف کسیکو نہین دیکھا کیونکہ

Marfat.com

دنیا کا قاعدہ ہی کہ جو اسپر مائل ہوتا ہی وہ اسپر مائل ہوتی ہی جو اسے ترک کرتا ہی دو
اُسے ترک کرتی ہی اور فرمایا جماعت صوفیہ سے زائد کوئی دانا نہین ہے اس لیے کہ یہ
جماعت عشق کی آگ مین فنا ہوکر بقا حاصل کرتی ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپنے طور سینا پر وفات فرمائی اور وہین آپکا مزار ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ صوفیون کے پیشوا عالمون کے مقتدا تھے آپ
کے تصانیف بے شمار ہین آپ حضرت محمد علی حکیم ترمذیؒ کے اعلی مریدونسے ہین۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا میدان خلقت قرار گاہ خلق ہے اور اون کا اعتماد
گمان اور تہمت پر ہی اور وہ سمجھتے ہین کہ ہین حقیقت پر ہون اور فرمایا خوف رجا
محبت اصل توحید ہین خوف سے گناہ ترک ہوتے ہین رجا سے اعمال صالح
ہوتے ہین محبت سے کثرت عبادت ہوتی ہے پس خائف رنج والم سے نہین
گھبراتا اور راجی طلب سے باز نہین آتا اور محب ذکر خدا مین کمی نہین کرتا بلکہ ہمیشہ
زیادتی کی کوشش کرتا ہی اور فرمایا خوف آگ ہی منور اور رجا نور ہی منور اور محبت
نور الانوار ہی اور فرمایا سعادت کی یہ علامت ہی کہ بندے کو عبادت کا ادا کرنا سہل
معلوم ہو اور اتباع سنت کو کسی وقت مشکل نجانے اور فقرا کی صحبت اختیار کرے اور خلق
سے خلق کرے اور محتاجون کو خیرات کرے اور مسلمانون کی مدد کرے اور اپنی اوقات
کی نگہداشت کرے اور فرمایا لوگون پر اپنے وہ گناہ ظاہر کرنا جس سے لوگ بچتے
ہین بدبختی کی علامت ہے اور فرمایا ولی وہ ہے جو اپنے حال سے فانی اور شاہد
حق سے باقی ہو اور اللہ اوس کا کفیل ہو اور کسی اپنی ذات پر اختیار نہو اور نہ
ولی اللہ کی یاد کے سپرد کرنے والا اور جسم خدمت خلق مین دینے والا عارف ۔

اور فرمایا نیک گمان کرنا اللہ پر معرفت کی غایت ہی اور بدگمان کرنا نفس پر معرفت کی اصل ہی اور فرمایا جو ہمیشہ مالک حقیقی کے دروازے پر بسر کرتا ہی ضرور اوس پر دروازہ کشادہ ہوتا ہی اور فرمایا صابر واصل بحق ہوتا ہی اور فرمایا صاحب کرامت نہ بنو بلکہ صاحب استقامت ہوجاؤ کیونکہ نفس طالب کرامت اور حق طالب استقامت ہے اور فرمایا رضا عبودیت کا گھر ہے اور صبر اوس کی کنجی ہے اور تسلیم دالان ہے اور موت دروازے پر اور فراغت گھر مین اور راحت دالان مین ہے اور فرمایا بخل مین تین حرف ہین ب خ ل بے سے بلا اور خے سے خزان یعنے نقصان اور لام سے لوم یعنے ملامت ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ مکہ اور پیر عہد اور صاحب ورع وتقوی تھے آپکے تصوف مین تصانیف بہت ہین اور آپ حجاز کے مشائخون مین سے تھے آپ حضرت جنید اور حضرت ابوسعید اور حضرت ابوالحسن نوری رحمہم اللہ کے صحبت یافتہ تھے لوگ آپ کو چراغ حرم کہتے تھے آپنے تمام عمر مکہ معظمہ مین بسر کی آپ شب کو بعد عشا کے نوافل مین صبح تک ایک قرآن ختم کرتے آپنے طواف کعبہ مین بارہ ہزار قرآن شریف ختم کیے ہین اور تیس برس تک آپ کعبہ کے پرنالے کے نیچے بیٹھے رہے اور اس زمانے مین آپ دن رات مین صرف ایکبار وضو کرتے اور اِس تیس برس مین کبھی آپ نہین سوئے ہروقت عبادت الٰہی کیا کرتے۔

نقل کیا ہی کہ نوعمری مین آپنے اپنی والدہ سے اجازت لیکر سفر حجاز اختیار کیا جنگل مین آپ سورہے تھے غسل کی ضرورت ہوگئی جب آپ بیدار ہوے خیال ہوا کہ مین نے ماں سے کچھ عہد وپیمان نہین کیا ہے گھر لوٹ آے والدہ کو مکان

کے اندر گئے دروازے کے قریب رنجیدہ بیٹھے پایا کہا کیا آپ نے مجھے اجازت
نہین دی تھی انھون نے کہا کہ اجازت تو دیدی تھی لیکن مین گھر کونسے خالی دیکھ
نہین سکتی ہون اسلئے یہان بیٹھی ہون اور عہد کر لیا تھا کہ جبتک تم نہ آؤ گی یہانسے
نہ اٹھونگی آپ نے ارادہ سفر ترک کرکے والدہکی خدمت گذاری اختیار کی انکی وفات
کے بعد آپ نے سفر کیا ایک صحرامین دیکھا کہ ایک مردہ درویش قبر مین ہنس رہا ہی
آپنے کہا تو مردہ ہوکر ہنستا ہے اُس نے کہا اللہ کی محبت مین یہی حال ہوتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابو الحسن مزین رحمۃ اللہ علیہ نے توکل کرکے سفر اختیار کیا
ایک صحرامین انھین خیال گذرا مین ایسا ہون کہ بے توشہ اور سواری کے سفر کرتا ہون
یکایک سنا کہ کوئی للکار کر کہتا ہی لا تحدث نفسک بالا باطیل نفس سے جھوٹ بات مت
کہ جب مینے مڑکر دیکھا تو حضرت ابو بکر کتانی تھے مینے توبہ کی اور اپنے قصور پر نادم ہوا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ایکبار مجھے اپنے حال مین فتور معلوم ہوا مین نے جاکر طواف کعبہ
کیا اور بہت عجز کے ساتھ دعا کی وہ فتور اللہ نے دفع کر دیا اور ایسا قرب مجھے عطا کیا کہ مین
دعا مانگنا بھی بھول گیا پھر حکم ہوا جب ہم تیرے دوست مین تو تجھے مانگنے کی کیا حاجت ہی
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہ کیطرف سے سوء ظن اس
امر کا تھا کہ گو آپ حق پر تھے اور حضرت معاویہ باطل پر مگر چونکہ آپکی شان مین
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے لافتی الا علی فرمایا ہی توجوانمردی کا مقتضی یہ تھا
کہ آپ خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیدیتے تاکہ اسقدر خونریزی جو ہوئی نہ
ہوتی ایک شبکو مین نے صفا و مروہ مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو مع
خلفای اربعہ کے خواب مین دیکھا اور آپنے خلیفہ اول کی طرف اشارہ کرکے مجھسے
پوچھا یہ کون ہے مین نے عرض کیا یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہین پھر خلیفہ دوم کو
پوچھا مین نے عرض کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین پھر خلیفہ سوم کو پوچھا مین

Marfat.com

عرض کیا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہین پھر خلیفہ چہارم کیطرف اشارہ کر کے پوچھا یہ کون ہین مین اپنے دلی غبار کی وجہ سے شرمندہ ہوا اور گردن جھکا لی پھر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغلگیر کرایا پھر حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مع تین صحابہ رضی اللہ عنہم کے تشریف لے گئے اور حضرت علے کرم اللہ وجہہ نے مجھ سے فرمایا آؤ ہمین جبل بو قبیس پر لیچلین مین اُنکے ہمراہ وہان گیا اور دید کعبہ سے مشرف ہوا جب مین بیدار ہوا تو مین نے آپنے آپ کو جبل بو قبیس پر پایا اور وہ غبار جو میرے دلمین تھا بالکل دور ہو گیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک شخص میرے ساتھ رہتا تھا اور میرے نفس کو اُسکا رہنا ناگوار تھا مین نے نفس کی مخالفت کی اور اوسکے ساتھ سلوک کرتا رہا ایک بار مین دو سو درم حلال کمائی کے لیکر اُسکے پاس گیا وہ عبادت مین مشغول تھا مینے اُسکے مصلے کے نیچے وہ درم رکھکر کہا کہ اسے تم اپنے صرف مین لانا اُسنے بہت غصہ سے میری طرف دیکھکر کہا جو وقت مین نے ستر ہزار دینار دے کر خریدا تو چاہتا ہی کہ مین اوس وقت کو دو سو درم پر تیرے ہاتھ بیچ ڈالون اپنے درم لے جا مجھے اسکی حاجت نہین ہی مجبوراً مین نے وہ درم اُٹھا لیے اور اُسکے پہلے کبھی مینے اپنی ایسی ذلت اور اُسکی ایسی عزت نہین دیکھی تھی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے ایک مرید نے حالت نزع مین یکایک آنکھین کھولکر کعبہ کی طرف دیکھنا شروع کیا فوراً ایک اونٹ نے ایسی لات ماری کہ دونون ڈھیلے اُسکی آنکھون سے باہر نکل آئے اوسی وقت آپ کو الہام ہوا کہ اس وقت اس کو ارادت غیبی سے مکاشفہ حقیقی حاصل تھا اور صاحب کعبہ کے دیدار کے وقت کعبہ کو دیکھنا ناروا ہی اور اسنے کعبہ کی طرف نظر کی اُسکی سزا ملی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک بزرگ باب بنی شیبہ سے نکلکر آپ کے پاس آئی اور کہا آپ

Marfat.com

مقام ابراہیم مین کیون نہین چلتے اسلیے کہ وہان ایک بزرگ احادیث بیان کر رہے ہین آپ نے پوچھا وہ حدیث کو کس سے روایت کرتے ہین اُنھون نے کہا حضرت عبدالرحمن اور حضرت معمر اور حضرت زہری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اور یہ حضرات نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے آپنے فرمایا مین بے سند سن رہا ہون حَدَّثَنِی قَلْبِی عَنْ رَبِّی یعنی حدیث بیان کرتا ہی میرا قلب میرے رب سے اُنھون نے پوچھا اسکی کیا دلیل ہی آپنے فرمایا اسکی دلیل یہ ہی کہ تم خضر ہو حضرت خضر نے کہا ابتک میرا یہ خیال تھا کہ دنیا مین کوئی ولی ایسا نہین ہے جسے مین نہ جانتا ہون مگر آج معلوم ہو گیا کہ ایسے بھی اللہ کے ولی ہین جو مجھے جانتے ہین اور مین اُنھین نہین جانتا

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نماز پڑھتے تھے ایک چور آیا اور آپ کے کاندھے پر سے چادر اُتار کر بھاگا فوراً اُسکے دونون ہاتھ سوکھ گئے یہ حال دیکھکر وہ چور واپس آیا اور پھر چادر آپکے کاندھے پر ڈال دی جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو اوس نے معذرت کی آپ نے سبب پوچھا اس نے پورا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا مین اللہ کی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مجھے نہ چادر لے جانے کی خبر ہوئی اور نہ واپس لانے کی پھر آپنے دعا فرمائی اُسکے ہاتھ صحیح ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مینے ایک صاحب جمال کو خواب مین دیکھکر پوچھا تو کون ہی اور کہان رہتا ہی اُسنے کہا مین تقویٰ ہون اور غمگینون کے دلمین رہتا ہون پھر مینے ایک بدصورت عورت کو خواب مین دیکھا پوچھا تو کون ہی اور کہان رہتی ہی اُسنے کہا مین معصیت ہون اور اہل نشاط کے دلمین رہتی ہون جب مین خواب سے بیدار ہوا تو عہد کیا کہ کبھی نشاط مین بسر نہ کرونگا بلکہ ہمیشہ غمگین رہونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے ایک شب مین اکاونّ بار حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا اور ہر مرتبہ اُنسے تحقیق مسائل کی اور ایک

Marfat.com

شب کو اور میں نے آپکو خواب مین دیکھکر عرض کیا ایسی کوئی ترکیب بتائیے کہ ہوا ہوس مجھ سے دور ہو جائے آپنے فرمایا چالیس بار روزانہ اس دعا کو پڑھا کرو یا حیّ یا قیّوم یا لا الٰہ الّا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدًا ای حی اے قیوم اے وہ کہ نہین ہے کوئی اللہ سوا تیرے مین دعا کرتا ہون تجھ سے یہ کہ زندہ کر دے میرے دل کو اپنے نور معرفت سے ہمیشہ کے لیے۔

نقل کیا ہے کہ ایک درویش نے آکر رو رو کر آپ سے بیان کیا کہ مجھ پر تین فاقے گذرے تھے اور لوگون کے سامنے میرے نفس نے اس بھید کو ظاہر کر دیا ایک دن مجھے راہ مین ایک درم پڑا ملا اسپر لکھا تھا کیا اللہ تیری بھوک سے واقف نہ تھا جو تونے لوگون سے شکایت کی۔

نقل کیا ہے آپنے فرمایا قیامت مین سوا اللہ کے کوئی مددگار نہوگا اسی طرح دنیا مین بھی سوا اسکے کسی کو اپنا مددگار نہ سمجھو اور فرمایا خلق کی الفت باعث عذاب اور خلق کی صحبت باعث معصیت اور خلق سے میل جول کرنا باعث مذلت ہے اور فرمایا زاہد اور سخاوت اور نصیحت سے زیادہ کوئی چیز فائدہ مند نہین ہے اور فرمایا زاہد وہ ہے جو کچھ نہ پاوے اور شاد رہے اور مرتے دم تک یاد الٰہی سے غافل نہ رہے اور تکالیف پر صبر کرے اور رضاے الٰہی پر راضی رہے اور فرمایا تصوف سراسر خلق ہے جس مین خلق زیادہ ہوگا تصوف زیادہ ہوگا اور فرمایا صوفی ظاہر مین گرفتار اور باطن مین آزاد ہے اور فرمایا یقین فراست ہے اور دیدار الٰہی اثر ایمان ہے اور فرمایا محبت ایثار ہے محبوب کے لیے اور فرمایا صفوت اور مشاہدت کا نام تصوف ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے جو عبادت کو گناہ سمجھے اور فرمایا استغفار ایک توبہ ہے اور توبہ اسم ہے جامع چھ معنون کو ایک گذشتہ گناہ پر شرمندہ ہونا دوسرے پھر گناہ نہ کرنے کا قصد کرنا تیسرے جو حقوق اللہ کے ضائع ہو گئے ہون

Marfat.com

انھیں پورا کرنا چوتھے جو حقوق العباد ضائع ہو گئی ہون انھیں پورا کرنا پانچوین
گوشت اور چربی جو حرام نوالون سے جسم پر بڑھی ہو اُسے گھلانا چھٹے جسم کو عبادت
سے تکلیف دینا جیسا پہلے مصیبت سے راحت پا چکا ہے اور فرمایا اول وجد حلو
اور میانہ تلخ اور آخر بیماری ہے اور فرمایا توکل در اصل علم کی اتباع کا نام ہے اور
کامل یقین حاصل کرنا توکل ہے فرمایا سب سے اچھی عبادت حیا ہے اور فرمایا عبادت
سے معرفت الٰہی حاصل کرنا اچھا ہے اور فرمایا ذکر حق غذاے روحی ہے اور فرمایا
جب بندہ دعا کرتا ہے اللہ باب مغفرت کھولدیتا ہے اور فرمایا حرص ترک کرکے
قناعت اختیار کرنیوالا عزت اور مروت حاصل کرتا ہی اور فرمایا جب بندہ خدا کا
محتاج بنتا ہی وہ اسکی حاجت روائی کرتا ہے اور فرمایا غفلت پر افسوس کرنا اور ترک
نفس کو تمام عبادتون سے فاضلتر ہے اور فرمایا بندگی عمل صالحہ کو کہتے ہین اور
فرمایا دنیا کو اللہ نے آزمائش پر اور بہشت کو تقوی پر تقسیم کیا ہے اور فرمایا
جبتک بجد نیند نہ آئے نہ سو اور جبتک خوب بھوک نہ لگے نہ کھا اور جبتک ضرورت
سخت نہو نہ بول اور فرمایا شہوت دیو کی مہار ہے جس نے اسکو زیر کیا گویا دیو کو زیر
کیا اور فرمایا تن سے دنیا مین اور دل سے آخرت مین رہ اور فرمایا عمل کی توفیق کا اللہ
سے طالب ہو اور فرمایا ان تین چیزون پر دین کی بنیاد ہے ایک حق دوسرے عدل
تیسرے صدق حق اعضا پر ہے تمام اعضا سے اللہ کی یاد کر عدل دل پر ہے یعنی دل
سے اچھائی اور برائی کی تمیز کر صدق عقل پر ہے یعنی عقل سے اللہ کو پہچان اور فرمایا
وجود اللہ کی جانب سے اللہ کا شہود حاصل ہونے کو کہتے ہین اور فرمایا اللہ کی یک
ہوا ہی جسے باد صبح کہتے ہن اُسکا مسکن زیر عرش ہے اور وہ سحر کے وقت دنیا
مین پھرتی ہے اور اُسکے بندون کی زاری اور استغفار کو اپنے ساتھ لے جاکر اللہ کے
حضور مین پیش کرتی ہے اور فرمایا محل استغفار مین شکر کرنا اور محل شکر مین استغفار کرنا

گناہ ہے

نقل کیا ہے کہ وفات کے قریب لوگون نے پوچھا آپ کو مراتب کیونکر حاصل ہوے آپنے فرمایا مین نے چالیس برس تک دل کی دربانی کی اور سوا خدا کی یاد کے کسیکو اسمین آنے نہین دیا یہانتک کہ میرا دل سوا خدا کے سبکو بھول گیا پھر فرمایا اگر میرا آخری وقت نہوتا تو ہرگز مین اس بھید کو بیان نکرتا پھر انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۶۱ حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے مشائخ کے شیخ تھے آپکو طریقت مین اجتہاد حاصل تھا آپکے فضائل کا بیان کرنا محال ہی آپکے بعد فارس مین کوئی آپکا مثل نہین ہوا آپ خاندان شاہی سے تھے آپنے تن تنہا بہت سفر کیے ہین اور حضرت رویم اور حضرت جریری اور حضرت ابن عطا اور حضرت جنید اور حضرت منصور حلاج رحمہم اللہ کو دیکھا ہی۔ آپکو ابتدا ہی سے عبادت الٰہی کا شوق تھا اکثر شام سے صبح تک آپنے ایکہزار رکعت نماز پڑھی ہے اور اکثر آپ ایک رکعت مین دس ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے بیس برس تک آپنے ٹاٹ کا لباس پہنا ہے آپکا دستور تھا کہ ہر سال مین چار چلے کھینچتے جسدن آپنے وفات فرمائی تو چالیس چلے متواتر آپنے کھینچے تھے اور آخری چلہ مین وفات فرمائی۔ آپکو خفیف اسلیے کہتے ہین کہ روزانہ شام کو افطار کے وقت آپ سات منقی سے زائد تناول نہ فرماتے ایکبار افطار کے وقت آپکے خادم نے آٹھ منقی آپکے سامنے رکھدیے اسلیے کہ آپ ضعیف بہت ہوگئے تھے آپنے بغیر گنے تناول فرمالیے اُس شب کو عبادت الٰہی مین آپکو مثل اور راتونکے لطف نہین آیا جب آپکو واقعہ معلوم ہوا تو آپ خادم پر بہت ناراض ہوے اور اُس خادم کو معزول کر کے دوسرا خادم رکھا۔

نقل کیا ہی کہ کبھی آپنے اتنا مال اپنے پاس نہین رکھا جسپر زکوۃ واجب ہوتی آپ فرماتے ہین ایک بار مین حج کو چلا ڈول رسی میرے پاس تھا راہ مین مجھے پیاس معلوم ہوئی ایک چشمہ نظر آیا کہ ہرن اُس سے پانی پی رہے ہین جب مین اُسکے قریب گیا تو پانی نیچا ہو گیا مین نے درگاہ حضرت رب العزت مین عرض کیا اے اللہ کیا ہرن سے بھی میرا رتبہ کم ہے ندا ہوئی کہ ہرن کے پاس ڈول رسی نہین تھی اسلئے ہمنے خود پانی کو اُسکے قریب کر دیا تمھارے پاس ڈول رسی ہے اسلیے پانی کو تمسے دور کر دیا یہ سنکر مجھے عبرت ہوئی اور مین نے ڈول رسی پھینکدی اور آگے بڑھا پھر ندا ہوئی کہ ہمنے فقط تمھارا صبر آزمایا تھا اب پلٹو اور پانی پیو مین پھر اُس چشمہ پر گیا اور دیکھا کہ اوپر تک اُسکا پانی بہ رہا ہے مین نے وضو کیا اور پانی پیا اور اسی وضو سے مدینہ منورہ مین داخل ہوا پھر مکہ معظمہ مین آکر حج کیا اور واپس ہوا بغداد مین آیا جامع مسجد مین حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اُنھون نے مجھے دیکھتے ہی کہا اگر تھوڑا صبر تم اور کرتے تو پانی تمھارے قدمون سے بہنے لگتا۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایام جوانی مین ایک شخص نے میری دعوت کی اور مجھے اپنے گھر لیگیا کھانا تیار تھا لیکن گوشت سڑ گیا تھا میرا دل نہین چاہتا تھا کہ اُسے کھاؤن مگر وہ شخص لقمے بنا بنا کر مجھے کھلا رہا تھا اور مین اوسکی دلشکنی کرنا پسند نہین کرتا تھا جب اُسکی نظر میرے چہرے پر پڑی جانگیا وہ بھی شرمندہ ہوا اور مین بھی۔ مین باہر آیا اور حج کا ارادہ کر کے لوگون کے ہمراہ چلا قادسیہ مین پہونچکر ہم لوگ راہ بھول گئے اور کئی دن کچھ کھانیکو بھی میسر نہین آیا بدرجہ مجبوری ہمارے ساتھیون نے ایک کتا چالیس دینار کو مول لیکر ذبح کیا اور بھونا مجھے بھی دیا کہ کھاؤ مجھے اُس میزبان کی خجالت یاد آگئی اُسیوقت توبہ کی پھر راہ مل گئی پھر جب مین حج کرکے واپس آیا تو اُس میزبان کو تلاش کر کے معذرت کی کہ اوس دن تیرے یہان سڑا ہوا گوشت کھانا

مجھے ناگوار ہوا تھا اور سفر مین بھوک کی وجہ سے کتے کا گوشت کھانے پر مستعد ہو گیا تھا
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے سنا کہ مصر مین ایک جوان اور ایک ضعیف مدت
سے مراقب ہین مین اُنکے پاس گیا اور سلام کیا اُنھون نے جواب بھی نہ دیا پھر سلام
کیا پھر جواب نہ پایا تیسری مرتبہ مین نے اُنھین قسم دیکر کہا کہ میرے سلام کا جواب دو
جوان نے سر اُٹھا کر جواب سلام دیا اور کہا اے خفیف دنیا تھوڑی ہے اور تھوڑی سی
تھوڑی باقی ہی اس تھوڑی سے بڑا حصہ حاصل کر معلوم ہوتا ہی کہ تو بے فکر ہے اسی لیے
میرے سلام کو آیا ہی پھر سر جھکا لیا اوسوقت مین بھوکا پیاسا تھا لیکن اُنکے اس کہنے
سے بھوک پیاس سب جاتی رہی پھر مین نے اُنکے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی پھر مین نے
اوس جوان سے کہا مجھے نصیحت فرمایئے اُسنے جوابدیا ہم اہل مصیبت ہین نصیحت کے
لائق ہماری زبان ہی نہین ہے بلکہ چاہتے ہین کوئی ہمین نصیحت کرے باصرار تمام اُنھون
نے کہا کہ ایسے شخص کی صحبت اختیار کر کہ اُوسکا دیدار تجھے اللہ کی یاد دلائے اور تجھے اپنے
عمل کی زبان سے عامل بنائے نہ گفتار کی زبان سے۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین نے صحرای روم مین دیکھا کہ ایک راہب کی لاش کو
لوگون نے جلایا اور اُسکی راکھ اندھونکی آنکھون مین لگائی وہ بینا ہوگئے اور جب بیمارنے
وہ راکھ کھائی اچھا ہو گیا مجھے خیال پیدا ہوا کہ انکا مذہب تو باطل ہے پھر یہ بات اِنھین
کیون حاصل ہوئی اُسی شب کو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے خواب مین
فرمایا اے خفیف مذہب باطل مین صدق و ریاضت کا یہ اثر ہے اب تو خود خیال
کر کہ مذہب حق مین اسکا کیا اثر ہوگا۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار اور آپنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ
فرما رہے ہین کہ راہ سلوک کو جاننے والا اگر اُس راہ کو اختیار نہ کرے گا تو قیامت مین
سب سے زائد عذاب مین گرفتار ہوگا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپنے اتباع سنت کی غرض سے ارادہ کیا کہ پاؤن کے انگوٹھون کے زور
کھڑے ہوکر نماز پڑھین لیکن نہ پڑھ سکے شب کو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب
دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے انگوٹھون پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا خاص میرے لیے تھا تم الیاع
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہی اور لوگ پریشان حال ہین
اتنے مین ایک لڑکا آیا اور اُسنے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور آناً فاناً مین پل صراط
پر سے گذر کر اپنے باپ کو جنت مین لے گیا جب آپ بیدار ہوے اُسی وقت نکاح
کیا نکاح کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا آپ نے اپنی بی بی سے کہا
میری مراد پوری ہوگئی اگر تو کہے تو طلاق دے دون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے چارسو نکاح کیے تھے دو دو تین تین کر کے اسلیے کہ عورتین آپ
نکاح کی طالب رہتی تھین۔ مگر ایک عورت جو وزیر کی لڑکی تھی چالیس برس تک آپ
نکاح مین رہی ایکدن جو عورتین اُس زمانے مین آپکے نکاح مین تھین ایک جگہ
ہوئین اور ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ شیخ تمھارے ساتھ خلوت مین صحبت کرتے
یا نہین سب نے کہا کبھی اُنھون نے ہمسے صحبت نہین کی پھر یہ راے ہوئی کہ وزیر
لڑکی سے پوچھنا چاہیے کیونکہ وہ عرصہ سے آپکے نکاح مین ہی اُنسے پوچھا اُنھو
بیان کیا کہ جبدن آپ میرے یہان آتے ہین مجھے پہلے سے اطلاع کر دیتے
مین آپکے لیے عمدہ عمدہ کھانا پکاتی ہون اور اپنا سنگار بناؤ کرتی ہون پہلی مر
جب آپ میرے یہان تشریف لائے تو مین نے کھانا آپکے سامنے رکھا تھوڑی دیر
آپ مجھے دیکھا کیے پھر میرا ہاتھ اپنی بغل مین لے کر اپنے پیٹ اور سینہ پر پھیرا
پیٹ پر اٹھارہ گرہین پڑی ہوئی تھین؛ آپنے فرمایا یہ سب صبر کی گرہین ہین
برابر لگاتا چلا جاتا ہون ایسی صورت سے اور ایسے کھانے سے کہ تو مجھے دکھ
اور سامنے لاتی ہے پھر اُٹھ گئے اور دوبارہ دریافت کرنیکی کبھی مجھے جرأت نہین

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپکے دو مرید دنکا احمد نام تھا فرق کے لیے لوگ ایک کو احمد کہہ اور دوسرے کو احمد مہ کہتے تھے اور آپ احمد کہہ پر زیادہ شفقت فرماتے تھے حالانکہ بظاہر احمد مہ ریاضت وعبادت بہت کرتا تھا لوگونکو یہ امر برا معلوم ہوتا تھا کہ جو عبادت وریاضت زیادہ کرتا ہی آپ اسپر کم شفقت کرتے ہین آپ نے لوگون کے خیال پر واقف ہوکر ایکدن مجمع مین احمد مہ سے کہا کہ اونٹ کو چھت پر باندھ آؤ اُسنے کہا حضرت اونٹ چھت پر کیونکہ جا سکتا ہے پھر آپنے احمد کہہ سے یہی کہا وہ کمر باندھکر آمادہ ہو گیا اور اونٹ کے پیٹ کے نیچے جاکر دونون ہاتھون سے اُٹھانا چاہا لیکن کہان اونٹ کہان آدمی اُسے حرکت بھی نہوئی آپنے فرمایا بس اب چلے آؤ وہ چلا آیا آپ نے اور مریدون سے کہا دیکھو ظاہر وباطن مین کتنا فرق ہوتا ہی احمد کہہ دل سے میرا مطیع اور احمد مہ ظاہر مین اطاعت کرتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک مسافر سر سے پاؤن تک سیاہ لباس پہنے ہوے آپکے پاس آیا آپنے سیاہ لباس پہننے کا سبب پوچھا اُسنے کہا میرے فرمانروا یعنی نفس اور ہوا مر گئے ہین اسی لیے لباس ماتمی پہنے ہون پھر کہا اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ یعنی کیا دیکھا تونے اوس شخص کو جسنے اپنی خواہش کو خدا بنایا ہی آپنے حاضرین محفل سے کہا اُسے باہر نکالدو لوگون نے نکال دیا پھر فرمایا بلالو لوگون نے بلالیا اسیطرح ستر بار آپنے اُسے نکلوایا اور بلوایا مگر وہ ذرا بھی رنجیدہ نہوا آخر مین آپنے فرمایا واقعی یہ لباس تمھارے لیے زیبا ہی کہ ستر بار کی ذلت وخواری سے تمھین رنج نہین ہوا۔

نقل کیا ہی کہ دو صوفی دور دراز کا سفر کرکے آپکی زیارت کو آئے جب خانقاہ مین پہونچے معلوم ہوا کہ آپ بادشاہ کے دربار مین ہین اُن دونون کو خیال پیدا ہوا کہ کیسے صوفی ہین جو بادشاہ کی مصاحبت کرتے ہین پھر بازار مین جاکر سیر کرنے لگے ایک درزی کی دوکان ملی دونون وہان بیٹھ گئے اور خرقہ کی جیب پھٹی ہوئی تھی درزی کو خرقہ سینے کو دیا اسی اثنا مین درزی کی قینچی کھو گئی اُسنے ان دونو نکو چور سمجھکر کوتوال کے

پیش کیا کوتوال مجرمونکی طرح سے انھین دربار شاہی مین لایا اور ماجرا بیان کیا بادشاہ نے ان دونونکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور اُسوقت حضرت عبد اللہ خفیف دربار مین موجود تھے آپنے بادشاہ سے کہا ان دونونکو چھوڑدو در اصل یہ بے قصور ہین اور انھون نے قینچی نہین چُرائی ہے بادشاہ نے آپکے فرمانے سے رہا کردیا پھر آپ اُن صوفیون سے ملے اور کہا مین بادشاہ کے دربار مین انھین کامونکے لیے آتا ہون وہ دونون اپنے خیال فاسد پر نادم ہوے اور معذرت چاہی اُسکے بعد آپکے مریدون مین داخل ہوے واقعی جو کوئی اللہ کے خاص بندون سے بداعتقاد ہوتا ہے اسیطرح بلاؤن مین گرفتار رہوتا ہے۔

نقل کیا ہے کہ ایک مسافر آپکے یہان آیا اور شب کو اُسے دست آنا شروع ہوے پچھلی رات تک پچاس بار آپ اُسکو پاخانے لیگئے پھر اتفاق سے آپکی آنکھ لگ گئی اور اُسے پاخانہ معلوم ہوا آپکو آواز دی آپ سورہے تھے جواب نہ دیا وہ مسافر زور سے چلایا اور کہا او شیخ کہان چلا گیا تجھپر لعنت ہو آپ جاگ پڑے اور طشت لیکر ڈرتے ڈرتے اُسکے قریب گئے۔ آپکے مریدون نے آپسے کہا یا حضرت اسنے تو کہا تجھپر لعنت ہو اور آپ اسقدر اُسکا لحاظ فرمارہے ہین آپ نے کہا اللہ نے بُری بات سننے کے لیے مجھے کان نہین دیے ہین مین نے سنا کہ وہ کہتا ہے تجھپر رحمت ہو۔

نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا اللہ تعالی نے ملائکہ اور جن اور انسان کو پیدا کیا پھر عصمت اور کفایت اور حیلت کو پیدا کیا۔ اور حکم دیا کہ ہر قوم ایک ایک چیز ان مین سے اختیار کرے ملائکہ نے عصمت کو اور جنون نے کفایت کو اختیار کیا مگر انسان کو حیلت پسند آئی اور اسیکو اختیار کیا یہی وجہ ہے کہ انسان حیلہ بازی بہت کرتے ہین اور فرمایا پہلے صوفی دیو پر غالب رہتے تھے اور اب دیو صوفی پر غالب رہتا ہے اور فرمایا صوفی وہ ہے کہ صوف صفا پہنے یعنی اون صفائی باطن پر پہنے اور دنیا کو ترک کرے اور نفس پر جفا کرے اور فرمایا دنیا سے پاک جانا راحت ہے اور فرمایا تقدیر پر

صبر کرنا اور مصائب اٹھانا تصوف ہے اور فرمایا رضا کی دو قسمین ہین ایک رضا بتدبیر
مین حق کے ساتھ دوسری رضا حق سے حق کی تقدیر مین اور فرمایا کشف غیب کی تصدیق
کرنا ایمان ہی اور فرمایا ترک راحت اور رنج دائمی کو ارادت کہتے ہین اور فرمایا وصل یہ
ہی کہ محبوب سے ایسا اتصال ہو کہ سوا اسکے کوئی یاد نہ رہے اور فرمایا عاجز بنکر سوال کرنا
انبساط ہے اور فرمایا نفس اور دنیا اور شیطان سے دور رہنا تقوے ہے اور فرمایا خدا کی
عبادت سے نفس کو توڑنا ریاضت ہی اور فرمایا جس چیز پر قابو نہین اسکا طلب نکرنا
اور جس چیز پر قابو ہے اس سے بے پروا رہنا قناعت ہے اور فرمایا اندوہ
اور رنج تن کو خوشی سے باز رکھتا ہی اور فرمایا مال و دولت کو ترک کرنا زہد ہی اور فرمایا امید
وصل الٰہی پر شاد رہنا رجا ہے اور فرمایا صفات سے باہر آنا فقر ہی اور فرمایا حقیقت کا یقین
اسرار ہی اور فرمایا تمام کام اللہ کے سپرد کرنا اور مصیبت پر صبر کرنا عبودیت ہی اور فرمایا
درویشی کو ظاہر کرنا برا ہی اور فرمایا درویشی یہ ہی کہ اگر اللہ دے تو کھائے اور شکر
کرے اگر ندے تو نہ کھائے اور صبر کرے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے مرتے وقت خادم کو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو میرے
ہاتھ رسی سے باندھنا اور طوق گلے مین ڈالنا اور قبلہ کے رخ بٹھانا شاید اللہ مجھے
بخشدے کیونکہ مین نے اسکے بہت گناہ کیے ہین وفات کے بعد خادم نے حسب وصیت
عمل کرنے کا ارادہ کیا ہاتف غیبی نے آواز دی او بے ادب ادب کر تو ہمارے عزیز کو
خوار کرنیکا قصد نکر وہ اپنے ارادے سے باز رہا رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ یگانہ عصر اور برگزیدہ دھر تھے آپکو تمام علوم ظاہری و
باطنی مین اعلی درجے کا کمال حاصل تھا آپنے حضرت عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کی صحبت پائی ہے۔ آپ ادب سے بیحد واقف تھے خود آپکا ارشاد ہے کہ مین نے بیس برس تک
کبھی خلوت مین بھی پاؤن نہین پھیلائے اللہ کے ادب کی وجہ سے۔
نقل کیا ہے کہ ایک برس آپ نے اسطرح مکہ معظمہ مین سکونت اختیار کی کہ بلحاظ ادب
نہ سوئے نہ بات کی نہ دیوار کا تکیہ لگایا نہ پاؤن پھیلائے حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ
نے آپسے پوچھا کہ ایسے سخت امور کا تحمل آپسے کیونکر ہوتا ہے آپ نے فرمایا میرے صدق
باطن نے میرے ظاہر کو اس کی برداشت کی قوت دیدی ہے۔ مذکور ہے کہ بعد وفات
حضرت جنید بغدادی آپ کو لوگون نے انکا قائم مقام کیا۔
نقل کیا ہے کہ آپنے فرمایا ایکبار عصر کے وقت ایک شخص ننگے پاؤن بال کھولے ہوئے
آیا وضو کیا اور نماز پڑھی پھر نماز مغرب تک سر جھکائے بیٹھا رہا جب مین نماز مغرب پڑھنے لگا
اُس نے بھی نماز پڑھی بعد نماز پھر سر جھکا کر بیٹھ گیا اُس شب کو صوفیون کے خلیفہ کے یہان
دعوت تھی مین نے اُس شخص سے بھی کہا اُس نے کہا مجھے خلیفہ سے کچھ کام نہین ہے
البتہ اگر تمھارا جی چاہے تو مجھے تھوڑا سا حلوا لا دو مین سمجھا شاید یہ شخص نو مسلم ہے اور اُسکے
کہنے پر کچھ توجہ نہ کی پھر مین دعوت مین گیا جب وہانسے آیا تو دیکھا وہ اُسیطرح سر جھکائے بیٹھا ہے
مین سو رہا خواب مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور
حضرت موسے کلیم اللہ علیہما السلام آپکے داہنے بائین جانب ہین اور بیس ہزار ایک سو
انبیا ہمراہ ہین جب مین آپکے سامنے گیا آپنے میری طرف سے منھ پھیر لیا مین نے سبب پوچھا
آپ نے فرمایا ہمارے ایک دوست نے تجھ سے حلوا مانگا اور تو نے اُسکے قول پر توجہ بھی
نہ کی ٹال گیا مین خواب سے چونک پڑا دیکھا تو وہ بزرگ خانقاہ سے اُٹھے اور باہر
جا رہے ہین مین نے کہا ذرا رک جائیے مین حلوا لاتا ہون اُنھون نے کہا بیس ہزار ایکسو
پیغمبر کی سفارش کے بعد تو حلوا کھلانے کو کہتا ہے پہلے کہان تھا یہ کہکر وہ بزرگ چلے
گئے جب سے مین اُنھین تلاش کر رہا ہون مگر اب تک نہین ملے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ جامع مسجد بغداد مین ایک بزرگ رہتے تھے کہ ہمیشہ ایک ہی لباس پہنے رہتے آپنے اُنسے اسکا سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ ایکبار مین نے خواب دیکھا کہ جنت مین ایک جماعت عمدہ لباس پہنے ہوے دسترخوان پر بیٹھی ہے مین بھی وہان بیٹھ گیا ایک فرشتہ نے مجھے وہان سے جبراً اُٹھا دیا اور کہا تو یہان بیٹھنے کے لائق نہین ہے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے تمام عمر ایک ہی لباس پہنا ہے اُسیدن سے مین نے عہد کرلیا ہی کہ سوا ایک لباس کے کبھی دوسرا نہ پہنونگا۔

نقل کیا ہے کہ آپ وعظ کہہ رہے تھے ایک جوان نے کہا میرا دل گم ہو گیا ہی دُعا کیجیے کہ ملجائے آپنے فرمایا ہم سب لوگ خود اسی مین مبتلا ہین اور فرمایا قرن اول مین معاملہ دین پر تھا قرن دوم مین معاملہ وفا پر تھا قرن سوم مین معاملہ مروت پر تھا قرن چہارم مین معاملہ حیا پر تھا اب نہ دین ہی نہ وفا نہ مروت نہ حیا بلکہ اب ہیبت پر سب کا معاملہ ہی اور فرمایا نفس کی اتباع کرنیوالا قیدی ہی اور فرمایا دل کا اصلی کام قربت حق اور مشاہدہ صنعت ہی اور فرمایا صبر یہ ہی کہ نفس کی راحت کے لیے محنت اور نعمت مین فرق نہ کرے اور فرمایا صبر بلا پر سکون کو کہتے ہین اور فرمایا اخلاص شجر یقین کا پھل اور ریا شک کا ثمر ہے اور فرمایا بڑا شکر یہ ہی کہ بندہ شکر ادا کرنے سے اپنے کو عاجز جانے اور فرمایا عزلت زحمتونسے باہر نکلنا ہی اور فرمایا عوام کی جنگ نفس کے وسوسون سے اور ابدال کی فکر سے اور زہاد کی شہوات سے اور تائب کی لغزش سے اور مریدنکی جنگ لذت سے ہوتی ہی اور فرمایا ایمان کی سلامتی اور دین کا نتیجہ اور تن کی درستی تین چیزون مین ہی ایک کفایت کرنا دوسرے منہیات سے پرہیز کرنا تیسرے غذا کم کھانا کفایت کرنیوالے کا باطن درست ہوتا ہی اور منہیات سے بچنے والے کا باطن روشن ہوتا ہی اور غذا کم کھانے والے کا نفس محنت کش ہوجاتا ہی اور فرمایا اصول کا دیکھنا فروع کے سننے پر موقوف ہی اور فروع کا درست کرنا اصول کی مطابقت پر منحصر

Marfat.com

ہے اور مشاہدہ اور وصول کیطرف راہ نہیں ملتی جبتک اس چیز کی تعظیم نکرے جسکی اللہ نے تعظیم کی ہے اور فرمایا جس بندیکو اللہ اپنے انوار سے زندہ کرتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا اور عارف ابتدا ہی مین اللہ کو یاد کرتے ہین اور عوام تکلیف مین اور فرمایا جب نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم نے حق سے حق کو مشاہدہ فرمایا تو حق کے ساتھ حق سے بغیر زمان و مکان کے باقی ہو گئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسا حضور حاصل ہوا کہ وہ زمان و مکان سے مبرا ہو گئے اللہ تعالی کو اوصاف مین رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ عجب شان کے بزرگ تھے آپکے واقعات عجیب و غریب ہین آپکا طرز آپ ہی کے لیے مخصوص تھا آپ سوز و اشتیاق مین غرق تھے آپکی تصانیف عبارات مشکلہ اور کلمات مغلقہ مین بیحد ہین اکثر صوفیہ نے آپکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تصوف سے واقف نہیں مگر حضرت ابن عطاء اور حضرت عبداللہ حنیف اور حضرت شبلی اور حضرت ابوالقاسم نصر آبادی اور اکثر متاخرین رحمہم اللہ نے آپکو اعلی درجہ کا صوفی کہا ہے حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر اور حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی اور حضرت شیخ ابوعلی فارمدی اور حضرت شیخ یوسف ہمدانی رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ آپکی باتین سراسر راز تھین اور بعض نے آپکے بارے مین بالکل سکوت اختیار کیا ہے جیسے استاد ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ اگر منصور مقبول تھے تو خلق کے انکار سے مردود نہیں ہو سکتے اور اگر مردود تھے تو خلق کے کہنے سے مقبول نہین ہو سکتے بعض آپکو جادوگر کہتے ہین اور بعض ظاہر بینون نے آپکو کافر کہا ہے اور بعض کا قول ہے کہ آپ اصحاب حلول سے تھے اور بعض کا مقولہ ہے کہ آپکا تکیہ اتحاد پر تھا حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جو ذرا بھی توحید سے واقف ہو گا وہ

ہرگز آپ پر خیال حلول اور اتحاد کا نکیا اور اسکا قائل خود توحید سے ناواقف ہے
اسکو مفصل بیان کرنے کے لیے ایک بڑی کتاب چاہیے ہی بغداد مین کچھ زندقونکی
ایک جماعت نے حلول اور اتحاد کے خیال مین گمراہ ہوکر اباحت کا دعوی کیا کہ
ہم حلاجی ہین حالانکہ وہ آپکے کلام ہی کو نہین سمجھے اور اصل یہ ہی کہ اس واقعہ مین
تقلید شرط نہین جسے اللہ یہ رتبہ دے وہی پاسکتا ہی مجھے بڑا افسوس ہے کہ لوگ
درخت سے صدای انی انا اللہ کو جائز سمجھتے ہین اور آپکی زبان سے انا الحق نکلنے کو خلاف
شرع سمجھتے ہین دوسرے سمجھنا چاہیے کہ جسطرح اللہ تعالی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی زبان سے کلام کیا اسیطرح آپکی زبان سے کلام کیا یہی خیال ایسا ہی جو حلول اور
اتحاد تمام خیالات واہیہ کو دور کر رہا ہی اور بعض کہتے ہین حسین بن منصور حلاج اور ہین اور
حسین منصور ملحد دوسرے ہین کیونکہ حسین ملحد بغداد کا رہنے والا اور محمد زکریا کا استاد اور
ابوسعید قرمطی کا رفیق تھا وہ البتہ جادوگر تھا اور شہر واسط مین اسکا نشو ونما ہوا حضرت
عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ کا قول ہی کہ حسین بن منصور حلاج عالم ربانی ہین اور حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مجھ مین اور منصور حلاج مین سوا اس فرق کے کوئی فرق
نہین ہی کہ لوگون نے مجھے دیوانہ سمجھکر چھوڑ دیا اور انھین عاقل خیال کرکے ہلاک
کیا حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اگر در اصل حسین بن منصور مطعون
ہوتے تو ہرگز یہ دونون بزرگ انکی شان مین ایسے کلمات نہ فرماتے اور ہین انکی
صوفی ہونے پر انھین دو بزرگون کی گواہی کافی ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت منصور اوتاد تھے ہمیشہ عبادت اور ریاضت مین آپنے بسر کی آپ میدان
معرفت و توحید مین بصورت اہل صلاح پابند شرع و مطیع سنت تھے گو انا الحق خلاف شریعت بات
آپکی زبان سے نکلی تو بھی آپکو بدعتی نہین کہہ سکتے ہین کیونکہ اس قول کا قائل درحقیقت اللہ ہی
تھا حضرت مصنف جو فرماتے ہین کہ بعض مشائخ آپکے قائل نہین ہین در اصل انکا قول صوفیونکی

Marfat.com

مثل نہ تھا بلکہ حاسدونکی طرح کا کلام مہمل تھا جسکا اختیار کرنا عقلمندی سے دور ہے رحمۃ اللہ علیہ
نقل کیا ہی کہ آپ پہلے تستر مین آئے اور دو برس حضرت عبد اللہ تستری کی صحبت
مین رہی پہلا سفر جب آپنے کیا تھا تو آپکی عمر اٹھارہ سال کی تھی پھر تستر سے آپ بصرے
مین گئے پھر بصرے سے آپ دوحرقہ مین داخل ہوے اور وہان ڈیڑھ برس تک آپ حضرت
عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت مین رہے اور یہان حضرت یعقوب اقطع نے
آپکے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر جب حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ
آپسے ناراض ہوے تو آپ بغداد مین حضرت جنید کے پاس چلے آئے اور حضرت
عمرو بن عثمان مکی کی ناراضگی کا سبب آگے بیان ہوگا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے
آپکو خلوت اور سکوت یعنی چپ رہنے کی تعلیم فرمائی چند روز آپنے وہان فیوض حاصل کیے
پھر حجاز تشریف لے گئے اور ایک سال تک وہان رہے اسکے بعد جماعت صوفیہ کے
ہمراہ پھر بغداد مین آئے اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال کیا جسکا انھون
نے جواب نہین دیا اور فرمایا کہ تو بہت جلد لکڑی کا سر سرخ کریگا یعنی سولی پر چڑھے گا
آپنے فرمایا جب مین سولی پر چڑھونگا تو آپ بھی لباس اہل ظاہر اختیار کرینگے جیسا
منقول ہی کہ جب تمام علمانے فتویٰ دیا کہ حسین منصور دار کے قابل ہے خلیفہ نے
کہا گو تمام علما کے دستخط ہین مگر جبتک حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بغدادی اسپر دستخط
نکرینگے مین منصور کو سولی ندونگا جب یہ خبر حضرت جنید کو معلوم ہوئی آپ مدرسہ مین
تشریف لیگئے اور علماء ظاہر کا لباس پہنکر اس استفتا پر لکھا نحن نحکم بالظاہر یعنی
ہم حکم کرتے ہین ظاہر پر اور حال ظاہر مین منصور دار کے قابل ہی کہتے ہین جب حضرت
جنید نے حضرت منصور کو مسئلہ کا جواب نہین دیا تو آپ ایسے ناراض ہوگئے کہ بغیر
ملے اپنی بی بی کو ساتھ لیکر تستر چلے گئے اور ایک سال تک وہان قیام کیا وہانکے لوگ
دلسے آپکے معتقد ہوگئے لیکن آپکا دستور تھا کہ اہل ظاہر کا پاس نکرتے اسلیے اکثر

Marfat.com

لوگون نے آپ پر حسد کیا دوسرا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی مذمت اہل خورستان کو لکھکر لوگون کو آپکا دشمن بنا دیا اور اس بات سے خود آپ کو بھی ملال ہوا پھر آپنے لباس صوفیہ اتار کر دنیا دارونکا لباس پہنا اور اہل دنیا ہی مین رہنے لگے پانچ سال تک آپ ہمہ اوست مین گم رہے اور کبھی ایران اور کبھی توران اور کبھی نیمروز اور کبھی سیستان اور کبھی کرمان مین رہنے لگے پھر آپ فارس مین آئے اور اہل فارس کو نفیس کتابین تصنیف کر کے دین اور لوگون کو نصیحت کرنا شروع کیا اسقدر آپنے وہان اسرار بیان کیے کہ لوگ آپکو حلاج الاسرار کہنے لگے پھر آپ بصرے گئے اور لباس صوفیہ اختیار کر کے مکہ معظمہ تشریف لیگئے راہ مین اکثر صوفیون سے آپنے ملاقات کی جب مکہ معظمہ مین پہونچے تو حضرت ابو یعقوب نہر جوری نے آپکو ساحر کہنا شروع کیا پھر آپنے بصرے مین آکر ایکسال قیام کیا اور وہان سے اہواز گئے پھر آپ ہندوستان مین تشریف لائے پھر خراسان اور ماوراء النہر ہوتی ہوے ماچین مین جاکر لوگونکو ہدایت شروع کی اہل ہند آپکو ابو الغیث اور اہل چین ابو المعین اور اہل خراسان ابو المميز اور اہل فارس ابو عبد اللہ زاہد اور اہل خورستان حلاج الاسرار اور اہل بغداد مصطلم اور اہل بصرہ مخبر کے لقب سے آپکو یاد کرتے تھے پھر آپ مکہ معظمہ جاکر دو برس رہے جب وہانسے واپس آئے تو آپکی حالت ایسی بدلگئی تھی کہ آپکا کلام کسیکی سمجھ مین نہین آتا تھا جس ملک مین آپ جاتے لوگ آپکو نکالدیتے آپنے ایسے تکالیف اٹھائے ہین کہ کسی دوسرے صوفی نے نہین اٹھائے۔ ایکبار آپکا گذر روئی کے ڈھیر کیطرف ہوا آپنے اشارہ فرمایا خود بخود وہ روئی دھنک گئی اور تمام بنولے اسکے جدا ہوگئے یہی وجہ ہے کہ لوگ آپکو حلاج کہتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہر شب کو چار سو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور اپنے اوپر ہر شب کو اسقدر نماز پڑھ لینا ضروری سمجھتے تھے۔ لوگون نے پوچھا اللہ نے آپ کو ایسا

Marfat.com

مرتبہ عطا کیا ہی پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ہمیشہ تکلیف مین رہتی ہین آپ نے فرمایا اللہ
کا دوست وہی ہے جو تکالیف پر صبر کرے۔ اور جو اسکی محبت مین فنا ہو جاتے
ہین اُنھین تکلیف سے رنج اور راحت سے خوشی نہین ہوتی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے پچاس برس کی عمر مین فرمایا کہ مینے ابتک کوئی مذہب اختیار نہین
کیا البتہ جو چیز تمام مذہبون مین مشکل تر ہے اُسے مینے اختیار کیا ہی اور اس پچاس برس
مین مینے ہزار برسکی نماز ادا کی ہی اور ہر نماز کیلیے غسل کو ضروری خیال کیا ہے

نقل کیا ہی کہ ایام ریاضت مین بیس برس تک آپ ایک ہی گدڑی پہنے رہے
جب لوگون نے جبراً اُسے اُتارا تو اُسمین اسقدر موٹے موٹے چیلوے پڑ گئے تھے کہ
تولا تو ایک چیلوا تین رتی کا تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکے پاس آیا دیکھا کہ ایک بچھو آپکے گرد پھر رہا ہے اُسنے
ارادہ کیا کہ مار ڈالون آپنے منع کیا اور فرمایا کہ یہ بارہ برس سے میرا مصاحب ہے

نقل کیا ہی کہ حضرت رشید خرد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی یہ کرامت وعظ
مین بیان کی ہی کہ ایکبار آپکے ہمراہ سفر حج مین بہت لوگ تھے اور کئی دن کسیکو
کوئی چیز کھانے کے لیے نہین ملی سب نے آپسے کہا کہ اب تو ہم بھوک سے بیتاب ہین
اور اسوقت دل چاہتا ہی بھنی ہوئی سری کھائین آپنے سب کو صف باندھکر بٹھایا
اور ہاتھ اپنے پیچھے لیجاتے اور ایک بھنی ہوئی سری اور دو دو گرم روٹیان ایک
ایک شخص کے سامنے رکھتے۔ اور اس وقت چار سو آدمی آپکے ہمراہ تھے سب نے
خوب سیر ہو کر کھایا اسی سفر مین دوسرے مقام پر لوگون نے آپسے کہا خرمے کھانے کو
ہمارا دل چاہتا ہی آپ کھڑے ہو گئے اور لوگون سے کہا مجھے جھاڑو درخت کیطرح
لوگون نے آپکو ہلایا اسقدر خرمے گرے کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور راہ مین جس مقام
پر آپ ٹیک لگا کر بیٹھتے وہان فوراً ترخرمے نکل آتے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک جماعت نے صحرا مین آپسے کہا کہ ہمین انجیر کی ضرورت ہے
آپنے ہاتھ بلند کیا ایک طباق تازے انجیر کا آپکے ہاتھ مین آگیا آپنے لوگونکو دیدیا کچھ
لوگون نے حلوا مانگا اسیطرح آپنے انکو حلوا دیدیا لوگون نے کہا یا حضرت یہ حلوا تو بغداد
کے باب الطاقۃ مین بکتا ہی آپنے فرمایا میرے نزدیک باب الطاقۃ اور صحرا سب برابر
ہین کہتے ہین کہ اسیدن بغداد کے باب الطاقۃ مین ایک حلوائی کی دوکان سے ایک
طباق حلوے کا گم ہو گیا اُسنے وہ وقت اور تاریخ لکھ لی جب آپکے ہمراہی بغداد
مین آئے تو اُس حلوائی کے وہ طباق اُن نے پاس دیکھکر پوچھا یہ تمھین کسنے دیا
اور کب دیا اُنھون نے تمام قصہ بیان کیا وہ حلوائی آپکی یہ کرامت دیکھکر آپکا مرید ہو گیا
نقل کیا ہی کہ ایکبار حجاز کے سفر مین چار ہزار آدمی آپکے ہمراہ تھے کعبہ مین پہونچکر
آپ ننگے سر ننگے بدن وہان کھڑے ہوے اور ایک برس تک اسی حالت سے کھڑے
رہے دھوپ کی گرمی سے آپکی ہڈیون کا گودا بہ گیا اور تمام کھال پھٹ گئی مگر آپنے
وہان سے ذرا حرکت نکی ایک شخص روزانہ آپکو ایک ٹکیا اور ایک آبخورہ پانی کا
دے جاتا تھا آپ ٹکیا کا کنارہ کھا کر باقی ٹکیا آبخورے پر رکھدیا کرتے تھے۔ اور
اسی زمانہ مین ایک بچھوے آپکے تہ بند مین گھر بنایا تھا عرفات مین آپنے فرمایا
اے اللہ تو حیرمند و شکار رہنا ہے اگر مین کافر ہون تو میرے کفر کو زیادہ کردے
اور جب تمام لوگ دعائین مانگ مانگ کے چلے گئے تو تنہا آپنے دعا کی اے اللہ مین تجھے
کیا جانتا ہون اور سوا تیرے کسیکی عبادت نہین کرتا ہون اور تیرے انعام پر
اپنی عاجزی کیوجہ سے مین شکریہ ادا کرنے سے مجبور ہون تو میرے عوض مین
اپنا شکر آپ ہی کرلے اسلیے کہ بندے سے حق شکر کا ادا ہونا محال ہے۔
نقل کیا ہی کہ آپنے صحرا مین حضرت ابراہیم خواص کو دیکھکر پوچھا کیا کرتے ہو اُنھون
نے کہا مقامات توکل کی درستی کر رہا ہون آپنے فرمایا تو نے تمام عمر پیٹ کے دھندے

ہین ختم کی توحید مین کب فانی ہو گا یعنی توکل سے نہ کھانا مراد ہے تو معلوم ہوا کہ ابھی تک تجھے کھانے کی تمنا باقی ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین کہ ایک صوفی کے مرغ سے مینے پوچھا تو کس پر اور بازو سے اُسکی طرف پرواز کرتا ہی اُسنے کہا انھین پرون اور بازودن سے مین نے کہا انھین کاٹ ڈال کیونکہ اللہ تعالی لیس کمثلہ شئی ہے یعنی کوئی چیز اُس کے مثل نہین ہی تو ان پرون اور بازودن سے اُس تک پہونچ نہ سکے گا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا حضرت موسی علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا تونے آدم کو کیون سجدہ نہین کیا اُسنے کہا مین تو اللہ کا دیکھنے والا اور اُسکا سجدہ کرنے والا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ سوا اُسکے دوسرے کیطرف دیکھون یہ آپ ہی ہین کہ تمنای دیدار رب انظر الی الجبل کا حکم ہوا تو پہاڑ کی طرف تکنے لگے۔

نقل کیا ہی لوگون نے آپسے پوچھا آپ حضرت موسی علیہ السلام کی شان مین کیا کہتے ہین آپنے فرمایا وہ نبی برحق تھے پھر پوچھا فرعون کے بارے مین کیا راے ہے آپنے فرمایا اُسنے بھی سچ کہا کیونکہ اللہ نے دو قسم کے لوگ پیدا کیے ہین ایک خاص اور ایک عام خاص اپنی راہ پر اور عام اپنی راہ پر چلتے ہین دونون کو راہ بتلانے والا اللہ ہی ہے لوگون نے پوچھا کیا عارف کےلیے وقت ہے آپنے فرمایا نہین کیونکہ وقت صاحب وقت کی صفت ہے اور جو کوئی اپنی صفت پر قرار پکڑے عارف نہین ہی اسکا مطلب یہ ہی لی مع اللہ وقت یعنی مجھے اللہ کے ساتھ ایک وقت حاصل ہے اور فرمایا دنیا اور آخرت کو اُسکی یاد مین بھلانے والا واصل ہوتا ہی اور فرمایا ماسوی اللہ سے مستغنی ہو کر اُسکی عبادت کرنا فقر ہے اور فرمایا صوفی وحدانی الذات ہی نہ وہ کسیکو جانتا ہے اور نہ کوئی اُسکو جانتا ہے اور فرمایا صوفی وہ ہی جو اللہ کی یاد مین محو ہو جائے اور فرمایا معرفت تمام موجودات کو فنا دیکھنا ہے

Marfat.com

اور فرمایا عارف کو الہام ہوتا ہی اور فرمایا نور ایمان سے اللہ کو ڈھونڈھنا چاہیے اور فرمایا
حکمت تیر ہے اور تیر انداز اللہ ہے اور خلق نشانہ ہی اور فرمایا صاحب فراست پہلی ہی
نظر مین مقصد پر پہونچتا ہی اور فرمایا مومن وہ ہی جو توانگری کو برا سمجھے اور قناعت اختیار
کرے اور فرمایا اثر اخلاق خلق کی جفا پر صبر کرنا ہی پھر اللہ کا پہچاننا اور فرمایا اچھی چیز
طلب نکرنا توکل ہی اور فرمایا کدورت کی آمیزشون سے عمل کا پاک وصاف کرنا اخلاص
ہی اور فرمایا گفتگو علل سے متعلق اور افعال شرکت سے متعلق ہین اور اللہ ان سب سے جدا
ہی وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی نہین یقین لاتے بہت لوگ اللہ پر
مگر اسکے ساتھ شریک کرتے ہین اور فرمایا بینندون کی بصیرت اور عارفونکی معرفت
اور عالمون کا نور اور سابقان ناجی کا طریق ازل سے ابد تک ذات واحد سے ہے
لیکن لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید جسکے اندر دل ہی یا لگاوے کان دل
لگا کر وہی جانتا ہی اور فرمایا میدان رضا مین ایک اژدہا ہی جسے یقین کہتے ہین جسطرح
بیابان مین ذرہ ہوتا ہی اسیطرح تمام عالم اسکے منہ مین ہی اور فرمایا اگر اسکا اندوہ صورت مین ظاہر ہو
تو سب اسکی طرف اسطرح متوجہ ہوجائین کہ بہشت کا خیال بھی نرہے اور فرمایا جسطرح بادشاہ ولایت کی
طلب مین رہتی ہین اسیطرح ہم ہمیشہ اسکی بلا کے طالب ہین اور فرمایا مقامات بندگی طی کرچکنے والا
آزاد ہی اور فرمایا دل وہ ہی جو سوا اللہ کے کسیطرف مائل نہو اور فرمایا مرید توبہ کے سایہ مین
اور مراد عصمت کے سایہ مین ہے اور فرمایا مرید وہ ہی کہ اسکے مکشوفات پر اسکا اجتہاد سبقت رکھتا ہو
اور مراد وہ ہی کہ اسکے مکشوفات اسکے اجتہاد پر سابق ہون اور فرمایا ترک دنیا زہد نفس اور ترک آخرت زہد
دل اور ترک خودی زہد جان ہی اور فرمایا مثل انبیا کی ابتک زہد کسیکو حاصل نہین ہوا لوگون نے پوچھا دست
دعا دراز تر ہی یا دست عبادت آپنے فرمایا ان دونون ہاتھون کو کسی جگہ بھی پہونچ نہین ہی اسلیے کہ اگرچہ دست
دعا کو دامن وصول تک رسائی ہے مگر مردان حق کے نزدیک شرک ہی اور کو دست
عبادت کو تکلیف شرعی اور شرطی کے دامن تک رسائی ہی مگر مردان حق اسی ناپسند

Marfat.com

کرتے ہین بلند تر وہ ہاتھ ہے جو سعادت حاصل کرے اور فرمایا جو مجھول نہو حامل نہین ہوسکتا اور فرمایا عبودیت نہ ربوبیت سے ملی ہی نہ جدا ہی فرمایا اللہ کی ذات ایسی ہے کہ جسپر ظاہر ہونا چاہتی ہی ادنی بات کو قبول کرکے ظاہر ہوتی ہے اور جس پر ظاہر ہونا نہین چاہتی اعمال صالحہ کو بھی قبول نہین کرتی اور فرمایا جب تک تو تکالیف پر صبر نکرے سزا و اعنایت نہین ہوسکتا اور فرمایا ہوا حیات نفس اور حق حیات دل اور حقیقت حیات جان ہی اور فرمایا جن ترانون کو حجاب کیا ہی اگر اللہ او نہین باعث ذوق و شوق کردے تو سب اسکے طالب ہوجاپئن اور فرمایا اعمال پر نظر کرنیوالا معمول سے محجوب ہوتا ہی اور جو معمول پر نظر کرتا ہی اعمال سے محجوب ہوتا ہے اور فرمایا انبیاء احوال پر غالب تھے نہ یہ کہ احوال اون پر غالب تھے یہی سبب تھا کہ وہ احوال کو گردش دیتے تھے اور احوال اون کو گردش نہین دے سکتے تھے اور فرمایا صبر اسے کہتے ہین کہ اگر لوگ ہاتھ پانوں کاٹ کر تجھے سولی پر بھی چڑھا دین تو تو زبان سے اف نکرے حضرت مصنفؒ فرماتے ہین کہ جب یہ معاملہ آپ پر گذرا تو آپنے مطابق اپنے فرمانے کے صبر کیا اور اف نہ کی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شبلی رح آپ کے مارنے کے ارادے سے آپکے پاس گئے آپنے فرمایا اے شبلی مجھے نہ مارو اسلیے کہ مینے ایک اہم کام کا ارادہ کیا ہی اور اسیکا دیوانہ ہو رہا ہون مین خود ہی مرنے پر آمادہ ہون تم کیون قتل کا ارادہ کرتے ہو آپکے اس کلام سے بہت لوگ آپکے منکر ہوگئے اور شدہ شدہ خلیفہ کو بھی لوگون نے آپ کی جانب سے بدظن کردیا اور لوگون نے آپکے قتل کا فتوی دے دیا اس بنا پر کہ آپ انا الحق کہتے ہین اور بندے کو خدائی کا دعوی کرنا کفر ہے لوگون نے آپ سے کہا کہ ہو الحق کہا آپنے فرمایا واقعی وہ ہمہ اوست ہی ہے لیکن تم کہتے ہو گم ہوا ہے حالانکہ وہ گم نہین ہوا ہی بلکہ حسین گم ہوا ہی اور بحر محیط نہ کم ہوتا ہی نہ گم ہوتا ہی لوگون نے حضرت جنید

Marfat.com

سے پوچھا کہ قول منصور مین کوئی تاویل ہو سکتی ہی یا نہین اُنھون نے فرمایا اب وقت تاویل کا نہین ہے تم اس مقدمہ مین دخل نہ دو بس محمد بن داؤد اور ایک جماعت علما آپکی مخالف ہو گئی اور معتصم خلیفہ وقت کو بھی برہم کر دیا خلیفہ کا وزیر عیسی بن علی بھی آپکے آزار کا درپے ہو گیا اور ایک برس تک آپکو قید مین رکھا جن لوگون کو آپ سے اعتقاد تھا وہ وہان بھی جاکر آپسے مسائل پوچھتے اور جواب شافی پاتے آخر خلق کو آپکے پاس آنے کی بھی ممانعت کر دی گئی پانچ مہینے تک آپکے پاس کوئی نہین آیا البتہ اس مدت مین حضرت ابن عطار اور حضرت عبد اللہ خفیف رحمہما اللہ نے دو آدمی بھیجے اور کہلایا کہ انا الحق کہنے سے معذرت کرو تاکہ قید سے رہائی ہو جاے آپنے فرمایا اُن دونون سے کہدینا کہ تم مجھے انا الحق کہنے کی معذرت سے معذور رکھو اور ذکر کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابن عطار رحمہ اللہ نے خود بھی آپکے پاس جاکر کہا مگر یہی جواب ملا۔

نقل کیا ہی کہ جسدن آپ قید ہوے شبکو آکر لوگون نے دیکھا تو آپ قید خانے مین نہ تھے دوسری شبکو دیکھا تو آپ تھے نہ قید خانہ تھا تیسری رات کو دیکھا تو قید خانہ بھی تھا اور آپ بھی موجود تھے لوگون نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا پہلی رات مین حضور مین تھا اور دوسری رات کو حضور یہان موجود تھا اسلیے قید خانہ بھی گم ہو گیا اب پھر مجھے حفظ شریعت کے لیے یہان لائے ہین آؤ اپنا کام کرو۔

نقل کیا ہی کہ آپ دن رات مین ایکہزار رکعت نماز قید خانہ مین پڑھا کرتے تھے لوگون نے کہا آپ انا الحق کہتے ہین جب آپ خود حق ہین تو یہ نماز کسکی پڑھتے ہین آپنے فرمایا اپنی قدر ہم خود جانتے ہین

نقل کیا ہی کہ قید خانے مین علاوہ آپکے اور تین سو قیدی تھے انسے آپنے کہا مین تمھین رہا کر دون اُنھون نے کہا اگر ایسے ہی ہوتے تو خود کیون قید مین آتے آپنے اشارہ کیا تمام قیدیون کی بیڑیان خود بخود ٹوٹ گئین پھر اشارہ کیا تو قید خانے۔ نسب

قفل ٹوٹ گئے اور قیدیون سے آپنے فرمایا جاؤ ہمنے تمھین رہا کر دیا ان سب نے کہا آپ بھی آئیے آپ نے فرمایا مجھے اپنے آقا کے ساتھ ایک راز ہی جو بغیر سولی پر چڑھے حل نہوگا اور اپنے آقا کا قیدی ہون اور لحاظ شریعت بھی رکھتا ہون صبح کو لوگون نے دیکھا کہ قفل ٹوٹے پڑے ہین اور سوا آپکے سب قیدی بھی غائب ہین آپسے پوچھا آپنے کہا اُن سبکو ہمنے رہا کر دیا لوگون نے پوچھا آپ خود کیون نہ گئے آپنے فرمایا ہمارے آقا کا ہمپر عتاب ہے اسلیے یہان ٹھہرے ہین۔ یہ خبر خلیفہ کو بھی ہوئی اُسنے حکم دیا بہت جلد دُرّے مار کر انھین قتل کر دو ورنہ اور فساد برپا ہوگا لوگ آپکو قید سے باہر لائے اور تین سو دُرّے مارے لیکن آپنے صبر فرمایا اور ایک ہی حرکت سی کھڑے رہے جسنے آپکو دُرّے مارے وہ کہتا ہی جب مین آپکے دُرّہ مارتا تو غیبی آواز سُنتا یا ابن مَنصُور لاتخف یعنی اے ابن منصور خوف نکر پھر آپکو سولی پر چڑھانے لے گئے اُسوقت ایک لاکھ آدمی کا مجمع تھا۔ اور آپ ہر طرف دیکھتے اور حق حق انا الحق فرماتے اُسوقت ایک درویش نے آپسے پوچھا عشق کسے کہتے ہین آپنے فرمایا آج کل پرسون تجھے معلوم ہوجائیگا پھر اُس روز آپکو سولی دیگئی دوسرے دن آپکی لاش جلائی گئی تیسرے دن آپکی خاک ہوا مین اُڑائی گئی یعنی عشق یہ ہی اُسوقت آپکے خادم نے وصیت چاہی آپنے فرمایا نفس کو کسی چیز مین مشغول رکھ ورنہ وہ تجھے ایسے کام مین مشغول کریگا جو کرنیکے لائق نہو۔ اور یاد رکھ کہ اپنی نگہداشت کرنا کام زبردستون کا ہی آپکے صاحبزادے وصیت کے طالب ہوے آپنے فرمایا تمام عالم نیک اعمال مین کوشان ہی تو علم حقیقت حاصل کر جسکا ایک ذرّہ تمام جن وانس کے اعمال صالحہ سے بہتر ہے پھر آپ خراماں خراماں بڑے ذوق وشوق سی سولی کیطرف چلے لوگون نے پوچھا یہ وقت خوشی کا نہین ہے آپ کیون خوش ہین آپنے فرمایا میرے لیے اسوقت سے زائد خوشی کا کوئی وقت نہین ہوسکتا کہ اپنے خیمہ گاہ کو جارہا ہون اور بلند آواز سے آپنے یہ اشعار پڑھے۔

Marfat.com

ندیمی غیر منسوب الی شیء من الحیف	سقانی مثل ما یشرب کفعل الضیف بالضیف
فلما دارت الکاس دعی بالنطع والسیف	کذا من یشرب الراح مع التنین بالصیف

یعنی میرا دوست ذرا بھی ظالم نہین ہے اُسنے مجھے وہ شراب دی ہے جو مہمان مہمان کو دیتا ہے جب کاسے کئی دور ہو چکے تو تلوار اور نطع مانگا کہ سزا ایسے شخص کی یہی ہے جو اژدہے کے سامنے ماہ تموز مین پرانی شراب پئے۔ جب لوگ سولی کے نیچے لیگئے تو پہلے آپنے باب الطاق کو بوسہ دیا پھر قدم سیڑھی پر رکھا لوگون نے پوچھا کیا حال ہے آپنے فرمایا وار مردون کی معراج ہے اسوقت آپ تہ بند باندھے تھے اور چادر کندھے سے اوڑھے تھے قبلہ کیطرف منہ کرکے آپنے فرمایا جو کچھ مینے تجھسے طلب کیا تونے دیا جب آپ سولی پر چڑھے تو آپکے مریدون نے پوچھا کہ آپ متبع اور مخالفون کے حق مین کیا کہتے ہین آپنے فرمایا متبع کو ایک ثواب ضرور ملیگا اور مخالف کو دو ثواب۔ اسلیے کہ متبع میرے ساتھ صرف نیک گمان رکھتے ہین اور مخالف توحید کی قوت اور شریعت کی سختی سے ڈر رہے ہین اور شرع مین توحید اصل و حسن ظن فرع ہے مذکور ہے کہ ایام جوانی مین آپکی نظر ایک عورت پر پڑی تھی آپنے فرمایا وہ کیا حال تھا جو مجھپر گذرا کہ بعد مدت مدید کے اب اسکا عوض لیتے ہین پھر آپنے سیڑھی کے نیچے کیطرف دیکھکر اپنے خادم سے کہا جو کوئی اُسطرح اوپر دیکھیگا اِسطرح نیچے دیکھیگا پھر حضرت شبلی نے آپسے پوچھا تصوف کیا ہے آپنے فرمایا جسے تو دیکھ رہا ہے یہ کمتر درجہ تصوف کا ہے اُنھون نے پوچھا برتر درجہ کون ہے آپنے فرمایا تو اُسپر واقف نہین ہو سکتا ہے۔ پھر لوگون نے آپکو پتھر مارے مگر آپ ساکت رہے لوگون کی اتباع کے لیے حضرت شبلی نے بھی ایک مٹی کا چھوٹا ڈھیلا اُٹھاکر آپ کو مارا آپنے آہ کی لوگون نے کہا پتھر کی ایذا پر تو آپ چپ رہے اور اس مٹی کے ڈھیلے سے آہ کی اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا پتھر مارنے والے مجھسے ناواقف ہین اور شبلی جانتے ہین کہ مارنا نچاہیے پھر اسی سیڑھی پر آپکے ہاتھ کاٹے گئے۔ آپنے تبسم فرمایا لوگون نے سبب پوچھا آپنے فرمایا یہ ہاتھ ظاہری لوگون نے کاٹ لیے کون ایسا ہے جو میرے باطنی ہاتھ

Marfat.com

کاٹ سکے اور باطنی ہاتھ وہ ہین جنہون نے تاج ہمت عرش کے سر سے اُتارا ہی پھر آپکے پاؤن کاٹے گئے آپ نے تبسم کرکے فرمایا گویا میرے ظاہری پاؤن لوگون نے کاٹ لیے لیکن باطنی پاؤن باقی ہین جنسے اب بھی مین دونون جہان کا سفر کر سکتا ہون کون ایسا ہی کہ اُن پاؤن کو کاٹ سکے پھر آپنے اپنے خون بھرے ہاتھ خوش ہو ہو کر منہ پر ملے اور فرمایا دیکھو لوگو کہ اب تک مین سرخرو ہون اور فرمایا مردون کے چہرے کا اُبٹنہ خون ہی اور انھین ہاتھون سے آپنے کلائیان خون مین تر کرکے فرمایا وضو کرتا ہون نماز عشق ادا کرنے کیلیے رکعتان فی العشق لا یصح وضوءھما الا بالدم یعنی دو رکعت نماز عشق ادا کرنیکے لیے مین وضو کرتا ہون اور رکعات عشق کے لیے وضو سوا خون کے درست نہین ہوتا۔ پھر لوگون نے آپکی آنکھین نکالین پھر زبان کاٹنے کا قصد کیا آپنے فرمایا تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ مین ایکبات کہہ لون اور فرمایا اے اللہ میرے ہاتھ تیری راہ مین کاٹے گئے آنکھ نکالی گئی زبان اور سر کاٹا جائیگا مین اسبات کا شکر کرتا ہون کہ تو نے اب تک مجھے اپنی راہ مین ثابت قدم رکھا اور دعا کرتا ہون کہ ان لوگون کو بھی تو یہ دولت جو مجھے دی ہی عطا فرما۔ پھر لوگون نے آپکو پتھر مارنا شروع کیا آپکا آخری کلام یہ تھا حب الواحد افراد الواحد یعنی یکتا کی دوستی یکتا کر دیتی ہی اسکو آپنے دو بار فرمایا اسکے بعد یہ آیت پڑھی یستعجل بھا الذین لا یؤمنون بھا والذین امنوا مشفقون منھا ویعلمون انھا الحق یعنی جلدی کرتے ہین اُسکے ساتھ جو ایمان نہین لائے اوسپر اور ایمان لانے والے ڈرتے ہین اوس سے اور جانتے ہین کہ تحقیق وہ حق ہی۔ پھر آپکی زبان کاٹی گئی اور مغرب کے وقت آپکا سر تن سے جدا کیا گیا اسوقت آپنے قہقہہ مارا اور جان بحق تسلیم ہوے بعد انتقال آپکے تمام اعضا سے انا الحق کی آواز آتی تھی حکم خلیفہ سے تمام اعضا ہوا سر اور پشت کے پارہ پارہ کیے گئے اور اسوقت بھی آپکے سر اور پشت سے انا الحق کا کلمہ نکلتا تھا اور قتل کے وقت جو قطرہ خون کا زمین پر گرتا اوس سے نقش انا الحق ظاہر ہوتا دوسرے دن آپکے تمام اعضا جلا کر خاک کر ڈالے گئے اور خاک دجلہ مین

Marfat.com

پھینکی گئی آپکی خاک سے پانی کی سطح پر بھی وہی نقش انا الحق بنتا تھا اور پانی مین طوفان عظیم برپا ہوا۔ آپنے اپنے خادم سے حالت حیات مین فرمایا تھا کہ جب لوگ مجھے قتل کرکے خاک کرینگے اور خاک دجلہ مین ڈالینگے تو اوس سے طوفان عظیم برپا ہوگا جس سے بغداد کے غرق ہو جانیکا خوف ہی تو اُسوقت میری گُدڑی لیجاکر دجلے کو دکھانا تو وہ طوفان دور ہو جائیگا خادم نے ویسا ہی کیا طوفان کم ہوا اور آپکی خاک کناری پر آگئی لوگون نے اوس خاک کو زمین مین دفن کیا سو آپکے یہ مرتبہ کسیکو ابتک حاصل نہین ہوا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ کہتے ہین کہ جب مین معاملہ منصور کو خیال کرتا ہون تو متحیر رہجاتا ہون اور نہین سمجھ سکتا کہ اللہ اُنکے ایذا دینے والون کو قیامت مین کیا سزا دیگا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عباسہ طوسیؒ کہتے ہین کہ قیامت کے میدان مین حضرت منصورؒ کو بحکم الٰہی فرشتے زنجیرون مین جکڑ کر لائینگے اور اسمین اسرار یہ ہی کہ اگر بغیر باندھے آپ قیامت مین آوینگے تو میدان قیامت کو درہم و برہم کر دینگے۔

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ کہتے ہین جس شب کو آپ کو سولی دیگئی مینے تمام رات زیر دار عبادت مین بسر کی صبح کو ندائے غیبی سنی اطلعناہ علی سر من اسرارنا فافشی سرنا فھذا جزاء من یفشی سر الملوک یعنی ہمنے منصور کو اپنے اسرارون مین سے ایک سر پر واقف کیا اور اُسنے اُسے ظاہر کردیا اُسکی سزا مین اُسے سولی دی گئی اور اُن لوگون کی یہی سزا ہے جو بادشاہونکا راز ظاہر کر دیتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شبلیؒ فرماتے ہین کہ آپکے مزار پر جاکر مینے مناجات مین کہا اے اللہ منصور مومن عارف موحد محب تھا تونے اُنسے ایسی سخت بلا مین کیون مبتلا کیا یکایک مجھے نیند آئی اور وہین سو رہا خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہی یہ معاملہ ہمنے منصور کے ساتھ اسلیے کیا کہ اُسنے باعلان ہمارے

Marfat.com

راز کو ظاہر کر دیا وہ راز جو اسکو دل میں ہے کہنا چاہیے تھا غیروں سے بیان کر دیا
نقل کیا ہی کہ حضرت شبلی رحمہ اللہ کہتے ہین مین نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا
کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا مجھے محل صدق عطا کیا اور رحمت
کی مین نے پوچھا آپکے قاتلون کو کیا سزا ملے گی آپنے فرمایا انپر بھی اللہ کی رحمت ہی
کیونکہ اُنھون نے مطابق شرع ظاہر کے عمل کیا اور میرے مرتبے سے واقف نہ تھے۔
نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے میدان قیامت مین آپ کو سر بریدہ اور ایک جام ہاتھ مین
لیے خواب مین دیکھا پوچھا یہ جام کیسا ہے اور سر کہان ہے آپنے فرمایا یہ وہ جام ہے
جو اللہ سر بریدون کو عنایت فرماتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ حضرت شبلیؒ بیان کرتے ہین کہ جسوقت آپکو سولی دیجاتی تھی شیطان نے آکر
آپسے کہا کیا سبب ہے کہ آپنے انا الحق کہا اور اللہ نے آپ پر رحمت کی اور مین نے انا خیر کہا مجھپر
لعنت کی آپنے جواب دیا تو نے انا خیر خودی اور رعونت کیوجہ سے کہا مستحق لعنت ہوا مینے انا الحق
خودی اور رعونت دور کر کے کہا مستحق رحمت ہوا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین آگاہ ہو کہ خودی
اور رعونت بہت بُری چیز ہے جیسا کہ حضرت منصور رحمہ اللہ کے قول سے ظاہر ہی رحمۃ اللہ علیہما

باب حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اکمل اولیاء اللہ سے ہین آپ معارف
وحقائق مین یکتا اور توحید وتجرید مین بے مثل تھے آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کے
اصحاب مین سب سے افضل تھے دراصل آپ فرغانہ کے رہنے والے ہین اور زیادہ قیام
آپنے شہر واسط مین کیا ہی آپ کے مزاج مین انکسار بہت تھا ہر ایک سے جھک کر
ملتے تھے آپکے کلام کو ہر ایک سمجھ نہین سکتا تھا آپکے مثل ذکر توحید کسی نے نہین کیا
نقل کیا ہی کہ جس شہر مین آپ جاتے وہان کے لوگ آپکو جبراً نکالدیتے آخر آپ

Marfat.com

آخر آپنے بار دیمن قیام کیا اور وہانکے لوگ آپکے معتقد ہوئے اور بحد تعظیم کرتے تھے آپنے بہت دن وہان وعظ کہا مگر لوگون کو اثر نہوا پھر آپ مرو گئے اور وہان لوگ آپکی وعظ سے فائدہ مند ہوئے اور آپنے تمام عمر وہین بسر کی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جب سے مین بالغ ہوا ابتک نہ کھایا اور نہ سویا ہون اور فرمایا ایکبار مین باغ مین گیا ایک چڑیا میرے سر پر آکر بیٹھ گئی مین نے اُسے پکڑ لیا پھر ایک دوسری چڑیا آئی اور قریب کے درخت پر بیٹھکر چلانے لگی مین نے خیال کیا کہ یا تو یہ اسکا بچہ ہی یا جوڑا اس لیے مین نے جس چڑیا کو پکڑا تھا چھوڑ دیا مگر اوس کے چھوڑ دینے کا مجھے ایسا رنج ہوا کہ اُسیدن سے بیمار ہو گیا اور ایکسال تک بیمار رہا سال کے بعد مین نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا حضرت سال بھر میری علالت کو ہو گیا اور بیماری کیوجہ سے بیٹھکر نماز پڑھتا ہون اب تو یہ بیماری دور ہو جاتی تو اچھا تھا آپنے فرمایا شکت منک عصفورۃ فی الحضرۃ یعنی ایک چڑیا نے تیری شکایت حضور مین کی ہی یہ علالت اُسیکے سبب سے ہی اسی زمانے مین ایک بلی نے میرے گھر مین بچے دیے تھے ایک سانپ آیا اور بلی کے بچے کو مارنا چاہا مینے لاٹھی مار کر اُسے ہنکا دیا اور بچے کو بچایا بلی آئی اور اپنے بچے کو لے گئی اُسیوقت مین اچھا ہو گیا شب کو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین شکرت منک ھرۃ فی الحضرۃ بلی نے حضور مین تیرا شکر کیا اُسکی وجہ سے تجھے صحت ہو گئی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا موحد وہ ہی کہ اگر اُسکے سامنے تمام عالم درہم برہم ہو جاے تو بھی اُسکو ذرہ برابر پریشانی نہو اور فرمایا اللہ کر وت لذکرہ اکثر غفلۃ عن الناس لذکرہ یعنی خاص اُسکی یاد کرنیوالون کو اُسکی یاد کے فراموش کرنے والے سے زیادہ غفلت ہوتی ہی اسلیے کہ جب ذاکر اللہ کو یاد رکھتا ہی اگر اُسکے ذکر کو بھول بھی جاے

تو ہرج نہین البتہ یہ نقصان ہی کہ اُسکے ذکر کو یاد رکھے اور خود اُسے بھول جاے کہ یہ ذکر
غیر مذکور کا ہی پس حق سے روگردانی کرنا ذکر کرکے تصور سے حق کو یاد نکرنے والے کی
غفلت سے زیادہ تر غفلت ہی کیونکہ حق کو بھولنے والا یہ نہین سمجھتا کہ مین حق کی حضور مین
حاضر ہون بخلاف اُسکے کہ جو اُسکی یاد کو بھولتا ہی اپنے کو اُسکے حضور مین حاضر سمجھتا ہی
یہی وجہ ہی کہ طالبان حق کی ہلاکت اُنکے تصور باطل مین ہی جب تصور بڑھا کام گھٹتا
اور جب کام بڑھا تصور گھٹا - اور تصور کی حقیقت عقل کی ہمت سے وابستہ ہوتی ہی اور
عقل ہمت سے حاصل ہوتی ہی اور ہمت کو اس ہمت کی ساتھ کچھ نزدیکی نہین اور بندہ
حاضر ہو یا نہو ذکر کی اصل یہ ہی کہ جب اپنے سے حاضر نہو اور حق سے حاضر ہو وہ ذکر
مین نہین بلکہ مشاہدے مین ہی اور جب اپنے سے حاضر اور حق سے حاضر نہو تو وہ
ذاکر نہین گو زبان سے ذکر کرے -

نقل کیا ہی کہ آپنے ایک پاگل خانے مین ایک پاگل کو غل مچاتے دیکھکر کہا کہ
اتنی سخت بیڑیان تیرے پاؤن مین ہین اور ہاتھون مین زنجیرین ہین پھر بھی تجھ سے
چپ نہین رہا جاتا اُس نے کہا میرے دل پہ تو کوئی بیڑی اور زنجیر نہین ہے ہاتھ
پاؤن جکڑے ہین تو جکڑے رہین -

نقل کیا ہی کہ آپنے قبرستان ہیو مین فرمایا کہ یہ قوم معذور رہی لوگ آپ کو قاضی پاس
لے گئے آپنے وہان بھی کہا جب اُسکا حکم ہے تو یہ قوم ضرور معذور رہی -

نقل کیا ہی کہ جمعہ کے دن آپکا ایک مرید سب سے پہلے غسل کرکے مسجد کو چلا راہ مین گر گیا
اور خون نکل آیا تمام کپڑے مٹی اور کیچڑ سے نجس ہو گئے مجبوراً پھر آیا اور دوبارہ غسل کیا
آپنے فرمایا خوش ہو اس لیے کہ تکلیف پانا اللہ کی رضامندی کی علامت ہی -

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نیشاپور مین آئے اور حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ کے
مریدون سے پوچھا تمھارے پیر تمہین کیا تعلیم کرتے ہین اُنھون نے کہا عبادت اور

پر ندامت آپنے فرمایا یہ کبر ہے دیدار الٰہی کی تعلیم کرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ جب حضرت شیخ ابو الخیر رحمہ اللہ آپکی ملاقات کو مرو مین آنی لگے تو اپنے مریدون سے کہا کہ استنجے کے لیے ڈھیلے یہان سے ساتھ لیتے چلو اس لیے کہ مرو مین حضرت شیخ ابو بکر واسطی ایسے موحد ہین کہ انکی وجہ سے وہان کی مٹی بھی زندہ ہی اور مین زندہ مٹی سے استنجا کرکے اُسے نجس کرنا نہین چاہتا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا حق کی راہ مین خلق اور خلق کی راہ مین حق نہین ہی اور فرمایا خودی ترک کرنیوالا دین پاتا ہی اور فرمایا شرع توحید ہے اور اسکا گذر دریاے نبوّت تک اور حق توحید بحر محیط ہی شریعت کی راہ سمع بصر حال قال وغیرہ اسبابون سے پُر ہے اور اسباب خواہان تیسرا اثبات کے ہین اور تیسرا اثبات شرک ہے اور توحید شرک سے منزہ ہی اور فرمایا شرع توحید مثل چراغ کے اور حق توحید مثل آفتاب کے ہی اور شرع توحید محویت پذیر ہے اور حق توحید محویت پذیر نہین اور فرمایا اغیار کے حق مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اموات غیر احیاء یعنی صورت مین زندہ اور صفت مین مردہ ہین اور مومنون کے حق مین فرماتا ہی بل احیاء عند ربھم بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس اور فرمایا کیکو توحید وجود کے شناخت کی قدرت نہین ہی کسکی طاقت ہی کہ صحراے وجود مین قدم رکھے صوفیاے کرام کا قول ہی اثبات التوحید فساد فی التوحید ثابت کرنا توحید کا فساد ہی توحید مین اور بعض کہتے ہین کبر ذنبی معرفتی ایاہ یعنی اُسکو پہچاننا میرا بڑا گناہ ہی یعنی خود موجود ہوکر اُسے موجود جاننا برا ہی بلکہ خود فنا ہوکر اُسے موجود جاننا چاہیے اور فرمایا توحید گفت وشنود عبارت واشارت وید وصورت خیال وحس وغیرہ سے مبرّا ہی اور یہ سب چیزین لوث بشریت سے آلودہ ہین اور شناخت توحید لوث بشریت سے پاک ہے وحدہ لاشریک لہ کا یہ تقاضا ہی کہ آلایت بشریت کے ساتھ وہ کام کرے کہ عصاے موسیٰ علیہ السّلام نے ساحران فرعون کے ساتھ

Marfat.com

گیا و اللہ غالب علی امرہ یعنی نور الٰہی سب پر غالب ہی اور تمام چیزون کو اپنی پناہ
مین لیے ہی اور فرمایا اسرار مشائخ روضۂ توحید ہی نہ عین توحید کہ کسی بزرگی اور کبریائی
کے ذکر مین وجود و عدم خلق برابر ہی اور جہان کہ ذکر جبروتی ہی خلق کا افتقار انکسار
افتخار سب ایک ہی قدرت مین خلق ظاہر اور توحید مین فانی ہی اور فانی اپنا انکار
نہین کر سکتے کیونکہ اپنے انکار مین قدرت کا انکار ہی اور اثبات بھی نہین کر سکتی
کیونکہ اپنا اثبات کرنے سے توحید مین فساد پڑتا ہی نہ روے اثبات ہی نہ یارا ے
منفی یہی مشیت ہی یہی منفی قدرت نے خلق کو ظاہر اور وحدانیت نے معزول کیا ہی
اور فرمایا آسمان اور زمین مین تسبیح و تہلیل ہی مگر دل نہین ہے اور دل سوا اولاد
آدم کے اللہ نے کسیکو نہین دیا اور دل نعمت ہی اسلیے کہ دل شہوت اور نعمت اور
ضرورت کی دروازون کو بند کرتا ہی اور رہنمائی کرتا ہی دل کی زبان حاصل کرنہ قول
کی زبان اور فرمایا مرد وہ ہی جو نفس کو تابع کرلے اور فرمایا شیطان کہتا ہی کہ میرے
چہرے کا آئینہ بنا کر انسان کے سامنے اور انسان کے چہرے کا آئینہ میرے سامنے
رکھا مین انسان کو دیکھکر روتا ہون اور وہ مجھے دیکھکر ہنستا ہی اور فرمایا طریقت کی راہ
شیطان سے سیکھو کہ اسنے مردود خلائق ہونا پسند کیا مگر غیر حق کو سجدہ نکیا اور فرمایا
دنیا کو نظر قبول سے نہ دیکھ ورنہ تو (قول الست کی مخالفت کرنیوالا ہو گا اور فرمایا
تو جنت طلب نکر بلکہ ایسی شے طلب کر کہ خود جنت تیری طالب ہو اور دوزخ سے نہ بھاگ
بلکہ اس شے سے بھاگ جسکی وجہ سے خود دوزخ تجھسے بھاگے اور فرمایا گوینده وہ ہی
جسکے تمام اقوال در اصل اللہ کے اقوال ہون اور فرمایا جو سخن سننے والے کو مفلس نکرے
اور دونون عالم کو اسکے ہاتھ سے نہ جانے دے وہ سخن نفس کا حکم ہی اور فرمایا جو شخص
دنیا مین آیا ہو اور پھر اسے دنیا سے جانیکا خیال ہی اسے سخن طریقت بیان کرنا
سزاوار ہی اور فرمایا سخن صفات ذات سے ایک صفت ہی اور تمام انبیا متکلم ہوے

مگر ہمین سخن اُس شخص کے ساتھ ہی جو دعوی کرے کہ مجھے زبان غیب حاصل ہی اور فرمایا مرد کو گوئندہ خاموش اور خاموش گوئندہ رہنا چاہیے اور فرمایا جسطرح عورتون کو حیض ہوتا ہی اسیطرح راہ ارادت مین مریدونکو حیض ہی اور وہ حیض مرید کو سخن سے ساقط کر دیتا ہی بعض اس حیض سے پاک ہی نہین ہو سکتے اور بعض کو یہ حیض ہی نہین ہوتا اور فرمایا سخن حق سے زائد کسی چیز کو فضیلت نہین ہی اور فرمایا دل سے اللہ کی یاد نکرنے والے دوزخ مین جائینگے اور فرمایا مرید صادق کو پیر کی خاموشی سے بہ نسبت کلام کے زیادہ فائدہ ہوتا ہی اور فرمایا منزل راہ رو کو اُسوقت ملتی ہی جب نفس کی سواری پر سوار ہو اور سب اچھے وہ ہین جو مرکب روح پر سوار ہوتے ہین اور اس مرتبہ کے لوگون کو زہد ورع توکل وغیرہ کسی سے سروکار نہین رہتا ہے اور فرمایا راہ کی خبر دینے والا صفات نفس کی خبر دیتا ہی اور فرمایا جو بظاہر راہ حق طلب کرتا ہی ہرگز اُسے راہ حق نہین ملتی کیونکہ یہ وہ راہ ہی جسمین سوائے فضل کے کوشش کام نہین آتی اور فرمایا اللہ کا قول ہی کہ ہم نے تمھاری طلب کو وجود کے دامن پر کرم کے حکم سے باندھا ہی اور فرمایا خلق دریای عبودیت مین غوطہ زن ہوی مگر اُسکی تہ کا پتہ نہ ملا اور فرمایا جبتک راز آلہی معلوم نہین ہوتا دریای عبودیت سے عبور حاصل نہین ہوتا اور فرمایا اہل حقیقت کی راہ عدم مین ہی جبتک خود عدم نہو جاے راہ نہین پاتا اور فرمایا اہل شریعت کی راہ ثبات مین ہی اس راہ مین جو کوئی اپنی ہستی مٹاتا ہی زندیق ہو جاتا ہی مگر راہ حقیقت بغیر ہستی مٹاے ہوی نہین ملتی اور فرمایا دیدۂ ظاہر سوائے ظاہر کے اور دیدۂ باطن سوائے باطن کے نہین دیکھتا اور فرمایا اپنی ذات کو مٹا دے تاکہ صفات باری سے متصل ہو جاے اور فرمایا دولت سعادت عدم مین پوشیدہ ہی اور شقاوت وجود مین اور فرمایا عدم کی راہ قہر اور وجود کی راہ لطف ہی اور خلق وجود کی طالب اور عدم سے بھاگتی ہی اسیوجہ سے عدم اور وجود کسی کی اسے خبر نہین ہی اور جس چیز کو خلق نے وجود خیال کیا ہی درحقیقت وجود نہین ہی بلکہ عدم

Marfat.com

ہی اور جسے عدم جانتی ہی وہ در اصل علم نہین ہی - عدم ان جوانمردون کا محو پر اشارہ ہی کیونکہ عدم ہونا عین وجود اور محو ہونا عین اثبات ہی اور دونون سمت اسکے حرکت سے پاک ہین بلکہ ایک ایسا وجود ہی کہ اسکا ایک سمت رقم حیات رکھتا ہی لیکن فکان نعینی نتھا لیس ہی اور فرمایا مرید اول قدم مین مختار ہوتا ہی پھر اختیار جاتا رہتا ہی اور اوسکا علم اپنے جہل کو اور ہستی اپنی نیستی کو اور اختیار بے اختیاری کو دیکھتا ہے اس سے زائد بیان کرنا نہ چاہیئ کیونکہ اس معنی سے عبادت اور اشارت محرم نہین یہ معنی نہ قابل اشارت ہین نہ قابل عبادت نہ قال نہ حال نہ بود نہ نمود - اور فرمایا اگر تو چاہے کہ مجاہدی کو جانے تو نہین جانسکتا اسلیے کہ ملک ہند اور روم مین مجاہدہ ہی اور ملک اسلام مین مشاہدہ ضرور ہی جس مجاہدی مین مکاشفہ نہو ہرگز اسے مجاہدہ نہین کہتے جیسے کوئی شخص نجاست کو پیشاب سے دھوے تو بظاہر نجاست دور ہوجاتی ہی مگر در اصل پاکی حاصل نہین ہوئی بلکہ دوسری نجاست اور ہوجاتی ہی یہی حال مردکے ظاہر و باطن کا ہی مجاہدہ بے مشاہدہ شرک اور ریا ہی اور شرک ضد ایمان ہی اور ضد ایمان کفر ہی اور کفر ضد توحید ہی اور کفر تشبیہ اور شک کا نام ہے اور شک ضد یقین ہی یہ حجابات ہین انسے بچنا لازم ہی اور فرمایا جس کام پر نفس راغب ہو اُسے ترک کر اور ہمیشہ دلکی مخالفت کرتا رہ کیونکہ دل کی مخالفت کرنے والا مقبول بارگاہ الٰہی ہوتا ہی گو عبادت ظاہری نکرے اولٰئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات انھین لوگون کی شان ہی یعنی یہ وہ لوگ ہین جن کی برائیون کو اللہ نیکی سے بدل دیتا ہی اور فرمایا جتنی چیزین خلق ہوئی ہین بقدرت ہین ذرے سے بھی کم قیمت ہین اور فرمایا جب حق ظاہر ہوتا ہی عقل معزول ہوجاتی ہی اور جسقدر قرب اسکا حاصل ہوتا ہی اسیقدر عقل زائد معزول ہولی ہی اور اہل معرفت کے نزدیک دال عقل معرفت ربوبیت ہی کیونکہ عقل آلہ ہی عبودیت کے قائم کرنے کا نہ حقیقت کے دریافت

Marfat.com

کرنے کا ادب جسے بندگی کے قائم کرنے مین مشغول کیا اور اس سے دریافت حقیقت بھی چاہی
اسکی عبودیت اور بندگی فوت ہو جاتی ہی پھر بھی حقیقت کی معرفت تک اُسکا گذر نہین
ہوتا اور فرمایا فاضلترین عبادت اوقات سے غائب ہونا ہی اور فرمایا ہم ظاہر ازل
وابد کے آئے ہوے ہین اور ازل وقت ازل الآزال مین نشان زبانی کا ہی اور خلق
کو اُسکے دیکھنے کے لیے بلایا ہے اور فرمایا سخن راہ معاملت مین نیک ہی مگر حقائق مین
سخن ایک ایسی ہوا ہی جو شرک کے جنگل سے چلتی ہی اور نکوئی ہی کہ عالم بشریت سے
ظاہر ہوا اور فرمایا زہد صبر توکل رضا یہ چار چیزین قالب کی صفت ہین اور قالب کی
صفت روح کی صفت نہین ہی اور عارف کا قالب باقی نہین رہتا اسی لیے یہ چار
چیزین عارف سے مناسبت نہین رکھتی ہین اور اُسکے حال کے لاحق نہین ہوتی
ہین اور فرمایا اخلاص و صفا و صدق اور حیا کی نگہداشت کرنیسے ازل و ابد کا نگاہ
رکھنا بہتر ہی اور فرمایا توحید اور تجرید مین نیست ہونے سے حق کی راہ ملتی ہی اور فرمایا
جسنے واحد کی وحدانیت اور یگانگی کو دریافت کر لیا وہ مقصود حق ہوا اور جسنے صفت
جلال کو پا لیا حق اُسکا مقصود ہوا اور فرمایا تمام گناہ صغیرہ ہون یا کبیرہ عنایت اور
رعایت کی بنیاد کو تباہ کر دیتے ہین اور فرمایا اللہ اپنے بندے کو خوار لوی اور افلاس
مین دیکھنا اُس سے اچھا سمجھتا ہی کہ غرور علم اور عزت معاملات مین دیکھے اور فرمایا
جسکا مقصود یگانگی سے سوا اُس واحد کے ہو وہ زیان کار اور نگونسار ہی اور فرمایا جو
شخص راہ حق مین نیست ہو جائے اور بے اختیار اُسکی زبان سے واحد نکلے وہی حق
کو واحد کہنے کا مستحق ہی اور فرمایا جسطرح راست کہنے والون نے حقائق اور
اسرار مین راست کہا اُسیطرح حقیقت حقمین دروغ کہا اور فرمایا سب سے برا خلق وہ
ہی کہ تقدیر سے جنگ کرے یعنی تو چاہے کہ تقدیر ازلی کے خلاف ظہور مین آئی
حالانکہ یہ امر دشوار ہی اور فرمایا اس قوم کی چار قسمین ہین ایک نے پہچانا اور طلب کیا اور

Marfat.com

پایا یا دوسرے نے طلب کیا اور نہ پایا تیسرے نے پایا اور سوا اُسکے کسی چیز سے آرام نہ حاصل
کیا چوتھے نے پہچانا اور طلب نہ کیا کیونکہ وہ عزیز تر اس سے ہے کہ طلب دور ہوئے اور
آشکار تر اس سے ہی کہ طلب کرنے کو دخل ہوا ور فرمایا جو شخص وفا پر قائم رہتا ہی
اُسے تغیرات دنیا کی پروا نہین ہوتی اور فرمایا جس وقت تاریکی طمع کی دور ہو جاتی
ہے اوس وقت نفس تمام خطایا سے نفسانی سے حجاب مین پڑتا ہی اور فرمایا معرفت کی
دو قسمین ہین ایک معرفت خصوص دوسرے معرفت اثبات معرفت خصوص وہ ہے
کہ مشترک ہو درمیان اسما اور صفات اور دلائل اور نشانات اور ثبوت اور حجابات
کے اور معرفت اثبات وہ ہی کہ اوس کی طرف راہ نہو اور معرفت اثبات نعت قدیم
سے ظاہر ہوتی ہے اور اُس کی علامت کی یہ علامت ہی کہ تیری معرفت کو نیست و
نابود کر دیتی ہے اور تیری معرفت کو اس لیے نیست و نابود کرتی ہی کہ تیری معرفت
محدث ہے اور جب صفت اور نعت قدیم تجلی کرتی ہے تمام محدثات نیست ہو جاتی
ہین اور فرمایا تمام اندیشون کو ایک کر کے ایک ہی پر قرار حاصل کر اور تمام
اشیاے دینی کو ایک کر کے ایک ہی نظر کر کیونکہ تمام دیکھنے والون کی نظر ایک
سے زائد نہین ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہے ما خلقکم
و لا بعثکم الا کنفس واحدۃ یعنی تم سب کو پیدا کرنا اور مرنے کے بعد جلانا میرے
لیے ایسا آسان ہے جیسے ایک نفس کا پیدا کرنا اور جلانا آسان ہے۔ اور فرمایا
روح عالم کون سے باہر نہین آئی اور اگر باہر آئی ہوتی تو دل بھی باہر آئی ہوتی
اور اس کے مطلب کو ہر شخص نہین سمجھ سکتا ہے اور فرمایا تمام اشیا کو ظاہر کرنے والا
اور تمام کامون کو پورا کرنیوالا کامون اور چیزون سے ظاہر تر ہے اور تم اوسکے
ساتھ شریک ہونا چاہتے ہو اور فرمایا ہر موجود کے لیے بڑا حجاب اُسکا وجود ہی او
فرمایا دل پر حق کے ظاہر ہوتے ہی خوف اور رجا زائل ہو جاتا ہی اور فرمایا عوام

صفات عبودیت ہی کو دریافت نہین کرسکتے اور خواص صفت ربوبیت سے واقف
ہوکر اُسکا مشاہدہ کرتے ہین اور سوا اُسکے دوسری طرف نظر نہین کرتے اور چونکہ عوام کے
اسرار ضعیف ہین اور مصادر حق سے دور ہین اسلیئے اُن صفات کی برداشت نہین
کرسکتے ہین اور فرمایا جب ربوبیت سرائر پر تجلی کرتی ہی تمام رسوم کو محو کرکے اُکھاڑ دیتی
ہی اور فرمایا اللہ کیطرف دیکھنے والا جمع ہوتا ہی اور نفس کیطرف دیکھنے والا متفرق ہوتا ہی
اور فرمایا گو خلق حکم مین اور مقامات مین متفرق ہین مگر تمکو چاہیے کہ اُنھین اپنے علم مین
جمع کرو گو حقیقت مین تفرقہ ہی اور تفرقہ جمع ہی اور فرمایا ازل اور ابد اور اعمال ور
اوقات اور دھور سب مثل ایک برق کے ہین اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
نے فرمایا ہی لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ معہ شئ غیر اللہ یعنی مجھے اللہ کے ساتھ
ایک ایسا وقت حاصل ہے جسوقت مین سوا اللہ کے کسیکا گذر نہین ہی اور فرمایا تمام
نسبتون مین شریفتر نسبت یہ ہی کہ انسان بندہ بنکر نسبت عبودیت ڈھونڈھے اور
فرمایا سب سے اچھی عبادت حفظ اوقات ہی اور فرمایا مخلوق کیسی ہی عظیم القدر اور
بزرگ مرتبہ کیون نہو درگاہ ادب جناب باری مین بار پاکر نیست و نابود ہوجاتی ہی
اور فرمایا قدرت سے منازعہ کوئی شخص نہین کرسکتا اور فرمایا بہشت کی آرزو مین اللہ
کی عبادت کرنیوالا در اصل اُسکی عبادت نہین کرتا بلکہ اپنے نفس کی عبادت کرتا ہی اور
فرمایا خدا کو خدا کے لیے پوجنے والا جاہل ہی اسلیئے کہ اللہ بندے کی عبادت سے
بے نیاز ہی خدا کے لیے عبادت کرنیوالا اپنے کو اُسکے کام مین سمجھتا ہی حالانکہ وہ اُسکے کام
مین نہین ہی بلکہ اپنے نفس کے کام مین ہی اور فرمایا خدا کو زیادہ یاد کرنیوالا خدا سے زیادہ دور
ہوتا ہی جیساکہ وارد ہی من عرف اللہ کل لسانہ یعنی جسنے اللہ کو پہچانا گونگا ہوگیا اور
فرمایا ذکر زبانی ذکر حقیقی نہین ہی بلکہ ذکر حقیقی وہ ہی کہ ظاہری زبان گونگی اور باطنی زبان
گویا ہوجائے پس ذکر کرنا اُسکا غیر اُسکا ہی اور فرمایا اللہ کی تعظیم یہ ہے کہ بندہ

Marfat.com

دونون عالم کی چیزون مین سے کسیکی طرف نہ دیکھے اور دونون جہان کے اسبابون مین سے
کسی سبب پر نظر نکرے بلکہ ہر وقت اُسیکی طرف دیکھے اور کسی پر نظر بھر کر اور فرمایا روح جمال
اور جلال کی رگڑ سے پیدا ہوئی ہی اور فرمایا اگر ایک کافر کی بھی جان آشکارا ہووے تمامی اہل
عالم اُسکو حسن لطافت کی باعث سے حق سمجھکر سجدہ کرنے لگین اور فرمایا ہر جسم تاریک ہے اور دل
ہر جسم کا چراغ ہی اور جسکو دل نہین وہ ہمیشہ تاریکی مین ہی اور خلق کے حالات وکیلان قضا
وقدر نے اس حکمت سے تقسیم کیے ہین کہ حیلہ اور حرکت کو اُسکے دریافت کرنیکی قدرت نہین ہی
اور فرمایا مین ایسے خدا سے بیزار ہون جو مجھسے میری عبادت کیوجہ سے خوش اور نافرمانی کیوجہ
سے ناراض ہو پس وہ میری قید مین ہی کہ مین کیا کرتا ہون نہین نہین بلکہ دوست روز ازل
سے دوست اور دشمن روز ازل سے دشمن ہین اور فرمایا تمام اشیا سے وہ شخص بے نیاز ہو سکتا ہی
جو اپنے کو اور تمام اشیا کو اللہ کی ملک خیال کرے اور فرمایا دلونکی بقا اور حیات خدا ہی سے ہی
پس لازم ہی کہ خدا سے خدا مین فنا ہو جاے اور فرمایا فنا فنا مین ہی اور جبتک تو اپنے کو اللہ
کے ساتھ سمجھے شرک مین مبتلا ہی اور فرمایا نفس کی لغزش اور تقصیر کو دیکھنا اور نفس کو ملامت
کرنا شرک ہے اور فرمایا جبتک دل مین کوئی غرض ہوگی اور مرتبہ شواہد سے واقف رہیگا ہرگز
اللہ کی محبت درست نہین ہو سکتی بلکہ سچی محبت اسکا نام ہی کہ اُسکے مشاہدہ مین ایسا غرق
ہو جاے کہ تمام چیزون کو فراموش کرکے خود بھی فنا ہو کر محب مین ملجاے اور فرمایا سواے
محبت کی تمام صفتون مین رحمت ہی اور محبت مین رحمت کی عوض قتل ہی اور قتل کے
بعد بھی مقتول سے خونبہا چاہتی ہین اور فرمایا اپنی حرکت اور سکون کا اعتماد اُٹھ جانیکو
عبودیت کہتے ہین اور جو شخص ان دونون صفتون کو دور کر دیتا ہی وہ عبودیت کے
حق سے اچھی طرح واقف ہوتا ہی اور فرمایا مقبول توبہ وہ ہے جو بندہ گناہ کرنے سے
پہلے ہی کرے اور فرمایا خوف اور رجا حاصل کرنیوالا بے ادبی اور گستاخی نہین کرتا ہی اور
فرمایا توبہ نصوح وہ ہی کہ اُسکے کرنیوالے پر ظاہر باطن دونون حالتون مین معصیت کا اثر

Marfat.com

باقی نرہے اور جسکو توبۂ نصوح میسر ہوجاتی ہی بیخوف ہوجاتا ہی اور فرمایا تقویٰ اسکا نام
ہی کہ انسان اپنے تقوی سے تقوی یعنی پرہیز کرے اور فرمایا جو زاہد اہل دنیا پر اپنے زہد کی
وجہ سے تکبر کرتے ہین وہ زہد مین صرف مدعی ہین اسلیے کہ اگر اُنکے دلمین دنیا کی کچھ
وقعت نہوتی تو اُس روگردانی کیوجہ سے جو اُنھون نے دنیا سے کی ہی اہل دنیا پر تکبر
نکرتے اور فرمایا زہد کیوجہ سے یہ کہہ کہکر اپنی شوکت بڑھانا برا ہی کہ مین اس چیز سے نفرت
کرتا ہون اور اُس چیز سے بھاگتا ہون خبردار ہوجا کہ اللہ کی نزدیک یہ اور وہ ترک
کرنا ایک ذرہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتا اور فرمایا جسکا سخن معتبر ہو اور دل فکر سے
منور ہو وہ صوفی ہی اور فرمایا بندی کو معرفت حق درست نہوگی جبتک اُسمین مشغولی بحق یا
نیازمندی کی صفت باقی رہے گی اور فرمایا اللہ کو پہچاننے والا خلق کو نہین پہچانتا بلکہ
کسی سے کلام بھی نہین کرتا ہی اور فرمایا جس شخص کا گذر محل انس تک نہین ہوا اُسنے تمامی
اکوان سے وحشت نہوگی اور فرمایا طاعت کرکے اسکا عوض پانیکی امید رکھنا فضل کے
فراموش کرنیسے ہوتا ہی اور فرمایا قسمتین کیگئی ہین اور صفتین پیدا ہوئی ہین جب قسمت
مقدر ہی تو سعی اور کوشش سے کیا مل سکتا ہی اور فرمایا جس کسیکو بندگی کرنا اُس کی جائے تر
ہین اور حقیقت حقتعالی کو جاننا وہ دونون مقام سے ضائع رہتا ہی اور کسیکو حاصل نہین سکتا
اور فرمایا عارف قرب الٰہی مین اُڑتے ہین اور اسی سے اُنکی زندگی ہی اور اُسیکی طرف
اُنکی رجوع اور بازگشت ہی اور فرمایا توحید کا جاننے والا سوا اُس شخص کے کوئی نہین ہو سکتا
جو عرش سے فرش تک تمام اشیا کو آئینۂ توحید کے مثل دیکھے اور ہر شے سے اللہ کی وحدت
معلوم کرے اور فرمایا جہانتک ہو سکے رضا سے کام لو نہ یہ کہ رضا تمسے کام لے اور اگر رضا
تمسے کام لیگی تو تم لذت رویت اور مطالعہ حقیقت حاصل نہین کر سکتے یعنی جب رضا سے لذت
پائی شہود حق سے باز رہا اور فرمایا دنیا مین کوئی زہر اس سے زائد نہین ہی کہ انسان عبادت اور اطاعت
کرکے اُسے اچھا سمجھے اور اُس طاعت اور عبادت پر فریفتہ ہوجاے اور فرمایا کرامات پر

Marfat.com

خوش ہونا علامت غرور اور نادانی کی ہی اور فرمایا اتصال سے لذت پانا ایک قسم کی
غفلت ہی اور فرمایا نعمت الٰہی کو اپنی طاعت کا بدلہ نہ سمجھو بلکہ خود ہیچ ہو جاؤ جب تم خود
ہیچ ہو جاؤگے تو اپنی طاعت کو بھی ہیچ سمجھوگے اسکے بعد اللہ کی انعام کو نعمت سمجھکر اسپر
شکر ادا کر سکتے ہو اور فرمایا جو عمل دل سے علاقہ رکھتا ہی بہتر ہی اس عمل سے جو اعضا سے
علاقہ رکھتا ہو اگر فعل کی اللہ کے نزدیک کچھ بھی قدر اور قیمت ہوتی تو چالیس برس تک
حضرت نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم خالی نرہتے اس سے یہ مراد نہین کہ عمل سے دست بردار
ہو جاؤ بلکہ یہ مطلب ہی کہ ایسا کچھ حاصل کرلو کہ عمل کی ضرورت ہی باقی نرہی اور فرمایا مین اس
ایمان کے اعتبار سے مومن ہون کہ اللہ نے مجھ سے نہ جانا اسلیے کہ اس جاننے ہوے پر
کہ مین جانتا ہون مجھکو اعتبار نہین ہی اور فرمایا بندہ اللہ اکبر کہتا ہی یعنی اللہ اس سے
زائد بزرگ ہے کہ تم اسکے ساتھ اس فعل کے ذریعہ سے مل سکین یا اس فعل کے ترک سے اس
سے جدا ہو سکین اسلیے کہ ملنا اور جدا ہونا اس سے حرکات پہ موقوف نہین ہے بلکہ
قضاے ازلی سے وابستہ ہی یعنی جسکے لیے اللہ نے ازل مین جو کچھ لکھدیا اس کا ہونا
ضروری ہے۔ اور فرمایا جسطرح لڑکا ماں کے پیٹ سے بے عیب اور گناہ سے پاک باہر
آتا ہی وہی حالت قیامت مین مرد کی دولت سعادت کا ہوگا کہ اللہ والون کی محبت
اسکے وقت سے باہر آوے گی اور فرمایا مرد تین قسم کے ہوتے ہین ایک قسم مین وہ لوگ
ہین کہ اللہ انھین نور ہدایت عطا کرکے اپنا احسان انپر رکھتا ہی اور اس نور ہدایت کے
فیض سے وہ لوگ گناہ سے مبرا رہتے ہین اور کفر اور شرک اور نفاق انسے جدا رہتا ہے
دوسری قسم مین وہ لوگ ہین کہ اللہ انھین نور عنایت عطا کرکے اپنا احسان انپر
رکھتا ہی اور اس نور عنایت کے فیض سے وہ لوگ صغیرہ اور کبیرہ گناہون سے پاک
رہتے ہین اور تیسری قسم مین وہ لوگ ہین کہ اللہ انھین کفایت عطا کرکے اپنا احسان
انپر رکھتا ہی اور اس کفایت کے فیض سے وہ لوگ بھی خواطر فاسدہ اور حرکات

Marfat.com

اہل غفلت سے پاک رہتے ہین اور فرمایا فقیر کو حقیر جاننا اور جلد غصہ کرنا اور طلب جاہ ہونا نفس کی اطاعت کیوجہ سے ہوتا ہی اور اطاعت نفس گویا عبودیت سے باہر آکر ربوبیت کا دعوی کرنا ہی اور فرمایا جسنے اللہ کو پہچانا خود گم ہو جاتا ہی اور جو اسکے شوق کے سمندر مین غرق ہوا گل جاتا ہی اور جو شخص اعمال صالحہ اللہ ہی کے واسطے کرتا ہی یعنی اُسے طلب جنت اور خوف دوزخ کچھ نہین ہوتا ہی وہ اپنے اعمال کا ثواب پاتا ہی اور جو غضب مین آیا گرفتار رہوا اور فرمایا خوف کا اعلی مرتبہ یہ ہی کہ ہر وقت بندہ خیال کرے کہ اللہ تعالی مجھے نظر غضب سے دیکھ رہا ہی اور عذاب مین گرفتار کریگا اس خوف کیوجہ سے نافرمانی نکرے اور دل وجان سے اُسکی عبادت مین مشغول ہو اور پھر بھی یہ خیال نکرے کہ وہ نظر رحمت کرتا ہی یا کریگا۔ اور فرمایا اصل حقیقت خوف کی موت کے وقت ظاہر ہو گی اور فرمایا سچا وہ ہی جو ظاہر مین خلق سے اور باطن مین خالق سے ملا رہے اور فرمایا خلق عظیم یہ ہی کہ بندہ کسیکے ساتھ خصومت نکرے اور نہ کسیکو اسکے ساتھ خصومت ہو قوت معرفت سے اور فرمایا فزع اکبر ندا‌ے قطعیت کا نام ہی کہ قیامت مین ندا کیجائیگی خلود و لاموت یعنی اے اہل بہشت تم ہمیشہ جنت مین رہو اب تمھین کبھی موت نہ آئیگی اور اے اہل دوزخ تم ہمیشہ دوزخ مین رہو اب تمھین کبھی موت نہ آئیگی پھر اہل دوزخ کو مخاطب کرکے کہینگے اخسئوا فیہا ولا تکلمون یعنی خوار رہو اور نہ کلام کرو تم اور فرمایا شرمندہ کی جسم سے جو پسینہ نکلتا ہی اوسکا مرتبہ شرم کے ثواب سے زائد ہی اور فرمایا معارضۂ وقت سے ازلی اختیار جس چیز پر ہوا ہی بہتر ہی اور فرمایا استقامت ایسی نیکی ہے جسپر تمام نیکیون کا اختتام ہے اور اگر استقامت نہو تو تمام نیکیان ناتمام اور بری معلوم ہون اور فرمایا وہ چیز کہ تیرے نفس کا حصہ ہے دکیلان قضا وقدر نے تجھکو بھیجی ہی اور کشادہ کیا اُس چیز کو کہ تیرے نفس کا حصہ دیگی اور فرمایا فراست ایک ایسی روشنی ہے جسکے ذریعے سے دلون مین رسائی ہو اور ایک ایسی معرفت ہی کہ اسرار مین متمکن ہی

اور غیب سے غیب کیطرف لیجاتی ہی تاکہ اُسکے ذریعہ سے اُن چیزون کا مشاہدہ ہو جو غیب
مین ہین اور اللہ اسکو ایسی قدرت عطا کرتا ہی کہ صاحب فراست لوگون کے دلون کا حال
بیان کردیتے ہین اور فرمایا اولاً اس قوم کے لیے اشارت تھی بغیر حرکات ہوے اب سوا حسرت
کے کچھ نہین ہی اور فرمایا اب اس قوم نے اخلاص اپنی بے ادبی کا نام رکھا ہی اور غلبہ حرص کا نام
انبساط کیا ہی اور پست ہمتی اور کم ظرفی کو جلدی سمجھتے ہین یہ قوم راہ راست کو چھوڑکر راہ بد پر چلنے
لگی ہی انھین دیکھکر زندگی وبال معلوم ہوتی ہی اور روح خشک ہوتی ہی انکی یہ حالت ہی کہ بغیر غصہ
کے بات نہین کرتے اور بغیر تکبر کے خطاب نہین کرتے ہین اُنکا نفس اُنکے دلکی خبر دیتا ہے اور
اون کی حرص ندا کررہی ہے کھانے کی اُس چیز سے کہ اُنکے باطن مین ہی قاتلھم اللہ
انی یو فکون یعنی مقاتلہ کرتا ہی اللہ اُنسے اُس جگہ کہ افک کرتے ہین یعنی جھوٹی باتین
کرتے ہین اور فرمایا اللہ نے ہمین ایسے زمانہ مین پیدا کیا کہ جسمین نہ ادب ہے نہ اسلام نہ اخلاص
نہ اہلبیت اور نہ احکام صاحبان مروت اور فرمایا اللہ نے دنیا کو مثل ایسی فصیل کی بنایا ہی جسمین
بہت سے کتے اور تھوڑے فرشتے قید ہون اور فرشتے رہائی چاہتے ہون مگر رہا نہو سکتے
ہون یعنی اللہ نے دنیا مین بُرے لوگ زیادہ اور اچھے کم پیدا کیے ہین اور سب کو ایک
ہی زمین پر رکھا ہی اچھے لوگ چاہتے ہین کہ اُس زمین سے جسمین بُرے لوگ بھی ہین
نکلجائین مگر نکلنا غیر ممکن ہے لوگون نے ایمان کی ماہیت پوچھی آپنے فرمایا ایمان چالیس
برس آتش پرستی مین گذارنا چاہیے تاکہ مرد ایمان کے کامل درجے سے واقف ہو جاے
لوگون نے کہا یہ تو ہماری سمجھ مین نہین آیا صاف طور سے بیان فرمائیے آپنے فرمایا کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس برس کی سن تک وحی نازل نہین ہوئی اس سے یہ نہ سمجھنا
چاہیے کہ چالیس برس تک معاذ اللہ آپکو ایمان نہ تھا اور ایسا خیال دراصل سراسر باطل ہے
بلکہ مطلب یہ ہی کہ جو کمال اللہ نے آپکو بعد بعثت کے عطا فرمایا قبل بعثت آپ مین اُس کا
کمال نہ تھا اور چونکہ آپ خاتم الانبیا تھے اسلیے جو کمال آپکو قبل بعثت حاصل تھا وہ خود خاتم الکمال

اور فرمایا اے لوگو اللہ نے تمھین صاحب نفس کیا ہی اور موافق ارشاد حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کے نفس گبر ہے تمکو لازم ہی کہ نفس کی گبرگی سے خلاصی حاصل کرو اور جبتک خلاصی حاصل نہ کرد گے ایمان حقیقی کی معرفت نہین ہو سکتی لوگون نے سوال کیا کہ دنیا مین کسی نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد مرتبہ بھی پایا ہی یا نہین آپنے فرمایا اصل تو یہ ہے کہ دنیا مین کوئی آپ کے مرتبہ ہی کو حاصل نہین کر سکا پھر کیونکر آپسے زائد مراتب حاصل کر سکتا اور جو کوئی دعوی کرے کہ دنیا مین کوئی شخص آپ سے مرتبہ مین زائد ہوا ہی یا آیندہ ہوگا یقینی وہ کافر ہے اسلیے کہ جو اولیا کا اعلی مرتبہ ہے وہ در اصل انبیا کا ادنی مرتبہ ہی لوگون نے پوچھا دنیا مین سب سے اچھا کون کھانا ہے آپنے فرمایا سب سے اچھا ذکر حق کا لقمہ ہے جو بندہ یقین کے ساتھ معرفت کے دسترخوان سے اُٹھاوے اور اوس لقمہ کے اُٹھاتے وقت اُس بندے کا گمان اللہ کے ساتھ نیک ہو۔

نقل کیا ہی کہ وقت وفات کے لوگ آپ سے وصیت کے طالب ہوے آپنے سب کو خطاب کرکے فرمایا کہ ارادت الٰہی کو نگاہ رکھو پھر لوگ وصیت کے خواہان ہوے آپنے فرمایا اپنے انفاس و اوقات کی نگہبانی کرو اسکے بعد آپنے انتقال فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۷۴ حضرت ابو عمرو نخیل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عمرو نخیل رحمۃ اللہ اپنے زمانے کے مشائخ کبار سے تھے اور صوفیاے کرام کے بزرگون سے تھے آپ بڑے صاحب ریاضت و کرامت تھے اور ورع و تقوی مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے آپ نیشاپور کے رہنے والے تھے اور حضرت جنید رحمۃ اللہ کو آپنے دیکھا ہی آپ حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ کے شاگرد تھے اور اون کے شاگردون مین سب سے بعد آپ ہی نے وفات فرمائی ہے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ سماع سُنا کرتے تھے ایک بار

Marfat.com

ہی اور فرمایا جسکے دیدار سے تجھے تہذیب حاصل ہو اُسکو مہذب خیال نکر اور ہر گز وہ بادب
نہین ہی اور فرمایا اکثر خراب باتین ایسی ہوتی ہین جنکا ظہور انتہا مین ہوتا ہی مگر انتہا مین انکا
ظہور ابتدا ہی کے فساد سے ہوتا ہی کیونکہ جبتک کسی چیز کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی انتہا بھی
مضبوط نہین ہوسکتی پس ابتدا ہی سے بُرے خصائل سے احتراز کرنا لازم ہی اور فرمایا
جو شخص خلق کے سامنے اپنے جاہ و مرتبہ کے ترک کرنے پر قادر ہی اُسے دنیا اور اہل دنیا کا
ترک کرنا آسان ہی اور فرمایا اللہ پر قائم رہنے والا بُرے خصائل اختیار نہین کرتا اور جو
بُرے خصائل اختیار کیے اللہ پر قائم نہین رہتا اور فرمایا جسکی فکر صحیح ہوگی گویائی اُسکی
صدق کے ساتھ اور عمل اختیار شے ساتھ ہوگا اور فرمایا جو اپنی معرفت کو پہچاننا چاہتا ہی
کہ اللہ کے نزدیک اُس کی کیا قدر ہی اُس سے کہو کہ وقت خدمت اور عبادت کے
دیکھے کہ اُسے کسقدر اللہ کی ہیبت ہی اور فرمایا ماسوی اللہ کے ساتھ انس اختیار کرنا دحشت
ہے اور فرمایا فروتریں مرتبہ توکل حسن ظن ہے اللہ کے ساتھ اور فرمایا تصوف اوامر
ونواہی کے احکام مین صبر کرنا ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۸۲ حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت جعفر جلدی رحمۃ اللہ علیہ یکتائے طریقت دانائے شریعت بحر علم کوہ حلم تھے آپ اصحاب
حضرت جنید رحمۃ اللہ مین سب سے زائد با وقعت تھی تمام علوم سے ماہر اور حقائق سے واقف تھے
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا کہ ایکسو بیس کتابین تصوف کی میرے پاس ہین لوگون
نے پوچھا ان کتابون مین کوئی کتاب حضرت حکیم ترمذی کے تصانیف سے بھی آپکی
پاس ہے یا نہین آپنے فرمایا نہین ہے اسلیے کہ مین انکو گروہ صوفیہ مین شمار نہین
کرتا ہون بلکہ جانتا ہون کہ وہ مشائخ کے امین اور مقبول تھے۔
نقل کیا ہے کہ آپ نے ساٹھ حج کیے ہین حمزہ علوی آپ کے ایک مرید تھی اور

Marfat.com

آپکی خدمت مین رہا کرتے تھے ایک شب کو انھون نے اپنی مکان جانے کا ارادہ کیا آپنے فرمایا آج رات کو یہین رہجاؤ کل چلے جانا ادب کے خیال سے انھون نے آپکو کچھ جواب نہین دیا اور گھر جانے کا ارادہ اسلیے کیا تھا کہ اسوقت مکان جاکر مرغ ذبح کرکے پکاؤنگا تاکہ صبح کو اہل وعیال کو کھلاؤن جب آپنے انکو یہ حکم دیا کہ آج شب کو یہین رہو صبح کو چلے جانا تو انھین خیال ہوا کہ اب مجھی کل دوپہر تک یہان رہنا ہوگا اُسکے بعد شاید جانا ملے اور اتنی دیر تک میرے اہل وعیال بھوکے ہی رہینگے اور میرا انتظار کرینگی پھر آپسے عرض کیا کہ حضور مجھے جانے ہی دیجیے آپ نے فرمایا نہین آجکی رات یہین رہو پھر اُنھون نے کہا مجھے ایک ضروری کام ہے ورنہ یہان رہنے مین عذر نہ کرتا آپنے فرمایا تمھین اختیار ہے وہ اپنے مکان گئے اور مرغ کو ذبح کرکے ہانڈی چڑھادی صبحکو اپنی ایک لڑکی سے کہا کہ ہانڈی چولھے پر سے اُتار لا اور کھانا لا لڑکی چولھے پر سے ہانڈی اُتار کر لانے لگی پاؤن پھسلا گر پڑی ہانڈی بھی ٹوٹی اور سب سالن زمین پر گر گیا اُنھون نے کہا زمین سے اُٹھا لو اُسکو دھوکر کھاینگے اتنے مین ایک کتا آیا اور جو سالن زمین پر گر پڑا تھا کھا گیا اُنھون نے افسوس کیا اور کہا خیر مرغ گیا تو گیا اب مین شیخ کی صحبت کیون ترک کرون اُٹھکر پھر آپکے یہان آئے جب آپکے سامنے گئے تو آپنے فرمایا اے جعفر جو شخص گوشت کی ایک ٹکڑے کے لیے مشائخ کا دل دُکھاتا ہے اللہ وہ گوشت کتون ہی کو کھلاتا ہے یہ بات سنکر انھین عبرت ہوئی اور توبہ کی۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار آپنے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا دریافت کیا تصوف کیا ہے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا تصوف ایک حالت ہے جسمین عین ربوبیت ظاہر ہوتی ہے اور عین عبودیت فنا ہو جاتی ہے اور فرمایا تصوف نفس کو طرح دینا عبودیت مین ہے اور باہر آنا بشریت سے اور نظر کرنا اللہ پر کامل طور سے اور فرمایا تلوین فقر اسکے لیے ایک ایسا مقام ہے جس سے مراتب اعلی حاصل ہوتے ہین

Marfat.com

اور جو فقیر تلون سے بے بہرہ ہوتا ہی ہرگز ترقی مراتب حاصل نہین کر سکتا اور فرمایا جب تم کسی فقیر کو بہت کھانیوالا دیکھو تو سمجھ لو کہ تین حال سے خالی نہین ہی یا تو جو وقت کہ اُسپر گذر چکا ہی وہ اسی زمانے مین ایسی حالت مین مبتلا رہا ہی کہ چاہیئے یا بعد اسکی ایسی حالت مین مبتلا ہو گا کہ راہ سے نیچے اُتر جائیگا یا اپنے حال مین موافقت نہین رکھتا ہی اور فرمایا توکل اسکا نام ہی کہ اگر کوئی چیز ہو یا نہو دونون حال مین یکسان رہی بلکہ اگر نہو تو ایک طرحکی خوشی حاصل ہو اور اگر ہو تو رنجیدہ ہو اور فرمایا ہونے کی حالت مین اور نہونیکی حالت مین استقامت کرنا اللہ کے ساتھ توکل ہی اور فرمایا دنیا اور آخرت کے تمام فائدے ایک ساعت کے صبر مین حاصل ہوتے ہین اور فرمایا اپنے نفس کو حقیر سمجھنا اور اہل سلام کی تعظیم کرنا جوانمردی ہی اور فرمایا جن چیزون سے ہلاکت ایمان متصور ہی اُنسے بچنے کو عقل کہتے ہین اور فرمایا اللہ کے خاص بندے بنو تاکہ غیرون سے نہو اور فرمایا سعی وہ ہی جو مسلمان دینی بھائیونکے لیے کرے اور جو اپنے نفس کے لیے کرے اسکو سعی نہین کہتے ہین اور فرمایا اگر تم مردان حق کا مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو بزرگ ہمت بنو اور آگاہ ہو کہ مجاہدے سے مرتبہ مردان حق کا حاصل نہین ہوتا جبتک تم بزرگ ہمت نہ بنو اور فرمایا بندہ معاملے کی لذت اسوقت تک نہین پا سکتا جبتک وہ اپنے نفس کی لذت کا فریفتہ ہی اور اسیوجہ سے اہل حقیقت نے اُن علاقون کو قطع کیا ہی کہ وہ علاقے اُنکو قطع کرنے والے تھے پہلے اُس سے کہ وہ علاقے اُن کی راہ مین حائل ہون اور فرمایا جو شخص اپنی معرفت مین کوشش نہین کرتا ہی اوس کی خدمت قبول نہین ہوتی ہی اور فرمایا جسکی روح صالح ہوتی ہے وہ تمام حالتون مین صدق کے ساتھ نفس سے مطالبہ کرتا ہے اور جسکی روح معرفت ہوتی ہی وہ جاے ورود اور جاے صدور کو پہچانتا ہی اور جسکی روح مشاہدہ ہوتی ہی وہ علم لدنی سے آگاہ کیا جاتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے پاس ایک نگینہ تھا اتفاق سے دجلہ مین گر پڑا آپ نے

Marfat.com

ایک دعا پڑھی وہ نگینہ آپکو اپنی کتاب مین ملگیا۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی کہ آپکا مزار حضرت سری سقطی اور حضرت جنید بغدادی رحمہما اللہ کے مزار کے قریب شونیزیہ مین ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ بیشتر وصف رجال بدرقۂ راہ کمال بیک بادیہ بلا مرد مرتبۂ رضا تھے آپکے ریاضات اور کرامات کا بیان کرنا احاطہ امکان سے باہر ہے آپ اصل منوبج باشندے تھے آپ نے حضرت ابن جلاء رحمۃ اللہ کی صحبت پائی ہے حالت آپکی یہ تھی کہ تمام چرند پرند اور شیر اژدہی آپ کے پاس آکر بیٹھا کرتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ کوہ لبنان پر تھے تو بادشاہ وہان آیا اور اوس نے حسب معمول سابق جتنے فقرا وہان تھے سب کو ایک ایک دینار دیا جب اُس نے آپکو دینار دیا تو آپ نے وہ دینار اپنے ایک رفیق کو دے دیا اور وہان سے شہر کی طرف روانہ ہوے حسب اتفاق آپنے بے وضو قرآن شریف چھو لیا تھا جب شہر کے بازار پہونچے تو دیکھا کہ وہان لوگ چورون کو تلاش کر رہے ہین اور وہ چور کسی کا مال لیکر بھاگ گئے تھے ہر طرف اسی لیے بھیڑ لگی ہوئی تھی چند صوفیون کو جب انھون نے حالت ظاہر مین پریشان دیکھا تو چور سمجھکر سب کو گرفتار کر لیا آپ نے لوگون سے کہا کہ ان سب کا مین سردار ہون مجھے گرفتار کر لو اور ان سب کو رہا کر دو اور جو سزا انھیں دینا ہو ان سب کے عوض مین مجھے دو اور اپنے ہمراہیون سے کہدیا کہ یہ لوگ جس طرح چاہین مجھ سے پیش آئین مگر تم ہرگز مزاحم نہونا لوگون نے اور تمام صوفیون کو رہا کر دیا اور آپ کو گرفتار کرکے لے گئے اور چونکہ شرعاً چور کی سزا یہ ہی کہ اُس کے ہاتھ کاٹے جائین اور لوگون نے آپ کو چور ہی سمجھکر گرفتار کیا تھا

Marfat.com

لہذا آپ کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور سزا دینے کے بعد لوگون کو معلوم ہوا کہ یہ چور نہین ہین بلکہ حضرت ابوالخیر اقطع شیخ وقت ہین اپنی حرکت پر بہت نادم ہوے اور معذرت مانگ کر آپ کو رہا کر دیا جب آپ مکان پر تشریف لاے اور آپ کے اہل وعیال نے آپ کا ہاتھ کٹا ہوا دیکھا بہت غل شور مچایا آپ نے فرمایا رنج نہ کرو بلکہ خوشی کرو اسلیے کہ اگر میرا ہاتھ نہ کاٹا جاتا تو دل کاٹا جاتا کیونکہ یہ وہ ہاتھ ہے جس سے مین نے بے وضو قرآن شریف چھوا تھا اور شکری کی چاندی فتق کی گود مین ڈالی تھی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کے ہاتھ مین پھوڑا نکلا اور سوا ہاتھ کاٹنے کے اس کا کوئی علاج نتھا جراحون نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ کٹوا ڈالیے آپ راضی نہوئے اسوقت آپکے مریدون نے جراح سے کہا کہ جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہون تم ہاتھ کاٹ لینا اور ایسا ہی ہوا لیکن حالت نماز مین آپ کو ہاتھ کٹنے کی مطلق خبر نہین ہوئی۔ بعد نماز آپنے اپنا ہاتھ کٹا ہوا دیکھا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جبتک بندہ اللہ کے ساتھ نیت صحیح نہین کرتا ہی اوسکا دل صاف نہین ہوتا ہی اور فرمایا جب تک انسان اولیاء اللہ کی خدمت نہین کرتا تن کو صفائی حاصل نہین ہوتی ہی اور فرمایا دلون کے لیے مقام ہین ایک دل کا مقام ایمان ہی اور جس دل کا مقام ایمان ہے اوسکی پہچان یہ ہے کہ مسلمانون پر شفقت کرتا ہے اور اون کی مقصد بر آری مین کوشش کرتا ہی اور ہر وقت ان کی مدد کیا کرتا ہے اور ایسے کام کرتا ہی جس مین اہل اسلام کی بہتری متصور ہوتی ہے اور ایک دل کا مقام نفاق ہے اور جس دل کا مقام نفاق ہے اسکی پہچان یہ ہی کہ کینہ فریب دغابازی پر آمادہ رہتا ہے اور فرمایا دعوائے ایک ایسی رعونت ہے جسے پہاڑ بھی نہین اٹھا سکتا اور فرمایا ہرگز کوئی مرتب اعلی حاصل نہین کر سکتا سوا اوس شخص کے اللہ کے ساتھ پوری موافقت کرتا ہی اور عبودیت کے آداب اچھی طرح بجالاتا۔

Marfat.com

اور فرائض حق کو کامل طور سے ادا کرتا اور نیک لوگون کی صحبت رکھتا ہی اور بدون سے دور رہتا ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسین تروغندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسین تروغندی رحمہ اللہ شاہد صادق عارف عاشق یگانۂ عصر نشانہ دہر تھے آپ طوس کے مشائخ مین سب سے زائد بزرگ تھے آپنے حضرت ابو عثمان طبری رحمہ اللہ کی صحبت پائی ہی اور علاوہ انکے بہت مشائخ سے ملاقات کی ہی نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مرید طالب رنج مین ہی لیکن سرور ہی نہ رنج و عذاب اور فرمایا صوفی اللہ کی اطاعت سے اور زاہد نفس کی مخالفت سے ہوتا ہی اور فرمایا اللہ نے ہر بندیکو موافق اُسکے مرتبہ کی معرفت عطا کی ہی اور ہر بندیکو موافق معرفت کی بلامین مبتلا کیا ہی تاکہ وہ معرفت بلامین اسکی مددگاری کرے اور فرمایا کہ آہ مکشوف ہی اور معانی مسطور اور فرمایا جو شخص جوانی مین اللہ کی عبادت نہین کرتا ہی اللہ اسکو بڑھاپے مین ذلیل و خوار کرتا ہی اور فرمایا جو شخص ایکدن صدق دل سے کسی مرد حق کی خدمت کرتا ہی تمام عمر اُسدن کی برکت سے فائدہ اُٹھاتا ہی پس آگاہ ہو کہ کیا مرتبہ ہوگا اُس شخص کا جسنے صدق دل سے تمام عمر صوفیون کی خدمت کی ہو اور فرمایا کچھ انس نہین ہی برادرون کے اجتماع مین فراق کی وحشت کے سبب سے اور فرمایا اللہ سے ملنے کا سوا اللہ کے کوئی وسیلہ نہین ہے اور فرمایا اسلیے دنیا ترک کرنے والا کہ لوگ اسے صاحب عزت خیال کرین دراصل بڑا حریص اور محب دنیا کا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب حضرت قطب الاولیا ابی اسحق ابراہیم بن شہریار گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت قطب الاولیا ابی اسحق ابراہیم بن شہریار گازرونی رحمۃ اللہ پیشوائے واقفان

Marfat.com

طریقت مقتدائے ماہران شریعت تھے آپ کے فضائل خصائل کمالات ریاضات عبادات کا مفصلا بیان کرنا قدرت بشری سے باہر ہے آپ احکام الٰہی اور حدیث نبوی کی اتباع مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے آپ کو بعید مشائخ کی صحبت حاصل تھی آپکے مزار کو تریاک اکبر کہتے ہین اسلیے کہ جسنے آپکو وسیلہ کرکے اللہ سے دعا مانگی اللہ نے اُسکی دعا قبول کر لی اور مراد پوری ہوئی ۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے دادا آتش پرست تھے مگر والدین مسلمان تھے مذکور ہے کہ جس گھر مین آپ جس شب کو تولد ہوے تھے ایک ستون نور زمین سے آسمان تک تمام ہو گیا تھا اور اُس ستون مین ہر طرف شاخین پھیلی ہوئی تھین اور ہر شاخ سے نور پھیلتا جاتا تھا ۔

نقل کیا ہی کہ صغر سنی مین آپکے والدین کی راے ہوئی کہ آپ کو قرآن شریف پڑھوائین لیکن آپ کے دادا نے کہا کہ انھین کوئی پیشہ سکھاؤ اور اون کے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے والدین بہت غریب درویش تھے آپ کے والدین کو سکوت ہوا آپنے فرمایا مین قرآن شریف ہی پڑھونگا اور اپنی رغبت بہت ظاہر کی جب والدین نے آپ کو اسی طرف راغب دیکھا تو ایک معلم کے سپرد کر دیا اور آپ وہان قرآن شریف پڑھنے لگے آپکے شوق کی یہ حالت تھی کہ مکتب مین تمام لڑکون سے پہلے آپ جاتے اور نہایت محنت سے اپنا سبق یاد کرتے رفتہ رفتہ آپ اپنے تمام ساتھیون سے آگے ہو گئے اور کوئی آپ کی برابری نہ کر سکا تمام علوم مین آپنے کمال حاصل کر لیا ۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص طفلی اور جوانی مین دل سے اللہ کی عبادت کیطرف راغب ہوتا ہے اور اُسکی عبادت کرتا ہی اللہ اپنے فضل سے اُسکے باطن کو منور کر دیتا ہی اور حکمت کے چشمے اسکے دل سے زبان پر جاری کرتا ہی اور جو شخص

طفلی اور جوانی مین اللہ کی نافرمانی کرتا ہی اور پیری مین توبہ کر کے اسکی عبادت
مین مشغول ہوتا ہی اُسے مطیع کہتے ہین لیکن کمال حکمت کا اُسکو مشکل سے حاصل
ہوتا ہی اور بعد حاصل ہونے کے بھی ویسا کمال حکمت مین نہین پاتا جیسا طفلی اور
جوانی مین اللہ کی اطاعت کرنیوالا پاتا ہی اور فرمایا کہ صغر سنی مین جب مین تحصیل
علم کرتا تھا مجھے طریقت حاصل کرنے کا شوق ہوا اور اوس زمانہ مین تین بزرگ
بہت نامی تھے حضرت عبداللہ خفیف حضرت حارث محاسبی حضرت ابوعمرو بن علی رحمہم اللہ
مین نے دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کے سجدے مین دعا کی کہ اے اللہ مجھی اس امر سے
آگاہ کردے کہ ان تینون بزرگون مین سے مین کسکی طرف رجوع کر کے اُس کی خدمت
کرون اور علوم طریقت حاصل کرون حالت سجدے ہی مین مجھے نیند آگئی سوگیا خواب
مین دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے ہین اور ایک اونٹ اُنکے ساتھ ہی جسپر بہت سی
کتابین بار ہین اون بزرگ سنے اوس اونٹ کی طرف اشارہ کر کے مجھسے فرمایا یہ سب
کتابین حضرت شیخ عبداللہ خفیف رحمہ اللہ کی ہین اور اُنھون نے مع اونٹ
یہ تمام کتابین آپکو بھیجی ہین جب مین بیدار ہوا تو سمجھ گیا کہ اس خواب سے اس امر کی
طرف اشارہ ہی کہ مین مسلک حضرت عبداللہ خفیفؒ کا اختیار کرون اور اُنکی خدمت
کر کے علوم طریقت سے واقف ہون اُسکے بعد حضرت شیخ اکار رحمہ اللہ آئے اور
اُنھون نے حضرت عبداللہ خفیف رحمہ اللہ کی کتابین مجھے دین اس واقعہ سے مجھے
اور زائد یقین ہوگیا اور مین سنے اُنکا طریقہ اختیار کر کے عبادت الٰہی شروع کی۔
نقل کیا ہی کہ آپ کے والدین نے ایکبار کہا کہ تمنے درویشی اختیار کی ہی اور درویش
کو مسافر کی مہمانداری کرنا ضروری ہی اور افلاس کیوجہ سے تمھین مہمانداری کی قدرت
نہین ہم مجھے خوف ہی کہ اس امر سے عاجز نہو جاؤ آپنے کچھ جواب نہ دیا اور خاموش
ہو رہے اتفاق سے اُسی سال ماہ رمضان مین ایک جماعت مسافرونکی قریب

Marfat.com

تمام کے آپ کے یہان آکر مہمان ہوئی اور اسوقت آپکے پاس کچھ بھی نہین تھا اسیوقت
ایک شخص آیا اور دو بورے جسمین پکی ہوئی روٹیان بھری تھین اور اسکے موافق اور
تمام سامان اور انجیر آپ کے نذر کر گیا اور کہا کہ یہ آپ مسافرون کی مہمانداری مین
صرف کرین جب یہ واقعہ آپ کے والد نے دیکھا اپنے خیال فاسد پر نادم ہوے
اور آپ سے کہا کہ اللہ تمھارا مددگار رہے جہانتکتم سے ممکن ہو خلائق کی خدمت
کرو اللہ تمھین اعلےٰ مراتب عطا کرے گا اور اُسدن سے پھر کبھی آپ کے کسی
امر مین نہ دخل دیا اور نہ اعتراض کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے مسجد بنانا چاہی خواب مین حضرت سرورِ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ تشریف لائے ہین اور اپنے دست مبارک سے مسجد کی نیو ڈال رہی
ہین جب آپ خواب سے بیدار ہوے تو آپ نے اتنی بڑی مسجد کہ جسمین تین صفین
آسکین اسی مقام پر بنانا شروع کی اسکے بعد پھر آپ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مع اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے
تشریف فرما ہوے ہین اور مسجد کو وسیع کر رہے ہین جب آپ خواب سے بیدار ہوے
تو آپ نے بھی مسجد کو اُسیقدر وسیع کر کے بنایا جسقدر حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ
والثنا نے وسیع فرمایا تھا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ حج کو چلے تو بصرہ مین مشائخ نے آپکی دعوت کی اور دسترخوان
چنا تمام عمدہ عمدہ چیزین مہیا تھین اور بھنا ہوا گوشت بھی دسترخوان پر تھا مگر آپنے گوشت
تناول نہین فرمایا مشائخ کو خیال ہوا کہ شاید آپ گوشت نہین کھاتے ہین آپکو صفای
باطن کی وجہ سے انکے خیال پر آگاہی ہو گئی اور فرمایا اے لوگو تم یہ خیال کرتے ہو کہ
مین گوشت نہین کھاتا ہون آج سے کبھی مجھ سے گوشت کھانیکی خواہش ظاہر نگر نا اسلیے
کہ مین نہین چاہتا کہ لوگون کے گمان کو باطل کر دون اور اوس دن سے تا وفات

Marfat.com

آپ نے کبھی گوشت تناول نہین فرمایا اسی طرح آپ نے کھجور اور شکر کا کھانا بھی ترک کیا تھا اتفاقاً آپ ایکبار علیل ہوے اور اطبا نے شکر اُس مرض کی دوا تجویز کی لیکن آپ اپنے عہد پر قائم رہے اور شکر نہ کھائی۔

نقل کیا ہی کہ گازرون کا حاکم مجوسی تھا اور خورشید اس کا نام تھا اور اُس نے ایک نہر بنوائی تھی تاکہ خلق کو اُسکے پانی سے فائدہ ہو لیکن آپ نے اپنی احتیاط ذاتی کی وجہ سے کبھی اُس کا پانی نہین پیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ اپنے مریدون کو اکثر وصیت کیا کرتے تھے کہ ہرگز تنہا بغیر کسی مہمان کے کوئی چیز نہ کھانا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے ایک مرید نے اپنے کسی عزیز کے یہان جانیکے لیے اجازت مانگی آپنے اجازت دیدی جب وہ اپنے عزیز کے یہان گیا تو اُسکی ہمراہی مین بغیر کسی اور مہمان کے اُسنے کھانا کھایا جب وہان سے آپکی خدمت مین واپس آیا تو اتفاقاً ایک درویش سے اور اُس سے جھگڑا ہوا اور اوس درویش نے اسپر جرم ثابت کیا اور بعد تحقیق کے جرم اسی کا معلوم ہوا درویش نے اُس جرم کے جرمانہ مین اسکے کپڑے اُتروایے اور اسے سوا کپڑے دیدینے کے کچھ چارہ نہوا مجبوراً کپڑے دیدیے اور خود برہنہ ہوگیا آپنے اُس سے فرمایا جو شخص بغیر مہمان کے کھانا کھاتا ہے اُسکا یہی حال ہوتا ہے جو تیرا ہوا اُسنے توبہ کی اور پھر تمام عمر کبھی بغیر مہمان کے کھانا نہین کھایا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے ورع کی یہ حالت تھی کہ سوا حلال روزی کے کبھی آپنے کچھ تناول نہین کیا اور حلال کمائی سے لباس پہنتے تھے اور اکثر لباس آپکا صوفی ہوا کرتا تھا خود کاشتکاری کرتے تھے اور اوسی مین بسر اوقات فرماتے تھے اور شروع زمانے مین یہ حالت تھی کہ بسبب افلاس کے آپ اور آپ کے تمام مرید جب بہت بھوک لگتی تو سبز گھانس کھایا کرتے یہانتک کہ گھانس کی سبزی جسم پر جھلکنے لگتی اور پُرانے چیتھڑے سیکر

Marfat.com

لاتے تھے اور اُسکو پاک کرکے ستر پوشی کرتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے ۵۔ ذیقعدہ یوم یکشنبہ سنہ ۲۶۱ ہجری مین انتقال فرمایا اور بعضون کے نزدیک انتقال کے وقت آپکا سن تہتر سال کا اور بعض کے نزدیک تہتر سال کا تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپکے وعظ مین ایک خراسان کا عالم بھی حاضر تھا اور اُس وعظ مین بیحد مجمع تھا اور ہر ایک پر آپکے وعظ سے ذوق و شوق طاری تھا اُس عالم خراسانی کو خیال ہوا کہ استعداد علمی مجھے اس شیخ سے بہت زائد ہی اور ہر علم مین کمال رکھتا ہون اسکا کیا سبب ہے کہ جو مقبولیت اسکے کلام مین ہی میرے کلام کو حاصل نہین ہی آپ اپنی صفائے باطن کیوجہ سے اُسکے گمان پر واقف ہو گئے اور اہل محفل سے خطاب کرکے فرمایا قندیل کیطرف دیکھو آج قندیل کا تیل اور پانی آپسمین بحث کر رہے ہین پانی کہتا ہی کہ اللہ نے مجھے تمام چیزون مین عزیز کیا ہی اور اگر مین نہوتا تو لوگ پیاس کی تکلیفین اُٹھاکر مرجاتے اور یہ رتبہ تجھے حاصل نہین ہی پھر کیا وجہ ہی کہ تو میرے سر پر چڑھکر بیٹھتا ہی اور تیل کہہ رہا ہی کہ تجھکو اپنے اعزاز کا تکبر ہی اور مین منکسر ہون ذرا خیال تو کر کہ پہلے میرا تخم زمین مین دبایا گیا جب درخت نکلا تو انسانون نے کاٹا اور کوٹا اُسکے بعد کولھو مین میرا سر لوگون نے پیلا اور اب مین خود جل جلکر خلق کو روشنی دے رہا ہون اور جو تکالیف خلق سے مجھے پہونچے ہین اُسکا ذرا بھی خیال نہین کرتا ہون اسلیے اللہ نے مجھے تجھپر فضیلت دی ہی اسکے بعد آپنے وعظ ختم کیا وہ خراسانی عالم آپکے قدمون پر گر پڑا اور توبہ کی۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایکبار میرے دل مین خیال ہوا کہ مین کیون صدقات لے لیکر درویشون اور مسافرون پر صرف کرتا ہون کہین ایسا نہو کہ اس لینے دینے کی وجہ سے کوئی ایسا قصور صادر ہو جائے جسکی قیامت مین مجھ سے گرفت ہو اور قصد کیا کہ تمام درویشون سے کہدون کہ اپنے اپنے مکان جاکر اللہ کی یاد کرین یکایک مجھے نیند آئی اور سو گیا خواب مین دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین

Marfat.com

اور فرماتے ہین کہ لے اور دے اور اس لینے دینے سے خوف نہ کر۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کے وعظ مین دو شخص اس خیال سے آئے کہ آپ سے دعا کرائین گے کہ ہمین دنیا حاصل ہو آپنے اُنکو دیکھتے ہی فرمایا لوگون کو چاہیے کہ خالصًا للہ مجھ سے ملاقات کرنے آئین اور دنیا کے طلبگار ہو کر نہ آوین اور جو شخص طالب دنیا ہو کر میرے پاس آئیگا اُسے ملاقات کا ثواب نہ ملے گا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے وعظ مین فرمایا مین قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اُسکے تمام اوامر کو بجالایا ہون اور نواہی سے بچتا رہا ہون قاضی طاہر اُس وعظ مین موجود تھے اُنھون نے خیال کیا کہ آپنے شادی نہین کی ہی حالانکہ یہ بھی حکم آلٰہی ہی پھر یہ قول کہ مین اوامر کو بجالایا ہون کیونکر راست ہو سکتا ہی آپنے اُنکی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے نکاح سے معاف رکھا ہی اور فرمایا جب صحرا اور ریت مین مین عبادت آلٰہی کرتا ہون اور سجدے مین سبحان ربی الاعلی کہتا ہون تو تمام صحرا اور ریت میرے ساتھ تسبیح کرتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک یہودی آپکا مہمان ہوا اور اپنے کو اُس نے مسلمان ظاہر کیا لیکن آپ کی ساتھ اس خیال سے نہین رہتا تھا کہ شائد میرا فریب ظاہر ہو جاے بلکہ ستون مسجد کی اوٹ مین چھپکے بیٹھ رہا آپ روز اُسکے لیے کھانا بھیجدیا کرتے تھے کچھ دنون کے بعد اُسنے رخصت چاہی آپنے فرمایا اے یہودی کیا یہ مقام تجھے پسند نہین آیا جو جانیکا ارادہ رکھتا ہی اُسنے پوچھا آپکو میرا یہودی ہونا کیونکر معلوم ہوا اور جب آپ مجھی یہودی جانتے تھے تو اسقدر میری مدارات کیون کی آپنے فرمایا دنیا مین کافر اور مسلمان دونون کو اللہ رزق دیتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ میر ابو الفضل دیلمی وزیر کا مصاحب تھا اور بکثرت شراب خوار تھا ایکبار آپکے ملنے آیا آپ نے فرمایا شراب خواری سے توبہ کر اُس نے کہا کہ مین توبہ تو کر لون

مگر وزیر کی صحبت مین جب شراب ہوگا تو مجھی بھی پینا ہی پڑیگا اور میری توبہ ٹوٹ جائیگی
آپ نے فرمایا جب اُس جلسہ مین تجھسے شراب پینے پر اصرار کرین تو تو مجھے یاد کرنا اسنے
توبہ کی اور چلا گیا ایکبار وزیر کے جلسہ مین اس سے شراب پینے پر اصرار کیا گیا اسنے
آپ کو یاد کیا فوراً ایک بلّی آگئی اور اوس نے شراب کے سب شیشے توڑ ڈالے
تمام شراب بہ گئی یہ کرامت دیکھکر میر ابوالفضل دیلمی رونے لگا وزیر نے سبب پوچھا
اوس نے تمام قصہ بیان کر دیا اوس دن سے وزیر نے اُس سے شراب پینے کو نہین
کہا اور وہ اپنی توبہ پر قائم رہا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص مع اپنے بیٹے کے آیا اور آپکے سامنے دونون نے توبہ کی آپ نے
فرمایا جو شخص میرے یہان توبہ کرکے پھر توبہ توڑ ڈالے گا دنیا مین رنج اور آخرت
مین عذاب پائیگا وہ دونون توبہ کرکے چلے گئے اور اتفاق سے دونون نے کچھ
دنون کے بعد توبہ توڑ ڈالی اُسکی یہ سزا ملی کہ آگ مین جلکر مر گئے۔

نقل کیا ہی کہ ایک پرند آپکے ہاتھ پر آکر بیٹھا آپ نے فرمایا چونکہ یہ مجھ سے بیخوف
ہی اسلیے میرے ہاتھ پر آکر بیٹھا ہے اور ایکبار ایک ہرن آپکے پاس آکر کھڑا ہو گیا
آپ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا یہ مجھ سے ملاقات کرنے آیا ہی اُسکے
خادم سے فرمایا کہ اسے لیجا کر صحرا مین چھوڑ دے۔

نقل کیا ہی کہ آپکے جسم مبارک سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ دنیا کی تمام
خوشبوئین اُسکے سامنے گرد تھین اور جس راستہ سے آپ کا گذر ہوتا وہ راستہ خوشبو سے
معطر ہو جاتا تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے فرمایا مجھے اُس شخص پر تعجب معلوم ہوتا ہی جو اپنے پاک
اور حلال کپڑے کو حرام رنگ سے رنگتا ہی یعنی نیل سے رنگتا ہے اور اُس دن
آپ خود بھی نیلی چادر اوڑھے ہوے تھے فرمایا کہ اس چادر کا رنگ حلال نیل سے

اور یہ لوگ میرے لیے کرمان سے لائے ہین اور فرمایا جو شخص کھانے پینے پہننے مین
اپنا حساب نہین کرتا تو اسکا حال مثل چارپاؤن کے ہی اور فرمایا اللہ کا ذکر دل سے
کر اور دنیا کو ہاتھ مین رکھ نہ یہ کہ اللہ کا ذکر ظاہری زبان سے کرے اور دل سے دنیا کا
طالب ہو اور فرمایا مومن کی بینائی دل کے نور سے ہوتی ہے اسلیے کہ آخرت اور
نور دل دونون غیب ہین اور غیب کو غیب ہی سے دیکھ سکتے ہین اور فرمایا کمتر عذاب
عارف کا یہ ہی کہ حلاوت ذکر الٰہی کی اس سے چھین لیجائے اور فرمایا اہل دنیا بندون
کو اعضا کے عیب کے سبب سے رد کرتے ہین اور انکے ظاہر پر نظر کرتے ہین اور اللہ بندون کو
دلی عیب کی وجہ سے رد کرتا ہی اور انکے باطن پر نظر کرتا ہے اذا رایتھم تعجبک
اجسامھم جب تو انکو دیکھتا ہی تو انکے جسم تجھے تعجب مین ڈال دیتے ہین اور فرمایا
دنیا اور اشیائے دنیا کو ترک کرکے اللہ کیطرف رجوع کرو کیونکہ دنیا اور آخرت
دونون مین تمھین اسکی اطاعت سے چارہ نہین ہی اور فرمایا آج کل گازرون مین
آتش پرست بہت اور مسلمان گنتی کے ہین لیکن ایک زمانہ ایسا آویگا کہ اسی گازرون
مین مسلمان بہت اور آتش پرست گنتی کے ہونگے۔ اس قول کی بعد چوبیس ہزار آتش پرست
آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوے اور فرمایا مردوہ ہی کہ لیتا ہی اور دیتا ہی اور نیم مردوہ ہی
کہ دیتا ہی اور نہین لیتا اور نامردوہ ہی کہ نہ دیتا ہی نہ لیتا ہی اور فرمایا مین نے خواب مین
دیکھا کہ اس مسجد سے آسمان تک ایک سیڑھی لگی ہی اور لوگ آتے ہین اور اس سیڑھی سے
آسمان پر جاتے ہین اور فرمایا اللہ نے اس جگہ کو وہ بزرگی بخشی ہی کہ یہاں انکی زیارت کا
قصد کرنیوالا اپنے تمام مقاصد دینی و دنیاوی پاتا ہی اور فرمایا جو شخص دنیا کی تکالیف پر صبر
کرتا ہی آخرت مین اسکا بدلہ پائیگا اور فرمایا بخیل کاہل ملول کو کبھی فلاح نہوگی اور
فرمایا کوشش کرو کہ اگر تم متقدمین سے نہو سکو تو انکے دوستون مین ہو جاؤ۔ اور
فرمایا دنیا مین غفلت سے جو نکو آخرت مین پشیمانی ہرگز فائدہ نہ دیگی اور فرمایا تمام

Marfat.com

نیک کامون مین ۔ برادران اسلام کو مقدم رکھا تاکہ قیامت مین اللہ تجھے مقدم رکھے
اور فرمایا مومن وہ ہی جو لذات دنیا کو ترک کرکے ذکر آلہی کی لذت حاصل کرے اور
بغیر لذات دنیا ترک کیے ہوے ذکر آلہی کی لذت نہین ملتی اور فرمایا اللہ نے ہر بندیکو
ایک عطاسے سرفراز کیا ہی مگر مجھے مناجات کی لذت عطا فرمائی ہی اور اللہ نے ہر شخص
کو کسی نہ کسی چیز سے انس عطا کیا ہی مگر مجھے اپنا انس عطا کیا ہی اور فرمایا اے اللہ تمام
خلق تجھے پکارتی ہے اور طلب کرتی ہی تو کسکے لیے اور کسکے ساتھ ہی پھر خود ہی فرمایا
ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون یعنی اللہ اُسکے ساتھ ہی جو خلا اور ملا مین
اُسکی یاد سے غافل نہین رہتا ہی جب اُسکا حکم سُنتا ہی تو بجا آوری مین کوشش
کرتا ہی اور جب ممانعت دیکھتا ہی باز رہتا ہی اور فرمایا انسان کو چاہیے کہ نصف شب کو
اُٹھکر وضو کرے اور چار رکعت نماز ادا کرے اگر نہو سکے تو دو رکعت نماز پڑھے اگر
یہ بھی نہو سکے تو جب بیدار ہووے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔
نقل کیا ہی کہ آپکے خانقاہ کیطرف سے ایکدن لوگ شیر کو باندھے ہوے لیے جاتے
تھے آپ نے شیر سے خطاب کیا کہ کیا قصور تونے کیا ہی جسکی سزا مین گرفتار ہی پھر
لوگون کیطرف خطاب کرکے فرمایا اے لوگو اپنے حال پر تکیہ نکرو اسلیے کہ شیطان
کی دام فریب ہر جگہ بچھے ہوے ہین اور بہت شیران طریقت اُسکے جال مین گرفتار ہوے
ہین اسطرحسے آپ نے فرمایا کہ دیر تک تمام حاضرین محفل رویا کیے اور فرمایا ای اللہ
اگر قیامت مین مین بخشش کے لائق ہون اور تو میرے ساتھ نیکی کرے تو میری سب دوستون
اور یارون کو بھی مجھ سے ملانا تاکہ سب آپس مین خوشی کرین اور تیری رحمت سی تسکرگذار
ہوکر بہشت مین داخل ہون اور اگر مین بخشش کے قابل نہون تو ایسے راستہ سے
مجھے دوزخ مین بھیجنا کہ کوئی نہ دیکھے اور میرے دشمنون کو خوشی حاصل نہو اور فرمایا
جسپر شہوت نفسانی غالب ہو اُسے چاہیے کہ نکاح کرے تاکہ فتنون سے بچے اور اگر

میری لیے عورت اور دیوار یکسان نہوتی تو ضرور مین بہی نکاح کرتا اور فرمایا میرا حال
ایسا ہی جیسے دریا مین ڈوبتا ہوا کوئی شخص ہو کہ اسکو کبھی خلاصی کی امید اور کبھی ڈوب
جانیکا خوف ہوتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد ہی اے میرے بندو تمام عالم سے رُوگردانی
کرکے میری عبادت کرو اور میری ہی طرف رجوع کرو کیونکہ تمہین سوا اسکے چارہ
نہین ہی کب تک مجھسے بھاگوگے اور میری طرف رخ نکروگے اور فرمایا جسنے دنیا
مین اللہ کی انس اور مناجات کی لذت حاصل نہ کی ہو مرتے وقت سبسے زائد بدنصیب
ہے اور سب سی زائد خوش نصیب وہ ہی جو دنیا سے انس اور مناجات کی لذت
حاصل کرکے جاوے اور فرمایا بندہ کیونکر نہ ڈرے اس لیے کہ اسکے ایک طرف نفس اور
شیطان ہی اور دوسری طرف سلطان اور وہ درمیان مین عاجز اور بیکس ہی اور فرمایا
جسکا کام دنیا مین آراستگی سے ہوتا ہی اوسکا کام آخرت مین آراستگی سے نہوگا اور بڑا
جوش وہ ہی جسکا کام دنیا اور عقبی دونون مین اللہ کے فضل سے آراستہ ہو اور فرمایا جو
شخص دنیا کے بادشاہ سے مخالفت کرتا ہی وہ بادشاہ اسکے مال واسباب کو تاراج
کردیتا ہی اور جو شخص صالحون سے مخالفت کرتا ہی اللہ اسکے دین کو تاراج کرتا ہے اور
اوس کا ایمان خطرے مین پڑتا ہی اور فرمایا خوشامد طلب لوگون کی صحبت سی پرہیز
کرو اس لیے کہ اون سے آفتین اور فتنے ظہور مین آتے ہین اور فرمایا جو شخص اپنی
تھیلی کا سر کشادہ کرتا ہی یعنے اللہ کی راہ مین سخاوت کرتا ہی اللہ اسپر بہشت کے
دروازے کشادہ کردیتا ہے اور جو شخص اپنی تھیلی کا سر بند رکھتا ہی یعنی اللہ کی
راہ مین سخاوت کرنے سے بخل کرتا ہی اللہ اسپر بہشت کے دروازون کو بند
کردیتا ہی اور فرمایا اے اللہ ہمپر تیری رحمتین بیشمار ہین منجملہ اُنکے ایک رحمت
یہ ہی کہ تونے ہمین زبان سے اپنا ذکر کرنے کی اور دل سے شکر کرنیکی توفیق دی
اور تو خداوند قادر کریم ہے اور ہم بندے عاجز مسکین ہین یہ بھی تیرا ہی فضل ہی

Marfat.com

ہم تیرا شکر ادا کرتے ہین اور فرمایا جو شخص مسلمان کے مارنے کا قصد کرے ہرگز وہ مسلمان نہین ہی اور فرمایا چار شخصون کے سامنے خالی ہاتھ جانا نہ چاہیے ایک عیال دوسرے بیمار تیسرے صوفی چوتھے بادشاہ اور فرمایا جس شخص کا ہاتھ مخالفت مین اور زبان کذب اور غیبت مین اور دوسرے اعضا ہواے نفس کی متابعت مین مشغول ہین اسکو کشف الہام عطا نہین ہو سکتی اور فرمایا اللہ تعالی عام پر عذاب اور خاص پر عتاب کرتا ہی اور جب تک عتاب ہی محبت باقی ہی۔

نقل کیا ہی کہ جب کوئی شخص آپکے پاس سلوک سیکھنے کو آتا آپ اس سے فرماتے درویشی اور تصوف بہت مشکل کام ہی سبسے پہلے اس مین گرسنگی تشنگی برہنگی ذلت خواری کا سامنا ہوتا ہی اور درویش اور صوفی کو لوگ گدا کہتے ہین اگر تو ان تمام باتون کی برداشت کر سکتا ہی تو درویشی اور تصوف سیکھنے کا قصد کر ورنہ اس ارادے سے باز آ اور جسطرح تجھ سے ممکن ہو اللہ کی عبادت کر تیرے لیے یہی کافی ہے اور فرمایا ڈرتے رہو اور کسیکے ساتھ بدی نکرو آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص کسی کے ساتھ بدی کرتا ہے اللہ تعالی اوسپر ایک شخص خاص اسلیے مقرر کرتا ہی کہ وہ اوس سے بدی کریگا بدلا لیا کرے جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ہی ان احسنتم احسنتم لانفسکم وان اساتم فلہا اگر تم دوسرے کے ساتھ نیکی کرتے ہو تو در اصل وہ نیکی اپنے ہی نفس کے لیے کرتے ہو اور اگر تم دوسرے کے ساتھ بدی کرتے ہو تو در اصل وہ بدی اپنے ہی ساتھ کرتے ہو اور فرمایا اللہ کے غیبی خزانے مین ایک شراب ہے جو ہر صبح کو اللہ تعالے اولیا کو پلاتا ہی اور اولیا اس شراب کو پیکر کھانے پانی سے بے پروا ہو جاتے ہین اور فرمایا خدا کا دوست ہرگز دنیا کا دوست نہین ہوتا ہے۔

نقل کیا ہی کہ آپ مناجات مین اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللہم اجعل ھذہ البقعۃ عامرا بذکرک واولیائک واصفیائک الی الابد فاجعل

Marfat.com

قوتنا و قوتهم ربی ما بقی و من الحلال من حیث لا یحتسب اللهم اجعلنا من
المتحابین فیك و من المتباذلین فیك و من المتزاورین فیك بحرمة نبیك
محمد ن المصطفی صلوات الله و سلامه علیه و انظر الی حوائجنا لما ینظر الارباب
فی حوائج العبید و الی ما یعمله من الذنوب اللهم اغننا بحلالك عن حرامك و بفضلك
عمن سواك و بطاعتك عن معصیتك یا من اذا دعی اجاب و اذا سئل اعطی هب لنا
من لدنك رحمة و هیئ لنا من امرنا رشدا اللهم اغننا عن باب الاطباء و عن
باب الامراء و عن باب الاغنیاء اللهم لا تجعلنا بثناء الناس مغرورین و لا عن
خدمتك محجوبین و لا عن بابك مطرودین و لا بنعمتك مستدرجین و لا من
الذین یاکلون الدنیا بالدین وارحمنا یا ارحم الراحمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله
اجمعین الطیبین الطاهرین و سلم تسلیما دائما ابدا کثیرا برحمتك یا ارحم الراحمین
یعنی اے اللہ بنا دے اس مکان کو معمور اپنے ذکر سے اور اپنے اولیا اور اصفیا سے
ابد تک اور بنا دے ہماری اور اُنکی روزی ہر دن حلال سے اسطرح سے کہ شمار
مین نہ آوے اے اللہ کر دے ہمکو اپنی محبت کرنے والون سے اور اپنی ذات
مین صرف کرنے والون سے اور اپنی زیارت کرنے والون سے اپنے نبی محمد مصطفیٰ
کے وسیلے سے صلوٰۃ اور سلام ہو تیری طرف سے اُن پر اور دیکھ ہماری حاجتون
کو جیسا کہ دیکھتے ہین آقا غلام کی حاجتین اور ہمارے گناہون کو اے اللہ
غنی کر دے ہمکو اپنے حلال کے سبب سے اپنے حرام سے اور اپنے فضل کے سبب سے
اپنے غیر سے اور اپنی طاعت کے سبب سے اپنے گناہ سے اے وہ اللہ جب پکارا
گیا جواب دیا جب سوال کیا گیا دیدیا گیا دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت اور مہیا کر دے
ہمارے لیے اپنے امر سے راہ راست اے اللہ بے پروا کر دے ہمکو طبیبون امیرون
غنیون کے دروازے سے اے اللہ نکر ہمکو لوگون کی تعریف کا فریفتہ اور نہ اپنی

خدمت سے دور اور نہ اپنے دروازے سے نکالا ہوا اور اپنی نعمت مین ڈالکر خشم زدہ نہ کر اور نہ ان لوگون مین سے بنا جو دین کے بدلے دنیا کھاتے ہین اور رحم کر ہمپر اے رحم کرنیوالون مین زیادہ رحم کرنیوالے اور رحمت بھیجے اللہ اپنے بہترین مخلوق محمدؐ پر اور انکی اولاد پر سب پر جو بے کوث اور پاک ہین اور سلام بھیجے پورا سلام ہمیشہ ہمیشہ بہت اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والون مین زیادہ رحم کرنے والے اور فرماتے ای اللہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تیری درگاہ مین دعا کی ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون اے رب مین نے بسائی ہر ایک اولاد اپنے میدان مین جہان نہین ہی کھیتی تیرے ادب والے گھر کے پاس اے رب ہمارے تا قائم رکھین نماز سو رکھ بعضی لوگون کے دل جھکے ہوی انکی طرف اور روزی دے انکو میوون سے شاید وہ شکر کرین تونے انکی دعا قبول کی گو مین ابراہیم خلیل اللہ نہین ہون لیکن تو رب ہے مین تجھسے دعا کرتا ہون اللھم ان تجعل ھذا الوادی الفقر والمکان الورع اھلا وعامرا بذکرک واولیائک من عبادک واصفیائک اے اللہ میرے یہ کہ کردے اس وادی فقر کو اور اس مکان ورع کو سزاوار اور معمور اپنے ذکر سے اور اپنے بندون مین سے اولیا اور اصفیا سے اگرچہ یہ مقام مکہ نہین ہی مگر وادی فقر سے تو خالی نہین ہی لہذا اسے خیرات سے بے نصیب نکر اس مقام کے رہنے والون کو دنیا اور آخرت مین امن عطا کر اور شیطان کے مکر سے بچا اللھم اجعل دعائی مرفوعا وندائی مسموعا واجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وھم واقعۃ علیہ حتی یتصل فیہ الخیرات ویدوم اقامۃ الطاعات اے اللہ میرے بنادے میری دعا کو بلند اور میری آواز کو مسموع اور کردے لوگون کے دلون کو خواہش مند اوکی طرف اور انکی ہمتون کو مصروف اس کی طرف

یہانتک کہ شامل ہوجاوے خیرات کو اور ہمیشہ رہے اُسمین طاعنون کا قیام اور فرمایا
مین اللہ سے کیونکر نہ ڈرون اسلیے کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیتہ والثنا اور حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسی کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام اور
انکی روحین اللہ تعالی سے ڈرتی رہین اور فرمایا اہل دنیا مال و متاع دنیوی کو دوست
رکھتے ہین اور مین اللہ اور اسکے ذکر اور تلاوت قرآن کو دوست رکھتا ہون اور حدیث
ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم کا مطلب آپنے یون فرمایا ہی چونکہ شیطان پلید
ہے اور خون بھی پلید ہی اسلیے پلید پلید مین دوڑتا ہی مگر چونکہ اللہ کا ذکر پاک ہے
اور روح بھی پاک ہے اسلیے اللہ کا ذکر روح مین دوڑتا ہی اور فرمایا ہر شخص کے لیے
یہ کرامت ہی کہ اللہ اسکے ہاتھ پر نیکیان جاری کرے اور جس شخص سے ایسی نیکیان
ظاہر ہون کہ دوسرے دیسے نیک کام کرنے سے قاصر ہون وہ مخصوص کرامت ہی
لوگون نے کہا کہ قاعدہ ہی کہ ایک دوست دوسرے دوست سے نجاست اور پلیدی
کو دور رکھتا ہی اسکا کیا سبب ہے کہ اللہ مومن بندے کو گناہ سے آلودہ کرتا ہے
آپ نے فرمایا یہ اللہ کی حکمتون مین سے ایک حکمت ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہی اور توبہ
کرتا ہی تاکہ لطف اور رحمت اللہ کی ظاہر ہو اور طاعت کی قدر کو پہچانے اور بھوک
پیاس کے وقت کھانے پانی کی وقعت سے واقف ہو اور فرمایا عبادت خط نفس
ہی اور عبادت بدن سے علاقہ رکھتی ہی اور اشارت خط روح ہی اور یہ روح سے
علاقہ رکھتی ہی لوگون نے سوال کیا کہ جب رزق اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کا جو تقدیر
مین لکھدیا ہی ملنا ضرور ہی تو پھر طلب رزق کی اللہ سے کیا حاجت ہی آپنے فرمایا
طلب رزق کرنیسے عزت اور شرف مومن کا ظاہر ہوتا ہی جیسا کہ کہا ہی لو اعطیتک
من غیر مسئلۃ لم یظہر کمال شرفک فامرتک بالدعاء لتدعونی فاجیبک
یعنی اگر مین تجکو بغیر سوال کے عطا کرتا تو تیرے شرف کا کمال نہ ظاہر ہوتا اس لئے مینے

Marfat.com

تجھے دعا کا حکم کیا تاکہ تو دعا مانگے اور مین قبول کر دون اور جو تو مانگے تجھے دون اور فرمایا تقوی کا لباس مرقع ہی اور اسیوجہ سے قاعدہ ہی کہ صاحب مرقع کی زیارت سے ایک طرح کی آرزو اور شوق پیدا ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کہین جا رہی تھے بوڑھے اور بچے آپکی زیارت کو آکر جمع ہوے لوگون نے پوچھا یا حضرت ان بچون نے آپکو کیونکر پہچانا کہ آپ زیارت کے قابل ہین آپنے فرمایا بچے مجھے کیونکر نہ پہچانتے اسلیے کہ جب رات کو یہ سوتے ہین تو مین کھڑا ہوکر اُن کے لیے خیر و صلاح کی دعائین مانگتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا انتہا مجاہدے کی یہ ہی کہ تمام کوشش اور مشقت بخشدین اُسکو جو محنت اور مشقت سے پاک ہی یعنی اللہ کے سپرد اپنے تمام کام کر دین اور اللہ کی بخشش غایت روح ہی اور فرمایا ایمان خاص اور اسلام عام ہی لوگون نے پوچھا اگر وزیر اور مصاحب بادشاہ آپکو یہ کہکر کچھ دین کہ یہ حلال کمائی ہی تو آپ سے قبول کرینگے یا نہین آپنے فرمایا مین اُسے قبول نہ کرونگا اسلیے کہ اُنھون نے اپنی مصلحت کو ترک کیا اور جو شخص اپنی مصلحت کو ترک کرتا ہی ہرگز دوسرے کی علاج کا خیال نہین رکھ سکتا اور فرمایا جو شخص سوا اللہ کے کسی دوسرے کی خدمت سے عزت طلب کرتا ہی وہ دنیا ہی مین اپنے اس قصور کی وجہ سے ذلیل ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

مصاحبة الغریب مع الغریب — کمن بنی البناء علی الثلوج
فذاب الثلج انهدم المبناء — وقد عزم الغریب علی الخروج

یعنی مسافر کی صحبت مسافر کو مثل اسکے ہی جسنے بنا کیا مکان برف پر پس جب برف گھلی اور مکان گر گیا تب ضرور ارادہ کرے گا مسافر کوچ کرنے کا۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہمیشہ علوم شرعی حاصل کرنے کی کوشش کرا اسلیے کہ

Marfat.com

اہل طریقت اور حقیقت کو کسی حال مین علوم سے چارہ نہین ہی اور جب علم سیکھ لے تو ریا اور سمعہ سے پرہیز کر اور جو علم تجھے معلوم ہو اسکو خلق سے پوشیدہ نکر اور ہمیشہ رضاے حق کا طالب رہ اور علم پر عمل کر کیونکہ علم پر عمل نہ کرنے والا مثل قالب بے روح کے ہی اور علم یا عمل کو ذریعہ دنیا کے حاصل کرنے کا نہ کر۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی عمل آخرت سے دنیا طلب کرتا ہی اوسکی آبرو جاتی رہتی ہی اور اسکا نام نیکی سے نہین لیا جاتا ہی اور دوزخیون مین شامل کیا جاتا ہی اور جو شخص دنیا کے کامون سے آخرت کا طلبگار رہتا ہی اوسے آخرت مین حصہ نہین ہے اور بعد علم حاصل کرنیکے کوئی چیز حلال طلب کرنے سے زائد فاضلتر نہین ہی اور حرام روزی طلب کرنیوالے کا عمل اور دعا قبول نہین ہوتی اور ہمیشہ مسکین کے لباس مین رہ اور زینت کو ترک کر اور آگاہ ہو جا کہ تیری عزت طلب طاعت اور یادِ الٰہی مین ہی اور قناعت اختیار کر نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی کہ میری امت مین سب سے زائد بدتر وہ شخص ہی جو نعمت دنیا کا طالب ہو اور اعضا کی پرورش کی فکر مین گرفتار رہے اور فرمایا جہانتک ہوسکے درویشون اور صالحون کی صحبت اختیار کر حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا ہی کہ اوسوقت تک اللہ اوس قوم کا نگہبان ہوتا ہی جبتک وہ ان تین کامون سے بچتی رہتی ہے ایک یہ کہ اُس قوم کے نیک لوگ بدون سے ملنے نہ جائین دوسرے یہ کہ اس قوم کے نیک لوگ بدون کو بہتر نہ جانین تیسرے یہ کہ اس قوم کے اہل طریقت و شریعت امیرون اور ظالمون سے میل جول نہ پیدا کرین۔ اور جو قوم ایسے کام کرتی ہی اللہ اُنکی نگہبانی نہین کرتا اور وہ ذلیل اور خوار ہوتے ہین اور عورت اور امرد پر نظر نکرو اسلیے کہ عورت اور امرد پر نظر کرنا شیطان کے تیرون مین سے ایک تیر ہے اور اہل بدعت کی صحبت نہ اختیار کرو اور شریعت کی پابندی کرو اور دوستون کو نصیحت کرو اور تمام دن تلاوت قرآن شریف

Marfat.com

کیا کرو اسلیے کہ قرآن پڑھنے والے اور سننے والے دونون پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہی اور تمام رات نماز پڑھا کرو اور گوشہ نشینی اختیار کرو اسلیے کہ گوشہ نشین کو شیطان سوا نہیں کر سکتا ہی اور اگر یہ تمام امور تمسے نہین ہوسکتے تو خلق خدا کی خدمت مین زندگی بسر کرو

نقل کیا ہی کہ جب آپکی وفات کا زمانہ قریب پہونچا تو آپنے اپنے مریدون سے فرمایا کہ مین عنقریب دنیا سے کوچ کیا چاہتا ہون تمھین چار نصیحتین کہتا ہون انھین غور سے سنو اور انپر عمل کرنا ایک یہ کہ میرے بعد میرے جانشین کی اطاعت کرنا دوسرے یہ کہ روزانہ صبحکو تلاوت قرآن شریف کرنا تیسرے یہ کہ مسافر کو اپنے یہان مہمان کرکے اُس کی مہمانداری اچھی طرح کرنا اور دوسری جگہ مسافر کو اُترنے نہ دینا چوتھے آپ مین میل جول سے بسر کرنا

نقل کیا ہی کہ آپنے ایک کتاب پر اون لوگون کے نام لکھ لیے تھے جنھون نے آپکے ہاتھ پر توبہ اور بیعت کی تھی آخری وقت آپنے وصیت فرمائی کہ اسکو میری قبر مین رکھدینا مطابق وصیت وہ کتاب آپکی قبر مین رکھدی گئی۔

نقل کیا ہی کہ بعد وفات کسی نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا اونی بخشش اللہ نے یہ کی کہ جتنے نام میری کتاب مین لکھے تھے اون سبکو بخشدیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ جو شخص میرے پاس کوئی حاجت لیکر آوے اُس کی حاجت روا کرنا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ واقف طریقت ماہر حقیقت چشمہ اسرار آگاہ منبع فیوض لاانتہا ہی تھے آپ معرفت توحید و تحقیق مین کامل تھے آپ بڑے صاحب ریاضت وعبادت تھے۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ حضرت بایزید رحمہ اللہ کا دستور تھا کہ سال مین ایکبار وہستان زیارت قبور شہدا کے لیئے جایا کرتے تھے جب آپ خرقان مین پہونچتے تو رک جاتے اور سانس اوپر کو کھینچتے جیسے لوگ خوشبو سونگھنے کے وقت سانس اوپر کو کھینچتے ہین ایکبار مریدین نے پوچھا یا حضرت ہمین تو کوئی خوشبو محسوس نہین ہوتی آپ کیا سونگھتے ہین انھون نے فرمایا مین خرقان سے ایک مرد حق کی بو سونگھتا ہون اوسکی کینت ابوالحسن اور نام علی ہی اور وہ مجھ سے مرتبہ مین تین درجہ بلند ہوگا اور کھیتی کر کے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے حلال روزی بہم پہونچائے گا۔

نقل کیا ہی کہ بیس برس تک آپکا یہ معمول رہا کہ عشا کی نماز خرقان مین پڑھکر بسطام حضرت بایزیدؒ کے مزار کی زیارت کو تشریف لیجاتے اور قریب مزار کھڑے ہوکر دعا کرتے اے اللہ جو رتبہ تونے بایزید کو دیا ہی اس مین سے مجھے بھی حصہ دے پھر خرقان مین آکر اسی عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھتے اور آپکے ادب کا یہ حال تھا کہ بسطام سے پچھلے پاؤن چلتے کبھی آپ نے مزار حضرت بایزید یا بسطام کیطرف پیٹھ نہین کی بارہ برس کے بعد ایکبار آپنے حضرت بایزیدؒ کی مزار سے آواز سنی کہ اے ابوالحسن اب تیرے بیٹھنے کا وقت آگیا آپ نے فرمایا مجھے ہمت عطا کیجیے اسلیے کہ مین اُمی ہون اور رموز شریعت سے اچھی طرح واقف نہین ہون آواز آئی اے ابوالحسن مجھے جو کچھ مرتبہ ملا تمھاری ہی برکت سے ملا ہی آپنے فرمایا کہ اپنے تو مجھ سے اُنتالیس برس پہلے گذرے ہین پھر آواز آئی تم سچ کہتے ہو لیکن اسکا واقعہ یہ ہی کہ جب مین خرقان کی طرف سے گذرتا تھا تو دیکھتا تھا کہ وہان کی زمین سے آسمان تک ایک نور پھیلا ہوا ہی اور ایک حاجت کے لیے مین تیس برس سے دعا کر رہا تھا مگر قبول نہین ہوتی تھی پھر مجھے حکم ہوا اے بایزید اگر تو چاہتا ہی کہ دعا قبول ہو تو اس نور کو ہماری درگاہ مین شفیع لا مینے اُس نور کو شفیع کر کے دعا مانگی میری حاجت پوری ہو گئی۔

مزار کی

ادب

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ اس واقعہ کے بعد آپ خرقان مین آئے اور چوبیس دن مین لیپ را
کلام مجید آپنے پڑھ لیا اور بعض کہتے ہین کہ بسطام ہی مین حضرت بایزید کے مزار
سے آواز آئی کہ سورہ فاتحہ شروع کیجیے آپنے سورہ فاتحہ شروع کی اور خرقان
کیطرف روانہ ہوے خرقان پہونچتے پہونچتے پورا کلام مجید ختم کرلیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ کے پاس ایک باغ تہا ایک دن آپنے اُسکی زمین کھودی تو
چاندی نکلی آپنے اُسے پاٹ دیا دوسرے مقام پر کھودا سونا نکلا تیسرے مقام پر
کھودا مروارید نکلے چوتھے مقام پر کھودا جواہرات نکلے سبکو آپنے پاٹ دیا اور کہا کے
ابوالحسن اس پر فریفتہ نہوگا اُسکو اگر دین اور دُنیا دونون ملجائین تو بھی تجھسے
روگرداں نہوگا۔

نقل کیا ہی کہ اکثر ایسا ہوا کہ آپ ہل چلاتے ہوتے اور نماز کا وقت آجاتا آپ
بیلون کو چھوڑ دیتے اور نماز پڑھنے مین مشغول ہوجاتے جب آپ نماز سے فارغ ہوکر
آتے تو زمین کو تیار پاتے۔ کرامت

نقل کیا ہی کہ ایکبار شیخ المشائخ حضرت ابوالعمر ابوعباس رحمہ اللہ نے آپسے کہا
آؤ ہم اور تم اس درخت پر چڑھکر پھاندین اور وہ درخت اتنا بڑا تھا کہ ہزار گوسفند
اوس کے سایے مین آرام لیتے تھے آپنے فرمایا آؤ ہم تم دونون اللہ کے لطف کا
ہاتھ پکڑ کے دونون جہان سے پھاندین نہ بہشت کی طرف توجہ کرین نہ دوزخ
کی جانب دیکھین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار شیخ المشائخ نے اسمین ہاتھ ڈالکر زندہ مچھلی نکالکر آپ کے
مین پانی بھرا ہوا رکھا تھا اور شیخ المشائخ نے اسمین ہاتھ ڈالکر زندہ مچھلی نکالکر آپ کے
آگے رکھدی آپنے جلتے تنور مین ہاتھ ڈالکر اُسمین سے زندہ مچھلی نکالکر اُن کے سامنے
رکھکر فرمایا پانی سے مچھلی نکالنا بہ نسبت آگ سے مچھلی نکالنے کے سہل ہے۔

شیخ المشایخ نے کہا آؤ ہم تم اس تنور مین کود پڑین دیکھین کون زندہ باہر نکل آتا ہی آپنے فرمایا نہین بلکہ ہم تم اپنی نیستی مین غوطہ لگائین دیکھین کون اللہ کی ہستی سے زندہ ہو کر نکلتا ہی حضرت شیخ المشایخ خاموش ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ المشایخ نے فرمایا کہ ابوالحسن خرقانی کے خوف کی وجہ سے مین بیس برس سے نہین سویا ہون اور جس مرتبہ مین قدم رکھتا ہون اونھین چار قدم اپنے سے آگے پاتا ہون اور دس مرتبہ مین مین قدم رہون کہ بسطام مین ان سے پہلے حضرت بایزید رح کے فرار کی زیارت کو پہونچون مگر نہین پہونچسکتا اللہ نے اونھین وہ قدرت عطا فرمائی ہی کہ تین فرسنگ کی راہ کو دم بھر مین طے کر کے بسطام مین پہونچ جاتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے اپنے ہاتھ کی چار انگلیون کو پکڑ کر ایک انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جو اس حدیث کا طالب ہی یہی اسکا قبلہ ہی یہ بات لوگون نے حضرت شیخ المشایخ سے بیان کی اونھون نے غیرت کی راہ سے فرمایا کہ جب دوسرا قبلہ ظاہر ہو گیا تو ہم قدیمی راستہ قبلے کا بند کیے دیتے ہین اوس سال حج کا راستہ بند ہو گیا اور جو لوگ بارادۂ حج چلے راہ مین لوٹے گئے یا ہلاک ہوئے لوگون نے حضرت شیخ المشایخ سے پوچھا اسقدر مخلوق کی ہلاکت کا باعث ہم سے تصور کرین اونھون نے کہا جہان ہاتھی پہلو رگڑتے ہین وہان مچھڑون کا ہلاک ہونا ضروری ہی مر گئے مرنے والے

نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک جماعت سفر کو جاتی تھی اور راہ مخدوش تھی سب آکر آپسے کہا ہمین کوئی ایسی دعا تا دیجیے جسکے وجہ سے ہم راہ کی بلاؤن مین نہ پھنسین آپنے فرمایا جب تمھین کوئی بلا پیش آئے تو ابوالحسن کو یاد کرنا لوگون کو اعتقاد کامل اس قول پر نہوا اور سفر کو چلے گئے راہ مین قزاقون نے سب کو گھیر لیا ایک شخص کے پاس مال زائد تھا اور قزاقون ہی کی فراق مین زائد جو ح تھے اوس نے صدق دل سے

انکو یاد کیا فوراً مع اسباب قزاقون کی نظر سے غائب ہوگیا قزاقون کو حیرت ہوگئی دوسرے لوٹنے گئے اور وہ شخص بچگیا اُسکے بعد جب قزاق چلے گئے پھر وہ شخص لوگون کو نظر آیا لوگون نے پوچھا تم کہان غائب ہوگئے تھے اُسنے کہا مین نے شیخ کو یاد کیا تھا خدا کی قدرت سے لوگون ہوگیا اور میرا سب مال بھی بچگیا۔ جب وُہ قوم واپس آئی تو آپ سے دریافت کیا یا حضرت اسکا کیا سبب تھا کہ ہم لوگ اللہ کو یاد کرتے رہے مگر لوٹے گئے اور اسنے آپکو یاد کیا بچگیا۔ آپنے فرمایا تم لوگ اللہ کو زبان سے یاد کرتے ہو اور ابو الحسن دل سے اللہ کو یاد کرتا ہی پس تم ابو الحسن کو یاد کرو اور وہ تمھارے لیے خدا کو یاد کرے اور تمھاری مقصد برآری ہو اور اگر صرف زبان سے ہزار بار بھی اللہ کو یاد کروگے تو کچھ فائدہ نہوگا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے ایک مرید نے آپ سے کہا مجھے اجازت دیجیے کہ مین کوہ لبنان پر جاکر قطب عالم کی زیارت کرون آپنے اجازت دی وہ وہان پہونچا تو دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہی اور لوگ بیٹھے ہین نماز جنازہ نہین پڑھتے ہین اسنے سبب پوچھا اُن لوگون نے کہا کہ یہان نجوقتہ نماز کے امام قطب عالم ہین اُنکا انتظار ہی وہ آئین تو نماز پڑھائین یہ بہت خوش ہوا کہ اُن سے جلد ملاقات ہوجائیگی اتنے مین لوگ صف باندھکر کھڑے ہوگئے اس مریدنے جب غور سے دیکھا تو امام اُس جنازے کے آپ ہی تھے ایسی دہشت اسپر طاری ہوئی کہ بیخود ہوگیا دیر کے بعد جب ہوشیار ہوا تو لوگ جنازے کو دفن کرچکے تھے اور آپ بھی جاچکے تھے مرید کے دلمین خیال ہوا کہ شاید مجھے دھوکا ہوا اور امام کوئی اور ہو لوگون سے پوچھا کہ اُنھون نے جنازے کی نماز پڑھائی یہ کون بزرگ تھے اور نام کیا ہی لوگون نے کہا یہ قطب عالم تھے اور انکا نام حضرت ابو الحسن خرقانی ہی مرید نے پوچھا اب وہ پھر یہان آئین کے یا نہین لوگون نے کہا ہان نماز کے وقت آئین گے مرید آپکا منتظر رہا آپ نماز کے وقت آئے اور امامت کی مرید نے بعد نماز آگے بڑھکر آپکو سلام کیا اور دامن پکڑ لیا مگر خوف کی وجہ سے تمام بدن تھرا رہا تھا اور کچھ زبان سے نہین کہتا تھا آپنے اُسے اپنے ساتھ لیا اور وعدہ لیا کہ جو حال

یہان دیکھا ہی کسی سے بیان نہ کرے اور فرمایا اللہ سے عہد کیا ہی کہ مجھے خلق سے پوشیدہ رکھے اور میرے مراتب سے خلق آگاہ نہو سوا حضرت بایزید کے کہ وہ اہل زندہ ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے کہا میرا قصد ہے کہ عراق مین جاکر حدیث پڑھون آپ نے فرمایا کیا یہان کوئی حدیث نہین پڑھا سکتا اوس نے کہا یہان تو کوئی محدث نامی مجھے معلوم نہین ہوتا اور عراق مین نامی محدث بہت ہین آپ نے فرمایا ایک مین ہی ہون کہ مجھے اللہ نے اپنے فضل سے اَن پڑھا بناکر تمام علوم کی واقفیت عطا کی ہے اور حدیث مین نے خود حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے پڑھی اوس کو آپ کے اِس قول کا اعتبار نہوا شب کو حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین جوانمرد لوگ راست بات کہتے ہین صبح کو وہ شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور حدیث پڑھنا آپ سے شروع کیا پڑھاتے پڑھاتے آپ فرماتے یہ حدیث حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے نہین فرمائی ہے اوس نے پوچھا آپ کو کیونکر معلوم ہوا آپ نے فرمایا جسوقت تم حدیث پڑھتے ہو مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو دیکھتا ہون اور جو حدیث پڑھتے ہوتی ہے اُسکے پڑھتے وقت آپکی پیشانی پر خوشی کے آثار دیکھتا ہون اور جو صحیح نہین ہوتی اُسکے پڑھتے وقت آپکی پیشانی پر شکن پڑجاتی ہے اور ناگواری کے آثار دیکھتا ہون اسی لیے صحیح اور موضوع سے مین واقف ہوجاتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عبداللہ انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجھپر ایک جرم کی تہمت لگائی گئی اور اسکی وجہ سے لوگون نے مجھے گرفتار کرکے پابزنجیر کیا اور بلخ کو لیچلے راستے مین مین سوچتا رہا کہ میرے پاؤن سے کیا قصور ہوا ہی جسکے عوض مین زنجیرین اسکو پہنائی گئی ہین جب مین بلخ مین پہونچا تو دیکھا کہ لوگ بنی اپنے

مکانون کے کوٹھون پر پتھر لیے ہوے مجھے مارنے کو کھڑے ہین مجھے الہام ہوا کہ تو نے
فلان دن حضرت ابوالحسن خرقانی رحمہ اللہ کا مصلے بچھاتے وقت مصلے پر پاؤن رکھا
ہی یہ اسکی سزا ہی فورا مین نے توبہ کی ساتھ ہی یہ اثر ہوا کہ لوگون کے ہاتھون مین
پتھر اسیطرح رہ گئے اور مجھے مار نہ سکین اور زنجیرین خودبخود ٹوٹ گئین اسکے بعد
بعد حاکم کا حکم میری رہائی کا آیا اور مین رہا کردیا گیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت شیخ بوسعید رحمہ اللہ مع چند مریدون کے آپکے یہان مہمان
آئے اور اتفاق سے اسوقت آپکے یہان سوا چند ٹکیون کے پر کپڑا ڈال دو اور کپڑے
کے نیچے سے جسقدر بی بی سے فرمایا کہ ان ٹکیون پر کپڑا ڈال دو اور کپڑے کے نیچے سے
جسقدر ضرورت ہو نکال نکال کر مہمانون کے سامنے رکھون انھون نے آپ کے حکم کے
مطابق کیا تمام مہمانون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور اس مقام پر بعض لوگون نے یون
لکھا ہی کہ اسوقت دسترخوان پر مہمان بہت تھے اور خادم آپ کا روٹیان لالاکر برابر
رکھتا جاتا تھا لیکن آپکے فرمانے کی وجہ سے اللہ نے اوس چادر مین ایسی برکت دیدی
کہ روٹیان برابر اسمین سے نکالی جاتی تھین مگر کسیطرح نہوتین حالانکہ گنتی کی چند
ٹکیان تھین ایکبار روٹیان نکالتے وقت خادم نے چادر اٹھائی تو ایک روٹی بھی
اسکے نیچے نہ ملی آپنے فرمایا تو نے بڑی غلطی کی اگر یہ چادر نہ اٹھاتا اور قیامت تک
تو اسکے نیچے سے روٹیان نکالا کرتا تو بھی کم نہوتین۔

نقل کیا ہی کہ بعد فراغ طعام حضرت ابوسعید نے اجازت سماع کی چاہی اور آپنے
اس سے قبل کبھی سماع نہین سنا تھا اسوقت انکے اجازت طلب کرنے سے اجازت سماع
دیدی قوالون نے چٹکی بجا بجا کر اشعار پڑھنا شروع کیے شیخ ابوسعید رحمہ اللہ نے آپسے
کہا اب اٹھنے کا وقت ہی آپ کھڑے ہوگئے اور تین بار اپنی آستین جھٹکی اور سات بار
پاؤن زمین پر مارے خانقاہ کی تمام دیوارین ہلنے لگین حضرت شیخ ابوسعید نے آپسے

Marfat.com

کہا حضرت بس کیجیے کیونکہ مکان گرے جاتے ہین اور مین اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ
آپکے ساتھ آسمان اور زمین وجد کر رہے ہین آپنے فرمایا سماع اُس شخص کے لیے مباح
ہی جسکو آسمان سے عرش کے اوپر تک اور زمین سے الثریٰ تک کشادہ نظر آوے اور
تمام حجابات اوس سے اُٹھا لیے جاوین پھر لوگون سے خطاب کرکے فرمایا اگر کوئی
قوم تم سے سوال کرے کہ یہ رقص کیون کرتے ہو تو جواب دینا کہ گذشتہ لوگونکی موافقت
کے لیے جو ایسے اور ایسے تھے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت ابو سعید ابو الحسن رحمہما اللہ نے آپس مین اپنے قبض و بسط
کے بدلنے کا ارادہ کیا پھر دونون بغلگیر ہوے معاً دونون کی حالت بدلگئی حضرت ابو سعید
اپنے گھر گئے اور تمام شب سر زانو پر رکھے ہوے روتے رہے اور یہان آپنے شب
بھر نعرے مارے اور وجد کی حالت مین رہے صبح کو حضرت ابو سعید رحمہ اللہ آپکے
پاس آکر کہنے لگے میرا خرقہ مجھے واپس دیجیے کیونکہ مجھے غم اور اندوہ برداشت کرنے
کی طاقت نہین ہی آپنے فرمایا بسم اللہ اور بغلگیر ہوے حضرت ابو سعید اپنی اصلی
حالت پر آگئے پھر آپنے فرمایا بسم اللہ اے ابو سعید تم میدان قیامت مین نہ آنا
جبتک مین نہ آلون اسلیے کہ تمھین غوغاے قیامت برداشت کرنے کی قدرت
نہین ہی جب مین آکر اوس شور کو موقوف کردون اُسوقت تم میدان قیامت مین آنا
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت ابو الحسن
خرقانی رحمہ اللہ غوغاے قیامت کو کیا کم کرینگے تو اُسکا یہ جواب ہی کہ اللہ نے ایک
کافر کو اتنی قوت عطا کی تھی کہ اُسنے پہاڑ کو جو چار فرسنگ مین تھا زمین سے اُکھاڑ کر
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پھینکنے کا ارادہ کیا تھا تو کیسے غیر ممکن ہوسکتا ہے کہ
ایک مومن کو وہ اتنی قوت نہ دے سکے کہ وہ مومن غوغاے قیامت کو موقوف کردے
پھر حضرت ابو سعید آپسے رخصت ہوکر اپنے مکان چلنے لگے آپکی عزت کی وجہ سے

Marfat.com

اُنھون نے آپکی چوکھٹ کے پتھر کو چوما اور پیشانی اُسپر رکھی اس سے غرض اُن کی یہ تھی کہ آپ پر ظاہر کردین کہ مین آپکا مقابل نہین ہون بلکہ مثل خادمون کے ہون اور میرے لیے آستان بوسی فخر ہے۔ حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ نے بغرض حرمت حضرت ابوسعید رحمہ اللہ لوگون سے حکم کیا کہ ان پتھر کو چوکھٹ سے اُٹھاکر محراب مین لگا دو لوگون نے آپکے حکم کے مطابق اُس پتھر کو چوکھٹ سے لگا دیا جب رات گذری اور صبح ہوئی تو دیکھا کہ وہ پتھر اپنے مقام پر ہی آپ نے محراب مین لگوادیا تین دن اسیطرح وہ پتھر محراب مین لگایا گیا اور صبح کو چوکھٹ پر نصب ملا آپنے حکم دیا کہ اب سے محراب مین نہ لگاؤ یہین رہنے دو اور حضرت ابوسعید کی عزت کے لحاظ سے آپ نے خانقاہ کے اوس دروازے کو بند کراکے آمد ورفت کے لیے دوسرا دروازہ کھلوادیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے حضرت ابوسعید رحمہ اللہ سے فرمایا کہ مین نے تمھین امن مانہ کا دلی بنایا ایک مدت سے مین اللہ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے ایسے شخص سے ملادے جو میرا راز دار ہوسکے اللہ نے تم سے ملایا مین اسکا شکر کرتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابوسعید رحمہ اللہ نے آپکے سامنے کبھی بات نہین کی لوگون نے اسکا سبب پوچھا اُنھون نے کہا ادب اسیکا نام ہی کہ شیخ کے سامنے بات نہ کرے اور اصل یہ ہی کہ سمندر کے مقابلہ مین ندیون کو وقعت نہین ہوسکتی اور کہا کہ مین خرقان مین جب آیا تھا تو مثل پختہ اینٹ کے تھا اب آپکی توجہ سے گوہر ہوکر جاتا ہون۔ شیخ کا ادب

نقل کیا ہی کہ ایک بار حضرت ابوسعیدؒ وعظ فرمارہے تھے اور اسوقت سامعین کا مجمع بہت تھا اور حضرت ابوالحسن خرقانی رحمہ اللہ کے صاحبزادے بھی وہان موجود تھے حضرت ابوسعید رحمہ اللہ نے وعظ مین فرمایا جن لوگون نے اپنی خودی سے نجات پائی ایسے پاک وصاف ہوگئے جیسے لڑکا مان کے پیٹ سے گناہون سے

پاک و صاف نکلتا ہے اور وہ لوگ مثل اُنکے ہین جو ابھی عالم ارواح سے عالم اجسام مین گناہون سے پاک آئے ہون۔ اور آپکے صاحبزادے کی طرف اشارہ کرکے کہا اگر تم اُن لوگون سے واقف ہونا چاہو تو اُن لوگون مین سے ایک ان صاحبزادے کی والدہ ہین۔

نقل کیا ہے کہ حضرت ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب مین خرقان مین داخل ہوا تو آپکا خوف مجھپر ایسا طاری ہوا کہ بات کرنے کی طاقت نہ رہی اور بالکل گونگا ہو گیا جسکی وجہ سے مینے خیال کیا کہ شاید مین ولایت سے معزول ہو گیا ہون۔

نقل کیا ہے کہ شیخ ابو علی سینا آپکی شہرت سنکر خرقان مین زیارت کے لیے آئے جب آپکے مکان پر پہونچے تو آپکی بی بی سے دریافت کیا کہ شیخ کہان ہین اُنھون نے بہت جھنجھلا کر کہا کہ تو ایسے زندیق اور کذاب کو شیخ کہتا ہے مین شیخ کو نہین جانتی کہ کہان ہے ہان میرا شوہر لکڑیان لینے جنگل مین گیا ہے ابو علی سینا کو خیال ہوا کہ کیا سبب ہے جو شیخ کی بی بی اُنکے ساتھ ایسی بے ادبی کرتی ہین خدا جانے وہ کس مرتبہ کے ہین گو مینے اُنکی بہت تعریف سُنی ہے لگر اُنکی بی بی کے قول سے تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل معمولی شخص ہین پھر آپ کو تلاش کرتے ہوے جنگل کی طرف چلے راہ مین دیکھا کہ آپ شیر پر لکڑیان لادے ہوے آرہے ہین یہ کیفیت دیکھکر اُن کو تعجب ہوا اور قدمبوس ہو کر عرض کیا یا حضرت آپکو تو اللہ نے ایسا صاحب رتبہ کیا ہے اور آپکی بی بی ایسے لغو کلام آپکی نسبت فرماتی ہین اس کی کیا وجہ ہے اور تمام قصہ اپنے جانے کا اور اُنسے دریافت کرنیکا اور اُنکے جواب ناشائستہ کا بیان کر دیا آپ نے فرمایا اگر مین ایسے بھیڑی کا بار نہ کھینچون تو یہ شیر میرا بار کیون کھینچے گا پھر آپ بو علی کو اپنے ہمراہ مکان پر لائے اور دیر تک باتین کیا کیے اُس کے بعد آپ نے اُن سے فرمایا آپ مجھے مہلت دو کیونکہ مجھے دیوار بنانا ہے اور مٹی بھگو چکا ہون

یہ کہکر آپ اُٹھے اور دیوار پر جا بیٹھے اتفاقاً بسولی آپکے ہاتھ سے چھوٹ کر دیوار سے زمین پر گر پڑی بوعلی سینا اُٹھے تاکہ بسولی اُٹھاکر آپکو دیدین یہان یہ اُٹھتے ہی رہے اور وہان بسولی خود زمین سے اُٹھکر آپکے ہاتھ مین پہونچگئی یہ حال دیکھکر بوعلی کو اور بھی تعجب ہوا اور آپ کے بیحد معتقد ہو گئے۔

نقل کیا ہے کہ عضد الدولہ وزیر بغداد کے پیٹ مین ایسا شدید درد ایک بار ہوا کہ تمام اطبا اُسکے علاج سے عاجز رہے آخر لوگ آپکی نعلین لے گئے اور اُسکے پیٹ پر ملدی اللہ نے اُسکی برکت سے فوراً اُسے صحت عطا کی اور درد جاتا رہا۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آکر آپسے کہا کہ آپ اپنا خرقہ مجکو پہنا دیجیے تاکہ مین آپکا ایسا ہو جاؤن آپنے اُس سے پوچھا اگر کوئی عورت مرد کا لباس پہن لے تو وہ عورت مرد ہو جائیگی یا نہین اُسنے کہا نہین پھر آپ نے پوچھا اگر کوئی مرد عورت کا لباس پہن لے تو وہ مرد عورت ہو جائیگا یا نہین اُسنے کہا نہین پھر آپ نے اُس سے فرمایا جب عورت مرد کا لباس پہننے سے مرد نہین ہوتی اور مرد عورت کا لباس پہننے سے عورت نہین ہوتا تو تو میرا خرقہ پہننے کی وجہ سے میرا ایسا کیونکر ہو سکتا ہے وہ نادم ہو کر چلا گیا۔

نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپسے کہا مجھے اجازت دیجیے کہ مین اللہ کی طرف خلق کو دعوت کرون آپنے فرمایا جب تو خلق کو خالق کی طرف دعوت کرے تو اپنی طرف دعوت نکرنا اُسنے کہا حضرت کہین کوئی شخص اپنی طرف بھی دعوت کر سکتا ہے آپ نے فرمایا ہان کر سکتا ہے اور صورت اُسکی یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی دوسرا شخص دعوت کرے اور تو اُسکی دعوت کرنے کو ناپسند کرے تو گویا تو اپنی طرف دعوت کرنے والا ہے نہ اللہ کی طرف دعوت کرنے والا۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار سلطان محمود نے ایاز سے وعدہ کیا تھا کہ مین اپنے

آپ جیسا

میرے جیسا

Marfat.com

لباس تجھے پہنا کر اپنی جگہ بٹھاؤنگا اور تیرا لباس خود پہنکر تیری جگہ پر خود کھڑا ہو کر مثل
تیرے غلام بنونگا۔ جب سلطان محمود آپکی زیارت کو آیا تو ایک قاصد کو آپ کے
پاس بھیجا اور کہدیا کہ تو حضرت شیخ کی خدمت مین جا کر عرض کرنا کہ سلطان محمود غزنی
سے صرف آپکی قدمبوسی کے لیے یہان حاضر ہوا ہے ذرا آپ تکلیف گوارہ کر کے
اُسکے خیمہ تک تشریف لیجلین اور قاصد سے یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر آپ تشریف
لانے پر راضی نہون اور انکار کرین تو یہ آیت آپکے سامنے پڑھ دینا اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ یعنے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو
رسول کی اور اُنکی جو تمھاری قوم مین سے تمپر حاکم ہون قاصد آپکی خدمت مین حاضر ہوا
اور سلطان محمود کے آنے کی خبر دیکر آپ سے وہان تشریف لیچلنے کو کہا آپ نے
فرمایا مجھے وہان جانے سے معاف رکھو قاصد نے آیت مذکور آپکے سامنے پڑھی آپنے
فرمایا محمود سے کہدینا کہ مین اطیعوا اللہ مین ایسا مستغرق ہون کہ اطیعوا الرسول مین شرمندگی
اور شرمساری رکھتا ہون اولی الامر منکم کا تو کیا ذکر ہے۔ قاصد نے جا کر تمام واقعہ
سلطان محمود سے بیان کیا محمود نے کہا مین اُنکو معمولی صوفی سمجھا تھا اب معلوم ہوا
کہ دراصل وہ کامل صوفی ہین۔ اگر اُنکو ہمارے یہان آنے سے انکار ہے تو ہم خود اُنکی
زیارت کو چلتے ہین پھر محمود نے اپنا لباس ایاز کو پہنایا اور ایاز کا لباس خود پہنا اور
دس لونڈیون کو مردانہ لباس پہنایا پھر ایاز کو اپنی جگہ پر مثل بادشاہ کے بٹھایا اور
خود مثل غلامون کے اُن دس لونڈیون مین شامل ہو کر چلا جب آپ کی خانقاہ مین
آیا تو السلام علیکم کہا آپ نے جواب مین وعلیکم السلام کہا مگر تعظیم کے لیے کھڑے نہین
ہوے اور محمود کی طرف جو غلامون کا لباس پہنے تھا متوجہ ہوے اور ایاز کی طرف
جو شاہی لباس پہنے تھا رُخ بھی نہ کیا محمود نے کہا کہ آپنے بادشاہ کی تعظیم کیون نہین
کی آپ نے فرمایا یہ تو تمامی دام ہے محمود نے کہا واقعی آپکا فرمانا درست ہے

Marfat.com

لیکن یہ دام ایسا نہین ہے جسمین آپ ایسے پرندے پھنس جائین پھر آپ نے محمود کا
ہاتھ پکڑ کر کہا آگے آؤ محمود حسب الحکم آگے بڑھے اور کہا فرمایئے آپ نے فرمایا پہلے
ان نامحرمون کو باہر کردو پھر مجھ سے کہنا کہ فرمایئے۔ محمود نے اشارہ کیا تمام لونڈیان
باہر چلی گئین پھر محمود نے آپ سے کہا یا حضرت کوئی واقعہ حضرت بایزید کا بیان فرمایئے
آپنے کہا بایزید نے کہا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا بدبختی سے بیخطر ہوگیا محمود نے کہا کیا
آپ کا مرتبہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے بھی زائد ہے اسلیے کہ حضرت خاتم الانبیا
علیہ التحیۃ والثنا کو گو ابوجہل اور ابولہب وغیرہ منکرین نے دیکھا مگر بدبخت کے بدبخت ہی
رہے آپ نے فرمایا اے محمود ادب کا لحاظ رکھو اور اپنی ولایت مین تصرف کرو اسلیے
کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو سوائے خلفائے اربعہ اور دیگر صحابہ کے کسی
نے نہین دیکھا اور اس پر یہ آیت دلیل ہے وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون
یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو اُنکو دیکھتا ہے جو تیری طرف نظر کرتے ہین حالانکہ وہ
تجھے نہین دیکھ سکتے محمود آپ کے اس کلام سے بہت خوش ہوا پھر کہا مجھے نصیحت
آپ نے فرمایا ممنوعات سے پرہیز کرو اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو اور سخاوت کو
اختیار کرو اور خلق پر شفقت کرو محمود نے کہا میرے لیے دعا کیجیے آپنے فرمایا مین
ہر وقت اللہ سے یہ دعا کیا کرتا ہون اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات اے اللہ
مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو بخشدے محمود نے کہا میرے لیے خاص دعا کیجیے
آپ نے فرمایا اے محمود تیری عاقبت محمود ہو پھر محمود نے ایک توڑا اشرفیون کا نذر کیا
آپنے ایک سوکھی جو کی ٹکیا محمود کے سامنے رکھکر فرمایا اسے کھاؤ محمود نے تعمیل ارشاد
کی غرض سے نوالہ توڑ کر مُنھ مین رکھا اور دیر تک چبایا کیا مگر کسی طرح وہ نوالہ اُس کے
حلق سے نہ اُترا آپنے فرمایا شاید یہ نوالہ تیرے حلق مین اٹکتا ہے اُسنے کہا ہان آپنے
فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ اسی طرح یہ اشرفیون کا توڑا میرے حلق مین اٹکے مین نہ لون گا

Marfat.com

کیونکہ میں مال دنیا کو طلاق دے چکا ہون یہ توڑا میرے سامنے سے اُٹھا لیجیا محمود نے کہا یا حضرت اسمین سے آپ کچھ تو قبول کرلین آپنے فرمایا مین کچھ بھی نہ لونگا مجھے اسکی ضرورت ہی نہین ہے اور بلا ضرورت لینے سے کیا فائدہ محمود نے کہا تو مجھے کچھ بتبرک مرحمت کیجیے آپنے محمود کو اپنا ایک پیراہن دیا محمود نے رخصت کے وقت آپسے کہا یا حضرت آپکی خانقاہ بہت عمدہ ہے آپ نے فرمایا اللہ نے تجھے اتنی بڑی سلطنت دی ہے لیکن طمع نہین چھوڑتا اس جھوپڑے کا بھی طالب ہے وہ بہت شرمندہ ہوا اور رخصت ہونے لگا آپ رخصت کے وقت اُسکی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اُسنے کہا جب مین آیا تھا تو آپنے میری تعظیم نہین کی تھی اور اب آپ تعظیم فرما رہے ہین اُس وقت تعظیم نہ کرنے کی کیا وجہ تھی اور اب تعظیم کرنے کا کیا سبب ہے ان باتونکے راز سے مجھے واقف کیجیے آپنے فرمایا جسوقت تم میرے یہان آئے تھے اُس وقت بادشاہی کی رعونت تم مین تھی اور میرے امتحان کو آئے تھے اور اب یہان سے انکساری اور درویشی کے ساتھ جارہے ہو اور آفتاب درویشی کا تمھاری پیشانی پر چمک رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آتے وقت مینے تمھاری تعظیم نہین کی اور اسوقت تمھاری تعظیم کر رہا ہون پھر محمود روانہ ہوا۔

نقل کیا ہے کہ جب سلطان محمود نے سومنات پر حملہ کیا تو اُسکو اپنی شکست کا اندیشہ پیدا ہوا اس لیے کہ مخالفین بڑے سرکش اور زبردست تھے فوراً اُسنے یہ ترکیب کی کہ ایک گوشہ مین جاکر وضو کرکے نماز ادا کی اور جو پیراہن آپنے اُس کو مرحمت کیا تھا اُسنے ہاتھ مین لیکر اللہ سے یون دعا کی کہ اے اللہ اس پیراہن کے صاحب یعنی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ کے طفیل مین مجھے مخالفین پر فتح دے اور اُنکو شکست فاش ہو جائے اس لڑائی مین جو مال غنیمت مجھے ملے گا وہ سب درویشون کو تقسیم کردونگا اللہ نے اُسکی دعا قبول کرلی اور جب وہ لشکر

Marfat.com

مخالف کے سامنے صف آرا ہوا تو مخالفین میں تنزاع باہمی کی وجہ سے ایسی ناتفاقی پیدا ہوئی کہ خود ہی باہم لڑ لڑ کر مرنے لگے اور جسنے جدھر راستہ پایا بھاگ کھڑا ہوا اور محمود غزنوی کو فتح کامل حاصل ہوئی شب کو محمود غزنوی نے حضرت ابوالحسن خرقانی کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرمارہے ہین اے محمود تونے ایسے معمولی کام کے لیے میرے خرقے کے طفیل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اگر تو اُسوقت اللہ سے یہہ دعا مانگتا کہ تمام روے زمین کے کفار مسلمان ہوجائین تو سب مسلمان ہوجاتے اور کفر دُنیا سے مِٹ جاتا اُسوقت البتہ تو بھی ثواب کا مستحق تھا۔

نقل کیا ہے کہ ایک شب کو آپنے لوگون سے فرمایا کہ اسوقت فلان بیابان مین ڈاکوؤن نے قافلہ لوٹا ہے اور قافلے کے بہت سے لوگون کو زخمی کیا ہے لوگون نے اپنے طورپر اُسکو دریافت کیا تو دراصل اُس بیابان مین اُسی وقت قافلہ لوٹا گیا تھا اور اکثر اہل قافلہ کو ڈاکوؤن نے زخمی بھی کیا تھا۔ لیکن عجب یہ ہے کہ اُسی رات کو لوگون نے آپکے صاحبزادے کو قتل کرکے سر جدا کیا تھا اور وہ سر آپکے دروازے کی چوکھٹ پر رکھ گئے تھے مگر آپکو اس واقعہ کی بالکل خبر نہین ہوئی اور جب یہہ دونون واقعے آپکی بی بی کو معلوم ہوے تو وہ آپکی ولادت کی منکر ہوکر کہنے لگین کہ ایسے شخص کا ہرگز ذکر نکرنا چاہیئے جسے دور کی خبر معلوم ہوجاے اور اپنے دروازے کا حال معلوم نہو آپنے بی بی سے کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ جسوقت اُس بیابان مین ڈاکوؤن نے قافلے کو لوٹا اور اہل قافلہ کو زخمی کیا تھا اُسوقت تمام حجاب میری نظر کے سامنے سے دور تھے لیکن جسوقت لوگون نے میرے لڑکے کو قتل کرکے اُسکا سر میرے دروازے پر رکھا تھا تو حجاب باقی تھے اسی لیے مجھے اس واقعہ کی خبر نہو سکی۔

نقل کیا ہے کہ جسوقت آپکی بی بی نے لڑکے کا سر دروازے پر دیکھا تو اُلفت مادری جوش زن ہوئی اور اُسی اضطراب کی حالت مین گریہ وزاری شروع کی اور اپنی

Marfat.com

زلف کا ٹکڑا اُنکے سر پر ڈالدی اور بمقتضائے بشریت حضرت ابوالحسن خرقانی کو بھی اُس لڑکے کے مرنے پر افسوس ہوا اور چند بال اپنی ریش مبارک کے توڑ کر اُس لڑکے کے سر پر ڈالکر بی بی سے کہا کہ یہ بیج ہم نے اور تم نے ملکر بویا تھا تم نے اپنی زلف کاٹی مین نے داڑھی کے بال توڑے اب دونون برابر ہو گئے۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار آپکو مع مریدونکے سات شبانہ روز فاقے سے گذرے اور کچھ کھانے کو میسر نہین آیا۔ ساتوین دن ایک شخص بوڑا آٹے کا اور ایک گوسفند لایا اور آپکے دروازے پر آواز دی کہ مین یہ بورا آٹے کا اور یہ گوسفند صوفیون کے لیے لایا ہون آپنے اپنے مریدون سے کہا کہ مین صوفی ہونے کی قابلیت نہین رکھتا ہون تم لوگون مین سے جو کوئی صوفی ہو جا کر لیلے کسی کی مجال نہوئی کہ صوفی ہنے کا دعوی کرتا آخر کار کوئی نہ لایا اور آپ مع مریدون کے فاقے سے بیٹھے رہے۔

نقل کیا ہے کہ آپ دو بھائی تھے اور قاعدہ یہ تھا کہ رات مین ایک بھائی اللہ کی عبادت کرتا اور دوسرا مان کی خدمت گذاری مین تمام رات بسر کرتا ایک دن دوسرے بھائی کی باری مان کی خدمت کرنے کی تھی اُسنے آپ سے کہا اگر تم آج اپنا کام مجھے سپرد کر کے میرا کام خود کرو تو مین آج بھی اللہ کی عبادت کرون آپنے منظور کر لیا اور تمام شب مان کی خدمت گذاری مین بسر کی اور دوسرے بھائی نے اللہ کی عبادت شروع کی غیب سے اُسنے آواز سُنی کہ ہمنے تیرے بھائی کو بخشدیا اور اُسکے طفیل مین تجھے بھی بخشا اُنھین تعجب ہوا اور کہا اے اللہ اسکی کیا وجہ ہے کہ مین تیری عبادت مین اور وہ مان کی خدمت مین مشغول ہے چاہیئے تھا کہ مین بخشا جاتا اور وہ میرے طفیل مین بخشا جاتا اس لیئے کہ مین تیری عبادت کر رہا ہون ندائے غیبی ہوئی کہ تو ہماری عبادت کرتا ہے اور ہمین تیری عبادت کی ضرورت نہین ہے اور تیرا بھائی مان کی خدمت کر رہا ہی اور وہ خدمت کی محتاج ہے

بلع
آٹا اور بکرا واپس

Marfat.com

نقل کیا ہے کہ چالیس برس تک آپنے سر تکیہ پر نہین رکھا یعنی کسی دن ذرا بھی استراحت نہین فرمائی اور اُس زمانہ مین ہمیشہ عشا کے وضو سے آپنے فجر کی نماز ادا کی اُس مُدت کے بعد ایکبار آپنے مریدون سے کہا تکیہ لاؤ مین آرام کرونگا مریدون کو اس نئی بات کے سُننے سے تعجب ہوا پوچھا کہ آج آپ کے آرام کرنے کی کیا وجہ ہی آپنے فرمایا آج مین نے اللہ کی بے نیازی اور استغنا کو مشاہدہ کیا ہے۔ اور فرمایا تیس برس سے سوا اللہ تعالےٰ کے کوئی خطرہ میرے دلمین نہین گذرا۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار ایک صوفی ہوا سے آپکے سامنے اُترا اور زمین پر پاؤن مار کر کہنے لگا مین جنید وقت ہون مین شبلی وقت ہون آپ بھی اُسکی یہ گفتگو سُنکر کھڑے ہوے اور زمین پر پاؤن مار کر کہنے لگے مین خداے وقت ہون مین مصطفاے وقت ہون۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مطلب اسکا وہی ہے جسکا بیان ہم منصور کے قول انا الحق کے بیان مین مفصل لکھ چکے ہین کہ وہ مقام محویت مین تھے اور حالت محویت مین اگر اولیاء اللہ سے کوئی بات خلاف شرع بھی ظاہر ہو تو اُس کو دیکھکر اُنھین مطعون نکرنا چاہیے جیسا کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن۔ یعنی مین پاتا ہون نفس خدا مین کی طرف

نقل کیا ہے کہ ایکبار آپنے ندا سُنی اے ابوالحسن تو خلقان اور منکر نکیر سے کیون نہین ڈرتا آپنے فرمایا مین مُردون سے نہین ڈرتا ہون جیسے جوان اونٹ گھنٹی کی آواز سے نہین ڈرتا ہے پھر ندا سُنی تو قیامت اور اُسکے تکالیف سے کیون خوف نہین کرتا آپنے فرمایا مین نے قصد کرلیا ہے کہ جب تو خلق میدان حشر مین بلائے گا اور مجھے خاک سے اُٹھائے گا مین اُسوقت اپنے ابوالحسنی کے لباس کو تار تار کر وحدانیت کے سمندر مین غوطہ لگاؤنگا تاکہ تمام واحد ہی واحد ہو اور ابوالحسن نہ ہو جب ابوالحسن خود ہی نہ ہوگا تو عذاب کے فرشتے اُسپر کیونکر عذاب

کر سکتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک شب کو آپ نماز پڑھ رہے تھے ندائے غیبی سنی ای ابوالحسن کیا تو چاہتا ہی کہ جو کچھ ہم تیری نسبت جانتے ہین خلق پر ظاہر کردین تاکہ وہ تجھے سنگسار کرین آپ نے فرمایا اے اللہ کیا تو چاہتا ہی کہ جو کچھ مین تیری رحمت کے بارے مین جانتا ہون اور تیرے کرم سے دیکھتا ہون خلق پر آشکارا کردون تاکہ وہ تیری پرستش کرنا ترک کردین پھر ندا سنی اے ابوالحسن نہ ہم کہین نہ تم کہو۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے فرمایا اے اللہ نزع کے وقت میرے پاس ملک الموت کو قبض روح کے لیے نہ بھیجنا اسلیے کہ نہ مین نے ملک الموت سے روح پائی ہی نہ اُنھین دونگا مین نے روح تجھ سے پائی ہی تجھی کو واپس کردونگا مین ہرگز تیری امانت دوسرے کو دینا پسند نہین کرتا ہون اور فرمایا ایکبار ندائے غیبی مین نے سنی کہ ایمان کیا ہی مین نے کہا اے اللہ ایمان وہی ہی جو تو نے مجھے دیا ہی۔ اور فرمایا اللہ تعالی ندا کرتا ہی کہ تو ہمارا ہی اور ہم تیرے ہین مین جواب دیتا ہون ایسا نہین ہی بلکہ تو خداوند قادر ہی اور مین بندہ عاجز ہون اور فرمایا اللہ نے تمام خلق سے بندگی کا نشان طلب کیا مگر مجھسے خداوندی کا نشان چاہا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جب مین عرش کے گرد پہونچا تو ملائکہ کی صفین کی صفین میرے استقبال کو آئین کسی گروہ نے فخر سے کہا کہ ہم کروبیان ہین اور کسی گروہ نے کہا ہم روحیان ہین مین نے کہا ہم الھیان ہین تمام ملائکہ مجھسے یہ جواب سنکر شرمندہ ہوگئے اور جب مشائخون نے میرے اس جواب کو سنا تو اپنے دلون مین خوش ہوئے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا درجات نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور مکر نفس اور معرفت الٰہی کی انتہا مجھے معلوم نہین ہوئی یعنے اسکی انتہا ہی نہین ہے اور فرمایا اللہ نے

Marfat.com

مجھے ریزہ ریزہ کر کے مثل خاک کے جمع کیا پھر ایک ہوا بہت زور سے آئی اور اوس
ہوا نے مجھے ساتون آسمان اور زمین سے بھر دیا اور مین درمیان مین گم ہو گیا
اور فرمایا اللہ نے مجھے ایسے قدم دیے جنکی وجہ سے مین عرش سے تحت الثری
تک گیا اور پھر تحت الثری سے عرش پر واپس آیا لیکن مجھے خبر نہین کہ کہان گ
اور کدھر گیا پھر ندائے غیبی ہوئی کہ جسکے قدم ایسے ہون اور سیر ایسی ہو خطا ہے
کہ وہ کہان تک پہونچ سکتا ہی مین نے کہا عجب درازا اور عجب کوتاہ سفر ہے
مین نے کیا اور بہت چلا مگر پھر اپنے ہی مقام پر ہون اور فرمایا مین نے اللہ سے
چار ہزار سخن سنے ہین اگر دس ہزار سخن اللہ تعالیٰ سے سن لیتا تو نہین معلوم کیا نوبت
پہونچتی اور کیا ظہور مین آتا اور فرمایا اللہ نے مجھے اسقدر قدرت دی تھی کہ ایک
مین نے چاہا کہ سیاہ ٹاٹ دیبائے رومی ہو جائے فوراً اللہ نے اوس ٹاٹ کو د
رومی کر دیا اور مین اللہ کا شکر کرتا ہون کہ وہ حالت ابتک مجھ مین باقی ہے اور ف
مین نے دل کو دنیا اور آخرت دونون کی طرف سے اٹھا کر اللہ پر مائل کیا ہے
فرمایا جس شخص کو اللہ کے ساتھ اتنی راہ ہو جتنی زمین سے آسمان تک اور آسم
عرش تک اور عرش سے قاب قوسین تک اور قاب قوسین سے مقام نور تک
اور وہ شخص باوجود اسکے اپنی وقعت ذرے کے برابر بھی سمجھے تو ہرگز نیک
نہین ہے اور فرمایا گو مین امی ہون لیکن اللہ نے اپنے فضل سے مجکو ہر علم
کیا ہے اور بڑا شکر مین اس بات کا کرتا ہون کہ اوسنے اسقدر اپنی حقیقت مین
محو کر لیا ہے کہ مین خود باقی ہی نہین رہا ہون اور جسم ظاہری جو باقی ہے وہ
ہی خیال ہے۔ اور فرمایا اللہ نے مجھے وہ درد عطا کیا ہے کہ اگر اوس کا
قطرہ باہر آجائے تو دنیا مین طوفان نوح علیہ السلام سے بھی زائد طوفان بر
فرمایا مین مرنے کے بعد بھی اپنے متوصلین کی نزع کے وقت مدد کرونگا اور جب

Marfat.com

ملک الموت اونکی قبض روح کو آئین گے اور سختی کرینگے مین قبر سے اپنا ہاتھ نکال کر
لطف الٰہی اُونکے لب و دندان پر چھڑکون گا تاکہ میرے متوسلین نزع مین بدحواس
ہوکر اللہ کو بھول نجائین اور فرمایا جس طرح اللہ کی تمام مخلوق اور تمام اشیا میری
طرف راجع ہین اسیطرح مین بھی اللہ کی طرف راجع ہون اور فرمایا اے اللہ
اگر تو مجھے کچھ دینا چاہتا ہی تو ایسی چیز مجھے دے جو حضرت آدم علیہ السلام سے
لیکر ابتک تو نے کسی کو نہ دی ہو کیونکہ مین دوسرون کی جھوٹی چیز لینے کا طالب
نہین ہون اور آپ نے مریدون سے فرمایا کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کے
وقت سے لیکر ابتک جو جو نیکیان پیران طریقت کے ساتھ کی ہین وہ تمام نیکیان تمہا
تمھارے پیر کے ساتھ کی ہین۔ اور فرمایا مین شب کو نماز کے بعد آرام نہین لیتا ہون
جبتک تمام دن کا حساب اللہ تعالیٰ کو نہین دے لیتا ہون اور فرمایا جبتک مین نے
اپنے کو تمہا آفریدہ خیال نہین کیا ہر گز اپنے کسی عمل مین اخلاص نہین پایا اور فرمایا
اگر قیامت کے دن اللہ میرے طفیل مین تمام خلق کو بھی بخشدے تو ہر گز مین مڑکر
نہ دیکھون بسبب اُس بلندی ہمت کے کہ مجھے اوسکی درگاہ مین حاصل ہی اور
فرمایا اے لوگو تم ایسے شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جو ویرانہ اور آبادی دونون
سے بھاگتا ہو اور کہین اوسکا دل نہ لگتا ہو آگاہ ہو کہ اللہ نے ایسے شخص کو وہ
مرتبہ دیا ہی کہ جسوقت قیامت مین وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اوٹھایا جائے گا
تو ایسی روشنی پھیلے گی کہ تمام آبادی اور ویرانے کے رہنے والے اُسکی روشنی
مین اپنی اپنی قبرون سے اُٹھین گے اور اللہ تعالیٰ اُسکے طفیل مین تمام خلق کو
بخشدے گا حالانکہ اُس شخص کی دنیا مین یہ حالت ہی کہ کبھی دعا نہین کرتا اور
قیامت مین یہ کیفیت ہوگی کہ کسی کی شفاعت نکرے گا۔ اور فرمایا مین دنیا مین
ایک جھاڑی کے نیچے اپنے اللہ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہون اور اسی پر خوش

روز انہ حساب

ہون اور جنت مین طوبیٰ کے سایے مین زندگی بسر کرنا ناپسند کرتا ہون درحالیکہ اللہ کی یاد سے بیخبر ہون اور فرمایا گوشۂ تنہائی مین کبھی اللہ مجھے ایسی قوت اور طاقت عطا فرماتا ہی کہ اگر چاہون تو ادنیٰ اشارے سے آسمان کو پکڑ کر کھینچ لون اور اگر چاہون تو دم بھر مین تحت الثریٰ کی سیر کر آؤن اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے آپ کو دیکھکر اللہ سے کہتا ہون اس تن اور خلق کے مقابلہ مین کہ میرے لیے ہی اتنی بڑی سلطنت کس کام مین آسکتی ہی اور فرمایا مین چکھتا ہون اور سنتا ہون لیکن خود گم ہون اور فرمایا میرے ہر فعل سے کرامت ظاہر ہوتی ہی حتیٰ کہ جب مین ہوا مین ہاتھ پھیلاتا ہون تو ہوا میرے ہاتھ مین سونے کا ریزہ بنکر دکھائی دیتی ہی اور یہ سب اسوجہ سے ہی کہ کبھی مین نے ہوا مین کرامت ظاہر کرنے کے خیال سے ہاتھ نہین پھیلایا اور نہ کسی اور فعل کرتے وقت مجھے کرامت ظاہر کرنے کا خیال ہوتا ہی اور جب کوئی کرامت ظاہر کرنے کا خیال کرکے کوئی کام کرتا ہی اور ظہور کرامت کا شائق بنتا ہی اُسکے منھ پر اللہ تعالیٰ کرامت کے دروازے کو بند کر دیتا ہی اور اپنی درگاہ سے دور کرتا ہی اور فرمایا مین ایسا مرتبہ طلب کرتا ہون کہ فنا ہو جاؤن یا ایسا مرتبہ مجھے حاصل ہو کہ سب مین ہو جاؤن اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ جب تک تمھارا دل مردہ ہی تمھین آرام نہین مل سکتا اور فرمایا کرامت اسکا نام ہی کہ اگر صوفی سے کوئی بات پوچھے تو وہ جواب دے اور فرمایا دن رات کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین ایک گھنٹے مین مین ہزار بار فنا ہوتا ہون باقی گھنٹون کا کیا حساب بتاؤن اور فرمایا لوگ منزل مقصود حاصل کرنے کے لیئے دن کو روزہ رکھتے ہین اور رات کو اللہ کی عبادت کرتے ہین اور مجھے اللہ نے اپنے فضل سے منزل مقصود پر پہونچا دیا ہی اور فرمایا جس وقت مین چار مہینے کا اپنی مان کے پیٹ مین تھا اُس وقت سے ابتک کی تمام باتین مجھے یاد ہین اور جب مین دنیا سے چلا جاؤن گا تب بھی قیامت تک لوگ

حال بیان کیا کرونگا اور فرمایا لوگ کہتے ہین کہ فلان شخص امام ہی یاد رکھو کہ جسکو
تمام عالم کی خبر نہو وہ امام نہین ہوسکتا اور فرمایا مین انسان ملائکہ اجنہ چرند پرند سب
سے زائد روشن نشان دیکھتا ہون اسلیے کہ اللہ نے تمام حالات کو میرے پیش نظر
کردیا ہی اور فرمایا دنیا کے اس سرے سے لیکر اُس سرے تک اگر کسی کی اُنگلی مین
کانٹا چبھے یا پانؤن مین ٹھوکر لگے یا دل مین درد و غم پیدا ہو تو وہ اُنگلی اور وہ پانؤن اور
وہ دل گویا میری اُنگلی اور میرا پانؤن اور میرا دل ہی یعنے تمام عالم کا حال ہر وقت مجھے
معلوم ہوتا رہتا ہی اور فرمایا اگر مین اُس راز و نیاز کو جو میرے اور اللہ کے درمیان
مین ہی خلق سے بیان کرون تو ہرگز کوئی باور نکرے اور جو کچھ فضل اور احسان
اللہ کا مجھپر ہی اگر لوگون سے بیان کرون تو جسطرح روئی مین آگ ڈالنے سے روئی
جلنے لگتی ہی اُسی طرح تمام خلق کا دل جلنے لگے مجھے شرم آتی ہی کہ اپنے آپے مین رہکر
اور کا کلام زبان سے کہون اور اوسکے سامنے کھڑے ہو کر اُسکا کلام کہون اور
جس قافلہ کے سردار حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ہین مین اپنے آپ کو اُس قافلے
سے جدا کردون اور فرمایا خلق کے لیے خالق نے ابتدا اور انتہا مقرر کی ہی ابتدا
یعنی دنیا مین خلق جو کچھ اعمال کرتی ہی اُسکا بدلہ انتہا یعنی آخرت مین پاتی ہی
اور میرے اللہ نے مجھے ایک ایسا وقت عطا کیا ہی کہ اول اور آخر یعنی دنیا اور
آخرت دونون اوس وقت کے طلبگار ہین۔ اور فرمایا ہرگز میرا یہ قول نہین ہی کہ
بہشت اور دوزخ کا وجود ہی نہین بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ میرے سامنے بہشت اور
دوزخ کا کچھ رتبہ نہین ہی اسلیے کہ وہ پیدا کی ہوئی چیزین ہین اور اللہ نے مجھے وہ
رتبہ دیا ہی کہ اوس رتبہ کو کوئی آفریدہ نہین پہونچ سکتا اور فرمایا مین اللہ کا طالب
ہون اور اوسی سے ڈرتا ہون نہ مین جنت کا خواہان ہون اور نہ دوزخ سے خائف
اور فرمایا مین خاص لوگون سے اللہ کی خاص باتین اسلیے بیان نہین کرتا ہون کہ مجھے

Marfat.com

خیال ہے کہ وہ راز کو افشا کردینگی اور عام لوگون سے اس لیے اللہ کی خاص باتین
نہین کہتا ہون کہ وہ اُسکے بھید سے واقف نہین ہو سکتے ہین اور اپنے تن سے اسلیے
نہین کہتا ہون کہ اُسے تکبر ہو جائیگا اور اللہ نے میری زبان کو اُن خاص باتون کے
ظاہر کرنے کی قدرت نہین دی ہے اسکا شکر ادا کرتا ہون اور فرمایا جب اللہ نے اپنے
فضل سے مجھپر لطف کیا تو اوس لطف کو دیکھکر ملائکہ شرمندہ ہو گئے پھر اللہ نے مجھے
ملائکہ سے پوشیدہ کر کے اپنی ذات مین اسطرح نیست کر دیا کہ مین آفرینش سے باہر ہو گیا
اور اسقدر مجھے اپنا قرب عطا کیا کہ جو احسان اللہ نے مجھپر کیا گویا اپنی ذات پر کیا
اور جو کلام مجھ سے کیا گویا اپنے سے کلام کیا اور اگر اُسکا حکم نہوتا تو ہرگز کراما کاتبین مجھے
دیکھ نہین سکتے تھے اور فرمایا مین مان کے پیٹ مین جلکر راکھ ہوا جب پیدا ہوا پھلا اور
گلا جب حد بلوغ کو پہونچا بوڑھا ہو گیا اور فرمایا تمام خلق مثل کشتی کے ہے اور مین اس
کشتی کا ملاح ہون اور مجھے اس کشتی سے باہر نہین کرتے کیونکہ مین اسی مین ہون اور
فرمایا اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مجھے ایسی فکر عنایت کی کہ اوسکی وجہ سے مین نے اُسکی
تمام مخلوق کو مشاہدہ کیا پھر رات دن مین نے اسی شغل مین اوقات بسر کی پھر وہ فکر میری
بینائی ہوئی پھر شمع پھر انبساط پھر محبت پھر ہیبت پھر گرانباری ہوئی پھر مین اُسکی بیگانگی کی
فکر مین پڑا پھر اوس مقام پر پہونچا کہ میری فکر حکمت ہو گئی پھر صراط مستقیم اور شفقت خلق
ہوئی اور مین نے اپنے سے زائد کسیکو خلق پر مہربان نہین دیکھا اُسوقت مین نے کہا کیا اچھا ہوتا
کہ تمام خلق کے عوض مین مجھی کو موت آتی اور مجھی سے قیامت مین تمام خلق کے بدلے
حساب کتاب ہوتا اور جو لوگ اُنمین عذاب کے مستحق نکلتے اونکے عوض مین مجھ پر
عذاب ہوتا اور خلق ان تمام تکالیف سے بچ جاتی اور فرمایا اللہ تعالی اپنے دوستون
کو ایسے مقام مین رکھتا ہے جہان مخلوق کا گذر ہی نہین ہو سکتا اور میرا یہ قول سچ
ہے اور فرمایا اگر مین لوگون کے سامنے اللہ تعالی کے لطف کا ذرہ برابر بھی

Marfat.com

ذکر کردون تو سب لوگ مجھے دیوانہ کہنے لگین اور جو کچھ مین نے کھایا پہنا دیکھا سنا
اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا مجھ سے حجاب مین نہین رکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
مجھ سے وعدہ کیا ہی کہ مین تجھے اپنے نیک بندون سے ملاونگا اور بدبخت کی صورت
تجھے نہ دکھاون گا اسلیے مجھے امید ہی کہ جن لوگون سے مین دنیا مین مل رہا ہون قیامت
مین اسیطرح ہنسی خوشی سے ملون گا - اور فرمایا ایکبار مین نے اللہ سے دعا کی کہ اب
مجھے دنیا سے اُٹھائے ندا آئی اے ابوالحسن مین تجھے اسی طرح رکھونگا تاکہ میرے
دوست آکر تیری زیارت کرین اور جو لوگ تجھ سے ملاقات کرنے نہ آسکین تیرا نام
ہی سنکر تجھسے غائبانہ دوستی پیدا کرین مین نے تجھے اپنی پاکی سے پیدا کیا ہی اور ہرگز تجھسے
ملاقات نہین کر سکتے مگر میرے پاک بندے اور فرمایا جبتک اللہ تعالیٰ نے مجھے
اپنی دوستی مین نہ لیا مجھے خلق کا دوست نکیا اور فرمایا جب مین تن سے اللہ تعالیٰ کے
حضور مین گیا تو مین نے دل کو پکارا دل حاضر ہوا پس ایمان اور یقین اور عقل اور
نفس آئے مین نے ان چارون کو دل کے سامنے پیش کیا دل نے یقین اور اخلاص
کو اختیار کیا اور اخلاص نے عمل کو پسند کیا اُسوقت مجھے قرب الٰہی حاصل ہوا اُسکے
بعد اللہ نے مجھے ایسا مرتبہ عطا کیا کہ مین اپنی ہستی کو بھول گیا سب حق ہی حق مین نے
دیکھا پس وہ چارون چیزین کہ وہان سے لیگیا تھا میری محتاج ہوگئین اور مین ماسوے
اللہ سے جدا ہوگیا اُسوقت مین نے اپنے آپ کو پکارا اللہ سے جواب سُنا پس اب مجھے
معلوم ہوگیا کہ خلق سے درگذرا مین نے لبیك اللهم لبیك کا نعرہ بلند کیا اور محرم ہوا پھر
حج کیا اور وحدانیت مین طواف کیا بیت المعمور نے میری زیارت کی اور کعبہ نے
میری تسبیح کی ملائکہ نے میری ثنا کہی پھر ایک نور ظاہر ہوا جسمین مقام الٰہی تھا جب
مین اوس مقام پر پہونچا مجھسے کچھ باقی نہ رہا اور فرمایا ہر عبادت اور ریاضت کا ثواب
مقرر اور ظاہر ہی لیکن جو ذکر اولیا اللہ اللہ کے لیے کرتے ہین اُسکا ثواب نہ مقرر ہی

نظاہر ہو بلکہ جسقدر اللہ چاہے گا اُسکا ثواب دیگا غور کرنا چاہیے کہ کیونکر کوئی عبادت
اُس عبادت کے برابر ہو سکتی ہی جسکا ثواب عطاے حق ہو پس ہر شخص کو لازم ہے
کہ اللہ سے دوستی پیدا کرے ہر وقت اوسکے ذکر مین مشغول رہے اور فرمایا پہلے مین
نے خیال کیا کہ ایک امانت مجھے سپرد کی گئی ہی لیکن آخر مین غور کرنے کے بعد معلوم ہوا
کہ اللہ نے اپنی خداوندی مجھپر رکھی تھی اور فرمایا مین تمھارے سامنے اپنے معاملے
سے کچھ نشان نہین بیان کرتا ہون بلکہ اللہ کی پاکی اور اوسکی دوستی اور اُسکی حرمت
کا نشان دیتا ہون کہ موج پر موج آتی ہی اور کشتی پر کشتی ٹوٹتی ہی اور فرمایا پچاس برس
سے مین اللہ تعالی سے اسطرح باتین کرتا ہون کہ میرے دل اور زبان کو ان باتون
کی خبر نہین ہی اور فرمایا تہتر برس تک مین نے اسطرح زندگی بسر کی کہ کبھی ایک سجدہ
بھی خلاف شریعت کے نہین کیا اور ایک لحظہ بھی مین نے نفس کی موافقت نہین کی اور
اسطرح اس زمانے مین مین نے سیر کی کہ عرش سے تحت الثری تک میرا ایک قدم ہوا یعنے دم بھر مین
مین نے عرش سے تحت الثری تک اور تحت الثری سے عرش تک کی سیر کی اور فرمایا اللہ
تعالی نے مجھسے کہا کہ اے میرے بندے اگر تو لذت اور غم کے ساتھ میرے سامنے آویگا تو مین
تجھے شاد کرونگا اور اگر فقر اور نیاز کے ساتھ میرے سامنے آویگا تو مین تجھکو تونگر کردونگا
اور اگر تو بالکل خودی سے دست بردار ہو کر میرے سامنے آویگا تو مین تیرے نفس کو تیرا مطیع
کردونگا اور فرمایا ایکبار اللہ تعالی نے تمام روے زمین کے خزانے میرے سامنے پیش کیے مین نے
کہا اے اللہ مین ان خزانون پر فریفتہ نہونگا پھر حکم ہوا اے ابو الحسن دنیا اور آخرت مین تیرا حصہ
نہین ہی بلکہ ان دونون کے عوض مین تیرے لیے مین ہون اور فرمایا اللہ تعالی نے
ایکبار میری زندگی کو میری آنکھ مین گناہ کر کے دکھایا اور فرمایا جب سے مین نے دنیا کو
ترک کیا ابتک پھر اُسکی طرف نظر نہین کی اور جب سے مین نے اللہ سے کلام کیا ابتک
پھر کسی مخلوق سے کلام نہین کیا اور فرمایا جسقدر عبادتین ہین اور الگ الگ

شریعت

Marfat.com

تمام قومین ایک ایک عبادت کو بجالاتی ہین مین تنہا اُن تمام عبادتون کو بجالایا ہون
اور اُسکے صلہ مین اللہ نے مجھپر وہ تمام فضل اکٹھا کیے ہین جو دنیا مین ایک ایک
قوم کے ساتھ الگ الگ ایک ایک فضل کرتا ہی یہی وجہ ہی کہ مین کبھی معاملہ کا
ذکر کرتا ہون اور کبھی اُسکی عطا بیان کرتا ہون اور فرمایا جو رتبہ اللہ نے مجھے دیا ہی
خلق کو اُس رتبہ سے واقفیت نہین ہی۔ ایک شخص سے آپ نے پوچھا کیا تجھے حضرت
خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کی تمنا ہی اوسنے کہا ہان مین چاہتا ہون کہ اُنسے
ملاقات کرون آپ نے فرمایا تونے ابتک اپنی ساٹھ برس کی زندگی مفت برباد کی اب
ایسی کثرت عبادت کر کہ اُس بردباری سے تیری عبادت زائد ہو جائے غور کر کہ تجھے
اور خضر دونون کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی اور تو خالق کی صحبت سے روگردان
ہو کر مخلوق کی صحبت کی تمنا رکھتا ہی مخلوق کو چاہیے کہ تمام خلق کو ترک کر کے خالق
کی صحبت اختیار کرے جب سے مجھے اللہ تعالی کی صحبت حاصل ہوئی ہی ہرگز مجھے
خلق کی صحبت کی تمنا نہین رہی اور فرمایا خلق میری ستائش اور تعریف کرنے سے
عاجز ہی اسلیے کہ جو کچھ وہ میری تعریف بیان کریگی مین اوسکے خلاف ہونگا اور فرمایا
وقت تمام چیزونکو پہونچتا ہی مگر کوئی چیز وقت تک نہین پہونچتی اور خلق وقت کی
پابند ہی اور مین خداوند وقت ہون اگر مین ذرہ برابر کیفیت اپنے وقت کی بیان
کرون تو تمام خلق پراگندہ ہو اور بھاگڑ پڑ جائے جوانمردون کی جان نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کے وقت سے اللہ تعالی کی ہستی تک کا اقرار دیتی ہی اور فرمایا جب مین نے
اپنی ہستی کو دیکھا تو مجھے اپنی نیستی دکھائی دی اور جب مین نے اپنی نیستی کو دیکھا تو اللہ
تعالی نے اپنی ہستی اور خداوندی کا مجھے مشاہدہ کرایا مین اس واقعہ سے حیران ہو گیا مدا
آدمی کہ اپنی ہستی پر اقرار دے مین نے کہا اے اللہ سوا تیرے تیری ہستی پر اقرار دینے
والا کون ہی اسلیے کہ تونے خود اپنے کلام پاک مین فرمایا ہی شهد الله انه لا اله الا هو

یعنی گواہی دیتا ہے اللہ اس بات کی کہ نہین ہے کوئی اللہ سوا اُسکے اور جب یہ راہ اللہ نے مجھپر کشادہ کی تومین ہر سال اس راہ کی روشنی مین گویا کفر سے ثبوت تک جاتا تھا اور فرمایا رات دن کی چوبیس گھڑیان ہین لیکن میرے نزدیک وہ چوبیس گھڑیان ایک دم کے برابر ہین اور وہ دم جوان چوبیس گھڑیون کے برابر ہے وہ روز ہے جسوقت مین حق کے ساتھ ہوتا ہون اور میرا دعوی خلق کے ساتھ نہین ہوتا اور فرمایا اللہ نے مجھے ایسی ہمت عطا کی ہے کہ اگر مین ایک قدم اپنی ہمت سے رکھون تو اُس مقام پر پہونچون جہان ملائکہ کو بھی گذر نہو سکے اور فرمایا اون لوگون کو دہانتک لائے ہین نے اون سبکو بانور و منور دیکھا بعض کو بہت زیادہ بعض کو بہت کم مین نے عرض کی ای اللہ جو کچھ تو نے اونمین پیدا کیا ہے اوسپر ظاہر فرما حکم ہوا اے ابو الحسن دنیا کی حالت اسی روش پر ہے اگر مین اونکو پھر اونکی اصلی حالت دکھادون تو تمام دنیا تباہ ہو جائے اور فرمایا جب مین اپنی خودی سے سیر ہو گیا تو مین نے اپنے آپکو پانی مین ڈالا مگر مین پانی مین نہ ڈوبا پھر مین نے اپنے آپ کو آگ مین ڈالا آگ نے بھی مجکو نہ جلایا پھر مین نے چار مہینے دس دن تک کھانا ترک کر دیا کہ شاید ترک غذا سے مین فنا ہو جاؤن لیکن اوس حالت مین بھی مین زندہ رہا پھر مین نے عاجزی اور انکساری اختیار کی اُسکے صلہ مین اللہ نے مجھے کشائش عطا کی جسکے وجہ سے مجھے وہ مراتب حاصل ہوے جنکا بیان کرنا اختیار سے باہر ہے اور فرمایا مین راہ پر کھڑا ہوا اور تمام مخلوق زمین و آسمان کے اعمال کو مشاہدہ کیا لیکن اُنکے اعمال کی میری نظر مین کچھ وقعت نہین ہوئی اسلیے کہ مین اونکے ملک اور ملکیت سے کماحقہ واقف کر دیا گیا تھا پھر مین نے ندائے غیبی سنی اے ابو الحسن جسطرح تمام مخلوق کے اعمال کی تیری نظر مین کچھ وقعت نہین ہے اسیطرح میرے سامنے تیری کوئی وقعت نہین ہے اور آپ مناجات مین فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی عبادت اور زہد اور علم اور تصوف پر بھروسا نہین ہے اسلیے کہ

Marfat.com

نہ مین اپنے کو عابد سمجھتا ہون نہ زاہد تصور کرتا ہون نہ عالم خیال کرتا ہون نہ صوفی جانتا ہون اے اللہ تو یکتا ہے اور مین بھی تجھ ایسے یکتا کے مخلوق مین سے ایک ناچیز شی ہون اور فرمایا جو لوگ اللہ کے سامنے مثل آسمان اور زمین اور پہاڑ کے بے حس ہو کر نہین کھڑے ہوتے ہرگز مرد نہین ہین بلکہ مرد وہ ہے جو اپنے آپ کو نیست کرے اوسکی ہستی کو یاد کرتا رہے اور فرمایا نیک وہ ہے جو اپنے کو نیک مشہور نہ کرے کیونکہ نیکی صفت اللہ تعالیٰ کی ہے اور فرمایا اگر تو صاحب کرامت ہونا چاہتا ہے تو ایک دن کھانا کھا اوسکے بعد تین دن تک فاقہ کشی کر پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد پانچ دن فاقہ کشی کر پھر کھانا کھا اور اسکے بعد چودہ دن تک فاقہ کشی مین زندگی بسر کر پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد تیس دن تک فاقہ کی تکلیف کو برداشت کر پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد چالیس دن تک فاقے سے رہ پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد چار مہینہ تک فاقہ اختیار کر پھر کھانا کھا اور اوسکے بعد ایک سال تک اسیطرح فاقہ مین گذار دے جب تو اسطرح سے عمل کریگا اور ایک سال کا فاقہ برداشت کرلیگا اُسوقت ایک چیز غیب سے ظاہر ہوگی اور اوسکے منہ مین سانپ کی ایسی کوئی شی ہوگی اور تیرے منہ مین دیجائیگی جسکے بعد تجھے کبھی کھانے کی خواہش ہی نہوگی اور فرمایا جس زمانے مین مین مجاہدے کرتا تھا اور فاقہ کشی کی وجہ سے میرا پیٹ سوکھ گیا تھا اُسوقت وہ سانپ ظاہر ہوا مین نے کہا اے اللہ مین واسطہ اور ذریعہ سے ہرگز کسی چیز کا طالب نہین ہون بلکہ جو کچھ تو مجھے عطا کرنا چاہے بے واسطہ اور بے ذریعہ عطا کر پس ایک طرح کی حلاوت خودبخود میرے معدے مین پیدا ہوگئی جو مشک سے زائد خوشبودار اور شہد سے زیادہ شیرین تھی پھر وہ راز میرے حلق سے ظاہر نہین ہوا کہ پھر ندائے غیبی ہوئی اے ابوالحسن ہم تیرے لیے خالی معدے سے کھانا لائین گے اور پیاسے جگر سے پانی

دین گے اگر اوسکا حکم یون نہ ہوا ہوتا تو مین ایسی جگہ سے کھانا کھاتا اور پانی پیتا کہ کسیطرح خلق کو اوس سے واقفیت ہی نہو سکتی اور فرمایا جبتک مین سوا اللہ کے دوسرون کو بھی دیکھتا رہا ہرگز مین نے اپنے عمل مین اخلاص نہین پایا لیکن جب مین نے خلق کو ترک کر کے فقط اللہ کیطرف دیکھنا شروع کیا تو میرے عمل مین اخلاص بغیر میری کوشش کے پیدا ہو گیا اور جب مین نے اوسکی بے نیازی کا مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسا بے نیاز ہی کہ تمام خلق کے اعمال اوسکے سامنے ذرہ کے برابر بھی وقعت نہین رکھتے ہین اور جب مین نے اوسکی رحمت کا مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسا رحیم ہی کہ تمام خلق کے گناہ اوسکی رحمت کے سامنے ذرہ سے بھی کم ہین۔ اور فرمایا مین اللہ تعالیٰ کے کامون سے مدت دراز تک تعجب مین رہا کہ ایک زمانے تک عقل مجھ سے زائل کردی اور خلق مجھے عقلمند سمجھا کی۔ اور فرمایا اے اللہ کیا اچھا ہوتا کہ جنت اور دوزخ نہ ہوتی تاکہ معلوم ہوجاتا کہ خاص تیری پرستش کرنیوالے دنیا مین کتنے ہین اسلیے کہ اسوقت دنیا مین بہت لوگ جنت پانے کی آرزو مین تیری پرستش کرتے ہین اور بہت لوگ دوزخ سے بچنے کے لیے تیری عبادت کرتے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھپر ایک بازار ظاہر کیا اوس بازار مین بعض کہنے کے لائق اور بعض سننے کے قابل تھے اور بعض جاننے سے علاقہ رکھتے تھے پس مین ایک دریاے عظیم مین گرا اور اللہ نے وہ بازار میرے آگے سے اوٹھالیا اور بندگی مجھپر ظاہر کی مین نے اوسوقت اپنے پہلے اور اپنے بعد قیامت ہی کو مشاہدہ کیا جو کچھ پہلے مجکو دیا بعد کو بھی مجھے وہی عطا کیا پھر میرے سر کے بال سے لیکر ناخن پا تک کو پل صراط کردیا اور حکم کیا جب تو اپنی خودی سے گذر گیا تو تونے صراط اور دوزخ کو واپس کردیا اور فرمایا مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تمام خلق کو رستگاری اور نجات دے لیکن مجکو اندوہ دائمی عطا فرماکر اپنے فضل سے ایسی قوت دے کہ مین اس بھاری بوجھ کو برداشت کرسکون اور فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کے کامون سے تعجب ہوتا ہی

Marfat.com

کہ اُسنے ابتدا مین اتنے بازار اس تن کے پوست مین رکھے مگر مجھے اُسپر ذرا بھی واقفیت حاصل نہو سکی پھر آخر مین اُسنے مجھے آگاہ کیا تو مین ایسا متحیر ہوگیا جیسے متحیر ہونے والون کا قول ہی یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا یعنی اے متحیر لوگون کے راہ دکھانے والے میرے تحیر کو زیادہ کردے اور فرمایا میرے سر کی ٹوپی عرش ہی اور میرے پائون تحت الثری مین ہین اور میرا ایک ہاتھ مشرق مین اور دوسرا ہاتھ مغرب مین ہی یعنی اللہ نے اپنے فضل سے مجھے تمام آسمان و زمین اور مشرق و مغرب کے حالات سے واقف کردیا ہی اور حجابات مجھسے اُٹھالیے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کے راستے بیحد ہین اور اونکا شمار کرنا مشکل ہی یون سمجھنا چاہیے کہ جتنی مخلوق اللہ نے پیدا کی ہی اُتنے راستے اُسکی طرف جانے کے ہین اور ہر مخلوق اپنی قدرت اور قوت کی حد تک اُسکی طرف جاتی ہی اور مین ہر راستہ مین گیا لیکن کسی راستہ کو مین نے خالی نہین دیکھا بلکہ ہر راستہ مین ایک مخلوق کو چلتے دیکھا پھر مین نے دعا کی ای اللہ تو مجھے ایسا راستہ بتادے جسمین سوا میرے اور تیرے تیسرے کا گذر نہو اللہ تعالیٰ نے غم و اندوہ کا راستہ مجھے بتا کر فرمایا یہ ایسا راستہ ہی جسمین آنے کی کوئی برداشت نہین کرسکتا ہی مطلب اسکا یہ ہوا کہ جو طالب حق ہو اوسے غم و اندوہ مین خوش ہو کر اوسکی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور غم و اندوہ مین شکر کرنے والا اللہ کا قرب بہ نسبت اورون کے بہت جلد حاصل کرسکتا ہی اور فرمایا اللہ کے نزدیک مرد وہ ہی جسے خلق نامرد خیال کرتی ہو اور جو شخص خلق کے نزدیک مرد ہی اللہ کے نزدیک نامرد ہی اور فرمایا خیال رکھو کہ مین ایسے وقت مین ہون جسکا بیان کرنا محال ہو اور فرمایا جو شخص میری باتون کو سنکر خیال کرے کہ ابو الحسن نے خدا کی تعریف کی اوسکا مغز نکالینگے اور جو شخص میری باتون کو سنکر خیال کرے کہ مین نے اپنی تعریف کی اُسکا دل نکالینگے اسلیے کہ میری باتین ایسی پاک دریا سے ہین کہ خلق کی ملکیت سے

اسمین ذرہ نہین ہی اور فرمایا مجکو تنہائی سے عافیت اور خاموشی سے سلامتی حاصل
ہوئی اور فرمایا مین نے ایکبار ندائے غیبی سنی اے ابو الحسن میرے حکم کو مان ا
کہ مین وہ زندہ ہون جسے کبھی موت نہین ہی اگر تو میرے حکمون کو مانیگا تو مین اوسکے
صلہ مین تجھے ایسی حیات دونگا جسکو ممات نہو اور جس چیز سے مین نے منع کیا ہی اوس
دور رہ اسلیے کہ میرا ملک اور میری سلطنت ایسی ہی جسکو کبھی زوال نہین اگر تو نواہی
بچیگا تو مین اوسکے صلے مین تجھے ایسا ملک عطا کرونگا جسے کبھی زوال نہوگا اور فر
جسنے مجکو پہچانا اور دوست رکھا اوسنے اللہ کو دوست رکھا اور فرمایا جوانمردو
کی صحبت مین بیٹھنے والا اللہ کی صحبت مین بیٹھنے والا ہی اور فرمایا جب میری ز
اللہ تعالیٰ کی توحید اور ذکر مین کشادہ ہوئی تو مین نے دیکھا کہ آسمان اور زمین میرے طو
کر رہے ہین اور خلق کو اس واقعہ کی ذرا بھی خبر نہین ہی اور فرمایا مین نے ایکبار ن
غیبی سنی کہ خلائق ہمسے بہشت طلب کرتی ہی حالانکہ ابھی اونھون نے ایمان کا ش
نہین کیا ہی مطلب یہ ہی کہ جبتک انسان نعمت ایمان کا شکر ادا نکرے جنت
خواہش نکرے اور اگر بغیر ایمان کا شکر ادا کیے ہوے بندہ جنت کا طالب ہوگ
ہرگز اوسے جنت نہ ملیگی اور فرمایا ہر صبح کو عالم علم کی زیادتی اور زاہد زہد کی ز
اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہین لیکن مین ہر صبح کو اللہ سے ایسی بات طلب کرتا
جسکی وجہ سے کسی بھائی مسلمان کو خوشی اور مسرت حاصل ہو اور فرمایا مجھسے
شخص کو آنا چاہیے جو خیال کرے کہ مین قیامت کے دن میدان مین کھڑا ہو کر
مسلمانون کو دوزخ سے نجات دلاؤنگا اور اوسکے بعد خود جنت مین جاؤنگا
اس ارادے پر مستحکم نہو اوس سے کہدو کہ وہ مجھسے ملنے کو نہ آوے اور مجھے س
اور فرمایا اللہ نے مجھے اپنے فضل سے ایسی چیز عطا کی ہی جسنے ہمیشہ کے لیے
مردہ بنلیا ہی اوس چیز سے کہ خلق اوس سے دنیا اور آخرت مین زندہ ہی

اللہ نے مجھے ایسی زندگی عطا کی جسکے لیے کبھی موت ہی نہین ہے اور فرمایا اگر مین علماے
نیشاپور کے سامنے ایک بات کہدون تو تمام علما وعظ کہنا چھوڑدین اور منبرون پر
نہ جائین اور فرمایا مین نے خالق اور خلق کے ساتھ اسطرح صلح کی ہے کہ کبھی جنگ نکرونگا اور
فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف نہو تا کہ خلائق مجکو کہے گی کہ یہ بایزید رحمہ اللہ کے مرتبہ
کو پہونچ گیا ہے اور خلائق کا یہ کہنا میرے لیے سبب بے حرمتی کا ہے تو مین جو حضرت
بایزید نے اللہ تعالی سے کہا ہے اور سوچا ہے تم لوگون کے سامنے کہتا اسلیے کہ جہان
بایزید کا اندیشہ گیا ہے وہان ابوالحسن کا قدم پہونچا ہے اور اللہ تعالی نے مجھے
اپنے فضل سے رتبہ حضرت بایزید رحمہ اللہ سے زائد عطا کیا ہے اور فرمایا بایزید کا
قول ہے کہ مین نہ مقیم ہون نہ مسافر اور یہ مرتبہ کم ہے اور مین کہتا ہون کہ مین اللہ کی
یگانگی مین مقیم ہون اور اوسکی یکتائی مین سفر کرتا ہون اور فرمایا جب سے اللہ تعالی
نے مجھ سے میری خودی کو دور کر دیا ہے جنت میری طالب ہے اور دوزخ مجھ سے
بھاگتی ہے اور جو مرتبہ اللہ نے مجھے دیا اگر اوس مرتبہ مین جنت اور دوزخ کا گذر ہو
تو جنت اور دوزخ دونون اپنے باشندون سمیت اوسمین فنا ہو جائین اور فرمایا ایکبار
مین نے ندائے غیبی سنی اے ابوالحسن ہم سوا خداوندی کے تمام چیزین تمھین دیچکے مین نے
کہا اے اللہ اس داد و دہش کو میرے اور اپنے درمیان سے دور کر دے اسلیے کہ
داد و دہش بیگانون کے لیے ہوتی ہے اور مجھے غیرت معلوم ہوتی ہے کہ مین تجھ سے
بیگانہ ہو جاؤن اور فرمایا تمام خلق وہ باتین بیان کرتی ہے جو خلق کو اللہ تعالی کے
ساتھ مین اور ابوالحسن وہ بات کہتا ہے جو حق کو ابوالحسن کے ساتھ ہے اور فرمایا تیس
برس سے مین خلق کی طرف رخ کرکے باتین کرتا ہون اور خلق مجھے اپنی طرف مخاطب
سمجھکر یہ خیال کرتی ہے کہ ابوالحسن ہمسے باتین کرتا ہے اور در اصل مین اللہ تعالی سے
باتین کر رہا ہون اور ابتک مین نے ایک بات مین خلق کے ساتھ خیانت نہین کی ہے

اسلیے کہ مین ہر وقت باطن مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا ہون گو بظاہر خلق سے ملا ہون اور اگر حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا بھی یہان تشریف فرما ہون تو ہرگز مجھے خلوت نشینی لازم نہو گی اور فرمایا میرے والدین حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے تھے اسی لیے اونکو آدمی کہتے ہین لیکن اللہ نے جہان مجھے رکھا ہی وہان نہ آدم ہین نہ آدمی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر امر مین راستی اختیار کرنا جوانمردی ہی اور فرمایا ایک دن مین چت لیٹا ہوا تھا عرش کے گوشے سے ایک چیز قطرہ قطرہ میرے منھ مین ٹپکی اور اوسکی حلاوت میرے باطن مین پیدا ہوئی اور فرمایا مین اور بایزیدؒ اور اویسؒ قرنی ایک کفن مین تھے اور فرمایا جس نے ہر عالم مین مجھے زندہ دیکھا ہی وہ بایزیدؒ تھے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار یہ آیت آپ نے پڑھی ان بطش ربک لشدید یعنی یقینی تیرے پروردگار کا سخت پکڑنا اور حملہ کرنا بہت سخت ہی یہ آیت پڑھکر آپ نے فرمایا میری البطش یعنے حملہ اوسکے حملے سے زائد سخت تر ہی اسلیے کہ اللہ عالم کو پکڑتا ہی اور مین اوسکی کبریائی کے دامن کو پکڑتا ہون اور فرمایا میرے دل پر عشق کا ایسا نشان ہی کہ کوئی جہان اوسکے رازدار ہونے کی قدرت نہین رکھتا اور فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے اپنے قریب بلاکر حکم کریگا مانگ کیا مانگتا ہی مین عرض کرونگا الٰہی تو میرے دل کے حال کو خود ہی جانتا ہی پھر حکم کریگا مین نے تیری ہمت تجھے دی اب جو کچھ مانگنا ہو مانگ مین عرض کرونگا اے اللہ مین تجھ سے اون لوگون کو مانگتا ہون جو دنیا مین میرے زمانے مین تھے اور اون لوگون کو جو میرے مرنے کے بعد قیامت تک میری زیارت کو آئے اور اون لوگون کو جو میری زیارت کو نہین آئے اور اون لوگون کو جنھون نے میرا نام سنا اور اون لوگون کو جنھون نے میرا نام نہین سنا اللہ تعالیٰ کہے گا تو نے دنیا مین ہمارے کہنے کے مطابق کام کیے ہین سوقت ہم بھی تیرے کہنے کو مانین گے پھر اللہ تعالیٰ اون سب لوگون کو میرے سامنے لائیگا اُسوقت حضرت

Marfat.com

خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا مجھ سے ارشاد فرمائین گے ای ابو الحسن اگر تیری مرضی ہو تو مین
تیرے لیے اپنے آگے جگہ خالی کر دون مین عرض کرونگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین نے دنیا مین آپکی اتباع کی ہی یہان بھی آپکی اتباع کرونگا اور ہرگز مین آپ کے
سامنے پیش قدمی نکرونگا پھر حکم آلہی سے ملائکہ ایک نور کا فرش پچھائینگے اور مین اپنے
تمام ہمراہیون کے ساتھ وہان کھڑا ہونگا اسکے بعد حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
اپنی امت کے اون بزرگونکو جنکے مثل کوئی دوسرا نہین ہوا حاضر کرینگے اللہ تعالیٰ
ابو الحسن کو اونکے مقابلے مین کھڑا کر کے کہے گا اے ہمارے حبیب یہ تمھارے ضعیف
ہین اور ابو الحسن میرا ضعیف ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہی کہ جو
شخص تیری نہر سے پانی پیے گا مین اوسکو تیرے طفیل مین بخشدونگا اور فرمایا مین
قیامت کے دن اون لوگون کی شفاعت نکرونگا جنھون نے میری صحبت پائی ہی
بلکہ وہ لوگ دوسرون کی شفاعت کرینگے اور فرمایا جو لوگ میرا کلام سن چکے ہین یا اب
سنتے ہین یا آیندہ سنین گے اونکا ادنیٰ مرتبہ یہ ہی کہ قیامت مین اللہ تعالیٰ اونھین
بے حساب وکتاب بخشدیگا اور فرمایا میرے باطن مین اللہ تعالیٰ نے ندا کی کہ ہمنے
سب چیزین تمھین عطا کین سوا خفیہ کے تین بار مکرر یہی ندا ہوئی اور فرمایا کبھی مین
اوسکا ابو الحسن ہوتا ہون اور کبھی وہ میرا ابو الحسن ہوتا ہی یعنے جب ابو الحسن مقام
فنا مین ہوتا ہی اوسکا ابو الحسن ہوتا ہی اور جب مقام بقا مین آتا ہی جو کچھ کہ دیکھتا ہی
خود ہی کو دیکھتا ہی اور جو کچھ ابو الحسن کہتا ہی وہی ہوتا ہی اور فرمایا مین نے جب
سات ہزار سیڑھیان لگائین تب اللہ تک پہونچا با وجود اسکے کہ پہلے سیڑھی پر قدم رکھتے
ہی مین اللہ تک پہونچ گیا تھا اور فرمایا لوگ اختلاف کرتے ہین اس امر مین کہ قیامت
کے دن دیدار آلہی میسر ہوگا یا نہین لیکن ابو الحسن نے اللہ کو یہین دیکھ لیا ہی اور نقد
کے سوا معاملہ نہین کرتا ہی اور فرمایا اے اللہ اگر تو مجھے محبت کے فرش پر بٹھائیگا تو

Marfat.com

مین تیری دوستی مین مست ہوجاؤنگا اور اگر ہیبت کے فرش پر بیٹھائیگا تو مین تیرے بدبے سے دیوانہ ہوجاؤنگا ہان البتہ جسوقت تو فرش نور ظاہر کریگا ہر دو حالت مین مین ہی ہونگا اور اوس مین میرا مین پنا تو ہی ہی اور فرمایا اے اللہ تیرے حبیب حضرت محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا نے مجھے تیری طرف بلایا اور مین نے سوا انکے اور تمام مخلوق کو تیری طرف بلایا ہی اور یہ اثبات شریعت کے ساتھ حقیقت کا بیان ہی اور ابو الحسن درمیان مین گم ہی اور فرمایا مین نے اللہ سے کہا جنت مین جانے کی تیرے خاص بندون کو اسلیے خوشی ہی کہ وہان اونکو تیرا دیدار میسر ہوگا ہ

عاشقان دائم لقائے دوست میدارند دوست | در غم و راحت رضائے دوست میدارند دوست
وعدۂ دیدار چون در جنت آمد لاجرم | عاشقان جنت برائے دوست میدارند دوست

اور فرمایا ایکبار مین نے ندائے غیبی سنی کہ ہمنے تمام خلائق کے گناہون کو معاف کردیا لیکن اوسکے گناہون کو معاف نہین کیا جسنے ہماری دوستی کا دعوی کیا تھا پھر تو مین نے بھی کہا کہ اگر اسطرف سے معافی ظاہر نہین تو اسطرف سے بھی ندامت ظاہر نہین ہی کوشش کرتا کہ ہم بھی کوشش کرین کیونکہ ہم جو کچھ کہ چکے ہین ہرگز اپنے قول سے پشیمان نہونگے اور فرمایا اے اللہ قیامت کے دن خلق کا ایک دوسرے سے تعلق ٹوٹ جائیگا مگر جو تعلق میرے اور تیرے درمیان ہی وہ ہرگز نہ ٹوٹے گا اور فرمایا اے اللہ تیری نعمت فانی اور میری نعمت باقی ہی اسلیے کہ تیری نعمت مین ہون اور میری نعمت تو ہی اور مجھے فنا اور تجھے بقا ہی او. فرمایا اے اللہ قیامت کے دن انبیا علیہم السلام نور کے منبرون پر بیٹھینگے اور اولیا رحمہم اللہ نور کی کرسیون پر جلوہ فگن ہونگے تاکہ خلق انبیا علیہم السلام اور اولیا رحمہم اللہ کا نظارہ کرے لیکن ابو الحسن یکانگی کے فرش پر بیٹھیگا تاکہ خلق تیرا نظارہ کرے اور فرمایا اے اللہ میری مین چیز غیرون کے ہاتھ مین ندے ایک میری جان ملک الموت کی ہاتھ مین ندے اسلیے کہ میر

جان تجھ سے پائی ہی تجھی کو دونگا دوسرے میرے اعمال لکھنا کراماً کاتبین کے سپرد نکرسلیے
کہ جب ہر وقت تو میرے ساتھ ہی تو کراماً کاتبین کی کیا ضرورت ہی تیسرے منکر نکیر کو میری
قبر مین سوال کے لیے نہ بھیجنا اسلیے کہ اگر مین قبر مین اونکو ہدایت کرون اور وہ اُسپر ایمان
نہ لاوین تو مین اونکے سوال وجواب کو کب قابل سماعت سمجھونگا۔ اور فرمایا صرف
مقامات طی کرنے سے قرب الٰہی حاصل نہین ہوتا بلکہ قرب الٰہی حاصل ہونے کی
یہ صورت ہی کہ بندے نے اللہ سے جو کچھ لیا ہی اوسکو واپس کر دے یعنے فنا ہوجائے اور
جب بندہ فنا ہوتا ہی تو اللہ اوسکو اپنی ہستی سے خبردار کرتا ہی اور فرمایا اے اللہ مین
ہرگز تجھ سے ایسا مقام نہین چاہتا ہون جہان سوا تیرے میری خودی باقی رہے
اور مین اپنے کو خلق اور تجھے خالق سمجھون بلکہ مجھے وہ مقام عطا کر کہ میری خودی کا
جس مین نشان تک باقی نہ رہے اور سب تو ہی تو ہو اور فرمایا ای اللہ قاعدے کی
بات ہی کہ جو شخص خلق کو آزردہ کرتا ہی خلق اوس سے دور بھاگتی ہی اور جب
کبھی اتفاق سے سامنا ہوجاتا ہی تو خلق راہ کترا کر دوسری طرف چلدیتی ہی مگر تو
ایسا خالق ہی کہ مین تجھے آزردہ کرتا ہون اور تو ہر وقت میرے قریب ہی اسکا
شکر مین کیونکر ادا کرون اور فرمایا اے اللہ مین تجھ مین چنگل مارتا ہون تاکہ تجھسے خلق
کے سامنے ظاہر ہون یا ایسا فرد بنجاؤن کہ مرتبۂ فنا حاصل ہوجائے اور فرمایا جب
دو ہوتے ہین تو ایک دوسرے کا ہمتا ہوتا ہی اور جب ایک ہوتا ہی تو وہ خود ہمتا
ہوتا ہی اور فرمایا جو کچھ میری ملک مین تھا مین نے تیری راہ مین صرف کیا اور جو کچھ
تیری ملکیت سے تھا وہ بھی تیرے کام مین صرف کیا اب یہ تمنا ہی کہ تو میری
خودی تو دور کر دے تاکہ تو ہی تو باقی رہجائے اور فرمایا مین نے چار اسی تکبیرین کہین
ایک تکبیر دنیا پر دوسری تکبیر خلق پر تیسری تکبیر نفس پر چوتھی تکبیر آخرت پر پانچوین
تکبیر دید طاعت پر اسقدر تکبیرین تو خلق سے بیان کرتا ہون لیکن باقی اناسی

Marfat.com

تکبیر مین بیان کرنے کی نہین ہین اور خلق کے سامنے اونکے بیان کی زبان کیطاقت نہین ہی اور فرمایا مین چالیس قدم چلا اور چالیس قدمون مین سے ایک قدم تحت الثری سے عرش تک تھا اور باقی قدمون کو مین بیان نہین کرسکتا اور فرمایا ای اللہ تو مجھے یاد کرے تو میری جان تجھپر قربان ہو اور جب مین تجھے یاد کرون تو میر النفس اور تن مجھپر قربان ہو اور فرمایا اے اللہ جب مین بیمار پڑتا ہون تو مجھے شفا دیتا ہی اور جب مین تو ہی تو ہو جاؤنگا تو مجھے سوا میرے کون شفا دیگا اور فرمایا ای اللہ تو نے مجھے اپنے لیے پیدا کیا ہی اور مین تیرے ہی لیے پیدا ہوا ہون تو مجھے دوسرے کا شکار نکرنا اور فرمایا اے اللہ تیرے اکثر بندے نماز اور اطاعت کو اور اکثر بندے حج اور جہاد کو اور اکثر بندے علم اور سجادے کو دوست رکھتے ہین مگر مجھے تو ایسا کردے کہ مین سوا تیرے کسیکو دوست نہ رکھون اور فرمایا اے اللہ تو ایسا ہی کہ نوری دل اور نوری تن سے بھی تیری عبادت کا حق ادا نہین ہو سکتا اور ظاہر ہی کہ میرا دل اور میرا تن پریشان ہی پھر مین کیونکر تیری عبادت کا حق ادا کرسکتا ہون اور فرمایا اے اللہ اگر تیرے بندون مین کوئی ایسا بندہ ہو کہ جسطرح تیرا نام لینا چاہئیے لیتا ہو تو مجھے اوس سے ملادے تاکہ مین اوسکی خدمت کرکے اُس سے فیض حاصل کرون اور فرمایا ای اللہ مین دنیا مین اچھے کام نہین کرتا ہون اسلیے کہ مجھے اوسکی قدرت نہین آ[...] اور مین دنیا مین ڈینگ مارون گا قیامت مین جو تو چاہے میرے ساتھ کرنا اور فرمایا اے اللہ قیامت مین ایک جماعت شہیدون کی اُٹھے گی جنمین وہ لوگ ہون گے جنھون نے تیری راہ مین جہاد کرکے اپنی جانین فدا کی ہون گی مگر مین قیامت مین ایسا شہید اُٹھون گا جسکا مرتبہ اونسے بھی زائد ہو گا اسلیے کہ تیرے شوق کی شمشیر سے مجھے شہادت کا مرتبہ ملا ہو گا اور مین ایسا صاحب درد اُٹھون گا کہ جبتک تیری ہستی باقی رہیگی میرا درد بھی باقی رہیگا اور فرمایا تمام کامون مین طلب کے بعد یافت

ہوتی ہی مگر میرے کام مین یافت کے بعد طلب ہی جو نامرد تیری تلاش کرتے ہین ہرگز
تجھے نہین پاتے اور مرد جب تجھے تلاش کرتے کرتے خود گم ہوجاتے ہین تو تجھے پاتے
ہین مگر مین نے تجکو بغیر تلاش کے پایا اور فرمایا اے اللہ تو ایسا خالق ہی کہ مخلوق اپنے
مراتب کی مطابق تیری کنہ حقیقت سے آگاہ ہوتی ہی بعض لوگ ستر برس مین بعض
پچاس برس مین بعض چالیس برس مین بعض تیس برس مین بعض بیس برس مین بعض
دس برس مین بعض ایک برس مین بعض ایک ماہ مین بعض ایک دن مین تیری
کنہ حقیقت سے واقف ہوجاتے ہین اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ درمیان دو نماز کے
واقف ہوتے ہین اور بعض ایسے بھی ہوتے ہین جنھین تو اپنے فضل سے دم بھر مین تمام
اسرار سے واقف کرکے دنیا سے بیخبر کردیتا ہی۔ اور فرمایا آسان سمجھکر یہ نہ کہدینا کہ
مین مرد ہون جبتک ستر برس تک اپنا معاملہ ایسا نہ دیکھے کہ اول تکبیر تو خراسان مین
باندھے اور سلام کعبہ لین پھیرے اور عرش سے تحت الثری تک اور تحت الثری
سے عرش تک تمام چیزون کا معائنہ کرے اُسوقت تجھے معلوم ہوجائیگا کہ دنیا مین
مجھسے زائد بے نمازی اور نامرد کوئی دوسرا شخص نہین ہی اور فرمایا بعض لوگ
کعبہ کا اور بعض بیت المعمور کا اور بعض عرش کا طواف کرتے ہین مگر جوانمرد وہ لوگ ہین
کہ اللہ تعالی کی یگانگی مین طواف کرتے ہین اور فرمایا مسلمان نماز پڑھتے ہین اور
روزہ رکھتے ہین لیکن دراصل مرد وہ مسلمان ہی جو ساٹھ برس تک اسطرح بسر
کرے کہ ملائکہ اوسکے نامۂ اعمال مین کچھ نہ لکھین اور جب یہ رتبہ حاصل ہوجائے
اُسوقت بھی وہ ہر لحظہ اللہ سے شرماتا رہے اور اوسکے سامنے عاجزی ظاہر کرتا رہے
اور فرمایا بنی اسرائیل مین دو شخص تھے ایک نے عادت کرلی تھی کہ ایک برس
تک سجدے مین رہتا اور دوسرے کا دستور تھا کہ دو برس تک سجدے مین رہتا
لیکن جو مشاہدہ اللہ تعالی نے اُمت محمدی کو عطا کیا سب سے اچھا ہی اس

مشاہدے والی کی دم بھر کی فکر ثواب مین اوس شخص کی سال بھر کی عبادت سے بہتر اور
ہی اور فرمایا چاہیے کہ تو اپنے دل کو دریا کی موج کے مانند دیکھے پس ایک دہکتی آگ
موج کے درمیان سے ظاہر ہوگی تو اپنے آپ کو اسمین گرا کر خاک کر دے اور جب
تو خاک ہو جائیگا تو تیری خاک سے وفا کا درخت پیدا ہوگا اور اوس درخت مین
بجاے میوے کے بقا کا پھل نکلے گا اور جب تو اوس پھل کو کھائیگا تو اوسکے کھاتے
ہی اللہ تعالیٰ کی یگانگی مین فنا ہو جائیگا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے
بندے پیدا کیے ہین جنکا دل توحید کے نور سے کشادہ ہی اگر تمام آسمان وزمین کی
چیزین اوس نور مین گذرین تو وہ نور توحید سب کو جلا کر خاک کر دیگا۔ یعنی اللہ نے
ایسے بندے بھی پیدا کیے ہین جو اوسکی یاد مین اسدرجہ سرگرم ہین کہ دین ودنیا آسمان
اور زمین کسی سے انھین کام نہین اور فرمایا جو اسرار اولیا کے دل مین ہوتے ہین اگر وہ
اون اسرار مین سے ذرہ برابر بھی خلق کے سامنے بیان کر دین تو خلق زمین اور آسمان سے
گھبرا جائے اور فرمایا دنیا مین اللہ نے ایسے بندے بھی پیدا کیے ہین کہ جب وہ بندے
اندھیری رات مین لحاف اوڑھکر لیٹتے ہین تو آسمان کے ستارے اور چاند کی رفتار او نکو
دکھائی دیتی ہی اور دنیا مین بندے جو کچھ نیکی اور بدی کرتے ہین اور ملائکہ اونکی نیکیان
اور بدیان لیکر آسمان پر جاتے ہین سب او نکو معلوم ہوتا ہی اور جو روزی خلائق کی
آسمان سے آتی ہی او نکے سامنے ظاہر ہوتی ہی اور جو ملائکہ آسمان سے زمین پر آتے
ہین اور زمین سے آسمان پر جاتے ہین سب سے وہ آگاہ ہوتے ہین اور آسمان کی تہ
زمین کے نیچے دیکھتے ہین یعنے اللہ اپنے فضل سے تمام حجابات اون بندون سے اٹھا لیتا
ہی اور فرمایا مردان حق ہمیشہ زندہ رہتے ہین اور اونکے لیے کبھی موت نہین ہی اور
خطاب الست بربکم بعض بندون نے اسطرح سے سنا ہی کہ نہ ہمہ منم کیا سب مین ہی جو
نہین ہون یعنے ہون اور فرمایا اللہ تعالیٰ اولیا کے ساتھ لطف کرتا ہی لیکن ان

لطف مکر کے مانند ہوتا ہی اور فرمایا جو شخص اللہ کی مدد سے اللہ کو چاہتا ہی مخلوق
کو موجود نہین دیکھتا اور فرمایا جان مثل اُس مرغ کے ہی کہ ایک پر اُسکا مشرق مین
اور دوسرا مغرب مین ہو اور پاؤن تحت الثریٰ مین اور سر اوس مقام پر ہو جس کا
نشان نہ دیکھیں۔ اور فرمایا دوست دوست کے پاس پہونچکر دوست کے دیدار مین
ایسا محو ہو جاتا ہی کہ خود گم ہوتا ہی اور فرمایا جسکے دل مین استغفار کرنے کا اندیشہ پیدا
ہو وہ دوستی کے لائق نہین ہی اور فرمایا مردان حق کا راز وہ ہی جسے مردان حق دنیا
اور آخرت مین ظاہر نہ کرین اور نہ اللہ اوسپر کسی کو واقف ہونے دے اور فرمایا تھوڑی سی
تعظیم بہت علم اور بہت عبادت اور بہت زہد سے افضل ہی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا لن ترانی یعنے تو مجھے نہین دیکھ سکتا تو دوسرے
لوگ اوسکے دیکھنے والے کب ہو سکتے ہین گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے لن ترانی کہکر اون لوگون کو جو یہ سوال کرنے والے تھے خاموش کردیا اور فرمایا
جوانمرد وہ ہی جو غیب کا خواہان ہو تا کہ اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز عطا کرے جو انبیا علیہم
السلام اور اولیا رحمہم اللہ کو عطا کی ہی اور اُنکی زبان نے اُسکا ذائقہ چکھا ہی اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے جوانمردون کے دل پر وہ بار گران رکھا ہی کہ اگر اوس بار کا ایک ذرہ بھی
تمام خلق کے روبرو پیش کیا جائے تو سب خلق فنا ہو جائے اور چونکہ اللہ تعالیٰ خود
جوانمردون کا نگہبان ہی اسلیے وہ اوس بار کو برداشت کرتے ہین اور اگر اللہ اونکا
نگہبان نہو تو اوس بار کی وجہ سے اونکے تمام اعضا ایک دوسرے سے جدا ہو جائین
اور کسیطرح اوس بار کو نہ اوٹھا سکین اور فرمایا اللہ کے ایسے بندے بھی ہین کہ جب وہ اللہ
کو پکارتے ہین تو تمام چرند پرند درندے چلنے پھرنے بولنے سے باز رہتے ہین اور آسمان
کے فرشتون مین تہلکہ پڑ جاتا ہی اور تمام آسمان زمین ملائکہ اونکے ذکر کے نور سے منور
ہو جاتے ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جب اللہ کے وہ بندے اُسکو یاد کرتے ہین

Marfat.com

تو تمام زمین خوف سے کانپنے لگتی ہی اور ساکنان زمین کو زلزلہ کا خیال ہوتا ہی اور کبھی عرش سے تحت الثریٰ تک تمام چیزین کانپنے لگتی ہین اور فرمایا اولیا کی تین وقتون مین فرشتے ڈرتے ہین پہلے ملک الموت انکی روح نکالنے کے وقت دوسرے کراماکاتبین اونکے اعمال لکھنے کے وقت تیسرے نکیرین قبر مین اونسے سوال کرنیکے وقت اور فرمایا جسے اللہ سرفراز کرتا ہی اوسکا مرتبہ ایسا بلند کرتا ہی اور ایسی پاکی عطا کرتا ہی کہ جو کچھ وہ کہتا ہی ہوتا ہی اور وہ ناپاکی سے دور رہتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے ندا کی اے میرے بندے جو چیز تو دل کی سعی سے ڈھونڈھتا ہی اوسکا ملنا مشکل ہی اسلیے کہ اُسکی ابتدا اور انتہا نہین ہی پس تو اوسے کیونکر پاسکتا ہی اور راہ طلب مین قدم رکھنے والا بغیر اللہ کی مدد کے کامیاب نہین ہوسکتا ہی اور ہرگز کوئی شخص اس راہ مین اپنی کوشش سے مقصد حاصل نہین کر سکتا اور فرمایا جب مین نے اپنی عمر کیطرف دیکھا تو اپنی ستر برس کی عبادت کو ایک ساعت کی برابر پایا اور جب اپنی معصیت کی طرف دیکھا تو اپنی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی عمر سے زائد پائی اور فرمایا جبتک مجکو اس امر کا پورا یقین نہین ہوا کہ میرا رزق اللہ پر ہی مین کوشش سے باز نہین رہا اور فرمایا جب مین نے اچھی طرح خلق کو عاجز جان لیا تو مین نے اونسے کنارہ کشی اختیار کی اور فرمایا تم لوگ زندگی اسطرح بسر کرو کہ کراماکاتبین بیکار ہوجائین یعنے تمھارے اعمال سوا خدا کے کسی پر ظاہر نہو سکین اور اگر تم اسطرح زندگی بسر نہین کرسکتے ہو تو اسطرح ضرور زندگانی بسر کرو کہ رات کو کراماکاتبین کو فرصت ہوجائے اور تمام شب سوا خدا کے کوئی تمھارے حال سے آگاہ نہو اور نامۂ اعمال کراماکاتبین کے ہاتھ سے لیکر جو چاہو مٹا دو اور جو چاہو لکھدو اور اگر اسطرح بھی زندگی بسر نہین کرسکتے تو سب سے ادنی درجہ زندگی بسر کرنے کا یہ ہی کہ تم اس طرح زندگی بسر کرو کہ جب کراماکاتبین جناب احدیت مین حاضر ہون تو عرض کرین کہ تیرے

Marfat.com

فلان بندے نے سوا نیکی کے کوئی بدی نہین کی اور فرمایا مردان حق کو رنج اور خوشی
نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہی اور فرمایا خالق کی صحبت
اختیار کرو اور خلق کی صحبت ترک کرو اسلئے کہ صحبت اوس سے رکھنا چاہیے جو دوست
اور بندے کا اللہ سے زیادہ کوئی دوست نہین ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض
بندون کو یہ قدرت عطا کی ہی کہ وہ تین شبانہ روز مین مکہ معظمہ جاتے ہین اور لوٹ آتے
ہین اور بعض کو یہ قدرت دی ہی کہ ایک شبانہ روز مین وہ مکہ معظمہ جا کر پلٹ آتے
ہین اور اللہ نے اپنے بعض بندون کو ایسی قدرت بھی دی ہی کہ ایک دم مین
وہ مکہ معظمہ جا کر لوٹ آتے ہین اور فرمایا جبتک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو خلائق کے
درمیان رکھتا ہی اوسکی فکر خلق سے جدا نہین ہوتی لیکن جب اللہ اوس بندے کو
خلائق سے جدا کر دیتا ہی تو وہ خلق کی فکر سے جدا ہو جاتا ہی اور اوسکو اللہ کا قرب
ایسا حاصل ہوتا ہی کہ خلائق اور اونکی فکر سے وہ بندہ دور ہو جاتا ہی اور فرمایا
اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندون کو ایک مقام پر رکھتا ہی اور اُسی مقام سے اوسکو تمام
مقامون کا مشاہدہ کرا دیتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اسقدر ہیبت اور رعب
عطا کرتا ہی جسقدر چالیس فرشتون کو ہیبت اور رعب ہوتا ہی اور انسان کی
لیے یہ سب سے کمتر درجہ ہی اور اس ہیبت کو نظر خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی تاکہ
خلق اوس سے صحبت اختیار کرے اور فرمایا اللہ اپنے بندون کو یہ مرتبہ عطا کرتا
ہی کہ وہ اپنے مقام سے لوح محفوظ کو دیکھتے ہین لیکن جسے اللہ کے فضل سے
یہ رتبہ ملے اُسے لازم ہی کہ اسکی تعریف کا خواہان نہو اور فرمایا اگر بندہ اللہ کو عقل
سے پہچانتا ہی تو اوسکو علم حاصل ہوتا ہی اور اگر ایمان سے پہچانتا ہی تو اوسکو
راحت حاصل ہوتی ہی اور اگر معرفت سے پہچانتا ہی تو اُوسکو درد حاصل ہوتا ہی
اور فرمایا کہ علی دہقان کا قول ہی کہ آدمی ایک ناصواب اندیشے کے کرنے سے

Marfat.com

دوسال راہ حق تعالی کیلیے دور پڑتا ہی اور فرمایا مین نے تمام پیرون کی خدمت کی ہے
لیکن مین نے کسیکو اپنا اوستاد نہین بنایا اسلیے کہ میرا اوستاد اللہ تعالی ہی
نقل کیا ہی کہ ایک عقلمند نے آپسے پوچھا کہ عقل اور ایمان اور معرفت کی جگہ
کہان ہی آپ نے فرمایا کہ تم اونکی رنگت بیان کرو تو مین تمھین اونکی جگہ بتادون وہ
عقلمند آپکا یہ قول سنکر رونے لگا لوگون نے آپ سے پوچھا واصل الی اللہ کون لوگ ہوتے
ہین آپنے فرمایا بعد حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے کوئی اس مرتبہ کا نہین ہو
اسلیے کہ آپ محبوب کبریا تھے اور یہ مرتبہ سوا محبوب کے کسی دوسرے کو اللہ
تعالی عطا نہین کرتا ہی اور فرمایا مرد حق وہ ہی جسے دنیا کے لوگ نہ پائین یعنے وہ
ایسا دنیا سے جدا ہو کہ اہل دنیا کو اسکی خبر ہی نہو اور یاد رکھو کہ بندہ جبتک مخلوق
رہیگا خلق اوسکو پا سکے گی اور مرد حق وہ ہی جو عالم امر سے ہو نہ عالم خلق سے اور
فرمایا مردان حق اپنے مرتبہ کے مطابق خلق سے کلام نہین کرتے ہین اسلیے کہ وہ کلام
خلق کی سمجھ مین نہین آسکتا بلکہ مردان حق خلق کے مرتبہ کے مطابق خلق سے کلام
کرتے ہین تاکہ وہ اوسکو سمجھے اور فرمایا خلق جو چیز جانتی ہی اوسپر فخر کرتی ہی اور جب
تک خلق کو یہ فخر ہوتا ہی کہ ہم جانتے ہین در اصل وہ کچھ نہین جانتی اور خلق خیال
کرتی ہی کہ ہم کچھ نہین جانتے اور عاجز ہین اوسوقت اللہ تعالی خلق کو ہر چیز سے
واقف کرتا ہی اور کمال درجہ معرفت کا اوسکو عطا کرتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی کو وہم
اور گمان سے کوئی نہین جان سکتا ہرگز تو اللہ کی معرفت کا کبھی دعوی نکر بلکہ اللہ کو
اسطرح جاننا چاہیے کہ جسقدر تو اوسے جانتا جائے یہی کہتا جائے کہ کل شکے مین اللہ کو
اس سے بہتر جانتا اور فرمایا سعید بندہ وہ ہی کہ زندگی مین اللہ کی طرف لوٹے نہ مرنے
کے بعد اور فرمایا جب اللہ تعالی بندے کو اپنی طرف راہ دکھاتا ہی تو اوس بندے
کا سفر اور قیام اوسکی یگانگی مین ہوتا ہی یعنے اوسکا سفر اور قیام ایسا پوشیدہ ہوتا ہے

Marfat.com

کہ سوا اللہ کے اوسپر کوئی واقف نہین ہوتا اور فرمایا سب سے اچھا بیمار وہ دل
ہی جو اللہ کا بیمار ہی اسلیے کہ جو اللہ کا بیمار ہوگا اوسی سے صحت بھی پائے گا اور
فرمایا جو شخص ہر وقت اللہ کی عبادت مین بدل وجان مشغول اور سرگرم رہتا ہی
اللہ تعالیٰ اوسکو اپنے فضل سے وہ تمام چیزین دکھاتا ہی جو دیکھنے کے قابل ہین
وہ باتین سناتا ہی جو سُننے کے لائق ہین اور وہ کام اوس سے کراتا ہی جو کرنے کے
قابل ہین اور وہ باتین اوسکو بتاتا ہی جو جاننے کے لائق ہین اور فرمایا صوفیۂ کرام
کا انکار دوسرے کے زمین و آسمان کے برابر عبادت کرنے سے زائد ہی پس غور کرنا
چاہیے کہ جس گروہ کا انکار اس مرتبہ کا ہو تو اونکا اقرار اونکی عبادت کس درجہ کی
ہوگی اور فرمایا اللہ کی راہ مین ایک بازار ہی اور اوسکو بازار طریقت جوانمردان
کہتے ہین اور اوس بازار مین اچھی اچھی صورتین ہین جب سالکین اوس بازار مین
پہونچتے ہین تو قیام کرتے ہین اور اوس بازار کی صورتین یہ ہین کرامت طاعت
ریاضت عبادت زہد اور فرمایا دنیا آخرت بطنان بہشت یہ سب ایسی چیزین ہین کہ
انمین سے کسی کی طرف رُخ کرنے والا اللہ سے دور رہتا ہی اور کسیطرح اوسکا قرب
حاصل نہین کرسکتا پس بندے کیلیے یہی بہتر ہی کہ وہ خلق کو چھوڑکر خالق کی یاد
مین خلوت نشینی اختیار کرے اور سجدے مین سر رکھے اور لطف کے سمندر مین عبور
کرے اور جو چیزین سوائے اللہ تعالیٰ کے ہون اون سبکو ترک کرتا چلا جائے یہانتک
کہ اوسکی وحدانیت مین ایسا مستغرق ہو کہ خود درمیان مین نرہے اور فرمایا علم کی دو
قسمین ہین ایک علم ظاہر دوسرے علم باطن علم ظاہر وہ ہی جس سے علمائے ظاہر واقف
ہون اور علم باطن وہ ہی جس سے علمائے باطن یعنے جوانمرد واقف ہون اور ایک
علم باطن کا بھی باطن ہی اور وہ علم جوانمردون کا راز ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور
یہ ایسا علم ہی جس سے خلق آگاہ نہین ہوسکتی اور فرمایا جو شخص دنیا کا طالب ہوتا ہی

Marfat.com

دنیا اوسپر حاکم ہوتی ہی اور جو شخص دنیا کو ترک کرتا ہی وہ خود دنیا پر حاکم ہوجاتا ہی
اور فرمایا فقیر وہ ہی جو دنیا اور آخرت سے سروکار نرکھے اور دونون مین سے کسیکی
طرف راغب نہو اسلیے کہ دنیا اور آخرت اوس سے حقیر تر ہین کہ اونکو دل کی ساتھ کوئی
بھی نسبت اور علاقہ نہین ہی اور فرمایا جسطرح نماز کے وقت سے پہلے اللہ تعالی
تجھسے نماز نہین طلب کرتا ہی اوسیطرح تو بھی وقت سے پہلے اللہ سے روزی کا طالب
نہو اور فرمایا جوانمرد ایک ایسا دریا ہی جس سے تین چشمے جاری ہین ایک چشمہ سخاوت
کا دوسرا چشمہ خلق پر شفقت کا تیسرا چشمہ خلق سے بے نیازی اور خالق سے نیازمندی
کا اور فرمایا جو نفس بندے سے نکلکر اللہ تعالی تک جاتا ہی وہ نفس بندی کو آسائش
دیتا ہی اور جو نظر اللہ تعالی کیطرف سے بندے کی طرف آتی ہی وہ بندے کے لیے
رنج اور بلا ہوتی ہی اور فرمایا صاحب حال کو حال کی خبر نہین ہوتی ہی اور جس حال سے
صاحب حال آگاہ ہو جائے وہ حال نہین ہی بلکہ علم ہی اور فرمایا تو کسی کو اللہ تعالی
کی طرف راہ ہی یا نہین ہی تمامی مخلوق کو ابو الحسن مین جگہ ہی مگر ابو الحسن کو اپنے
آپ مین ایک قدم کی بھی جگہ نہین ہی اور فرمایا جس قوم مین سے اللہ تعالی کسی ایک
کو سرفراز کرتا ہی تو اوسکے طفیل مین تمام قوم کو بخشدیتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے
ایک قوم کو اپنی دوستی مین لیا اور اوسکو حاکم کیا اور سب کو اوسکی رعیت کردیا تاکہ
وہ حاکم رعیت پر عدل کرے اور ایک قوم کو اللہ تعالی نے اپنی دوستی مین لیا
اور اوس قوم کو خلق سے جدا کرکے گوشہ نشینی اور اپنی یاد کا حکم دیا اور فرمایا
مرد کو پاکی سے عروج حاصل ہوتا ہی اور عمل کی زیادتی کبھی عروج کا سبب نہین
ہوتی اور فرمایا اگر اللہ تعالی ذرے کے برابر اپنی خوبی تجھسے بیان کرے تو پھر ہرگز دنیا
مین تجکو اوسکی خوبی بیان کرنے والا کوئی شخص ایسا نہ ملیگا کہ اوسکی اتنی خوبی بھی بیان
کرسکے اور فرمایا علماے ظاہر کو دعوی ہی کہ مصداق حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء

ہم ہین لیکن درصل اُنکا دعویٰ غلط ہی اور وہ ہرگز انبیا کے وارث نہین ہین
بلکہ وارث انبیا کے صوفی ہین اسلیے کہ وہ علوم باطن کے عالم ہین اور اکثر باتین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صوفیون مین ہوتی ہین جیسے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم نے فقر اور سخاوت اور خلق اور امانت کو اختیار کیا تھا صوفیون نے بھی ان
باتون کو کما حقہ اختیار کیا ہی حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو ہر وقت دیدار الٰہی
حاصل تھا اور آپ خلق کی رہنمائی کرتے تھے اور آپ کو طمع نہین تھی اور آپ خیر
وشر کو اللہ کیطرف سے تصور کرکے خیر پر شکر اور شر پر صبر کرتے تھے آپ خلق سے
زیادہ خلا ملا رکھنا پسند نہین کرتے تھے آپ بڑے پابند اوقات تھے آپ
اون چیزون سے نہین ڈرتے تھے جنسے عموماً خلق ڈرتی ہی آپ اون چیزون سے
امید نہین رکھتے تھے جنسے خلق امید رکھتی ہی آپ کسی بات پر فخر نہین کرتے تھے
اور صوفیون کو بھی دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہی اور یہ خلق کو رہنمائی کرتے ہین اور طامع
نہین ہوتے ہین اور خیر وشر کو اللہ کی طرف سے خیال کرتے ہین اور خیر پر شکر اور شر پہ
صبر کرتے ہین اور خلق سے خلا ملا نہین رکھتے ہین اور اوقات کے پابند ہوتے ہین
اور اون چیزون سے نہین ڈرتے جنسے خلق ڈرتی ہی اور ان چیزون سے امید
نہین رکھتے جنسے خلق امید رکھتی ہی اور کسی بات پر فخر نہین کرتے ہین پس
وارث انبیا علماے باطن ہوے نہ علماے ظاہر اور فرمایا حضرت سرور انبیا علیہ
التحیۃ والثنا ایسے بے نہایت دریا تھے کہ اگر ایک قطرہ اوس دریا سے باہر آتا تو تمام
عالم اور اہل عالم کو غرق کر دیتا اور فرمایا جس قافلہ مین ہم ہین اوسکا بشیر واللہ تعالیٰ
ہی اور بعد اللہ تعالیٰ کے حضرت محمد مصطفے علیہ التحیۃ والثنا ہین اور اونکے بعد قرآن
مجید ہی اور اوسکے بعد سنت نبوی اوس قافلے کی سردار ہی اور اوس کے بعد
صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی یوم القیام پیشوا ہین بڑی خوش قسمتی وہ

Marfat.com

لوگ ہین جو اس قافلہ مین ہون اور راہ گم کی جائین یون باہم پیوستہ ہون لیکن ابوالحسن
کی جان نے کسی آفریدہ کے ساتھ پیوند نہین کیا ہی اور فرمایا بہت کوشش کرنا چاہیے
تاکہ تو جانے کہ تو اوسکے لائق نہین ہی اور بہت مشاہدے کرتا کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ تو اوسکے
قابل نہین ہی اور فرمایا اگر تو دعوی کریگا تو تجھسے اوس دعوی پر حجت طلب کیجائیگی
لیکن جب حجت ظاہر ہوگی تو تیرا دعوی باقی نہ رہیگا پس جو کہ اس دعوے سے
باہر آتا ہی اوسکو عیب لگاتا ہی اور فرمایا جو کچھ تیرا دل چاہے طلب کر لیکن علامت
جوانمردی کی یہ ہی کہ بندہ صاحب نفس اور صاحب جاہ نہو کیونکہ قیامت کو خلق دشمن
خلق کی ہی لیکن ہمارا دشمن اللہ تعالی ہی اور جسکا اللہ دشمن ہوتا ہی کبھی اوسکا معاملہ
فیصل نہین ہو سکتا اوسنے مجھے اور مین نے اوسے مضبوط پکڑا اور چاہتا ہی کہ نہ کبھی وہ
مجھے چھوڑے اور نہ مین اوسے چھوڑون اور فرمایا اگر تو سوا خداوندی کے تمام چیزونکا
طالب ہی تو اللہ کے ساتھ عالی ہمت رہ کیونکہ عالی ہمت کو اللہ سب کچھ دیتا ہی اور
خود فنا ہو کر اللہ کا نام لے اور فرمایا مست وہ شخص ہی جسنے شراب محبت کا جام
پیا ہو اور فرمایا تو کب تک کہتا رہیگا صاحب رائے اور صاحب حدیث تجھے
لازم ہی کہ اپنی خودی کو مٹا کر اللہ کہہ اور فرمایا بعض گناہ کے ساتھ اور بعض عبادت
کے ساتھ آتے ہین لیکن یہ وہ طریقت نہین ہی کہ اسمین کسی چیز کو سمائی ہو تو گناہ اور
عبادت دونون کو فراموش کر دے اور جب یہ دونون مٹ جائینگے تو اللہ ہی
باقی رہیگا اور گناہ اور عبادت ایسے ہین جنکا کرنے والا بڑی بڑی آفتون مین مبتلا
ہوتا ہی اور فرمایا تمام خلق چاہتی ہی کہ دنیا سے عقبی مین ایسی چیز لیجائے کہ عقبی
کے لائق ہو اور در اصل دنیا مین کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ عقبی کے لائق ہو اور
اگر ہی تو نیستی ہی اور فرمایا امام وہ ہی جسنے سب راہین طی کی ہون اور فرمایا
اوس بے نیاز کی درگاہ مین آسمان اور زمین کے خلائق کی عبادت سے کیا

Marfat.com

رونق ہوتی ہی جو تیری عبادت سے کچھ رونق ہوگی اور فرمایا بندے کو کم سے کم
اسقدر اللہ کی یاد ضرور کرنا چاہیے کہ تمام احکام شریعت ادا ہو جائین اور فرمایا
مرد حق کے لیے اتنا ہی علم کافی ہی کہ امر و نہی سے واقفیت ہو جانے اور یقین اسقدر
کافی ہی کہ تو جان لے کہ جو روزی قسمت مین ہی ضرور ملیگی اور زہد اسقدر کافی ہی
کہ جو تو کھائے اسیقدر اپنی روزی سمجھکر زائد کا طالب نہو اور فرمایا اگر اللہ اپنے
فضل سے کسی بندے کو ایسا رتبہ عطا کرے کہ وہ اوس رتبہ کی وجہ سے علیین مین
داخل ہو اور وہان اوسکے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ کیا اچھا ہوتا کہ میرے رفیق
بھی میرے اس مرتبہ سے واقف ہو جاتے تو ہرگز وہ بندہ نیک نہین ہی اور فرمایا اگر
تو چاہے کہ آسمان اور زمین اور اوسکے اہل کی صفت پہچانے اوسکے بعد خدائے
تعالیٰ کو جانے تو دشواری ہوگی البتہ اگر نور یقین سے دریافت کرے تو جلد معلوم
ہو جائیگا اور فرمایا کہ مقام ہیبت مین کھڑے ہو کر اللہ کہتا کہ تو فنا ہو جائے اور فرمایا
ہر چیز پر کفایت ہووے اوسوقت کہ تو پانی کے چشمہ پر گذرتا ہی اوسپر مت گذر بلکہ
دریا پر گذر کر اور پانی سے اپنے خون جگر پر کفایت کرتا رہ تاکہ جو لوگ تیرے
بعد دنیا مین آوین جان لین کہ یہان کسی مست اور سوختہ نے بھی گذر کیا ہی اور
فرمایا جب تو نیکون کا ذکر تا ہی تو ایک سفید ابر آتا ہی اور رحمت برستی ہی
اور جب تو اللہ کا ذکر کرتا ہی ایک سبز ابر آتا ہی اور عشق برستا ہی اور نیکون
کا ذکر عام کے لیے رحمت اور خاص کے لیے غفلت ہی اور فرمایا سوا تین
کے سب مومن کا گلہ کرتے ہین ایک اللہ تعالیٰ مومن کا گلہ نہین کرتا دوسرے
حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا نے مومن کا گلہ نہین کیا تیسرے مومن پاکباز
دوسرے مومن کا گلہ نہین کرتا ہی اور فرمایا سفر کی پانچ قسمین ہین ایک پاؤن
سے سفر کرنا دوسرے دل سے سفر کرنا تیسرے ہمت سے سفر کرنا چوتھے دیدے

Marfat.com

سفر کرنا پانچویں فنائے نفس سے سفر کرنا اور فرمایا مین نے عرش کیطرف دیکھا تاکہ مردان
حق کے مراتب کی انتہا دریافت کرون مراتب کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ سب
مردان خدا وہان بے نیاز ہین اور آگاہ ہو جاؤ کہ مرد کی بے نیازی اوسکا غایت درجہ
ہی اور یہ درجہ اُسوقت حاصل ہوتا ہی جب بندہ اللہ تعالیٰ کی پاکی کو اچھی طرح دیکھ
لیتا ہی اور فرمایا وہ مرد اللہ تعالیٰ تک گئے ضرور کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے اونپر
نازل ہوئی کہ جو کچھ اُمتین تھا اوس چیز کی برکت سے اُون سے باہر ہو گیا جیسے
خیرات روزہ نماز تسبیح دعا وغیرہ کیونکہ ملک خدا سے جو چیز آتی ہی سبکی جگہ خود ہی
ہو جایا کرتی ہی بعد اوسکے جو طاعت کہ اُن سے ظاہر ہوتی ہی دراصل وہ طاعت
نہ اُونسے ہی نہ اونپر ہی اور وہ دیکھنے سے اوس طاعت کے فانی ہوتے ہین اور فرمایا
ہزار مرد شرع مین چلتے ہین تب کہین ایک مرد ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ شرع اُسمین
چل رہی ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے صوفی کے لیے ننانوے عالم مقرر کیے ہین
اور اونمین سے ایک عالم کی وسعت اتنی ہی جتنی عرش سے تحت الثری تک اور
مشرق سے مغرب تک ہوتی ہی اور باقی اٹھانوے عالم کے احوال کے بیان کا
کسی کو حکم نہین ہی اور فرمایا صوفی مثل دن کے ہوتا ہی لیکن دن کو آفتاب کی
ضرورت روشنی کے لیے ہوتی ہی صوفی کو آفتاب کی ضرورت نہین ہوئی اسلیے
کہ اللہ نے اُوسکو خود مثل آفتاب کے روشن بنایا او صوفی مثل اوس رات کے ہی
لیکن رات کو چاند اور ستارون کی ضرورت ہوتی ہی مگر صوفی کو اونکی ضرورت
نہین ہوتی اسلیے کہ وہ خود چاند اور ستارون سے زائد روشن ہی اور فرمایا
جسے اللہ راہ دکھانا چاہتا ہی اوسپر راہ کی درازی کو کوتاہ کر دیتا ہی اور فرمایا اللہ
کے دوستون کا کھانا اور پانی اللہ کا ذکر ہی اور فرمایا غائب کا ذکر کرنا زیب دیتا
ہی لیکن جو ہر وقت حاضر ہو اوسکا ذکر نہین کر سکتے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے اولیا

Marfat.com

کے دل کو نور کی بینائی دیتا ہے اور اوس بینائی پر دوسری بینائی زائد کرتا ہے
اور اسی طرح بینائی پر بینائی کا اضافہ کیے جاتا ہے یہانتک کہ اولیا کی تمام بینائی
خود اللہ ہو جاتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی سے ایک چیز اپنے
مردون مین ظاہر کی ہے حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض
کرنے والا یہ خیال کرے کہ وہ چیز جو اللہ نے اپنی ہستی سے عطا کی ہے حلول ہے تو
اوسکا جواب یہ ہے کہ وہ حلول نہین ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے خلق الخلق ظلمۃ
ثم رش علیھم من نورہ یعنے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے بندے کو ظلمت مین
پھر چھڑکا اوسپر اپنے نور سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی طرف بلاتا ہے
پھر اگر چاہتا ہے تو اوسپر راہ کشادہ کر دیتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمام انبیا علیھم السلام
اور تمام اولیا رحمھم اللہ کو پیاسا لاتا اور پیاسا لیجاتا ہے اور فرمایا یہ وہ دریا
نہین ہے کہ کوئی ملاح اپنی کشتی کو ڈوبنے سے بچا لیگیا ہو بلکہ یہ ایسا دریا ہے
جسمین ہزارون آئے اور کنارے ہی پر غرق ہو گئے ایک کو بھی دھارے تک
پہونچنا نصیب نہوا یہان سوائے ذات جناب باری کے کسی کا وجود نہین ہے اور
فرمایا قیامت کے دن جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہشت مین
تشریف لیجاینگے اور خلائق کا معائنہ کرینگے تو اکثر مخلوق وہان ایسی ہوگی
جسے دیکھکر آپ اللہ تعالیٰ سے دریافت کرینگے اے اللہ یہ لوگ بہشت مین
کیونکر آ گئے اللہ تعالیٰ جواب مین کہے گا کہ یہ لوگ میری رحمت سے جنت مین
آئے ہین چونکہ جوانمردفانی ہو لی ہین اسلیے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بھی اونکو
جنت مین ایسے راستہ سے لیجائیگا کہ جدھر سے جانے والے کو سوا اللہ کے
کوئی نہ دیکھے گا اور فرمایا بندہ سے اللہ تعالیٰ تک ہزار منزلین ہین اون منزلون
مین اول منزل کرامت ہے جو بندہ کم ہمت ہوتا ہے وہ اوس منزل سے

Marfat.com

آگے نہین بڑھتا اور وہین رہجاتا ہی اور اوسکے آگے کے مقامات سے محروم رہتا
ہی اور فرمایا راستے دو ہین ایک راستہ ہدایت کا اور ایک راستہ ضلالت کا
ہی راہ ہدایت وہ ہی کہ اللہ کی جانب سے بندے کی طرف ہو اور راہ ضلالت
وہ ہی کہ بندے کی جانب سے اللہ کی طرف ہو پس جو شخص اس بات کا دعوی
خود کرے کہ مین خدا تک پہونچا ہون اوسکو جھوٹا سمجھو اور ہرگز وہ خدا تک نہین
پہونچا ہی اور جو شخص کہے کہ مجھے خدا تک پہونچایا ہی شاید وہ اپنے قول مین سچا
ہو اور فرمایا جو اللہ تعالی کو پالیتا ہی خود باقی نہین رہتا اور جو اللہ کو پالیتا ہی
اوسکو کبھی فنا نہین ہی اور فرمایا عالم غیب سے ذرے کے برابر عشق آیا اور
تمام محبون کے سینون کو سونگھا کسی شخص کو محرم نہ پایا پھر عالم غیب کی طرف
واپس چلا گیا اور فرمایا ہر سیکڑے مین ایک کامل پیدا ہوتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی
نے ایسے صاحب مرتبہ بندے بھی پیدا کیے ہین جنکے سینہ کے گوشہ مین ایسی وسعت
ہی کہ اوسکے سامنے مشرق مغرب زمین آسمان سب کی وسعت بیقدر رہی اور فرمایا
جس دل مین سوا اللہ کے دوسرے کی محبت ہوتی ہی گو وہ دل بیحد عبادت
کرے لیکن وہ عبادت مقبول نہین ہوتی اور وہ دل مثل مردے کے ہی اور فرمایا
چالیس برس سے مجھ مین اور میرے دل مین جدائی ہی اور فرمایا سب سے زائد
تین چیزون کی حفاظت مشکل ہی اول اللہ تعالی کے بھید کی حفاظت خلق سے
باوجود صحبت کے دوسرے زبان کی حفاظت بدی خلائق سے تیسرے پاکی
عمل کی حفاظت اور فرمایا بندے اور اللہ کے درمیان مین نفس سے زائد کوئی
حجاب نہین ہی اور ابتک جتنے اچھے لوگ دنیا مین گذرے سب اللہ تعالی
کے سامنے نفس کے شاکی رہے حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نفس
شاکی رہے اور فرمایا دین کو شیطان اسقدر خراب نہین کرسکتا جیسے عالم حرص

Marfat.com

یا زاہد بے علم خراب کرتا ہی اور فرمایا شیطان سے بیخوف نہ رہو اسلیے کہ وہ سات سو
درجون مین معرفت سے سخن کہتا ہی اور فرمایا سب سے بڑا کام اللہ تعالی کا ذکر ہی
پھر سخاوت پھر تقوی پھر صحبت اولیا اور فرمایا اگر تو ہزار فرسنگ اس خیال سے
بھاگے کہ اہل دنیا تجھے نہ دیکھین تو یہ بھاگنا تیرا عبادت سے کم نہین ہی اور اسکی وجہ
سے تجھے بہت فائدے ہونگے اور فرمایا ایک مومن کی زیارت کرنے کا ثواب سو حج کے
ثواب کے برابر ہی اور ایک مومن کی زیارت کرنے کا ثواب ہزار دینار صدقہ دینے
کے ثواب سے زائد ہی اور جسکو کسی مومن کی زیارت نصیب ہوئی یقینی اللہ نے
اوسپر رحمت فرمائی اسلیے کہ زیارت مومن کی خود ہی رحمت ہی اور فرمایا قبلہ پانچ ہین
پہلا قبلہ کعبہ ہی اور یہ مومنون کا قبلہ ہی دوسرا قبلہ بیت المقدس ہی اور یہ سوائے
حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور آپ کی اُمت کے اگلے تمام انبیا علیہم السلام
اور اونکی امتون کا قبلہ ہی تیسرا قبلہ بیت المعمور ہی اور یہ قبلہ ملائکہ آسمانی کا ہی
اور چوتھا قبلہ عرش ہی اور یہ قبلہ دعا کا ہی اور پانچوان قبلہ ذات باری تعالی ہی
اور یہ جوانمردون کا قبلہ ہی جیسا کہ اللہ تعالی کا قول ہی اینما تولوا فثم وجہ اللہ
یعنے جدھر تم منھ کرو اوسی طرف اللہ ہی اور فرمایا اللہ کے طلب کی راہ مین جب
طالب دس جگہ زہر کھاتا ہی تو گیارھوین جگہ اوسکو شکر ملتی ہی یعنے ابتدا مین اللہ
کے طلب کرنے والے کو تکالیف اور رنج برداشت کرنا پڑتے ہین اوسکے بعد قرب
الٰہی حاصل ہوتا ہی اور فرمایا جبتک اللہ تجھے ڈھونڈھنے کی پوری توفیق نہ دے
تو اوسے نہ ڈھونڈھ کیونکہ جسکو وہ توفیق عطا نہین کرتا گو وہ تمام عمر اوسے ڈھونڈھا
کرے مگر کبھی نہین پاتا ہی۔ اور اگر تو اوسے پا بھی جائیگا تو وہ تجھ ہی مین رہجائیگا
اور تیرے ہی مثل ہوگا اور فرمایا علم نافع وہ ہی جسپر عمل کیا جائے اور سب سے
بہتر عمل وہ ہی جو تجھپر فرض کیا جائے اور فرمایا جو بندہ اپنی عزت خدا کی راہ

Marfat.com

مین مٹا دیتا ہی اللہ اوسکو اوسکی عزت پر اپنی عزت زیادہ کرکے پھر اوسے عطا کرتا ہی
اور وہ اللہ کی عزت سے عزیز ہو جاتا ہی اور فرمایا عقلمند اللہ کو دل کے نور سے اور
دوست یقین کے نور سے اور جوانمرد معائنہ کے نور سے دیکھتے ہین لوگون نے پوچھا
آپ نے اللہ تعالیٰ کو کہان دیکھا آپ نے فرمایا جس مقام پر مین نے اپنے آپ کو نہ دیکھا
وہان اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور فرمایا کچھ لوگون نے معرفت الٰہی کا دعویٰ کیا اور یہ
خیال نہ کیا کہ ہمارا دعویٰ دلیل ہی اس امر کی کہ ہمین معرفت الٰہی حاصل نہین ہی
اور یہی دعویٰ حجاب ہی اور فرمایا جسکو حق اور باطل کا اندیشہ ہو وہ اہل حق نہین
ہی اور فرمایا مین یہ نہین کہتا کہ عمل نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ کہتا ہون کہ اس امر سے
واقفیت حاصل کر کہ در اصل عمل تو کرتا ہی یا تیرے پردے مین اُسکا کرنیوالا
دوسرا ہی کیونکہ عمل وہی اچھا ہی جو تیرے پردے مین کوئی اور کرے اور
جس عمل کا کرنے والا تو خود ہی وہ تجھے دیتے ہین اور تیرا کرنا مثل اوس سوداگر
کے ہی کہ اپنے آقا کے مال سے تجارت کرتا ہی جب پونجی آقا لے لیگا تو سوداگر
تہیدست اور مفلس ہو جائیگا اور خالی ہاتھ اپنے گھر جائے گا اور فرمایا اول آخر
درمیان یعنے ازل ابد دنیا ہر مقام پہ اسطرح اللہ کو موجود جان کہ تیری خودی
باقی نہ رہے اور جبتک تیری خودی رہیگی ہرگز اوسکی ہستی تجھے معلوم نہین ہوسکتی
اور فرمایا تمام عابدون کی عبادت کی تین قسمین ہین طاعت تن طاعت زبان
طاعت فکر یعنے یا تو تن سے عابد اللہ کی عبادت کرتا ہی یا زبان سے اوسکا ذکر
کرتا ہی یا دل سے اوسے یاد کرتا ہی بس مثال ایسے عابدون کی مثل اوس دریا
کے پانی کے ہی جو دریا مین گیا اور ملگیا اور پھر غائب ہو گیا اور جوانمردی یہ ہی
کہ تو اپنے فعل کو نہ دیکھے کیونکہ تیرا فعل مثل چراغ کے اور وہ دریا مثل
آفتاب کے ہی جب آفتاب نکل آتا ہی تو چراغ کی ضرورت باقی نہین رہتی

ہی اور فرمایا معرفت الٰہی ظاہری عبادت اور لباس سے حاصل نہین ہوتی
اور جو شخص دعوے کرتا ہی کہ معرفت الٰہی عبادت اور لباس سے حاصل
ہوتی ہی وہ جھوٹا ہی اور آزمائش مین ہی اور فرمایا جو شخص نفس کی ایک
مراد برلاتا ہی اوسکو اللہ کی راہ مین ہزار تکلیفین اوٹھانا پڑتی ہین اور فرمایا
جسوقت اللہ تعالیٰ نے خلائق کو روزی تقسیم کی اوسوقت جوانمردون کو اندوہ
اور غم سے حصہ دیا اور جوانمردون نے اندوہ اور غم کو قبول کرکے اوسکا شکریہ ادا
کیا اور فرمایا جوانمرد اللہ کی راہ مین ایسے خوش ہین کہ خلق کی صحبت سے نفرت کرتے
ہین اور اپنا حال خلق پر ظاہر نہین کرتے ہین جب لوگ اونکو پہچان جاتے ہین
اور وہ خلق مین مشہور ہو جاتے ہین تو اونکا عیش ایسا ہو جاتا ہی جیسے بے نمک
کا کھانا اور فرمایا اللہ تمھین توفیق دے کہ تم اپنے عمل کو بھولجاؤ اور ہر وقت اوسکی
یاد مین مشغول رہو اور فرمایا جوان مرد اوس وقت تک عمل سے ہاتھ نہین
اوٹھاتے جبتک عمل اونسے ہاتھ نہین اوٹھالیتا اور فرمایا بندے کا تقدیر الٰہی پر
راضی ہونا ہزارون مقبول اعمال سے بہتر ہی اور فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کے دریا سے
احسان کا ایک قطرہ تجھپر ٹپک پڑے تو پھر تجھے دنیا مین نہ کسی چیز کی خواہش ہو
نہ کسی سے بات کرنے کو دل چاہے نہ کسی کی بات سننا تجھے اچھا معلوم ہو اور
فرمایا دنیا مین اس سے زائد کوئی بُری چیز نہین ہی کہ تو کسی سے دشمنی رکھے اور
فرمایا گو نماز اور روزہ بزرگ ہی لیکن کبر و حسد کو دل سے نکال ڈالنا اوس سے
زائد بزرگ ہی اور فرمایا معرفت کی تین قسمین ہین ایک وہ معرفت کہ شریعت
سے ملی ہوئی ہو دوسرے وہ معرفت کہ شریعت سے برابر ہو تیسرے وہ معرفت
کہ شریعت سے دور ہو پس مرد وہ ہی جو ان تینون معرفتون کو حاصل کرے
اور جو لوگ جس مرتبہ کے ہون اونسے اوس معرفت کا بیان کرے اور فرمایا ایکبار

Marfat.com

اللہ کو یاد کرنا ہزار تلوار منہہ پر کھانے سے سخت تر ہی اور فرمایا دیدار اسکا نام ہی کہ تو ہر وقت سوا خدا کے کسی کو نہ دیکھے اور فرمایا ریاضت مرد کو چالیس برس تک کرنا چاہیے دس برس تک اسلیے ریاضت کرنا چاہیے کہ زبان راست اور درست ہو جائے اوسکے بعد دس برس تک اسلیے ریاضت کرنا چاہیے کہ جو گوشت بدن پر بڑھگیا ہی گھٹ جائے اوسکے بعد دس برس تک اسلیے ریاضت کرنا چاہیے کہ دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ راست ہو جائے اوسکے بعد دس برس تک اس لیے ریاضت کرنا چاہیے کہ اوسکے تمام احوال صلاحیت پذیر ہو جائین جو شخص اسطرح چالیس برس تک ریاضت کرے گا اوسکا مرتبہ سب سے زائد ہوگا اور فرمایا کم ہنسو اور زیادہ رویا کرو اور کم سویا کرو اور فرمایا جو شخص دنیا سے بغیر حلاوت کلام الٰہی چکھے ہوے جاتا ہی در اصل وہ دنیا مین تمام نیکیون سے بے نصیب ہا اور اوسکو نیک عمل سے حصہ نہین ملا اور فرمایا دنیا مین خلق کے ساتھ نرمی کر کے زندگی بسر کرو اور سنت کی پیروی متابعت اور آداب کے ساتھ کرو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ پاکی سے زندگی بسر کرو کیونکہ وہ خود پاک ہی اور پاکون کو دوست رکھتا ہی اور یہ راہ پاکون اور دیوانون اور مستون کی ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پاکی اور دیوانگی اور مستی مین گفتگو کرنا اچھا ہی اور فرمایا اللہ کی یاد جان سے اور پیروی سُنت دل سے کرو اور فرمایا کوشش کر کے مرنے سے پہلے تین باتین حاصل کرے ایک یہ کہ اللہ کی محبت مین اسقدر رو کہ آنسو کے بدلے آنکھون سے خون نکلے دوسرے یہ کہ اللہ سے ایسا ڈر کہ پیشاب کے بدلے تجھے خون آنے لگے تیسرے یہ کہ اوسکے حکمون کو اسطرح بجالا اور یون عبادت اور شب بیداری کر کہ تیرا تمام جسم گل جائے اور فرمایا اللہ کو اسطرح یاد کر کہ دوبارہ یاد نکرنا پڑے یعنے کبھی اوسکی یاد فراموش نکر کہ اوسکے بعد پھر یاد کرنا پڑے اور فرمایا مردون کے انتہاے کمال کے تین درجے

Marfat.com

ہین ایک یہ کہ اپنے کو ایسا تصور کرے جیسا تجھے اللہ تصور کرتا ہی اور سینے کسی کو
ایسا نہین دیکھا دوسرے یہ کہ تو اوسکا ہو رہ اور اوسے اپنا کرلے تیسرے یہ کہ تو کچھ بھی
نہو اور سب وہی وہ ہو اور فرمایا ایسے شخص سے بات نکر جو تیری بات سمجھنے کی
قابلیت نہ رکھتا ہو اور تو بات نہ سن جب تک اوسکا کہنے والا خداوند نہو اور
فرمایا جو شخص ایکبار دل سے اللہ کہتا ہی اوسکی زبان ایسی جل جاتی ہی کہ دوبارہ
کہہ نہین سکتا پھر جو تو دوبارہ اوسے اللہ کہتے ہوے دیکھتا ہی وہ دراصل اللہ کی
ثنا ہی جو اوسکی زبان پر جاری ہوتی ہی اور فرمایا جوانمردون کا درد ایسا اندوہ
ہی جو دونون جہان مین نہین سما سکتا اور اونکا وہ اندوہ یہ ہی کہ وہ چاہتے
ہین کہ اللہ کو اسطرح یاد کرین جو حق اوسکے یاد کرنے کا ہی لیکن اسطرح نہین
یاد کرسکتے اور فرمایا اگر تیرا دل اللہ کی یاد مین ہی تو تجھے ساری دنیا نقصان
نہین ہونچا سکتی گو تیرے جسم پر لباس فاخرہ بھی ہو۔ اور اگر تیرا دل اللہ کی یاد
مین نہو اور تو ٹاٹ کا لباس پہنے ہو تو ہرگز یہ لباس تجھے فائدہ بخش نہین ہوسکتا
اور فرمایا اپنے کو خدا کے ساتھ دیکھنے کا نام وفا ہی اور خدا کو اپنے ساتھ دیکھنے کا
نام فنا ہی اور اپنے کو نہ دیکھنا اور اللہ کو دیکھنے کا نام بقا ہی اور فرمایا جسے تو خلق
کے سامنے نامرد خیال کرتا ہی وہ اللہ کے سامنے مرد ہی اور جسے تو خلق کے
سامنے مرد دیکھتا ہی وہ اللہ کے سامنے نامرد ہی اور فرمایا مرد وہ ہی کہ اوسکو
آزاد کرتے ہین تاکہ برخوردار ہووے اور چھوڑ بھی دیتے ہین تاکہ دیکھے اور مرد
وہ ہی اگر چاہے داخل ہو اور اگر چاہے باہر آئے اور مرد وہ ہی کہ جب داخل
ہوتا ہی پھر اوسکو باہر نہین آنے دیتے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلائق کو اپنے
فضل سے آگاہ کیا اگر اپنے فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ خلق کو اپنے سے بھی آگاہ
کردیتا تو کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا نہ رہتا یعنے اوسکی ذات سے آگاہ ہو کر لوگ ہیبت

Marfat.com

اور تحیر مین ایسے غرق ہوجاتے کہ کلمہ بھی یاد نرہتا اور فرمایا ایسے شخص کی صحبت
اختیار کرو جو آتش محبت سے سوختہ ہوا ور دریاے درد مین غرق ہوا ور فرمایا
درویش وہ ہی جسکے دل مین اندیشہ نہو بات کہے مگر گفتار کی طاقت نہو سنے لیکن
سننے کی قدرت نرکھتا ہو کھائے لیکن کھانے کے مزے سے واقف نہو اور فرمایا
درویش وہ ہی جسکو حرکت اور سکون اور اندوہ اور شادی نہو اور فرمایا خلق فقط
صبح و شام اللہ کی عبادت کرکے دعوی کرتی ہی کہ ہم اللہ کو ڈھونڈھتے ہین اور
دراصل اللہ کو ڈھونڈھنے والا وہ ہی جو ہر وقت اوسکو تلاش کرتا رہے اور فرمایا
خاموشی اختیار کرتا کہ تو کوئی بات نہ کہے سوا اللہ کے اور دل کو فکر سے خالی کرتا کہ
سوا اللہ کے تجھے کوئی فکر نہ رہے اور دنیاوی امور ترک کر اور تمام اعضا کو اللہ
کی طرف مائل کرتا کہ تو اخلاص کے سوا کوئی معاملہ نہ کرے اور سوا اوسکی عبادت
کے کوئی کام نہ کرے اور فرمایا حلال روزی اختیار کرو اور فرمایا جب عقلمند
کہین تو مؤمن ہو تو نیم مؤمن ہو اور جب وہ کہین کہ تو نیم من ہوجا تو چوتھائی
من ہونا اختیار کر اور فرمایا جب بندہ اپنی ہستی مٹا دیتا ہی تو وہ بالکل وہی وہ
ہوجاتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی کا قول ہی کہ مین نے تمام خلق کو پیدا کیا ہی مگر
صوفی کو نہین پیدا کیا مطلب اسکا یہ ہی کہ صوفی فانی ہوتے ہین اور فانی کا
شمار آفریدہ مین نہین ہی اور فرمایا صوفی کا دل مٹ جاتا ہی اور اوسکا جسم فنا
ہوجاتا ہی اور اوسکی جان سوختہ ہوتی ہی اور فرمایا دم بھر اللہ کے ساتھ رہنا خلائق کی
عمر بھر کی عبادت سے بہتر ہی اور فرمایا اللہ کے لیے کام کرنا اخلاص اور خلق
دکھانے کے لیے عمل کرنا ریا ہی اور فرمایا عمل مثل شیر کے ہی اور جب انسان
شیر کی گردن پر پانٔون رکھتا ہی تو وہ مثل لومڑی کے ہوجاتا ہی اسیطرح جب
عمل پر قابو پا جاتا ہی تو تجھے عمل آسان معلوم ہوتا ہی اور فرمایا بزرگون کا قول

Marfat.com

کہ جو مرید علم کے زور پر عمل کرتا ہے اُسکو عمل سے فائدہ نہین ہوتا اور فرمایا بہشت
مین جانے کا راستہ نزدیک اور واصل الی اللہ ہونے کی راہ دور ہے اور فرمایا
تجھے لازم ہے کہ روزانہ تین ہزار بار مرا اور پھر زندہ ہو شاید اسکی وجہ سے تجھے
ایسی زندگی حاصل ہو جاے جسکو کبھی موت نہو اور فرمایا جب تو اپنی ہستی اللہ
کو دیکر فانی ہوتا ہے تو اللہ تجھے اپنی ہستی سے ایسی ہستی عطا کرتا ہے جسکو کبھی فنا
نہین ہے اور فرمایا زمین پر سفر کرنے والے کے پاؤن مین اور آسمان پر سفر
کرنے والے کے دل مین آبلے پڑتے ہین اور فرمایا تنہائی مین اللہ کی عبادت کرنیوالا
ہر شے اور شخص سے زیادہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا اللہ کی طرف سے
بندے کی جانب ایک راہ ہے جس راہ سے بندے کو کرامت اور معرفت اور
شہادت ملتی ہے اور اُسی راہ سے اللہ اپنے آپ کو بندے پر ظاہر کرتا ہے اور
یہ وہ مرتبہ ہے کہ جسکا وصف بیان سے باہر ہے اور فرمایا اللہ اپنے لطف کو
اپنے دوستون کے لیے اور اپنی رحمت کو اپنے گنہگار بندون کے لیے رکھتا ہے
اور فرمایا اپنے اللہ کا دوست بن اسلیے کہ جب کوئی مسافر ایسے شہر مین پہونچتا ہے
کہ جہان کوئی اُسکا دوست ہو تو سفر کی تکلیفین بھولجاتا ہے اور اُسکا دل قوی
ہو جاتا ہے اور آگاہ ہو جا کہ تجھے بھی میدان قیامت مین جانا ہے اگر اللہ تیرا دوست
ہوگا تو قیامت مین پہونچکر تجھے بھی مثل اوس مسافر کے خوشی حاصل ہوگی اور
فرمایا جو شخص خلق پر شفقت نہین کرتا اُسکے دل مین خالق کی دوستی نہین
سماتی ہے اور فرمایا جو شخص دنیا اور زندگی کو اللہ کے کامون مین صرف نہین کرتا ہے
اوسکو پل صراط پر آسانی سے گذرنا محال ہے
نقل کیا ہے کہ ایک شخص حج کے لیے خراسان سے چلنے لگا آپ نے اس سے
پوچھا تو کہان جاتا ہے اُسنے کہا مکہ معظمہ جاتا ہون آپ نے پوچھا وہان کیون جاتا ہے

Marfat.com

اوسنے کہا اللہ کو طلب کرنے جاتا ہون آپنے فرمایا کیا خراسان مین خدا نہین ہی کہ تو حجاز
مین اُسے ڈھونڈھنے جاتا ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اطلبوا العلم
ولو کان بالصین علم طلب کرو اگرچہ علم چین مین ہو یہ نہین فرمایا کہ اللہ کو ڈھونڈھنے ایک
جگہ سے دوسری جگہ جاؤ اور فرمایا وہ دم جسمین بندہ اللہ سے شاد ہو برسون کی نماز
اور برسون کے روزون سے فاضلتر ہی اور فرمایا ہر مخلوق مومن کے لیے ایک حجاب
اور ایک دام ہی نہین معلوم مومن کس حجاب اور کس دام مین رہجائے اور فرمایا
جو شخص ایک دن اور ایک رات اسطرح بسر کرے کہ کسی مومن کو اوسکی ذات سے
آزار نہ پہونچا ہو تو گویا وہ شخص اوسدن اور اوس رات مین حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ
والثنا کی صحبت مین رہا اور فرمایا جو شخص کسی دن کسی مومن کو آزار پہونچاتا ہی اللہ
تعالی اوس شخص کے اوسدن کی عبادت کو قبول نہین کرتا ہی اور فرمایا اللہ تعالی
سچے مومن کو پاک دل اور راست زبان عطا کرتا ہی اور فرمایا جو شخص دنیا مین اللہ
اور انبیا اور اولیا سے شرم وحیا کرتا ہی عقبی مین اللہ تعالی اُس شخص سے شرم وحیا
کریگا اور فرمایا تین گروہ کو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اول صاحب علم ومجرد دوسرے
صاحب مرقع وسجادہ تیسرے صاحب کسب وہنر اور فرمایا کاہلی مرد کے نفس کو ہلاک
کرتی ہی اور فرمایا صرف ٹاٹ کے لباس اور مرقع سے انسان صوفی نہین ہوتا اور اگر
ٹاٹ پہننے اور جو کی روٹی کھانے پر صوفی بننا موقوف ہوتا تو ضرور تھا کہ جملہ اون والے
اور جو کھانے والے جانور صوفی ہو بلکہ صوفی وہ ہی جسکے دل مین راستی اور عمل مین اخلاص
ہو اور فرمایا مین نہین چاہتا کہ کوئی میرا مرید ہو اسلیے کہ مجھے پیر ہونے کا دعوی نہین ہی
بلکہ مین ہر وقت اللہ بس ہی کہا کرتا ہون اور فرمایا اگر تو نے تمام عمر مین ایکبار بھی اللہ تعالی
کو رنجیدہ کیا ہو تو لازم ہی کہ باقی عمر اوسکی معذرت مانگتا رہ کیونکہ اگرچہ وہ اپنے کرم
سے معاف بھی کردے تو یہ داغ حسرت تیرے دل سے نہین مٹ سکتا کہ ہاے

Marfat.com

ہین نے ایسے اللہ کو رنجیدہ کیا اور فرمایا صحبت اور خدمت کے لائق وہ شخص ہی جو آنکھ سے اندھا اور کان سے بہرا اور زبان سے گونگا ہو یعنے ایسے شخص کی خدمت کر جو آنکھ سے سوا اللہ کے کسیکو نہ دیکھتا ہو اور کان سے سوا حق بات کے کوئی بات نہ سُنتا ہو اور زبان سے سوا حق بات کے کوئی بات نہ کہتا ہو اور فرمایا نفس اور دل اور زبان سے خلق خالق کی طاعت کرتی ہی پس خلق کو لازم ہی کہ ان تینون سے اللہ کے ساتھ مشغول رہے تاکہ مرنے کے بعد قیامت مین اللہ تعالی اوسکو بے حساب و کتاب کے جنت مین داخل کردے اور فرمایا تحیر مثل ایک مرغ کے ہے کہ اپنے آشیانے سے دانے کی تلاش مین جاوے اور دانہ نہ پاوے اور آشیانے کا راستہ بھی بھول جائے اور چہار طرف بھٹکتا پھرے اور فرمایا غریب وہ ہی کہ زمین و آسمان مین کوئی اوسکی موافقت نہ کرے اور مین اپنے کو غریب نہین کہتا ہون ہان مین وہ ہون کہ زمانہ اور اہل زمانہ کے ساتھ موافقت نہین کرتا ہون اور زمانہ بھی میرے موافق نہین ہی اور فرمایا اللہ کا مشتاق دنیا اور مال دنیا پانے سے خوش نہین ہوتا اور فرمایا انتہائی مرتبے جو اللہ بندون کو دیتا ہی تین ہین اول مرتبہ یہ ہی کہ بندہ دیدار سے مشرف ہو کر اللہ کہتا ہی دوسرا مرتبہ یہ ہی کہ بندہ بے خودی مین اللہ کہتا ہی تیسرا مرتبہ یہ ہی کہ بندہ اللہ سے اللہ کو اللہ کہتا ہی اور فرمایا بندہ اللہ کے ساتھ چار چیزون سے پیش آتا ہی اون چار چیزون مین ایک تن ہی دوسرے مال ہی تیسرے دل ہی چوتھے زبان ہی پس اگر بندہ تن سے خدا کی خدمت اور زبان سے اوسکا ذکر کرے کچھ فائدہ نہوگا جبتک دل اوسکے حوالے نہ کرے اور مال سے اوسکی راہ مین سخاوت نکرے اور جب بندہ ان چارون چیزون کو اللہ کی راہ مین صرف کرے تو چار چیزین اوس سے مانگے ایک محبت دوسرے ہیبت تیسرے اُسکے ساتھ زندگانی

Marfat.com

چوتھے راہ اوسکی یگانگی ہین اور فرمایا غفلت خلق کے حق ہین رحمت ہی اسلیے کہ اگر
ذرہ برابر بھی آگاہی ہو جائے تو تمام خلق جلکر راکھ ہو جائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ
نے کئی پیغمبرون کے حلق پر تلوار چلائی اور یہی تازیانہ سب دوستون کو مارا
اور ذرہ برابر پروا نکی وہ بڑا عیار اور عیار پرور ہی پس تو بھی عیار بن اور اسکے
سوا کسی دوسرے کا دامن نہ پکڑ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کو ایک
ایک چیز مین مشغول کر کے اپنے سے جدا کر دیا ہی اور علامت جوانمردی کی یہ
ہی کہ تو سب چیزون کو چھوڑ کر اللہ کے ساتھ مشغول ہو جا تاکہ وہ تجھے اپنے سے
جدا نکرے اور فرمایا بہت لوگ ایسے ہین کہ زمین پر چل پھر رہے ہین مگر مردہ ہین
اور بہت سے لوگ ایسے ہین کہ زمین کے نیچے دفن ہین مگر زندہ ہین اور فرمایا
علما کہتے ہین کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی نو بیبیان تھین اور بعض
کے واسطے اپنے سال بھر کا کھانا بھی ذخیرہ کیا تھا اور آپ صاحب اولاد بھی تھے
ہم کہتے ہین واقعی یہ قول صحیح ہی مگر عجب تو یہ ہی کہ آپکی عمر ترسٹھ برس کی ہوئی
لیکن آپکا دل دونون جہان سے برداشتہ رہا آپ کے نزدیک گویا سب مردہ تھے
اور جو کچھ آپ نے ذخیرہ کیا دراصل اللہ نے ذخیرہ کیا تھا اور فرمایا ہر جگہ اللہ ہی اللہ
ہی اور فرمایا جسکا دل اللہ کے شوق مین جلکر راکھ ہو جاتا ہی اوسکو آکر محبت
اوٹھا لیجاتی ہی اور اوس سے زمین اور آسمان کو پر کر دیتی ہی پس اگر تو چاہتا ہی کہ ہر
دیکھنے والا اور سننے والا اور چکھنے والا ہو تو وہان موجود رہ لیکن وہان موجود رہنے
کے لیے مجردی اور جوانمردی ضروری ہی اور فرمایا اول قدم وہ ہی کہ اللہ کے
اور ماسوی اللہ کو بھول جائے اور دوسرا قدم اُنس ہی اور تیسرا قدم فنا ہو جانا
ہی اور فرمایا گناہ اور عبادت دونون کو ترک کر کے دریاے رحمت اور دریاے
بے نیازی مین غوطہ لگا اور اپنے کو نیست کر کے اوسکی ہستی سے سر نکال اور فرمایا

Marfat.com

اگر جبرئیل ندا کرین کہ مثل تیرا نہوا ہی نہو گا تو اونکا قول باور کرلے لیکن اللہ کی مکر اور نفس کی آفت اور شیطان کے فریب سے بیخوف مت ہو اور یاد رکھ کہ جبتک شیطان فریب دیتا ہی اللہ تعالیٰ فریب نہین دیتا ہی لیکن جسوقت شیطان فریب دینے سے عاجز ہو جاتا ہی اوسوقت اللہ تعالیٰ کرامت سے فریب دیتا ہی اور اگر کرامت سے فریب نہین دیتا تو اپنے لطف سے فریب دیتا ہی پس جوانمرد وہ ہی جو اوپر فریفتہ نہو اور فرمایا غیب مین ایک دریا ہی اور اُس دریا مین خلائق کا ایمان گھانس کی پتّی کی طرح بے وقعت ہی اور جب ہوا آتی ہی تو اوس ایمان کو کنارے پر ڈال دیتی ہی اور فرمایا جوانمردی ایک زبان ہی جسمین گویائی کی طاقت نہین ہی اور ایک آنکھ ہی جسمین بصارت نہین ہی اور ایک تن ہی جسکو عمل کرنے کی طاقت نہین ہی اور ایک دل ہی جسمین فکر نہین ہی اور فرمایا جوانمردی ایک عظیم الشان دریا کا چشمہ ہی اور فرمایا عالم علم کو اور زاہد زہد کو اور عابد عبادت کو اختیار کرتا ہی اور ان چیزون کو اوسکی معرفت کا وسیلہ سمجھکر اوسکے سامنے پیش کرتے ہین حالانکہ انسے کچھ فائدہ نہین ہوتا آگاہ ہو کہ اللہ کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ پاکی ہی تو اوسکے سامنے پاکی پیش کرکیونکہ وہ پاک اور بے نیاز ہی اور فرمایا جسکی زندگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہین ہوتی ہی وہ اپنی جان اور اپنے دل اور اپنے نفس پر قادر نہین ہوتا ہی اور اوسکا وقت اوسکا خادم ہوتا ہی اور اوسکی بینائی اور شنوائی حق ہوتی ہی اور اوسکی بینائی اور شنوائی ماسوی اللہ کو ترک کرتی ہی اور جلا دیتی ہی نام کو بھی کچھ باقی نہین رہتا ہی قل اللہ ثم ذرھم کہہ اللہ پھر مت جا اور فرمایا اگر کوئی شخص پوچھے کہ فانی باقی کو کسطرح دیکھتا ہی تو اوس سے کہہ جسطرح دنیا مین بندۂ فانی خداوند باقی کو پہچانتا ہی اسیطرح قیامت مین نور سے اُسکی شناخت ہوگی اور بندہ اللہ تعالیٰ کو عالم بقا مین نور بقا سے

جوان مردی

Marfat.com

دیکھے گا اور فرمایا اللہ کے ولی کو اللہ کے محرم کے سوا دوسرا نہین دیکھ سکتا ہی
جسطرح تیرے اہل کو سوا محرم کے دنیا مین کوئی نہین دیکھ سکتا ہی اور فرمایا
جسقدر مرید پیر کی زیادہ اطاعت کرتا ہی اوسیقدر اوسکے مراتب زائد ہوتے ہین
اور فرمایا لوگ دریا پر مچھلیان پکڑنے جاتے ہین مگر جوانمرد لوگ خشکی ہی مین مچھلیان
پکڑتے ہین اور لوگ خشکی مین سوتے ہین مگر جوانمرد لوگ دریا پر سوتے ہین اور
فرمایا جو شخص دنیا کی ہزار مرادین ترک کرتا ہی اوسکی ایک مراد آخرت مین
پوری ہوتی ہی اور فرمایا جو شخص دنیا مین ہزار شربت زہر کے پیتا ہی اوسکو آخرت
مین ایک شربت ذائقہ دار ملتا ہی اور فرمایا افسوس ہی کہ ہزارون سردار کفن
پہنکر قبرون مین سو رہے مگر کوئی دین کی سرداری کے لائق نہین ہوا اور فرمایا
زندگی اور مشاہدہ اور پاکی اور فنا اور بقا یہ سب موت کے اندر ہین اسلیے کہ جب
اللہ ظاہر ہوتا ہی سوا اوسکے کوئی باقی نہین رہتا اور فرمایا جبتک تو خلق کے
ساتھ ہی رنج و غم تیرے مصاحب ہین اور جب تو خالق کے ساتھ ہوا اور بشریت
سے درگذرا تو رنج و غم تجھ سے دور ہو جاتے ہین اور تو اللہ کے ساتھ خوشی
مین زندگی بسر کرتا ہی اور فرمایا زندگانی کاف اور نون کے درمیان مین ہی
جہان موت کا نام نہین ہی اور فرمایا نماز پڑھنے والا اور روزہ رکھنے والا
مخلوق سے نزدیک ہوتا ہی اور فرمایا معرفت سے حقیقت تک ستر ہزار درجے
ہین اور حقیقت سے عین حقیقت تک ایسے ایسے ہزار درجے ہین کہ ہر ایک درجے
کے طے کرنے کے لیے عمر نوحؑ اور صفائے قلب محمدیؐ درکار ہی اور فرمایا دل
تین قسم کا ہوتا ہی ایک فانی اور یہ فقر کا قیامگاہ ہی دوسرے طالب نعمت
اور یہ توانگری کا قیامگاہ ہی تیسرے باقی اور یہ اللہ تعالی کا قیامگاہ ہی
اور فرمایا نہ میرے دل ہی نہ زبان نہ تن اور ان تینون کے عوض اللہ ہی اللہ ہی

اور فرمایا عبادت کرنے والے دنیا مین بہت ہین لیکن دنیا سے عبادت اپنے ساتھ لیجانے والے کم ہین اور دنیا سے عبادت ساتھ لیجانے والون سے زائد کم وہ لوگ ہین کہ عبادت کرکے اللہ کو سپرد کردین اور جوانمردی کی علامت یہ ہی کہ دنیا مین عبادت کرے اور مرتے وقت اوس عبادت کو دنیا سے اپنے ساتھ لیجائے اور اللہ کے سپرد کردے اور فرمایا عشق ایک ایسا دریا ہی جسمین خلق کا گذر نہین ہی اور ایک ایسی آگ ہی کہ جان کو اوس سے خبر نہین ہی اور ایک ایسی آورد وبُرد ہی کہ بندے کے کسب وہنر کا وہان تک گذر نہین ہی اور فرمایا ایسے شخص پر افسوس ہی جو کہتا ہی کہ اللہ تعالی کو دلیل سے پہچان سکتے ہین حالانکہ اللہ بے دلیل کے صرف اُسکے فضل سے پہچانا جاتا ہی اور کوئی دلیل اوسکی معرفت مین کار گر نہین ہوتی ہی اور فرمایا عاشق خدا کو پاتا ہی اور اوسکو پانے والا اسکو فراموش کرکے خود بھی گم ہوجاتا ہی اور فرمایا لوح محفوظ مین جو کچھ لکھا ہی وہ لوح اور خلق کا حصہ ہی جوانمردون کا حصہ نہین ہی کیونکہ جوانمردون کو اللہ وہ کچھ دیتا ہی کہ جو لوح محفوظ مین بھی نہین ہوتا ہی اور فرمایا یہ وہ طریق ہی کہ زبان سے ادا ہوتا ہی اور دل کے اقرار سے طے ہوتا ہی اور معرفت آلہی یہ ہی کہ بندہ اللہ کو آنکھ سے دیکھے اور دل اور زبان سے اسکا اقرار کرے اور اعضا سے اوسکی عبادت مین مشغول ہو اور فرمایا اللہ کی راہ مین اللہ ہی اللہ ہی اور فرمایا ایک قوم قرآن کی تفسیر کرنے مین مشغول ہی مگر جوانمرد اپنی تفسیر مین مشغول رہتے ہین اور فرمایا عالم وہ ہی جو علم سے عالم نہو بلکہ اپنے آپ سے عالم اور دانا ہو اور فرمایا دنیا مین اندوہ اور غم کی برداشت کرو شاید آخرت مین تمکو اسکا ثمرہ ملے اور دنیا مین رونا اختیار کرو شاید آخرت مین اوسکے عوض مین ہنسو اور وہان تمسے خطاب کیا جائے کہ تم دنیا مین رویا کرتے تھے اوسکے صلہ مین آج تمھارے لیے سب عیش کی سامان

مہیا ہین اور فرمایا اندوہ وغم اسطرح ہاتھ آتا ہی کہ تیری تمام سعی اور کوشش ہمین
صرف ہو گو تو اوسکے کام مین پاک بنے اور پھر تو جہان تک نظر کرے گا اپنے کو
پاک پائیگا اور اللہ کے لائق نہ سمجھیگا پس اندوہ وغم تجھے لاحق ہوگا اور فرمایا تمام
انبیا علیہم السلام اور اولیا رحمہم اللہ جو اس عالم مین آئے اور گئے بالکل اوسکے
اندوہ مین تھے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے جاننے کی آرزو رکھتے تھے لیکن جو حق اللہ تعالیٰ
کے جاننے کا تھا اسطرح اوسے نہین جانا پس اوسکے اندوہ مین ہی ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ
کے تمام نام بزرگ ہین اور بندے کا بزرگ تر نام نیستی ہی کیونکہ جب بندہ
نیست ہو جاتا ہی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی سے آگاہ ہوتا ہی لوگون نے پوچھا مکر کیا
چیز ہی آپ نے فرمایا مکر اللہ تعالیٰ کا لطف ہی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ولیون کے ساتھ
مکر نہین کرتا ہی اور فرمایا انتہا محبت کی یہ ہی کہ اگر تمام عالم کے دریاؤن کا پانی
اوسکے حلق مین ڈالا جائے تو بھی اوسکی پیاس نہ بجھے اور طلب زیادہ ہوتی جائے
اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرے اور کرامت پر مغرور نہو اور فرمایا جوانمردی کی
یہ علامت ہی کہ اگر اللہ تعالیٰ اوسکو ایک کرامت اور اوسکے کسی بھائی مسلمان
کو ہزار کرامتین عطا کرے تو وہ اپنی ایک کرامت بھی اپنے اوس بھائی پر ایثار
کردے لوگون نے پوچھا آپکو موت سے خوف ہی یا نہین آپ نے فرمایا مردے کو موت
سے خوف نہین ہوتا ہی کیونکہ ہر وعید کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو موت اور قیامت اور
دوزخ وغیرہ سے فرمائی ہی میرے رنج ومصیبت کے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی
ہی اور ہر وعدہ کہ اللہ تعالیٰ نے خلق سے آسایش اور راحت اور بہشت کا کیا ہی
میری امید کے مقابلہ مین کوئی وقعت نہین رکھتا ہی اور لوگون سے آپ نے
پوچھا اگر تمسے پوچھا جائے کہ جو صحبت تمھین ابو الحسن کی حاصل ہی اوسکے بدلے مین کیا
چاہتے ہو تو کیا مانگو گے ہر ایک نے اپنی خواہش کے مطابق بیان کیا کہ ہم یہ مانگین

Marfat.com

آپ نے فرمایا اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ تو خلق کی صحبت کے عوض مین کیا چاہتا ہی
تو مین کہونگا کہ ان ہی سب کو چاہتا ہون آپ نے ایک دانشمند سے پوچھا تو اللہ
کو دوست رکھتا ہی یا اللہ تجھے دوست رکھتا ہی اوسنے کہا مین اللہ کو دوست رکھتا
ہون آپ نے فرمایا اگر اللہ کو تو دوست رکھتا ہی تو اوسکے ساتھ کیون نہین رہتا ہی اسلیے
کہ جو شخص جس شخص کو دوست رکھتا ہی اُسی کی صحبت اختیار کرتا ہی ایکبار آپ نے
اپنے ایک شاگرد سے پوچھا کہ سب سے اچھی کون چیز ہی اوسنے کہا مجھے نہین معلوم
آپ نے فرمایا ایسے بے علم کو زیادہ خوف کرنا چاہیے آگاہ ہو کہ سب سے بہتر وہ چیز ہی
جسمین بدی نہو اور فرمایا اگر تمھارا تاگا ٹوٹ جایا کرے تو اوسکو جوڑنے کیلیے دیا کرو
ایکبار لوگون نے آپ سے پوچھا فاوحیٰ الی عبدہ مآاوحیٰ کا کیا مطلب ہی آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو اس آیت سے خطاب کیا ہی
کہ مین نے جو کچھ تجھ سے کہا مین اوس سے زائد بزرگ ہون مجکو پہچان اور تجکو مین نے
خلق کی دعوت کے لیے بھیجا ہی حالانکہ تجھے اس سے زائد مین نے بزرگ پیدا کیا ہی
لوگون نے پوچھا اللہ کا نام کسطرح لینا چاہیے آپ نے فرمایا اللہ کا نام بعض نے
فرمانبرداری سے اور بعض نے یقین سے اور بعض نے دوستی سے اور بعض نے خوف
سے اور بعض نے سند جا سے لیا ہی کیونکہ وہ سلطان ہی لوگون نے آپکے سامنے بیان کیا
کہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ دنیا مین ہوشیار آئے اور دنیا سے ہوشیار گئے اور
حضرت شبلی رحمہ اللہ دنیا مین مست آئے اور دنیا سے مست گئے آپ نے فرمایا اگر ان
دونون سے سوال کیا جائے کہ تم دنیا مین کسطرح آئے اور دنیا سے کسطرح گئے تو
یہ دونون اپنے آنے اور جانے کا کچھ حال بیان نہ کرسکین گے اسلیے کہ نہ حضرت
جنید رحمہ اللہ اپنے آنے اور جانے سے واقف ہین اور نہ حضرت شبلی رحمہ اللہ کو
اسکی خبر ہی جسوقت آپ نے یہ فرمایا ندائے غیبی ہوئی ای ابو الحسن تو نے سچ کہا

Marfat.com

اسلیئے کہ جو خدا سے خبر دار ہوتا ہے ماسوی اللہ کی اوسکو خبر نہین ہوتی لوگون نے
آپسے سوال کیا کہ دعوی بدتر ہے یا گناہ آپ نے فرمایا دعوی عین گناہ ہے لوگون نے
پوچھا بندگی کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اپنی عمر کو نامرادی مین بسر کرنے کا نام بندگی
ہے لوگون نے پوچھا ہم کیا کام اختیار کرین جسکی وجہ سے ہمین بیداری حاصل ہوجاے
آپ نے فرمایا عمر کو ایک سانس سے زائد تصور نہ کرو لوگون نے پوچھا بندگی کا
کیا نشان ہے آپنے فرمایا جہان مین ہون وہان خداوندی ہے خداوندی ہے بندگی
کا نشان بھی نہین ہے لوگون نے پوچھا فقر کا کیا نشان ہے آپ نے فرمایا دل کا ایسا
سیاہ ہونا کہ پھر اوسپر کوئی رنگ اپنا اثر نہ جما سکے اور فرمایا توکل اسکا نام ہے کہ شیر
اژدہا آتش دریا تکیہ سب تیرے قریب ہو جاوین کیونکہ عالم توحید مین سب ایک
ہین اور تجھے توحید مین حتی الامکان سعی کرنا چاہیے اگر تو اس دریا مین غرق بھی ہو جاے
تو کچھ نقصان نہین ہے اسلیئے کہ تو بڑا نفع حاصل کر چکا ہے اور فرمایا مین تمام دن اللہ
سے اشارے کیا کرتا ہون اور فرمایا مین سوا اندیشۂ حق کے کسی اندیشہ کو دلمین
آنے نہین دیتا اور اگر آتا ہے تو فوراً نکال دیتا ہون اور فرمایا مین ایسے مقام پر ہون
کہ ذرّے ذرّے کی پیدایش کا راز مجھسے پوشیدہ نہین ہے آگاہ ہو جاؤ کہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ ابو الحسن باقی نہین رہا ہے اور اپنے سے بیخبر ہو کر اللہ تعالی سے باخبر ہو گیا
ہے مین درمیان مین نہین ہون اسی لیے مین جو کچھ ہاتھ مین لیتا ہون کہتا ہون خداوندا
اسکو میرے حق کا عوض مت کر اور فرمایا مین نے پچاس برس تک اللہ تعالی کے ساتھ
ایسے اخلاص سے صحبت رکھی کہ کسی مخلوق کو اسمین راہ نہ تھی اور عشا کی نماز کے بعد سے
صبح تک قیام مین بسر کرتا اور صبح سے شام تک اللہ کی عبادت کیا کرتا اور اس مدت
مین جب بیٹھا دونون پاؤن پر بیٹھا اور کبھی چوزانو ہو کر نہین بیٹھا اسکے صلہ مین مجھے
وہ مرتبہ حاصل ہوا کہ بظاہر مین دنیا مین سوتا ہون اور در اصل مین جنت کی سیر

Marfat.com

کرتا ہون اور دوزخ کا معائنہ کرتا ہون اور دونون جہان میرے لیے ایک ہوگئے
ہین اسلیے کہ مین ہر وقت اللہ کے ساتھ رہتا ہون اور فرمایا یہ پہلی راہ نیاز کی ہی
اسکے بعد خلوت ہی اور خلوت کے بعد اندوہ ہی اور اندوہ کے بعد دیدار ہی اور
دیدار کے بعد بیداری ہی اور فرمایا میرا قاعدہ تھا کہ ظہر کے بعد سے عصر تک
پچاس رکعت نماز پڑھتا لیکن جب بیداری ظاہر ہوئی اُن سبکو قضا کرنا پڑا اور فرمایا
چالیس برس سے مین اپنے کھانے کا سامان نہین کرتا ہون البتہ جب مہمان آتا ہی
تو اُسکے لیے کھانے کا سامان کرتا ہون اور اُس مہمان کے طفیل مین خود بھی کچھ کھالیتا
ہون اور فرمایا جہانتک ہو سکے مہمان کی مہمانداری مین صرف کرو اسلیے کہ اگر تم
مہمان کو تمام عالم کی نعمتون کا ایک نوالہ بنا کر بھی کھلادو تو بھی مہمانداری کا حق
ادا نہین ہو سکتا اور فرمایا مشرق سے مغرب تک کسی مرد حق کی زیارت کیلیے جانے
اور راہ کی تکلیفین برداشت کرنے سے اوسکی زیارت حاصل ہونے مین زیادہ ثواب
ہی اور فرمایا چالیس برس سے میرا نفس مجھ سے ایک گھونٹ ٹھنڈا پانی مانگ
رہا ہی مگر مین اوسے نہین دیتا ہون - اور فرمایا مین نے ستر برس تک اسطرح اللہ تعالی
کے ساتھ زندگی بسر کی ہی کہ اُس عرصے مین دم بھر بھی نفس کی موافقت مین چلنے کو روا
نہین رکھا ہی -

نقل کیا ہی کہ چالیس برس سے بینگن کھانے کو آپکا دل چاہتا تھا مگر کبھی آپ نے
تمنا دل نہین کیا آخر کار آپنے ایکبار اپنی والدہ کے اصرار سے بینگن کھالیا اوسی شب
کو کسی شخص نے آپکے صاحبزادے کو قتل کرکے اوسکا سر آپ کی دروازے پر لاکر رکھدیا
جب آپکو یہ واقعہ معلوم ہوا آپ نے بلند آواز سے کہا بیشک وہ ہانڈی کہ ہمنے چڑھائی
ہی اوسمین اس سے کمتر چیز نہ پکانا چاہیے پھر اپنی والدہ سے کہا دیکھو مین نے تمسے پہلے ہی
کہا تھا کہ میرا معاملہ اوسکے ساتھ ایسا آسان نہین ہی مگر تمنے اصرار کرکے مجھے بینگن کھلادیا

مہمان نوازی

Marfat.com

نقل کیا ہے کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپکی مسجد مین اور دوسری مسجدون مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا شریعت کے اعتبار سے سب مسجدین برابر ہین لیکن معرفت کے اعتبار سے اس مسجد کا بیان بڑا طولانی ہے کیونکہ مین نے دیکھا ہے کہ دوسری مسجدون سے ایک نور پیدا ہوکر آسمان کی طرف جاتا ہے لیکن میری مسجد کا قبہ اوسکے لطف سے متجلی ہوکر آسمان سے بھی گذر جاتا ہے اور جب یہ مسجد بنکر تیار ہوئی تھی اور مین اسمین آکر بیٹھا تھا تو ملائکہ نے آکر یہان ایک سبز جھنڈا گاڑا تھا کہ اوسکا سر عرش سے جا ملا اور ابتک وہ جھنڈا اوسی طرح اسمین ہے اور قیامت تک اللہ اوس جھنڈے کو اسمین قائم رکھے گا اور ایکدن مین نے ندائے غیبی سنی کہ اے ابوالحسن جو بندہ تیری مسجد مین آئیگا اوسپر آتش دوزخ حرام ہے اور جو بندہ تیری حالت حیات مین یا تیرے مرنے کے بعد قیامت تک تیری مسجد مین دو رکعت نماز ادا کریگا قیامت مین عابدون کے ساتھ اوٹھے گا۔

نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مومن کے لیے ہر جگہ مسجد ہے اور ہر دن جمعہ کا دن ہے اور ہر مہینہ رمضان کا مہینہ ہے بندہ جہان کہین رہے لازم ہے کہ اللہ کی ساتھ رہے اور فرمایا مین دنیا سے چار سو دینار کا قرض چھوڑ کے جانا پسند کرتا ہون مگر اسکو پسند نہین کرتا کہ سائل مجھ سے سوال کرے اور مین اوسکی حاجت روائی نکرون اور قیامت مین اسکو پسند کرتا ہون کہ میرے قرضخواہ میرا دامن پکڑین اور فرمایا جب قیامت مین مجھ سے سوال ہوگا کہ تو دنیا سے کیا لایا ہے تو مین کہون گا کہ تو نے ایک کتے کو دنیا مین میرا مصاحب کیا تھا مین ہر وقت اوسکی نگہبانی کرتا تھا کہ وہ مجھے اور تیرے دوسرے بندون کو نہ کاٹے اور تو نے مجکو ایک طبیعت نجاست سے بھری ہوئی دی تھی مین نے تمام عمر اوسکے پاک کرنیکی کوشش مین صرف کردی اور فرمایا لوگ کہتے ہین اے اللہ نزع مین اور قبر مین اور قیامت مین میری مدد کرنا

اور مین کہتا ہون اے اللہ تو ہر وقت میری فریاد سن اور فرمایا ایک شب کو
مین نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا مین نے کہا اے اللہ ساٹھ برس سے مین اپنی عمر
تیری امید اور محبت مین بسر کر رہا ہون اللہ تعالیٰ نے کہا تو فقط ساٹھ ہی برس سے
ہماری محبت مین مشغول ہی مگر ہم ابد سے تجکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا اور
ایک بار مین نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا اوسنے کہا اے ابو الحسن کیا تو چاہتا ہی
کہ مین تیرا ہو جاؤن مین نے کہا نہین پھر پوچھا کیا تو چاہتا ہی کہ تو میرا ہو جائے مین نے
کہا نہین ارشاد ہوا کہ تمام اولین و آخرین کو اسکی تمنا تھی کہ مین اونکا ہو جاؤن تجھے
یہ تمنا کیون نہین ہی مین نے کہا اے اللہ جو اختیار تو مجکو دیا چاہتا ہی وہ تیرا مکر ہی
کیونکہ تو دوسرے کی مرضی کے مطابق کام نہین کرتا اور فرمایا مین نے اللہ تعالیٰ
سے درخواست کی کہ مجھے میری حالت اصلی دکھادے اللہ تعالیٰ نے مجھے میری
اصلی حالت دکھادی مین نے دیکھا کہ میری اصلی حالت یہ ہی کہ ٹاٹ کا لباس
پہنے ہون پہلے مین نے غور سے دیکھا اوسکے بعد کہا کیا مین یہی ہون ارشاد ہوا ہان
تمھاری اصلی حالت یہی ہی مین نے کہا اے اللہ وہ سب ارادت محبت شوق تضرع
زاری کہان ہی ارشاد ہوا وہ سب ہمارا ہی تیری اصلی حالت تیرے سامنے ظاہر
ہی اور فرمایا جب مین نے اوسکی ہستی کی طرف دیکھا تو وہ مجھے اپنی ہستی سے باہر
لایا پس مین نے اپنی نیستی کی طرف دیکھا وہ مجھے اپنی نیستی سے باہر لایا پس مین افسردہ
دلی کے ساتھ اپنے اندوہ و غم کے زانو کے پیچھے بیٹھ گیا اور مین نے کہا یہ میرا کار نہین
نقل کیا ہی کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا
کہ میرا خون بھرا دل چیر کر خلق کو دکھاتے تاکہ انھین معلوم ہوتا کہ اللہ کے ساتھ بت پرستی
اچھی نہین ہی پھر آپ نے لوگون کو وصیت کی کہ مجھے تیس ۳۰ گز نیچے زمین مین دفن
کرنا کیونکہ یہان کی زمین بسطام کی زمین سے اونچی ہی اور یہ بڑی بے ادبی ہی

تیری تدبیر ہے
اصلی حالت
وہ سب ہمارا ہے
شیخ کا ادب
وصیت

Marfat.com

کہ میری قبر حضرت بایزید رحمہ اللہ کی قبر سے اونچی ہو لوگون نے آپکو وفات کے
بعد حسب وصیت زمین مین تینتیس گز نیچے دفن کیا آپ کی وفات کے دوسرے
دن بجلی چمکی اوسکے بعد لوگون نے دیکھا کہ ایک سفید پتھر آپ کے مزار پر رکھا ہی
اور قریب مزار شیر کے پائون کے نشان پائے جس سے یہ معلوم ہوا کہ شاید یہ پتھر
شیر لایا ہی اور بعض کہتے ہین کہ اکثر لوگون نے آپ کے مزار کے اردگرد شیر کو
پھرتے ہوئے دیکھا اور یہ ایک عام خبر ہی کہ آپ نے فرمایا ہی جو کوئی میرے
قبر کے پتھر پر ہاتھ رکھکر دعا مانگے گا اللہ اوسکی دعا کو قبول کریگا اور تجربہ سے
یہ قول صحیح بھی معلوم ہوا ہی۔

نقل کیا ہی کہ بعض لوگون نے آپ کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے
آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا اللہ نے میرا نامۂ اعمال میرے ہاتھ مین دیا
مین نے کہا اے اللہ تو مجھے نامۂ اعمال مین مشغول کرنا چاہتا ہی حالانکہ جس زمانہ مین
مین نے عمل کیے ہین تو اوس سے پہلے سے جانتا ہی کہ مجھ سے کیا عمل ظاہر ہونگے
میرا نامۂ اعمال کراما کاتبین کے سپرد کر کہ وہ اوسے پڑھا کرین اور مجھے اس جھگڑے
سے رہائی دے تاکہ مین ہر وقت تجھ سے باتین کرتا رہون۔

نقل کیا ہی کہ حضرت محمد بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایکبار مین سخت بیمار
ہوا اور اوس حالت بیماری مین آخری وقت کے خیال سے مین بہت متردد تھا
آپ میری عیادت کو آئے اور مجھے متردد دیکھکر فرمایا اسقدر پریشان نہو تم اچھے
ہو جاؤ گے مین نے کہا مین بیماری سے پریشان نہین ہون بلکہ موت کا مجھے خوف
ہی آپ نے فرمایا موت سے کبھی خوف نکرنا چاہیے اگر مین تم سے تیس برس پہلے بھی
مرجاؤنگا تو بھی تمھاری جانکنی کے وقت تمھارے پاس آؤنگا تم ہرگز موت سے
خائف نہو اوسکے بعد مین اچھا ہو گیا۔

Marfat.com

نقل کیا ہے کہ آپ کی وفات کے تیس برس بعد حضرت محمد بن حسین مرض موت مین گرفتار ہوئے جانکنی کے وقت اونکے صاحبزادے کہتے ہین کہ وہ اُسی کرب کی حالت مین اسطرح مودب کھڑے ہوے جیسے کوئی کسیکی تعظیم کرتے وقت کھڑا ہوجاتا ہی اور وعلیکم السلام کہا مین نے اونسے پوچھا آپ کسکو دیکھتے ہین اونھون نے کہا کہ حضرت شیخ ابوالحسن رح خرقانی نے مجھ سے جانکنی کے وقت آنیکا وعدہ کیا تھا وہ تشریف لائے ہین اور بہت بزرگ آپ کے ہمراہ ہین اور مجھ سے کہ رہے ہین کہ موت سے نہ ڈرو اوسکے بعد اونھون نے انتقال کیا۔ رحمۃ اللہ علیہم

مترجم کہتا ہی کہ بعض نسخ تذکرۃ الاولیا کے حاشیہ پر آپ کے وفات کی یہ تاریخ لکھی ہی واللہ اعلم مصنف رحمہ اللہ نے اسکو نقل کیا ہی یا مصححین خواہ اہل مطبع نے اسکو بطور حاشیہ لکھا ہی احتمال ہی کہ شاید اسکو مصنف نے نقل کیا ہو لہذا درج ذیل ہی ؎

بوالحسن بود آنکہ خرقانی	شنیدم مثال او ثانی
شدہ تاریخ صاحب خرقان	بوالحسن زیب جای عدن وجنان

۴۲۴ھ

باب ۷۳ حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو بکر شبلی رحمہ اللہ غریق بحر حقیقت واقف رموز طریقت تھے آپکو لوگون نے صوفیون مین معتبر خیال کیا ہی آپ کی ولادت کہان ہوئی اس مین اختلاف بہت ہے لیکن صحیح قول یہی ہی کہ آپ بغداد مین پیدا ہوئے اور وہین ہوش سنبھالا آپ کے نکات اور عبارات اور رموزات اور اشارات اور ریاضات اور کرامات بیحد ہین احاطۂ تحریر مین نہین آسکتے ہین آپ نے اپنے زمانے کے تمام مشائخ کو دیکھا ہی اور سب سے فیض صحبت حاصل کیا ہی آپ مالکی المذہب تھے

Marfat.com

اور بہت سی حدیثین آپ نے لکھی تھین آپ یگانہ عصر تھے اور کبھی آپکی عبادت اور ریاضت مین فتور کو دخل نہین ہونے پایا آپکی عمر ستتر سال کی ہوئی اور آپ نے ماہ ذی الحجہ ۳۲ھ مین وفات فرمائی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین نے تیئس برس تک فقہ اور حدیث پڑھی یہانتک کہ میرے سینہ سے ایک آفتاب طلوع ہوا اوسکے بعد مجکو طلب آلہی کا شوق ہوا اکثر اُستادون کے پاس مین گیا اور اپنا مقصد ظاہر کیا مگر کسی نے مجکو اوسکا طریقہ نہ بتایا اسلیے کہ وہ لوگ خود ہی اوس سے واقف نہ تھے اور کہا سوا غیب کی ہر چیز کا نشان ہم جانتے ہین مجھے اونکا یہ قول سنکر تعجب ہوا اور مین نے کہا آپ لوگ اندھیری رات ہین اور مین صبح روشن ہین ہون اور مین نے اوسکا شکر کیا اپنی ولایت چور کے سپرد کی سب لوگ میرے اس قول سے برہم ہوے اور میری ساتھ بہت کچھ بدسلوکیان کین

نقل کیا ہی کہ آپ نے جہال اور عوام الناس کی ہاتھ سے بہت اذیتین پائین اور ہمیشہ خلائق کے شور وشر اور رد وقبول مین مبتلا رہے اور ہمیشہ لوگ آپکے قتل پر آمادہ رہے اسلیے کہ آپ کے اکثر اقوال حضرت منصور رحمہ اللہ کے اقوال سے ملتے جلتے ہوا کرتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپ نہاوند کے امیر تھے ایک بار خلیفۂ بغداد نے نامے بھیجکر تمام امیرون اور سردارون کو طلب کیا منجملہ سب کے آپ بھی خلیفہ کے دربار مین گئے خلیفہ نے سبکو خلعت پہنا کر رخصت کیا اتفاق سے ایک امیر کو چھینک آئی اور اوسنے خلعت کی آستین سے ناک پاک کی خلیفہ نے اس بے ادبی کیوجہ سے اوس امیر سے خلعت واپس لیکر اوسے معزول کردیا یہ واقعہ دیکھکر آپ متنبہ ہو اور دل مین خیال کیا کہ جو شخص مخلوق کی دیے ہوے خلعت کے ساتھ بے ادبی کرتا ہی اوسکا تو یہ حال ہوتا ہی پھر جو شخص اللہ کے دیے ہوئے خلعت کے ساتھ

Marfat.com

بے ادبی کریگا نہین معلوم اوسکا کیا حال ہوگا آپ خلیفہ کے پاس پلٹ آئے اور
کہا تو مخلوق ہی اور اس امر کو پسند نہین کرتا کہ کوئی تیرے دیے ہوے خلعت کے
ساتھ بے ادبی کرے اور ظاہر ہی کہ تیرے خلعت کی وقعت مالک الملک کے
خلعت کے سامنے کچھ بھی نہین ہی پس اوسنے جو مجھے اپنی معرفت اور دوستی کا خلعت
عطا کیا ہی ہرگز پسند نکریگا مین اوسکو ایک مخلوق کی خدمت مین میلا کردن یہ کہکر
آپ دربار سے باہر آئے اور حضرت خیر نساج رحمہ اللہ کے پاس آکر توبہ کی اور کچھ
دنون آپ نے اونکی صحبت مین فیض حاصل کیا اوسکے بعد اونھین نے آپکو حضرت
جنید بغدادی رحمہ اللہ کی خدمت مین بھیجا جب آپ اونکے پاس گئے تو آپنے اونسے
کہا کہ لوگون نے آپکے پاس گوہر کا پتہ دیا ہی آپ وہ گوہر میرے ہاتھ فروخت کرین
اور اگر فروخت کرنا مناسب نہ معلوم ہو تو بلا قیمت وہ گوہر مجھے دیدیجیے حضرت
جنید رحمہ اللہ نے جواب مین کہا کہ اگر مین اوس گوہر کو فروخت کرون تو تم خرید
نہین سکتے اسلیے کہ اوسکی قیمت ادا کرنے کی تمھین قوت نہین ہی اور اگر تمھین
مفت دیدون تو تم اوسکی قدر و مرتبہ سے واقف نہوگے اسلیے کہ جو چیز کسی شخص
کو مفت ملجاتی ہی ہرگز اوسکی نظر مین اوس چیز کی وقعت نہین ہوتی بلکہ وقعت
اوس چیز کی ہوتی ہی جسکے حاصل کرنے مین محنت اور جانفشانی کرنا پڑے اور
زمانہ دراز کی محنت کے بعد وہ چیز ہاتھ آئے اگر تو چاہتا ہی کہ وہ گوہر تجھے ملے تو
دریاے توحید مین غرق ہوکر فنا ہوجا اللہ تعالیٰ صبر اور انتظار کے دروازے
تجھپر کھولے گا جب تو آن دونون کو اچھی طرح برداشت کرلیگا تو اوسوقت وہ گوہر
تیرے ہاتھ آوے گا پھر آپ نے اونسے پوچھا کہ اب مین کیا کرون حضرت جنید
رحمہ اللہ نے کہا تم ایک سال تک گندھک بیچو آپ نے موافق اونکے ارشاد کے
ایک سال اسی کام مین صرف کیا ایک سال کے بعد حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپ سے

Marfat.com

کہا کہ اب تم ایکسال تک دریوزہ گری کرو لیکن اسطرح پر کہ کسی چیز کے ساتھ مشغول
نہونا آپنے مطابق اونکے ارشاد کی ایکسال دریوزہ گری کی اور کسی چیز کے ساتھ مشغول
نہین ہوئے آخر مین یہ حالت ہوگئی کہ آپنے بغداد کے ہر ہر محلہ مین دریوزہ گری کی مگر
کسی نے آپکو کچھ نہ دیا آپنے یہ تمام واقعہ حضرت جنید رحمہ اللہ سے بیان کیا اونھون نے
ہنسکر فرمایا کہ اب تمھین معلوم ہوگیا کہ تمھاری قدر خلق کے سامنے کچھ نہین ہے اب تم
بھی کبھی خلق سے دل نہ لگانا اور خلق کو کسی چیز پر فوقیت نہ دینا پھر کہا تم ایک زمانہ
تک اہل نہاوند کے حاکم رہے ہو اب پھر وہان جاؤ اور سب سے اپنا قصور معاف کراؤ
آپ وہان گئے اور ہر ہر گھر پر جاکر ایک ایک عورت اور ایک ایک مرد اور ایک ایک
لڑکے سے اپنا قصور معاف کرایا مگر ایک شخص وہان نہ تھا اوسکے عوض مین آپنے ایک لاکھ
درم خیرات کیے لیکن آپکو قرار نہ آیا پھر حضرت جنید رحمہ اللہ کی خدمت مین حاضر ہو
اونھون نے فرمایا کہ ابھی تمھارے دل مین کچھ جاہ طلبی باقی ہے تم ایک سال تک اور
گدائی کرو پھر آپ نے ایک سال تک گدائی کی اور گدائی مین جو کچھ آپ کو ملتا آپ
حضرت جنید رحمہ اللہ کے سامنے لاتے اور وہ اوسکو درویشون پر تقسیم کردیتے اور
آپکو بھوکا رکھتے سال ختم ہونے کے بعد حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب مین تمھین
اپنی صحبت مین رکھونگا مگر شرط یہ ہے کہ تمھین درویشون کی خدمت کرنا ہوگی پھر ایک سال
تک آپ درویشون کی خدمت کرتے رہے پھر حضرت جنیدؒ نے پوچھا اے شبلی اب تمھارے
نفس کا مرتبہ تمھارے نزدیک کتنا ہے آپ نے کہا مین اپنے آپ کو تمام خلق سے کم جانتا
ہون اور کم دیکھتا ہون حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا اب تمھارا ایمان درست ہوگیا
نقل کیا ہے کہ ابتدا مین آپ کا قاعدہ تھا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کا نام لیتا
آپ اوسکا منھ شکر سے بھرتے اور لڑکون کو اسی لیے شکر بانٹا کرتے تھے کہ وہ آپکے سامنے
اللہ کہین پھر آپنے یہ طرز اختیار کیا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کہتا آپ اوسکو روپے

اشرفی دیتے پھر آپ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ ننگی تلوار لیے پھرا کرتے تھے کہ جو میرے سامنے اللہ کا نام لیگا مین اوسکا سر کاٹ ڈالونگا لوگون نے پوچھا کہ پہلے تو آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کا نام لیتا تھا آپ اوسکا منھ شکر سے بھرتے تھے اُسکے بعد یہ دستور ہوا کہ جو کوئی آپکے سامنے اللہ کا نام لیتا آپ اوسکو روپیہ اشرفی دیتے اب یہ کیا رسم آپ نے اختیار کی ہی کہ ننگی تلوار لیے پھرتے ہین اور جو کوئی آپکے سامنے اللہ کا نام لیتا ہی آپ اوسکے سر کاٹنے پر آمادہ ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا شروع مین مجھے خیال تھا کہ لوگ اللہ کا نام حقیقت اور معرفت کی راہ سے لیتے ہین لیکن اب معلوم ہوا کہ خلق اُسکا نام غفلت اور عادت سے لیتی ہی اور مین اس امر کو جائز نہین رکھتا کہ لوگ اللہ کا نام غفلت اور عادت سے لین آپ جہان کہین نقش اللہ دیکھتے اُوسکو بوسہ دیتے اور تعظیم کرتے ایکبار آپ نے ندائے غیبی سنی تو کبتک اسم کے ساتھ مشغول رہیگا اگر طالب ہی تو مسمیٰ کی تلاش کر یہ ندا سنکر آپکو ذوق وشوق اور عشق آلہی پیدا ہوا اسی حالت مین جاکر آپ دجلے مین کود پڑے ایک ایسی لہر آئی جسنے آپکو ڈوبنے سے بچا کر کنارے پر پہونچا دیا پھر آپ اُسی ذوق وشوق مین جاکر آگ مین کود پڑے لیکن آگ نے بھی آپکا بال بیکا نہ کیا اسکے بعد اکثر مہلک مقامون مین جاجاکر آپ نے اپنے کو ہلاک کرنا چاہا لیکن چونکہ اپنے دوستون کا اللہ خود نگہبان ہوتا ہی اسلیے آپ ہر جگہ صحیح وسلامت رہے اور روزانہ آپکا ذوق وشوق ترقی پاتا تھا آپ بلند آواز سے اُسی حالت مین فرمایا کرتے تھے ویل لمن لا یقتلہ الماء والنار والسباع والجبال یعنے افسوس ہی ایسے شخص پر جسکو نہ پانی نے ڈبویا نہ آگ نے جلایا نہ درندون نے پھاڑا نہ پہاڑ نے گرا کر اوسکو مارا ندائے غیبی سنی من کان مقتول الحق لا یقتلہ غیرہ یعنے جو اللہ کا مقتول ہوتا ہی اوسے سوا اللہ کے کوئی دوسرا قتل نہین کرسکتا اُسکے بعد آپکا

Marfat.com

ذوق وشوق اسدرجہ ترقی پذیر ہوا کہ لوگون نے آپکو دس مرتبہ زنجیر دنسے جکڑم
جکڑ کر باندھا لیکن اوس حالت مین بھی آپکو چین نہین ہوتا تھا اوسکے بعد لوگون
آپکو دیوانہ سمجھکر پاگل خانہ مین قید کیا اور ہر شخص کہتا کہ شبلی دیوانہ ہوگیا ہی
آپ جواب دیتے کہ تم لوگ مجھے دیوانہ کہتے ہو اور میرے نزدیک تم سب دیوانے
ہو۔ اور انشاء اللہ تمھاری دیوانگی سے میری دیوانگی کا قیامت مین اللہ کے
سامنے زائد رتبہ ہوگا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ قیدخانے مین تھے تو کچھ لوگ آپ کے پاس گئے
آپنے پوچھا تم کون لوگ ہو اونھون نے کہا ہم سب آپ کے دوست ہین آپ نے
پتھر اوٹھا اوٹھا کر اونکی طرف پھینکے وہ سب لوگ بھاگ گئے آپ نے فرمایا تم
لوگ کیسے میرے دوست ہو کہ میری بلا پر صبر نہین کر سکتے۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ ہاتھ مین انگارا لیے ہوئے تھے لوگون نے پوچھا
آپ انگارا کیون ہاتھ مین لیے ہین آپ نے فرمایا مین اس انگارے سے خانہ کعبہ
کو جلانے جاتا ہون تاکہ تمام خلق صاحب کعبہ کی طرف متوجہ ہو دوسرے دن لوگون
نے دیکھا کہ آپ دو جلتی ہوئی لکڑیان ہاتھ مین لیے ہین لوگون نے پوچھا آپ جلتی
ہوئی لکڑیون کو کیون ہاتھ مین لیے ہین آپ نے فرمایا مین ان لکڑیون سے جنت
اور دوزخ دونون کو جلاؤنگا تاکہ لوگ بغیر کسی سبب کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرین

نقل کیا ہی کہ آپ ایک درخت کی طرف گذرے جسپر کوئل بیٹھی ہوئی تو کو
کر رہی تھی اوسکی آواز سنکر آپ بیخود ہو گئے اور کئی شبانہ روز اسی درخت
کے نیچے کھڑے ہوئے ہو ہو کہا کیے لوگون نے وہان ٹھہرنے کا اور ہو ہو کہنے کا
سبب آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اس درخت پر ایک کوئل بیٹھی ہوئی کوکو
کہا کرتی ہی یعنے پوچھتی ہی وہ کہان ہی مین اوسکی موافقت مین

ہو ہو کہتا ہون کہتے ہین کہ جبتک آپ ہو ہو کہا کرتے وہ کوئل بھی کو کو کیا کرتی اور جب آپ خاموش ہوجاتے وہ بھی خاموش ہوجاتی اوس کوئل کو بھی آپکے ساتھ شوق ہوگیا تھا۔

نقل کیا ہی کہ اکثر لڑکے آپ کو پتھر مارا کرتے تھے ایکبار لڑکون نے آپکے پاؤن پر پتھر مارے اور اوسکی چوٹ سے آپکا پاؤن زخمی ہوگیا اور خون بہنے لگا جو قطرہ خون کا آپکے پاؤن سے زمین پر ٹپکتا تھا اوس سے اللہ کا نقش نمودار ہوتا تھا

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ عید کے دن سیاہ لباس پہنے ہوے وجد و حال مین تھے لوگون نے پوچھا آپ نے عید کے دن سیاہ لباس کیون پہنا ہی آپنے فرمایا مین نے خلق کے ماتم مین سیاہ لباس پہنا ہی اسلیئے کہ خلق اللہ سے غافل ہی۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپ سیاہ لباس پہنا کرتے تھے لیکن توبہ کے بعد آپنے مرقع پہننا اختیار کیا تھا اور عید کے دن جب آپ نے سیاہ لباس پہنا تو لباس سے فرماتے تھے کہ سیاہی نے سیاہی مین ہمکو اس حال پر پہونچایا پس ہم درمیان مین غرق ہوے۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین جب آپ مجاہدے مین مشغول ہوے تو آپکا معمول تھا کہ مجاہدے کی حالت مین آپ اپنی آنکھون مین نمک بھر لیا کرتے تھے تاکہ نیند کا غلبہ نہونے پائے کہتے ہین کہ تھوڑا تھوڑا کرکے آپنے سات من نمک اپنی آنکھ مین بھرا تھا اور آپ نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر تجلی کرکے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتا ہی مجھسے غافل ہوتا ہی اور جو مجھ سے غافل ہوتا ہی محجوب ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ ایک موچنا لیے تھے اور اس سے اپنا گوشت نوچتے تھے حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپسے پوچھا یہ کیا کرتے ہو آپ نے فرمایا حقیقت ظاہر ہوئی ہی اور مین اوسکی طاقت نہین رکھتا ہون اسلیے اس کلمہ کو مین نے

اختیار کیا ہی کہ شائد ایک دم مجھے امن دیوین۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت آہ وزاری کیا کرتے تھے حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے شبلی کو ایک امانت سپرد کی تھی چاہا کہ اُسمین خیانت کرے اُسکو آہ و زاری مین مبتلا کیا کیونکہ شبلی درمیان خلق کے عین اللہ ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کی مجلس مین تشریف فرما تھے آپکی موجودگی مین حضرت جنید رحمہ اللہ کے بعض مریدون نے آپکی تعریف اسطرح کرنا شروع کی کہ صدق اور شوق او عالی ہمتی مین انکا مثل نہین ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے مریدون سے کہا کہ تم لوگون کا خیال غلط ہی بلکہ اصل یہ ہی کہ شبلی مردود ہی اور اللہ سے دور ہی اوسکے بعد مریدون کو حکم دیا کہ شبلی کو میری مجلس سے نکالدو مریدون نے آپکو وہان سے نکالدیا جب آپ باہر آگئے حضرت جنید رحمہ اللہ نے اپنے مریدون سے کہا کہ تم شبلی کی تعریف کرکے اوسکو ہلاک کرنا چاہتے تھے تمھاری مدح اُسکے حق مین مثل تلوار کے تھی کہ تمنے اوسپر کھینچی تھی اگر ذرا بھی اسکا اثر اوسپر ہوتا تو ابھی اُسکا نفس سرکش بن جاتا اور وہ ہلاک ہوجاتا تمھاری تعریف کرنے سے مرتبہ مین سَو درجے زائد میری ہجو تھی اسلیے کہ میری ہجو تمھاری تلوار کے لیے ڈھال ہوگئی اور اوسکو ہلاک ہونے سے بچا یا۔

نقل کیا ہی کہ آپ تہ خانے مین عبادت کیا کرتے تھے اور آپکا دستور تھا کہ جب تہ خانے مین عبادت کرنے کے لیے جاتے تو ایک گٹھا لکڑیون کا باندھکر اپنے ساتھ لیجاتے اور جب آپکا دل ذرا بھی عبادت الٰہی سے غافل ہوتا تو آپ اُس گٹھے مین سے ایک لکڑی نکالتے اور اوس سے اپنے آپ کو مارتے یہانتک کہ وہ لکڑی ٹوٹ جاتی اور آپ دوسری لکڑی نکالکر مارنا شروع کرتے اکثر ایسا بھی ہوا ہی

Marfat.com

کہ اوس گٹھے کی تمام لکڑیان ٹوٹ جاتین اُسوقت آپ اپنے ہاتھ پاؤن دیوار پر دے دے مارتے۔

نقل کیا ہے کہ ایکبار آپ گوشۂ تنہائی مین عبادت الٰہی کرتے تھے کہ اتفاقاً ایک شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہے اوس شخص نے کہا ابوبکر آپ نے جواب دیا اگر اسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائین تو مین اونکے لیے بھی دروازہ نہ کھولونگا اور اونھین اندر آنے کی اجازت نہ دونگا بڑا احسان مجھپر یہی ہے کہ آپ تشریف لیجائین۔

نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میری تمام عمر اسی تمنا مین گذر گئی کہ ایک لحظہ بھی مجکو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی خلوت نصیب ہو کہ شبلی درمیان مین نہو اور فرمایا مجھے چالیس برس سے یہ آرزو ہے کہ ایک لحظہ اللہ کو جانون اور اوسکو پہچانون اور فرمایا میرا تکیہ گاہ عجز و نیاز ہے اور فرمایا انکسار میرا عصا ہے اور فرمایا بہت اچھا ہوتا اگر مین اسطرح پہاڑ مین چھپا ہوتا کہ خلق مجھے دیکھ نہ سکتی اور میرے حال سے واقف نہوتی اور فرمایا میری خواری یہودون کی خواری سے بدتر ہے اور فرمایا مین نفس دنیا ہوا شیطان ان چار بلاؤن مین مبتلا ہون اور فرمایا مین تین مصیبتون مین گرفتار ہون ایک یہ کہ میرے دل سے حق دور ہے دوسرے یہ کہ میرے دل مین باطل نے حق کی جگہ قیام کیا ہے تیسرے یہ کہ میرا نفس ایسا کافر ہے کہ اُسے اُن مصیبتون کے دفع کرنے کا خیال نہین ہے اور فرمایا اے اللہ مجھے دنیا اور دین دونون عطا کر کہ مین دنیا کا ایک نوالہ بنا کر ایک یہود کے مُنھ مین رکھدون تاکہ دونون پردے خلق کے آگے سے اُٹھ جائین اور اُسکا مقصود حاصل ہو جائے اور فرمایا دنیا محبت کا گھر ہے اور آخرت نعمت کا گھر ہے اور دنیا اور آخرت دونون سے دل بہتر ہے اسلیے کہ دل معرفت کا محل ہے اور فرمایا اگر مین نے

Marfat.com

بادشاہ کی خدمت نہ کی ہوتی تو ہرگز مشائخ کی بھی خدمت نکر سکتا۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے اونکو اُتار کر آپ نے آگ مین جلادیا لوگون نے کہا شریعت مین مال کا بلا وجہ ضائع کرنا روا نہین ہی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہی انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنے جسپر تیرا دل مائل ہی مین اوس چیز کو تیرے ساتھ آگ مین جلاؤنگا اور اسوقت میرا دل ان نئے کپڑون پر مائل ہوا تھا اور مجھے عبرت ہوئی اسلیے مین نے دنیا ہی مین اُنھین جلادیا۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار بازار مین آپ نے ایک پرانا مرقع ڈیڑھ دانگ کو اور ایک ٹوپی نصف دانگ کو خریدی اور اون دونون کو پہنکر آپنے باواز بلند فرمایا کون ہی کہ ایک صوفی کو دو دانگ کے عوض مین خریدے۔
نقل کیا ہی کہ جب آپکے مراتب روز افزون ہونے لگے تو آپ نے لوگونکے سامنے وعظ کہنا شروع کیا اور آپ عوام الناس کے سامنے حقیقت کا بھی بیان کرتے تھے حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپسے کہا کہ ہمنے ان باتون کو تہ خانون مین پوشیدہ رکھا ہی اور تم منبر پر چڑھکر عوام الناس کے سامنے اوسکا اظہار کرتے ہو آپنے فرمایا اسرار حقیقت جو مین بیان کرتا ہون سوا میرے دوسرا کوئی اُسکو نہین سمجھ سکتا ہی کیونکہ جو بات مین کہتا ہون حق کی طرف سے کہتا ہون اور میری کہی ہوئی بات حق ہی کی طرف جاتی ہی اور شبلی درمیان مین نہین ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے یہ سنکر فرمایا اے شبلی اگر تمھارا قول درست ہی تو تمکو یہ بیان بھی سزاوار ہی اور آپ نے فرمایا ہی جسکا دل دنیا اور آخرت کا طالب ہو اُسکو ہماری محفل مین بیٹھنا حرام ہی
نقل کیا ہی کہ ایک روز مجلس مین آپ نے کئی بار اللہ اللہ فرمایا ایک درویش بھی اوس مجلس مین تھا اوسنے کہا اے شبلی تم لا الٰہ الا اللہ کیون نہین کہتے آپنے

Marfat.com

ایک نعرہ مارا اور فرمایا مین اس بات سے ڈرتا ہون کہ کہین ایسا نہو کہ مین لا
کہون اور فوراً مرجاؤن آپ کے فرمانے نے درویش پر ایسا اثر کیا کہ خوف الٰہی
سے کانپنے لگا اور اوسی حالت مین جان بحق تسلیم ہوا اوس درویش کے رشتہ دار
آپکو اوسکا قاتل سمجھکر دربار خلیفہ مین دادرسی کے لیے لیچلے آپ اپنے وجد کے
غلبون مین مستانہ وار دربار کی طرف جارہے تھے جب دربار مین پہونچے تو اوس
درویش کے اعزہ نے خلیفہ کے سامنے آپ پر اوس درویش کے خون کا دعوی
کیا خلیفہ نے آپ سے پوچھا تم کیا کہتے ہو آپ نے فرمایا اوس درویش کی جان آتش
عشق الٰہی سے انتظار بقاے جلال باری مین فانی تھی اور اوسکی جان علائق
سے جدا اور صفات اور آفات نفسانی سے فانی ہو چکی تھی اور اوسکی جان طاقت
سے بے طاقت اور صبر سے بے صبر ہو چکی تھی اسی لیے اوسکو میرے قول کے سننے
کی تاب نہوئی اور برق مشاہدۂ جمال کی چمک سے اوسکی روح مثل روح مرغ بسمل
کے تن سے نکل گئی اس مین شبلی کا کیا قصور ہی خلیفہ نے حکم دیا کہ شبلی کو دربار
کے باہر لیجاؤ کیونکہ انکے کلام نے میرے دل پر ایسی حالت طاری کردی ہی کہ
اگر تھوڑی دیر اور یہ میرے ساتھ کلام کرینگے تو یقیناً مین بیہوش ہو جاؤنگا۔
نقل کیا ہی کہ جو شخص آپکے یہان آکر توبہ کرتا اور اوسکے بعد طریقت کا طالب
ہوتا تو آپ فرماتے کہ جا اور جنگل مین توکل پر بسر کر اور بے ساتھی اور توشہ کے
حج کرنے جا جب توکل اور تجرد حاصل ہو جائے اور جنگل مین زندگی بسر کرے
اور حج سے فراغت حاصل ہو اوسوقت میرے پاس آکر میری صحبت اختیار کرنا
اسلیے کہ ابھی تجھے میری صحبت مین رہنے کی قابلیت نہین ہی۔ اور آپ بغیر توشہ
اور سواری کے اپنے یارون کے ہمراہ اوسکو جنگل کیطرف روانہ فرماتے لوگون نے
کہا آپ خلق کے ہلاک کرنے کی تدبیر کرتے ہین آپ نے فرمایا مین ہرگز خلق کو ہلاک کرنا

Marfat.com

نہین چاہتا ہون بلکہ جو لوگ میرے پاس آتے ہین اونکا مطلب یہ نہین ہوتا کہ وہ میری مصاحبت کرین بلکہ وہ معرفت الٓہی حاصل کرنا چاہتے ہین اور اگر وہ میری مصاحبت کی تمنا کرین تو گویا بت پرستی کی تمنا کرتے ہین اور بت پرستی کرنے سے اونکو یہی بہتر ہی کہ وہ جس حال مین پہلے تھے اوسی مین رہین اسلیے کہ موحد فاسق رہبان زاہد سے بہتر ہی بہر حال میرے پاس آنے والون کا مقصد یہی ہوتا ہی کہ وہ اللہ کو پائین مین اونکو اللہ کی طلب کا راستہ بتا دیتا ہون اگر وہ اس راہ مین ہلاک بھی ہو جائین تو بھی اپنے مقصد سے محروم نہ رہین گے اور اگر مصائب سفر برداشت کرلین گے تو اس سفر کے تکالیف سے اونکو وہ بات حاصل ہوگی جو دس برس مجاہدہ کرنے سے بھی حاصل نہوتی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جب مین بازار مین نکلتا ہون اور خلق کو دیکھتا ہون تو ہر سعید کی پیشانی پر سعید اور ہر شقی کی پیشانی پر شقی لکھا ہوا دیکھتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ کبھی کبھی آپ نعرہ کرکے آہ افلاس آہ افلاس آہ افلاس کہا کرتے لوگون نے آپسے پوچھا افلاس کسوجہ سے ہی آپنے فرمایا من مجالسۃ الناس ومن مستینا الناس ومن مخالطۃ الناس ومحادثتھم ومخادمتھم یعنے آدمیونکی مجالست سے اور آدمیونکی اُنس سے اور آدمیون کی مخالطت سے اور اونکی باتین اور اونکی خدمت کرنیسے افلاس ہے

نقل کیا ہی کہ آپ نے ایک جماعت کو عیش و عشرت دنیاوی مین دیکھکر نعرہ مارا اور فرمایا افسوس ہی اون دلون سے جو دنیا پر فریفتہ ہین اور اللہ کا ذکر کرنے سے اور اوسکے احکام بجالانے سے غافل ہین۔

نقل کیا ہی کہ لوگ جنازہ لیے ہوے جارہے تھے اور ہجوم بہت تھا اوس ہجوم کے پیچھے ایک شخص اہ من فراق الولد کہتا ہوا جارہا تھا جب آپنے اس جنازے کو اور اوس شخص کو یہ کہتے ہوے دیکھا تو سراسیمہ ہوکر آپنے اپنے مُنھ پر طمانچے لگانے

Marfat.com

اور فرمایا آہ من فی اف لا لاحد اور آپ نے فرمایا ہی کہ میرے پاس شیطان آیا اور
اوسنے مجھ سے کہا تو اپنی صفائی قلب پر مغرور نہونا کیونکہ اوسکے نیچے آفتون کی
تاریکیان ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے گیلی لکڑی مین جلتے وقت دوسری سمت پھین اوٹھتا
دیکھکر مریدون سے فرمایا تم لوگ دعوی کرتے ہو کہ ہمارا دل آتش شوق سے پُر ہی اگر
دراصل ایسا ہوتا تو تمھاری آنکھ سے بھی ہر وقت اس لکڑی کی طرح سے آنسو بہا کرتے
نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ عالم بیخودی مین حضرت جنید رحمہ اللہ کے یہان گئے
اونکی پگڑی بندھی ہوئی رکھی تھی آپ نے اوسے کھولڈالا لوگون نے کہا تمنے یہ کیا
کیا آپ نے فرمایا اسکی بندش مجھے اچھی معلوم ہوئی اسلیے مین نے اسے کھول ڈالا
نقل کیا ہی کہ ایکدن حضرت جنید رحمہ اللہ کی بی بی اپنے گھر مین بیٹھی ہوئی کنگھی
کر رہی تھین اتنے مین حضرت شبلی وہان پہونچے اوتھون نے ارادہ کیا کہ سامنے سے
اوٹھکر پردے مین ہوجائین حضرت جنید رحمہ اللہ نے اونسے فرمایا تھین پردہ مین
ہونیکی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ جو لوگ گروہ صوفیہ مین مست ہوتے ہین اُنکو جنت
اور دوزخ تک کی تو خبر نہین رہتی عورت کو کیونکر دیکھین گے جب حضرت شبلی
رحمہ اللہ آئے تو تھوڑی دیر اپنے جذب کی حالت مین رہے اُسکے بعد خود بخود آپنے
رونا شروع کیا حضرت جنید رحمہ اللہ نے اپنی بی بی سے فرمایا کہ اب تم پردے مین
ہوجاؤ اسلیے کہ اسوقت انکو اپنی اصلی حالت مین لا رہے ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا من طلب وجد یعنے
جسنے اللہ کو طلب کیا پایا آپ نے فرمایا ایسا نہین ہی کہ جسنے طلب کیا پایا بلکہ یون کہو
من وجد طلب یعنے جسنے اللہ کو پایا اوسنے طلب کیا۔
نقل کیا ہی کہ ایکدن حضرت جنید رحمہ اللہ نے دیکھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا

Marfat.com

تشریف لائے اور آپ نے شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا حضرت جنید رحمہ اللہ نے شبلی رحمہ اللہ سے پوچھا تمھارا عمل کیا ہی آپ نے فرمایا مین نماز مغرب کی سنت کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتا ہون اور اوسمین یہ آیت پڑھتا ہون لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم آیا ہی تمھارے پاس رسول تم مین کا بھاری ہوتی ہی اسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہی تمھاری ایمان والونپر شفقت رکھتا ہی مہربان ہی پس اگر وہ پھر جائین تو تو کہہ بس ہی مجکو اللہ کسی کی بندگی نہین سوائے اُسکے اوسپر مین نے بھروسا کیا ہی اور وہی ہی صاحب بڑے تخت کا حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا یہ مرتبہ تمکو اسی کی وجہ سے ملا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے وضو کر کے مسجد جانے کا ارادہ کیا راہ مین ندائے غیبی سنی کہ ایسا وضو اور پھر یہ گستاخی کہ ہمارے گھر مین جایا چاہتا ہی آپ پلٹے پھر ندا سُنی کہ تو ہمارے گھر سے لوٹا جاتا ہی یہان سے لوٹ کر کہان جائیگا آپ نے نعرہ کیا ندا آئی تو ہمپر طعنہ کرتا ہی آپ اُسمقام پر خاموش ہو کر بیٹھ گئے ندا آئی کہ تو صبر و تحمل کا دعوی کرتا ہی آپ نے فرمایا المستغاث بک منک یعنے میری فریاد تجھی سے ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک درویش تھکا ماندہ پریشان حال آپکے پاس آیا اور کہا آپ کو حق وفاداری دین کا واسطہ میری فریادرسی کیجیے اور فرمایئے کہ مین کیا کرون کیونکہ اب نہایت مجبور اور تنگ ہون کیا اس راہ سے لوٹ جاؤن آپنے فرمایا ای درویش تو کفر کے دروازے کی کنڈی کھٹکھٹاتا ہی کیا تو نے نہین سنا کہ اللہ تعالی کا قول ہی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنے اللہ کی رحمت سے نا امید نہو اُس درویش نے کہا بس اب مین بیفکر ہو گیا آپ نے فرمایا ہائین تو اللہ تعالی کو آزماتا ہی کیا تو نے یہ نہین سُنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون یعنے نہین بیخوف

ہوئی اللہ تعالیٰ کے مکر سے مگر قوم زیان کار۔ اوس درویش نے کہا پھر فرمائیے مین کیا کرون آپنے فرمایا اللہ کے آستانے پر سر دیدے مار یہانتک کہ تیری جان نکلجائے شاید کہ تجھے کشایش ہو مَنْ علی الباب۔ یعنے ہمارے دروازے پر کون ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک حضرت ابو الحسن خضری رحمہ اللہ کو اپنے پاس رہنے کی اجازت دی اور فرمایا اگر اس درمیان مین تمنے سوا خدا کے کسی دوسرے کا خیال کیا تو میری صحبت مین بیٹھنا تمپر حرام ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ چند مریدون کے ہمراہ ایک جنگل مین گئے وہان ایک کھوپڑی دیکھی کہ اوسپر لکھا تھا خسرالدنیا والاخرۃ آپ نے ایک نعرہ مارا اور فرمایا یہ سر کسی نبی یا ولی کا ہی مریدون نے پوچھا یہ آپکو کیونکر معلوم ہوا آپنے فرمایا اسمین ایک راز ہی یعنے جبتک اللہ تعالیٰ کی راہ مین دنیا اور آخرت کو برباد نکروگے اُسکا قرب حاصل نہین ہو سکتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ علیل ہوے اطبا نے کہا پرہیز کیجیے آپنے فرمایا کس چیز سے پرہیز کرون کیا اوس چیز سے پرہیز کرون جو میری روزی نہین ہی یا اُس چیز سے پرہیز کرون جو میری روزی ہی جو میری روزی نہین ہی وہ خود ہی مجھے نہ ملیگی اور جو میری روزی ہی مین اُس سے پرہیز نہین کرسکتا۔

نقل کیا ہی کہ ایک پیالی فروش کو آپنے بازار مین آواز لگاتے سنا لم یبق الا واحد یعنے اب ایک ہی پیالی باقی ہی آپ نے نعرہ مارا اور فرمایا ھل یبقی الا واحد یعنے آگاہ ہوجاؤ کہ ایک ہی باقی رہگیا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے ایک جنازے کی نماز پانچ تکبیرین کہکر پڑھائی لوگون نے کہا شرع نے نماز جنازہ مین چار تکبیرین مقرر کی ہین آپنے ایک تکبیر کیون زیادہ کی آپنے فرمایا مین نے چار تکبیرین نماز جنازہ کی کہین اور ایک تکبیر جہان اور اہل جہان پر

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ ایکبار کئی دن آپ کا پتہ نہین لگا لوگون نے جب بہت تلاش کیا تو آپکو مخنثون کے محلہ مین پایا لوگون نے آپ سے پوچھا یہان آپنے کیون قیام کیا یہ جگہ تو آپ ایسے بزرگون کے رہنے کے لائق نہین ہی آپ نے فرمایا جسطرح ان مخنث کا دنیا مین مرد اور عورت مین شمار نہین ہی اسیطرح مین بھی نہ دنیا مین مرد ہون نہ عورت بس مجھ ایسون کو ان ہی کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے چند لڑکون کو ایک اخروٹ کی تقسیم مین جھگڑتے دیکھکر اخروٹ اونکے ہاتھ سے لیکر کہا تم لوگ آپس مین نہ لڑو مین سبکو تقسیم کیے دیتا ہون اوسکے بعد آپ نے اوس اخروٹ کو توڑا تو اوسکے اندر کچھ بھی نہ نکلا ندائے غیبی سنی کہ تمنے حصہ بانٹ کردینے کا وعدہ اپنی طرف سے کیا تھا اب کیون حصہ بانٹ نہین کرتے آپ خاموش ہو گئے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی دنیا مین سب سے زائد کم حوصلہ رافضی اور خارجی ہین کیونکہ دوسرون نے کہ خلاف کیا اپنے حق مین کیا اور باتین اوسکے بارے مین کہین اور یہ دونون فرقے تعصب کرکے اپنی زندگی ضائع کرتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جب مین حسبی اللہ کہنے کا ارادہ کرتا ہون ساتھ ہی خیال آجاتا ہی کہ مین جھوٹ بولنا چاہتا ہون اور چپ ہو جاتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ آپ اسقدر نمک آنکھ مین نہ بھر اکرین اسلیے کہ خوف نابینا ہو جانے کا ہی آپ نے فرمایا نابینا ہو جانے سے میرا کچھ نقصان نہین ہو سکتا کیونکہ جس چیز کا میرا دل شائق ہی وہ ظاہری آنکھون سے پوشیدہ ہی

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا ہم ہمیشہ آپ کو بے چین دیکھتے ہین جس سے ہمکو یہ وہم ہوتا ہی کہ یا تو اللہ آپکے ساتھ نہین ہی یا آپ اوسکے ساتھ نہین ہین آپ نے فرمایا اگر مین اوسکے ساتھ ہوتا تو مین مین ہوتا

Marfat.com

لیکن مین محو ہون اوس چیز مین کہ وہ ہی اور فرمایا مین اکثر خیال کیا کرتا تھا کہ مین اللہ تعالیٰ کی محبت مین خوشی کرتا ہون اور اوسکے مشاہدے کے ساتھ اُنس پکڑتا ہون اب مجھے معلوم ہوا کہ خوشی اور اُنس ہمجنس کے ساتھ ہوتا ہی اور فرمایا اللہ کو پہچاننے والا کبھی اوس سے آزردہ نہین ہو سکتا اور فرمایا مرید کو اُسوقت کامل رتبہ حاصل ہوتا ہی جب اوسے سفر اور حضر اور حاضر و غائب یکسان ہو۔

نقل کیا ہی کہ آپ سے لوگون نے کہا کہ حضرت ابو تراب رحمہ اللہ جنگل مین بھوکے تھے تمام جنگل اونکے لیے طعام ہو گیا آپ نے فرمایا وہ رفقی تھے اگر محل تحقیق مین ہوتے تو کہتے انی اظل عندہ بی فہو یطعمنی و یسقینی مین اللہ کی خدمت مین رات بسر کرتا ہون اور وہی مجھے کھلاتا ہی اور پلاتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے حضرت شیخ واسغانی رحمہ اللہ کو وصیت کی کہ تنہائی اختیار کرکے خلق سے دور ہو جاؤ اور مرتے وقت تک دنیا کیطرف منھ نکرنا یعنی دنیا کی طالب ہونا

نقل کیا ہی کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے آپ سے پوچھا کہ جب تمھین یاد الٰہی مین صدق اور اہلیت حاصل نہین ہی تو تم کیونکر اوسکو یاد کرتے ہو آپنے فرمایا مین مجاز سے اوسکو اسقدر یاد کرتا ہون کہ وہ مجکو حقیقت سے ایکبار یاد کرتا ہی حضرت جنید رحمہ اللہ نے یہ سُنکر نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے آپ نے فرمایا اللہ کی درگاہ سے کبھی خلعت ملتا ہی اور کبھی تازیانہ۔

نقل کیا ہی کہ کسی نے آپ سے پوچھا دنیا شغل اور اشغال کے لیے اور آخرت احوال کے لیے ہی پھر راحت کہان حاصل ہوگی آپ نے فرمایا اشغال دنیا سے دست بردار ہو جاؤ تاکہ احوال آخرت سے نجات حاصل ہو۔

نقل کیا ہی کہ آپ سے لوگون نے کہا توحید مجرد کا بیان فرمائیے آپ نے فرمایا جو توحید کی خبر دیتا ہی اوسکو ملحد کہتے ہین اور جو اُسکی طرف اشارہ کرتا ہی اُسے

Marfat.com

قنوطی کہتے ہین اور جو اوسکی طرف ایما کرتا ہی اوسے بُت پرست کہتے ہین اور جو اوسکے باب مین گفتگو کرتا ہی اوسے غافل کہتے ہین اور جو اوس سے خاموش ہوتا ہی اوسے جاہل کہتے ہین اور جو سمجھتا ہی کہ مین نے اوسے پالیا اوسے نامراد کہتے ہین اور جو اپنے کو اوس سے نزدیک سمجھتا ہی اوسکو اوس سے دور خیال کرنا چاہیے اور جو اپنے وجد و حال کو ظاہر کرتا ہی اوسے گمراہ کہتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا جو کچھ وہم سے دریافت ہوتا ہی اور عقل سے جانا جاتا ہی وہ بیکار اور محدث اور مصنوع ہی اللہ تعالی وہ ہی جو وہم اور عقل و خیال اور قیاس اور گمان مین نہ آوے اور فرمایا صوفی وہ ہی جو دنیا مین اسطرح رہے جیسے دنیا مین آنے سے پہلے تھا اور فرمایا تصوف شرک ہی اسلیے کہ تصوف دل کی نگہبانی کا نام ہی غیر سے اور غیر من ہی اور فنا ناسوتی ہی اور ظہور لاہوتی اور فرمایا تصوف خیال رکھنا قوتون یعنے حواسون کا اور نگاہ رکھنا انفاس کا ہی اور فرمایا صوفی اوسوقت صوفی ہوتا ہی کہ جب تمامی خلق کو مثل اپنے عیال کے سمجھکر سبکا باربردار ہو اور فرمایا صوفی وہ ہی جو خلق سے منقطع اور حق سے متصل ہو جیسا کہ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خلق سے منقطع کیا تھا جسپر یہ قول شاہد ہی واصطنعتک لنفسی یعنے مین نے تجکو اپنے لیے چُن لیا ہی اور اللہ تعالی نے اونکو اپنے ساتھ ملا لیا اور فرمایا صوفی اللہ تعالی کے کنار لطف مین مثل اطفال کے پرورش پاتے ہین اور فرمایا اپنے کو فنا سمجھنا تصوف ہی اور فرمایا تصوف ایک برق سوزندہ ہی اور فرمایا درگاہ الٰہی مین بے غم زندگی بسر کرنے کا نام تصوف ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے حضرت داؤد علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ میرا ذکر خاص ذاکرون کے لیے اور میری جنت خاص مطیعون کے لیے اور میری زیارت خاص مشتاقون کے لیے اور میری محبت خاص محبون کے لیے ہی

اور فرمایا حب دہشت ہی لذت مین اور حیرت ہی نعمت مین اور فرمایا محبّت اسکا نام ہی کہ مثل تیرے کوئی دوسرا اللہ کو دوست رکھنے والا نہو اور فرمایا جس چیز کو تو دوست رکھتا ہی اوسے محبوب کی راہ مین خرچ کر اسی کا نام محبت ہی اور فرمایا جو شخص اللہ کی محبت کا مدعی ہو اور سوا اوسکے کسی اور چیز کا بھی طالب ہو وہ ہرگز اللہ کی محبت نہین کرتا بلکہ اُسکے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہی اور فرمایا ہیبت الٰہی دل کو گلاتی ہی اور محبت کی آگ جان کو پگھلاتی ہی اور شوق نفس کو فنا کرتا ہی اور فرمایا جسکے نزدیک توحید صورت نہین باندھتی ہرگز توحید کی بو نہ سونگھے گا اور فرمایا توحید جمال احدیت سے موحد کا حجاب ہی اور فرمایا جو توحید کو اپنی طرف بلاتا ہی موحد نہین ہوتا اور فرمایا معرفت کی تین قسمین ہین ایک اللہ کی معرفت اور یہ ذکر کی محتاج ہی دوسرے نفس کی معرفت اور یہ اداے فرائض کی محتاج ہی تیسرے باطن کی معرفت اور یہ بغیر تقدیر الٰہی پر راضی ہوے حاصل نہین ہوتی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ بلا پر عذاب کرنا چاہتا ہی تو بلا کو عارف کے دل مین جگہ دیتا ہی اور فرمایا عارف وہ ہی کہ کبھی اپنے جسم پر ایک مچھر بیٹھنے کی تاب نرکھے اور کبھی ساتون آسمانون اور زمینون کو پلک کی نوک پر اوٹھالے لوگون نے کہا کہ آپ کبھی ایسا فرماتے ہین اور کبھی ویسا آپکا کلام ایک روش پر نہین ہوتا اسکی کیا وجہ ہی آپ نے فرمایا ہم کبھی بیخود اور کبھی باخود رہتے ہین اور فرمایا عارف کو نشان نہین اور محب کو گلہ نہین اور بندے کو دعویٰ نہین اور ترسندہ کو قرار نہین اور کسی کو اللہ سے گریز نہین ہی اور فرمایا معرفت الٰہی کی ابتدا ہی مگر انتہا نہین ہی اور فرمایا اللہ کو پہچاننے والا اوسکے غیر سے نہین ملتا ہی اور جو ماسوی اللہ سے ملتا ہی اوسنے اللہ کو نہین پہچانا اور فرمایا عارف وہ ہی کہ دنیا کی ازار بنائے اور آخرت کی چادر پھر ان دونون سے مجرد ہو کر اللہ کے ساتھ منفرد ہو

Marfat.com

اور فرمایا عارف سوا اللہ کے کسی کو نہین دیکھتا اور سوا اللہ کے کسی سے بات نہین کرتا ہی اور سوا اللہ کے کسی سے بات نہین سُنتا ہی اور سوا اللہ کے کسی کو اپنے نفس کا محافظ نہین جانتا ہی اور فرمایا عارف کا وقت مثل زمانہ بہار کے عمدگی سے گذرتا ہی بہار مین بادل گرجتا ہی اور بجلی چمکتی ہی اور پانی برستا ہی اور ٹھنڈی ہوا چلتی ہی اور طرح طرح کے پھول کھلتے ہین اور پھولون کو دیکھکر بلبل چہچہے کرتی ہی اور عارف کا ہو بہو وہی حال ہی کہ مثل ابر کے روتا ہی اور مثل برق کے ہنستا ہی اور مثل بادل کے نعرے کرتا ہی اور مثل ہوا کے آہ کرتا ہی اور سر ہلا ہلا کر اپنے دل کی مرادون کے پھول کھلاتا ہی اور اوسے دیکھ دیکھکر مثل بلبل کے خوشی مین اللہ کی یاد کرتا ہی اور فرمایا دعوت کی تین قسمین ہین ایک دعوت علم دوسرے دعوت معرفت تیسرے دعوت معائنہ اور فرمایا علم یہ ہی کہ اپنی ذات سے اپنے نفس کو جانے اور فرمایا عبارت زبان علم اور اشارت زبان معرفت ہی اور فرمایا علم الیقین وہ ہی جو ہمکو پیغمبرون کی زبان سے معلوم ہوا اور عین الیقین وہ ہی کہ بے واسطہ قلوب کے اسرار مین ہدایت کے نور سے پہونچے اور حق الیقین وہ ہی کہ اس عالم مین اوسکی طرف راہ نہین ہی اور فرمایا خدا کے طلب کرنے کو ہمت کہتے ہین اور ماسوی اللہ کو طلب کرنا ہر گز ہمت نہین ہی اور فرمایا صاحب ہمت سوا خدا کے کسی پر مائل نہین ہوتا لیکن صاحب ارادت بہت جلد مائل ہو جاتا ہی اور فرمایا سوا خدا کے کسی چیز سے مستغنی ہونے کو فقر کہتے ہین اور فرمایا درویشون کے چار سو درجے ہین اور اون درجون مین سے ادنیٰ درجہ یہ ہی کہ اگر ساری دنیا کا مال اوسکو ملجائے اور تمام اہل دنیا اوس مال کو کھائین تو بھی اوسکو دوسرے دن کے لیے روزی رکھنے کی فکر نہو اور فرمایا جمعیت کلی کو حقیقت کہتے ہین اور وہ فردانیت کی ایک صفت ہی اور فرمایا اللہ کی عبادت کرنا شریعت ہی اور اوسکو

Marfat.com

طلب کرنا اور درحقیقت اوسکو دیکھنا طریقت ہی اور فرمایا مذکور کے مشاہدے
مین اوسکا ذکر فراموش کرنا بڑا ذکر ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنا بغیر کلے
اور کلام کے ہی یعنے کبھی اوسکی شکایت نکرے اور فرمایا صابر درباری ہی اور راضی
اہل پیشگاہ ہی اور مفوض اہل البیت ہی اور فرمایا یہ بات اُس مرغ کے مانند ہی
کہ پنجرے مین قید ہوا اور نکلنا چاہے مگر کسی طرف سے نکل نہ سکے اور فرمایا زہد
غفلت ہی اسلیے کہ دنیا ناچیز ہی اور ناچیز مین زہد کرنا غفلت ہی اور فرمایا دنیا
کو فراموش کرنا اور آخرت کو یاد نہ کرنا زہد ہی اور فرمایا جو قسمت مین ہی ضرور
ملیگا اور جو قسمت مین نہین ہی ہرگز نہ ملیگا گو انسان لاکھ کوشش کرے پس زہد
کس چیز پر ہی اور فرمایا خالق کی یاد مین خلق سے روگردان ہونا زہد ہی اور فرمایا
دنیا مین استقامت دیکھنا قیامت کا ہی یعنے اللہ نے ہر چیز کا ایک وقت مقرر کیا ہی
اسپر قائم رہنا استقامت ہی اور فرمایا صادق وہ ہی جو حرام کو مُنھ مین نہ رکھے اور فرمایا
اُنس یہ ہی کہ بندے کو اپنے سے وحشت ہو اور فرمایا اللہ سے اُنس رکھنے والے کا
مرتبہ اللہ کے ذکر سے اُنس رکھنے والے سے زائد ہی لوگون نے پوچھا جو مراتب
عارف کو عطا ہوتے ہین وہ کیونکر معلوم ہو سکتے ہین آپنے فرمایا جو چیز ثابت نہو
اوسکی تحقیق کیونکر ہو سکتی ہی اور کسطرح سکون پکڑے بندہ اوس چیز سے کہ ظاہر نہو
اور کسطرح ناامید ہووے اوس چیز سے کہ پوشیدہ نہو یہ بات ظاہری ہی باطن
مین اور باطنی ہی ظاہر مین اور فرمایا خلق جو اشارہ خالق کی طرف کرتی ہی مردود
ہی اور جو اشارہ حق سے حق کی طرف ہو مقبول ہی اور فرمایا بندے کا بندے
کی آنکھ مین ظاہر ہونا عبودیت ہی اور اللہ تعالےٰ کے صفات کا بندے پر
ظاہر ہونا مشاہدہ ہی اور فرمایا لحظہ حرمان اور خطرہ خذلان اور اشارہ ہجران
ہی اور کرامات عذر خدا منع کرنے والی ہی قرب خدا کو اور یہ سب مکر ہی

Marfat.com

فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون یعنے نہین بیخوف ہوتی اللہ کے مکر سے مگر قوم زیان کار اور فرمایا ہر نعمت مین تین مکر پوشیدہ ہوتے ہین اور ہر اطاعت مین چھ مکر ہوتے ہین اور فرمایا بندے کا اپنے ارادے اور مراد کو اوٹھا دینا اللہ کے ارادے اور مراد کے سامنے عبودیت ہی اور بندے کے ارادے کا اللہ کے ارادے کے سامنے ٹوٹ جانا عبودیت ہی اور قضاے الٰہی کے مقابلے مین بندے کا اپنی تمناؤن کو ترک کرنا عبودیت ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام مین گستاخ ہونا انبساط ہی اور فرمایا لوگون سے انس پکڑنا افلاس کی علامت ہی اور سوا اللہ کے ذکر کے کسی اور کے ذکر کے لیے زبان ہلانا وسوسہ ہی اور فرمایا ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرنا قرب حق کی علامت ہی اور فرمایا خلق کی مصلحت کو اپنی مصلحت سے زیادہ چاہنا جوانمردی ہی اور فرمایا کلام دراصل دل کا کلام ہی اور فرمایا رجا کا بلند مرتبہ حیا ہی اور فرمایا بشریت کی غیرت اشخاص کے لیے ہی اور غیرت الٰہیت بروقت ہی کہ ماسوی اللہ مین ضائع کی اور فرمایا خوف وصل مین زیادہ سخت ہی خوف سے مکر مین اور فرمایا کسی روز خوف مجھپر غالب نہین ہوا کہ اوس روز مجھپر حکمت اور عبرت کے دروازے نکھل گئے ہون اور فرمایا منعم کو دیکھنا اور نعمت کو نہ دیکھنا شکر ہی اور فرمایا جو سانس بندہ اللہ کیلیے لیتا ہی وہ روے زمین کے تمام عابدون کی عبادت سے ثواب مین زیادہ ہی اور فرمایا ہزار سال گذشتہ اور ہزار سال آیندہ مین وقت موجود تیرے لیے غنیمت ہی ہوشیار رہ کہ تجھے کسی مجسم شئے سے دھوکا نہ ہو یعنے عالم ارواح مین ماضی و مستقبل ایک ہی ہی اور فرمایا جو رات کو ایک گھڑی غفلت کیے سوتا ہی وہ آخرت کی ہزار سالہ راہ سے پیچھے پڑجاتا ہی اور فرمایا اہل معرفت کے لیے چشم زدن کے برابر غفلت شرک ہی اور فرمایا جسطرح خلق کا محجوب خالق سے

حجاب مین ہی اسیطرح خالق کا محجوب خلق سے حجاب مین رہتا ہی اور فرمایا جسکو
اللہ کی پاکی نے اختیار کیا ہو وہ مرتبہ مین اوس شخص سے زائد ہی جسکو اوسکی مغفرت اور
رحمت نے اختیار کیا ہو اور فرمایا جو شخص اللہ سے دور ہوتا ہی اللہ بھی اُس سے
دور ہوتا ہی اور فرمایا جو شخص حق سے حق مین فانی ہوتا ہی ربوبیت ہی سے
فانی ہوتا ہی عبودیت کا تو کیا ذکر ہی اور فرمایا جو لوگ عادۃً وعظ مین آتے ہین
اور استماع وعظ سُنتے ہین اونکو وعظ مین آنا اور وعظ سُننا فائدہ نہین پہونچاتا ہی
بلکہ بلا کے مستحق ہوجاتے ہین اور فرمایا اللہ کرے تم لوگ ایسے ہوجاؤ کہ ہمیشہ
اوسکی اطاعت مین سرگرم رہو اور اوسکے غیر سے دست بردار ہوجاؤ قل اللہ ثم
ذرھم فی خوضھم یلعبون یعنے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ نیچے لاتا ہی پھر چھوڑ دیتا
ہی اونکو اونکی بحثون مین ایسی حالت مین کہ وہ بازی کرتے ہین اور فرمایا مجھے آسودگی
اوسوقت حاصل ہوگی جب مین سوا اپنے کسی کو اوسکا ذاکر نہ دیکھونگا یعنے سب مین
ہی مین ہوجاؤنگا اور فرمایا اگر مین پورے طور سے اللہ کے مرتبے کو جان جاتا تو ہرگز
ماسوای اللہ سے خالف نہوتا اور فرمایا مین نے دو شخصون کو خواب مین دیکھا اُنھون نے
مجھ سے کہا اے شبلی جو شخص ایسا اور ایسا کرتا ہی اوسکا شمار غافلون مین ہی
اور فرمایا اتنی عمر میری اسی تمنا مین گذر گئی کہ اللہ کے ساتھ مین ایک ایسی
سانس لون کہ دل بھی اوس سے خبردار نہو مگر ابتک میری یہ مراد پوری نہین ہوئی اور
فرمایا اگر تمام دنیا کا ایک نوالہ بناکر شیرخوار بچے کے مُنھ مین دیدون تو بھی مجھے یہ خیال باقی
رہیگا کہ ابھی اسکا پیٹ نہین بھرا اور اوس لڑکے پر مجھے رحم آویگا اور فرمایا اگر
تمام دنیا میرے قبضہ مین ہو اور مین وہ دنیا ایک یہودی کو دیدون اور وہ اُسے قبول
کرے تو مین اوسکا بڑا احسانمند ہوجاؤن اور فرمایا کائنات کو ہرگز یہ قدرت نہین
ہی کہ مجھے اپنا کرے اور میرے دل پر قابو حاصل کرے پھر کیونکر کائنات اوس

Marfat.com

شخص پر قابو پا سکتی ہی جو اللہ تعالیٰ کو جانتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایک دن آپ غلبۂ ذوق و شوق کی وجہ سے مضطرب تھے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے کہا اے شبلی اگر تم اپنا کام اللہ پر چھوڑ دو تو تمھیں راحت میسر ہوگی آپ نے فرمایا اسطرح مجھے راحت نہیں ہو سکتی بلکہ اُسوقت مجھے راحت ہوگی کہ اللہ میرا کام مجھی پر چھوڑ دے حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ شبلی کی تلوار سے خون ٹپکتا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے ایک شخص کو یارب یارب کہتے ہوے دیکھکر اُس سے فرمایا کہ تو کب تک یارب یارب کہا کریگا اللہ تعالیٰ ہر وقت عبدی عبدی کہتا ہی اُسکو تو سُن اوس شخص نے کہا کہ مین عبدی عبدی کی صدا سن سنکر یارب یارب کہتا ہون آپ نے فرمایا تیرے لیے یارب یارب کہنا روا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ آسمان کو میری گردن میں طوق بناکر ڈالدے اور زمین کو بیڑی کی طرح میرے پانون مین پہنادے اور تمام عالم کو میرا دشمن کردے تب بھی مین اوس سے روگردان نہونگا۔
نقل کیا ہی کہ قربِ وفات کو آپکی آنکھون کے سامنے تاریکی چھاگئی آپ لوگون سے راکھہ مانگ کر سر پر ڈالتے تھے اور آپ اوسوقت اسقدر بیقرار تھے کہ جسکا بیان ہونا مشکل ہی لوگون نے آپ سے اضطرابی اور بیقراری کی وجہ پوچھی آپنے فرمایا اسوقت مجکو ابلیس پر رشک آرہا ہی اور آتش رشک میرے تمام جسم اور روح کو جلا رہی ہی اور ابلیس پر اسلیے رشک آتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو خلعت لعنت سے نوازا جیسا کہ قرآن شریف مین موجود ہی ان علیک لعنتی الی یوم الدین یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اے شیطان قیامت تک تجھپر میری لعنت ہی اور مجھ ایسے پیاسے کو اللہ نے محروم رکھا مین لعنت کی نسبت شیطان کے ساتھ

Marfat.com

اکثر آپ نے اونکو منع کیا اور فرمایا محبت کا ذکر کیا کرو جب آپکی وفات کا وقت قریب ہوا تو ایک نیشاپوری شخص سے جو اُسوقت آپ کے سرہانے موجود تھا آپ نے فرمایا جب تم نیشاپور مین پہونچنا تو اوستاد اسحٰق سے کہدینا کہ واقعی موت بہت سخت اور ویسی ہی دشوار چیز ہی جیسا آپ بیان فرمایا کرتے تھے بعد وفات آپ بقیع مین اُسی قبر مین دفن کیے گئے جو حضرت ابو عثمان رح نے اپنے لیے کھُدوائی تھی نقل کیا ہی کہ کسی شخص نے وفات کے بعد آپ کو خواب مین دیکھکر حال دریافت کیا آپ نے فرمایا اللہ نے مجھپر ایسا عتاب نہین کیا جیسا زبردست کرتے ہین البتہ یہ ندا ہوئی کہ اے ابو القاسم وصال کے بعد انفصال ہی مین نے کہا اے اللہ مجھے لحد مین رکھا ہی احد تک پہونچا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۵ حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو الفضل حسن سرخسی رحمۃ اللہ صاحب کرامت و فراست تھے آپ سرخس مین پیدا ہوے آپ حضرت ابو سعید ابو الخیر رح کے پیر تھے۔

نقل کیا ہی کہ جب حضرت شیخ ابو سعید رح پر حالت قبض (وہ زمانہ جسمین نزول انوار سالک کے دل پر نہو) طاری ہوتی تو آکر حضرت ابو الفضل کی قبر پر طواف کرتے وہ حالت مبدل بہ بسط (وہ زمانہ جسمین نزول انوار سالک کے دل پر ہون) ہوجاتی تھی اور ان کا جو مرید حج کا ارادہ کرتا آپ اُسے زیارت قبر حضرت ابو الفضل کا بھی حکم فرماتے اور کہتے کہ وہان کی زیارت سے تیرا مقصد حاصل ہوگا حضرت ابو سعید رح کا قول ہی کہ ایکبار دریا کے ایک طرف مین اور دوسری طرف حضرت شیخ ابو الفضل تھے اونکی نظر مجھپر پڑی اُسی وقت سے مجھے مراتب حاصل ہونے لگے۔

نقل کیا ہی کہ امام خرامی رح کہتے ہین ایام طفولیت مین مین ایک شہتوت کی درخت

پر چڑھا ہوا شہتوت توڑ رہا تھا اتفاقاً ادھر سے آپکا گذر ہوا اور آپنے مجھے نہین دیکھا تھا سر اُٹھا کر آپ نے کہا اے اللہ سال بھر سے مین ایک دانگ سر مُنڈانے کے لیے مانگ رہا ہون مگر تو نہین دیتا کیا دوستون کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیے مین نے دیکھا کہ درخت کی سب ڈالیان اور پتیان سونے کی ہو گئین یہ حالت دیکھکر آپنے فرمایا کہ دل کی کشایش کے لیے تجھسے کوئی بات بھی نہ کہنا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ سرخس مین ایک دیوانہ کو جو نماز نہین پڑھتا تھا لوگون نے نماز پڑھنے پر مجبور کیا اوس نے کہا پانی کہان ہی جس سے وضو کرون لوگ اوسکو کنوئین پر لیگئے اور ڈول رسّی اوسکے ہاتھ مین دیکر کہا کنوئین سے پانی کھینچکر وضو کر وہ دیوانہ تو تھا ہی تیرہ دن تک رسّی پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہا جب آپ ادھر سے گذرے تو آپ نے لوگون سے کہا یہ بالکل مطلق العنان ہی اسے گھر لیجاؤ یہ قیود شرع سے آزاد ہی۔

نقل کیا ہی کہ لقمان سرخسی رحمہ اللہ ایکدن آپکے پاس آئے تو آپ کو ایک جز ہاتھ مین لیے دیکھکر پوچھا آپ کیا ڈھونڈھتے ہین آپ نے فرمایا جسے تم ترک مین ڈھونڈھتے ہو اُنھون نے کہا پھر یہ خلاف کیون ہی آپنے فرمایا تم ہی کو خلاف نظر آتا ہی اسلیے کہ مجھسے پوچھتے ہو آپ کیا ڈھونڈھتے ہین مستی سے ہوشیار ہو اور ہوشیاری سے بیدار ہو جاؤ تاکہ تمھارے سامنے سے خلاف دور ہو جائے اور خود جان لو کہ ہم دونون کیا ڈھونڈھتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آکر آپ سے کہا مین نے شبکو خواب مین آپ کو مردہ دیکھا ہی آپ نے فرمایا خاموش رہ من عاش باللہ لا یموت ابدا یعنے جو اللہ سے جیا کبھی اُس کے لیے موت نہین ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو سعید کو ایکبار شبکو اپنے یہان قیام کا آپ نے حکم دیا

Marfat.com

جب شب ہوئی تو اونسے فرمایا کوئی آیت پڑھو اونھون نے یہ آیت پڑھی
یحبونھم کحب اللہ آپ نے اوسکے سات سو ایسے معانی بتلائے جو ایک
دوسرے سے بالکل جدا تھے یہانتک کہ رات تمام ہوگئی آپ نے فرمایا ؎

شب رفت و حدیث ما بپایان نرسید	شب راچہ گنہ حدیث ما بود دراز

یعنے رات تمام ہوگئی مگر ہماری بات ایسی طویل تھی کہ تمام نہوئی حضرت ابوسعیدؒ
فرماتے ہین مین نے پوچھا سحر کیا ہی آپ نے فرمایا تو پھر مین نے یہی سوال کیا
آپ نے یہی جواب دیا۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار قحط پڑا لوگون نے آپ سے کہا دعا فرمائیے کہ پانی برسے
آپ نے فرمایا برسے گا شب کو بیحد پانی برسا اور تمام درخت ہرے ہوگئے لوگون نے
پوچھا آپ نے کیا دعا کی تھی آپ نے فرمایا شب کو مین نے ٹھنڈا پانی پیا تھا جسطرح
میرا دل ٹھنڈا ہوا اللہ نے سبکا دل ٹھنڈا کر دیا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ اس سے یہ امر معلوم ہوا کہ آپ قطب وقت تھے اس لیے کہ یہ آثار
قطب کے ہوتے ہین۔ لوگون نے آپ سے بادشاہ وقت کے لیے جو بدنھاد تھا دعاے
خیر کرنے کو کہا آپ نے فرمایا مجھے اس بات سے افسوس آتا ہی کہ تم اوس کو
درمیان مین دیکھو۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی گذشتہ زمانے کو یاد کرو نہ آیندہ زمانے کا
انتظار کرو بلکہ موجودہ وقت کو غنیمت جانو اور فرمایا دو چیزین عبودیت کی
حقیقت ہین ایک اپنے کو اللہ کا محتاج جاننا اور یہ عبودیت کی اصل ہی
دوسرے اتباع سنت کرنا اسمین نفس کو راحت نہین ہی۔
نقل کیا ہی کہ قریب وفات لوگون نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہی کہ فلان شیخ
کے مقبرہ مین جہان بہت بزرگ دفن ہین آپ کو بھی دفن کرین آپنے فرمایا

Marfat.com

نہین بلکہ مجھے فلان ٹیلے پر جہان خراباتی وغیرہ دفن ہین دفن کرنا اسلیے کہ وہ لوگ رحمت الٰہی کے زیادہ مستحق ہین۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۶ حضرت ابو العباس سیاری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو العباس سیاری رحمہ اللہ عالم شریعت واقف طریقت تھے مرو مین حقائق کا بیان آپ ہی نے فرمایا ہی آپ کو حضرت ابو بکر واسطی رحمہ اللہ سے بیعت تھی۔

نقل کیا ہی کہ آپ کو اپنے باپ کی میراث سے بکثرت مال واسباب ملا تھا سب آپ نے اللہ کی راہ مین صرف کر دیا اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے دو موے مبارک آپ کے پاس تھے اُسی کی برکت سے آپ کو توبہ اور بیعت حاصل ہوئی اور ایسے مراتب آپ کو ملے کہ امام حنفی کے لقب سے آپ مشہور ہو گئے گروہ صوفیہ اس طائفے کو سیاریان کہتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ اخروٹ خریدنے گئے دُکاندار کو دام دیے اوسنے اپنے آدمی سے کہا کہ عمدہ اخروٹ چھانٹ کر آپ کو دیدے آپ نے پوچھا کیا تم ہر خریدار کو اسی طرح دیتے ہو اوسنے کہا نہین چونکہ آپ عالم ہین اس لیے مین آپکو بُری چیز دینا نہین چاہتا آپ نے فرمایا مین اپنے علم کو عمدہ اخروٹ کے عوض بیچنا پسند نہین کرتا یہ کہکر دام وہین چھوڑ کر چلے آئے۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ کو جبری کہا اسلیے کہ آپ نے فرمایا ہی جو گناہ لوح محفوظ مین لکھا ہی بندہ ترک نہین کر سکتا اور جو چیز تقدیر مین ہی اوس سے بندہ نجات نہین پا سکتا ہی اسکی وجہ سے بہت مصائب آپ نے اٹھائے پھر اللہ نے آپ کو اون تکالیف سے نجات دی۔

Marfat.com

نہین دیکھ سکتا ہون بلکہ رشک کرتا ہون کہ اللہ نے وہ خلعت مجکو کیون عطا نفرمایا
کیونکہ جو خلعت اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دیا ہی گو وہ لعنت کا خلعت ہی لیکن اسکا
دینے والا تو وہی اللہ جل جلالہ ہی اور خلعت باری کے لائق شیطان کب ہو سکتا ہی
یہ فرماکر آپ خاموش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ نے بیقرار ہوکر فرمایا کہ سوقت
دو ہوائین چل رہی ہین ایک ہوا لطف کی ہی اور دوسری ہوا قہر کی ہی جن لوگونپر
لطف کی ہوا چلتی ہی وہ اون لوگون کو منزل مقصود تک پہونچا دیتی ہی اور جن لوگونپر
قہر کی ہوا چلتی ہی وہ لوگ راہ مین رہجاتے ہین اور ایسے محجاب اونھین پیش
آتے ہین جنکی وجہ سے وہ منزل مقصود تک رسائی نہین پاتے ہین اب مجکو اس فکر کی
وجہ سے بیقراری ہی کہ نہین معلوم میری طرف اُن دونون ہواؤن مین سے کون ہوا
آئیگی اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میری طرف اوسکے لطف کی ہوا آوے گی تو مین
اوسکے لطف کی امید مین تمام نامرادیون اور سختیون کو بخوشی برداشت کرسکتا ہون اور
اگر خدانخواستہ قہر کی ہوا میری طرف آئے تو اوسکی وجہ سے ایسی بلا کا سامنا کرنا
ہوگا جسکے سامنے تمام سخت بلائین گرد ہین۔
نقل کیا ہی کہ وفات کے وقت آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ مجھے وضو کرادو
لوگون نے آپکو وضو کرایا مگر پریشانی کی وجہ سے ریش مبارک مین خلال کرنا بھول
گئے آپ نے لوگون کو اونکی غلطی پر آگاہ کرکے اُسکا اعادہ کرالیا۔
نقل کیا ہی کہ جس رات کو آپ نے وفات فرمائی اوس رات کو شام سے وقت
وفات تک بکثرت آپ نے ان اشعار کو پڑھا ؎

کل بیت انت ساکنہ	غیر محتاج الی السرج
وجھک المامول حجتنا	یوم تاتی الناس بالحجج

ترجمہ یعنے جس گھر مین تو سکونت اختیار کرے۔ اُس گھر کو چراغ کی ضرورت

Marfat.com

نہین ہی تیری ایسی اچھی صورت ہی کہ ہمارے لیے اوسکی اُمید کافی حجت ہی
اوس دن کہ جسدن مین لوگ اپنی اپنی حجتین لیکر آوینگے - پھر ایک گروہ آپ کے
جنازے کی نماز پڑھنے کو آیا حالانکہ اُسوقت تک آپ نے اس دار فانی سے رحلت
نہین فرمائی تھی جب آپنے اوس گروہ کو دیکھا تو اپنی فراست وکشف کیوجہ سے اُنکے
ارادے پر واقف ہوکر فرمایا کہ تعجب کی بات ہی کہ زندے کی نماز جنازہ پڑھنے
کے لیے مُردون کا گروہ آیا ہی پھر سب لوگون نے آپ سے کہا لا الہ الا اللہ
کہیے آپ نے فرمایا جب غیر ہی نہین ہی تو نفی کسکی کرون لوگون نے کہا حکم شریعت
کے مطابق اسوقت آپکو کلمہ پڑھنا چاہیے آپنے فرمایا سلطان محبت کہتا ہی کہ مین رشوت
نہ قبول کرونگا اسکے بعد بلند آواز سے ایک دوسرے شخص نے کہا لا الہ الا اللہ
کہیے آپ نے فرمایا زندے کو مُردہ نصیحت کرنے آیا ہی تھوڑی دیر کے بعد لوگون نے
پوچھا اب آپ کی کیا حالت ہی آپ نے فرمایا کہ مین اپنے محبوب سے واصل ہوگیا
یہ کہکر آپ نے انتقال فرمایا -

نقل کیا ہی کہ بعد وفات کسی بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ نکیرین
سے آپ نے کیونکر چھٹکارا پایا آپ نے فرمایا کہ جب منکر و نکیر میری قبر مین آئے
اور اونھون نے مجھسے پوچھا کہ تیرا خدا کون ہی مین نے اونکو جواب دیا کہ میرا خدا وہ ہی
جسنے حضرت آدم علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو پیدا کرکے تمکو اور تمام فرشتونکو
اونکی طرف سجدہ کرنے کا حکم دیا اور تم سب نے سجدہ کیا اور مین اُسوقت حضرت
آدم علیہ السلام کی پشت مین تھا اور تم سبکو دیکھتا تھا مجھسے یہ سُنکر نکیرین نے کہا
کہ اس شخص نے تمام اولاد آدمؑ کی طرف سے جواب دیدیا اور یہ کہکر چلے گئے -

نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالی نے
آپکے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا باوجود اون تمام دعوون کی جو مین نے دنیا مین کیے تھے

Marfat.com

اللہ نے مجھ سے کچھ بھی مطالبہ نہین کیا البتہ ایک بات کی مجھ سے گرفت کی اور
وہ یہ ہی کہ ایک بار مین نے کہا تھا کہ اس سے بڑا کوئی نقصان نہین ہی کہ بندہ
جنت کا مستحق ہو اور دوزخ مین بھیجا جائے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا
کہ سب سے بڑا نقصان بندون کے لیے یہ ہی کہ وہ میرے دیدار سے محروم رہین
اور محجوب ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ آپ نے آخرت کے
بازار کو کیسا پایا آپ نے فرمایا آخرت کا بازار بالکل بے رونق ہی اسلیے کہ اس بازار
مین سوختہ جگر اور شکستہ دلون کے سوا کوئی نظر نہین آتا ہی اور یہان سوختہ جگر
اور شکستہ دلون کا اسلیے مجمع لگا رہتا ہی کہ سوختہ جگر پر مرہم رکھکر اوسکی سوختگی دور
کردیجاتی ہی اور شکستہ دلون کو جوڑ کر اونکی شکستگی مٹادی جاتی ہی اور اوسکے بعد
پھر وہ کبھی سوا اللہ کے دیدار کے کسی چیز کی طرف نظر نہین کرتے ہین رحمۃ اللہ علیہ

باب ۸۹ حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

شیخ وقت حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ عالم عارف حاکم خائف امیر زمرۂ گوہر انگشتہ
حلقۂ فقرا تھے آپ کے اوصاف قلمبند کرنا قدرت بشری سے باہر ہی لوگ آپکو
طاؤس الفقرا کہا کرتے تھے آپ کو تمام علوم ظاہری وباطنی مین دستگاہ کامل
حاصل تھی کتاب لمع آپکی تصنیف ہی آپنے حضرت شیخ سری سقطی اور حضرت سہل تستری
رحمہما اللہ کو دیکھا ہی علاوہ ان دو بزرگون کے اور بھی بہت مشائخ سے آپ نے
ملاقات کی ہی آپ طوس کے باشندے ہین ایکبار آپ رمضان المبارک کے مہینہ
مین بغداد مین تشریف لیگئے وہان اہل شہر نے آپ کی بہت عزت اور تعظیم کی
اور مسجد شونیزیہ کے ایک حجرے مین آپکو ٹھہرایا اور اوس مسجد کا آپکو امام کیا آپنے

Marfat.com

پورا مہینہ وہان بسر کیا اور پانچ قرآن شریف تراویح مین ختم کیے اور تمام درویشون نے آپکی اقتدا کی آپکے خادم کا دستور تھا کہ ہر شب کو آکر آپ کے حجرے کے قریب ایک ٹکیا رکھ جایا کرتا تھا اور آپ اوسکو اٹھاکر حجرے کے کونے مین رکھدیتے جب رمضان کا مہینہ تمام ہوا تو آپنے اُسی شہر مین عید الفطر کی نماز پڑھی اوسکے بعد کسی جانب چلے گئے آپکے تشریف لیجانے کے بعد جب لوگ مسجد شونیزیہ کے حجرے مین گئے تو دیکھا کہ تیس ٹکیان اوسکے کونے مین رکھی ہین اور یہ وہی تھین جو روزانہ خادم آپکے تناول فرمانے کے لیے حجرے کے قریب رکھ جایا کرتا تھا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار جاڑے کے زمانے مین شبکو آپ اپنے مریدون سے معرفت کا ذکر فرما رہے تھے اور آپ کے سامنے آگ دہک رہی تھی ذکر کرتے کرتے آپ کو ایک جوش پیدا ہوا اوسی حالت مین آپ اوٹھے اور اُس دہکتی ہوئی آگ پر سجدۂ شکر ادا کیا مریدون کو خیال ہوا کہ کہین آپکے چہرہ پر آگ کچھ اپنا اثر نہ کرے لیکن جب آپ نے سجدہ سے سر اوٹھایا تو سب نے دیکھا کہ آگ نے آپکا ایک بال بھی بیکا نہین کیا تھا اور آپنے مریدون کی جانب خطاب کرکے فرمایا جو شخص اللہ کی درگاہ مین عاجزی ظاہر کریگا ہمیشہ سُرخرو رہیگا اور کبھی آگ اُسکو جلا نہ سکے گی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی اللہ کے عاشقون کے سینون مین عشق کی ایسی آگ دہکا کرتی ہی کہ جب شعلہ زن ہوتی ہی تو سوا اللہ کے سبکو فنا کردیتی ہی اور عاشق کے دل مین سوا اللہ کے کسی دوسرے کو رہنے نہین دیتی اور فرمایا مجھسے ابن سالم نے بیان کیا ہی کہ نیت اللہ کے واسطے ہی اور اللہ سے ہی اور اللہ کے ساتھ ہی اور نماز مین جو آفت واقع ہوتی ہی نیت ہی سے ہوتی ہی اور اگر زائل ہو تو پھر اوسکی تمیز نہین ہوسکتی اوس نیت کے ساتھ جو اللہ کیواسطے

Marfat.com

اور اللہ کے ساتھ ہوا اور فرمایا اہل ادب کی تین قسمین ہین اور اون تین قسمون
سے ایک قسم اہل ادب کی وہ ہی جنکو اہل دنیا کہتے ہین جنکے نزدیک فصاحت
بلاغت نگہداشت علوم نگہداشت رسوم سیر ملوک وغیرہ ادب مین داخل ہین دوسرے
گروہ کو اہل دین کہتے ہین کہ اونکے نزدیک دل کی طہارت او راسرارکی نگہبانی اور
اعضا کی تادیب اور حدود کی نگہبانی اور ترک خواہش نفسانی اور ریاضت نفس
وغیرہ ادب مین داخل ہین تیسرے گروہ کو خاصان خدا کہتے ہین اونکے نزدیک وقت
کی نگہبانی اور وفاے عہد اور کم توجہی کرنا نفس پر اور مقام طلب اور مقام حضور
اور مقام قرب باری تعالیٰ مین شائستگی سے کام لینا ادب ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے اپنی زندگی مین فرمایا تھا کہ جو جنازہ میری قبر کے
پاس لایا جائے گا اللہ اوس میت کے گناہونکو معاف کردیگا ابتک طوس مین
یہ رسم ہی کہ جب کوئی شخص مرتا ہی تو دفن سے پہلے اوسکا جنازہ آپکے مزار کے
قریب تھوڑی دیر رکھدیتے ہین اوسکے بعد دفن کرتے ہین۔ حضرت مصنف
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ آپ کے کلام اور ارشادات اور واقعات بے انتہا
ہین اس کتاب مین تبرکاً تھوڑے سے درج کردیے گئے رحمۃ اللہ علیہ۔

باب حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمہ اللہ صاحب ورع وتقویٰ تھے آپکا شمار آپکے
وقت کے صدیقون مین تھا اور آپ شیخ کامل تھے آپ بڑے صاحب مروت و
فتوت تھے آپ کو عیوب نفس پر واقفیت حاصل کرنے مین بڑا کمال حاصل تھا
آپ صاحب ریاضت اور صاحب کرامت اور صاحب فراست اور صاحب
معرفت تھے لوگ آپکو عامل مملکت کے لقب سے یاد کرتے تھے حضرت شیخ

Marfat.com

ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ آپ ہی کے مرید تھے۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے حضرت شیخ ابو سعید رحمہ اللہ سے فرمایا کہ اگر لوگ تمسے پوچھین کہ تم اللہ کو پہچانتے ہو یا نہین تو ہرگز یہ نہ کہنا کہ مین اللہ کو پہچانتا ہون اسلیے کہ معرفت الٰہی کا دعویٰ کرنا شرک ہی اور یہ بھی نہ کہنا کہ مین اللہ کو نہین پہچانتا اسلیے کہ معرفت الٰہی کا انکار کرنا بھی کفر ہی بلکہ ادن لوگون کے جواب مین کہنا عرفنا اللہ تعالیٰ ذاتہ بفضلہ یعنے اللہ نے اپنی معرفت مجکو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہی
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ہی کہ خلق آلہی اختیار کرو ورنہ ہمیشہ رنج مین رہو گے اور فرمایا اللہ تعالیٰ جسکے لیے بہتری چاہتا ہی اوسکے اعضا کو علم عطا فرماتا ہی پھر ایک ایک عضو کو تجھ سے لیتا ہی اور اپنی طرف کرکے تجھے نیست کردیتا ہی تاکہ تیری نیستی مین اپنی ہستی ظاہر کرے اور جسوقت تو نیست ہوجاتا ہی اور اللہ کی ہستی تجھپر ظاہر ہوتی ہی تو تو اپنے صفات سے خلق کو دیکھتا ہی اور میدان قدرت مین خلق کو مثل گیند کے دیکھتا ہی اور اوس گیند کو گردش دینے والا اوسکا مالک یعنی اللہ تعالیٰ ہی اور فرمایا تمام خلق اللہ تعالیٰ سے آزادی طلب کرتی ہی لیکن مین اوس سے بندگی کا طالب ہون کیونکہ بندہ کی سلامتی اوسکی بندگی ہی مین ہی اور بندہ آزادی سے خطرے اور ہلاک مین پڑتا ہی اور فرمایا مجھ مین اور تم مین اتنا فرق ہی کہ مین اوسکے سامنے کہتا ہون اور تم مجھ سے کہتے ہو مین اوسکو دیکھتا ہون اور اوس سے سنتا ہون اور تم مجکو دیکھتے ہو اور مجھ سے سنتے ہو اگر یہ بات نہوتی تو ہرگز مجھ مین اور تم مین کوئی فرق نہوتا کیونکہ جسطرح تم انسان ہو اوسیطرح مین بھی انسان ہون اور فرمایا پیر مرید کا آئینہ ہی مرید اوس آئینہ مین اوسیطرح دیکھ سکتا ہی جسطرح نور ارادت سے دیکھتا ہی اور فرمایا مرید کو پیر کی خدمت مین رہنا سو رکعت نفل کے ثواب سے زائد ہی اور فرمایا تمام رات کی عبادت سے زائد ثواب اسکا ہی

Marfat.com

کہ کھانا کھاتے وقت بھوک سے ایک نوالہ کم کھائے اور فرمایا اہل دنیا جن چیزون
کی دنیا مین عزت اور حرمت کرتے ہین عقبےٰ مین ایک ذرے کے برابر بھی اونکی
عزت اور حرمت نہین ہی اور فرمایا ہر صوفی ایک چیز یا ایک مرتبہ کا طالب
ہوتا ہی لیکن مین نہ کسی چیز کو چاہتا ہون نہ کسی مرتبہ کا طالب ہون البتہ اس
بات کی مجھے خواہش ہی کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے میری خودی کو دور کر دے اور
فرمایا میری طاعت اور معصیت دو چیزون سے وابستہ ہی یعنے جب مین کھانا
کھاتا ہون تو مجھ مین گناہ کرنے کا مادہ پیدا ہوجاتا ہی اور جب کھانا نہین
کھاتا ہون اور فاقہ کرتا ہون تو مجھ مین عبادت کرنے کا مادہ پیدا ہوجاتا ہی
مراد اس قول سے یہ ہی کہ کھانا کھانے سے عبادت الٰہی سے دل کو نفرت اور گناہ
کرنے کیطرف رغبت ہوتی ہی اور فاقہ کرنے سے شہوت نفس دور ہوتی ہی اور
اللہ کی عبادت کرنے کی طرف دل خود بخود راغب ہوجاتا ہی پس معلوم ہوا
کہ کھانا ترک کرنا خود ایسی عبادت ہی جو عبادت کی طرف رغبت دلاتی ہی -
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ علم ظاہری کا حال بیان کرتے کرتے فرمانے لگے
کہ یہ علم ظاہر وہ جوہر ہی کہ تمام انبیا علیہم السلام کی دعوت اسی پر رہی اگر
اللہ تعالیٰ اس جوہر کے ایک ذرہ کو توحید کے پردے سے باہر لائے تو یہ
خود عدم کے پردے مین چھپ جائے - اور فرمایا اللہ تعالیٰ فنا بقا
ظلمت نور سب سے بری ہی بلکہ وہ ہست کی ہستی ہی اور فرمایا حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہرگز مردہ نہین ہین بلکہ تم خود مردہ ہو اسلیے کہ
تمھاری آنکھین اونکو مردہ دیکھتی ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا مین ایسے
بندے بھی پیدا کیے ہین جنھون نے دنیا کو اور دنیا کی تمام عیش و آرام کو اہل دنیا
کیلیے چھوڑ دیا ہی اور عقبےٰ اور عقبےٰ کے تمام عیش و آرام کو اہل عقبےٰ کے لیے

Marfat.com

چھوڑ دیا ہی اور وہ خود سوا اللہ تعالیٰ کے دنیا اور عقبیٰ دونون مین کسی چیز کے طلبگار نہین ہین اور اون بندون کا قول ہی کہ ہمارے لیے یہی فخر کافی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی درگاہ ربوبیت مین ہمپر عبودیت کی رقم کھینچی اور ہمکو اپنے بندے ہونے کا اعزاز عطا فرمایا ہی پھر ہم دین و دنیا مین سوا اوسکی ذات پاک کے کسی دوسری چیز کے کیون طالب ہون اور فرمایا سب سے زائد خوش قسمت اللہ کے بندون مین وہ بندہ ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اوسکی ہستی پر مطلع کردیا ہو اور فرمایا جوانمرد خلق کے لیے راحت ہین نہ وحشت کیونکہ جوانمرد لوگ اللہ کے مصاحب ہین اور خالق ہی سے خلق کو دیکھتے ہین اور فرمایا نیک لوگونکی صحبت اختیار کرنے سے اور بزرگ مقامون کی زیارت کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہی اور فرمایا صحبت ایسے شخص کی اختیار کرو جسکی صحبت کی وجہ سے تمھارا ظاہر باطن نور معرفت سے منور ہوجائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہزار بندون مین سے ایک بندے کو اپنا قرب عطا فرماتا ہی اور فرمایا دنیا ناپاکی ہی اور دنیا کی ناپاکی سے زائد ناپاک وہ دل ہی جسنے دنیا کی محبت اختیار کی ہو اور فرمایا طمع کرنا جوانمردی نہین ہی اور فرمایا جو بندے خالق سے نزدیک ہوتے ہین خلق سے دور ہوتے ہین اور خلق کو اونکی اور اونکے حال کی خبر نہین ہوتی ہی اور فرمایا ساری خلق وقت اور خاطر کی مطیع ہی اور وقت اور خاطر وہی ہی اور فرمایا تمام انبیا نے خلق کو دعوت کی اور وہ انبیا حق ہین اور اونکی دعوت بھی حق ہی لیکن خلق کو ایسی صفت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے جسکے حاصل ہوجانے کے بعد خلق نہ حق رہی نہ باطل اور فرمایا جبتک مین اور تو باقی ہی اشارات اور عبارات بھی ظاہر رہتی ہین اور جب مین اور تو باقی نہین رہتا تو اشارات و عبارات بھی مٹ جاتے ہین اور فرمایا اگر تو اللہ سے کما حقہ آگاہ ہوجائے تو تجھے اس امر کے ظاہر کرنیکی قدرت

Marfat.com

باقی نہ رہے کہ مین اوسکو جانتا ہون اور فرمایا تمام رات اور تمام دن مین کوئی ساعت ایسی نہین ہی جسمین بندے پر اللہ کا فیضان نہوتا ہو اور فرمایا اگر اللہ تعالی تجکو اپنے احکام کا عامل بناوے تو تجھے ارجمندی حاصل ہو اور اگر اللہ کا فیضان تجھپر نہو تو تیری اس مصیبت پر تمام خلق کو رونا چاہیے اور فرمایا جو شخص سوا اللہ کے کسی دوسری چیز کو بھی طلب کرتا ہی وہ دو خدا کی پرستش کرتا ہی اور فرمایا اللہ کو اسطرح ڈھونڈھو جسطرح اوسکے ڈھونڈھنے کا حق ہی اور اللہ کی عبادت اسطرح کرو جسطرح اوسکی عبادت کرنے کا حق ہی اور اللہ کو اسطرح جانو جسطرح اوسکے جاننے کا حق ہی اور فرمایا اگر اللہ تعالی اثری کے نسبت ذرا بھی عرش سے نزدیک ہوتا تو ہرگز خدائی اوسکو سزاوار نہوتی اور فرمایا مین اہل سعادت کے ذریعہ سے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تک اور اہل شقاوت کے واسطہ سے اللہ جل جلالہ تک پہونچتا ہون اور فرمایا مین تم لوگون سے اسکا طالب نہین ہون کہ تم لوگ میرا ادب کرو کیونکہ بڑی بے سلیقہ وہ ماں ہی جو اپنے شیر خوار بچے سے ادب کی طالب ہو ادب کا طالب ہونا تم ایسے لوگون کو زیبا اور مجھ ایسے لوگون کو نازیبا ہی اور فرمایا شیطان اللہ کا کشتہ ہی اور اللہ کے کشتے کو پتھر سے مارنا جوانمردی کے خلاف ہی اور فرمایا اگر اللہ تعالی قیامت کے دن تمام خلق کا حساب کتاب میرے سپرد کردے تو مین تمام خلق کو جدا کرکے سبکے گناہون اور برائیون کا حساب کتاب شیطان ہی سے کرونگا لیکن مین جانتا ہون کہ قیامت کے دن اللہ تعالی خلق کا حساب کتاب میرے سپرد نکریگا اور فرمایا مجکو دنیا مین کسی نے نہین دیکھا یعنے کسی نے میرے مرتبے کو نہین دیکھا ہی اور دنیا مین تمام لوگ مجکو اپنے مرتبے کے موافق دیکھتے ہین یعنے جس مرتبے کے وہ لوگ ہوتے ہین اوسیقدر میرا مرتبہ دیکھ سکتے ہین اور فرمایا اگر اللہ تعالی مجھے نیست کرکے اپنی ہستی سے ایک سجدہ کرائے تو وہ ایک سجدہ تمام عالم کی عبادت

سے زائد ہوگا اور فرمایا مین حضرت آدم علیہ السلام کے فخر کا باعث ہون اور حضرت
نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا قرۃ العین ہون یعنے حضرت آدم علیہ السلام قیامت کے
دن اس بات پر فخر کرین گے کہ مین اونکی اولاد مین ہون اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی آنکھین اس خوشی سے روشن ہون گی کہ مین اونکی امت مین ہون
اور فرمایا قیامت مین سب جھنڈون سے میرا جھنڈا بلند ہوگا جبتک حضرت آدم
علیہ السلام سے حضرت محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا تک تمام انبیا میرے جھنڈے
کے نیچے نہ آوینگے مین باز نہ رہونگا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ قول
ویسا ہی ہی جیسے ہم اوپر حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمہ اللہ کا قول لوائی اعظم
من لواء محمد مع تفصیل کے بیان کرچکے ہین اور فرمایا مین غیب کے دریا کے کنارے
کھڑا ہوا تھا اور ایک بیلچہ میرے ہاتھ مین تھا پس ایکبار مین نے بیلچہ لگایا اور عرش سے
ثری تک سب کو منہدم کردیا پھر دوسری مرتبہ بیلچہ لگایا کچھ بھی باقی نہین رہا یہ ادنی
درجہ زہد کا ہی کہ تمام ظاہری چیزین پہلے ہی قدم مین میرے آگے سے اوٹھ گئین
اور فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک گروہ کو جنت مین اور ایک گروہ
کو دوزخ مین بھیجے گا اوسکے بعد بہشتیون اور دوزخیون کو غیب کے دریا
مین ڈالدے گا اور فرمایا جہان اللہ تعالیٰ ہی وہان سوا روح کے کسی کا گذر نہین
ہی۔ لوگون نے آپ سے پوچھا قیامت کے دن جب بہشتی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین جائینگے اوسوقت جوانمرد لوگ کہان ہونگے آپ نے فرمایا جوانمرد
وہ ہین جنکی جگہ دنیا اور عقبیٰ مین کہین نہو۔
نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے میدان قیامت کو خواب مین دیکھا اور اوسی عالم
خواب مین اوسنے ہر سمت گشت کرکے آپکو تلاش کیا مگر آپ اوسکو کہین نہ ملے اسنے
اپنا خواب اور آپکی تلاش کا واقعہ مفصل آپ سے بیان کرکے وہان نہ ملنے کی

سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا مین نابود ہون اور نابود کو توقیامت مین کیونکر پاتا
پھر فرمایا مین اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ لوگ مجکو قیامت
مین پائین یعنے میری مراد یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا نیست کردے کہ قیامت
مین بھی سوا اوسکے کوئی مجکو نہ دیکھ سکے۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ خلوت مین اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے مسجد
مین موذن نے اقامت مین قد قامت الصلوٰۃ کہا آپ نے اُسی حالت مین فرمایا
کہ اللہ کے پاس سے اوٹھکر اوسکی درگاہ مین آنا میرے لیے دشوار ہی لیکن ساتھ
ہی شریعت کا خیال آیا اور خلوت سے اوٹھکر مسجد مین تشریف لائے اور جماعت
کے ساتھ نماز ادا کی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۸۰ حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ سالک بادیہ تجرید نقطہ دائرہ
توحید تھے آپ بڑے صاحب طریقت اور واقف حقیقت تھے آپکا شمار کبار
اولیاء اللہ مین تھا لوگ آپکو رئیس المتوکلین کہا کرتے تھے آپ حضرت جنید بغدادی
اور حضرت ابو الحسن نوری رحمہما اللہ کے ہمعصر تھے اکثر مشائخ سے آپنے ملاقات
کی ہی معاملات اور حقائق مین آپکی تصانیف بھی بہت ہین۔ آپنے کئی مرتبہ
توکل وتجرید پر بادیہ نوردی کی ہی آپکو خواص اسلیے کہتے ہین کہ آپ اکثر زنبیل
بنا کرتے تھے اور آپ نے شہر رے مین سنہ ۲۹۱ ہجری نبوی مین رحلت فرمائی
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے میری صحبت مین بیٹھنا
چاہا لیکن مین نے اونکو اپنی صحبت مین بیٹھنے کی اجازت نہین دی اسلیے کہ مجھے خوف
ہوا کہ کہین اونکی صحبت کی وجہ سے میرے توکل مین فرق نہ آجائے دوسرے یہ کہ

Marfat.com

مجھے ناپسند معلوم ہوا کہ مین سوا اللہ تعالی کے کسی کو اپنے دل مین جگہ دون اور آپکا دستور تھا کہ ہمیشہ سوئی تاگا قینچی ڈوری اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان چیزون کی وجہ سے توکل مین کوئی نقصان نہین پڑتا ہی اور فرمایا ایکبار مین نے جنگل مین ایک عورت کو دیکھا کہ اوسپر حالت وجد ایسی طاری ہی کہ وہ سر برہنہ پریشان دیوانون کیطرح پھر رہی ہی مین نے اوس سے کہا اپنا سر ڈھانک لے اُسنے کہا اے خواص اپنی آنکھین بند کر لے مین نے کہا مین عاشق ہون اور آنکھ بند کرنا عشاق کا شیوہ نہین ہی اوسنے کہا مین مست ہون اور جسطرح آنکھ بند کرنا عشاق کا طریقہ نہین ہی اسیطرح سر ڈھانکنا بھی مستون کا دستور نہین ہی مین نے اُس سے پوچھا تو کس شرابخانہ کی شراب سے مست ہوئی ہی اوسنے کہا اے خواص کیا یہان کوئی اور شرابخانہ بھی ہی هل فی الدارین غیر الله میرا تو یہی گمان ہی کہ دونون عالم مین سوا اللہ کے کوئی نہین ہی مین نے اوس سے کہا کہ تو میرے ساتھ رہنا چاہتی ہی یا نہین اوسنے بہت نفرت کے ساتھ کہا مین مرد کے ساتھ رہنا نہین چاہتی ہون بلکہ فرد کی خواہان ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا ایمان کی کیا حقیقت ہی آپنے فرمایا اسوقت مین تیری اس سوال کا جواب نہین دیسکتا ہون اسلیے کہ جو کچھ مین جواب مین کہون گا قول ہوگا اور تیرے اس سوال کا جواب فعل سے دینا چاہیے میرا ارادہ مکہ معظمہ جانے کا ہی اگر تو اپنے اس سوال کا جواب فعل سے معلوم کرنا چاہتا ہی تو میرے ساتھ چل راہ مین تجکو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ ایمان کی کیا حقیقت ہی وہ شخص آپکے ساتھ ہوا جب آپ ایک جنگل مین ہونچے اور سفر حج کا ارادہ مصمم ہو گیا اور منزل بمنزل جانے لگے تو روزانہ غیب سے دو ٹکیاں اور دو آبخوری پانی کے آپ کے پاس آتے آپ ایک ٹکیا اور ایک پانی کا آبخورہ اپنے لیے رکھتے اور

Marfat.com

دوسری ٹکیا اور پانی کا دوسرا آبخورہ اوس شخص کو دیتے وہ شخص کہتا ہی کہ مین آپکے ساتھ سفر کرتا چلا جاتا تھا ایک جنگل مین ایک ضعیف بزرگ گھوڑے پر سوار نظر آئے جیسے ہی اوںھون نے حضرت خواص رحمۃ اللہ کو دیکھا گھوڑے سے اُتر پڑے اور آکر آپ سے ملاقات کی اور دیر تک آپ اور وہ بزرگ آپسمین باتین کیا کیے پھر وہ بزرگ آپ سے رخصت ہوکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوے اور ایک طرف چلے گئے مین نے آپ سے پوچھا یا حضرت یہ کون بزرگ تھے آپنے فرمایا تمھارے سوال کا جواب مین نے کہا کہ یہ تو میری سمجھ مین نہین آیا صاف صاف بیان کیجیے آپنے فرمایا یہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے اور اسلیے میرے پاس آئے تھے کہ میری صحبت مین رہنا اختیار کرین اور اسی بابت مجھ سے اور اونسے دیر تک گفتگو ہوا کی وہ اصرار کرتے رہے کہ مجھے اپنی صحبت مین رہنے کی اجازت دیجیے اور مین انکار کرتا رہا اس خوف سے کہین میرے توکل مین خلل نہ پڑجائے اور سوا اللہ کے مجکو کسی دوسرے پر اعتماد نہو جائے اور در اصل حقیقت ایمان کی یہی ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ہی ایکبار مین جنگل مین جا رہا تھا مین نے دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام ایک مرغ کی صورت مین اُڑتے ہوے جا رہے ہین اونکو دیکھتے ہی مین نے اس خیال سے اپنا سر جھکا لیا کہ کہین میرے توکل مین فرق نہ آجائے فوراً حضرت خضر میرے پاس آئے اور اوںھون نے مجھ سے کہا اگر تم میری طرف دیکھتے تو ہرگز مین تمسے ملنے نہ آتا جب وہ میرے پاس آئے تو مین نے حفظ توکل کی لحاظ سے اونکو سلام بھی نہین کیا اور فرمایا ایکبار سفر مین مجھے پیاس شدید معلوم ہوئی اور اسقدر اُسکا غلبہ ہوا کہ مین بیہوش ہوکر گر پڑا جب مجھے ہوش آیا دیکھا کہ ایک سوار میرے منھ پر پانی کے چھینٹے دے رہا ہی مین نے آنکھ کھولی اُس سوار نے مجکو ٹھنڈا پانی پلایا اور مجھ سے کہا آپ میرے ساتھ چلیے مین اوٹھ سکا ساتھ اُسکے گھوڑے پر

سوار ہو گیا جس مقام پر مین بیہوش ہوا تھا وہ ملک حجاز کی سرزمین تھی اور اُس سوار کی ہمراہی کی وجہ سے چند ہی دن مین مین مدینۂ منورہ پہونچگیا وہان پہونچکر اوسنے مجھے اُتار دیا اور کہا اب تم مدینہ مین آگئے ہو جاؤ اور روضۂ منورہ کی زیارت کرو اور حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے حضور مین میرا سلام پہونچاؤ نیز اور فرمایا ایکبار میرا گذر جنگل مین ایسے درخت کے قریب ہوا جہان پانی تھا مین نے دیکھا کہ ایک شیر غراتا ہوا میری طرف آرہا ہی مین مرضی الٰہی پر راضی ہو کر خاموش کھڑا ہو گیا اور دل مین خیال کر لیا اگر میری موت اسی شیر کے ہاتھ سے ہی تو بھاگنے سے مین بچ نہین سکتا اور اگر اسکے ہاتھ سے میری موت نہین ہی تو یہ مجھے مار نہین سکتا جب وہ شیر میرے قریب آیا تو مین نے دیکھا کہ وہ لنگڑا رہا ہی اور اُسکے پانؤن مین زخم ہی جسکی وجہ سے اوسکا تمام پانؤن سوج گیا ہی اور اوس زخم کی تکلیف کی وجہ سے وہ بہت بے چین ہی اور میرے بالکل قریب آکر وہ زمین پر لوٹنے لگا مین نے ایک لکڑی سے اوسکے زخم کو نوچا اُسمین سے بہت پیپ اور خون بہا جب اچھی طرح زخم پیپ اور خون سے صاف ہو گیا تو مین نے اپنی گدڑی مین سے کپڑا پھاڑ کر اُسکے زخم پر اچھی طرح سے پٹی باندھدی وہ شیر اُٹھکر ایک سمت چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد وہ شیر اپنے دو بچون کو لیے ہوے میرے پاس آیا اور وہ بچے میرے گرد گھومنے لگے جیسے اکثر اظہار خوشی ظاہر کرتے وقت لوگ محسن کے گرد گھومتے ہین جس سے مراد یہ ہوتی ہی کہ جو احسان تو نے مجھپر کیا ہی اوسکے صلہ مین مین تجھپر نثار ہوتا ہون اور روٹی کی ٹکیا انکے منھ مین تھی وہ اونھون نے میرے سامنے رکھدی نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ مع اپنے ایک مرید کے جنگل مین تھے یکایک جنگل مین شیر کے غرانے کی آواز آئی مرید کو اس آواز سے ایسی دہشت معلوم ہوئی کہ ایک درخت پر چڑھگیا اور اوسکے ٹہنے پر خوف کے مارے جا بیٹھا اور وہان بھی نہ رکا

Marfat.com

خوف کم ہوا لیکن آپ کو کچھ خوف نہین ہوا اور مصلے بچھا کر آپ نے نماز کی نیت باندھی
شیر جب آپ کے قریب آیا اور آپکو یاد الٰہی مین مشغول پایا تھوڑی دیر اِدھر اودھر
گھوما اوسکے بعد چلا گیا اوسوقت آپکا مرید درخت سے اُترا اور آپکے ساتھ ہوا تھوڑی
دور آپ اُس مقام سے آگے گئے تھے کہ آپکے ایک مچھر نے کاٹا اوسکی تکلیف کیوجہ سے
آپ بیقرار ہوگئے مرید نے کہا اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ نے اُسوقت شیر سے ذرا
بھی خوف نہین کیا اور اسوقت آپکو ایک مچھر کے کاٹنے سے اتنی تکلیف ہوئی آپنے
فرمایا اوسوقت اللہ نے مجکو اپنے آپ سے جدا کردیا تھا اسلیے مجکو شیر کا خوف نہین
ہوا اور اسوقت مین آپنے آپ مین ہون اسلیے معمولی تکلیف بھی مجکو محسوس ہوئی
نقل کیا ہے کہ حامد اسود رحمۃ اللہ کہتے ہین مین ایکبار سفر مین آپکے ہمراہ تھا
اتفاق سے ایک ایسے مقام پر قیام ہوا جہان سانپ بکثرت تھے آپنے پہاڑ کی کھوہ
مین قیام کیا مین بھی آپکے ہمراہ اوسی کھوہ مین مسکن گزین ہوا جب رات ہوئی تو سانپ
اپنے اپنے سوراخون سے نکلے مین نے آپکو آواز دی آپنے فرمایا اللہ کو یاد کر مین نے
موافق آپکے ارشاد کے اللہ کی یاد کرنا شروع کی سب سانپ اِدھر اودھر گھوم کر اپنے اپنے
سوراخون مین چلے گئے جب صبح ہوئی تو مین نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوے آپکے قریب بیٹھا ہے مین نے کہا یا حضرت یہ موذی آپکے پاس بیٹھا ہے کیا
آپکو اسکی خبر نہین ہے آپ نے فرمایا اس رات سے زائد کوئی رات میرے لیے اچھی نہین
ہے تف ہے ایسے شخص پر جو اچھی رات مین سوا اللہ کے کسی سے خبردار ہو۔
نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپکے دامن پر ایک بچھو کو پھرتے ہوے دیکھکر
اوسکو مارنے کا ارادہ کیا آپ نے منع کیا اور فرمایا مجکو اللہ کا شکر کرنا چاہیے کہ اوسنے
مجھے کسی چیز کا حاجتمند نہین کیا ہے اور سب چیزون کو میری حاجت ہے۔
نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ایکبار مین سفر مین راہ بھول گیا کئی دن تک راہ کی

Marfat.com

تلاش مین سرگردان پھر اگیا مگر کہین راستہ نہ ملا اُسکے بعد مجکو ایک مرغ کی آواز ایک سمت سنائی دی مین خوش ہوکر اوسطرف چلا کہ شاید کوئی آدمی یہان رہتا ہی اسلیے کہ لوگ اکثر اپنے یہان مرغ پالا کرتے ہین تھوڑی دور گیا تھا کہ ایک شخص دوڑتا ہوا میرے قریب آیا اور اوسنے ایک گھونسا میری گردن پر اس زور سے مارا کہ اُسکی تکلیف سے مین بیقرار ہو گیا اُسی حالت مین مین نے درگاہ الٰہی مین عرض کی ای اللہ تجھپر توکل کرنے والون کی یہی عزت ہوتی ہی کہ لوگ اُسکو بغیر قصور کے اذیت پہونچائین ندائے غیبی سُنی کہ جبتک تونے ہمپر توکل کیا لوگون نے تیرا اعزاز کیا اور اب تونے مرغ کی آواز پر توکل کیا ہی اسلیے لوگون کی نظرون مین تو حقیر ہو گیا اور مرغ پر توکل کرنے والے کو لوگ اگر اس سے زائد اذیت دین تو بھی زیبا ہی نہین مین یہ ندا اُسنکر خاموش ہو گیا اور اوس گھونسے کی تکلیف سے بیقرار رنجیدہ آگے بڑھا تھوڑی دور آگے گیا ہونگا کہ پھر ندائے غیبی ہوئی ای خواص دیکھ کیا تو اسی سے رنجیدہ ہوا ہی جب مین نے دیکھا تو جس شخص نے مجھے گھونسا مارا تھا اُسکا سر کٹا ہوا مجکو اپنے سامنے پڑا دکھائی دیا اور فرمایا ایکبار مین ملک شام جا رہا تھا راہ مین مین نے ایک خوبصورت جوان کو بہت عمدہ لباس پہنے ہوے دیکھا کہ میری طرف آرہا ہی جب میرے قریب آگیا تو اوسنے مجھ سے کہا کہ مین آپکے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہون مین نے اوس سے کہا کہ میرے ساتھ سفر کرنے مین تجکو بھوکا رہنا پڑیگا اُسنے کہا مجھے بھوکا رہنا منظور ہی اور وہ جوان میرے ساتھ ہوا پھر مین اور وہ دونون آدمی چار دن تک بھوکے پیاسے سفر کرتے رہے چوتھے دن ایک مقام پر نہایت عمدہ کھانا ملا مین نے اُس جوان سے کہا کہ لو اب کھانا کھاؤ اُسنے جواب دیا کہ مین نے ارادہ مصمم کرلیا ہی کہ جبتک درمیان مین واسطہ باقی رہیگا اور اللہ مجکو بیواسطہ کھانا نہ دیگا ہرگز نہ کھاونگا مین نے کہا اے جوان تونے سخت ارادہ کیا ہی یہ بات بہت مشکل ہی

Marfat.com

اوسنے کہا ہی ابراہیم ویسا ہونے کی باتین نکرو اللہ تعالی اپنے بندون کا امتحان لیتا ہی اور
اوسکو ہر طرح روزی دینے کی قدرت حاصل ہی تمھارے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ
ہرگز تمنے اللہ پر توکل نہین کیا ہی کیونکہ توکل کا ادنیٰ درجہ یہ ہی کہ سختی اور فاقہ کشی
کی حالت مین توکل کرے اور حیلہ جوئی نکرے اور اس درجہ سے اعلیٰ کوئی درجہ ابھی
تجکو حاصل نہین ہوا ہی اور فرمایا ایکبار مین جنگل مین متوکلاً علی اللہ جا رہا تھا
ایک جوان دور پر مجھے دکھائی دیا اوسنے مجھے پکارا اور سلام کیا اوسکے بعد کہا کہ اگر تم مجکو
اجازت دو تو مین تمھارے ساتھ رہون اور وہ جوان آتش پرست تھا مین نے کہا
جہان مین جا رہا ہون وہان تو نہین جا سکتا اور تجھے اُسطرف راہ نہین ہی اوسنے
کہا مین اسکی پروا نہین کرتا تمھارے ساتھ چلون گا کچھ نہ کچھ فائدہ مجھے بھی ضرور
ہو جائیگا اور میرے ہمراہ ہوا ایک ہفتہ میرے ساتھ چلا اُسکے بعد آٹھوین دن اُسنے
مجھ سے کہا اے زاہد حنیفی جرأت کرو اور اپنے اللہ سے کچھ مانگ کیونکہ مین بھوک
کی شدت کی وجہ سے بہت بیتاب ہون مین نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور عرض کیا
اے اللہ تجکو واسطہ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجکو اس آتش پرست کے سامنے
شرمندہ نکرنا فوراً ایک خوان غیب سے میرے سامنے آیا جسمین تازی روٹیان اور
بھنی ہوئی مچھلیان اور تازے خرمے اور ٹھنڈا پانی تھا ہم دونون نے باہم بیٹھکر سیر
ہو کر کھایا اُسکے بعد پھر سات دن تک فاقہ کشی مین سفر کیا آٹھوین دن مین نے اُس جوان
سے کہا اب تو بھی اپنا کمال دکھا اُس جوان نے عصا ٹیکا اور چپکے چپکے کچھ زبان سے
کہا فوراً ایک خوان اُسیطرح روٹی اور مچھلی اور خرمے اور پانی سے بھرا ہوا اوسکے
سامنے غیب سے نمودار ہوا اوس جوان نے مجھ سے کہا آئیے ہم اور آپ ملکر کھائین تو
مجھے اس واقعہ کے دیکھنے سے تعجب ہوا اور جب اوسنے کہا آئیے ہم اور آپ کھائین
اور بھی شرمندگی حاصل ہوئی اور مین نے جواب دیا تم کھاؤ مین اسوقت نہ کھاؤن گا

Marfat.com

اُس جوان نے کہا آپ تشویش نہ کیجیے کھانا کھائیے اُسکے بعد مین آپکو دو خوشخبریان دونگا ایک یہ کہ مجھے کلمۂ شہادت پڑھا کر مسلمان کیجیے یہ کہکر اوسنے زنار توڑ ڈالا اور صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گیا اور دوسری بشارت یہ ہی کہ جسوقت آپ نے مجھے کمال دکھانے کا حکم فرمایا مین نے اللہ کی درگاہ مین دعا کی ای اللہ اس پیر کی آبرو کا صدقہ مجھے شرمندہ نکرنا اسوقت جو کچھ ظاہر ہوا میرا کمال نتھا بلکہ درحقیقت آپکی ذات کا فیض تھا پھر ہم دونون نے کھانا کھایا اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے مکہ معظمہ مین پہونچکر اُس جوان نے وہان کی مجاوری اختیار کی۔ اور فرمایا مین ایکبار جنگل مین تھا اور راہ بھول گیا ایک شخص مجھے ملا اور سلام کیا اور کہا تو میرے ساتھ آ تجھے راستہ ملجائیگا مین چند قدم اوسکے ساتھ چلا تھا کہ یکایک وہ شخص غائب ہو گیا جب مین نے غور کیا تو مین راستہ پر تھا اور اوسکے بعد کبھی مین راستہ نہین بھولا اور طرہ یہ ہی کہ کبھی مجھے راہ مین بھوک پیاس بھی نہین لگی۔ اور فرمایا ایکبار مین سفر مین تھا شبکو ایسے ویرانے مین میرا گذر ہوا جہان شیر سامنے نظر آیا مین اُسکو دیکھکر گھبرایا ندائے غیبی ہوئی اے خواص تو کیون گھبراتا ہی تیری حفاظت کیلیے ستر ہزار فرشتے تیرے ساتھ ہین اور وہ ہر وقت تیری حفاظت کیا کرتے ہین اور فرمایا کہ جنگل مین مین نے ایک بدصورت شخص کو دیکھکر پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا اللہ کا بندۂ ضعیف پریشان حال ہون اور مکہ معظمہ جارہا ہون مین نے پوچھا تو نے اس دور و دراز سفر کا ارادہ کیا ہی حالانکہ تیرے پاس توشہ و سواری کچھ نہین ہی اُسنے کہا ہماری جماعت کے سب لوگ اسیطرح بے توشہ و سواری تمھاری طرح سفر کیا کرتے ہین مین نے اوس سے پوچھا توکل کس چیز کا نام ہی اُسنے جواب دیا اللہ ہی سے لینے کو توکل کہتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایک درویش نے آپسے کہا کہ مین آپکے ساتھ سفر مین رہنا چاہتا ہون

Marfat.com

آپ نے فرمایا اس شرط پر میں تجھکو اپنے ساتھ رکھونگا کہ ہم دونون مین ایک حاکم اور ایک
محکوم بنے تاکہ راہ مین تمام کام اچھی طرح ہوا کرین درویش نے کہا آپ حاکم بنین اور
مین آپکا محکوم ہون اوسکے بعد دونون ساتھ سفر کو نکلے جب پہلی منزل پر قیام ہوا آپنے
ایک مقام پر درویش سے کہا کہ تم یہان بیٹھو اور خود جاکر پانی کھینچ لائے اور چونکہ جاڑے
کا موسم تھا آپنے جنگل سے لکڑیان چنکر آگ سلگادی اسی طرح پورے سفر مین آپنے
تمام کام خود کیے اور اوس درویش سے کوئی کام نہین لیا اور اگر وہ درویش ارادہ
کرتا کہ مین کوئی کام کرون تو آپ اوسکو منع کرتے اور جب درویش زائد اصرار کرتا تو فرماتے
تم مجکو اپنا حاکم بنا چکے ہو اور میری ممانعت کو نہین سنتے محکوم کو لازم ہے کہ کسی
بات مین حاکم کی مخالفت نکرے وہ درویش کہتا ہے کہ ایکبار راہ مین شب کو سخت بارش
ہوئی آپ نے اپنی چادر میرے سر پر تانی اور تمام رات اسی طرح چادر کو تانے
ہوے آپ کھڑے رہے مین آپ کو کام کرتے ہوے دیکھکر بہت شرمندہ ہوتا تھا
لیکن شرط کر چکا تھا اسلیے زیادہ اصرار بھی نہین کرتا تھا جب وہ رات تمام ہوئی تو
مین نے آپسے کہا کہ بہت دن سے آپ حاکم اور مین محکوم ہون آج سے مین حاکم بنونگا اور
آپ محکوم بنین آپنے قبول کرلیا اور پھر آگے بڑھے جب منزل پر قیام ہوا تو حسب دستور
سابق آپ خود ہی تمام کام کرنے لگے مین نے کہا آپ حاکم کے حکم کی مخالفت کیون کرتے
ہین آپنے فرمایا مین حاکم کے حکم کی مخالفت نہین کرتا ہون اسلیے کہ حکم کی مخالفت
جب ہوتی کہ مین حاکم سے اپنی خدمت لیتا اور مین محکوم ہون اور خدمت کرنا محکوم
ہی کو زیبا ہے غرضکہ مکہ معظمہ تک آپ اسیطرح میرے ساتھ سلوک کیا کیے جب
ہم دونون مکہ معظمہ مین پہونچے تو شرمندگی کیوجہ سے مین نے آپکا ساتھ چھوڑدیا مِنا مین
آپنے مجکو دیکھا فرمایا اللہ تمکو توفیق دے کہ تم دوستون کے ساتھ وہی سلوک کرو جو مین نے
تمھارے ساتھ کیا ہے اور آپنے فرمایا ہے کہ ایکبار مین اطراف شام مین پھر رہا تھا

Marfat.com

ایک مقام پر کھٹّے اناروں کے بہت سے درخت ملے گو اوسوقت انار کھانے کو میرا
جی بہت چاہا مگر کھٹّے ہونے کی وجہ سے مین نے ایک دانہ بھی انار کا نہین چکھا اور
وہان سے آگے بڑھا ایک جنگل مین مجھے ایک شخص ملا جو لُنجا اور ٹنڈا تھا اور تمام بدن
مین اوسکے کیڑے پڑ گئے تھے اور بھڑین اوسپر بھنبھنا رہی تھین اور ڈنک مار رہی تھین
مجھے اوسکی یہ حالت دیکھکر ترس آیا اور اوس سے پوچھا مین تیرے لئے صحت کی دعا
کرون اُسنے کہا نہین مین نے کہا کیون تو دعا کرانا پسند نہین کرتا اُسنے کہا لان العافیۃ
اختیاری والبلاء اختیارہ وانا اختار اختیارہ علی اختیاری یعنے عافیت
مجھے پسند ہی اور بلا اللہ تعالی کو پسند ہی بس مین نے اُسکی پسند کو اپنی پسند پر پسند کیا
ہی مین نے کہا اگر تم کہو تو مین ان بھڑون کو تمھارے پاس سے ہٹا دون اُسنے کہا اے
خواص پہلے میٹھے انار کی خواہش اپنے دل سے دور کرلے اوسکے بعد میری تندرستی
چاہنا پہلے تو اپنے دل کو سالم بنا اوسکے بعد میرا غمگسار ہو مین نے پوچھا تمھین میرا نام
کیونکر معلوم ہوا اور کسطرح تم واقف ہوے کہ مجھے میٹھے انار کی خواہش ہی اُسنے کہا جو
بندہ اللہ کو پہچان لیتا ہی اللہ اُسپر کسی چیز کو پوشیدہ نہین رکھتا ہی مین نے پوچھا ان
بھڑون اور کیڑون کی ایذا رسانی سے تمکو اذیت نہین ہوتی اوسنے جواب دیا نہین اسلیے
کہ بھڑین اللہ کے حکم سے میرے ڈنک مارتی ہین اور کیڑے اللہ کے حکم سے میرا گوشت
کھاتے ہین اور اللہ کے حکم سے مجکو ایذا نہین ہوتی ہی اور فرمایا ایکبار جنگل مین
مین نے ایک شخص کو دیکھا اُس سے پوچھا کہان سے آتے ہو اوسنے کہا ساغون سے
آتا ہون مین نے پوچھا کہان جاتے ہو اوسنے کہا مکہ معظمہ جاتا ہون مین نے پوچھا کس
کام کیلیے جاتے ہو اوسنے کہا زمزم مین ہاتھ دھونے جاتا ہون کیونکہ مین نے اپنی مان کو
نوالے بنا بنا کر کھلائے ہین اور میرے ہاتھ بھر گئے ہین مین نے پوچھا مکہ معظمہ سے کب
پلٹو گے اوسنے کہا شام تک گھر پلٹ جاؤنگا اسلیے کہ مجھے مان کا چھونا اچھا نا ہی

یہکر وہ شخص میری نظر سے غائب ہوگیا اور فرمایا کہ لوگون نے مجھسے بیان کیا کہ
ملک روم مین ایک راہب ہی جو ستر برس سے بتخانے مین گوشہ گزین ہی مین
اُس سے ملاقات کرنے روم مین گیا جب اُس بتخانے کے قریب پہونچا تو اُس راہب
نے کھڑکی سے سر باہر نکالکر کہا اے ابراہیم تم میرے پاس کیون آئے ہو مین راہب
نہین ہون بلکہ کُتّے کا رکھوالا ہون اور میرا نفس کُتّا ہی مین ہمیشہ اوسکی نگہبانی
کیا کرتا ہون اور اوسکو خلائق کے شر سے بچاتا ہون مین نے کہا اے اللہ اس
راہب کو اسی ضلالت مین ہدایت کر پھر اُس راہب نے مجھسے کہا اے ابراہیم
تم کب تک مردون کو تلاش کرتے پھروگے جاؤ اور اپنی تلاش کرو اور جب
تم اپنے آپ کو پاجاؤ تو اپنے نفس کی نگہبانی کرو اسلیے کہ روزانہ نفس کی
خواہشین تین سو ساٹھ طرح کا لباس الوہیت بدل بدل کر بندے کو ضلالت
کے دام مین مبتلا کرتی ہین - اور فرمایا ایک بار مین جنگل مین تھا اور بھوک کا مجھپر
غلبہ ہوا ایک بدوی آیا اور اوسنے مجھسے کہا او بڑپیٹو بھوک کا غالب ہونا توکل
نہین ہی اور فرمایا مین ہر وقت اللہ تعالی سے دعا مانگا کرتا ہون کہ مجھے دنیا
مین حیات دائمی عطا کرے تاکہ ہمیشہ مین اوسکی عبادت مین مشغول رہون جب
لوگ جنت مین جاکر اور جنت کی نعمتون مین مشغول ہوکر اللہ کو بھول جاوینگے
اوسوقت بھی دنیا کی مصیبتون کو برداشت کرکے آداب شریعت کے ساتھ محل
عبودیت مین قیام کرکے اُسکی ربوبیت کو یاد کرتا رہون اور فرمایا ہاتھ ساکن اور
دل فارغ طلب کر اور جہان تیرا دل چاہے جا اور فرمایا جو شخص اللہ کو اوسکی
معرفت کے موافق پہچان لیتا ہی وہ وفاے عہد اپنے اوپر لازم کرتا ہی اور اللہ
پر دل سے بھروسا کرتا ہی اور اوسکے ساتھ اوسکو آرام اور راحت ہوتی ہی اور
فرمایا زائد علم سے انسان عالم نہین ہوتا بلکہ عالم وہ ہی جو علم کے موافق عمل کرے

Marfat.com

اور سنت نبوی کی پیروی مین سرگرم ہو گا اوسکو تھوڑا ہی علم ہوا اور فرمایا تمام علم
ان دو کلمون مین ہی ایک یہ کہ جس چیز کی اللہ نے تجھے تکلیف نہین دی تو
اوس مین تکلف نہ کرے دوسرے یہ کہ جس چیز کو تجھپر اللہ نے فرض اور لازم
کیا ہی تو اوسکو ضائع نکرے اور اوسکے ادا کرنے مین کوتاہی نکرے اور فرمایا جو
شخص معرفت الٰہی کا دعوی کرتا ہی اور ماسوی اللہ سے اُسکو آرام حاصل ہوتا ہی
اللہ اوسکو سخت بلا مین مبتلا کرتا ہی جب وہ اُس سے توبہ کرتا ہی تو اللہ اُس سے
بلا کو دور کردیتا ہی اور جو شخص باوجود دعوی معرفت حق کے خلق سے میل جول
ترک نہین کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو اپنی رحمت سے دور کرکے طامع کردیتا ہی
اور اوسکی یہ حالت ہوجاتی ہی کہ خلق بھی اوسکو برا سمجھتی ہی اور ذلیل جانتی ہی
نہ اوسکو دنیا ملتی ہی نہ آخرت اور سوا تاسف اور ندامت کے کچھ حاصل نہین ہوتا
اور فرمایا دنیا مین جس شخص کی یہ حالت ہو کہ لوگ اُسپر روتے ہون وہ قیامت مین
ہنسنے والا ہوگا اور فرمایا جو شخص لوگون پر یہ ظاہر کرتا ہی کہ مین تارک شہوات ہون وہ
جھوٹا ہی اور ہرگز تارک شہوات نہین ہی بلکہ ریاکار ہی اور فرمایا دراصل متوکل وہ
شخص ہی جسکے توکل کا اثر دوسرے پر پڑے اور اوسکے پاس بیٹھنے والا بھی متوکل
ہوجائے اور فرمایا اللہ پر ثابت قدم رہنے والا متوکل ہی اور فرمایا قرآن اور حدیث
نبوی کے حکم کے موافق عبودیت مین ثبات اور استقلال کرنے کو صبر کہتے ہین اور
فرمایا مراعات سے مراقبہ اور مراقبہ سے ظاہری و باطنی اخلاص حاصل ہوتا ہی
اور فرمایا اپنی تمام آرزوؤن کو فنا کردینا اور تمام حاجات بشری کے جلا دینے
کا نام محبت ہی اور فرمایا دل کی دوا پانچ چیزون مین ہی ایک قرآن پڑھنا
اور اوسمین غور و فکر کرنا دوسرے پیٹ بھر کے کھانا نہ کھانا تیسرے تمام رات
اللہ کی عبادت مین قیام کرنا چوتھے صبح ہوتے وقت درگاہ الٰہی مین عاوزاری کرنا

Marfat.com

پانچویں نیکوں اور صالحوں کی صحبت اختیار کرنا اور فرمایا اس بات کو صبح کے وقت کی زاری میں تلاش کرو اگر صبح کی زاری میں نہ ملے تو یقین کرلو کہ اور کہیں تم اس کو نہیں پا سکتے۔

نقل کیا ہی کہ آپ اکثر سینہ پر ہاتھ مار کر واشوقاہ فرمایا کرتے تھے یعنے مجکو اوس اللہ کے دیدار کا شوق ہی جو مجھے ہر وقت دیکھتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کھانا کہاں سے کھاتے ہیں اسلیے کہ بظاہر کہیں سے آپ کے لیے ہم لوگ کھانا آتے ہوے نہیں دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے وہاں سے کھانا آتا ہی جہاں سے بچہ کے لیے ماں کے پیٹ میں کھانا آیا کرتا ہی اور میں وہاں سے کھاتا ہوں جہاں سے صحرا کے جانور کھایا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنے اللہ رزق دیتا ہی اسکو کسی جگہ سے کہ خیال میں نہ آوے

نقل کیا ہی کہ لوگوں نے آپ سے پوچھا متوکل کو طمع ہوتی ہی یا نہیں آپ نے فرمایا ہوتی ہی اسلیے کہ طمع نفس کی صفت ہی اور دل میں اُسکا آجانا ضروری ہی لیکن متوکل کو طمع نقصان نہیں پہونچا سکتی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو طمع پر حاکم کردیتا ہی اور طمع اوسکی محکوم ہوجاتی ہی اسلیے کہ وہ خلق سے نا امید ہوتا ہی

نقل کیا ہی کہ آخر عمر میں آپ ملک رے کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے اور وہاں آپکو پیچش شروع ہوئی اور اسقدر اوسکو ترقی ہوئی کہ آپ دن میں ساٹھ بار رفع حاجت کو جاتے اور ہر بار غسل فرماتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے لوگوں نے اس حالت بیماری میں آپ سے پوچھا کہ کسی چیز کو آپکا دل چاہتا ہی یا نہیں آپ نے فرمایا بھنی ہوئی کلیجی کھانے کو میرا دل چاہتا ہی اُسکے بعد آپ نے غسل فرمایا اور وفات کی لوگ آپکی لاش کو مسجد سے اوٹھا کر ایک مکان میں لیگئے

Marfat.com

ایک بزرگ آئے اور اونھون نے آپکے سرہانے کا تکیہ اوٹھا کر دیکھا تو اوسکے نیچے ایک روٹی کا ٹکڑا رکھا ہوا تھا اُنھون نے دیکھکر کہا اگر آپکے سرہانے یہ ٹکڑا روٹی کا نہوتا تو ہرگز مین آپکے جنازے کی نماز نہ پڑھتا اسلیے کہ اگر یہ نہوتا تو معلوم ہوتا کہ آپنے اُسی حالت توکل مین وفات فرمائی اور مرتبۂ توکل سے آگے رد توکل کا مرتبہ آپکو حاصل نہین ہوا ہر صوفی کو لازم ہی کہ تمام مراتب حاصل کرے نہ یہ کہ ایک صفت پر ایسا اڑ جائے کہ اوسکے آگے دوسری صفت اوسکو حاصل ہی نہو سکے نقل کیا ہی کہ ایک بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا برتاو کیا آپنے فرمایا گو مین نے دنیا مین عبادت بہت کی اور توکل بھی کیا لیکن جسوقت مجکو موت آئی مین طاہر اور باوضو تھا اللہ تعالیٰ نے مجکو میری عبادت اور توکل کا ثواب دیا لیکن مرتے وقت کی طہارت کے بدلے مین ایسا بلند مرتبہ مجکو عطا کیا کہ اوسکے آگے جنتون کی تمام نعمتین کم ہین اوسکے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم یہ عطا اور بخشش جو ہمنے تجھپر کی اوسکا بدلہ ہی کہ تو ہماری درگاہ مین دنیا سے پاک آیا اور ہماری درگاہ مین پاکون سے زائد کسیکو رتبہ نہین ملتا ہی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۱۰۲ حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ صاحب زہد و تقویٰ تھے اور عبادت و ریاضت مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے آپنے بہت مشائخ سے فیض صحبت حاصل کیا ہی اور سب لوگ آپکو معظم سمجھا کرتے تھے آپنے ۲۹۹ھ مین وفات فرمائی اور بعض اہل تاریخ کا قول ہی کہ سنہ ۔۔۔ھ مین آپ نے اس دار فانی سے رحلت کی ہی واللہ اعلم نقل کیا ہی کہ آپ اپنی خانقاہ کا دروازہ بند رکھا کرتے تھے اور کسی کو اپنے پاس آنے نہین دیتے تھے البتہ جب کوئی دروازے پر آواز دیتا تو آپ پوچھتے

Marfat.com

تم مسافر ہو یا مقیم اگر وہ کہتا مسافر ہون تو آپ دروازہ کھولدیتے اور اسکو اندر آنے کی اجازت دیتے اور جبتک وہ رہتا اوسکی مدارات کرتے اور اگر وہ کہتا مین مقیم ہون تو آپ دروازہ نہ کھولتے اور فرماتے تمہارا یہان کام نہین اسلیے کہ جب تم چند روز یہان رہوگے تو مین تم سے خوگر ہوجاؤنگا اور جب تم جانے کا ارادہ کروگے تو مین تمھاری جدائی کی برداشت نکرسکون گا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آپ سے کہا میرے لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا تم اللہ کی درگاہ پر جاؤ تاکہ تمھین میری دعا کی ضرورت نہو اُسنے پوچھا مجھے اللہ کی درگاہ نہین معلوم ہی اگر آپ وہان مجکو بھیجتے ہین تو اوسکا راستہ اور مقام بھی بتادیجیے آپنے فرمایا اللہ کی درگاہ وہ ہی جہان تو نہو اوس شخص نے گوشہ نشینی اختیار کرکے اللہ کی یاد شروع کی اللہ نے اوسکو اپنے فضل سے دولت سعادت عطا کرکے مالامال کردیا ایکبار بہاؤ آیا اور بستی مین تمام مکانات ڈوبنے لگے اور حضرت ممشاد دینوریؒ کی خانقاہ بلندی پر تھی لوگون نے اُدھر کا رخ کیا تاکہ وہان پہونچکر اپنی جانون کو ڈوبنے سے بچائین اسی اثنا مین آپنے اُس مرد کو دیکھا کہ پانی پر مصلے بچھائے ہوئے آرہا ہی آپنے اوس سے پوچھا اب تمھارا کیا حال ہی اوسنے کہا یہ سب آپ ہی کا فیض ہی اور پھر آپ پوچھتے ہین کہو کیا حال ہی اللہ تعالی نے آپکی دعا کی برکت سے مجھے ماسوی اللہ سے مستغنی کردیا اور یہ مرتبہ عطا کیا ہی کہ آپ خود ملاحظہ فرمارہے ہین آپنے فرمایا مجھے معلوم ہوگیا کہ درویش کا کام جد وجہد ہی اُسدن سے پھر مین نے کسی درویش کے ساتھ مزاح نہین کیا

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک بار ایک درویش میرے پاس آیا اور کہا اگر آپ اجازت دین تو مین آپکے لیے حلوا تیار کرون بیساختہ میری زبان سے نکلگیا کہ ارادت اور اوسکے ساتھ حلوا یہ سنتے ہی وہ درویش اٹھکر چلا گیا اور

Marfat.com

کہتا جاتا تھا ارادت اور حلوا چلتے چلتے ایک بیابان کی طرف نکل گیا اور یہی ارادت اور حلوا کہتے کہتے جان بحق تسلیم ہوا جب مجھے یہ واقعہ معلوم ہوا تو مین نے توبہ کی اور فرمایا ایکبار مجھپر کچھ قرض ہو گیا تھا جسکی وجہ سے مین متردد تھا مین نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی اے بخیل تیرا قرض ہم ادا کر دینگے اسقدر معمولی قرض سے تو فکرمند نہو اور جو ضرورت پڑے اور قرض لے تیرا کام لینا اور ہمارا کام دینا ہی اوسکے بعد سے مین نے اپنے قرضخواہون سے کبھی حساب نہین کیا بلکہ جتنا قرض وہ بتا دیتے مین دیدیتا۔

نقل کیا ہی کہ آپکے کلمات عالی بیشمار ہین آپ نے فرمایا ہی کہ بُت مختلف ہوتے ہین بعض نفس کی پرستش کرتے ہین اور اونکے لیے اونکا نفس بت ہی اور بعض مال کی پرستش کرتے ہین اور اونکے لیے اونکا مال بت ہی اور بعض بی بی کی پرستش یعنی اطاعت کرتے ہین اور اونکے لیے اونکی بی بی بت ہی اور بعض اولاد کی پرستش کرتے ہین اور اونکے لیے اونکی اولاد بت ہی اور بعض تجارت اور حرفت کی پرستش کرتے ہین اور اونکے لیے اونکی تجارت اور حرفت بت ہی اور بعض نماز و روزہ زکوٰۃ حال کی پرستش کرتے ہین اور اونکے لیے اونکی نماز اونکا روزہ اونکی زکوٰۃ اونکا حال بُت ہی تمام خلق مین ہر ہر شخص ان بتون مین سے ایک ایک بُت پر فریفتہ ہی اور کسی کو ان بتون سے چارہ نہین ہی البتہ وہ شخص ان بتون مین سے کسی بت کی پرستش نہین کرتا ہی جو اپنے نفس کی اتباع نہین کرتا اور اپنے مرتبہ پر فخر نہین کرتا اور اپنے افعال و اعمال پر اعتماد نہین کرتا اور نفس کے خیر و شر پر نفس کی مرضی کے موافق راضی نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ نفس کو ملامت کیا کرتا ہی۔ اور فرمایا مرید کو لازم ہی کہ پیر کی خدمت کرے اور اپنے بھائیونکا ادب کرے اور تمام شہوتون سے دست بردار ہو اور شریعت کی پیروی کرے

اور ہواے نفسانی کی مخالفت کرتا رہے اور فرمایا مین کبھی کسی بزرگ کی خدمت
مین حاضر نہین ہوا جبتک اپنے تمام علوم اور حالات کو مین نے ترک نہین کیا
اور جب علوم اور حالات کو ترک کرکے مین کسی بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوا تو
اوسکے اقوال کو غور سے سنا اور اوسکی برکتون سے فیض حاصل کیا اور اوسکے صلہ
مین اللہ تعالی نے مجھے بہت مراتب عطا فرمائے اور فرمایا جو شخص کسی بزرگ کیخدمت
مین حاضر ہوتا ہی اور اوسکے نزدیک اپنی قدر اور خودی کی ذرہ برابر بھی بو باقی ہوتی
ہی اوسکو ہرگز اُس بزرگ کی باتون اور صحبت سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا ہی
اور فرمایا اہل صلاح کی صحبت اختیار کرنے سے دل مین صلاح پیدا ہوتی ہی اور
اہل فساد کی صحبت مین بیٹھنے سے دل مین فساد پیدا ہوتا ہی اور فرمایا علائق کے
تین اسباب ہین اول موانع یعنے جس چیز کی ممانعت ہو اُسکی طرف رغبت کرنا جیساکہ
الانسان حریص علی ما مُنع سے ظاہر و باہر ہی دوسرے مسبوق پر نظر کرنا تیسرے
فراغت کو زائل کرنا اور فرمایا سب سے اچھا انسان کے لیے وہ وقت ہی جسوقت
وہ خلق سے دور اور خالق سے نزدیک ہو اور اُن چیزون سے دل کو فارغ کرنا جنکی
طرف اہل دنیا مائل ہوتے ہین فراغت حاصل کراتا ہی اور اصل یہ ہی کہ جن چیزون
کو اہل دنیا پسند کرتے ہین ہرگز وہ پسندیدگی کے قابل نہین ہین اور فرمایا اگر کوئی
شخص اولین اور آخرین کے عمل اور حکمت کو جمع کرکے اولیا اور سادات کے
احوال کا دعوی کرے تو ہرگز وہ عارفون کا درجہ حاصل نہین ہوسکتا جبتک
اللہ پر پورے سطور سے توکل نکرے اور جو چیزین اللہ نے اپنے مقربون کے لیے
خاص کردی ہین ہرگز دوسرے کو حاصل نہین ہوسکتین اور خلاصہ معرفت
کا یہ ہی کہ بندہ خالص دل سے اللہ کے ساتھ فقر اور محتاجی اختیار کرے اور
فرمایا معرفت کی تین قسمین ہین ایک امور مین فکر کرنا کہ اونکو کسطرح پر اندازہ کیا ہی

دوسرے مقاد یر مین فکر کرنا کہ اُنکو کسطرح مقدر کیا ہی تیسرے خلق مین فکر کرنا
کہ اُنکو کسطرح پیدا کیا ہی اور فرمایا جمع اُسکو کہتے ہین جسکو توحید مین جمع کیا ہی
اور تفرقہ اُسکو کہتے ہین جسکو شریعت مین متفرق کیا ہی اور فرمایا اللہ تعالی کی راہ
دور ہی اور اُسپر صبر کرنا مشکل ہی یعنی معرفت الٰہی حاصل کرنے کا طریقہ بہت
دشوار ہی اور اُس طریقہ مین تکالیف پر صبر کرنا بہت مشکل ہی اور فرمایا حکمانے
حکمت فکر اور خاموشی سے حاصل کی ہی اور انبیا علیہم السلام کی روحین کشف
اور مشاہدے کی حالت مین ہین اور صدیقون کی روحین قربت اور اطلاع مین
ہین اور فرمایا دل کو صاف کرنا اور پسندیدہ حق عمل کرنا اور خلق سے صحبت ترک
کرنا تصوف ہی اور فرمایا تصوف اختیار اور بے اختیار ہی ظاہر کرنے کا نام ہی ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم	گہے بر پشت پاے خود نہ بینم

اور فرمایا بیکار چیزون کو ترک کرنا تصوف ہی اور فرمایا جس چیز پر نفس اور دل
مائل ہوا اوسے ترک کرنے کا نام توکل ہی اور فرمایا فقر اسکا نام ہی کہ جب بھوک
معلوم ہو نماز پڑھے اور جب طاقت نہ رہے سو رہے اسلیے کہ اللہ تعالی درویش
کو تین چیزون سے خالی نہین رکھتا ہی یا قوت دیتا ہی یا غذا دیتا ہی یا موت دیتا ہی
کہ سب سے چھوٹ جائے۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے وفات کے قریب آپ سے پوچھا کہ اب مزاج کیسا
ہی آپنے فرمایا مجھ سے پوچھتے ہو پھر لوگون نے کہا لا الہ الا اللہ کہیے آپنے لوگون
کی طرف سے منھ پھیر لیا اور دیوار کی طرف مڑ گئے اور فرمایا مین سراپا تجھ مین فانی
ہون ایسے شخص کا بدلہ کہ تجھے دوست رکھتی ہی ہی اور فرمایا تیس برس سے
بہشت میرے سامنے پیش کیجاتی ہی مگر مین اُسکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہین
دیکھتا ہون اور تین برس سے مین نے اپنے دل کو گم کر دیا ہی لیکن اب تک مجھے

Marfat.com

اُسکے ملنے کی تمنا نہین ہی کیونکہ صدیقون کو یہ تمنا ہوا کرتی ہی کہ دل کو اللہ تعالیٰ مین گم کردین پھر مین کیون دل ملنے کی آرزو کرون اسکے بعد آپ نے وفات فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۳۲ حضرت ابو اسحٰق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو اسحٰق ابراہیم شیبانی رحمہ اللہ امام زمانہ شیخ یگانہ تھے آپ بڑے عابد زاہد صاحب ریاضت و تقویٰ تھے آپ ہمیشہ وجد وحال اور مراقبہ مین رہا کرتے تھے
نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا مقولہ ہی کہ حضرت ابراہیم شیبانی فقرا اور اہل ادب پر اللہ تعالیٰ کی نشانیون مین سے ایک بین نشانی ہین۔
نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مین چالیس سال تک حضرت ابو عبداللہ مغربی رحمہ اللہ کی خدمت مین رہا ہون لیکن اس زمانہ میں مین نے اُن چیزون مین سے کوئی چیز نہین کھائی جسکو لوگ عموماً کھایا کرتے ہین اور اس زمانے مین سوائے خانۂ کعبہ کی چھت کے مین اور کسی چھت کے نیچے نہین سویا نہ اتنی مدت تک میرے بال بڑھے اور نہ ناخن دراز ہوے اور نہ میرا خرقہ میلا ہوا اور فرمایا انتی برس سے مین نے اپنی خواہش سے کوئی چیز نہین کھائی ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین ایک بار مین ملک شام مین تھا اور مسور کی دال کھانے کو میرا دل چاہا فوراً مسور کی دال کا پیالہ میرے سامنے آیا مین نے دال کھالی اوسکے بعد شام کی بازار مین آیا ایک مقام پر چند مٹکے رکھے ہوے تھے مین آنکھین غور سے دیکھنے لگا لوگون نے کہا کیا دیکھتے ہو اسمین شراب ہی مین نے دل مین خیال کیا کہ جب مجھے معلوم ہو گیا کہ ان مٹکون مین شراب ہی تو مجھے چاہیے کہ ان سب کو توڑ ڈالون اور مین نے وہ سب مٹکے توڑ ڈالے تمام شراب بہ گئی جس مرد نے مجکو بتایا تھا کہ یہ شراب کے مٹکے ہین وہ مجکو حاکم وقت سمجھکر چپ ہو رہا جب

Marfat.com

اُسے معلوم ہوا کہ مین بادشاہ وقت نہین ہون تو مجھے پکڑ کر ابن طریون کے پاس
لے گیا اور تمام واقعہ بیان کیا اُسنے سب حال سُن کر حکم کیا کہ پہلے ان کے دو سُو
چھڑیان ماری جائین اوسکے بعد قید خانے مین مثل اور قیدیون کے یہ بھی
مقید کیے جائین ایکمدت تک مین قید مین رہا پھر حضرت شیخ ابو عبد اللہ مغربی کا
وہان گذر ہوا اور اونھون نے سفارش کر کے مجھے قید سے رہا کرادیا پھر
مین شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا اُنھون نے مجھ سے پوچھا تو نے کیا جرم کیا
تھا جسکے عوض مین تجھے یہ سزا دی گئی مین نے کہا کہ پیٹ بھر کر مین نے مسور کی دال
کھائی تھی اُسی کی سزا مین چھڑیان کھائین اور اتنے دن تک قید کی تکلیفین اٹھائین
اُنھون نے فرمایا تجھے کم سزا ملی۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ حج کا ارادہ کر کے مکان سے چلتے تو پہلے مدینۂ منورہ مین
جاکر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرتے اور
فرماتے السلام علیك یا رسول اللہ روضۂ مبارک سے آواز آتی وعلیك السلام
یا ابن شیبان اسکے بعد مکۂ معظمہ جاکر حج ادا کرتے اور پھر واپسی مین مدینۂ منورہ
مین حاضر ہو کر شرف زیارت روضۂ رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا حاصل کرتے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایکبار مین حمّام مین غسل کر رہا تھا اوس حمام کے
روزن سے ایک نہایت خوبصورت جوان نے پکار کر کہا تم کب تک ظاہری
شست وشو کروگے جاؤ اور باطن کی طہارت کرو اور دل کو ماسوی اللہ سے
پاک کرو مین نے کہا تو انسان ہی یا جن یا فرشتہ ہی اسلیے کہ مین نے ایسی صورت کا
انسان نہین دیکھا ہی اُسنے کہا مین نہ انسان ہون نہ جن ہون نہ فرشتہ ہون بلکہ
مین بائے بسم اللہ کا نقطہ ہون مین نے کہا یہ سب مملکت تیرے ہی لیے ہی اُسنے
کہا اے ابراہیم ذرا اپنی پناہ سے باہر آتا کہ تجھے مملکت نظر آئے اور فرمایا فنا

Marfat.com

اور بقا کا علم وحدانیت کے اخلاص اور عبودیت کی دوستی پر موقوف ہی
اور جو کچھ اسکے علاوہ ہی وہ غلطی مین ڈالتا ہی اور زندیق بناتا ہی اور فرمایا
جو کوئی ہستی سے آزاد ہونا چاہے اُسے چاہیے کہ اللہ کی عبادت اخلاص سے
کرے کیونکہ جو عبودیت مین ثابت قدم ہوتا ہی ماسوی اللہ سے آزاد ہو جاتا
ہی اور فرمایا جو شخص زبانی اخلاص کا ذکر کرتا ہی اور اپنی عبادت مین اخلاص
نہین پیدا کرتا اللہ تعالی اوسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہی اور خلق کی سامنے
ذلیل کرتا ہی اور فرمایا مشائخ کی صحبت ترک کرنے والا جھوٹے دعوون مین
مبتلا ہوتا ہی اور اون دعوون کی وجہ سے رسوائی اور بدنامی پاتا ہی اور فرمایا
جو شخص بُری باتون سے بچنا چاہے اوسکو احکام شرع پر عمل کرنا چاہیے اور فرمایا
جو شخص اللہ سے نہین ڈرتا وہ کمینہ ہی اور جو شخص احسان کرکے احسان جتاتا
ہی وہ بھی کمینہ ہی اور فرمایا تواضع مین بزرگی اور قناعت مین آزادی ہی
اور فرمایا جو دل خائف ہوتا ہی اوسمین دنیا کی الفت اور شہوت باقی نہین رہتی
اور فرمایا توکل اللہ اور بندے کے درمیان مین ایک بھید ہی پس بندے کو
لازم ہی کہ اوسکو کسی پر ظاہر نکرے اور فرمایا جو شخص مسجد مین بیٹھکر اللہ کی
زائد عبادت کرتا ہی اللہ اوسکو اوسکے صلہ مین قیامت کے دن جنت عطا کریگا
اور فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسلمانون کی ملاقات کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو
جنت مین اپنے دیدار کی نعمت عطا کریگا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا وقت
کی مخالفت بے ادبی ہی دعا کیونکر کرون۔ ایک شخص نے آپ سے کہا مجھے
کچھ وصیت کیجیے آپ نے فرمایا ہر وقت اللہ کو یاد رکھ اگر یہ تجھ سے نہین
ہو سکتا تو موت کو ہر وقت یاد کیا کر۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب ۶۵ حضرت ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ حیثیتہٗ رضا نقطہٗ و فا صاحب ورع و تقوی تھے دراصل آپ فارس کے رہنے والے تھے اور آپ نے نیشاپور مین ۳۴۰ھ ہجری مین وفات فرمائی حضرت شبلی رحمۃ اللہ آپکی بہت عزت کرتے تھے۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا دنیا کو اللہ تعالیٰ نے حکمت خانہ بنایا ہی اور اس حکمت خانے سے ہر شخص اپنی استعداد و کشف کے موافق فائدہ حاصل کرتا ہی اور فرمایا انسان کو چاہیے کہ اللہ کی صحبت اختیار کرے اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو ایسے شخص کی صحبت اختیار کرے جو اللہ کا مصاحب ہو اور اُسے اللہ تک پہونچا کر دونون جہان کی مرادین حاصل کرادے اور فرمایا علم اختیار کرنے والا اوامر و نواہی کی پابندی کرتا ہی اور علم اُسکو جہل سے جدا کر دیتا ہی لیکن انسان کو چاہیے کہ جو علوم اللہ نے جدا کر دیتے ہین اونکو ہرگز حاصل نکرے اسلیے کہ اُنکے حاصل کرنیسے سوا خرابی اور بربادی کے کچھ حاصل نہین ہوتا اور فرمایا جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان مین صدق اختیار کرتا ہی وہ مخلوق سے فارغ ہو جاتا ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسقدر مخلوق پیدا کی ہی اُسیقدر اپنی طرف آنے کی راہین بنائی ہین ہر شخص اپنی استعداد کے موافق ایک راہ طے کر کے اللہ تک پہونچتا ہی اور فرمایا اللہ کیطرف سے بندے کی طرف راہ ہی مگر بندے کی طرف سے اللہ کی طرف راہ نہین ہی اور فرمایا خالق کے ساتھ ہمنشینی زائد اختیار کرو اور خلق سے کم ملو اور فرمایا سب مین اچھا وہ شخص ہی کہ دوسرے کو اپنے سے اچھا جانے اور خیال کرے کہ اللہ کیطرف جانے کی بہت راہین ہین لیکن اس شخص کی راہ سب راہون سے اچھی ہی اور فرمایا بندے کو لازم ہی کہ حالت توکل مین اپنے نفس کے قصور کو دیکھے اور اللہ تعالیٰ کے

احسانات پر نظر کرتا رہے اور فرمایا بندے کو لازم ہی کہ اپنے تمام حرکات و سکنات
اللہ ہی کے لیے رکھے اور بلا ضرورت شدیدہ حرکات و سکنات کو دنیا کے لیے
نہ رکھے اور جو کوئی ایسا کریگا اوسکی تمام عمر ضائع اور برباد ہوگی اور فرمایا عقلمند
وہ ہی کہ بلا ضرورت شدید بات نکرے اور اپنی زبان کو لغو اور بیہودہ باتون
سے محفوظ رکھے اور فرمایا خاموشی نہ اختیار کرنے والا فضولی مین مبتلا ہی گو ساکن
ہی کیون نہو اور فرمایا مرید اُسکو کہتے ہین کہ ہمجنس کا طلب کرنیوالا اور غیر جنس سے
نفرت کرنے والا ہو اور فرمایا مرید کی زندگی نفس کی موت اور دل کی حیات مین
ہی اور جب دل زندہ ہوتا ہی تو نفس مرجاتا ہی اور بغیر مدد آلٰہی انسان نفس امارہ
سے بری الذمہ نہین ہوسکتا اور فرمایا اُسوقت تک انسان نفس کی شر سے محفوظ
نہین رہ سکتا جبتک اللہ کے ساتھ اعتقاد اور ارادے کی درستی حاصل نہین
کرتا اور ما سوی اللہ سے روگردان نہین ہوتا اور فرمایا بندے کے لیے سب سے
زائد نعمت یہ ہی کہ وہ قید نفس سے چھوٹ جاے کیونکہ اللہ اور بندے کے
درمیان مین قید نفس سب سے بڑا حجاب ہی اور جبتک نفس نہین مرتا اُسکی
حقیقت معلوم نہین ہوتی اور فرمایا موت آخرت کے دروازون مین سے ایک
دروازہ ہی اور دنیا سے کوئی مخلوق بغیر اس دروازے کے اللہ تعالیٰ تک
نہین پہونچ سکتی ہی اور فرمایا تمامی موجودات میرے لیے حجاب اور پردہ اور
دشمن ہین لیکن مین کیا کرون اور فرمایا جن نیک کام مین نمایش کو دخل ہو اُسپر
مغرور نہونا چاہیے اور فرمایا ہمت کو نگاہ رکھو اسلیے کہ ہمت تمام اشیا کی پیشرو
ہی اور سب کاروبار ہمت پر موقوف ہین اور تمام اشیاء کا مرجع ہمت ہی۔
نقل کیا ہی کہ جب آپ نے وفات فرمائی تو آپ کے مریدون نے ارادہ کیا کہ
آپکے مزار پر ایک تختی لگا کر اُسپر یادداشت کے لیے آپکا نام لکھدین اور موافق

Marfat.com

آپ نے ارادے کے اونھون نے کئی بار تختی پر نام لکھکر لگایا لیکن وہ گم ہو جایا کیا
آپ کے مرید کہتے ہین کہ ہمنے یہ واقعہ حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ سے بیان
کرکے اسکا سبب دریافت کیا اونھون نے کہا کہ حضرت ابو بکر صیدلانیؒ نے دنیا
مین اپنے کو پوشیدہ رکھا تم اب اونکو ظاہر کرنا کیون چاہتے ہو اللہ اب بھی اونکو
پوشیدہ رکھنا چاہتا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۸۹ حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو حمزہ محمد بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ سالک طریق تجرید سائر سبیل
تفرید تھے آپکو گروہ مشائخ مین فضل حاصل تھا اور سب لوگ آپکی بیحد عظمت کرتے
تھے آپکو پند و وعظ مین ملکۂ وافر حاصل تھا اور آپ علم تفسیر و حدیث کے بڑے
ماہر تھے حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ سے آپکو بیعت تھی اور حضرت سری سقطی
اور حضرت ابو الخیر نساج اور دیگر مشائخ کے صحبت یافتہ تھے اور فیوض باطنی
آپ نے ان ہی بزرگان دین سے حاصل کیے تھے۔ آپ نے بغداد کی مسجد رصافہ
مین ایک زمانہ تک وعظ کہا ہی حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ کو جب کسی مسئلہ
مین کوئی شبہ واقع ہوتا تو آپ سے آکر اوسکو دریافت کرتے اور جو کچھ آپ فرماتے اُسپر
وہ کاربند ہوتے تھے آپ نے ۲۸۹ھ مین وفات فرمائی ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ کے پاس گئے
دیکھا کہ وہ پاکیزہ لباس پہنے ہوئے بیٹھے ہین اور اونکے قریب ایک سیاہ
چڑیا ایک پنجرے مین بند ہی اتفاقاً وہ چڑیا بولی آپ نے اوسکی آواز سنکر
نعرہ مارا اور لبیک یا سیدی فرمایا حضرت حارثؒ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو
غصہ مین چھُرا لیکر آپ کو قتل کرنے اُٹھے مریدون نے بہت منت و سماجت

Marfat.com

کر کے اُنھین اس ارادے سے باز رکھا اور چھرا اونکے ہاتھ سے لیلیا مگر غصہ حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کا باقی تھا اونھون نے آپ سے فرمایا اے ابو حمزہ مسلمان ہو مریدون نے کہا کہ ہم لوگ انکو موحد اولیا سے خیال کرتے ہین اور آپ انکی شان مین ایسا کلمہ فرماتے ہین حضرت حارث رحمہ اللہ نے کہا مین بھی انکو نیک جانتا ہون اور مجھے معلوم ہی کہ انکا باطن توحید مین مستغرق ہی لیکن انھون نے کیون ایسی بات کی جو حلولیون کے افعال کے مانند ہو یا اونکے اقوال کے مشابہ ہوا اور مرغ کی آواز پر از خود رفتہ بنے یہ ضرور ہی جو عاشقان الٰہی ہین وہ اللہ تعالے کے کلام سے آرام اور تسکین پاتے ہین مگر اللہ کسی مین حلول نہین کرتا اور اتحاد اور آمیزش ذات قدیم پر جائز نہین ہی آپ نے اونسے فرمایا اگرچہ مین در اصل حلول و اتحاد و آمیزش سے جدا تھا لیکن چونکہ میرا فعل گمراہ قوم کے مثل ہوا ہی اسلیے مین توبہ کرتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مین نے اللہ تعالیٰ کو خواب مین دیکھا اُسوقت اللہ نے مجھسے حکم کیا کہ ابا حمزہ وسواس کی پیروی نکر اور مخلوق کا باربردار بن جب یہ واقعہ عوام الناس کی گوش زد ہوا تو اُنھون نے اسکو غلط سمجھکر آپکو بہت اذیتین پہونچائین نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا فقرا کی دوستی کرنا بہت دشوار ہی اور سوا صدیقون کے کوئی اونکی دوستی پر صبر نہین کرسکتا اور فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ اپنی راہ بتاتا ہی اُسکو اس راہ مین چلنا بہت آسان ہوتا ہی اور جو شخص اللہ کا راستہ دلیل اور واسطہ سے طلب کرتا ہی وہ کبھی راہ خطا پر اور کبھی راہ ثواب پر چلتا ہی اور فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ تین چیزین عطا کرتا ہی وہ بہت سی آفتون سے بچتا ہی اور وہ تین چیزین یہ ہین ایک شکم خالی دوسرے دل قانع تیسرے فقر دائم اور فرمایا جب تیرے نفس نے تجھ سے سلامتی پائی

تونے اُسکا حق ادا کیا اور جب خلق نے تجھ سے سلامتی پائی تو نے اُنکے حقوق ادا کیے اور فرمایا صادق صوفی کی یہ پہچان ہے کہ وہ عزت کے بعد خوار اور تونگری کے بعد درویش اور شہرت کے بعد گمنام ہو جائے اور جو کوئی اسکے خلاف ہو وہ کاذب صوفی ہے اور فرمایا جب مجھپر فاقہ گذرتا ہے تو مین اپنے دل مین کہتا ہون کہ یہ فاقہ اللہ کا ہدیہ ہے اسے قبول کرنا چاہیے اور جب مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ مجھ سے زیادہ فاقے دنیا مین کسی پر نہین گذرتے ہین تو مین خوش ہوتا ہون اور اسی خوشی مین دل سے فاقے کی برداشت کرتا ہون اور اُسکے ساتھ موافقت کرتا ہون۔ نقل کیا ہے کہ آپ بڑے شیرین کلام تھے اور ہمیشہ آپ ہر بات سنجیدگی کے ساتھ کہتے تھے ایکدن آپنے ندائے غیبی سنی کہ اے ابا حمزہ گو تو بات سمجھ کے کہتا ہے اور شیرین بیان بھی ہے لیکن سب سے اچھا تیرے لیے یہ ہے کہ بات کرنا ترک کر اور اپنی شیرین بیانی خلق پر ظاہر نکر۔ اُسیوقت سے آپنے خاموشی اختیار کر لی اور اُسی ہفتہ مین آپنے دنیا سے انتقال فرمایا۔ بعض کہتے ہین کہ جمعہ کے دن آپ وعظ کہہ رہے تھے یکایک آپ منبر سے گرے اور سخت چوٹ آئی اُسی تکلیف مین آپنے انتقال کیا۔ واللہ اعلم۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۱۱ حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ گم شدہ عشق و مدت سوختہ شوق و محبت تھے آپ طریقت اور حقیقت مین اپنے زمانے کے تمام صوفیون مین زائد کامل تھے اور حدیث و تفسیر کے اعلیٰ درجہ کے ماہر تھے جو نکات آپ معمولاً بیان کیا کرتے تھے بڑے بڑے لوگ اونکے سمجھنے سے عاجز رہتے تھے مثل آپ کے بیان کرنا تو بہت دشوار امر تھا آپ بڑے صاحب ریاضت تھے آپ کے کرامات کا شمار کرنا قدرت

Marfat.com

بشری سنے باہر ہے آپ نے مثل حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ کے بہت صوفیوں کو دیکھا ہے اور فیض باطنی حاصل کیا ہے آپ کو سوز درد ذوق آلہی اسقدر تھا کہ اُس زمانے کے لوگ آپ کو نوحہ گر قوم کہا کرتے تھے۔

نقل کیا ہے کہ ابتدا مین آپ مرو مین رہا کرتے تھے اُس زمانے کے ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین نے ایکبار مرو مین دیکھا کہ شیطان افسوس کر رہا ہے اور اپنے سر پر خاک ڈال رہا ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ تو نے کس رنج مین اپنی یہ حالت بنائی ہے اور کون سی ایسی مصیبت تجھ پر پڑی ہے کہ تو پریشان و بدحواس ہو رہا ہے اوسنے جواب دیا کہ جس خلعت کا مین اللہ تعالی سے سات لاکھ برس تک طالب رہا اوسنے وہ خلعت ایک آٹا بیچنے والے کو پہنا دیا۔

نقل کیا ہے کہ حضرت شیخ علی فارمدی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ جب قیامت مین مجھسے دریافت کیا جائے گا کہ تو نے دُنیا مین کیا نیک کام کیا ہے تو اُسوقت میرے پاس سوا اس جواب کے کوئی اور جواب نہوگا کہ مین نے دنیا مین حضرت شیخ ابو علی دقاق کی محبت کی ہے اور اونکا معتقد رہا ہون۔

نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا قاعدہ ہے کہ خودرو درخت جسکو کوئی نہین سینچتا اور کوئی اونکی پرورش نہین کرتا پتے لاتا ہے مگر پھل نہین لاتا اور اگر پھل لاتا بھی ہے تو اُسکا پھل بدمزہ اور بیکار ہوتا ہے اسیطرح جو مرید پیر کی خدمت مین نہین رہتا ہے اُسے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوتا اور اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ یہ قول صرف میرا ہی نہین ہے بلکہ مین نے ایسا ہی حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی سے سنا ہے اور اُنھون نے ایسا ہی حضرت ابو بکر شبلی سے سنا ہے اور اُنھون نے ایسا ہی حضرت جنید بغدادی سے سنا ہے اور اُنھون نے ایسا ہی حضرت شیخ سری سقطی سے سنا ہے اور اونھون نے ایسا ہی حضرت معروف کرخی سے سنا ہے

Marfat.com

اور اونھون نے ایسا ہی حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے سنا ہی اور اسی طرح آپنے چالیس اولیاء اللہ کا نام لیا کہ انھون نے اُنسے اور انھون نے اونسے سنا ہی۔ اور فرمایا جب مین حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ کے سامنے جاتا تو پہلے غسل کر لیتا اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مین بغیر غسل کیے ہوے اُنکی خدمت مین گیا ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایک زمانے تک آپنے مرو مین سکونت اختیار کی اور وعظ کہتے رہے اُسکے بعد آپ نے وہان سے حجاز کا سفر کیا اور بہت مقامات پر تشریف لیگئے اور قریب قریب ہر جگہ آپ نے خلق کو ہدایت فرمائی۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپکے پاس پہننے کیلیے کوئی کپڑا نہین تھا اور آپ برہنہ حضرت عبد اللہ عمر رحمۃ اللہ کی خانقاہ مین پہونچے ایک شخص نے آپکو پہچانا اور بہت تعظیم سے پیش آیا پھر رفتہ رفتہ سب لوگ آپ سے واقف ہو گئے اور آپکو سب نے گھیر لیا اور کہا کہ آپ درس دین آپنے انکار کیا پھر لوگون نے کہا وعظ فرمائیے پہلے آپنے اس سے بھی انکار کیا جب لوگ بہت پیچھے پڑے تو آپ نے منظور کیا لوگون نے منبر لاکر رکھا آپ اُسپر بیٹھے اور داہنے طرف اشارہ کر کے اللہ اکبر اور بائین جانب اشارہ کر کے واللہ خیر و ابقی فرمایا اُسکے بعد آپنے قبلہ کیطرف منھ کر کے ورضوان من اللہ اکبر فرمایا لوگون پر کچھ ایسی حالت طاری ہوئی کہ سب خود رفتہ ہو گئے اور مجلس مین ہر طرف سے شور و غوغا بلند ہوا اور اُن لوگون مین سے بہت لوگ جان بحق تسلیم ہوے اور آپ اُسی شور کی حالت مین منبر سے اُترکر ایک طرف چلے گئے جب لوگون کی حالت درست ہوئی تو مردہ لوگون کو دفن کیا اور ہر طرف آپکی تلاش کی مگر کہین پتہ نہ ملا اور آپ نے وہان سے آکر کچھ دنون مرو مین قیام کیا پھر نیشاپور مین آکر سکونت اختیار کی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی ایک درویش بیان کرتے ہین کہ مین ایک بار آپ کی خدمت
مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپ طبری دستار باندھے ہوے بیٹھے ہین وہ دستار
مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی مین نے آپ سے پوچھا تو کل کیا ہی آپنے فرمایا
مردون کی دستار کی آرزو کو اپنے دل سے دور کرنے کا نام توکل ہی اوسکے بعد
دستار اُتار کر مجھے دیدی۔

نقل کیا ہی کہ آپ فرماتے ہین مین ایک بار مرو مین بیمار ہوا اُسی بیماری کی
حالت مین مین نے ارادہ نیشاپور جانے کا کیا ندائے غیبی ہوئی کہ ابھی تو یہان سے
باہر نہین جاسکتا اسلیے کہ جن کی ایک جماعت کو تیرا کلام پسند آیا ہی اور وہ تیرا
کلام سننے کو تیرے پاس آرہی ہی جب تک وہ تیری مجلس مین نہ آلے اور تو
اونکو اپنا کلام نہ سنالے یہان سے باہر نہین جاسکتا۔

نقل کیا ہی کہ جس مجلس مین کوئی ایسی چیز ہوتی کہ لوگ خود بخود اوسکی
طرف دیکھنے لگتے تو آپ فرماتے کہ یہ غیرت حق تعالی سے ہی کہ چاہتا ہی جو چیز
جاری ہو وہ نہ جائے۔

نقل کیا ہی کہ آپ ایکدن منبر پر بیٹھے ہوے وعظ فرمارہے تھے اور وعظ مین
انسان کی برائیون کا ذکر کر رہے تھے اُسی مین آپنے فرمایا کہ انسان ظلم کرنے والا
اور جہل کرنے والا اور خود بینی کرنے والا اور حسد کرنیوالا ہوتا ہی اور یہ تمام صفتین
بُری ہین انسے بچنا چاہیے اُس مجلس مین ایک درویش بھی تھا جب اُسنے آپکی
زبان سے انسان کی بُرائی سنی تو کھڑا ہوا اور کہا گو انسان مین بری صفات
سب موجود ہین مگر اوسکے ساتھ اللہ تعالی نے اُسکو محل دوستی بھی قرار دیا ہی
اور یہ بہت اچھی صفت ہی آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہی اور تیرا قول آیت قرآنی کے
مطابق ہی اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی یحبھم ویحبونہ یعنے اللہ انکو

Marfat.com

دوست رکھتا ہی اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار وعظ کہتے کہتے آپنے فرمایا اللہ اللہ اللہ ایک شخص اُس محفل مین تھا اُسنے پوچھا یا حضرت خدا کیا ہی آپنے فرمایا مین نہین جانتا اُسنے کہا جب آپ اللہ کو نہین جانتے تو اوسکا نام کیون لیتے ہین آپ نے فرمایا اگر اُسکا نام نہ لون تو پھر کس کا نام لون۔

نقل کیا ہی کہ ایک مرد فقاعی یعنے بوزہ فروش تھا اور اکثر آپ کی خانقاہ مین آکر فقرا کے ساتھ کھانا کھاتا اور خود بھی اپنے ساتھ مختلف چیزین لاتا تھا اور درویشون کو کھلاتا تھا ایک مدت تک اُسنے اسیطرح فقرا کی خدمت کی اور اپنا مال اُنکے لیے صرف کیا ایکبار آپنے فرمایا کہ یہ شخص صاحب باطن ہی اُسی شب کو آپنے خواب مین دیکھا کہ ایک اونچا محل ہی اور اکثر بزرگان دین اُسکے بالاخانے مین جمع ہین آپ نے اوپر جانا چاہا مگر نہ جاسکے اتنے مین وہی شخص آیا اور آپ سے کہا یہ ایسی راہ ہی کہ اسمین شیر مرد لوم طون کے پیچھے ہین اور آپکو اوپر لیگیا دوسرے دن آپ منبر پر بیٹھے تھے کہ وہ شخص آیا آپ نے لوگون سے کہا کہ اُسے راہ دو کیونکہ اگر کل یہ ہماری مدد نہ کرتا تو ہم درماندون سے ہوتے اُسنے کہا مین ہر شب وہین ہوتا ہون مگر ابتک کسی سے مین نے نہین کہا آپ اُکل شب وہان گئے اور آج ہی لوگون سے کہدیا اور مجھے بھی رسوا کیا۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ مین بہت دور و دراز مسافت طے کرکے آپکی ملاقات کو آیا ہون آپنے فرمایا یہ قطع مسافت معتبر نہین ہی بلکہ انسان کو چاہیے کہ اپنے نفس سے ایک قدم جدا ہو تاکہ سب مقصد پورے ہو جائین

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے آکر آپ سے کہا کہ مجھے شیطان کے وسوسے بہت پریشان کرتے ہین آپنے فرمایا اگر تو اونسے بچنا چاہتا ہی تو تعلق دُنیا کے

Marfat.com

درخت کو اپنے دل سے اُکھاڑ ڈال تاکہ کوئی چڑیا اُسپر بیٹھ نہ سکے یعنے دنیا کو ترک کر تاکہ وساوس شیطانی تجھپر غالب نہون۔
نقل کیا ہی کہ ایک سوداگر آپکا مرید تھا ایکبار وہ بیمار ہوا اور آپ عبادت کو گئے اُس سے پوچھا کہ تیرے بیمار ہونے کا کیا سبب ہوا وسنے کہا کہ ایک بار شب کو مین تہجد کی نماز پڑھنے اُٹھا اور وضو کرکے نماز پڑھنے کا قصد کیا فورًا میری پیٹھ مین شدید درد اُٹھا اور اُسیوقت سے تپ بھی آگئی آپ ناراض ہوے اور کہا تجھے نماز تہجد ادا کرنے سے کیا کام تھا تیرے لیے یہی کافی ہی کہ خواہش دنیا کو ترک کرکہ نماز تہجد ادا کرنے سے یہ تیرے حق مین زائد اچھا ہی اگر تو خواہش کو دور نکریگا تو ضرور کمر کے درد مین مبتلا ہوگا جیسے اگر کسی کے سر مین درد ہوا اور وہ پاؤن پر دوا لگائے یا کسی کا ہاتھ ناپاک ہوا اور آستین کو دھوئے تو بالکل بیکار ہی اور اس حرکت سے اُسکے سر کا درد اور ہاتھ کی نجاست دور نہین ہوسکتی۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ ایک مرید کے یہان تشریف لیگئے اور وہ ایک زمانے سے آپ کا مشتاق تھا جب آپ کی زیارت اسکو نصیب ہوئی تو بہت خوش ہوا اور آپ سے پوچھا کہ کب تک آپ یہان تشریف فرما رہینگے اور کب جانے کا ارادہ ہی آپ نے فرمایا ابھی ملاقات سے آسودگی حاصل نہین ہوئی اور تو جدائی کا تذکرہ کررہا ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایک صوفی آپ کے قریب بیٹھا تھا اُسکو چھینک آئی آپ نے فرمایا یرحمک ربک وہ صوفی اُٹھا اور چلنے پر آمادہ ہوگیا لوگون نے اوس سے جانے کا سبب پوچھا اُسنے کہا کہ میرا مقصد شیخ کی صحبت مین بیٹھنے سے یہ تھا کہ شیخ کی زبان میرے حق مین رحمت سے کشادہ ہوجائے آج میری تمنا پوری ہوگئی اسلیے مین جاتا ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ عمدہ مرقع پہنے ہوے بیٹھے تھے کہ شیخ ابو الحسن نوری رحمہ اللہ نہایت بوسیدہ اور پرانا پوستین پہنے ہوے آپکے سامنے آئے آپ نے ہنسکر اونسے پوچھا ای ابو الحسن تملے یہ پوستین کتنے کو خریدا ہی اُنھون نے ایک نعرہ مارا اور کہا مین تمام دنیا کے عوض مین اسکو خریدا ہی اور اسقدر اسکو عزیز رکھتا ہون کہ اگر کل جنتین اسکے عوض مین مجھے دی جائین تو بھی مین اپنا پوستین نہ دونگا آپ رونے لگے اور فرمایا اب کبھی مین کسی درویش سے نہ ہنسونگا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایک دن ایک درویش میری خانقاہ مین آکر کہنے لگا کہ خانقاہ کا ایک کونا میرے لیے خالی کردو تاکہ مین اُسمین مر رہون مین نے ایک اُسکے لیے خالی کرادی وہ وہان گیا اور ایک گوشہ کی طرف دیکھکر اللہ اللہ کہنے لگا اور مین اوسکو پوشیدہ طور سے دیکھ رہا تھا اُسنے کہا ای ابو علی مجھے پراگندہ نکرو مین لوٹ آیا وہ درویش اُسیطرح اللہ اللہ کہتے کہتے تھوڑی دیر کے بعد مرگیا مین نے ایک شخص کو اسکے غسل و کفن کا سامان کرنیکے لیے بھیجا اور خود اس مکان مین گیا مگر وہان اُسے نہ پایا مجکو اس واقعہ سے تعجب ہوا اور مین نے درگاہ حضرت رب العزت مین عرض کی ای اللہ تونے مجھے ایسے شخص کو دکھایا کہ وہ مرتے ہی گم ہوگیا مجکو اس راز سے آگاہ کردے کہ وہ کہان ہی ندائے غیبی ہوئی تو اُسے کیون ڈھونڈھتا ہی وہ ایسا شخص تھا کہ ملک الموت نے اُسے تلاش کیا نہ پایا حورون اور فرشتون نے بھی اُسکو بہت تلاش کیا مگر کسیکو اُسکا پتہ نہین ملا مین نے کہا اے پروردگار پھر آخر وہ کہان ہی ندائے غیبی ہوئی فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر یعنے وہ مجلس راستی مین بادشاہ توانا کے پاس ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرا گذر ایک ویران مسجد مین ہوا اور وہان مین نے ایک پیر کو روتے ہوے دیکھا جسکی آنکھونسے آنسو کے بدلے خون بہتا تھا اور

ایسی بیقراری سے وہ رو رہا تھا کہ آنکھ سے خون بہنا برابر جاری تھا اور مسجد کا سب
فرش اُسکے خون سے آلودہ ہو گیا تھا مین نے اُسکے قریب جاکر اُس سے کہا اے پیر
اسقدر نہ رو اور اپنی حال زار پر رحم کر اونسے میری طرف دیکھکر کہا اے جوان کیا کہون
میری طاقت اُسکے دیدار کی آرزو مین طاق ہی پھر یہ قصہ اُسنے بیان کیا کہ ایک آقا
اپنے کسی غلام سے ناراض ہوا اور اُسکو اپنے پاس سے نکالدیا لوگون نے اُس غلام
کی اوسکے آقا سے سفارش کی وجہ سے آقا نے غلام کا قصور معاف کر دیا
لیکن قصور معاف ہونے کے بعد بھی وہ غلام ہر وقت رویا کرتا تھا لوگون نے اوس سے
پوچھا کہ اب تو تیرا قصور آقا نے معاف کر دیا ہی پھر تو کیون رویا کرتا ہی غلام نے
کچھ جواب نہ دیا اور اوسکے آقا نے کہا اب اسکو میری رضامندی کی خواہش ہی
اسلیے کہ اُسے معلوم ہو گیا ہی کہ اسکو مجھ سے چارہ نہین ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایکبار ایک شخص آپکی خانقاہ مین آیا اور پوچھا کہ اگر کسی کے
دل مین گناہ کا خیال گذرے تو طہارت کے لیے کچھ نقصان رکھتا ہی یا نہین آپ
یہ سنکر رونے لگے اور مریدون سے فرمایا اسکو جواب دو حضرت زین الاسلام
رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے ارادہ کیا کہ اسکو یہ جواب دون کہ گناہ کا خیال ظاہری
طہارت کو نقصان نہین پہونچاتا لیکن ایسے خیال سے باطنی طہارت باقی نہین
رہتی ہی مگر مرشد کی شرم کی وجہ سے مین نے کچھ جواب نہ دیا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ایک بار میری آنکھ مین ایسا شدید درد ہوا کہ مین
اوسکی تکلیف سے بیقرار ہو گیا اُسی حالت بیقراری مین میری آنکھ لگ گئی مین نے
خواب مین آواز سُنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی الیس اللہ بکاف عبدہ کیا اللہ اپنے
بندون کا کارساز نہین ہی جب مین خواب سے بیدار ہوا تو میری آنکھ مین بالکل
درد نہ تھا اور اُسدن سے پھر کبھی میری آنکھ مین درد نہین ہوا۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایکبار پندرہ دن تک مین راہ بھول جانیکی وجہ سے صحرا مین بھٹکا بھٹکا پھرا کیا اُسکے بعد مجھے راہ ملی اور ایک لشکری ملا اُسنے مجھے شربت پلایا جسکی ظلمت اور تاریکی کا اثر کچھ کچھ ابتک مین اپنے دل مین پاتا ہون حالانکہ اس واقعہ کو تیس برس گذر چکے ہین۔

نقل کیا ہی کہ آپکے مریدون مین بعض قوی اور بعض کمزور تھے جاڑے کے زمانے مین آپ قوی مریدون کو ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کا حکم کرتے تھے اور کمزور مریدون کو ٹھنڈے پانی سے نہانے کا حکم نہین کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہر شخص سے اُسکی طاقت کے موافق محنت اور مشقت لینا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص بقالی کرنا چاہتا ہی اوسکو بہت برتنون کی ضرورت ہی اور جو بقالی کرنا پسند نکرتا ہو اُسے ایک گوشہ اور تھوڑا سا اسباب کافی ہی یعنے اگر علم ناموری اور حصول مرتبہ اور نمایش خلق کے لیے حاصل کرے تو زائد حاصل کرنا چاہیے اور اگر صرف توشۂ آخرت مہیا کرنے کے لیے علم حاصل کرے تو شرائط عبودیت سے واقف ہوجانا اور اُسپر عمل کرنا کافی ہی اور فرمایا علم سے مقصود اصلی عمل اور تواضع ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے مرو مین آپکی دعوت کی تھی آپ وہان جارہے تھے راہ مین ایک بڑھیا عورت آپکو ملی اور وہ کہہ رہی تھی اے اللہ تو نے مجھے باوجود فقر وفاقہ عطا کرنے کے کثیر الاولاد کیا ہی اسمین کیا حکمت ہی آپنے اوسکی باتین سنین اور چپکے چلے گئے جب مرو مین دعوت کرنے والے کے مکان پر پہونچے تو اُس سے کہا کہ طباق مین کھانا بھر لاؤ وہ خوش ہوا اور سمجھا کہ شاید آپ گھر لیجاکر وہان تناول فرمائینگے حالانکہ آپ کا گھر بار کچھ نہ تھا اور میزبان جلد ایک طباق کھانے سے بھر کر آپکے سامنے لایا آپ نے وہ طباق اپنے سر پر

Marfat.com

رکھا اور اُس بڑھیا کے مکان پر جاکر آپ دے آئے یہ عاجزی اور فروتنی اللہ اپنے
خاص بندونکو عطا کرتا ہی دوسرے اس سے محروم ہین۔
نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ نے فرمایا اگر قیامت مین اللہ تعالیٰ مجھے دوزخ مین
بھیجیگا تو کفار مجھے دوزخ مین اپنا جلیس دیکھکر خوش ہونگے اور استہزا کرینگے اور
کہین گے آج ہم مین اور تم مین کیا فرق ہی مین کہونگا جوانمردی چاہیے مجھے دوزخ
اور جنت کی پروا نہین ہی لیکن اللہ تعالیٰ کا طریقہ یون جاری ہی۔

فلما اضاء الصالح فرق بیننا	وای نعیم لا یکدرہ الدھر

پس جب روشن ہوئی صبح جدائی ڈالی گئی ہمارے درمیان مین۔ اور کون سی نعمت
ہی جسکو زمانہ نے مکدر نہین کیا۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین تعجب ہی کہ
باوجود اسکے آپنے فرمایا ہی اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ قیامت کے دن کوئی قدم
میرے قدم کے علاوہ ہوگا تو مین ہر چیز سے کہ مین نے کی روگردانی کرتا لیکن یہ
ممکن ہی کہ اُسوقت مین کہ آپ نے یون فرمایا ہی آپ محو عبودیت ہون اور
اُسوقت مین غرق ربوبیت جیسا کہ ذیل کی نقل سے ظاہر ہی۔
نقل کیا ہی کہ ایک بار عیدگاہ مین عید کے دن بہت مجمع تھا اور آپ بھی وہان
موجود تھے ایک جوش آپکو پیدا ہوا اور اُسی جوش کی حالت مین آپنے فرمایا اے
اللہ مجھے قسم ہی تیری عزت کی اگر آج مجھے یہ امر معلوم ہوجائے کہ کل قیامت
مین مجھ سے پہلے کوئی شخص تیرے دیدار کی نعمت پائیگا تو ابھی میری روح تن سے
نکل جائیگی حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین شاید اس سے آپکی یہ مراد ہو کہ قیامت
مین زمان نہوگا اور جب زمان نہو تو آگے پیچھے دیکھنا بھی محال ہی۔ اور اس
کلام کی شرح خود ایک راز ہی لیس عند اللہ صباح ولا مساء اللہ کے نزدیک
صبح اور شام نہین ہی۔

Marfat.com

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مخلوق سے اپنی ذات کے لیے دشمنی نکرو اسلیے کہ مخلوق
سے اپنی ذات کے لیے دشمنی کرنا گویا اپنی خودی کا دعوی کرنا ہی حالانکہ تو ہیچ
ہی اور دوسرے کی مِلک ہی اور جب تو نے خودی کا دعوی کیا تو گویا اس
امر کا دعوی کیا کہ نہ تو ہیچ ہی اور نہ دوسرے کی ملک اور اُسوقت تجکو ثابت کرنا
ہوگا کہ اگر تو ملک نہین ہی تو مالک یعنے اللہ تیرا کون ہی اور فرمایا دنیا مین مثل
مردے کے زندگی بسر کرو اور مثل اوس مردے کے ہوجاؤ جسکو مرے ہوے بھی تین دن
گذر چکے ہون اور فرمایا جو شخص معشوق کے گھر کا جاروب کش نہو اُسکا شمار عشاق مین
نہین ہی اور فرمایا ماسوی اللہ سے اُنس رکھنے والا اللہ سے اُنس قطع کرتا ہی اور فرمایا
اللہ کا ذکر ترک کرکے ماسوی اللہ کا ذکر کرنا لغو اور بیفائدہ ہی اور فرمایا پیر کی مخالفت
کرنیوالے کا تعلق پیر سے کٹ جاتا ہی اور جو مرید پیر کے اقوال وافعال پر اعتراض کرتا ہی
اُسکو پیر کی صحبت سے فائدہ نہین ہوتا اور جو مرید پیر کی نافرمانی کرتا ہی اُسکی توبہ قبول
نہین ہوتی اور فرمایا بے ادبی ایک درخت ہی جسکا پھل مردود ہوتا ہی اور فرمایا بادشاہ
کے دربار مین بے ادبی کرنے والا مرتبہ عالی سے دربانی پر آتا ہی اور وہان بے ادبی
کرنے والا اُس مرتبہ سے بھی اُترکر ساربانی پاتا ہی اور فرمایا جو اللہ کے ساتھ بے ادبی
کرتا ہی بہت جلد سزا پاتا ہی اور فرمایا بغیر اُستاد اور پیر کے وسیلے کوئی اللہ تک
نہین پہونچتا اور فرمایا جسنے ابتدا مین کسی اُستاد یا پیر کی پیروی نہین کی وہ جبتک
کسی کامل اُستاد یا پیر کو اپنا رہبر نہین بناتا طریقت سے محروم رہتا ہی اور فرمایا بارگاہ
کے دروازے تک خدمت اور بندگی ہی جب بارگاہ مین داخل ہوا رعب طاری ہوجاتا
ہی اوسکے بعد قرب مین افسردگی حاصل ہوتی ہی اسکے بعد فنا ہوجاتا ہی اوسی لیے
آخرت مین مشائخ کے حالات ریاضت اور مجاہدے سے مبدل بسکون ہوجاتے
ہین اور اونکی ظاہری حالت پہلی حالت سے بدلجاتی ہی اور فرمایا جو مرید ابتدا مین ہمم

Marfat.com

اور غم سے الگ رہتا ہے وہ انتہا مین ہمت سے بیکار رہتا ہے اور ہم سے یہ مراد
ہے کہ اپنے ظاہر کو عبادت مین مشغول کرے اور ہمت سے یہ مراد ہے کہ اپنے باطن کو
مراقبے سے جمع کرے اور فرمایا طلب کی خوشی وجدان اور دریافت کی خوشی سے
زائد ہے اسلیے کہ وجدان کی خوشی جان کے خطرے کو شامل ہے اور طلب مین وصال
کی امید ہے اور فرمایا وصال ریاضت اور جد وجہد سے حاصل نہین ہوتا بلکہ سرشتی
ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے ہم اُن سکو دوست رکھتے ہین اور وہ سب ہم کو
دوست رکھتے ہین اور یہان اللہ تعالی نے عبادت وطاعت وغیرہ کا تذکرہ نہین
کیا بلکہ صرف محبت ہی کا بیان کیا اور فرمایا جو مصیبت مجکو آج ہے زائد ہے اوس
مصیبت سے کہ کل قیامت مین اہل دوزخ کو ہوگی کیونکہ قیامت مین اہل دوزخ کا
صرف ثواب فوت ہوجائیگا اور میرا نقد وقت آج ہی اللہ کے مشاہدے مین فوت ہورہا
ہے بس ظاہر ہے کہ میری مصیبت اہل دوزخ کی مصیبت سے کہین زائد ہے اور
فرمایا حرام ترک کرنے والا دوزخ سے نجات پائیگا اور شبہہ سے دست بردار
ہونے والا جنت مین داخل ہوگا اور طلب زیادتی سے بچنے والا واصل الی اللہ
ہوگا اور فرمایا کوئی جوانمرد اس مرتبہ کو جوانمردی سے حاصل نہین کرسکتا اور جو اس
مرتبہ کو حاصل کرلیتا ہے اوسکی جوانمردی کا مقتضی یہ ہے کہ یہان سے رہائی کا طالب
ہو اور فرمایا جو شے اللہ کی جانب سے بندون کی طرف بے طلب آتی ہے اُس سے
روح کو روشنی حاصل ہوتی ہے اور فرمایا جسنے تمام عمر مین ایک امر بھی اللہ کے حکم
کے خلاف کیا ہوگا اور قیامت کے دن اللہ تعالی اوسکو جنت مین محل رہنے کو
دیگا تو جسوقت اوسکو جنت مین اپنی وہ نافرمانی یاد آئیگی جنت کا عیش اُسکے حق مین
دوزخ سے بدتر ہوجائیگا اور جسنے تمام عمر مین صدق دل سے ایک کام اللہ کے
حکم کے موافق کیا ہوگا اور قیامت کے دن اللہ تعالی اوسکو دوزخ مین ڈالے گا

Marfat.com

جب وہ کام اُنکے سامنے ظاہر کیا جائیگا تو دوزخ کی آگ اُسپر سرد ہو جائیگی اور اُسے جنت کا لطف ملیگا اور فرمایا جو کہ حاضر ہی اگر کوئی چیز اپنے واسطے اختیار کریگا اُس سے اُسکا مطالبہ کرینگے اور جو کہ غائب ہی اگر کوئی چیز اپنے واسطے اختیار کریگا تو اوس سے اُسکا مطالبہ نکرینگے اور فرمایا اگر اللہ بندون پر عذاب کرے تو اُسکی قدرت کا اظہار ہی اسلیے کہ بندے اسی لائق ہین اور اگر بخشدے تو اُسکی رحمت ظاہر ہو اسلیے کہ اُسکی رحمت کے سامنے تمام عالم کے گناہ ایک ذرہ کے برابر بھی وقعت نہین رکھتے اور فرمایا بدبخت وہ ہی جو عقبی کو دنیا کے عوض مین بیچے اور فرمایا جو شخص یہ آیت سُنتا ہی ہرگز اللہ کی راہ مین جان دینے مین بخل نہین کرتا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللہِ یعنے اُن لوگون کو مردہ خیال نکرو جنھون نے اللہ کی راہ مین اپنی جانین دی ہین اور فرمایا ایاک نعبد کو نگاہ رکھنا شریعت ہی یعنے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور ایاک نستعین امر حقیقی ہی یعنی ہم تجھی سے مدد چاہتے ہین اور فرمایا جب اللہ نے تمھین بہشت کے لیے خرید لیا تو تمھین لازم ہی کہ اسے دوسرے کے ہاتھ نہ بیچو اسلیے کہ یہ بیع ناجائز ہی اور دوسرے کے ساتھ معاملے مین کچھ نفع نہوگا اور فرمایا تین مرتبے ہین ایک سوال دوسرے دعا تیسرے ثنا سوال طالب دنیا کیلیے اور دعا طالب عقبی کے لیے اور ثنا طالب مولی کے لیے ہی اور فرمایا سخاوت کی تین مرتبہ ہین ایک سخا دوسرے جود تیسرے اثیار جو اللہ کو اپنے نفس پر قبول کرے وہ صاحب سخا ہی اور جو اللہ کو اپنے دل پر قبول کرے وہ صاحب جود ہی اور جو اللہ کو اپنی جان پر قبول کرے وہ صاحب اثیار ہی اور فرمایا حق بات کہنے سے خاموش رہنے والا مثل گونگے شیطان کے ہی اور فرمایا بادشاہ کی صحبت نہ اختیار کرو اسلیے کہ اُنکی رائے مثل لڑکون کی رائے کے اور اُنکی صولت مثل شیر کے ہوتی ہی اور فرمایا بادشاہون کا شیوہ ایسا ہی کہ اُنکے ساتھ صحبت کی طاقت نہین ہ

Marfat.com

اور اونسے چارہ اور صبر نہین ہی اور فرمایا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ کے معنے پناہ چاہنا ہی فراق اور قطیعت سے اور فرمایا توانگرون کی تواضع درویشون کیلیے دیانت ہی اور درویشون کی تواضع توانگرون کے لیے خیانت ہی اور فرمایا طالبعلم کے لیے ملائکہ پر بچھاتے ہین اسی سے معلوم کرلینا چاہیے کہ اللہ اُسکو علم طلب کرنیکے عوض مین کیا کچھ دیگا اور فرمایا جسطرح علم کی طلب فرض ہی اُسیطرح معلوم کی طلب بھی فرض عین ہی اور فرمایا مرید وہ ہی جو سونا اور ہواے نفس ترک کرے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا جب معراج سے واپس آئے تو آخر عمر تک کبھی نہ سوئے اسلیے کہ تمامی دل ہو گئے تھے اور فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا کہ مجھے خواب مین تمھارے ذبح کرنیکا حکم ہوا ہی تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا نہ آپ سوتے نہ یہ خواب دیکھتے اور فرمایا اللہ کا دیدار دنیا مین اسرار سے اور عقبیٰ مین ابصار سے حاصل ہوتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ استدراج کا بیان کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا استدراج کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا کیا تو نے نہین سنا کہ فلان شخص نے مدینہ مین فلان شخص کا گلا گھونٹا تھا یہی استدراج ہی۔

نقل کیا ہی کہ آخر عمر مین آپ اسد رحمہ صاحب در دہوئے تھے کہ قریب شام آپ روز اپنے مکان کے بالاخانے پر جاتے جواب آپکے مزار شریف کے برابر ہی اور اُسکو بیت المفتوح کہتے ہین) اور آفتاب کی طرف منھ کرکے اُس سے پوچھتے کہ اے سرگردان مملکت آج تو کیسا رہا اور ملک اور ملکوت مین تو نے کسطرح گردش کی اور بتا کہ تو نے کسی مقام پر مجھسے زائد شیدا اور مشتاق دیدار بھی کسیکو پایا یا نہین اور جبتک آفتاب غروب ہوتا اسیطرح آپ اُس سے باتین کیا کرتے۔

نقل کیا ہی کہ آخر زمانے مین آپکا کلام ایسا دقیق ہوگیا تھا کہ اُسکے مطالب سے لوگ

Marfat.com

واقف نہین ہوتے تھے اسی لیے جس مجلس مین آپ وعظ کہتے تھے وہان سترہ اٹھارہ آدمیون سے زیادہ نہین ہوتے تھے حضرت عبداللہ انصاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ جب حضرت ابو علی دقاق رحمہ اللہ کا کلام بلند اور عالی ہوا آنکی مجلس خلق سے خالی ہوئی

نقل کیا ہی کہ ابتداے غلبہ مین آپ اکثر مناجات مین کہا کرتے تھے اے اللہ مجھے مثل عاجز چیونٹی کے سمجھ اور مثل ایک خشک گھانس کی تنّی کے خیال کر اور اپنے فضل سے بخشدے اور فرماتے اے اللہ مجھے خلق مین رسوا نکرنا اسلیے کہ مین نے مخلوق کے سامنے منبر پر بیٹھکر بہت ڈینگ ماری ہی اور اگر تجھے منظور ہو کہ مجھے رسوا کرے تو صوفیونکے لباس مین مجھے وادی دوزخ کی طرف بھیجنا تاکہ وہان ہمیشہ تیری جدائی کا غم برداشت کر سکون اور فرماتے اے اللہ مین نے دنیا مین گناہ کر کے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا ہی اور تو نے میرے سیاہ بالون کو سفید کیا ہی پس تو ہمارے سیاہ لیے ہوے پر نظر نہ کر بلکہ اپنے سفید کیے ہوے کی شرم رکھ اور فرماتے اے اللہ جو تجھسے واقف ہو جاتا ہی کبھی تیری طلب سے باز نہین رہتا ہی گو اُسے یہ بھی معلوم ہو جاے کہ تو اُسے کبھی نہ ملیگا اور فرماتے اے اللہ اگر تو مجھے اپنے فضل سے جنت بھی عطا کرے تو بھی میرے دل سے یہ حسرت نہ مٹے گی کہ مین نے تیری بندگی مین قصور کیا ہی

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے آپکی وفات کے بعد آپکو خواب مین دیکھکر پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا اللہ نے مجھے بخشدیا اور وہ سب گناہ میرے معاف کر دیے جنکا مین نے اقرار کیا سوا ایک گناہ کی کہ مجھے اُس اقرار کرتے ہوے شرم معلوم ہوئی اور اوس شرم کیوجہ سے اسقدر پسینا میرے جسم سے نکلا کہ تمام گوشت میرے چہرے کا اُتر گیا اور وہ گناہ یہ ہی کہ مین نے کم عمری مین ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھا تھا اور وہ مجھے اچھا معلوم ہوا ایک اور بزرگ نے آپکو خواب مین زار زار روتے ہوے دیکھکر پوچھا کیا آپ پھر دنیا مین واپس

نگاہِ شہوت کی وجہ سے شرم

Marfat.com

آنا چاہتے ہین آپنے فرمایا ہان لیکن مین اپنی اچھائی کے لیے دنیا مین واپس آنا نہین چاہتا ہون بلکہ اسلیے واپس آنا چاہتا ہون کہ خلق کو اللہ کی طرف راغب کرون اور اُنکو یہان کے حال سے خبردار کردن ایک اور بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھکر حال پوچھا آپنے فرمایا پہلے اللہ نے میرے تمام نیک و بد اعمال کا حساب کیا اُسکے بعد سبکو معاف کرکے مجھے بخشدیا۔

باب حضرت شیخ ابو علی محمد بن عبد الوہاب ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو علی محمد بن عبد الوہاب ثقفی رحمۃ اللہ امام شیوخ اور عزیز عصر تھے آپنے حضرت ابو حفص اور حضرت حمدون رحمۃ اللہ تعالیٰ کی صحبت پائی ہی اور آپ نیشاپور مین شیخ وقت تھے علوم ظاہر و باطن مین آپکو اعلیٰ درجے کا کمال حاصل تھا اور تمام علما اپنا آپکو پیشوا سمجھتے تھے آپکو تصوف کا شوق تھا اسلیے تمام علوم ظاہر کو ترک کرکے عبادت و ریاضت مین مشغول ہوئے اور آپکا شمار صوفیون مین ہوگیا ۳۲۸ھ مین آپنے ملک نیشاپور مین انتقال فرمایا۔

نقل کیا ہی کہ ایک کبوتر باز آپکے پڑوس مین رہتا تھا ایکدن وہ کبوتر اُڑاتے وقت کبوترونکو کنکڑ مارنے لگا اور وہ کنکڑ آپکی پیشانی پر آکر پڑا بہت خون بہا آپ کے مرید بہت ناراض ہوے اور ارادہ کیا کہ حاکم وقت کے سامنے اس واقعہ کو پیش کرکے اُسکو سزا دلائین آپ نے مریدون کو اس ارادے سے باز رکھا اور فرمایا اُسکو درخت کی لکڑی توڑ کر دے آؤ اور کہہ آؤ کہ کنکڑ مار کر کبوتر نہ اُڑایا کرے بلکہ اس لکڑی سے اُڑایا کرے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ایکبار مین نے ایک جنازہ دیکھا جسے تین مرد اور ایک عورت اُٹھائے ہوے تھے جس طرف عورت تھی مین گیا اور اُس سے کاندھا

بدلا لیا اور خود قبرستان تک کاندھا بدلا لئے ہوئے گیا جب قبرستان مین پہونچا
تو مین نے اُس عورت سے پوچھا کیا تمھارے محلہ مین مرد نہ تھے جو جنازہ کو کاندھا دیتے
اُس عورت نے کہا مرد تو میرے محلہ مین بہت تھے مگر یہ میت مخنّث کی ہی اسلیے لوگون
نے اس سے احتراز کیا اور سوا ان تین آدمیون کے کوئی کاندھا دینے مین شریک نہوا
جب مین نے یہ واقعہ سنا تو مجھے رحم آیا اور چند درم اور کچھ گیہون اُنکو دیے اُسی شبکو
مین نے ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ اُسکا مُنھ مثل آفتاب کے روشن ہی اور
نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے ہی اوسنے ہنسکر مجھ سے کہا مین وہی مخنّث ہون
چونکہ خلق نے مجھے حقیر خیال کیا اسلیے اللہ نے مجھے عزیز کیا اور بخشدیا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا اگر کوئی شخص تمام علوم حاصل کرے اور مردان حق
کی صحبت مین بھی بیٹھے ہرگز مردان حق کا رتبہ نہ پائے گا جبتک کسی شیخ کامل کے
حکم کے موافق نفس سے ریاضت نہ لے قاعدہ ہی کہ جیسے ادب سکھانا ہوتا ہی
اُسکو خدمت اور صحبت کے قاعدے بتاتے ہین اور منہیات سے منع کرتے ہین
اور عیوب اعمال سے واقف کرتے ہین اور فریب نفس اور خود آرائی سے اُسکو متنبہ
کرتے ہین اور جو شخص ان امور کا پابند نہین ہوتا غافل ہی اور اُسکی اتباع کسی امر
مین نکرنا چاہیے اور جسنے راستی کی تعلیم نہ پائی ہو اُس سے راستی طلب نکر اور جسنے ادب
کی تعلیم نہ پائی ہی اوس سے ادب طلب نکر اور فرمایا جو شخص شیخ کی صحبت مین رہکر
اُسکا ادب نہین کرتا اُسکے فیض صحبت اور برکات سے محروم رہتا ہی اور فرمایا
جو شخص اپنے افعال و اعمال کو درست کرنا اور پیروی سنت کرنا چاہتا ہو اوسکو
خلوص باطنی حاصل کرنا ضروری ہی اور فرمایا مرد حق کو چار باتین اختیار کرنا چاہیے
صدق قول صدق عمل صدق مودت صدق امانت اور فرمایا علم دل کی حیات
ہی اسلیے کہ تاریکی جہل سے بچاتا ہی اور آنکھ کا نور ہی اسلیے کہ اندھیرے کی

Marfat.com

ظلمت دور کرتا ہی اور فرمایا شغل دنیا آفت ہی اور دنیا سے روگردانی کرنا حسرت ہی اور فرمایا دین کو دنیا کے عوض فروخت نکرو اور فرمایا ایک ایسا زمانہ آئیگا الاہی کہ مومن منافق کی صحبت سے خوش ہونگے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب۵۸ حضرت ابو علی احمد بن محمد رودباری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو علی احمد بن محمد رودباری رحمہ اللہ رنج کشیدۂ مجاہدہ گنج گزیدۂ مشاہدہ تھے آپ کو ریاضت وکرامت مین اعلیٰ درجے کا کمال حاصل تھا دراصل آپ بغداد کے رہنے والے ہین گو زائد سکونت آپکی مصر مین ہوئی آپ حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابو الحسن نوری رحمہما اللہ کے صحبت یافتہ تھے علاوہ انکے اور بھی اکثر بزرگون سے آپنے فیض صحبت حاصل کیا ہی اور ۳۲۲ھ ہجری مین آپنے ملک مصر مین وفات پائی۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا کہ ایک درویش کا انتقال ہوا مین نے اُسکو دفن کرتے وقت ارادہ کیا کہ اُسکی پیشانی خاک پر رکھدون جیسے ہی مین جھکا اُس درویش نے آنکھ کھولدی اور کہا اے ابو علی جسنے مجھے عزیز کیا ہی تم اوسکے سامنے مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہو مین اپنے ارادے سے باز رہا اور اُس سے پوچھا کیا درویشون کو مرنے کے بعد زندگانی حاصل ہوتی ہی اوسنے کہا ہان اللہ کے دوستون کیلیے کبھی موت نہین ہی قیامت مین جب اللہ مجھے عزت دیگا تو مین تمھاری مدد کر کے اچھی طرح تمھین اس بات کا یقین کرادونگا۔ اور آپنے فرمایا ہی کہ صوفیہ نہ وعدے کیوجہ سے جمع ہوتے ہین اور نہ مشاورت کے سبب سے پراگندہ ہوتے ہین۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مدت تک میرا یہ حال رہا کہ طہارت کرتا تھا اور مجھے اپنے طاہر ہونے کا یقین نہین ہوتا تھا پھر طہارت کرتا تھا ایکدن آفتاب نکلنے کے پہلے مین نے طہارت کی لیکن اطمینان نہوا پھر مکرر سہ کرر گیارہ مرتبہ مینے طہارت

Marfat.com

کی لیکن آپنے طاہر ہونے کا یقین ہوا اور اس درمیان مین آفتاب بھی اچھی طرح نکل آیا مجھے افسوس ہوا کہ مین طاہر ہوا جو عبادت الٰہی ادا کرتا درگاہ الٰہی مین مین نے عرض کی عافیت نداے غیبی سُنی کہ عافیت علم مین ہی۔
نقل کیا ہی آپنے فرمایا اون کا لباس پہننا اور نفس پر جفا کرنا اور دنیا ترک کرنا اور پیروی سنت کرنا تصوف ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جو دس فاقے گذرنے پر بھی اللہ کی ناشکری نکرے اور فرمایا بعد کدورت بُعد کے صفوت قرب کا نام تصوف ہی اور فرمایا اللہ کا در اختیار کرکے سب در ترک کرنا تصوف ہی اور فرمایا صوفی وہ ہی جسے اللہ سو بار اپنی درگاہ سے دور کرے لیکن وہ پھر اُسی طرف جاوے اور فرمایا خوف و رجا برابر اختیار کرنا چاہیے اور انسان کیلیے خوف و رجا ایسے ہین جیسے مرغ کے دو بازو اگر ایک بازو مین نقصان آجاتا ہی تو دوسرا بازو بھی بیکار ہوجاتا ہی اور فرمایا خوف و رجا کو اختیار نہ کرنا شرک ہی اور فرمایا سوا اللہ کے کسی سے نہ ڈرنے کو خوف اور کسی سے امید نہ رکھنے کو رجا کہتے ہین اور فرمایا دل کی استقامت کا نام توحید ہی اور فرمایا یقین کامل وہ ہی کہ تو اللہ کو سب سے قوی جانے اور فرمایا جمع سر توحید اور تفرقہ زبان توحید ہی اور فرمایا اللہ اہل ہمت کو اسلیے دوست رکھتا ہی کہ اہل ہمت اوسکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا ہم اس کار مین اُس مقام کو پہونچے ہین کہ تلوار کی دھار سے تیز ہی اگر ذرا لغزش ہو دوزخ مین جا رہین اور فرمایا اگر ہمین دیدار حاصل نہو تو ہم زندہ نہین رہ سکتے اور فرمایا جسطرح اللہ نے انبیا علیہم السلام پر معجزون کے ظاہر کرنے کو فرض کیا ہی اُسیطرح اولیا رحمہم اللہ پر اخفاے کرامت کو فرض کیا ہی اور اونکے مراتب سے کسی کو آگاہ نہین کرتا ہی اور فرمایا طریقۂ توحید دیکھنے والا دوزخ سے نجات پاتا ہی اور فرمایا دلکو حکمت اُسوقت حاصل ہوتی ہی جب وہ دنیا اور مال دنیا کی محبت ترک کرتا ہی اور فرمایا نفس سے

Marfat.com

ندمت اور روح سے مکاشفہ حاصل ہوتا ہی اور فرمایا مین سماع سے خلاصی
پانے پر راضی ہون اسلیے کہ سماع مین آفتین ہین اور تین چیزون سے آفت پیدا
ہوتی ہی ایک طبیعت کی بیماری سے دوسرے ایک ہی عادت کولازم کر لینے
سے تیسرے بُری صحبت سے اور فرمایا طبیعت کی بیماری یہ ہی کہ حرام اور
مشتبہ چیز کھائے اور عادت کی بیماری یہ ہی کہ بُری طرف نظر کرے اور غیبت
کرے اور سنے اور صحبت کی بیماری یہ ہی کہ بُرے لوگون کی صحبت اختیار کرے
اور فرمایا بندہ چار نفس سے خالی نہین ہوتا ایک ایسی نعمت کہ شکر کا باعث ہی
دوسرے ایسی منت کہ ذکر کا باعث ہی تیسرے ایسی محنت کہ صبر کا باعث ہی
چوتھے ایسی ذلت کہ استغفار کا باعث ہی اور فرمایا حیا دل کا واعظ ہی اور اللہ سے
حیا کرنا سب اچھائیون سے اچھا ہی اور فرمایا سماع مین محبوب کے مشاہدے کی وجہ
سے وجد اور اسرار کا مکاشفہ ہوتا ہی اور فرمایا صفت اور موصوف کے درمیان
مین ایک راہ ہی جو صفت پر نظر کرتا ہی محجوب ہوتا ہی اور جو موصوف پر نظر کرتا ہی
محبوب ہوتا ہی اور فرمایا قبض اول آستانۂ فنا اور بسط اول آستانۂ بقا ہی اور
فرمایا مرید وہ ہی جو رضائے الٰہی پر راضی ہو اور جوانمرد وہ ہی کہ دونون عالم سے
سوا اللہ کے کسیکا طالب نہو اور فرمایا بدون کی ہمنشینی نیکون کیلیے بلا ہی۔
نقل کیا ہی کہ آپنے وفات کے قریب اپنا سر اپنی بہن کی گود مین رکھکر آنکھین کھولین
اور فرمایا آسمان کے دروازے کھولدیے گئے ہین اور بہشت میرے لیے آراستہ
ہی اور مجھ سے فرشتے کہہ رہے ہین کہ ہم تجھے ایسے مقام پر پہونچا ئینگے کہ تیرے
گمان مین بھی نہ آیا ہوگا اور حوران بہشت میرے دیدار کی مشتاق ہین لیکن میرا
دل کہہ رہا ہی بحقک لا تنظر الی غیرک یعنے تجھے تیرے حق کی قسم ہی کہ غیر کیطرف
نظر نہ کیجیو۔ مین نے اپنی بڑی عمر اُسکے انتظار مین کاٹی ہی اسوقت بھی مین

Marfat.com

سوا اسکے کسیکو نہ لونگا اور بس رشوت سے خوش نہونگا پھر آپنے وفات فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ

باب ۹۹ حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم حصری رحمۃ اللہ علیہ کی حالات مین

حضرت شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم حصری رحمہ اللہ عالم علم ربانی حاکم حکم روحانی قدوۂ قافلۂ عصمت نقطۂ دائرۂ حکمت تھے اصل مین آپ بصرہ کے رہنے والے تھے مگر آپنی اپنی عمر کا زیادہ حصہ بغداد مین بسر کیا ہی اور بغداد ہی مین ۳۱۹ھ ہجری مین وفات فرمائی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا صوفی وہ ہی جسنے خلق کو چھوڑ کر خالق کو اختیار کیا ہو اور اسکا قرب حاصل کر کے خلق کے قرب سے مستغنی ہو گیا ہو۔

نقل کیا ہی کہ حضرت احمد نصر رحمہ اللہ آپ کے مرید تھے اور ساٹھ حج انھون نے کیے تھے اکثر اُنھون نے خراسان سے چلتے وقت احرام باندھا ہی ایکبار انکی زبان سے مشائخ مکہ کے سامنے کوئی ایسا کلمہ نکل گیا کہ سبکو ناگوار ہوا اور انھین مکہ معظمہ سے باہر نکال دیا اور اُسوقت آپنے بھی فرمایا کہ آیندہ کبھی اس جوان خراسانی کو میرے سامنے نہ آنے دینا کچھ دنون کے بعد جب حضرت احمد نصر رحمہ اللہ بغداد مین آئے تو آپکی ملاقات کو آئے دربان نے روکا اور کہا کہ فلان وقت شیخ نے فرمایا تھا کہ اب سے اس جوان خراسانی کو میرے سامنے نہ آنے دینا جب انھون نے یہ بات سنی بیہوش ہو کر گر پڑے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا تو مدت تک اُسی مقام پر پڑے رہے کچھ دنون کی بعد ایکدن آپ باہر تشریف لائے اور اُنھین اس حال مین دیکھکر فرمایا کہ تمھاری بے ادبی کی یہ سزا ہی کہ ملک روم جا کر شہر طرطوس مین ایکسال سؤر چراؤ اور تمام رات بیدار رہو اور صحرا مین اللہ کی عبادت کرو انھون نے مطابق حکم کے عمل کیا جب سال تمام ہو گیا پھر آپکے آستانے پر حاضر ہوئے آپ فوراً باہر نکل آئے اور اُنسے بغلگیر ہو کر فرمایا یا احمد انت ولدی وقرۃ عینی اے احمد نصر تم میرے بیٹے ہو اور میری آنکھ کی روشنی

ہو حضرت ابو نصر خوش ہوئے اور ارادہ کیا کہ ایک حج اور کرون جب مکہ معظمہ مین پہونچے
تو مشائخ مکہ نے آپکا استقبال کیا اور انت ولداہ و قرۃ عیناہ فرمایا۔
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا مین صبح کو مناجات مین کہا کرتا تھا اے اللہ مین تجھسے
راضی ہون کیا تو بھی مجھسے راضی ہی ندائے غیبی ہوئی اے دروغگو اگر تو مجھسے راضی ہوتا
تو میری رضامندی طلب نکرتا اور فرمایا جوانی ہی سے مین وظیفہ پڑھا کرتا تھا جسدن
وظیفہ ترک ہو جاتا مجھپر عتاب الٰہی ہوتا اور فرمایا مین نے صاحبدلونکی دلونپر نظر کی اپنے
کو سب لونپر فائق پایا اور مین نے تمام اہل عزت پر نظر کی اپنی عزت سب سے زائد پائی
پھر فرمایا من کان یرید العزۃ للہ العزۃ جمیعا یعنے جو ارادہ کرتا ہی عزت کا بس اللہ
کے پاس ہین سب عزتین۔ اور فرمایا ہمارا احوال توحید مین پانچ چیز ہی رفع حدث
اثبات قدم ہجران اوطان مفارقت احوال۔ نسیان۔ یعنے جو کچھ جانتا ہی اُسے فراموش
کرے اور جو نہین جانتا اُسے تلاش نکرے اور سبکو ترک کرکے اللہ کے ساتھ مشغول
ہو جائے اور فرمایا بغیر توفیق اور عنایت الٰہی کے موافقت اور محبت ظہور مین نہین آتی
ہی اور فرمایا جبتک تو ماسوی اللہ کو ترک نکریگا واصل الی اللہ نہین ہو سکتا اور فرمایا
جو شخص حقیقت کی چیزون کا دعوی کرتا ہی اُسکے شواہد و براہین اُسکو جھوٹا بتاتے ہین
اور فرمایا مشاہدے کی حالت مین دم بھر تفکر بیٹھنا ہزار حج مقبول سے فاضلتر ہی اور
فرمایا مینے اکثر صوفیہ سے زہد کی تعریف پوچھی سب نے کہا کہ مرغوب چیز کو ترک کرنا زہد ہی
لوگون نے آپسے پوچھا ملامتی کون ہین آپنے نعرہ مارا اور فرمایا اگر اس زمانے مین پیغمبری
جائز ہوتی تو ملامتیون مین بھی ایک پیغمبر ضرور ہوتا اور فرمایا سماع کو دائمی تشنگی اور
شوق چاہیے کہ جسقدر زائد پانی پیے پیاس بڑھتی جائے اور ہرگز اُسے سماع نہین
کہتے جو گویّے کے خاموش ہوتے ہی ساقط ہو جائے بلکہ سماع وہ ہی کہ دسیدم ترقی
پذیر ہو نہ انقطاع گیر۔ اور فرمایا جب صوفی واصل الی اللہ ہو جاتا ہی تو اُسپر اثر حوادث

Marfat.com

ظہور نہین پاتے اور فرمایا صوفی وہ ہی کہ عدم کے بعد موجود نہو اور وجود کے بعد معدوم کو نہ پہنچے اور فرمایا صوفی وہ ہی جسکا وجد اسکا وجود ہی اور صفات اسکا حجاب ہے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا اوسنے اللہ کو پہچانا اور فرمایا کدورت کی مخالفتون سے دلکو صاف کرنا تصوف ہی اور فرمایا پریشانی اور تفرقہ ہستی کے ساتھ ہین جب صوفی نیست ہو جاتا ہی تو اوسکو سوا اللہ کے کچھ نظر نہین آتا ہی کسی دوسرے سے کلام کرتا ہی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۹۰ حضرت شیخ ابو عثمان سعید بن سلام مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو عثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ بینندۂ انوار حقائق دانندۂ اسرار دقائق تھے آپ بڑے صاحب ذکر و فکر تھے اور ریاضت اور کرامت مین آپکو کمال حاصل تھا ایک زمانہ تک آپنے حرم مین مجاوری کی ہی اور بہت بزرگون کی آپنے صحبت پائی ہی ایکسو تیس [۱۳۰] برس کی عمر مین آپنے نیشاپور مین وفات فرمائی آپ صغر سنی ہی سے صاحب باطن تھے۔

نقل کیا ہی کہ ابتدا مین آپنے تیس برس تک صحرا مین گوشہ نشینی اختیار کرکے اسقدر کثرت سے اللہ کی عبادت کی کہ تمام جسم کا گوشت گل گیا اور آنکھون مین حلقے پڑ گئے اور آپکی صورت ڈراونی ہو گئی تھی اوس وقت آپکو الہام ہوا کہ خلق کی صحبت اختیار کرو آپ مکہ معظمہ تشریف لیگئے مشائخ مکہ نے آپکا استقبال کیا اور آپکی حالت دیکھکر کہا ای عثمان تمنے بیس [۲۰] برس تک اسطرح زندگی بسر کی کہ آجتک کسی نے ایسا طریقہ اختیار نہین کیا تھا تم سب پر سبقت لیگئے بتاؤ کہ تمنے وہان جاکر کیا دیکھا اور کیا پایا اور پھر کیون وہان سے واپس آئے آپنے فرمایا مین سُکر کے لیے گیا تھا اور سُکر کی آفت کو دیکھا اور ناامیدی نظر آئی اور عاجز ہو کر واپس آیا مین وہان اصل حاصل کرنے گیا تھا لیکن نہ حاصل

Marfat.com

کر۔ کاندائے غیبی سنی اے عثمان فرع کے گرد پھر اور مستی کی خیال مین رہ اصل حاصل
کرنا تیرا کام نہین صحو حقیقی ہمارے ہاتھ مین ہی پس مین نادم ہو کر واپس آیا مشائخ نے کہا
کہ جو حق تھا تمنے ادا کیا اب کسی دوسرے کو صحو اور سکر کا بیان نکرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا آغاز مجاہدے مین میرا یہ حال تھا کہ اگر مجھے آسمان سے گرا دیتے
تو مین خوش ہوتا اس سے کہ کھانا کھاؤن یا نماز فرض کیلیے وضو کرون اسلیے کہ ان
حالتون مین مجھسے ذکر کی لذت غائب ہوتی تھی اور اس لذت کے غائب ہونسے زیادہ
کوئی امر مجھپر دشوار نہ تھا اور ذکر کی حالت مین مجھپر ایسی چیزین ظاہر ہوتی تھین کہ اگر
دوسرے پر ظاہر ہوتین تو وہ اونکو کرامت سمجھتا لیکن مین اُنھین گناہ کبیرہ سے سخت تر
سمجھتا تھا اور مین کبھی نہین سوتا تھا اور دفع نوم کیلیے یہ تدبیر کرتا تھا کہ ایسے چھوٹے پتھر
جسکے نیچے غار عمیق ہوتا بیٹھتا تا کہ جب ذرا اونگھون نیچے گر پڑون اگر کبھی مجھے اُس پتھر پر
بھی نیند آجاتی تو جب بیدار ہوتا دیکھتا کہ مین ایسے پتھر پر جو ہوا مین معلق ہی بیٹھا ہون۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا کہ ایکبار عید کی رات کو مین حضرت ابو الفوارس رحمہ اللہ
کے ساتھ تھا وہ سو گئے مجھے خیال ہوا کہ اگر اسوقت گھی ہوتا تو مین دوستون کیلیے فلان
چیز طیار کرتا اُنھون نے حالت خواب مین فرمایا اس گھی کو جلد پھینکدے اور تین مرتبہ
یہی فرمایا جب وہ بیدار ہوے تو مین نے کیفیت پوچھی اُنھون نے فرمایا کہ مین نے خواب دیکھا کہ
ہم لوگ ایک بلند محل مین ہین اور وہان سے دیدار الٰہی کی تمنا کر رہے ہین اور تم بھی وہان
موجود ہو لیکن تمھارے ہاتھ مین گھی ہی اسی لیے مین نے کہا اس گھی کو جلد پھینکدے۔

نقل کیا ہی کہ ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور اوسنے اپنے دل مین خیال کیا
کہ اگر شیخ اسوقت مجھسے اپنی کوئی آرزو ظاہر کرین تو مین اُسے بجا لاؤن آپنے اُس سے
فرمایا مین سوا اللہ کے کسی سے آرزو بیان کرنا نہین چاہتا نہ کسی سے مدد کا طالب ہون۔

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو عمرو زجاجی رحمہ اللہ کہتے ہین مدت دراز تک مین اسطرح

Marfat.com

آپکی خدمت مین رہا کہ دم بھر بھی جدا نہین ہوا ایکدن مین نے اور آپکے تمام مریدون نے خواب دیکھا کہ تم کبتک ابو عثمان کے ساتھ مشغول رہکر ہماری درگاہ سے دور رہوگے سب نے آپسے بیان کرنیکا ارادہ کیا اتنے مین آپ ننگے پاؤن گھر سے باہر آئے اور سب سے فرمایا کہ اب تم لوگ خود بھی سن چکے جاؤ اور مجھے اللہ کی یاد مین رہنے دو اور تم سب بھی اللہ کے ہو رہو

نقل کیا ہی کہ حضرت ابو بکر فورک رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپنے فرمایا پہلے میرا یہ اعتقاد تھا کہ اللہ تعالی ذات ہی کہ جہت مین ہی جب مین بغداد مین آیا تو میرا اعتقاد درست ہوا یعنے اللہ جہت سے منزہ ہی مین نے مشائخ مکہ کو خط لکھا کہ مین بغداد مین آکر از سر نو مسلمان ہوا

نقل کیا ہی کہ آپنے اپنے ایک مرید سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تجھسے سوال کرے کہ تیرا معبود کس حالت پر ہی تو تو کیا جواب دیگا اوسنے کہا مین جواب دونگا کہ جس حالت پر ازل مین تھا اب بھی ہی آپ نے پوچھا اگر کوئی شخص سوال کرے کہ ازل مین تیرا معبود کس حالت پر تھا تو تو کیا کہے گا اُسنے کہا مین کہونگا کہ وہ جس حالت پر اب ہی ازل مین بھی تھا آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہی۔

نقل کیا ہی کہ حضرت عبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین ایکبار مین آپکی خدمت مین حاضر تھا اور قریب ایک شخص کنوین سے پانی بھر رہا تھا چرخ کی آواز آرہی تھی آپنے مجھ سے پوچھا تو جانتا ہی کہ یہ کیا کہتا ہی مین نے کہا نہین آپ نے فرمایا یہ اللہ اللہ کہہ رہا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا جسکو پرندونکی آواز اور درختون کا ہلنا اور ہوا کا چلنا سماع مین نہ لاوے وہ سماع کے دعوے مین جھوٹا ہی اور فرمایا ذاکر حقیقت کو اللہ ایک نفع عطا کرتا ہی جس سے وہ تمام ہستی کو ذرہ ذرہ مشاہدہ کرتا ہی اور اوسکو ذکر سے ایسی لذت حاصل ہوتی ہی کہ نیست ہو جانا چاہتا ہی اسلیے کہ اوسکی حلاوت کی لذت کو برداشت نہین کر سکتا۔

نقل کیا ہی کہ جب آپ اس لذت کی برداشت نکر سکے تو خلوت سے باہر نکلکر ہر طرف دوڑنے لگے اور کہتے تھے ذاکر کو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کو اپنے علم کے ساتھ شامل کرے اور اس کلمہ کی قوت

تمام نجاست و بدی کو اپنے دل سے دور کرے اور بس غیرت کی تیز تلوار سے اُنکا سر کاٹ ڈالے اسلیے کہ اللہ اُنسے جدا ہی
نقل کیا ہی کہ آپنے فرمایا ذاکر اور عارف کے سوم رتبے موت سے زیادہ ہوجاتے ہین
اور موت اُنکو ذکر اور معرفت سے جدا نہین کر سکتی اور فرمایا اللہ تک پہونچنے کے دو
راستے ہین ایک نبوت دوسرے اتباع نبوت اور نبوت مرتفع ہوگئی اتباع نبوت
طالب حق کو لازم ہی بغیر اتباع نبوت کے وصل حق حاصل نہین ہو سکتا۔ اور فرمایا
جو شخص خلوت کو صحبت پر اختیار کرے اُسے چاہیے کہ تمام اشیا کی یاد دل سے بھلا دے
اور صرف اللہ کی یاد باقی رکھے اور اُسکی رضا کا طالب ہو اور خواہش نفس کو ترک
کرے جسمین یہ باتین نہون اُسکے لیے خلوت بلا ہی اور فرمایا جبتک نفس اور دنیا کی
محبت طالب کے دل مین ذرہ برابر باقی رہتی ہی خواص کا مرتبہ نہین پاتا اور فرمایا
مدعی سے عاصی بہتر ہی اسلیے کہ عاصی اپنے گناہ پر اقراری ہی اور مدعی اپنے دعوی
کے درمیان گرفتار ہی اور فرمایا جو لوگ فقرا کی صحبت ترک کرکے توانگر کی مصاحبت
اختیار کرتے ہین اللہ اُنکو اندھا کر دیتا ہی اور فرمایا جو نفس کی خواہش و حرص سے
توانگرونکے کھانے پر ہاتھ مارتا ہی اُسکو ہرگز فلاح نصیب نہین ہوتی اور اُسکا اس بارہ
مین کوئی عذر نہین ہوتا مگر ہان اُسکا عذر قبول ہوتا ہی جبکہ مجبوری سے ہو اور خلق کے
حال کیطرف مشغول ہونے والا اپنے حال کو ضائع کرتا ہی اور فرمایا مرد کے مجاہدے کی
مثال دل کے پاک کرنے مین ایسی ہی کہ کسی سے کہین اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ ڈال
ہر چند اندیشہ کرے کہ آسانی سے اُکھاڑ ڈالیگا پر نکر سکیگا پھر اپنے دل مین کہے کہ ذرا صبر کرون
کہ ایسی قوت مجھ مین آجائے کہ اُسکو جڑ سے اُکھاڑ ڈالون اور حالانکہ جو جو توقف کرتا ہی
درخت قوی اور خود ضعیف ہوتا جاتا ہی اور فرمایا بڑا سفر یہ ہی کہ مراد اور شہوت اور ہوا
سے سفر کرے اور فرمایا جو فرائض اور نوافل مین خلل کرتے ہین راہ سلوک اُنکو حاصل
نہین ہوتی اور فرمایا خالق اور مخلوق کی ماہیت سے خبردار ہونے کو معرفت کہتے ہین اور

Marfat.com

فرمایا سب سے اچھی خصلت یہ ہی کہ جو چیز تو اپنے لیے پسند کرا پنے بھائی مسلمان کیلیے
بھی پسند کر اور جو چیز تیرے پاس ہو اُسکو دے اور جو اُسکے پاس ہو خود طلب نکر اور
اُسکی جفا پر صبر کر اور خود جفا سے دور رہ اور اُسکا انصاف دی اور خود اُس سے انصاف
کا طالب نہو اور خود اُسکی خدمت کر اور اُس سے اپنی خدمت نلے اور فرمایا سب سے
اچھا وہ عمل ہی جو علم کے موافق ہو اور فرمایا اوامر و نواہی کا لحاظ رکھنا بڑا اعتکاف ہے
اور فرمایا کوئی شخص کسی چیز کو نہین جانتا جبتک اُسکی ضد کو نہ پہچانے اسلیے جبتک
مخلص ریا کی بُرائی سے آگاہ نہین ہوتا اخلاص کی اچھائی نہین جان سکتا اور فرمایا
صرف خوف اختیار کرنے والا نا امید اور صرف رجا اختیار کرنے والا کاہل ہو جاتا ہی
مرد وہ ہی جو محل خوف مین خوف اور محل رجا مین رجا کو اختیار کرے اور فرمایا مشاہدۂ امر
مین اتباع امر کا نام عبودیت ہی اور فرمایا راحت مین موت کو عزیز رکھنا شوق کی علامت
ہی اور فرمایا عارف کو نور اور علم معرفت عطا ہوتا ہی اور وہ اُس سے عجائبات
قدرت دیکھتا ہی اور فرمایا مرد ربانی چالیس دن مین ایک بار کچھ کھاتا ہی اور مرد صمدانی
اسّی دن مین ایکبار کچھ کھاتا ہی اور فرمایا جو اولیا کو مانتا ہی اللہ اُسکو اولیا مین شامل
کرتا ہی اور فرمایا اولیا مشہور ہوتے ہین مفتون نہین ہوتے۔

نقل کیا ہی کہ جب آپکو مرض موت لاحق ہوا تو لوگ طبیبون کو چارہ جوئی کیلیے
لائے آپنے فرمایا طبیب میرے لیے ایسے ہین جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے
بھائی اُنکے لیے تھے جسطرح اُنکے بھائیون نے اپنے نزدیک اُنکو تکلیف پہونچانے
کی کوشش کی مگر کارگر نہوئی اور اللہ نے اُنکو نبوت اور سلطنت عطا کی اُسیطرح
اطبا کی دوا مجھے مفید نہوگی پھر آپنے سماع کی درخواست کی اور اُسی حالت سماع
مین آپنے دنیائے فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

باب ۹۱ حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ کعبہ مروت قبلہ فتوت تھے آپ بڑے حسنا ورع و تقوی تھے خود آپکا قول ہی کہ آغاز ریاضت مین بارہ۱۲ برس تک مین سر بگریبان رہا ہون تب مجھے دل کے ایک گوشہ کا کشف عطا ہوا ہی اور فرمایا لوگ چاہتے ہین کہ اللہ اُنکے ساتھ ہو اور مین چاہتا ہون کہ اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ مین اپنی آپ کو دیکھون لیکن ابتک میری یہ آرزو پوری نہین ہوئی ہی اور فرمایا خلق کے ساتھ کم اور خالق کے ساتھ زائد صحبت اختیار کرو اور فرمایا فقر کا آخر تصوف کا اول ہے اور فرمایا اپنے مراتب کو ظاہر نکرنا اور مسلمانون کی عزت کرنا تصوف ہی ایک شخص آپ سے دعا کا طالب ہوا آپنے فرمایا اللہ تجھے اچھی موت عطا کرے۔

نقل کیا ہی کہ آپ ٹوپیان سیا کرتے تھے اور معمول تھا کہ ایک ٹوپی سی کر دو درم کو فروخت کرکے ایک درم اُس شخص کو دیتے جو پہلے آپکے پاس آتا اور ایک درم کی روٹی خرید کر کسی درویش کے ساتھ گوشہ مین تناول فرماتے اور کبھی آپنے دو درم سے زائد پر ٹوپی فروخت نہین کی نہ کبھی ایک ٹوپی بکنے سے پہلے دوسری ٹوپی سینا شروع کی

نقل کیا ہی کہ آپکا ایک مرید صاحب نصاب تھا اُسنے آپ سے دریافت کیا کہ زکوٰۃ کا مال کسے دون آپنے فرمایا جسپر تجھے اعتماد ہو کہ یہ مستحق زکوٰۃ ہی وہ چلا گیا راہ مین اُسکو ایک اندھا فقیر پھٹے کپڑے پہنے ہوے تباہ حال ملا اُسنے اُسکو ایک اشرفی دی دوسرے دن دیکھا کہ وہ اندھا ایک شخص سے کہہ رہا ہی کہ کل ایک شخص نے مجھے اشرفی دی تھی مین شرابخانہ مین گیا اور اُسکی شراب لیکر فلان مطربہ کے ساتھ پی وہ مرید آپکی خدمت مین واقعہ بیان کرنے حاضر ہوا قبل اسکے کہ وہ کچھ کہے آپنے اپنی ٹوپی کی قیمت مین سے ایک درم مرید کو دیکر فرمایا جاؤ اور جو شخص تمھین پہلے ملے یہ درم

Marfat.com

اُسکو دیدینا وہ مرید باہر آیا اور سب سے پہلے ایک سید سے ملاقات ہوئی اور وہ درم
اُنکو دیدیا اُنھون نے وہ درم لیلیا اور چلے مرید بھی اُنکے ساتھ ہوا وہ سید جنگل مین گئے
اور ایک مُردہ تیتر اُنکے دامن مین چھُپا ہوا تھا اُسکو وہان ڈالدیا یہ واقعہ دیکھکر مرید نے
اُنسے سبب پوچھا اُنھون نے فرمایا آج سات دن سے میرے اہل وعیال فاقہ سے ہین
اور مین سوال کرنے کی ذلت پسند نہین کرتا ہون روزی کی تلاش مین نکلا تھا صحرا مین
یہ مُردہ تیتر ملا اسکو اُٹھالیا تھا کہ اپنے اہل وعیال کو کھلاؤنگا تمنے درم دیا مین نے اُسے پھینکدیا
مرید آپکی خدمت مین آیا اور واقعہ بیان کرنے کا قصد کیا آپنے فرمایا بیان کرنیکی حاجت
نہین ہی آگاہ ہو جا کہ حرام کمائی اور ظلم سے حاصل کیا ہوا مال شراب خانے مین صرف ہوتا
ہی اور حلال کمائی اور حلال مال ایک سید اور اُسکے اہل وعیال کو مردار کھانے سے بچاتا ہی
نقل کیا ہی کہ ایک آتش پرست نے روم مین آپکی تعریف سُنی بغرض امتحان اُسنے
صوفیون کا لباس پہنا اور وہی طرز وروش اختیار کرکے ایک عصا ہاتھ مین لیا اور
حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ کی خانقاہ کی طرف آیا جیسے ہی اندر داخل
ہونے کا ارادہ کیا اُنھون نے غصہ مین آکر فرمایا آشناؤن مین بیگانون کا کیا کام ہی
وہ آتش پرست وہان سے پلٹا اور آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور کئی مہینہ تک
قیام کیا اور فقرا کے ساتھ وضو کرکے فریبی نماز پڑھا کرتا تھا لیکن باوجود واقفیت کے
کبھی آپنے اُسے کچھ نہین کہا جب اُسنے اپنے گھر جانے کا قصد ظاہر کیا تو آپ نے فرمایا
یہ امر جوانمردی کے خلاف ہی کہ جسطرح تو بیگانہ آیا تھا اُسی طرح بیگانہ چلا جائے یہ
حال دیکھکر وہ آتش پرست صدق دل سے مسلمان ہوگیا اور آپکی خدمت مین رہکر
ایسا کمال حاصل کیا کہ آپکی وفات کے بعد آپکا جانشین ہوا۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۳ حضرت ابو عمر وابراہیم زجاجی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو عمر وابراہیم زجاجی رحمہ اللہ بڑے صاحب ریاضت تھے اور

Marfat.com

اُس زمانے کے کبار مشائخ مین آپ کا شمار تھا آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کو دیکھا ہی اور حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کے شاگردون مین جو بزرگ سب سے آخر مین ملک مرو مین تشریف فرما ہوئے آپ ہی تھے ایک عرصہ تک آپ مکہ معظمہ مین بھی مجاور رہے اور وہین ۳۸۱ھ ہجری مین انتقال فرمایا

نقل کیا ہی کہ حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی مجلس سماع مین بیٹھے تھے آپکا بھی اُدھر سے گذر ہوا آپ نے اُنسے پوچھا تم سماع کیون سنتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ سماع سننا آپس مین بیٹھکر غیبت کرنے اور سننے سے بہتر ہی آپنے فرمایا ممکن ہی کہ سماع مین تمسے ایسی حرکت ہو جائے جو غیبت کرنے اور سننے سے بھی سو درجہ زائد بدتر ہو۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۵۹ حضرت شیخ ابو الحسن صائغ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ ابو الحسن صائغ سفینۂ بحر عشق سکینۂ کوہ صدق تھے آپ مُلک مصر مین رہتے تھے اور کبار مشائخ وقت تھے حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہین مین نے حضرت ابو یعقوب نہرجوری رحمہ اللہ سے زائد کسیکو نورانی اور حضرت ابو الحسن صائغ رحمہ اللہ سے زائد کسیکو بزرگ ہمت نہین دیکھا۔ حضرت ممشاد دینوری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے آپکو دینور مین نماز پڑھتے ہوئے دیکھا درحالیکہ کرگس آپ کے سر پر سایہ کیے ہوے تھا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپسے پوچھا غائب پر شاہد کو کیا دلیل ہی آپنے فرمایا جو ذات بے مثل ہو اوسکی دلیل نہین بیان ہو سکتی اور فرمایا اللہ کا ہر وقت احسانمند رہنا اور اُسکی ہر نعمت کا شکر کرنے سے اپنے کو عاجز سمجھنا اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرنا اور سب کو اللہ سے کمزور سمجھنا معرفت ہی لوگون نے آپسے

Marfat.com

پوچھا مرید کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم یعنے تنگ ہوئی اونپر زمین باوجود کشادگی کے اور تنگ ہوئے اونپر نفس اونکے یعنے مرید علاوہ اس عالم کے ایک دوسرے عالم کے طالب ہین اور فرمایا اہل محبت شوق کی آتش مین اُن لوگون سے زائد خوش ہین جو عیش جنت پاکر خوش ہین اور فرمایا اپنے آپکو دوست رکھنا ہلاک کی علامت ہے اور فرمایا جو حالت خوف سے وارد ہوتی ہے حال کے ذوق سے ہوتی ہے اور جس نے خوف اختیار کیا نفس کو ترک کرتا ہے اور فرمایا فساد طبع کا نشان آرزو اور تمنا کرتا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

باب ۱۹۶ حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت ابو القاسم نصر آبادی رحمہ اللہ دانائے عشق و معرفت دریائے شوق محبت تھے آپکو تمام لوگ صاحب نسب اور بزرگ سمجھتے تھے آپکو تمام علوم مین کمال حاصل تھا اور علم حدیث مین آپ کے تصانیف بھی بیحد ہین بعد حضرت شبلی رحمہ اللہ کے آپ ہی اہل خراسان کے اُستاد تھے اور آپکو حضرت شبلی رحمہ اللہ سے بیعت تھی اور مثل حضرت رودباری اور حضرت مرتعش رحمہما اللہ کے بہت بزرگون سے آپ نے شرف ملاقات حاصل کیا ہے عرصہ تک آپ مکہ معظمہ مین مجاور رہے ہین۔

نقل کیا ہے کہ آپکے ذوق وشوق کی یہ حالت تھی کہ ایکبار آپ آتشخانہ کیطرف گئے اور اُسکا طواف کرنے لگے لوگون نے اسکا سبب آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک زمانہ تک مین نے اللہ تعالیٰ کو کعبہ مین ڈھونڈھا مگر وہ نہ ملا اب مین یہان اُسکو ڈھونڈھنے آیا ہون شائد وہ ملجائے اور اُسکی تلاش مین میرے ہوش وحواس باقی نہین رہے ہین

لوگون نے یہ واقعہ سنکر آپ کو نیشاپور سے نکالدیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکدن آپ ایک یہودی کے پاس گئے اور اوس سے کہا مجھے نصف دانگ دے کہ مین بوزہ مول لون اُسنے جھڑک کر آپ کو جواب دیا مگر تین چار مرتبہ آپنے اوس سے جاکر وہی سوال کیا اور اُسنے اسیطرح ترش روئی سے جواب دیا آخر مین جب آپنے سوال کیا تو بہت غصہ مین اُسنے کہا کہ تم کیسے آدمی ہو کہ مین جواب دیے جاتا ہون مگر تم سماعت نہین کرتے آپ نے فرمایا اگر فقیر اتنی ہی بات سے ڈر جائین تو اونکو مراتب اعلیٰ حاصل نہین ہوسکتے یہ بات سنکر صدق دل سے وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپنے لوگون کو طواف کعبہ مین باتین کرتے دیکھکر بہت سی لکڑیان جمع کین لوگون نے پوچھا یہ کیا ہی آپ نے فرمایا آج مین کعبہ ہی کو پھونکے دیتا ہون تاکہ لوگ وسیلہ کو ترک کرکے خدا اللہ کے ساتھ مشغول ہون۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ حرم مین تھے ہوا کی تیزی کیوجہ سے حرم کے پردے ہلنے لگے آپ کو یہ بات پسند آئی اور اُٹھکر پردہ کو پکڑ کر فرمایا ؂

گفت ای رعنا عروس سرفراز	در میان تو کہ بنشستہ بناز

یعنی اے پردے تو دلھن کی طرح اپنے کو آراستہ کیے ہوئے بتا کہ تجھ مین کون صاحب ناز جلوہ فرما ہی تو خوش ہی حالانکہ خلق اللہ ببول کے درختون کے نیچے پیاس اور گرمی سے تباہ ہین اگر تجھے اللہ نے ایکبار بیتی یعنی میرا گھر فرمایا ہی تو مجھے سو بار عبدی یعنی میرا بندہ کہا ہی۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے متوکلاً علی اللہ سَتّر حج کیے تھے ایکبار سفر حج مین آپ نے ایک کتے کو بھوک سے بیتاب دیکھکر فرمایا کوئی ہی کہ ایک روٹی کے عوض مین چالیس حج کا ثواب لے ایک شخص نے کہا ہان اور آپ کو ایک روٹی دیدی آپنے

چالیس حج کا ثواب اُسکو دیدیا اور وہ روٹی کتے کو کھلادی ایک بزرگ یہ وقعہ سنکر آپ کے پاس آئے اور بہت غصے مین فرمایا کہ تو نے اپنے نزدیک یہ بہت بڑا کام کیا حالانکہ اسکی کوئی وقعت نہین ہی کیونکہ حضرت آدمؑ نے دو گیہون کے عوض مین آٹھ بہشتون کو بیچا تھا آپ نے سر جھکالیا اور تنہا ایک گوشہ مین بیٹھ رہے۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپ کو جبل رحمت پر گرمی کے زمانے مین شدید تپ آئی آپکے ایک دوست نے جو عجم سے آپ کی خدمت مین تھا آپ سے پوچھا اگر کسی چیز کو آپ کا دل چاہتا ہو تو فرمائیے آپ نے کہا ٹھنڈا پانی پینے کو دل چاہتا ہی وہ حیران ہوا کہ اس گرمی مین ٹھنڈا پانی کہا مجبورًا آبخورہ لیکر ایک طرف کو چلا یکایک ابر نمودار ہوا اور اولے برسنے لگے اور طرفہ یہ تھا کہ سب اولے سمٹ کر اس شخص کے پاس جمع ہوتے جاتے تھے یہ شخص سمجھ گیا کہ یہ آپکی مقبولیت اور کرامت کا ظہور ہی سب اولے آبخورے مین بھر کر آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا کہ اس گرمی مین سرد پانی تجھے کہان سے ملا اُسنے واقعہ بیان کیا آپ کے دل مین خیال گذرا کہ یہ میری کرامت ہی فورًا ہی آپ نے نفس کو ملامت کی اور فرمایا تجھے سرد پانی کے عوض مین گرم کیا ہوا پانی چاہیے ہی اور وہ پانی نہ پیا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے فرمایا ایکبار مین سفر مین شب کو ایک بیابان مین بہت تھک گیا اتفاقًا چاند پر میری نظر پڑی تو فسیکفیکھم اللہ لکھا دیکھا فورًا مجھے قوت ہو گئی اور تقویت حاصل ہوئی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار خلوت مین آپکو الہام ہوا کہ تو لاف زنی بہت کرتا ہی ایسے دعوے کے عوض مین ہم تجھپر بلا نازل کرین گے آپ نے فرمایا اگر لاف زنی مین تو میری مخالفت کریگا تو مین بھی اس سے باز نہ آؤنگا الہام ہوا کہ تیری یہ بات ہم کو پسند آئی۔

Marfat.com

دے اسلیے کہ یہ اہل بیت کا دشمن ہی۔

نقل کیا ہی کہ ایکبار آپکی محفل وعظ مین ایک شخص آیا جو ناچنے گانے کا بیحد شوقین تھا آپ کی وعظ نے اوسپر ایسا اثر کیا کہ نعرہ مار کر مضطربانہ اپنے گھر گیا اور مان سے وصیت کی کہ مین بہت جلد مرا چاہتا ہون جب مین مرجاؤن تو میری قبا گورکن کو اور پیراہن غسال کو دینا اور ستار کی مضراب میری آنکھ مین گڑو کر کہنا جسطرح توجیا اوسی طرح مرا پھر تائب ہو کر مرگیا۔

نقل کیا ہی کہ لوگون نے آپ سے کہا علی قوال شب کو شراب خواری کرتا ہی اور دن کو آپ کی محفل مین آتا ہی آپ سنکر چپ ہو رہے اتفاقاً ایکبار وہ قوال راہ مین آپکو مست پڑا ہوا ملا آپ کے ایک مرید نے کہا دیکھیے علی قوال مست پڑا ہی آپ نے اوسی ملامت کرنے والے مرید سے کہا اسے اپنی گردن پر لاد کر اسکے گھر پہونچا آ مجبوراً اوسنے گردن پر لاد کر اسے گھر پہونچا دیا جب وہ ہوش مین آیا آپکی خدمت مین حاضر ہو کر توبہ کی اور آپ کی توجہ سے مرتبہ ولایت سے فائز ہوا۔

نقل کیا ہی کہ آپ نے ...

Marfat.com

بلکہ یا عبادی لاخوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون اوسکا محل ہوتا ہی۔ اور فرمایا اللہ کا
بار سوا اُس کے بار اُٹھانے والون کے دوسرے نہین اُٹھا سکتے حدیث مین ہی ان اللہ
تعالی افراسا ین کہن جمیعا اور فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اپنی نسبت درست کرتا ہی
وہ فتنہ وفساد اور وساوس شیطانی سے محفوظ رہتا ہی اور فرمایا اللہ کو یاد رکھنے کی قدرت
رکھنے والا مضطر نہین ہوتا اور فرمایا علوم ظاہری سے مرید کی راہبری نہین ہوتی
بلکہ علوم باطن سے مرید کو راہ دکھانا چاہیے اور فرمایا جب اللہ کیطرف سے کوئی چیز
بندی پروارد ہو تو اُسے جنت ودوزخ کو نظر انداز کرنا چاہیے اور جب اُس خیال سے پلٹے
تو اوس چیز کی عزت کرے جسے اللہ نے عزت دی ہی اور فرمایا عضو کیلیے عبادت
کرنا قصور ہی اور فرمایا موافقت امر نیک ہی اور امر کی موافقت اوس سے
زائد نیک ہی اور فرمایا جسے موافقت آلہی حاصل ہوتی ہی وہ اللہ کی مخالفت نہین
کرتا اور فرمایا جب اللہ نے صفت آدم سے خبر دی تو فرمایا عصی ادم ربہ اور جب
اپنے صفت فضل سے خبر دی تو فرمایا ان اللہ اصطفی ادم اور فرمایا اصحاب کہف چونکہ
بے واسطہ اللہ پر ایمان لائے اُس لیے اونکو جوانمرد کہتے ہین اور فرمایا اللہ غیور
ہی اور یہ اُس کی غیرت ہی کے سبب سے ہی کہ جبتک وہ توفیق نہین دیتا ہی کوئی
شخص اُسکی طرف راہ نہین پاتا اور فرمایا وجود مصنوع وجود صانع پر دال ہی اور فرمایا
اتباع سنت سے معرفت اور اداے فرائض سے قربت اور ہمیشگی نوافل سے محبت
حاصل ہوتی ہی اور فرمایا جو شخص نفس کو ادب نہ دیسکے ادب سے ناواقف ہی اور جو دل
کے ادب سے بیخبر ہو ادب کے سر سے واقف نہین ہو سکتا اور جو روح کے ادب سے ناواقف
ہو قرب حاصل نہین کر سکتا لوگونے کہا بعض مرد عورتونکی صحبت مین بیٹھتے اور کہتے ہین کہ ہم اُنکے
دیکھنے سے معصوم ہین آپنے فرمایا جبتک نفس ہی امر ونہی بھی ضرور ہی اور اُس سے کوئی بری الذمہ
نہین ہو سکتا پس ایسے مقامون مین دلیری نہ کرنا چاہیے لیکن جب حرمت سے

Marfat.com

روگردانی کیے ہوے ہو اور فرمایا اچھے کام یہ ہین قرآن وحدیث پر عمل کرنا اور
ہوا وہوس اور بدعت کو ترک کرنا اور پیر کی اتباع کرنا اور خلق کو معذور سمجھنا اور
درود وظائف پر مداومت کرنا اور حیلہ سے بچنا لوگون نے کہا جو باتین پیرون مین
ہونا چاہیین آپ مین ہین آپ نے فرمایا نہین بلکہ اونکے ترک ہو جانے کا درد اور
نہ پانے کا افسوس مجھ مین ہی لوگون نے پوچھا آپ کے کرامات کیا ہین آپ نے فرمایا
یہ ہین کہ اہل نصر آباد نے مجھے دیوانہ سمجھکر نصر آباد سے نکالا مین نیشا پور گیا وہان
کے لوگون نے پھر اسی طرح مجھے نکالا مین بغداد مین حضرت شبلیؒ کے پاس گیا اور آمین
چند سال گذرے ہر سال مین دو تین ہزار آدمی میرے سبب سے واصل الی اللہ ہوے
لیکن مین درمیان مین نہ تھا لوگون نے پوچھا آپکی حرمت کیا ہی آپ نے فرمایا منبر سے
پیر اوتر آنا کیونکہ مین منبر کے لائق نہین ہون لوگون نے پوچھا تقویٰ کسے کہتے ہین
آپ نے فرمایا ہوا ے اللہ سے پرہیز کرنے کو لوگون نے کہا ہم آپ مین محبت الٰہی کا
اثر نہین پاتے ہین آپ نے فرمایا سچ ہی لیکن مین اوسمین جلتا ہون اور فرمایا اہل محبت
اللہ کے ساتھ ایک ہی حال مین رہتے ہین اگر آگے بڑھین غرق ہون اگر پیچھے
ہٹین شرمندہ ہون اور فرمایا نعمت کا شکر کرنے والا نعمت زائد پاتا ہی اور منعم کا شکر
کرنے والا معرفت اور محبت پاتا ہی اور فرمایا راحت عتاب سے بھرا ہوا ظرف ہی اور
فرمایا ہر شے کے لیے قوت ہی اور قوت روح سماع ہی اور فرمایا دل جو کچھ پاتا ہی
اوس پر اوسکی برکتین ظاہر ہوتی ہین اور روح جو کچھ پاتی ہی دل مین اوسکی برکتین
نمایان ہوتی ہین اور فرمایا تن بندے کے لیے قید خانہ ہی جب بندہ اس سے باہر
آیا راحت پائی اور فرمایا نفس کی خواری تن کے قید سے رہا کرتی ہی اور فرمایا ابتدا
مین یاد الٰہی کی تمیز ہوتی ہی اور انتہا مین تمیز جاتی رہتی ہی اور فرمایا رضا سے الٰہی
اختیار کرنے والا محل رضا مین قدم رکھتا ہی اور فرمایا تمام عالم سے برگشتہ ہونا فتوت ہے

Marfat.com

اور مروت فتوت کی ایک شاخ ہی اور فرمایا تصوف ایک نور ہی حق سے جو حق
پر دلالت کرتا ہی اور تصوف ایک خاطر ہی حق سے جو حق سے اشارہ کرتا ہی
اور فرمایا رجا طاعت کی طرف راغب کرتی ہی اور خوف معصیت و نافرمانی
سے دور کرتا ہی اور مراقبہ راہ حق کا راہبر ہی اور فرمایا زہاد کو قتل سے بچایا
اور عباد کا خون گرایا۔

نقل کیا ہی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہی بعض قبرستان ایسے ہین کہ
فرشتے چارون کونون کی طرف سے پکڑ کر بغیر حساب کتاب کے اونکے مدفونون کو
جنت مین جھٹک دین گے اور اون ہی مین جنۃ البقیع ہی اسی لیے حضرت ابو عثمان رح
نے بقیع مین اپنی بھی قبر کھدوا رکھی تھی آپکا اودھر سے گذر ہوا لوگون سے دریافت
کیا یہ قبر کس کے لیے کھدی ہی لوگون نے کہا حضرت ابو عثمان نے اپنے لیے کھدوائی
ہی آپنے فرمایا مین نے خواب دیکھا تھا کہ جنت بقیع کے مدفون ہوا مین اوترے ہین
اسکا سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا جو شخص یہان کی لیاقت نہین رکھتا ہی اگر یہان
بھی دفن کیا جائے تو ملائکہ اوسکو یہان سے دوسری جگہ لیجاتے ہین اور جو یہان کے
لائق ہی گو کہین دفن ہو ملائکہ اوسے یہان لے آتے ہین پھر جب آپ حضرت
ابو عثمان رح سے ملے تو فرمایا بقیع مین جو قبر تمنے اپنے لیے کھدوائی ہی اسمین ہین دفن کیا
جاوینگا اور تم نیشاپور مین جاؤگے کچھ دنون کے بعد لوگون نے حضرت ابو عثمان کو
وہان سے نکالدیا وہ بغداد مین گئے اور وہان سے ری مین گئے اور وہانسے نیشاپور
مین آکر وفات فرمائی اور حیرہ مین دفن ہوے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ
خواب اسپر مذکور ہین اوسمین اختلاف ہی بعض کہتے ہین نہین بلکہ کسی اور بزرگ
نے دیکھا تھا واللہ اعلم۔

نقل کیا ہی کہ اوستاد اسحق زاہد خراسانی رحموت کا ذکر بہت فرمایا کرتے تے

Marfat.com

Marfat.com